بعون صانع بیمکان و فضل خلاق زمین و آسمان

آنزبون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ معاوی مآرب حکمیہ

مخزن عوائد معدن فوائد مستند کل مقبول اطبا اعنی جلد چہارم حمیات

ترجمہ قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری سابق مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مطبوع جہاں ہوئی

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U82042
23 NOV 1979

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندۂ خاکسار غلام حسنین کنتوری مولداً و الکاظمی نسباً و محتداً کہتا ہے کہ یہ جلد چہارم ہے مجلدات ترجمۂ اردو قانون شیخ الرئیس سے فن طب مین جسے خاکسار نے حسب فرمائش سرآمد امرای نامدار اور گل سرسبد گلستان فتوت و اقتدار منشی عالی گوہر اعنی نولکشور کے ترجمہ کیا ہے اور جو جو شروط ہر ایک جلد مین ملحوظ رہے ہین اسمین بھی مع شے زائد ملحوظ ہین اور زیادہ تر اعتماد اس جلد مین اوس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ مین مطبوع ہو چکا ہے سوا اسے چند مقامات خاص کے جنکی تصحیح اپنے مقام پر مترجم نے کردی ہے امید ناظرین باتمکین سے اصلاح اور عفو کی کرکے شروع مقصود مین کرتا ہون کتاب چہارم قانون سے اون بیماریون کے بیان مین کہ جب پیدا ہوتی ہین تو کسی عضو خاص مین بالتخصیص نہین ہوتی ہین بلکہ تمام بدن مین عام ہوتی ہین اور اس کتاب مین سات فن ہین فن اول شامل ہے پانچ مقالونکو جنمین حمیات کا بیان ہے مقالہ پہلا فن اول کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہی اکتیس ۳۱ فصلون پر فصل پہلی بیان مین تمام حمیات کا حمی یعنی تپ ایک حرارت غریبہ اجنبیہ ہے جو قلب سے مشتعل ہوکر بتوسط روح اور خون کی شریانین اور عروق کی راہ سے تمام بدن مین پھیل جاتی ہے او سوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم مین ہوتا ہی کہ اوسکی وجہ سے اکثر افعال طبیعیہ مین ضرر پیدا ہوتا ہی کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا تعب اسے پہونچتا ہے تو وہ بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہی مگر یہ اشتعال حمی کی اشتعال سے جداگانہ ہے ہان اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر تک باقی رہے اور اس حد کا ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبع مین ضرر پیدا ہو او سوقت اشتعال حمی اور غضب کا یکسان ہو جاتا ہی جسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ نام رکھتے ہین آیندہ اوراق مین بتفصیل انکا ذکر آتا ہی بعض لوگون نے اولی قسمین حمی کی فقط دو مقرر کی ہین حمی مرض اور حمی عرض اور جسقدر حمیات بوجہ اورام کی عارض ہوتی ہین اونمین حمی عرض مین داخل کیا ہی اونکی مراد حمی مرض سے یہ ہی کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اوسکے اور اوسکے سبب کے کوئی مرض واسطہ نہو وہ تو حمی مرض ہی مثلاً حمی عفونہ کہ اس تپ کی علت عفونت ہے اپنا بنو او اور تپ کے بیچ مین کوئی تیسری شی ایسی نہین ہے کہ اوسکا

اور عفونت خود تو مرض نہیں ہے بلکہ وہ سبب ہی مرض کا یعنی حمی عفونت کا۔ بخلاف حمیات اورام کے اسلیے کہ پہلے ورم پیدا ہو لیتا ہے پھر اوسکی تبعیت سے تپ بھی عارض ہوتی ہے اور تا بقائے ورم تپ بھی رہتی ہے۔ پھر چونکہ سبب تپ کا یہان بھی عفونت اخلاط ہے مگر اوس سے پہلے پیدائش مرض ورم کی ہوتی ہے لہذا ان حمی کی اس صورت میں بیان سبب حمی اور نفس حمی کے ایک تیسری چیز واسطہ ہے کہ وہ خود مرض ہے۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض پر ایک اعتراض صریح یہ ہوگا کہ جس حمی کو تم لوگ تابع ورم کہتے ہو اگر یہ تپ تابع حرارت ورم کی ہے اور بوجہ تدبث جمع کے تپ لازم ہو جاتی ہے اس صورت لازم آتا ہے کہ اکثر حمیات جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہیں حمی عرض میں داخل ہوں حالانکہ تم ان حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اور اگر حمی در صورت عفونت ورم کے ہو اس صورت میں محض ورم سبب ایجاد حدوث حمی کا نہ ہوگا بلکہ منجملہ اوس عفونت کی جو ورم میں ہے یعنی ورم سبب حمی کا بالذات نہ ہوگا بلکہ بالواسطہ عفونت کا سبب ہوگا اور سبب اصلی عفونت یہان بھی ٹھہری گی پھر کیا ضرور ہے کہ ہم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہیں اور ورم کو سبب قرار دیں۔ اور معترض یہی کہہ سکتا ہے کہ اگر یہ بات نہیں کہ حمی ورمیہ تابع اذیت درد خواہ عفونت کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو سبب حدوث حمی ورمیہ مانتے ہو اور تمہاری رائے میں یہ بات ہے کہ وجود حمی ورمیہ کا تا وجود ورم ہوتا ہے تو ہم کہیں گے یہی حال حمیات عفونیہ کا بھی ہے کہ تا رہے عفونت حمی عفونیہ باقی رہتی ہے یعنی حمی ورمیہ اور عفونیہ دونوں کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے خواہ حمی یہ کہو کہ حمی مرض نام رکھو۔ مگر ایسے جھگڑے اور اعتراضات علم طب میں طبیب کو کچھ مفید نہیں اور چونکہ منشا نزاع کا یہ ہے خواہ حمی مرض العرض کا ہو یا تسمیہ حمی کا ان دو ناموں سے موجب مناقشہ ہے اس جہت سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنے فن سے جدا کر کے مباحث منطقیہ کی طرف لیجائیگا اور اس صورت میں طب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہوگا۔ لہذا ہم بھی بطریق عادت سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہیں کہ حمیات اورام اور حمیات سدد حمیات عرض ہیں پھر کہتے ہیں کہ مثال اب مناسب ہے کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کریں اور یہ بیان کریں کہ تمام چیزیں جو بدن انسان کی اجزا ہیں اونکی تین قسمیں ہیں۔ پہلی اعضا ان میں رطوبات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہیں جس طرح حمام کی دیواروں کا حال ہے۔ دوسرے رطوبات بدنیہ ہیں جو اعضا میں بھری ہوئی ہیں جس طرح پانی حمام کے حوضوں میں بھرا ہوتا ہے۔ تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبعیہ یا حیوانیہ اور بخارات جو تمام بدن میں منتشر رہتی ہیں اونکی مثال ہوائے حمام سے دیجاتی ہے۔ حرارت غریبہ سے جو پہلا اشتعال بدن انسان میں ہوتا ہے ان تینوں چیزوں سے ایک میں ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ انسان کے بدن کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو ان اجزائے ثلثہ سے مرکب نہو۔ اشتعال اولی خواہ مشتعل اول ہی ساری ہے مراد یہ ہے کہ جب تک اوس مشتعل کا اشتعال فرو ہو جاوے تو اوسکے قریب کی چیزیں خود بخود ٹھنڈی ہو جاتی ہیں اور برعکس اسکے اگر قریب کی چیزوں کی حرارت بجھا دیجاوے مشتعل اول کا سرد ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہو کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیز گرم کر دے۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضائے اصلیہ یعنی جو اعضا کہ منی سے پیدا ہوئے ہیں اونہیں با اشتعال اولی ہو جس طرح سوزش اور حرارت حمام کی دیواروں کو گرم کرتی ہے خواہ لو کی دھونکنی یا نان پز کی دیگ کو آگ گرم کر دیتی ہے اس قسم کے حمی کا نام تپ دق ہے۔ اور اگر اشتعال اول اصطلاحی اس مقام خاص کا اخلاط میں پیدا ہو کر بعد اوسکی حرارت اعضا تک پہنچے جیسے گرم پانی حمام کا دیواروں میں لگ جاوے سے دیواروں کو گرم کر دیتا ہے خواہ گرم ہو یا اوسکو کوئی طعام پکتا ہو رکھنے سے دیگ بھی گرم ہو جاتی ہے ایسی حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہیں۔ اور اگر حرارت غریبہ پہلے ارواح اور بخارات جسمانیہ کو مشتعل کرے اور اسکے بعد اعضا اور اخلاط تک اثر کرے جیسے کبھی کوئی ہوائے گرم حمام میں پہنچتی ہے خواہ حمام کے اندر آگ لگا دی جاتی ہے اس جہت سے ہوائے حمام پہلے گرم ہو جاتی ہے بعد ازان پانی حوض اور دیواریں بھی گرم ہو جاتی ہیں ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہیں اسلیے کہ اسکا تعلق بوجہ اشتعال اول وہلہ

ایک لطیف چیز یعنی ارواح اور ابخرہ سے ہوتا ہے یا بین جو یہ تپ بہت جلد دفع ہو جاتی ہے حتی کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ ہی نہین رہتی بشرطیکہ اس تپ کا استحالہ کسی حمی عفنہ یا تپ دق کی طرف نہو جاے ۔ اس تمثیل مین جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئی ہین وہ رسم کے قریب ہین اور گویا ہر ایک حمی کی تعریف جنس و فصل سے کی گئی اور یہ تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو فصول سے مقید کر کے تقسیم کرتے ہین کبھی حمیات کو اور طرح سے تقسیم کرتے ہین کہ مآل اوس تقسیم کا حمیات ثلثہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے ۔ مثلاً کہتے کہ حمیات مین کچھ حادہ ہوتے ہین اور بعض اقسام غیر حادہ ہوتی ہین ۔ بعضی تپین مزمنہ یعنے دیرپا ہوتی ہین اور بعضی غیر مزمنہ ہوتی ہین ۔ بعض لیلیہ ہوتی ہین کہ اونکا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ ہین کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہین ۔ بعضی سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہین کہ اونکے اعراض مہلک اور مخوف نہین ہوتے اور بعض حمیات مین اعراض شدید اور بد ہوتی ہین ۔ بعضی تپین حارہ ہوتی ہین کہ اونمین سواے حرارت کے برودت کی طرح محسوس نہین ہوتی اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھریری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے ۔ بعض حمیات بسیطہ ہین ۔ اور کچھ مرکب ہوتی ہین **مستعد حمیات کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہین** اطبا کہتے ہین کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہین جنکا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جنکے مزاج مین رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو انکی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ انکا براز اور پسینہ بدبو ہوتا ہے اور جن لوگونکا مزاج گرم خشک ہے اونہین بھی استعداد حمیات حادہ کی ہے ۔ مگر ابتدا اونکو حمی یومیہ حادث ہوتی ہے بعد ازان بہت جلد اونکی تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج کے احتراق ہو جاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجر دق کی طرف ہوتی ہے ۔ ان دونو مزاجون کے بعد پھر استعداد حمی کی اون لوگون کو ہے جو رطوبت اور یبوست مین مساوی ہون اور حرارت اونکے مزاج مین غالب ہو ایسے لوگونکو ابتدا مین حمی بخار حادہ عارض ہو کر طرف حمی خلطیہ کے منتقل ہو جاتی ہے ۔ پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کے ہین جنکے بدن مین حرارت برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو اونکو ابتدا مین بجز حمی عفونت کے اور قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہین ہوتی ہے ۔ اور جن لوگون کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہین اونسے حمیات دور رہتی ہین خاص کر حمیات یومیہ اونکو شاذ نادر کبھی عارض ہوتی ہین ۔

فصل دوسری بیان مین اوقات اربعہ حمیات کے

حرارت کے واسطے بھی مثل اور امراض کے اوقات اربعہ ثابت ہین ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب زمانہ انتہاے مرض ہوتا ہے چوتھا وقت انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہین یعنی ابتداے حمی سے تا زوال مرض اور باعتبار اوقات اربعہ کا کیا جاتا ہے ۔ اور بطور جزئی بھی ہوتی ہین کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کیجاتی ہے ۔ خوف اور خطر ہلاکت مریض کا اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت منتہی ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا پھر مرض اور بوجہ تپ کو بیمار ہلاک نہین ہو سکتا ہان اگر وہ اسباب پیدا ہو جاوین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے مثلاً طبیب کو علاج مین خطا واقع ہو خواہ مریض ہم کو بخوبی اطاعت نکرے ۔ وقت ابتدا بطور جزئی کے ہر نوبت مین یہ ہے کہ جس وقت حرارت غریزی اور اصلی اپنی تصرفات سے باز رہے اور مادہ مرض کی بھی عضو مین بھرا ہے وہ حرارت اصلی کی گنجایش کو ایسا روک لے کہ حرارت غریزی مین اختناق پیدا ہو ۔ اور ابتداے کلی ہان تک ہے جیسے وہان تک ہے جب تک یہ اثر ظاہر ہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آ کر اثر نضج ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر ہو جاے کہ طبیعت کو مادہ اور مرض نے بالکل مغلوب کر دیا اب نضج کی امید نہین ہے ۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض مین پایا جاتا ہے لیکن بعض امراض مین زمانہ ابتدا کا مخفی ہوتا ہے جس طرح سونوخس جو تپ دموی ہے چونکہ اوس مین روز اول سے [illegible] کوئی تنبیہ [illegible] کی ہوتی ہے معلوم

نہین ہوتا ہے کہ ابتدا کس وقت ہوئی اور انتہا او صعود کا زمانہ کون ہے — اسی طرح صرع اور سکتہ مین چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آتا ہے بایین وجہ ذرا تہ ابتدا کا ظاہر نہین ہوتا ہے — کبھی زمانہ ابتدا کا بوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہے پس لوگ گمان کرتے ہین کہ وقت ابتدا کا اس مرض مین نہین ہے — اسیطرح اکثر چونکہ اول روز تپ شدید مین یعنے حمی حادہ مین ایک جسم مسطح جیسے غمامہ کہتے ہین بالائے بول نظر آتا ہے خواہ کوئی اور علامت نضج کی بروز اول پائی جاتی ہے جب ہی یہ خیال ہوتا ہے کہ اس تپ مین زمانہ ابتدا نہین تھا مگر واقع مین ایسا نہین ہے اسلیے کہ ان سب صورتون مین زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہے مگر پوشیدہ ایسا ہوتا ہے کہ محسوس نہین ہوتا — تزید یعنے صعود کا وہ زمانہ ہے کہ حرارت غریزی اوسوقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور مقاومت خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کرے کہ اگر غالب ہوسکے تو آثار نضج کے ظاہر ہونگے بعد بجہت وقوف مرض کی بڑتی ہو یہ خلاف نضج کے آثار کا شروع ہونا قریب ہوتا ہے — وقوف یعنے انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض مین اوسوقت محاربہ عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اوسوقت سے تہوڑی زمانہ کے بعد بخوبی ہوجاتی ہے اسیوقت کو یعنے منتہی کو ملحمہ یعنے زمانہ حرب یا جنگگاہ کہتے ہین — اور انتہا کی مدت اون تپون مین جنکی نوبت تیزی سے ہوتی ہے ایک ہی نوبت ہوتی ہے مگر شناخت انتہا کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہو اوسمین ہوتی ہے کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض مین بسر ہوجاتا ہے دوسری نوبت مین انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہے — کبھی ایسے تپون مین امتداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہے اونکے بعد تیسری نوبت از روز شروع محاربہ جو ہوتی ہے اوس سے زمانہ منتہا کا پہچانا جاتا ہے پس دو نوبت سے زیادہ امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض مین نہین ہوتا ہے — البتہ امراض مزمنہ مین وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے بہی متجاوز ہوجاتا ہے کہ بیشتر امراض مزمنہ مین چند نوبتین ایک صورت کی اعراض مین ہوتی ہین اور احکام اون نوائب کی متشابہ ہوتے ہین پہر جو نوبہ اخیرہ ایسے نوائب کا ہوتا ہے اوسمین آثار نضج کے پورے ظاہر ہوجاتے ہین اگر طبیعت مادہ پر غالب ہوئی ہے خواہ وارث کیفیت بخوبی معلوم ہوجاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہوگئی ہو — **انحطاط** کا وہ زمانہ ہے جسوقت کی حرارت غریزیہ بخوبی مادہ مرض پر غالب ہے اور مادہ کو مغلوب کردیتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہے اوسکو قدر سے قدر سے متفرق کرتی ہی پہر اوسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہو ہوکر بطرف اطراف بدن کی دفع ہوتی ہے تا کہ فنا اور متحلل ہوجاوے اور چونکہ اطراف خارجیہ مین اوسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہے — یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آگیا اور طبیعت اوسکی مقابلہ سے عاجز ہوگئی اس سے اعراض مین خفت واقع ہوئی اور حرارت باطن مین خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہو رہا ہے یعنے مرض نے طبیعت کو بالکل مغلوب کردیا ہے — اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکہا گیا ہے اسلیے کہ بعد ایسے افاقے اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہے — منتہی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے بہ نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہین اونکا زمانہ منتہی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور یہی مقدار حمیات یوم کی منتہی کی بہی ہے مگر اصطلاح فن مین اونکو امراض حادہ مین داخل نہین کیا ہے اسلیے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہین بلکہ باانہمہ وہ مرض مہلک اور پرخطر بھی ہو تب اوسکا شمار امراض حادہ مین کیا جاسے — جو امراض نہایت حاد اور نہایت شدید ہین اونکے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی اقرب ہوتا ہے اور اوسکی مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم — اور جو امراض کہ اونکی حدت اور شدت اس سے بہی کم ہو اونکا زمانہ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے — اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس دن کی ہوتی ہے پہر اور امراض مزمنہ کی

مدت منتہی چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ برسون کے بعد زمانہ منتہی بعض امراض کا ہوتا ہے ۔ امراض حادہ کے مراتب جو باعتبار منتہی مذکور ہوئے اسکی شناخت اور اسی طرح امراض مزمنہ کی معرفت اوسوقت بہت کارآمد ہوگی جب ہم تدابیر تغذیہ مرضا کو بیان کرینگے ۔ بہت سے حمیات کی اوقات کلی ابتدا اور تزید اور انتہا تینون ایک ہی نوبۃ مین گذر جاتی ہین اور دوسری نوبت سے اونکا انحطاط شروع ہوتا ہے اگر طبیعت کو غلبہ [illegible] پر ہو اور نہ دوسری نوبۃ مین آثار ہلاکت کے ظاہر ہوجاتے ہین ۔ جملہ حمیات ان اوقات اربعہ مین بہت سا اختلاف رکھتے ہین ۔ بعض اقسام کا زمانہ تزید اور اشتداد زیادہ ہوتا ہے ۔ اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہے ۔

فصل تیسری بیچ بیان معرفت اوقات مرض کے خصوصاً شناخت زمانہ منتہی کی ۔

اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سے پہچانے جاتے ہین ۔ ۱ کبھی بلحاظ نوع اور قسم مرض کی معرفت اوقات اربعہ کیجاتی ہے مثلاً تشنج یبسی خواہ صرع اور سکتہ اور خناق چونکہ امراض حادہ شدیدہ مین سے ہین لہذا اونکا زمانہ منتہی بھی چار دن سے زیادہ نہوگا ۔ اور غب خالص اور تپ محرقہ چونکہ امراض حادہ کے دوسری قسم مین داخل ہین انکا منتہی سات دن سے زیادہ نہین ہوتا ۔ اور ربع اور فالج کہ امراض مزمنہ سے ہین انکا منتہی سال بھر تک اور اس سے زیادہ بھی ہوسکتا ہے ۔ ۲ کبھی شناخت اوقات مرض حرکت مرض سے بھی ہوسکتی ہے چنانچہ اگر زمانہ شروع ہونے نوبت کا قصیر ہو تو معلوم ہوگا کہ اس مرض کا منتہی قریب ہے جیسے غب خالص چونکہ زمانہ اسکے نوائب کا تین گھنٹے سے لیکر چودہ گھنٹے تک ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا منتہی قریب ہے اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل برودت اور غلظ مادہ پر ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ منتہی بعید ہے جیسے غب غیر خالص ۔ اگر ایسے امراض ہون کہ اونمین نوبت نہین ہوتی بلکہ مادہ اونکا گرم ہو اور ایک ہی طور پر مستمر رہین جیسے سونوخس وغیرہ ایسے مرض کو مرض حاد کہتے ہین ۔ اور اگر مادہ مرض کا غلیظ و بارد ہو خواہ مائل طرف غلظ کے ہو اوس مرض کو غیر حاد کہتے ہین ۳ کبھی سحنہ مریض یعنے آثار بشرہ وغیرہ سے بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہے مثلاً اگر تھوڑے زمانہ کی حرارت سے نقاہت اور لاغری اور ضعف پیدا ہوجاے کہ چہرہ دبلا ہو اور بشرہ بہت لاغر ہوجاتے تو معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہے اور اگر سب اعضا بحال خود باقی رہین تو مرض اتنا حاد نہوگا اور منتہی صورت اول مین قریب ہے اور دوسرے مین بعید ۴ کبھی بلحاظ بقا اور زوال قوت کی شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اگر بہت جلد قوت زائل ہو اور ضعف پیدا ہوجاے تو مرض حاد ہے اور منتہی قریب اور اگر ضعف نہو بلکہ قوت باقی رہی ہو مرض غیر حاد ہے اور منتہی بعید ہے ۵ کبھی بنظر اوقات فصول اور سن مریض کی شناخت مدت امراض اور اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع اور صیف جو گرم ہین انمین جو امراض پیدا ہوتے ہین اونکا منتہی بسرعت ہوتا ہے اور بارد سنین مین خواہ دونون بارد فصلون مین یعنے خریف اور شتا کہ انکی بیماریون کا منتہی بدیر ہوتا ہے ۔ اور یہی حال بلاد حارہ اور باردہ کا ہے ۶ کبھی معائنہ نبض سے شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سریع متواتر عظیم ہو تو مرض حاد ہوگا اور منتہی قریب ہوگا ورنہ غیر حاد ہوگا ۷ کبھی بوجہ لرزہ کے شناخت مرض اور منتہی کی ہوتی ہے اگر لرزہ دیر تک ٹھہرے تو مرض مزمن ہوگا اور منتہی بعید ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض مائل بحدت ہے اور منتہی قریب ہے اور اگر لرزہ کسیقدر نہو پس اس مرض کا منتہی بہت قریب ہے اور زمانہ بقاے مرض کا بہت تھوڑا ہے ۸ کبھی شناخت اوقات امراض کی بنظر اوقات نوائب ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی تپ ایسی ہو کہ اوسکی ہر نوبت مین زمانہ تقدم کا محفوظ بانتظام واحد ہو اور جسقدر زمانہ تقدم ہر نوبت کا ہو وہ اصل زمانہ نوبت اول پر برروز بڑھتا جاے تو معلوم ہوگا کہ ابھی یہ مرض زمانہ تزید مین ہے اسلیے کہ بعض امراض ایسے ہوتے ہین کہ اخر اوقات یعنے زمانہ انحطاط تک اونکا تزید باقی رہتا ہے [illegible] گھٹتا ہے مثلاً ایک تپ پہلی نوبت اوسکی ٹھیک بارہ بجے دوپہر دن کے ہوئی اور تین بجے اوتر گئی دوسری باری جب دوپہر بجنے مین پانچ دقیقہ خواہ منٹ باقی تہے شروع ہوئی اور پورے تین بجے موقوف ہوئی اور تیسری نوبت جب دس دقیقہ خواہ منٹ بارہ مین باقی رہنے

شروع ہو کر پھر وہی تین پہر اوسکے صورت ایسی ہے کہ اوسمین نظام تفاضل کا مستمر ہی ہے اور جسقدر روز بروز مقدار زیادہ ہوتی ہے اصل مقدار اول یعنی تین گھنٹے پر پہنچ جاتی ہے ۔ ۱۰ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک قسم کی تپ مثلاً غب خواہ حمی مواظبہ کہ اوسکے چند نوبے بتفاضل مذکور بر سبیل تقدم کے ہوں اخیر مین ایک وقت خاص پر ٹھہر جاتی ہے اور زیادتی اوسکی مادہ کی بھی ایک مقدار معین پر پہنچ کر آگے نہین بڑھتی یہ صورت بھی دلالت صریح اوسکی زمانہ منتہی پر کرتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اوسکی موقوف ہو گئی ۔ اگر ایسی صورت مین وقت نوبت کا متاخر ہو جاوے یعنے اگر بعد متقدم ہونے نوبت کی چند نوبے وقت واحد پر آئین بعد اوسکے اوس وقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے لگے تو بالیقین جاننا چاہیے کہ زمانہ انحطاط مرض کا آگیا ۔ جو تپ ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کرتی ہو وہ دیر مین زائل ہو گی 9

اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی اعراض حمی سے خواہ اعراض کے ایک ہی شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اوسکی نوبت کی زیادتی اور کمی طول مدت اور کمی سے پہچانی جاتی ہین اسطرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبہ کی یکسان اور برابر رہے تو مرض کی ابتدا ہے اور اگر کسیقدر گھٹ جاوے تو زمانہ انحطاط کا ہے اور اگر مقدار زیادہ ہو تو اکثر حکم تزیید کا کیا جاویگا اور کبھی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کبھی نوائب مین اختلاف ہوتا ہے کہ زیادتی اور کمی مین تشابہ نہین ہوتی ۱۱ کبھی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کے ہوتی ہے ۔ مثلاً اگر کسی نوبت مین عرق زیادہ برامد ہوا اور اوسکے بعد جو نوبت آئی کسیقدر کمی اور خفت اعراض مین پائی جاوے خواہ جس نوبت مین عرق یا اسہال ہوا اوسکے بہ نسبت یہ نوبت کچھ شدت مین زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے تھا قوت طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہین کیا ورنہ دوسری نوبت مین خفت ضرور ہوتی ہے اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ تزیید مین ہو خواہ زمانہ ابتدا مین ۱۲ کبھی شناخت اوقات بوجہ نضج مادہ خواہ نہونے نضج کے ہوتی ہے جیسا اوپر بھی ذکر کیا ہے مثلاً اگر ظہور نفث ہمراہ کسی قدر نضج کے ہو خواہ اول کا اوس مین غاسہ ہو دار ہو تو یہ زمانہ اول تزیید کا ہے پھر اگر نفث مین کثرت ہو خواہ اوسکی ضد واقع ہو کہ بعد نفث برآمد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب منتہی مرض کا ہی وقت ہے ۔ ایضاً اگر نضج یا خلاف نضج کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برامد ہونے نفث کے یا اول مین غاسہ ہونے سے تو جاننا چاہیے کہ منتہی قریب ہے اور اگر نضج بدیر ظاہر ہو دلیل ہے بعید ہونے منتہی کی ۔ اب اوقات جزئیہ کی شناخت یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہے جسوقت نبض مین انقباض پیدا ہو یعنے نبض کی حرکت مین سستی اور ضعف اور صغر اور تفاوت ظاہر ہو اور رنگ اطراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہو جاوے اور اطراف مین سردی پیدا ہو خصوصاً ناخن گوشہا اور اسیطرح کنارہ بینی بھی سرد ہو جاوے اور یہ سردی اوسوقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن مین محسوس ہو جاوے ۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتدا نوبت مین رنگ بدن کا متغیر ہوتا ہے اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہے حرکات بدنی سست ہو جاتی ہین گہری نیند سے آنکھ جھپکی جاتی ہے پلکون پر بوجھ پیدا ہوتا ہے اور بوجہ استرخا خواہ ڈھیلے ہونے اعضا کے پلکون کا اوٹھنا دشوار معلوم ہوتا ہے ۔ کلام کرنے مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے دونون شانون کے بیچ مین پھریری یعنے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح پشت مین بھی قشعریرہ اوٹھتا ہے اکثر ابتداء نوبت مین لرزہ آجاتا ہے اور بکثیر سیلان لعاب مین عارض ہوتا ہے دونون کنپٹیان پھڑکنے لگتی ہین ۔ کان گونجنے لگتے ہین ۔ جمہائیان سی آتی ہین سب جوڑ بدن کے کھچتے ہین ۔ اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدائی نوبے مین ہوتا ہے یا انتہائی نوبے مین ۔ وقت خواہ تزیید کا ہر نوبت مین اوسکے دو حصہ ہین نصف اول مین تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم اور سریع ہونے لگتی ہے اور حرارت تمام بدن مین منتشر ہوا چاہتی ہے ۔ اور نصف آخر زمانہ تزیید کا وہ ہے کہ جو حرارت تمام بدن مین برابر منتشر ہو گئی ہے

اوسمین زیادتی ہوجاتی اور بڑہتی جاوے۔ انتہاے نوبت کا وقت وہ ہے کہ جسقدر حرارت اور سب اعراض بڑہ چکے ہین وہ کچہ دیر تک بدستور رہین نہ گہٹین اور نہ بڑہین اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہوجاوے۔ انحطاط نوبت کا وقت وہ ہے کہ اوسمین نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہے اور نبض حرکت اور قوام مین معتدل اور مستوی ہوجاتی ہے پہر جس تپ کا معمول یہ ہے کہ اوسکے اوترنے وقت پسینہ آتا ہے تو پس اوپر بدن مین عرق نمودار ہوا اور تپ اوتر جاتی ہے۔ اکثر یہ حالات عفونت کی جو زمانہ انحطاط مین ہمنے بیان کیے بوقت نزدیکی موت کے بہی پیدا ہوتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض رو بصحت ہے ایسے خیال سے ان امور کو ذریعہ تشفی نہ کرنا چاہیے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کی کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہین ہے۔ اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کے بالتخصیص شناخت بیان کرین اسلیے کہ اسکے اعراض بہت خفی ہوتے ہین پس خوب تامل کرے اور معلوم کرے کہ غب کی اوقات قشعریرہ سے ابتدا کرتی ہے اوسکے بعد برد اطراف اور لرزہ ہوجاتا ہے پہر لرزہ مین سکون اور برد اطراف مین کمی پیدا ہوکر تمام بدن مین گرمی یکسان پیدا ہوتی ہے یہان تک زمانہ ابتدا کا حال ہے بعد اوسکے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہے اوسکے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازان حرارت مین کمی واقع ہوتی ہے حتی کہ تپ زائل ہوجاتی ہے۔ یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کی کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ برودت مادہ کی ہوتی ہے اور کبہی طول مدت کی اعانت فصل بارد اور بلد بارد بہی کرتی ہین اور ضعف حرارۃ غریزیہ اور کمزور ہونا جگر کا بہی طول مدت امراض کے سبب ہین

فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا مبحث کلی

جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب یہی چیزین ہین جو کہ جوہر بدن انسان مین داخل نہین اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہین اور اونکو ہم اسباب بادیہ کہتے ہین یا وہ چیزین ہین جو بالعرض جسم انسانی مین بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہین۔ خواہ از قسم ملاقیات خارجیہ کے ہون جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کہانے پینے کی چیزین۔ خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتی ہین۔ یا انفعالات نفسانیہ جو بر وقت غضب و خوف وغیرہ کے ہوتی ہین خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا مین واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ صورت حمی یومیہ کی فقط ہوتی ہے۔ کبہی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بہی پیدا ہوتی ہے جسکا سبب ظاہری اور خارجی نہین ہوتا بلکہ اس سدہ خواہ تخمہ کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی۔ یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکہے گئے انکا اشتداد اور اشتعال اولی اتنا نہین ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے بڑہ کر اخلاط خواہ اعضا تک پہونچے اسلیے کہ اگر اسقدر اشتعال بڑہے تو پہر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہوجاویگی۔ ہم اسباب بادیہ سے حمی خلطیہ کا پیدا ہونا معتبر نہین سمجہتے اسلیے کہ اسباب خارجیہ بیشتر ایسے اسباب کی تحریک بدن مین کر دیتے ہین جو سابق سے مخفی موجود تہے اور اونکی تحریک اگر اسباب خارجیہ کر دینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہوجاویگی۔ بعض کم فہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ حمی یوم بدون اسکے کہ بدن کو کسیقدر تعب پہونچے خواہ روح کو تعب ہو عارض نہین ہوتی۔ یہ خیال محض غلط ہے اسلیے کہ محض فرح اور سرور سے بہی کبہی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اوسمین تعب جسمانی اور روحانی دونون نہین ہوتی۔ حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز مین ہوجاتا ہے اور تین روز سے زیادہ انکی مقدار بقا بہت کم ہوتی ہے اگر تین روز سے زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذرے اوسوقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کیطرف ہوئی ہے اور انتقال کے معنی یہ ہین کہ اشتعال حرارت کا ارواح سے تجاوز کرکے اعضاء بدنی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اسکے بعض طبیبون نے بیان کیا ہے کہ حمی یوم چہار روز تک رہتی ہے اور پہر زائل ہوجاتی ہے بدون اسکے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کیطرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسرے قسم کیطرف ہوتی تو اوسمین کمی اور ضعف

ازالہ نہو سکتا ہے — حمی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہے مگر شناخت بہت ہی مشکل ہے اسیطرح ابتداء مرض دق کی کہ اوسکی شناخت بہت دشوار ہوتی ہے اور معالجہ آسان ہوتا ہے گرم خشک جنکا مزاج ہو وہ لوگ بہت جلد حمیات یومیہ مین مبتلا ہوتے ہین اور اونہین ان حمیات کا ضرر بہی بہت پہونچتا ہے اگر تدبیر معالجہ مین غلط واقع ہو مثلاً زیادہ پرہیز اونسے کرایا جاے خواہ دیر تک وہ لوگ بہوکے رہین اور ازین قبیل سوء تدبیر سے یہ لوگ بہت جلد حمی یومیہ سے مدقوق ہو جاتے ہین اگر سخونت اعضاء اصلیہ تک پہونچ گئی خواہ حمی غب مین مبتلا ہو جاتے ہین اگر گرمی تپ کی اخلاط تک پہونچے — پہر جسکا مزاج گرم تر ہے اوسکی نسبت حمی یوم مین یہی تدبیر کا زیادہ احتمال رہتا ہے کہ طبیب اوسکی تپ کو مادہ رطوبت سے تجویز کرکے مسخنات کا استعمال بہت کرتا ہے اسوجہ سے حرارت زیادہ بڑہ کے اخلاط تک مشتعل ہو جاتی ہے اور حمی عفنہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے — ایسے مزاج کے بعد جو لوگ کہ اونکے مزاج مین گرمی زیادہ ہے اونکے بعد جنکا مزاج یابس یا دہ ہو وہ مبتلا حمی یوم مین ہوتے ہین — گرم خشک مزاج کا آدمی جس وقت اوسے بہوک ہو اور پہر وہ بہوک کو اوسکی بے نوائی بہی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو تو حمی یوم اوسے عارض ہو جاتی ہے اور تپ کے ساتھ قشعریرہ بہی ہوتا ہے پہر اگر اوسکی بہوک اور تعب کا تدارک نکیا جاے اور فوراً اوسکو غذا نہ پہونچے بہت جلد حمی عفونیہ مین مبتلا ہو جائیگا —

فصل پانچوین بیان خاص علامتون حمیات یوم کا جو اور حمیات سے اونکو جدا کرین

بعض خواص حمیات یومیہ سے یہ ہے کہ یہ حمیات بسبب اسباب ظاہرہ کے جو بدن مین مخفی نہے عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونیہ کا اکثر یہی ہے اور حمیات یومیہ کا شروع بہیج تفاضا نہین ہوتا اور تفاضا نہونا اونکی ابتدا ہونے سے یہ مراد ہے کہ اکثر لرزہ اور بے قراری اور برد اطراف اور حرکات اندرون جسم مین چلا جانا اور بعض کا میل بطرف کسل اور نوم کے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہونی اور اوسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہو جانا یہ سب امور ابتدائی حمی یوم مین نہین ہوتی — بلکہ اکثر ابتدا مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہے اور اوسکے قشعریرہ بہی ہوتا ہے اور تہوڑی دیر کانٹے کے چبہنے کی کیفیت جو تحلیل گرمی سے پیدا ہوتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کیموس ردی کا اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہے اور کبہی ان حمیات مین بشدت لرزہ بہی عارض ہوتا ہے اگرچہ نہین کثرت ابخرہ کی ہو وہ بخارات جو ایذا دہندہ ہین اور عفونات نہین رکہتے ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہے — ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہے بلکہ اسکی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہے جس قدر کہ تعب ہو خواہ مستی شراب نہو بدون گرمی پیدا ہوتی ہے —

اگر بول اول روز مین تپ کی بالنضج ہو اور نبض مین زوال حالی نہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ مین کرنا چاہیے — یہ بات اسواسطے ہے کہ بول مین حمی یومی بنظر ذات کے کچھ تغیر نہین کرتی اسلیے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے اور قوام بول کا نضج یافتہ ہوتا ہے کہ اوسمین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ خلط سے یہان کیا مطلب ہے اور کبہی بول مین غمامہ بہی معلق ہوتا ہے اور کبہی یہ غمامہ بالکل اوپر سطح بول کے ہوتا ہے کہ اوسکا رنگ چہپا ہوتا ہے — اور شاید اگر کبہی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جسنے بول کے رنگ کو بدل دیا ہے اور وہ سبب بدون وجود حمی کے بہی تغیر بول مین کر دیتا اوسکی مثال سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اوس سبب کا ذکر کرینگے — نبض کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کی ہوتی ہے سواے اون خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات کے سبب سے واقع ہون یا انکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے اور صغیر کر دیتا ہے بر وقت اشتداد تپ کا اور حمی یوم مین کثر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہو اور اگر کبہی اختلاف ہوتا بہی ہے تو اختلاف

منتظم ہوتا ہے اگر اخلاط کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی ہو کے پیدا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احشا میں لذع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب اختلاف نظم کے ہو سکتے ہیں — کبھی حمی یوم میں نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمیں صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدیدہ جو تکثیف ارواح کرے پہونچی ہو یا حرارت نے آفتاب کی بشدت تجفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تجفیف باعث اس صلابت کی ہو یا بھوک خواہ بیداری مفرط اور غم انہیں سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو — کبھی جھٹ پٹ اس تپ میں انبساط نبض کا پیدا ہو جاتا ہے اور انقباض میں بطور واقع ہوتا ہی مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہیں ہوتی الا شاذ و نادر — سرعت نبض کی حمیات یومیہ میں کمتر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ میں بہ نسبت حاجت اخراج بخار فاسد کے زیادہ ہوتی — اسلیے کہ بخار اس تپ میں بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہیں ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے — جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک اور اوسکی حرکت انقباضیہ کی شناخت میں دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتوں کی نسبت دریافت کرنے کے بعد بہ آسانی ہوگی — جب حمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آ جاتی ہے جیسی عادت اس بدن میں نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کی ہو جانا اچھی علامت ہے — مجملاً یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسیطرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہے کہ حمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہ ہو تو حمی یوم کا نہ ہونا بھی ضرور ہو اسلیے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ موجبہ کلیہ منفصلہ لزومیہ کی نقیض سالبہ کلیہ نہیں ہے بلکہ یہاں سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجبہ متصلۃ الطرفین کو لایا ہے [illegible] یہ بھی علامت حمی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اوسکی تزید کا دو گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا اور اوسکے زمانہ منتہی میں اعراض شدیدہ نہیں ہوتے اور حمی عفونیہ میں ان باتوں کی ضد ہوتی ہے — یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اوسمیں اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہیں ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اور اوجاع بھی حمیات یومیہ میں کم ہوتے ہیں اگر کبھی درد خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہے تو اوسکو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہو جاتا ہے یہ بھی دلیل اوسکے حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے — اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اوتر جاتی ہے خواہ بدن میں ایک قسم کی تری پیدا ہوتی ہے جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہیں ہوتی ہے اور مقدار میں ایسا پسینہ کہ بہت افراط نہیں ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے مقرر ہے اوسیقدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ یہ عرق اوسکے قریب مقدار میں ہوتا ہے اور بدبو بھی نہیں ہوتا — اگر پسینہ کثرت تپ کی اخیر میں آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یومیہ نہیں ہے — ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنے کا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کریں اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل قشعریرہ کے بدن میں پیدا ہو اور وہ پھریری غیر معتاد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حمی عفونت ہے اوسوقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیے اور اگر حمام میں ٹھہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر [illegible] نہو تو یہ حمی یومیہ ہے

فصل چھٹی بیان انتقال حمی یوم کا کبھی حمی یومیہ اور حمیات کیطرف

منتقل بھی ہو جاتی ہے جسقدر بدن کے اخلاط مستعد بعفونت ہوتے ہیں اور جتنے اسباب عفونت کے علاوہ حمی موجودہ کے اور پیدا ہو جاتے ہیں کہ مریض بھوکا رہا ہے خواہ اوسے نیند کم آئے خواہ طبیب سے سہو علاج میں اور تدبیر میں

غلط واقع ہو مثلاً مناسب بحال مریض نہ تہا کہ اوسکی غذا اچہی طرح ہوتی اور طبیب نے اوسے بہوکہا رکہنا تجویز کیا اس صورت مین جو لوگ صفراوی مزاج ہین اونکی تپ منجر حمی دق کیطرف ہو جاتی ہے خواہ حمی محرقہ کیطرف انتقال کرتی ہے اور جو لوگ دموی مزاج ہین اور گوشت اونکے بدن مین زیادہ ہے وہ ایسی سوء تدبیر سے سونوخس مین مبتلا ہو جاتے ہین مگر وہ تپ دموی ہو بلا عفونت ہو نہ حمی مطبقہ اور بیشتر حمی مطبقہ بہی عارض ہو جاتی ہے۔ اسیطرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج معونت کی تہی تفتیح مسام مین خواہ اوسکے مناسب یہ تہا کہ اوس بدن مین کسی قسم کا تحلل پیدا ہوتا کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نکی اوسوقت تپ کو اشتعال شدید اخلاط محتبسہ مین ہو جاتا ہے ایسا اشتعال کہ جس طرح کوئی قوی چیز بہت گرم ہو اور متعفن ہو جاے۔ **علامات انتقال حمی یوم کا اور قسم کی حمیات کیطرف** دلیل اوسکی یہ ہوتی ہے کہ اب بدون بہا ہونے عرق کے خواہ اوس تری کو جو مشابہ عرق کے ہوتی ہے تپ مین کمی ہو خواہ عرق تو آئے مگر ابہی جسم عرق سے پاک نہو کہ تپ اوتر جاے۔ اور زمانہ انحطاط کا تادیر رہے یعنے جس قسم کی تپ یہ ہو اوسکے زمانہ انحطاط کے نسبت زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط مین دشواری ہو اور نبض حرارت کیفیت سے بالکل پاک نہو جاے بلکہ کچہ آثار حمی کے بعد مفارقت کی بہی نبض مین باقی رہا کرین۔ اور دوسرا اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تہا بعد مفارقت کے بہی باقی رہے۔ یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی عفونت خلط کے ہو گیا ہے خواہ حمی دقیہ کیطرف منتقل ہوئی ہے۔ اگر اسباب ردیہ اتنے زیادہ ہون کہ حمی خلطیہ کے حدوث سے بڑہ کر اور فساد کا مقتضی ہو اوسوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ دق کیطرف ہوگا۔ جب دق کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اوسوقت جلد مقام شریان یعنے خاص جگہہ رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی یکسان اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کہانا کہاتے ہی بہت تیز ہو جاتی ہے۔ اور نبض مین استواء حال رہتا ہے یعنے جسقدر اوسکے کیفیات ردیہ مین ایکسی سی حال مین رہتی ہین وہ صلابت زیادہ ہو جاتی ہے اور صغر بہی بڑہ جاتا ہے۔ اور وہ سب باتین جو ہم علامات حمی دق مین بیان کرینگے پیدا ہو جاتی ہین۔ اگر انتقال حمی یومیہ کا سونوخس یعنے وہ حمی دموی جو بلا عفونت ہو اوسکی طرف ہوا اوسوقت نبض مین امتلا اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہو جائیگا۔ اگر حمی یومیہ اور اصناف حمیات عفونیہ کی طرف منتقل ہو قشعریرہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور تضاغط جسکے معنی اوپر مذکور ہو چکے ہین پیدا ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بہی شدت ہو جاے گی۔ بول کی صورت بوقت انتقال یہ ہوتی ہے کہ جسطرح بوقت حمی یوم ہونے کے اوسمین نضج نتہا اب بہی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ظہور نضج کا نہین ہوتا ہے۔ **فصل ساتوین معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا** سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون انمین ضروری اونکی یہ ہے کہ اچہی غذا سریع الہضم اونکو دیجاے سریع الہضم کی قید اسواسطے ہے کہ محموم علیل ہے اور علیل کی قوت مین نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بطئی الہضم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قوت نہین ہوتی۔ گو بعض مرضا حمی یوم کیواسطے تغلیظ تدبیر کی اجازت ہے جیسے وہ لوگ جو حمی تعبی خواہ حمی جوعی یا حمی ہمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جنکے بدن مین خلط صفراوی زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتداء تپ مین قشعریرہ کی شکایت کرین انکے طعام کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ چند لقمہ طعام کے پانی خواہ کوئی اور پینے والی چیز مین ڈبو کر دینا چاہیے تا کہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگرچہ تپ شروع ہی ہو جاے۔ اور بعض بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کیے جاتے ہین بلکہ اونکی غذا مین تلطیف ضروری ہے جیسے اگر حمی یوم سددی ہو خواہ [illegible]

خواہ ورمی ہو — مناسب ان لوگون کے حق مین یہ ہے کہ تا انحطاط حمی کے انکو غذا نہ چاہیے سوائے ان اشخاص کے جنکو ہم پیشتر ذکر کر چکے ہین یعنی مریض حمی تعبی اور جوعی اور غمی کے — آب سرد کی ابتداء تپ مین کچھ ممانعت نہین اسلیے کہ اس زمانہ مین قوت قوی ہوتی ہے آب سرد سے کچھ اوسمین ضعف نہو گا بلکہ آب سرد تبرید روح کیواسطے افضل علاج ہے لیکن اگر احشا مین ضعف ہو خواہ تپ کو زمانہ دراز گذر گیا ہو خواہ حمی نہاری ہو البتہ کثرت استعمال آب سرد کا ان صورتون مین ہرگز مناسب نہین — حمام کا استعمال قرین مصلحت ہے اور اوسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہے جبکہ تپ کا زوال ہو جائے اور بعد اغراض معالجہ استعمال حمام سے جو نازل ہوتے ہین تو ترطیب بدن کی ہوتی ہے اور عرق بخوبی برآمد ہو جاتا ہے اور مسامات مین تخلخل پیدا ہوتا ہے اور آیندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی دفع ہو جاتی ہے تبرید بھی کرتا ہے — اگر مسئلہ یا خوف عفونت کے وقوع کا ہوتا ہے تو استحمام سے وہ بھی برطرف ہو جاتا ہے — البتہ جسکی تپ سددی ہو اوسکو حمام بلاشبہ مضر ہوتا ہے کیونکہ ہر کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کی نسبت پیدا ہو جاتا ہے استعمال حمام سے اور اسی طرح حمی تخمہ کی حالت مین استحمام مضر ہے مگر آخر مین جب انضاج ہو جاے اور غذا خواہ تخمہ منحدر ہو چکی اوسوقت استحمام واجب ہوتا ہے — جو شخص زکام مین گرفتار ہو البتہ اوسکو استحمام نکرنا چاہیے مگر اسکا مادہ احتراقی ہو کہ اوسمین ترطیب کے خیال سے حمام جائز ہے — کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹہرنا ہواے حمام مین نچاہیے بلکہ جتنی دیر تک اونکا جی چاہے پانی مین حمام کے ٹہرین — ہان جسے بوجہ استحصاف اور تکاثف کے تپ یومی عارض ہو اوسکو ہواے حمام مین ٹہرنا دیر تک جائز ہے تا اینکہ عرق برآمد ہو — تمریخ یعنی کوئی چیز بدن پر ملنا اگر بطور صحت کے ہو یعنی درست کوئی شے جسم پر گرائی جاوے خواہ بطور ملاس کے ہو تو یہ دونون صورتین بری ہین کہ مسامات بند کر دیتی ہین اور جسقدر بخارات بذریعہ مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہون کے چونکہ وہ بدن مین برآمد ہونگے اسوجہ سے زمانہ قیام تپ کا بعد تمریخ کے بڑھ جاتا ہے خواہ وہ تپ بوجہ سدہ ظاہریہ کے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ اور تشنجیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی کے ہو جیسے حمی سددی ہان اگر تمریخ کے ساتھ دلک یعنی مالش بھی کرین البتہ مسامات کہلجائینگے اتنا ہی فائدہ تمریخ کا یہ ہے کہ اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو اوسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور اگر تہوڑی سی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اور دلک کے خشک ہو جاتی ہے — جتنے بیمار حمیات یومیہ کے ہین کسیکو استفراغ کی ضرورت نہین ہے سوائے اوسکے جو سدہ یا امتلا کی وجہ سے خواہ بوجہ تخمہ کے حمی مین مبتلا ہو اسی طرح جیسے حمی یوم استحصافیہ ہو اور اوسکا بدن مواد سے پر ہو

فصل آٹھوین بیان مین اصناف حمیات یومیہ کے

اقسام حمیات یومیہ کی بعض قسمین احوال نفسانیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام احوال بدنیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام امور خارجیہ کیطرف نسبت دیجاتے ہین — احوال نفسانیہ کیطرف منسوب اتنی قسمین ہین غمی اور ہمی اور فکری اور غضبی اور سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی — احوال بدنی کیطرف جو حمیات منسوب ہین اونمین کچھ تو اون امور بدنی کیطرف منسوب ہین جو افعال اور حرکات بدنیہ ہین خواہ سکون بدنی ہین — اور کچھ اقسام ایسے ہین جو افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب نہین — جو اقسام کہ حرکات اور افعال بدنی کیطرف منسوب ہین وہ یہ ہین تعبی راحتی استفراغی اور اسمین حمی وجعی بھی داخل ہے اور حمی غشیہ اور جوعی اور عطشی — اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب ہین اونمین سے ایک سددی اور تخمی اور ورمی اور قشفی — جو حمیات یومیہ امور خارجی کیطرف منسوب ہین جیسے احتراقی ایک تپ ہے جو احتراق شمس کیطرف منسوب ہے خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جسے استحصافیہ کہتے ہین یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہین — اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع اونکے علاج کے ذکر کرتے ہین —

فصل نوین حمی الغم یعنی غمی کا بیان

کبہی بسبب حرکت روح کیطرف اندرون جسم کے اور منحصر ہو جانے روح کے باطن مین بسبب زیادہ رنج اور غم کے حرارت بڑہکر حمی روحیہ عارض ہو جاتی ہے **علامت** اوسکی بول کا رنگ ناری ہو جانا اور بوقت خروج بول کے اسقدر

تیزی اور حدت ہوتی کہ مریض اوسے بخوبی احساس کرلیتا ہے اور یہ حدت بوجہ غلبہ یبوست کے ہوتی ہے ۔ اور حرکت میں آنکھ کے غموض یعنی پستی عارض ہوتی ہے اور حلقے آنکھونکے بیٹھے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے اور بسبب تحلل کی اور سکون آنکھ کی حرکت میں بوجہ ضعف اور ضعف قوی کے پیدا ہوتی ہے ۔ چہرے پر زردی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت اندر کیطرف چلی گئی ہے اور نبض میں صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور کبھی نبض میں انکے صلابت بھی پیدا ہوجاتی ہے ۔ علاج اسکا یہ ہے کہ آبزن میں داخل کیا جاے بشرطیکہ اوسمین گرمی اور سردی معتدل ہو اور اگر اوسکا ارادہ استحمام کا ہو تو آب حمام میں اوسکو ٹھہرانا چاہیے ہواے حمام میں اوسکے ٹھہرنے کی ممانعت ہے ۔ اور بعد حمام کے مالش روغن کی اوسکے بدن پر کرائی جاے ۔ اسلیے کہ روغن اوسکے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہیں ہے ۔ اور مفرحات قلبیہ میں اوسکو مشغول کرنا چاہیے کہ اوسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی عطر سونگھے اور اوسکے سینہ پر مبردات طلا ہو مرکب لعابات اور عصارات سے ہوں لگائے جائیں اور ان طلاؤں میں گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ خوشبو عرق بھی داخل کیے جائیں ۔ شراب جسمیں پانی بکثرت ملا ہوا ہو اونکو پلائی جاوے کہ اونکے واسطے یہ اچھی دوا ہے

فصل دسوین حمی یوم ہمیہ کے بیان مین کبھی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کیطرف حرکت تند اور غلبہ روح کو ایسی ہوتی ہے کہ اوسمین گرمی بہت پیدا ہوجاتی ہے یہانتک کہ تپ واقع ہوتی ہے علامات اس تپ کی مشابہ علامات حمی غمیہ کی ہین لیکن حرکت آنکھ کی باوجودیکہ بوجہ تحلل کو غائر ہوتی ہے مگر بطرف خارج کے ہوتی ہے اور نبض میں ذبول اور انخفاض نہیں ہوتا بلکہ نبض اگر ضعیف ہوتی ہی تپ بھی کسیقدر منسوق ہوتا ہے علاج اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہے

فصل گیارہوین حمی یوم فکریہ کے بیان مین کبھی بسبب کثرت فکر کے امور معاش خواہ معاد مین حمی ایسی عارض ہوتی ہے جیسے حمی غمی اور ہمی ہوتی ہے ۔ مگر اس تپ مین آنکھ کی حرکت معتدل ہوتی ہے نہ اندر کو ڈوبی ہوئی اور نہ باہر کو نکلی ہوئی مگر ذبول تھوڑا اور قدرے تنگی پیدا ہوتی ہے ۔ اور نبض کے منسوق اور غموض میں اختلاف ہوتا ہے مگر اکثر نبض ان دونوں کیفیت میں معتدل ہوتی ہے اور چہرہ کا رنگ اس تپ میں بھی زردی مائل ہوتا ہے علاج اس تپ کا مثل معالجہ حمی یوم ہمیہ کے ہے

فصل بارہوین حمی یوم غضبیہ کا بیان کبھی بہت زیادتی حرکت روح کی بطرف خارج کے حالت غضب میں ایک حرارت مفرط روح قلبی مین ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے تپ عارض ہوجاتی ہے علامت اس تپ کی چہرہ کا سرخ ہوجانا لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرہ پر ایک بھربھراپن جیسے حمی یوم سہریہ میں ہوتا ہے او اس تپ میں ہوتا ہے اور آنکھیں دونوں سرخ اور ڈیلے آنکھون کے باہر نکلے ہوے اسلیے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کے شدید ہوتی ہے کبھی بعض آدمیون کو تھرتھری بھی اسی حالت میں لاحق ہوتی ہے اس جہت سے کہ اونکے بدن میں کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ اونکی طبیعت مین کسیقدر ضعف ہوتا ہے اسوجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے ۔ بول کا رنگ اس تپ میں سرخ اور بروقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے اور کسیقدر اوسمین چمک بھی ہوتی ہے ۔ نبض اس تپ میں عظیم یعنی کشادہ اور متلی پشاہق یعنی خوب اونچی ہوتی اور حرکت مین تواتر ہوتا ہے علاج اس تپ کا اونکے غصہ کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو امور مفرح قلب ہیں از قسم حکایات فرح آمیز اونکی طرف متوجہ کرانا خواہ بہت خوش آواز جنکی آواز دردناک نہو اونکا گانا سننا بشرطیکہ وہ الحان خواہ راگ دردانگیز نہون بلکہ طبیعت کو اونکے سننے سے فرحت سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور لعب کو امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے اونکی طرف مشغول کرنا اور حمام میں اچھے ہمراہیون کے ساتھ لیجانا جسکا پانی شیر گرم ہو اور اوسمین حرارت زیادہ نہو ۔ اور مالش بہت دیر تک خشکی بدن مین کرنا کہ یہ مالش اونکو نہایت مفید ہے اگر روغن سے کیجاے اسلیے کہ آب گرم جو خالی از تسخین نہین ہے اوسکی مالش چندان مفید نہیں

ـــ غذا جو بارد و رطب ہو اونکے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کا استعمال سے بالکل احتراز واجب ہے کہ اونکے حق مین نہایت مضر ہے اسلیے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے **فصل تیرہوین حمی یوم سہریہ کے بیان مین** کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہو جاتی ہے **علامات** اوسکے یہ ہین کہ قبل از تپ کی بیداری واقع ہوئی ہو اور پلکین بوجھل ہو جاتین اسقدر کہ آنکھین کھل نہ سکین اور آنکھین بیٹھی ہوئی نظر آئین بوجہ تحلل رطوبات اور روح کے (جو بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے) اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آتین بسبب فساد غذا کے اور کثرت بخارات جو سوء ہضم مین ہوتی ہے اور بول مین کدورت ہو بوجہ ہضم نہونے کے نبض مین بھی ضعف ہوتا ہے اسلیے کہ قوت بوجہ تحلل کے ضعیف ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ سوء ہضم کے زرد ہو جاتا ہے اور پھولنا چہرہ کا بوجہ تہبج کے اور بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہبج مین سرخی نہین ہوتی جیسی حمی یوم غضبی مین ہوتی ہے مترجم کہتا ہے لطف عبارت اس مقام پر یہ تہا کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی وانتفاخ چہرہ کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہین مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تہبج وجہ کا بلا وقت ہوتا ہے اسلیے مکرر ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا تو یہ ہے مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند آجاے اور سر پر تیل بارد و رطب دواؤن کے اور ایسے حمام مین لیجانا جہان رطوبت زیادہ ہو لیکن آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے زیادہ ہو ـــ اور غذا ایسی جنکی کیموسات اچھی ہون اور زود ہضم ہون جیسے چوزہ یا مرغ خواہ تیتر وغیرہ کھلانا اور مالش ایسے تیلون کی جو ترطیب بدن کے کرین ـــ اور شراب ایسے بیمار کو سب چیزون سے زیادہ مفید ہے کہ پتلی پلانی چاہیے بشرطیکہ دردسر نہو **فصل چودہوین حمی یوم نومی وراحتی کا بیان** روح کے بخارات گرم اکثر متحلل ہوتے ہین حالت بیداری مین بوجہ حرکت کے بعد اسکے جب آدمی بکثرت سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہو بلکہ خلاف عادت کے اسقدر نوم غالب ہو جاے تو وہ بخارات متحلل نہین ہو سکتے اور انہین بخارات کیوجہ سے روح مین سخونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے ـــ **علامت** اس تپ کے پہلے سے خواب اور نوم طویل کا واقع ہونا خصوصاً جنہین اسقدر سونا خلاف عادت ہو ـــ امتلاء بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہی اس تپ کی وجود پر دلیل ہے **علاج** تعریق ہے ہواے حمام مین تاکہ بخارات متحلل ہون اور غسل معتدل گرم پانی سے کرانا اور غذا کم استعمال کرنی کہ اوسکا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کیطرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہین ہے **فصل پندرہوین حمی یوم فرحیہ کے بیان مین** کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح زیادہ غضب سے پیدا ہو جاتی ہے **علامات** اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہے مگر آنکھ کا انداز مثل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضبناک آدمی کی چتون سے الگ ہوتی ہے اور نبض مین تواتر بھی کم ہوتا ہے ـــ **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے **فصل سولہوین حمی یوم فزعیہ کے بیان مین** کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلیے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالضد ہے جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے اسلیے کہ حرکت روح کی فزع اور خوف مین بطرف داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہ ہی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعۃً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تپ مین اختلاف نبض کا بہ نسبت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور آنکھ کے خوف زدہ کی طرح ہوتے ہین **علاج** بھی اس تپ کا قریب بعلاج حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اوس سے بیخوف کر دینا چاہیے اور اخبار ایسی سنانی چاہیئن کہ دل خوش ہو جاے ـــ شراب بھی

اس تپ میں نفع کرتی ہے **فصل سترہویں حمی یوم تعبی کے بیان میں** تعب اور تھک جانا کبھی ایسی شدید گرمی روح تک پہونچاتا ہے کہ افعال روح کو ضرر شدید پہونچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو تعب سے ضرر شدید پہونچتا ہے علامت اس تپ کی ایک تو یہی ہے کہ پہلے تعب پہونچا ہوا اور مفاصل خواہ جوڑ بدن کے سب گرم ہوں بہ نسبت اور اعضا کے اور تھکاوٹ خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن میں محسوس ہو اور اکثر آخر میں جب تپ کم ہونے لگے کسیقدر تری بدن میں پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعب بوجہ ریاضت معتدلہ کے حادث ہوا ہو اور بحد تجفیف نہ پہونچا ہو اور نہ برودت خارجیہ مانع تعریق کے ہو اور اگر تعب شدید ہو تو بدن میں عرق خواہ تری کم برامد ہوتی ہے اور تعب شدید کے بعد اکثر خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریہ کی رطوبت بھی بمشارکت اور رطوبات بدن کے خشک ہوتی ہے اور نبض اس تپ میں صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بیشتر بوجہ یبس کے نبض میں صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور بول زرد رنگ اور حاد ہوتا ہے بوجہ حرکت کے جس سے ہیجان خلط مراری کا ہوتا ہے اور بوجہ تحلیل کے رقیق بھی ہو جاتا ہے علاج اس تپ کا راحت رسانی مریض کو تعب سے مختصر طور کہکر اور حمام اور آبزن اور بعد حمام خواہ آبزن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل پر اور کھانا ایسی غذا کا جس کا کیموس جید ہو اور ترطیب بھی کرے اور مقدار غذا کی اسیقدر ہو جیسے بلا دقت مریض ہضم کر سکے مرغ کے چوزے ہوں خواہ بکری کا بچہ کم عمر خواہ سکار بھی اچھی — اسلیے کہ اونکی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اسلیے اونسے امید اون غذاؤں کے ہضم کی نہیں ہے جو بحال صحت کھا کر ہضم کر لیتے تھے بلکہ اب اوس سے کم غذا تجویز کرنی چاہیے — اسی سبب سے اگر ایسی غذا اونکو دیجاے کہ جسکی تھوڑی مقدار سے تغذیہ کثیر حاصل ہوتا ہے مثل اون لحوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم برشت انڈے کی تو اوسکے خصوصاً مرغ خانگی کے کران غذاؤں کا استعمال اور اونکے شوربے بہت عمدہ ہے — بعض طبیبوں کی یہ رای ہے کہ جو کوئی تپ میں گرفتار اور ماندگی کی وجہ بیمار ہو اوسکے تئیں لطیف تدبیر یعنی کمی غذا کی بہت مناسب ہے پسینا اور بیمار و نگرا اور یہ رای صائب نہیں ہے۔ اگر کمی غذا اسکو کمی مقدار غذا اور سے کہ قدر پیدا اوسکا زاید ہو تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے — تر نواکہ کا ایسے بیمار کو دینا بہت ضرور ہے جیسے انار امرود سیب انگور ترنج اور شراب کثیر المزاج جسمیں پانی زیادہ ملا ہو اوسکا پلانا بھی جائز ہے اگر خوگر شراب کا ہو نہیں تو شربت شکر خواہ مصری وغیرہ خواہ آب انار آب سیب پلانا چاہیے — ایسکے بدن میں تیل کی مالش بہ نسبت اور بیمار حمی کے زیادہ چاہیے تاکہ ایسکے اعضا خواہ مفاصل جو خشک ہو گئے ہیں اونمیں ترطیب حاصل ہو اور اعضا اور مفاصل میں جو تمدد خواہ تناو واقع ہوا ہے وہ برطرف ہو جاوے بذریعہ تمریخ دہن کے روغن بنفشہ کا ملنا سب سے افضل ہے اور تمام بدن میں روغن کی مالش کرنی چاہیے خصوصاً سر اور گردن اور پیٹھ پشت کی اور سب مفاصل کی خصوصاً بعد حمام کے مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے — اس بیمار کے بچھونے خوب نرم چاہیئیں اور کپڑے خوشبودار اور مکان معطر کرنا واجب ہے — اگر بعد حمام اور مالش کے بہ نظر کسی بقیہ کے رای طبیب کی ہو دوبارہ حمام کرانا چاہیے اور تمریخ آبزن وغیرہ جو جو تدبیریں اوپر بیان ہوئیں سب کو دوبارہ کرنا بنظر احتیاط کچھ ممنوع نہیں ہے **فصل اٹھارویں حمی یوم استفراغی کا بیان** کبھی جب اخلاط مضطرب ہو کر بذریعہ اسہال کے خارج ہوتے ہیں اوسوقت حرکت شدیدہ جو روح میں پیدا ہوتی ہے اوسکے اشتعال سے روح میں ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تپ واقع ہوتی ہے اور یہ اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کے ایک ماندگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ وجہ ہے سدہ تحلیل نہ ہو اور مسہل دواؤں کی بھی چونکہ گرم بالطبع ہیں اونسے بھی حرارت پیدا ہو جاتی ہے — کبھی چونکہ فصد کرنے سے ہمراہ خون کے رطوبت اور دمویت ابخرہ کی زائل ہو جاتی ہے اور اسوجہ سے دخانیت اور صفراویت کا غلبہ اون بخارات پر ہوتا

حرارت تپ کی پیدا ہو جاتی ہے **علاج** اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزیں جیسے اطلاق طبیعت اور سوائی اخلاط کی موقوف ہو استعمال کیجائیں اور ان چیزوں کو اسہال اور حبس کے ابواب میں بخوبی بیان کر چکے ہیں — اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کے جسقدر جلد ہضم ہو اوس سے زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب اور تبرید کا فائدہ بخشے اور غذا میں بھی قابضات کی شرکت مناسب ہے مثل آب انار ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے — معدہ پر ضماد حابس لگائیں اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا ہونے کے استعمال کریں بلکہ نیم گرم نطول کا بھی استعمال جائز نہیں اسلیے کہ جو چیز نیم گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل القوت بھی ہوتی ہے اور دفع قبض پر معین ہوتی ہے اور یہاں قبض درکار ہے — منجملہ اونکے ایک نسخہ نافع بہت مناسب اس مقام کی یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن نار دین خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ معطر ہو اور خوشبو ہو اوسمین ڈبو کر نچوڑ ڈالیں کہ بہت سا تیل اوس نچوڑنے سے نکل جاوے اور اوسکو معدہ پر رکھیں اور قلب اور جگر پر ایسی چیزون سے ضماد کرین جو تبرید کرتی ہین جیسے صندل گلاب وغیرہ **فصل انیسوین حمی یوم وجعیہ کے بیان مین** درد کسی مقام پر کیون نہو کبھی مریض مین ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ منجر بحمی وجعیہ ہو جاتی ہے **علامت** اسکی یہی ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل اور اطراف یا قولنج اور اوسکے سوا اور درد ہو اور قیام کے اوجاع جو دنبل وغیرہ کی جہت سے ہوتے ہین **علاج** پہلا ازالہ درد کی تدبیر کرین جس طرح ہر ایک کی تدبیر مقام خاص مین اوسکے لکھی ہے اوسکے بعد ہی کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہیے — اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف ہو تو سکنجبین پلانی چاہیے — **فصل بیسوین حمی یوم غشیہ کے بیان مین** جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت روح کی ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے حمی لاحق ہو جاتی ہے اور بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال غش کے حرارت تپ باقی رہتی ہے **علامت** اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور ایسی تپ کی علامت جس سے سقوط قوت ہو جاوے نہیں ہوتی یعنی وہ تپ کہ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیے کہ حمیات یومیہ مین کوئی ایسی تپ نہیں ہے جسمین سقوط قوت کا سبب ہوا اس تپ کے — اور نبض کا حال اس تپ مین نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جبکہ برودت غالب ہوتی ہے بس ساقط ہو جاتی ہے کبھی جب غلبہ حرارت کا ہوتا ہے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب ذبول کی ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمین خشکی جلد کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض سے صلابت اور دودی ہونے مین ہوتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیموس جید بنے کھلائین جنکا ذکر اوپر ہو چکا — اور اگر احتیاج ہو تو شراب پلائین اور اسکا کچھ خوف نکرین کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہو گی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہو جاوے اور تپ شبیہ حمی ذبول کی باقی رہے اوسکا علاج بموجب اوس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے **فصل اکیسوین حمی یوم جوعیہ کے بیان مین** کبھی حرارت بخارات بدنی تیز ہو جاتی ہے اگر غذا نہ پہونچے اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے بعض اس تپ مین ضعیف اور صفرا اور بیشتر بالکل منفعل ہو جاتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آش جو مین آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد تر بقول کا استعمال کرایا جاوے اور غذا مین اس بات کا خیال ضرور ہے کہ اوس سے کیموس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد ازان حمام کرایا جاوے اور اوسکے سر پر نیم گرم پانی بکثرت ڈالا جاوے اور ایسے پانی مین بٹھلایا جاوے اور بدن مین روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب کے کرنی چاہیے —

فصل بائیسوین حمی یوم عطشیہ کے بیان مین یہ تپ اعراض مین قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا پیدا ہونا بہ نسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب الوجود ہے اسلیے کہ پانی نہ پہونچنے سے جو حرارت قوی بخارات کی بڑھ جائیگی تو ضرور تپ پیدا

ہوگی علاج ٹھنڈا پانی پلانا اور آب آلو اور تمر ہندی خصوصاً آب انار کا زیادہ استعمال کریں اور آبزن سے ترطیب بدن کی ضرور کریں اور اگر ممکن ہو یعنے ضرر کا گمان نہو آب سرد سے غسل کرائیں **فصل تیسوین حمی یوم سددیہ کے بیان مین** سدہ کبھی جلد کے مسامات مین پڑتا ہے بوجہ سوختگی جلد کے حرارت جسم سے بوجہ اسکے کہ دہونا جلد کا بہت کم ہو اور بکثرت گرد وغبار آلودہ ہونے سے جلد کے اور بوجہ پہونچنے برودت غسل کے اور قابض مجفف پانی مین نہانے سے جیسے پھٹکری ملی ہوئی پانی سے کوئی نہائے ۔ اور آفتاب کی سوزش سے جو احتراق جلد کا ہوتا کہ جلد مثل کوسیلے کے پوست مین ہوجاتی ہے ۔ اور کبھی سدہ ریشہ ہای عروق اور اونکے سواقی مین بھی پڑتا ہے اور رگونکے مونہہ مین بھی اور جو راہین رگون مین ہین اونمین سدہ پڑتا ہے ۔ حمی یوم سددی مین بھی پہلا سدہ مراد ہوتا ہے مسامات کا سدہ یہان مراد نہین ہے ۔ اس قسم کے سدہ پڑنے سے کبھی تحلل کم ہوجاتا ہے تو امتلاء عروق بڑہ جاتا ہے اور زیادہ دیر تک امتلا سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور تنفس مین کمی کی وجہ سے ارواح مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ جمع ہوتے ہین کہ متحلل نہین ہوتے ان وجوہ سے حرارت مفرط پیدا ہوتی ہے جب تک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجزاء مین یعنے روح مین رہتا ہے حمی یوم سددیہ پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت روح سے بڑہ کر خون تک پہونچیگی تو سونوخس عارض ہوگی اور آیندہ اوراق مین اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سونوخس اون حمیات خلطیہ مین داخل ہے جنمین تعفن اخلاط نہین ہوتا ہے بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر تپ ہے ۔ اگر یہی اشتعال جس سے حمی یوم سددی خواہ سونوخس عارض ہوتی ہے اسقدر بڑہ جائے کہ سدہ قوی پڑے اور اومین عفونت حاصل ہو اور تنفس معدوم ہوجائے تو ان اقسام حمیات عفونت کی طرف انتقال ہوجاتا ہے ۔ اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط اور خصوصاً خون بلغمی کے ہوتا ہے ۔ یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے ۔ خواہ اخلاط کی لزوجت سے ۔ یا اس سبب سے کہ کوئی شئے اسباب سدہ سے نفس اعضا مین جو آلہ تنفس ہین واقع ہوئی ہے نہ اینکہ فقط مجری تنفس مین یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ برودت منقبضہ اعضا مین پیدا ہو خواہ ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ مین تنگی واقع ہوجائے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہوجائے یا اور کوئی سبب نفس اعضا مین حادث ہوجائے جنکا ذکر فن کلیات مین ذیل موجبات سدہ مین ہوچکا ہے اوس مقام کو یاد کرنا چاہیے ۔ یہ حمی حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ جسکا انتقال دق کی طرف نہین ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہے ۔ اسلیے کہ بدن اس تپ مین کثیر المادہ ہوتا ہے ۔ اسی حمی سددیہ مین تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب اور رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری اور اقسام کے ہوتا ہے ۔ یہی تپ ایسی ہے کہ عرق اسمین بدشواری برآمد ہوتا ہے اور حمیات خلطیہ سے جسقدر یہ تپ مشابہ ہے اور کوئی حمی یومیہ اسقدر شبیہ نہین ہے ۔ یہی تپ ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کبھی چار پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اگر سدے بکثرت پڑ جاتے ہین اور قوی ہوتے اور اونمین تکاثف خواہ استحصاف خارج بدن سے ہو ۔ اگر سدے کم ہون تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہے بشرطیکہ علاج اور اطعمہ مریض مین یا شناخت مرض مین خطا واقع نہو ۔ یہی تپ حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ بعد زوال کے پھر پلٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے بعض سدونکے جو علت مرض واقع ہین اسوجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کیواسطے نوبتین مقرر ہین ۔ اور یہی تپ اکثر برد اور قشعریرہ کے ہوتی ہے اوسوقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ حمی عفونت کیطرف منتقل ہوگئی ۔ حمی سددی اگر بعد فصد کے چند جانب مین بدن کے ورم پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہوگا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ تو زائل ہوجائے اور ورم قائم رہے **علامات حمی یوم سددی کے** ۔ جسوقت حمی یوم عارض ہو اور اوسکا کوئی سبب ظاہری اور بادی دریافت نہو

اور زمانہ انحطاط اوسکا طولانی ہو غرض معلوم کرنا چاہیے کہ حمی سدیہ سے خصوصاً اگر انحطاط بدون استفراغ بذادست کے واقع ہو ــ اس تجویز مین زیادہ توقف ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کہ اوسمین خون کی کثرت ہو اور بکثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اوس بدن کے غلیظ اور لزج ہون ــ فرق درمیان ان دو صورتون کی یعنے امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جو حمی سدی کی بوجہ کثرت اخلاط لزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اوسمین علامات خاصہ اون اخلاط کی دلالت کرینگے اور بدن مین انتفاخ اور تمدد اور سرخی منہ کی اور پیشاب رنگو نگا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کی نہونگے ــ اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑکر پیدا ہوتی ہے اوسمین علامتین امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور بڑی رگونکی خون سے اور بہولا ہونہ کا خواہ تمدد وغیرہ یعنی علامات کثرت خون کی بین بدن مین ظاہر ہونگی اگر سدے بہت سے پڑ جاتین نبض صغیر ہو جاوی گی اور اگر افراط سدد کی نہو صغیر ہونا نبض کا کچہ ضرور نہین علاج اس تپ کا یہ ہے کہ اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کی حمی سدی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفراغ مین اخلاط کی جلدی چاہیے ــ اگر بعد فصد کے پہر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے ــ اور اگر بعد فصد کی پہر تپ عارض ہو پہر بدون اس خوف کی کہ انصباب مواد قلب وغیرہ کی طرف نہو جاوے دوبارہ فصد لینا مناسب نہین ہے بلکہ فصد مین بانتظار نضج کی توقف بہتر ہے اس واسطے کہ فصد سے اجزاء اخلاط کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے ملکر فساد شدید پیدا کرتے ہین ــ اگر بدون دوبارہ فصد کہولنے کے چارہ نہو یعنے مثلاً ضرر پہونچنا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہو جاوی اوسوقت پہر دوبارہ کہولنے مین تاخیر کچہ ضرور نہین اور استفراغ اخلاط بہی کرنا چاہیے بعد فصد اور استفراغ کی استعمال ایسی چیزونکا چاہیے کہ تفتیح سدہ کی کرین اور مجاری کو مواد خواہ سدونکی آلائش سے پاک کرین ــ قبل استفراغ کی تفتیح سدد اور تنقیہ مجاری کیطرف مبادرت کرنی جائز نہین ہے اسلیے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط و فضلہ بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اون مجاری مین لبث ہو جاتی ہین اور اس مرض مین بہت سے خطرے پیدا ہوتے ہین بلکہ اکثر سدے زیادہ ہو جاتی ہین اگر مواد غلیظ بدن مین ہون خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہون ــ علاوہ بران فصد اور استفراغ خود بہی کبہی اون فضول دخانیہ کو جو بصورت لبثگی اخلاط ہو کر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہین تمام نکال دیتی ہی اور اون اخلاط کو عفونت سے باز رکہتی ہے خصوصاً اگر فصد مین اخراج خون کا اتنا مبالغہ کیا جاوے کہ اوسکے بعد مریض قریب بغشی ہو جاوے ــ اگر کثرت اخلاط سبب عروض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پہر اسوقت فصد اور استفراغ ایک امر زائد تجویز کرنے کے کچہ انکی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سددن کی حاجت ہوگی ــ تفتیح ایسے وقت مین جلا دینے والی دوا اور غذا سے کرنی چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزین جلا دینے والی ہین اونکا استعمال تو کسی طرح جائز نہین ہے بلکہ مثل سکنجبین سادہ اور اخر درجہ تک سکنجبین بزوری کا مضائقہ نہین ہے اور آب کاسنی سے آب رازیانہ تک استعمال ہو سکتا ہے اور غذا ایسی دینی چاہیے جو فضول کو دہو ڈالے اور جلا دے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے کشکاب اور اوسمین یہ لطف ہے کہ باوجود غذائیت کے تفتیح اور جلا بہی کرتی ہے ــ اگر شکر کو کشک شعیر مین آمیز کرکے کہائین تو کچہ مضائقہ نہین ہے ــ بعد استفراغ اوس مادہ کی جسکا استفراغ واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کے جہان فقط تفتیح ضرور ہو یہ بہی ملاحظہ کرنا ضرور ہی کہ ان دونون تدبیرون سے تپ مین کسقدر افاقہ ہوا اور اگر نوبت آتی تہی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہو وہ ضعیف ہی ــ اور اسیطرح بول کو دیکہنا چاہیے کہ ان تدبیرون کے بعد علامت النضج کی بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کی ہوا اور نبض کو معاینہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پر اوسکو دلالت بہی ہی یا نہین ــ اگر ۵۹

یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہون بدستور تدبیر مذکور جاری کرکے تیسرے روز بعد اوس نوبت کے جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام مین داخل کرنا چاہیے ایسے وقت جسمین نوبت کے واقع ہونے کا گمان نہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت مین باقی ہو اور اوسکو بدن پر روغن کی مالش اور جو چیزین باعتدال جلا دیتی ہین اونکی مالش کرنی چاہیے اور وہ چیزین آرد باقلے سے مٹر کے آٹے تک استعمال کرنا چاہیے خواہ لہٹی بنی ہوئی اور زراوند سائیدہ کہ اوسمین کسیقدر شہد اور پانی ملایا جاے ۔ اور اگر اس سے زیادہ تیز چیز سے عبارت کیجاے تاکہ زیادہ جلا حاصل ہو تو پھر کف بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی ۔ اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت مین کچھ تغیر مضر پیدا کریگا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اوسکو حمام مین نہ ٹھیرانا چاہیے اسلیے کہ یہ سدہ اوس قسم کا نہین ہے جسکی حمام تفتیح کرے اور کھولدے ۔ جسوقت مریض حمام سے برآمد ہو اوسے کہانے پینے کی چیزین نہ دینی چاہییں جبتک پورا اطمینان اس بات کا نہو کہ وقت تپ کی نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کہاے ہوے صبر نہین کرسکتا ہے بجاے غذا کے ایسی تر چیز پلائین کہ جس سے تفتیح سدہ ہوجاے جیسے تیلا آش جو کہ اوسمین پانی زیادہ ہو اور جو کم ہون اور خوب پکایا جاے تخم کرفس بقدر حاجت ملا کر پھر اگر نوبت عود نکرے دوبارہ حمام کرانا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اوسکو غذا دینی چاہیے اور اگر تپ کا دورہ ہو مگر پہلی نوبت سے کم اور بول جید الاوصاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اب سدے اسکے بدن مین کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اور اگر دورہ بلا خفت مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیے ویسا نہو تو مرض نے حمی عفونت کیطرف انتقال کیا ہوگا اب اسکا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ مین آیندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسوین حمی یوم تخمی امتلائی کے بیان مین

کبھی بوجہ تخمہ اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہین جنہین اشتعال حرارت ہو کر روح مین ایک بھڑک پیدا ہوتی ہے اس جہت سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصاً وہ بدن کہ صفراوی مزاج ہون اور وہ بدن کہ جنکے مسامات تنگ ہون اسلیے کہ اکثر فضول ایسے بدن کے بطور ابخرہ و دخانی اوٹھتے ہین او متعفن ہوتے ہین اور انمین کھٹی ڈکارین کم ہوتی ہین ۔ زیادہ تر مستعد حمی تخمی کے وہ لوگ ہین جو بعد بدہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہین خواہ حرکت زیادہ کرتے ہین یا دہوپ مین زیادہ ٹھیرتے ہین اور بعد تخمہ کے حمام مین نہاتے ہین اس وجہ سے اونمین بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصاً جسوقت اونکے بدن مین کسی قسم کا درد ہو یا خنینگ ہو خاص کر یہ درد اگر اونکے احشا مین ہو ۔ اور جنمین مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے اونکے بدن مین کمتر تپ امتلائی تخمہ پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہین پیدا ہوتی ہے ۔ میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اوسکا سبب سواے تخمہ کے اور کوئی چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت انکی طبیعت ملین ہوجاے بہت انکو فائدہ ہوتا ہے اور انکی تپ دور ہوجاتی ہے اسلیے کہ فضلہ دخانی بجہت استفراغ فاسد غذا کے کم ہوجاتا ہے ۔ انمین سے جسکی طبیعت مین حبس ہو اور جسکی طبیعت ملین ہو ان دونون کے علاج مین فرق ہے جسکو تپ بسبب تخمہ کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا تین مرتبہ بعد اوسکے اوسکی فصد لیجاے اسہال قوی اوسکو عارض ہوگا اور بیشتر وہ اسہال کبدی مین مبتلا ہوگا اسہال کبدی کے دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زبان کا سیاہ ہونا ہے ۔ اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حمای مطبقہ سے مشابہ ہوجاتی ہین کہ دونو کی آنکھین اور چہرے نہایت سرخ ہوجاتے ہین اور التہاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہوجاتی ہے قارورہ سرخ ہوجاتا ہے مگر نہایت رقیق

کیفیت

تین دن تک باقی رہتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حمای تخمی کبھی چار دور تک خواہ سات دور تک آتی ہے اور پھر حمای یوم کہلاتی ہے لیکن نبض اس تپ مین صحیح رہتی ہے۔ علامتین اس تپ کی ڈکار کا بدل جانا کبھی ڈکار کیطرف خواہ جشائی ودخانی کیطرف پس جب ڈکار صاف آنے لگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگونکا عدیم النضج مائی ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا فساد ہضم بسبب زیادہ کھانے کے عارض ہوا ہو انکے چہرہ پر پھر پھراہٹ ہوتی ہے اور انکی پلکین بھاری ہوجاتی ہین علاج اس تخمی کا مریض دو حالت سے خالی نہین یا اسکی طبیعت نرم نہین ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملائم نہو تو بھی مناسب ہے کہ نرم کیجاے اور اگر کسیقدر طعام یعنے فضلہ طعام معدہ مین باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اسکو قے کرائین اسکے بعد ایسی دوا دین کہ طبیعت نرم ہوجاے اور یہ بھی خیال کرین کہ ثقل یہ بیمار کسی مقام مین مبتلا ہے اور اسکا استفراغ حقنہ اور حمول سے مناسب ہے یا پینے کی دواؤن سے تاکہ رفع اسکا سہل ہوجاے اور اگر معدہ سے اوپر سے نیچے اوتر آئے اور منہضم ہوجاے ان سب چیزون مین رای کے صائب ہونے پر ڈکار کی کیفیت دیکھنی اچھی بات ہے کہ جب اگر طعام معدہ کے اوپر پڑا ہوا ہوتا ہے اور قے دشوار ہوتی ہے تپ کیطرف کچھ التفات نہین کرتے معجون فلافلی جو نہایت گرم ہے کہلائی جاتی ہے تاکہ غذا منحدر ہوجاے اور منہضم ہوکر اوتر آئے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال کرتے ہین یا اطریفل و اور ضماد یا ہاضم جو باب ہیضہ مین معروف ہین خواہ ضماد ملین جو باب طلاق مین بیان ہوچکے اونکا استعمال کرتے ہین۔ جسوقت غذا منحدر ہوجاے یا تو بخلقہ از خود نکل آتی ہے یا باعانت حمول کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر بیمار کو بھوکا رکھتے ہین کہ شبہہ بطلان تخمی مین باقی نرہے اوسکے بعد غذای سبک سریع الہضم جید الکیموس کہلاتے ہین اور اگر بھوکا بیمار سو جاے تو خفیف امتلا اسیقدر تدبیر سے دفع ہوجاتی ہے۔ اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیے کہ جو شے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہے جو فاسد ہوگئی یا نہین اگر وہی چیز ہو تو بندش نکرنا چاہیے جب تک کہ سبب کا اخراج نہوجاے اور امتلا انحطاط نوبت کا کرنا چاہیے اگر تپ مین کمی ہو تو اوسوقت حمام مین لیجانا چاہیے اور بعد استحمام کے غذا دینی چاہیے مگر اینکہ ضعف قوت بہت تنگ حالی واقع کی ہو اوسوقت حمام نکرانا چاہیے بلکہ اوسکو غذا دینی چاہیے اور تقویت معدہ کی ایسی چیزون سے کرنی چاہیے جو معلوم ہین اور بعض ان دواؤن کی باب اسہال مین مذکور ہوچکی ہین اونہین سے ایک یہی ترکیب ہے کہ لتہی کپڑا روغن زیتون جسمین تھوڑی سی افسنتین شریک ہو ڈبوکر یا روغن ناردین مین بعد اوسکے اوسے نچوڑین تاکہ اکثر روغن اوسمین سے جدا ہوجاے اور معدہ پر رکھین۔ اگر روانی شکم متصل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہو تو روغن سفرجل عمدہ تازہ اس صفت کا استعمال کرینگے یعنے جیسا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطگی بھی جائز ہے ایضاً روغن ناردین کے استعمال مین اونکے واسطے کچھ قباحت نہین۔ کبھی قیروطی کا بھی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنے انہین روغنون کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہین جسوقت مریض کیحالت ایسی ابتر ہو کہ اوسکے پیٹ پر بندش نہو سکے۔ کبھی احتیاج اون قوی ضمادون کی ہوتی ہے جنکا بیان ہیضہ کے باب مین کیا گیا۔ اور فواکہ جیسے آب انار یا آب بہی خواہ آب سیب بھی پلانا مریض کو دل خوش کرتا ہے۔ اور غذا اوسکی سبک سریع الہضم مثل ضمیرہ مرغ خانگی خواہ سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیے اور غذا سے پیشتر کسیقدر فواکہ اور عصارات مثل عصارہ انگور یا ریباس قابضہ کے دینی چاہئین۔ اگر انکی خواہش طعام باطل ہوجاے اوسکو پیدا کرنا چاہیے اوس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کے باب مین بیان کی گئی خصوصاً اون غذاؤن سے جسمین ترشی کی شرکت ہو۔ جب ان تدبیرون سے فراغت ہو اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہوجاے کچھ مضائقہ نہین ہے کہ کبھی جوارش قوی کا استعمال کرائین جو ہاضم اور مقوی معدہ اور مفتح سدون کی ہو استعمال بعد زوال تپ کے کرنا چاہیے بعد ازانکہ اعراض تپ کے زائل

ہونیکے

ہوجائین ۔ فصد کے بارہ مین تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ مین فصد کی عجلت نچاہیے جبتک کہ تپ مائل انحطاط کو نہو نچے اور بعد انحطاط کے استعمال فصد کا جائز ہے ۔ سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بوقت ارادہ فصد کے پلائی جاے آش جو ہے اور غذا جسمین انگور اور کدو اگرچہ کم نمک ہون داخل ہون ۔ اوسکی غذا ہنگام ٹھنڈی ہی تجویز کرنی چاہیے اور سونگھنے کی چیزین بھی ٹھنڈی ہی چاہئین اور اگر قرص کافور اوسکے واسطے تجویز کیا جاے تو اوسمین راوند شریک نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہوجائیگی

فصل پچیسوین[25] حمی یوم ورمی کے بیان مین

اندرونی اورام کے تابع جتنی تپین ہوتی ہین وہ سب عفنہ ہوتی ہین اور بیشتر اونکے ہمراہ دق بھی ہوتی ہے اور وہ تپین اقسام حمیات یومی سے نہین ہین ۔ مگر ظاہری اورام جیسے دمل خواہ اور کوئی خراجات یعنی پھوڑے کی قسم سے جو اعضاء ظاہر مین پیدا ہوتے ہین ۔ خصوصًا اورام اون گلٹیون کی جو اعضاء غددی مین ہوتے ہین ۔ خواہ اورام گوشتون کے جنکا نام رخوہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ران مین فضول کبد خواہ بغل مین فضول قلب سے حادث ہوتا ہے ۔ خواہ وہ ورم جو زیر گوش فضول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سب سے ہوتی کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے ۔ اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے خالی نہین یا جو مادہ ان اورام کا ہے قلب تک پہونچکر اپنی گرمی سے فقط دل کو گرم کرے یا اوسمین عفونت بھی پیدا ہو ۔ پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی از قسم حمیات یومی ہوگی ۔ اور اگر گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی مین سے ہوگی اکثر تپین کہ تابع اورام خارجی کی ہین تاہم اسباب ظاہری کی ہوتی ہین قروح اور جرب سے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کیطرف دفع ہوکر اثنای راہ مین قریب گوشت نرم کے مجتمع ہوجاتا ہے پس یہ تپین حمیات یومی کہلاتی ہین ۔ اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسی ہون کہ اون اورام کو اسباب سابق سے مثل امتلا اور سوء ہضم وغیرہ کے موجود ہون وہ حمیات عفنہ ہین ۔ اور اکثر ان اورام کے تابع حمیات بسبب ہوتی ہین کہ حمیات بمنزلہ تابع اور فرع کے ہون اور اورام بمنزلہ اصل کے ہون ۔ اور انہین اورام مین حمیات عفونت اکثر اوسوقت ہوتی ہین جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہون اور ورم حمیات کی تبعیت سے پیدا ہوا ہو ۔ اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہے تو امر بالعکس بھی ہوجاتا ہے ۔ انہین حمیات اورام کو حمیات خبیثہ کہتے ہین یہ سبب ہون خواہ عفنہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتے ہین اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی **علامات** جتنی علامتین اوپر مذکور ہوئین وہی اس تپ کی علامات ہین کہ پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہوکر بہری چڑہ جاتی ہے اور یہ دونون اثر بہت نمایان ہوتے ہین بہ نسبت زمانہ صحت کے لیکن چونکہ یہ تپ اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت مین جسکے خون کثیر پیدا ہوتا ہو اگرچہ بحالت صحت بھی اوسکا چہرہ سرخ اور کسیقدر منتفخ ہوتا ہے مگر زمانہ تپ مین یہ دونون اثر زیادہ نمودار ہوتے ہین اور اس تپ کی حرارت مین لذع شدید نہین ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہین ہان مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہے پیدا ہو کہ اوسمین بوجہ حدت خلط کی لذع بھی شدید ہوتی ہے ۔ ان حمیات کی بعد یعنے زمانہ منتہی مین اکثر کے بدن مین تری اور ندادت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے ۔ نبض ان حمیات مین عظیم ہوتی ہے اور سریع اور متواتر عظیم بوجہ امتلاء خلط کے اور سرعت اور تواتر بسبب حرارت کے ۔ بول کا رنگ سپیدمائل ہوتا ہے اسلیے کہ مواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہین بطرف آلات بول دفع نہین ہونے **علاج** پہلے سب تدبیرون سے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہیے کہ جسمین اس مادہ کا امالہ قریب ہوجاے اوسکے بعد مسہل دینا چاہیے اور ورم کا علاج جیسا اوسکے حق مین مناسب ہو کرنا چاہیے اور غذا وغیرہ مین تقلیل کرنی لازم ہے تاکہ خون بدن مین کم پیدا ہو اور

شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے۔ اور غذا اگر کسی قدر ہو بھی تو بعد ازاں کہ بخوبی انحطاط ہو جاوے۔ اور جو چیزیں کہ مطفی حرارت خون ہیں اور تبرید اور ترطیب کرتی ہیں اونکا استعمال ضرور کرنا چاہیے۔ جو ضماد کہ ورم پر لگایا جاوے پہلے برف میں ٹھنڈا کر لیا جاوے لیکن ورم کو اس تدبیر سے مظنہ مضرت کا نہو اور اوسے خام کرنے کا خطرہ نہو۔ بلکہ عضو متورم اور قلب تک جو راہ ہے اوسکی تبرید کیجاوے خواہ بوجہ اختیار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تبرید کرنی چاہیے تاکہ برودت قلب تک پہونچے یا جو اضمدہ بارد مستعمل ہوں اونمیں سرکہ ملایا جاوے تاکہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچے

فصل چھبیسویں حمی یوم تکثفیہ کے بیان میں

یہ تپ بھی بوجہ متخلخل نہ ہونے مسامات مسدود شدہ دون کے عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑتے ہیں اور اندر تک خالص نہیں ہوتی۔ اکثر لوگ جو حمام کے خوگر ہوں اور یکایک ترک کریں اونکو اسی وجہ سے تپ لاحق ہو جاتی ہے۔ اور جن لوگوں کے بدن میں بخار مراری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ صفراویت مزاج کے یا کہ ایسی غذائیں کھاتے ہیں جو مولد صفرا ہوں خواہ ایسی تدبیریں پیش آتی ہیں جنسے صفرا پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی حالات اونمیں عارض ہوتے ہیں کہ تولد صفرا کے اسباب ہیں جیسے بیداری اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کو مریض ہوا کرتے ہیں۔ علاج اس تپ کا یہ کہ صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام میں نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آوے جس وقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط پہونچ جاوے اور بھوسی اور آرد باقلے بادام تلخ تخم خربزہ اشنان اور بورہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ اطفائے حرارت کرے اور ترطیب کا بھی فائدہ دے اور شراب میں پانی کی آمیزش زیادہ کر کے پلانی چاہیے اور حمام میں بار بار نہلانا مفید ہے۔

فصل ستائیسویں حمی حریہ کی بیان میں

خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے بھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور تپش آفتاب کی حرارت سے یہ حمی عارض ہوتی ہے اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی سے ہوتا ہے اگرچہ پہلے اذیت سر کو پہونچتی ہے پھر سر کی ہوا گرم ہو کر قلب تک جاتی ہے اوسوقت تپ عارض ہوتی ہے اور اسکے بعد تمام بدن میں گرمی پھیل جاتی ہے۔ کبھی اگر سر کی حفاظت کیجاوے تو بذریعہ نسیم اور ہوا اسکے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہے مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہے اوسکا اثر اولی دماغ میں ہوتا ہے اسی طرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دہوپ کی گرمی اوسکو پہونچے تو بوجہ شدت حرارت کے شریانوں تک گرمی پہونچ جاتی ہے۔ سوائے حمی حریہ شمسیہ کے قبطیہ اور حمامیہ وغیرہ پہلے قلب میں اثر کرتی ہے۔ علامات جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہوگا اور سر میں التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ واقع ہوئی ہو اور سر میں گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن اخلاط سے پر ہو اور حرارت قلب سے اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اندرونی حرارت کے اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جسقدر گرمی اس مریض کے بدن میں ہے اگر ویسی ہی خواہ اوس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن میں ہو تو اوسکو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ اس خاصیت میں بخلاف حمی استحصافیہ کے ہے کہ اوسمیں حرارت باطنی کی زیادتی کی وجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو حرارت سے متعاکس جو وہاں محفوظ رہتی ہے علاج آغاز معالجہ ایسی چیزوں سے کرنا چاہیے کہ تبرید اور ترطیب کریں نطول بارد سر پر استعمال کریں اور سینہ پر ادہان بارد مثل روغن بنفشہ وغیرہ کا استعمال کریں خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کر کے اگر سر اور سینہ پر مقام بہ مقام ڈالیں تو بہت نفع میں کریگا ٹھنڈا پانی خواہ اوسکے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلائیں اور یہی تدبیر کیا کریں تاآنکہ تپ اوتر جاوے اوترنے کے بعد حمام میں لیجایا جاوے اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اوسکا کچھ خوف نہیں شیر گرم پانی سے اوسکو نہلانا چاہیے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ ہوا سے گرم سے

اوسکو زیادہ گرمی نہ پہونچے ــ گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیے اور کچھ ملنا چاہیے اسلیے کہ وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی اس بیمار کو حمام کا غسل نسبت تمریخ یعنے مالش کے زیادہ مفید ہے جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سرد سے اوسکا سر بگھو دینا چاہیے اتنا کہ ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر

فصل اٹھائیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کے کہ سردی سے پیدا ہوتی ہے کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانی مین نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کی بند ہوجاتی ہین اور بخار دخانی بند ہوجاتا ہے جیسے حمی یوم قشفیہ مین ہم لکھ چکے اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تپ منجر بطرف عفونت ہوجاتی ہے ــ یہ سردی اور احتقان بخار اوسوقت موجب حمی کا ہوگا کہ جو بخارات محتبس ہون وہ حار اور تیز ہون نرم اور شیرین نہون اسلیے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہین ہوتا ہے **علامات** سبب یعنی برد پہلے سے ہوچکا ہو اور بدن چھونے کے وقت تو اسقدر گرم معلوم نہو اور جتنا زیادہ ہاتھ رکھا ہے حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہو اور نبض اتنی صغیر جیسے حمی وغمی اور جوعی مین ہوتی ہی نہو اسلیے کہ اس تپ مین تحلل ارواح نہین ہوتا ہے بلکہ سریع زیادہ ہوتی ہے کہ قلب کو حاجت ترویح کی زیادہ ہی مگر شدت برد مین بطی ہوجاتی ہے اور بیشتر مائل بصلابت ہوجاتی ہے اور آنکھین اندر کیطرف بیٹھی ہوئی نہین ہوتی ہین بلکہ اکثر کھلی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہین کہ بخار غلیظ ممتلی ہوتا ہے اور بول کبھی بوجہ احتقان حرارت کے سپید رنگ ہوتا ہے اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہے کہ جو حرارت مسامات کیطرف متحلل ہوتی ہے بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہے **علاج** عین تپ مین بہت سے کپڑے اوڑہائے جائین تا کہ پسینہ نکلے اور تپ مین کمی ہو پھر بعد انحطاط حمام مین جاکر گرم پانی سے نہلائے جائین اور ہوا ہی گرم حمام مین ٹہلائے جائین اور اپنے ہاتھ سے ترپڑے دین اوس پانی سے جسمین مرزنجوش اور شبت اور تمام جوش دیا ہو اور حمی قشفیہ مین جو دوا مذکور ہوئی اوسے بدن پر ملین کہ مسامات مین جا پیدا ہو اور نرم ہوجاوین ــ اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین کہ پسینہ نکل چکے پھر جو اونکے مسامات رستے مین اونکو ملنا چاہیے اور سر پر اونکے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دور سے گرانا چاہیے ــ اور مناسب غذا دینی چاہیے ــ اور خوشبو ملین اور سونگھین ــ سپید شراب رقیق خواہ پانی ملاکر پیئین کہ وہ خالی پانی سے اونکے حق مین بہتر ہے اسلیے کہ تعریق اور ادرار کرتی ہے ــ روغن کی مالش بدن مین تعب سپیدہ آدمیونکو زیادہ نافع ہے بہ نسبت استحصاف رسیدہ کے

فصل انتیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کے جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے جبکہ بدن مین سردی قابض پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہے اور اسوجہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہوجاتا ہے اونکے بخارات بند ہوجاتے ہین محتقن ہوکر حرارت پیدا کرتے ہین اور تپ عارض ہوتی اور یہ پانی وہ ہین جنمین قوت شب اور زاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہے ــ اور یہ تپ اکثر منجر بعفونت ہوجاتی ہے **علامات** سبب کا وجود اور جلد کا کھردرا پن جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتا ہے اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے پھٹکری خواہ انار کے چھلکے اور پانی مین جوش دیکے دباغت کی گئی اور حرارت کے زیادہ ہونے کی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسے اور تپ سدہ مسام سے عارض ہوتی ہے اوسمین ہوتی ہے وہی حال اس تپ مین بہی ہوتا ہے اور نبض ضعیف صغیر اور سرعت مین شدید اور بول سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب اور اونکے بدن مین لاغری اور آنکھون مین غور یعنے فرورفتگی نہین ہوتی **علاج** جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج انکا بہی مناسب ہی مگر شراب البتہ انکو دینی مناسب نہین ہے جب تک یقین کامل اس امر کا نہو کہ مسامات خوب کھل گئے ــ ہان اگر سردی کا ضرر تھوڑا پہونچا ہو اور اس سے جو سدہ پڑتا ہی فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہے

۔ اور تدبیر انکی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام مین انکا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی اسکے بدن پر کرنی چاہیے **فصل تیسوین حمی یوم شرابیہ کا بیان** شراب کے پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل علاج شراب خوار کے ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت مین آب فواکہ کی حاجت ہوتی ہے کہ اسہال کیوجہ سے جو بخارات دماغ پر چڑھ جاتے ہین اونکا ازالہ بطرف اسفل کے ہو جاتا ہے اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر درد سر ہر وقت رہے اور حمام مین بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیے **فصل اکتیسوین حمی یوم غذائیہ کا بیان** گرم مزاج کی غذا سے کبھی حمی یوم پیدا ہو جاتی ہے اور جیسا کہ پہلے اکثر حمی یوم شمسیہ دماغی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح نفسانی مین زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح حیوانی مین زیادہ ہوتا ہے۔ اسیطرح جیسے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اوسکا روح طبیعی مین ہوتا ہے **علاج** ادرار مبردات معروفہ سے کرین اور طبیعت کو شیرخشت تمر ہندی وغیرہ سے تلین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کاسنی اور بقول باردہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلین طبیعت کے درکار ہے اور اضماد باردہ صندل اور کافور گلاب سے خواہ گلاب تازہ کے عصارہ لیپے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملا کر اوسکو شورہ خواہ برف مین سرد کر کے کرنا چاہیے اور اطفاء حرارت بارد رطب غذا سے کرین **مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے** اس مقالہ مین ابتدا حمیات عفونیہ سے کر کے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جائیگا **عام طور پر بحث حمیات عفونت کی** عفونت ایک طور کا فساد رطوبت مین ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسمین حرارت حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اون رطوبات کے خواص بدل جاتے ہین اور جن باتون کی استعداد رطوبات مذکورہ مین ہوتی ہے اون سے ظہور مین نہین آتی۔ عفونت کے پیدا ہونے کا سبب ۱ یا غذای ردی ہے کہ جو اوس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہو بسبب اسکے کہ یا تو جوہر اوس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت متعدد یعنی گوشت کبوتر بچہ ۲ یا جوہر تو اوسکا ردی نہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کر لے جیسے دودھ ۳ خواہ اوس غذا مین غلبہ مائیت کا ہو کہ جو خون اوس سے بنے متانت قوام اوس خون مین حاصل نہو جیسے فواکہ رطب سے جو غذا ہوتی ہے اوس سے خون بنے کی یہی کیفیت ہے پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہے۔ ۴ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اوس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بلا استحالہ ایک خلط ردی بن کر باقی رہے کہ حرارت غریزی اوسمین پورا تصرف نکر سکے اور حرارت غریبہ اوسمین عفونت پیدا کرے جس طرح کھیرا ککڑی امرود وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اوسکی یہی صورت ہوتی ہے۔ ۵ خواہ جوہر غذا تو ردی نہو مگر بجہت اوسکے طبخ مین رداوت پیدا ہو جائے جیسے گوشت خام رہ جاوے اور روٹی فطیر یعنی وہ خمیری روٹی جسکا خمیر اوٹھے پکائی جاوے۔ ۶ خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت مین بھی کوئی خرابی واقع نہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کھایا جاوے کہ اوس سے رداوت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہاء صادق اور بلا حاجت تقدیم و تاخیر اطعمہ و اشربہ کی کھایا جای جسکا بیان کتاب اول مین بخوبی ہو چکا۔ کبھی سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو مانع تنفس و ترویح کا ہو یہ سدہ بجہت رداوت مزاج بدن کے پیدا ہو کہ احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور رداوت بدن کی بوجہ اسکے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کی طاقت نہین رکھتا اور اسقدر بے طاقت بھی نہین ہو جاتا کہ غذا مین کسی طرح کا تصرف نکرے اور بالکل خلط خام پیدا ہو۔ ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہو یا تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اوس بدن مین پیدا ہوتی ہے اوسے فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل مین تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہین کرتا ہے۔ اور یہ

اسباب تولد سدہ میں معین ہیں اور سدہ کی وجہ کر عفونت پیدا ہوتی ہے سلہ کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل حرارت ہوا کے پیدا ہوتی ہے
مثلاً ہوا وبائی اور نالی موریوں کی ہوا خواہ مزبلہ اور گھور وغیرہ کی ہوا جو متعفن ہوتی ہے سلہ کبھی چند اسباب عفونت کے یکجا ہو جاتے ہیں ۔ مگر اکثر
عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہے ۔ اور سدہ یا تو کثرت اخلاط سے پیدا ہوتا ہے خواہ اخلاط میں غلاظت اور لزوجت ہو ۔ اسباب کثرت
اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کی کتاب اول میں بیان ہو چکا اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے موجب ہیں ۔ پھر جب سدہ
پیدا ہوا عفونت بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اسلیے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے سلہ خصوصاً جب بعد وقوع سدہ ایسی حرکات ناروا بے وقت سرزد ہوں
خواہ حالت امتلاء معدہ میں قبل استمرار غذا کے یا کہ تخمہ موجود ہو اور حرکات بیجا واقع ہوں سلہ یا بے وقت استحمام کریں سلہ خواہ وہ ہوں [illegible]
[illegible] سلہ خواہ گرم چیزیں تناول کریں اور معدہ میں امتلا موجود ہو سلہ اور رعایت ہضم معدہ اور کبد کی ترک کریں سلہ یا اگر معدہ اور جگر کے
گرم کرنے کے واسطے خواہ دہن کا استعمال موافق کریں اور تسخین شراب بغیر مطلب حاصل ہو اور اسکی تلافی نکریں اور پھر اس تقصیر کا تدارک
نکریں ۔ یہ سب امور ایسے ہیں کہ انکی وجہ سے عفونت پیدا ہوتی ہے ۔ عفونت کبھی تمام بدن میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص
عضو میں پیدا ہوتی ہے خواہ وہ عضو ضعیف ہو یا حرارت غریزیہ اس عضو میں پہنچے اور حدت حرارت کی عضو مذکور میں ہو
خواہ اس عضو میں درد ہو ۔ جس اخلاط میں قابلیت عفونت کی ہے وہ یا تو صفرا ہے اور اسکے لائق بحال ہے کہ بطور دخان لطیفہ متخیر ہو
وحدت لیے ہوئے ۔ خون بھی لائق عفونت کے ہے اور اسکے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیفہ متخیر ہو اور بلغم کی عفونت میں بخار غلیظ متخیر ہو جاتا
اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کے متخیر ہوگا اور ضبابیت لیے ہوئے ۔ صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہے خواہ اور حمیات
صفراویہ ۔ خون کی عفونت سے مطبقہ ۔ اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک تراہی کہتے ہیں ۔ سودا کی عفونت سے
حمی ربع خواہ خمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے ۔ خون کی عفونت اندر عروق کی ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکا مکان بھی داخل عروق ہے ۔ لیکن صفرا
اور بلغم اور سودا ان تینوں کی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق ۔ اخلاط سہ گانہ مذکور سے اگر کوئی خلط خارج از عروق
متعفن ہوا اور کوئی اور سبب دیگر زیادتی حرارت کا نہو اور نہ عفونت کسی ورم باطن میں پیدا ہوئی ہو جہاں سے قلب تک متصل عفونت پہنچی
رہے اوسوقت جو تپ عارض ہوگی اوسکے واسطے دورات ہونگے کبھی عارض ہوگی اور کبھی دفع ہو جائیگی ۔ لیکن تپ بلغمیہ گو بوجہ عفونت
خارج عروق کے بھی ہو بالکل دفع نہیں ہو جاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بعد نہیں کسیقدر بقیہ اس تپ کا رہتا ہے ۔ اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق
متعفن ہوں تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلعہ سلہ نہیں ہوتی اور آثار میں قریب مقلعہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے ۔ مگر ایسی
حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہیں کہ اونکے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتی ہیں ۔ پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق
پیدا ہو خواہ اکثر جو رگیں متصل قلب کے ہیں اونکے اندر عفونت ضرور ہو تو ایسے وقت میں تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکساں
رہیگی ۔ اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل بقلب میں عفونت نہو تو البتہ تغیرات جو تپ میں واقع ہونگے بخوبی ظاہر ہونگے ۔ عفونت
خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اوسکی تپ میں نوبت ہوتی ہے اور بعد نوبت کسیقدر زمانہ میں تپ نہیں ہوتی ہے اوسکی دلیل یہ ہے کہ جو مادہ
متعفن ہوا ہے زمانہ خلو نوبت میں اوسپر عفونت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوتی ہے فنا
ہو جاتے ہیں اور تحلیل ہو کر اونکی مادیت اور ارضیت باقی رہجاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق ارضیت اور مادیت سے نہیں ہے بعد فنا اون رطوبات
کی حرارت بھی زائل ہو جاتی ہے اور تحلیل ہو جانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق میں متعفن نہیں ہوتیں

سلہ مقلعہ یعنی رہا کنندہ ۱۲

کہ اونکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہین بذریعہ مسامات بدن کے متحلل اور فنا ہو جاتے ہین ۔ مثال بعض اخلاط کی خارج عروق ایسی ہے کہ جیسے بول و براز وغیرہ چیزین مزبلہ اور گھورے وغیرہ مین جمع ہون کہ اون مین رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ جب بالکل سڑ کے بانس ہو جائین اور حرارت آفتاب کی اونکو خشک کرے اوسوقت اونمین بالکل عفونت اور بدبو باقی نہین رہتی اور خاکستر محض باقی رہجاتی ہے پہر جب کسی طرح کی رطوبت اونمین پڑے از سر نو وہ خاک متعفن ہوتی ہے اور اونمین حرارت پیدا ہوتی ہے اور اسی واسطے جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن مزابل کیجاتی ہے تو اوسمین چوتھے پانچوین روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہے تاکہ رطوبت شئی متعفن سے جو کہ حرارت ہے باطل نہو ۔ جو خلط بذریعہ عفونت محرق ہوا ہے اگر اوسکی حرارت بالکل زائل ہو جاوے بوجہ تحلل کے پہر تپ بھی زائل ہو جاوے گی تاوقتیکہ پہر دوبارہ محل عفونت مین کہ بوجہ بقاء رداءت کسیقدر حرارت عفونت اول سے باقی ہے بوجہ پہونچنے رطوبت کے حرارت پیدا ہو اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی مادہ اولی مین پیدا ہوئی تھی وہی علت دوبارہ مادہ قریبہ مین پہلے مادہ کے پیدا ہو کر اوس دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری نوبت تپ کی انہین دو وجوہ سے پیدا ہوگی ۔ پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ پورا انضاج نکرسکے تو اخلاط متعفن ہونگے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہو ہو کر مادہ خواہ خاکستر باقی رہیگی اور قریب کے مادہ مین اثر حرارت سے تعفن پیدا ہوا کریگا یہانتک کہ بعد چند کے مادہ جو قریب مادہ متعفنہ اور متحللہ اولے کے ہیں منقطع ہوجاوے یا مادہ بالکل فنا ہوجاوے اور اوسکے قریب کوئی مادہ قابل عفونت کے نپاوے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا ہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو کہ اوسکی عفونت کی وجہ وہان پہونچ جاوے اوسوقت ازالہ تپ کا بالکل ہوجاویگا ۔ خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ و ترکیب کے زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جاوے جو فن طب مین بیان ہوتا ہے

— اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو ۔ چونکہ تحلل تام متعذر ہے دوران عفونت بھی اسطرح متعذر ہے اسلیے کہ عروق کے بطون باہمدیگر متصل ہین ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہے اور وہان سے ایک ہمسایہ اوسکا آگے بڑھتا ہے اسلیے لزوم تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہے ۔ اور پہر چونکہ عروق مین جو مادہ متعفن ہوا ہے اوسے قلب کے ساتھ نہایت اتصال ہے تو اوسکا بخار متعفن بلاشبہ قلب مین پہونچ کر مضر افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تپ بیشتر زمانہ فترت کا پیدا نہین ہوتا ہے ۔ یہ حمیات جنکو واسطے نوائب ہوتے ہین خواہ بعد نوبت کہی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہوجاتا ہے الغرض انکے نوائب کا انتظام کبھی متغیر ہوجاتا ہے اسلیے کہ جو مواد موجب تپ ہوتے ہین اونمین کمی و بیشی اور غلظ اور رقت کیوجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہے ۔ اور کبھی جنس مادہ کی بدل جاتی ہے مثلا مادہ بلغم جو متعفن تھا بوجہ شدت حرارت کے صفرا ہوگیا اوسوقت نوع تپ کی بھی بدل جاتی ہے کہ بلغمی کی صفراوی ہوجاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ مین نہین ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہوجاتا ہے کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی ہوتا ہے مثلا اگر غذا اکثر غلیظ کہا لے تو مادہ مین غلظ پیدا ہوگا اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر مین متحلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہوجاویگا اور ضعف مین غذای مناسب بھی بدیر منہضم ہونے سے طول مدت لازم ہوگا ۔ جو تپ مقلعہ ہے یعنے اوسمین کسیقدر زمانہ زوال کا بھی ہے اکثر اوسکی نوبت برد اور قشعریرہ اور نافض سے شروع ہوتی ہے اور پسینہ کے ذریعہ سے یہ حرارت متحلل اور فنا ہوتی ہے جو تپ برد اور قشعریرہ سے اکثر ابتدا کرتی ہے اوسکا سبب یا برودت خلط ہوتی ہے خواہ بوجہ حدت کے خلط عضل مین لذع پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سبب کی سب بطرف مادہ کے باطن کیطرف متوجہ ہوتی ہے خارج بدن مین برودت پیدا ہوتی ہے ۔ خواہ بوجہ ضعف قوت نفس کے برد پیدا ہوتا ہے خواہ ہوای بارد کی اثر

برد ہوتا ہے — جو سردی بوجہ لذع خلط کے پیدا ہوا اوسکا قشعریرہ نام رکھنا بنسبت برد کے اونسب ہے اگر لذع خلط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ہر عضو بدن میں کانٹے سے چبہنے لگتے ہیں — ایسی حمیات میں تحلیل مادہ کا بذریعہ عرق کے اسواسطے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت ہوی رطوبت کو تحلیل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات نکل آتی ہے عرق ہوکر اور مادہ عفونت باقی رہجاتی ہے — اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے ہو تو اسکا دفع بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہے — لازم تپ کو اوس سے خفت اور تفتیر ہوجاتی ہے مگر اقلاع اور زوال بالکل نہیں ہوتا — اور سوای اسکے کہ بیمار ضعیف القوت ہو برد اور قشعریرہ سے ابتدا نہیں کرتی — اور حرارت کل اندرون جسم کے بطرف مادہ چلی جاے تو فقط برد اطراف عارض ہوجاتا ہے اور اس تپ میں برد اطراف بری علامت ہے — کبھی بعض حمیات میں برد اور قشعریرہ ساتھ ہی لاحق ہوجاتا ہے اسلیے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے مرکب خلط بارد اور خلط لاذع دونوں سے ہوتا ہے — اور کبھی حمیات عفنہ میں ایسی ترکیب ہو جاتی ہے کہ باوجود تقشعر اور اقلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے — اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلا ایک مادہ میں عفونت پیدا ہوئی کسی خاص مقام پر پہنچ جب اوسے عفونت آگئی ابتدا ان ایک اور خلط اوسی کے جنس سے خواہ غیر جنس میں عفونت شروع ہوئی اور جسقدر زمانہ فرصت ہونے حرارت کے درمیان عفونت خلط اول کا تھا اوسقدر زمانہ میں وہ دوسرا بھی متعفن ہوا اور تپ اسکی عفونت کی وجہ سے ہوئی اور انحطاط بھی پاسکے پھر دوسرے عفونت خلط اول کا آپہونچا آخر اسیطرح دونوں اخلاط کی عفونت کا اتصال ہوا گیا ایسی صورت میں اگرچہ تپ دونوں متعدد ہیں لیکن بصورت لازمہ دائمہ ہوگی تا اینکہ ایک تپ زائل ہوجاے — اور بہت وجوہ سے حمیات عفنہ میں ترکیب ہوتی ہے اونکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ میں کیا جائیگا — حمیات کے دورے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہیں — طول اونکا بوجہ غلاظت مادہ خواہ لزوجت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ میں سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت کی وجہ سے تحلیل مادہ کا نہیں ہوسکتا یا مریض کو حس کمتر ہوتی ہے اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسام میں تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو متحلل ہونے نہ دے — اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتوں صورتوں کی ضد میں ہوتی ہے — اور نوبت میں سرعت اور بطوء ہوتا ہے — بطوء زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطی ہے بطرف معدن عفونت کے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے جس طرح مادہ ربع کا — اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کثیر ہو جیسے بلغم سوای بلغم زجاجی کے اسلیے کہ اوسکی عفونت کی تپ بھی نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے — لطیف مادہ صفرا بھی سبب سرعت نوبت کا ہو اسلیے کہ اوسکی حرکت معدن عفونت کیطرف بہت جلد ہوتی ہے — بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہے جو لازم ہو اور اوسکا مادہ داخل عروق متعفن ہوا ہو اور اوسکے حرارت مطلقہ تپ کی ہے جسمیں عفونت تمام بدن میں منتشر ہو خواہ اطراف قلب کی عروق میں عفونت مادہ کی ہو — مشائخ کو زمانہ شیخوخت میں ایسی تپ شدید جو دائمی ہو عارض نہیں ہوتی اسلیے کہ اونکا مزاج منظر میں کے بارد ہے اور تخمہ اونہیں کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا مستحیل بدخاثت ہو اور سدہ پیدا کرکے متعفن ہوجاے — نبض کا اختلاف حمیات عفونت میں بحسب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہے اور بھی ایک جنس میں حسب انواع تپ کی شدت اور ضعف میں مختلف ہونے سے بھی منشا اختلاف نبض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے — کبھی نبض مائل بصلابت ہوجاتی ہے انھیں حمیات میں خواہ بوجہ ورم گرم کے جسمیں تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی میں ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو میں کیوں نہو خواہ شدت یبس مزاج مریض میں ہو خواہ ابتدا نوبت میں غلبہ برد کا ہوجاے کہ ان

صلابت تو نہیں صلابت نبض کی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہے بسبب رطوبت مادہ لیکن یہ نہیں ہے کہ خواہ مادہ ورم سے ہو کے یا انکا ورم عضو نرم میں ہو مثلاً نفس کے جگر کا ورم حمی ذات الکبد میں خواہ حمی ذات الریہ اور اسیطرح لیکن بغیر غش کے نرمی اسوجہ سے بھی نبض میں آتی ہے کہ جسوقت تپ منقطع اور زوال کیطرف آتی ہے اور عرق نکلکر رفع ہونے کا وقت آتا ہے اوسوقت نبض میں نرمی آجاتی ہے۔ ابتدا ہر نوائب میں نبض ضعیف ہوتی ہے اور انقباض میں تنگی نبض میں پیدا ہوجاتی ہے اسلیے کہ قوت بسبب برودت مادہ عفونت کیجانب متوجہ ہوتی ہے اور تنقیہ اور ترویح سے اوسے اتنی وسعت نہیں ملتی کہ شریان مجس کے انبساط کو بڑہا سکے۔

عام طور پر بیان علامات حمیات عفنہ کا

حمیات عفونت پر بڑی دلیل تو یہ ہوتی ہے کہ اسباب عفونت جو مذکور ہو چکے اونمیں سے چند خواہ کوئی جمع یا موجود ہو چکا ہو عضو صاحب کوئی اور سبب ظاہری تپ کا ایسا دریافت نہو جو حمیات یومیہ میں مذکور ہو چکے ہیں۔ عظم نبض اور سرعت انقباض نفس بھی دلیل حمی عفنہ پر ہے۔ اسلیے کہ بوجہ عفونت کو احتیاج تنقیہ اور دفع بخار ردی کی قلب سے زیادہ ہوتی ہے۔ حرارت تپ کی تیز اور لذاع ہوتی ہے خوشگوار مثل گرمی حمی یوم کے نہیں ہوتی۔ اکثر حمیات عفنہ سے پہلے ایک کیفیت ایسی طاری ہوتی ہے کہ تہوڑی سی گرمی بدن میں ظاہر ہوتی ہے اور اسکا سلسلہ کہتے ہیں اور ہاتہ پاؤن ٹوٹنے لگتے ہیں اور ماندگی اور سستی بدن میں پیدا ہوجاتی ہے انگڑائی اور جمائی آتی ہے بیداری اور خواب میں اضطراب واقع ہوتا ہے تنگی نفس میں اور رگین کہنچی جاتی ہیں اور سینہ بھی اسیطرح۔ اور درد سر اور بوجھ پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیفیات جب دیر تک رہیں تپ عفونت کی پیدا ہو جاتی ہے اور خود بھی کیفیات قبل لحوق تپ کی ضعف شدید پیدا کردیتی ہیں اور رنگ چہرہ خواہ جسم کا زرد ہو جاتا ہے اکثر ہمراہ اسکے جسکا ابھی ذکر ہو چکا کثرت فضول اور بلغم بھی ہے کہ اوبکائی اور بیتابی زیادہ از حد ہیں اور بدن بھی اسیطرح گرم ہو اور گرانی سر اور بدن میں پیدا ہوتا ہے اور نبض میں تواتر بلا سبب ظاہری خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً غصہ اور تعب خواہ لذت غیرہ واقع نہو۔ جب نبض میں انقباض اور کوتاہی پیدا ہوتی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انقباض کے یہ معنے ہیں کہ نبض اندر کو دب جاوے اور صغر میں استقرار مختلف ہو کہ اوسمین نظمات کبار قویہ واقع ہوں اور سر نبض کی قوی نہو۔ نبض میں اختلاف زمانہ ابتدا اور تزید میں پیدا ہونا یہ دلیل خاص حمی عفونت کی ہے۔ اگرچہ حمی غب میں بوجہ خفت مادہ صفراویہ کے اختلاف بخوبی ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ بھی ایک خاص علامت حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بدن پر نہیں آتی اسلیے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہے۔ اور زمانہ تزید کا مختلط اور غیر متناسب ہونا اور نامتشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تزید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سے ہے۔ نبض کا عظیم بڑہنا بالاستمرار دلالت کرتا ہے طول تزید پر۔ یہانتک علامات مشترکہ حمیات عفنہ کی تہی اب لازمہ مفترقہ اور غیر مفترقہ خواہ بمقابلہ کا تفرقہ بیان ہوتا ہے۔ پہر اگر تپ مقلع ہے نافض اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد برابر ہونے عرق خواہ نداوت کے رہا کرتی ہے اور اوسکے نوائب کے دورے ہوتے ہیں۔ اور اگر تپ لازم ہے خواہ اوسمین تفتیر ہوا ہو۔ اوسی حمی یومیہ سے نبض اور بول تمام تقادیر میں مشابہت نہیں ہوتی اور سکون اوسکے اعراض کا بھی مثل حمی یومیہ کے نہیں ہوتا۔ اکثر حمی عفنہ کے ساتہ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور درد سر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بروقت منتہی کے۔ اور قلق اور تشویش خاطر کیساتہ اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اسلیے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت۔ اور نبض کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے

صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے۔ مگر صلابت کا نبض میں ہونا کچھ دائمی نہیں گو کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ مگر جب تپ کے ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو میں خواہ کسی عضو عصبی میں ورم پیدا ہو گیا ہو کہ ورم سخت ہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شی جو موجب صلابت نبض کی ہوتی ہے واقع ہو اوسوقت البتہ نبض میں صلابت بخوبی پیدا ہو گی اور یہ تپ بھی رہے گی۔ زمانہ ابتدا اور تزید میں اختلاف نبض کا سرعت اور بطوء خواہ صلابت اور لین میں مخصوص الاول حمیات عفنہ سے ہے اور دلایل قویہ سے حمیات عفونیہ کی ہے گو یہ اختلاف کبھی غب میں بوجہ خفت مادہ کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ جب تک نبض میں قوت اور عظمت مذکورہ پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی کمی اوسمیں باقی ہے اور اوسکا انتقال کمی عفونت کیطرف نہیں ہوا۔ بول ابتدا میں حمیات عفونیہ کی بالکل بے نضج خواہ قلیل النضج ہوتا ہے اور شبیہ بحدت اوسمیں بھی پیدا ہوتی ہے۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو حمیات حادہ مہلکہ ہیں اونسے بدون اسکے کہ کوئی عضو اونکا رفتہ ہو جاوے نجات کمتر نصیب ہوتی ہے اور جسوقت تپ بعد سکون ورم کے ذات الجنب وغیرہ میں باقی رہ جاوے بالیقین جاننا چاہیے کہ ابھی مادہ بالکل زائل نہیں ہوا بلکہ ایسی طرف مائل ہوا ہے جہاں درد کا ظاہر ہونا ممکن نہیں۔ **علامات حمی لازمہ** دائمی تپ میں اختلاف نبض کا جیسا اوسمیں کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض میں نظم اور وزن مناسب نہیں ہوتا اور بقا اس تپ کا چوبیس گھنٹے تک رہتا ہے کہ او ترقی نہیں اور جو احوال مقدمہ میں بیان ہوئے اگر تپ میں نہیں ہوتے یعنے اسکے قبل نافض قشعریرہ وغیرہ نہیں ہوتے اور لزوم اس تپ کا اور شدت اختلاف ہر وقت تزید کی کہ ابھی کم تر ہے اور فورا زیادہ ہو گئی اور پھر کم ہو گئی یہ بڑی دلیل ہے اسکے لازمہ ہونے پر۔ چند علامات

مشترک اور چند امور خاص کا بیان۔ جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اوسکی حرکت اکثر روز درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدا ہی نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غب خالصہ میں خواہ ابتدا اور اشتداد کی نوبت جیسے غب لازمہ میں مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ ہے اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور یہ تپ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے۔ غب خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اسواسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اوسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اسلیے کہ مرہ صفرا قوی ہے مگر بالفعل اسمیں خوف ہلاکت کا کمتر اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہے۔ اسلیے کہ صفراوی اخلاط سبک ہیں طبیعت پر اور کسیقدر زمانہ راحت کا بھی اسمیں ہوتا ہے۔ غب غیر خالص کی مدت میں طول ہوتا ہی یعنے جتنا خالص کا اوس غیر خالص کا تا نوبت سے بڑھ کر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر اسکے معالجہ خواہ تدبیر میں خطا واقع ہو۔ اور دائمہ کبھی ایک ہی ہفتہ میں جاتی رہتی ہے۔ جو تپ عفونت خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اوسکی بہت اور تمام گرمی کے ساتھ وہ تیزی صفراوی تپ کی سی اسمیں نہیں ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دن میں جاتی رہتی ہے۔ بلغمی تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہے یعنے ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کرساتھ آتی ہے اوسکی حرارت بہ نسبت صفراوی تپ کے نرم ہوتی ہے مگر مدت دورہ کی اوسکی طولانی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کے دیر میں متحلل ہوتا ہے اور بار بہ نسبت صفرا کے کثیر ہی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریض کا بھی اس تپ میں زیادہ ہے اسلیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفتیر اور خفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معدہ میں ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض ردی مہلک مثل غشی اور خفقان اور سقوط اشتہا پیدا ہوتے ہیں۔ بلغمیہ لازمہ جسکو لثقہ کہتے ہیں نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض میں البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پھر نبض میں بھی صلابت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اوسوقت تفرقہ لثقہ اور دق کا ماہران فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سوا چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہیں وہی مدار تفرقہ ہونگے۔ جسقدر مادہ بلغمی خالص

نہو گا اوسیقدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنے جلد جلد نوبت کریگی ہان اگر وصف اختلاط صفرا کے مائل بسوداویت بہی ہوا تو قست زمانہ نوبت کا طولانی بہی ہوسکتا ہے ۔ ربع سوداوی حادہ نہین ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ سرد ہے اسی جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبہی ربع خالص سال بہر تک رہتی ہے اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے ربع مین اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اسواسطے کہ زمانہ راحت و سکون کا زیادہ ہوتا ہے اور حدت بہی اوسمین اسقدر نہین ہوتی ہے کہ جسکے سبب اعراض شدیدہ پیدا ہون ۔ ربع اور غب دائرہ ہو یا مفترہ بذریعہ قے اور دستون کے اور پسینہ اور ادرار بول کے دفع ہوتی ہے ۔ تپ محرقہ صفراوی بذریعہ امور مذکورہ بالا بہی دفع ہوتی ہے اور کبہی رعاف سے بہی زائل ہوتی ہے اسکا جاننا ضرور ہے کہ زمانہ ابتدا غب مین طولانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقہ مین اور انحطاط کا زمانہ تپ محرقہ مین اور انحطاط اور انتہا دونون کا مواظبہ بلغمیہ مین طولانی ہوتا ہے علاوہ برین کمتر یہ بات ہوتی ہے کہ ربع لازمی اور دائمی ہو اور مواظبہ بالکل اپنی حرارت بدن سے فنا کردے البتہ کسیقدر خفت اور تغیر ہوجاتی ہے ۔ کل تپین اگر اونکا معالجہ کما ینبغی نہو خصوصاً وہ تپ جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوئی ہو انجام کار تپ دق ہوجاتی ہے علی الخصوص جو حمیات حادہ ایسے ہین جنمین مریض کو غذا دینا واجب ہو اور طبیب بوجہ خطای تجویز کے حکم غذا کا نہ دے بلکہ تجویز کرے کہ حالت گرسنگی مین کل توجہ طبیعت کی بطرف نضج مادہ ہوگی تو وہ تپین ضرور تپ دق ہوجاتی ہین یا جن تپون مین سرد پانی دینا واجب ہو اور نہ دیا جاوی اس غرض سے کہ سرد پانی کی برودت سے مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور باوجود سرد پانی کے ترک کے اطفاء حرارت کا اور کسی وجہ سے بہی نکیا جاوی اوسوقت فوراً تپ دق ہوجاتی ہے ۔ جسوقت غذا دینی اور سرد پانی پلانے کی غرض زیادہ ہو اور نضج مادہ اور مقام نضج مادہ کا استفراغ ضرور نہو اوس مقام پر یقیناً یہی ٹہرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دین اور سرد پانی بہی پلاوین اور اوس مقام خاص کو ہم آگے ذکر کرین گے

اعراض حمیات کی دلائل کا بیان

تمام دلائل حمیات کا ماخذ یہی ہے کہ قبل عارض ہونے تپ کے سوء تدبیری کیا ہوئی اور مریض کی کیا کیفیت تہی اوسکے بعد جو احوال اور اعراض عین تپ مین موجود ہوئے ہین مثل درد سر و [illegible] یا بیخوابی وغیرہ کی اونکو دیکہنا چاہیے اور عرض بلد اور فصل و مزاج اور نبض اور بول اور قے اور براز اور رعاف انکا لحاظ کرنا چاہیے اور دیکہنا چاہیے اور حال تپ کا لرزہ اور عرق کے برابر ہونے مین کیا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے اور اشتہاے طعام کیسی ہے پیاس کی کیا کیفیت ہے سوء تنفس تو نہین ہے اور باہمہ اعراض مقارنہ مثل درد سر اور بیخوابی اور ہذیان اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا بہی لحاظ کرنا چاہیے اسلیے کہ حمیات کیواسطے مختلف اعراض ہین جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہین بعض اعراض تو حمیات کے عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہین جیسی کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت مین لذع شدید شروع تپ سے آخر تک برابر رہتی ہے ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی ہے کہ ابتدا مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پہر ضعیف ہوجاتی ہے اسلیے کہ مادہ متحلل ہوکر حرارت مین ترقی پیدا ہوتی ہے ایک قسم کی ایسی حرارت ہے کہ اوسمین بالکل لذع نہین ہوتی ہو ایک قسم مین تو ساتہ حرارت کے رطوبت بہی محسوس ہوتی ہے اگر تپ بلغمی ہے اور ایک قسم مین پست پائی جاتی ہے ۔ بعض اعراض ایسے ہین کہ جو اجناس حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے وہ اعراض کہ غب سے مخصوص ہین مثلاً ابتدای نوبت مین نخس الم کا شدت سے ہونا یا پہریری کا پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا ۔ بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے قلق اور ہذیان اور سہر کا تپ کے ساتہ ظاہر ہونا ۔ کچہ اعراض نضج اور عدم نضج پر دلیل ہوتی ہین مثلاً احوال بول کے جو اوپر ہم نے ذکر کیے ہین ۔ کچہ اعراض ایسے ہین جو بحران پر دلیل ہوتے ہین جنکو آگے ذکر کرین گے ۔ کچہ اعراض ایسے ہین جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہین ان سبکو آخر مین اس فن کے بیان کرینگے ۔ سحنہ یعنے حال بدن کا فربہی و لاغری و رونق و بیرونقی و رنگ اسکے بہی بہت احکام ہین مثلاً جس تپ کی

رنگ سپیدی اور سبزی سے رصاصیت کی طرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاط میں برودت آگئی ہے اور حار غریزی یعنے روح اور خون کم ہو گیا ہے یا چہرہ پر تہیج یعنے بہبراپن اور انتفاخ پیدا ہو جیسے حمائی تخمی میں ہوتا ہے یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہو جائے اور ناک پتلی ہو جائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کریگی یا اینکہ اخلاط رقیق ہوں اور جھٹ پٹ متحلل ہو جائیں اور مسامات کھلے ہوئے ہوں اور یہی دلیل ہوگی ۔ حرکات بدنی یا نفسانی بھی بہت سے امور پر دلالت کرتے ہیں اونکا موافق عادت کے ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہو جانا ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی دلیل ہوتی ہیں جیسا ہم آگے ذکر کرینگے ۔ بعض اعراض حمیات کے ایسے ہیں جنکا وقت زمانہ منتہے میں ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن بسبب اسکے کہ حرارت سے التہاب شدید سر میں بوقت منتہی پیدا ہوتا ہے ۔ بعض اعراض ایسے ہیں کہ اونکا وقت زمانہ ابتدا میں ہوتا ہے جیسے پھریری یا سردی معلوم ہونی اور نیند گہری جو اوائل حمیات میں اکثر بجہت ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہے اور حرارت بطرف باطن کی جہاں مادہ ٹھہرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سی بخارات صعود کرتے ہیں بوجہ اوس اضطراب کے جو بدن میں شروع ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی اونکو فنا کرتی ہے اور کبھی اگر کسی کا دماغ فی نفسہ بارد ہوتا ہے تو اوسکی برودت زیادہ اس نیند کی حدوث پر معین ہوتی ہے اسیطرح جس خلط میں عفونت آنے والی ہے اور بعد اوسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بارد ہو تو پھریری اور سردی اور نیند کی حدوث میں معین ہوتی ہے ۔ جن چیزوں سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کس قسم کی ہے وہ چیزیں یہی ہیں کہ تپ کی حالت کو نرمی اور تیزی میں خیال کرنا اور یہ دیکھنا کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی سے ہے جو بالفعل پیدا ہوئے ہیں یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہیں اور یہی تدبیر جسکو ہمنے باب حمیات یومیہ میں ذکر کیا ہے اور یہی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اوسکے فترات یعنے زمانہ خفت کی دیکھنا چاہیے اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع میں تپ کی لرزہ سردی پھریری ہوتی ہے یا نہیں اور کون چیز کس وقت ہوتی ہے پھر تپ کے اوترنے کے وقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینا آکر اوترتی ہے یا تھوڑا یا بے پسینے کے اوتر جاتی ہے اور بدن پر سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہیے یعنے قبل از تپ کے مریض سے کیا سو تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سحنہ کیسا ہے اور فصل کونسی ہے اور پیشہ مریض کا کیا ہے اور نبض اور بول کی کیا حالت ہے ۔ **بیان نافض اور برد اور قشعریرہ اور تکسر کا**

قشعریرہ یعنے پھریری ایک حالت ہے کہ اوس وقت بدن میں ایک اختلاف سردی میں پایا جاتا ہے اور جلد میں اور پسلی میں ایک چبھن سی پیدا ہوتی ہے اور اس سے پہلے ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے ہیں اور تکسر گویا قشعریرہ سے ضعیف ہوتا ہے ۔ برد یعنے سردی اسطرح ہوتی ہے کہ تمام اعضا میں اور پسلیوں کی پشت میں سردی صاف معلوم ہوتی ہے ۔ نافض یعنے لرزہ وہ اسطرح ہوتا ہے کہ اعضا کی جنبش اور لرزے کو مریض روک نہیں سکتا اور اوسوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہیں ۔ کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی نہیں ہوتا جیسے بلغمی تپوں میں اور ربع میں ۔ لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہی ہے کہ فصل میں قوت وافر بہت ہو اور جتنا مادہ نافض میں لذع زیادہ ہوگی ویسا لرزہ شدید ہوگا ۔ خون کی گرمی کثرت نافض کو روک نہیں سکتی اسلیئے کہ بوقت لرزہ کے خون داخل بدن میں واسطے محافظت ہر عضو شریف کے چلا جاتا ہے اور اسی جہت سے رنگ بدن کا زرد ہو جاتا ہے ۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہے اگرچہ وہ قبل از وقت لرزہ کے بدن میں موجود ہوتا ہے مگر ایک مکان خاص میں ٹھہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہے اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہے چونکہ مدت سے خوگر اسکی سردی کا ہو رہا ہے کچھ اسکی سردی سے متاثر نہیں ہوتا ہے اور اسکی برودت اوس عضو کو محسوس نہیں ہوتی ہاں جسوقت اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو چھوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مشتعل ہو کر

کے جو اخلاط کو متفرق کر دیتی ہے یا اوسکی وجہ یہ ہو اوس وقت جو عضو اس خلط سے نہیں ملا ہوا تھا اور نہ اسکی برودت کا خوگر تھا بجہت اختلاف مزاج کے اسکی برودت کا احساس کر کے متاذی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کلیات کے فن میں جہاں اصول کلیہ علم طب کے بیان ہوئے ہیں اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہو چکی ہے۔ بیشتر بسبب باہم ٹکرانے کے جو بدن میں پھیلا ہوا ہو لرزہ پیدا ہوتا ہے اور تپ نہیں ہوتی ہے اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہیں مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہیں ہوتی ہے کہ بعد اسکے تپ آئے۔ جب ماد ماندگی اور کسل بدن میں ہو جانب قلب پیدا کرتا ہے جب وہ کثیر ہو جاتا ہے گو متعفن نہیں ہوتا ہو تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہے اگر اوس میں عفونت نہ آئے تو اسقدر اوسکی اذیت رہیگی کہ نافض واقع ہوا کرے۔ کبھی برد اور نافض بجہت اندر چلے جانے حرارت کو واسطے ہضم غذا کے پیدا ہوتی ہیں یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی جائے اور اسکے ہضم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم میں ضرور درکار ہوتا ہو تب بھی برد اور نافض پیدا ہوتا ہے۔ نافض اور برد سب سے بیشتر واقع ہوتا ہے اسلیے کہ پہلے اخلاط خام عضل پر گرتا ہے اور اسکی برودت بنظر مزاج عضل کے موذی ہے اسلیے کہ عضل عضو لحمی ہے اور گرم مزاج ہے اور اخلاط خام اپنے باہم بارد المزاج اور بارد بالفعل بھی ہے پھر جسوقت اس خلط میں عفونت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اسمیں آتی جاتی ہے اوسیقدر برد اور نافض کم ہوتا جاتا ہے۔ کبھی لرزہ جسم کے پیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ خلط اصفراوی تیز ہیں لذع شدید ہوتا ہے اور قوت دافعہ عضل میں سے قوی ہوتی ہے جیسے آدمی بہت گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور غرب گرم ہو اوسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی جو خلط کم لذع رکھتی ہے اوسکی جہت سے بھی حار غریزی یعنی خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرتا ہے اوسوقت استیلاء برد ہوتا ہے ایسے وقت میں لذع اور برد ساتھی ہوتا ہے برد تو تمام بدن میں محسوس ہوتا ہے اور لذع اندر کی جھلی میں پایا جاتا ہے۔ کبھی اورام باطنیہ کو نضج کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی لرزہ اور پھریری لازم ہونگی تو صحت پر دلالت کرتی ہے اس نظر سے کہ مظنون ہوتا ہے مادہ تپ کا داخل عروق سے جدا ہو کر خارج عروق میں آیا ہے مگر یہ لرزہ اگر بالنضج مادہ اور بوقت بحران واقع ہو اور اس لرزہ کے بعد تپ میں خفت ہو اوسوقت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق میں اس جہت سے نہیں ہوا ہے کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ میں اسقدر کثرت ہوئی ہے کہ بطون عروق ممتلی ہو کر باہر نکل آتا ہے ایک قسم کا لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنی جو لرزہ بعد ضعف قوت اور سقوط حار غریزی کے و نیز بعد سقوط تنفس کے واقع ہو اوسکے بعد موت ضرور ہوتی ہے۔ پھریری کیواسطے اسباب بہ نسبت نافض کے کم درکار ہیں۔ تحیر اور دہشت کا ہیجان اور دوران سر اکثر ہونا ان حمیات میں دورے کی خبر دیتی ہیں۔ مشایخ کی نبض اکثر مدفوقہ یعنی پوشیدہ ہوتی ہیں۔ کبھی تپ میں طول اس جہت سے ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا میں کسی جگہ بخلط یا ورم موجود ہوتا ہے مناسب ہے کہ بیمار کو چت لٹائیں اور دونوں پاؤں اوسکے پھیلا دیں اور ہاتھ سے دبائیں کہ ورم کس مقام پر ہے پھر اوسکے مناسب اوس عضو کے تدبیر کریں۔ تپ کے مرض میں جب زبان سیاہ ہو جا اور تپ خفیف ہو اوسکا نام حمای مدفونہ ہے۔ کبھی تپ اور فالج دونوں جمع ہو جاتے ہیں اوسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے جو دوا کہ دونوں بیماریوں کی مناسب ہو یہ ہے سکنجبین میں گلقند ملا کر استعمال کریں اور چرچینہ کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ متحمل اس دوا کی قوت کی ہو۔ سرسام نسے سے تپ میں چونکہ تکثیف جلد ہوتی ہے بخارات سر میں پیچیدہ ہو کر باعث ہذیان اور تپ میں شدت ہوتی ہے

عام طور کا معالجہ حمای عفونت کا ان تپوں میں علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی رہے اوسوقت تبرید

اور ترطیب دوا و غذا سے کیجاتی ہے اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجاوے خواہ اوسکا نضج کیا جاوے یا استفراغ مادہ کیا جاوے اور نضج مادہ رقیق اور غلیظ دونون کا ہوتا ہے غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اوسکو رقیق بقدر معتدل کرین اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ اوسکو بقدر معتدل غلیظ کرین **مترجم** کہتا ہے آخر مین اس فصل کے جو مباحثات اس مسئلہ مین آتے ہین **متن** کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہے اور خلط کی خواہش متوجب نضج یا استفراغ یا تحلیل کہ جس قسم کی ہوتی ہے ان دونون مین تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ مستدعی تبرید کو ہوتی ہے اور نضج خلط استعمال گرم دوائون کا چاہتا ہے اسواسطے کہ اکثر دوای نضج یا مسہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ سرد مزاج کی دوا مین نضج اور استفراغ کی قوت کم ہے ایسے وقت مین رعایت اہم کی کرنی چاہیے یعنے جسکی مضرت زیادہ ہو پہلے اوسکی تدبیر کرین — کبھی تناقض مقتضاے اور مادہ مین اس قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ آب تربز خواہ آب کاسنی یا آب کدو یا آب خیار وغیرہ سے تبرید کیجاوے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جاوے اور مادہ کے نضج مین کثرت استعمال سے خامی واقع ہوتی ہے اوسکا مقتضا یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دیے جائین لیکن اگر مادہ مین کمی ہو تو انکا دینا چندان ممنوع نہین ہے پھر بھی مقتضاے ہوشیاری طبیب یہی ہے کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو نہ دینا چاہیے اور آب جو پر اکتفا کرنا چاہیے اتنی مدت مین حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا — جمیع فواکہ محموم کو مضر ہین مادہ مین غلیان پیدا کرتے ہین اور معدہ مین فساد پیدا کرکے خود بھی فاسد ہو کر متعفن ہو جاتے ہین — بسبب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہو جاتی ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نضج اور تلطیف اور استفراغ بھی کرتی ہے جیسے سکنجبین سادہ — ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر تپ مین اسقدر شدت و حدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی نہین ملتی بلکہ اوسوقت اعلی درجہ کی تبرید کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض مین اتنی قوت نہو کہ مقابلہ مرض کا کر سکے اور اذیت مرض پر صبر نکر سکے — اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیے اس طرح پر کہ خلط کا نضج کیا جاوے اور غذا ترک کیجاوے اور تبرید اتنی نہو جو تحلیل مادہ کو منع کرے — اگر قوت مین کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مسقط قوت کی ہو اوسکی تعدیل کرنی چاہیے اور قوت کو از سر نو بذریعہ غذا کے پیدا کرنا چاہیے جب قوت کسیقدر آجاوے اور اوسکا مخالف دفع ہو جاوے پھر از سر نو متوجہ اصلاح مادہ پر ہونا چاہیے — ان تپون مین تبرید ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے کہ نہین قبض اور تکثیف ہو جیسے قرص کافور و زعفران و قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج اور استفراغ کے ایسے دوائون کا استعمال ہو سکتا ہے — یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کے ہے اسلیے کہ دق مین مادہ نہین ہوتا اوسکا علاج یہی ہے کہ نفس مرض کا علاج کیا جاوے یعنے تبرید اور ترطیب سے فقط اوسکا علاج ہوتا ہے اور حمی عفونت مین فقط علاج نفس مرض نہین ہوتا بلکہ اوسمین قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کی نہو مثلاً مرض حار مین اجزای حارہ منضجہ یا مستفرغہ دی جائین — غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اس وجہ سے ہے کہ قوت کو بڑا کرتی ہے اور دشمن اس وجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنے مادہ کی دوست ہے اسلیے کہ مستحیل بمادہ ہو کر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونون کی غذا ایک ہی پس بنظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک باب جداگانہ اوس قاعدہ کے بیان کیواسطے لکھتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بے اوسکی شناخت کے ممکن نہین جب تک کہ تپ پہچانی نہ جاوے تدبیر تلطیف کرنی چاہیے اور اس باب مین کوشش کرنی چاہیے کہ مریض بوقت نوبت کے گرسنہ ہو اور بروز نوبت کسیطرح مادہ کو چھیڑنا نچاہیے جہان تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت قوی ہو اور تپ دموی ہو یا جو خلط غالب بدن مین ہو اوسکے ہمراہ خون ہے اس صورت مین فصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر بول مین سرخی ہو

اور غلیظ ہو اور نہ زرد رنگ ناری ایسا نہو کہ بعد فصد کے غلبہ صفرا کا ثبوت معلوم ہو یا صفرا سے میں حدت کا گمان ہو۔ لہذا فصد کے لطیف اسہال کرانا چاہیے خصوصاً اگر فصد کی جہت سے خشکی پیدا ہوئی ہو اور اجزای مسہل مثل آب جو اور تھوڑی سی شیرخشت یا آب جو اور سکنجبین تجویز کرنا چاہیے اگر اسقدر اجزا سے طبیعت نرم نہو تو شربت بنفشہ بڑھانا چاہیے اور مطلوب اس تدبیر سے یہ ہے کہ طبیعت ہو نہ اسہال مادہ اور نہ صورت مسہل۔ مجکو نہایت پسند ہے کہ ایسے مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جاے مگر حقنہ کی نرمی اور تیزی قوت میں مناسبت کا لحاظ رہے بعض حقنہ جو مشترک النفع اور مناسب ہے اوسکے اجزا یہ ہیں روغن بنفشہ آب برگ چقندر زردی بیضہ شکر سرخ بورۂ ارمنی۔ ابتدا میں جب ان اجزا سے تلیین کیجاے پھر دو بار ان دواؤنکی نسبت ضعیف تر دواؤنکی حاجت ہوگی اور ابتدا میں قوی دواؤن کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت میں احتباس ہوتا ہے۔ بعد تلیین کے ادرار کرانا چاہیے مثلاً سکنجبین کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کو ساتھ پانی میں جوش کر کے دینا چاہیے اوسکے بعد تعریق یعنی پسینہ نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تفتیح مسام کی ایسی دواؤن سے جنکی حرارت قوی نہو کرنی چاہیے مثلاً روغن بابونہ کی مالش کیجاے اور شبت آب نیم گرم ہو ان چیزون سے نطول کرنا چاہیے۔ اگر تپ دیر تک رہتی ہو یہ مالش اور نطول ہرگز جائز نہیں ہے پھر اگر ادرار بول اور یہ معلوم ہو کہ خلط معدہ کی طرف مائل ہے مثلاً متلی ہوتی ہو اور سانس اولٹی پلٹی آتی ہو تو قے کرانا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہو بلکہ محض تجربہ سادہ آب گرم میں ملا کے قے کرانا چاہیے اور اگر سیلان خلط کا طرف امعا کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا اوپر پانچ کی طرف معلوم ہو اوسوقت ہرگز قے کرانا نچاہیے بلکہ اجزای مسہلہ لینہ جیسا مناسب ہو استعمال کرانا چاہیے۔ ابتدا میں تپ کی مریض کو سونے نہ دینا چاہیے خصوصاً اگر تپ کے ساتھ پھریری یا سردی یا لرزہ ہوتا ہو اسلیے کہ سونے سے سردی اور لرزہ میں طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مواد کو متوجہ ہو طرف احشا کی اور نضج اخلاط کو منع کرتی اور بروقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور شبہ زمانہ منتہی میں بھی نیند مضر نہیں ہوتی ہر آب سرد پینے سے مریض کو ممانعت نہ کرنی چاہیے مگر اسکے خلط میں خامی اور غلاظت ہو اوسوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے بعد اگر کسیقدر نفع معلوم ہو اور پھر کسیطرح کی بدتدبیری آب سرد وغیرہ پلانے سے ہو جاے پھر شفا نہیں ہوتی۔ خلط صفراویکا نضج یہ ہے کہ اوسکے اندر کے اوسمیں غلاظت پیدا ہو جاے فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال کی شرط یہ ہے کہ معدہ اور جگر میں ضعف اور برودت نہو اور اعضای باطنی میں ورم نہو یا انہیں اعضا میں درد نہو اور بدن میں مریض کے خون کی قلت نہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگرفتہ یا عادی آب سرد کی نہ پینے کا ہو جیسے گرم ملکون کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں اور جو لوگ لاغر اور نقیہ ہیں اونکا حال بھی انہیں گرم ملکون کے رہنے والونکا سا ہے۔ لیکن اگر مادہ گرم ہے یا غلیظ ہے تو نضج پا چکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی بکثرت ہے اور قوت قوی ہے اور اعضای اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہیں اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد نہیں ہے اور نہ مریض خوگرفتہ آب سرد کا ہے بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہے ایسے اوقات میں آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہیں اسلیے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ کو اکثر بذریعہ روانی شکم یا قے یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہے یا آب سرد کے پینے سے ایسی وقت میں ان سب طریقون سے مادہ نکل جاتا ہے اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔ بشرطیکہ طبیب بہ نظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اوسکا رنگ سبز ہو جاتا ہے اور اوسکے جوڑ بند ہلنے لگتے ہیں اگرچہ وزن میں خواہ نقصان میں تک کی نوبت پہونچے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ فقط ایسی تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت

اور عافیت حاصل ہوتی ہے ۔ اگر بعض اعضای اندرونی مین ورم ہو مع ذالک حرارت اور پیاس کی بھی مضرت کا اسقدر خوف ہو کہ اوسکا منجر بدق ہونا بہ گمان قوی مظنون ہو جاے اوسوقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اسلیے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہجانا بہ نسبت دق ہوسکے آسان ہے ایسے مقام پر آب سرد بہ نسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہے اسلیے کہ تشنگی مین سکنجبین تسکین دیتی ہے بلکہ پیاس بجھا دیتی ہے اور سکنجبین بھی سہل ہے اور مثل سرد پانی کے ورم کو اذیت نہین پہونچاتی ہے مگر مادہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنے کی طاقت سکنجبین مین نہین ہے اسیطرح جلاب جسمین پانی زیادہ ملا ہو بھی مفید ہے ۔ جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہو اور پھر پلایا جاے وہان خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ مسامات بند ہو جائین اور اسوجہ سے ایک سدہ دوسرا پڑسکے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کریگا بیشتر یہ تپ باسدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے سدہ کے شدید تر ہوگا ۔ آب سرد کا یہ فایدہ ہے کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہے اوسکے فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دشواری لقمہ اور تاریکی اور دشواری سانس لینے کی آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور رعشہ اور تشنج ضعف مثانہ گردہ ضعف قولون بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے ۔ جس شخص کو حالت صحت مین آب سرد ضرر کرتا ہو حالت بیماری مین بہت ضرر دیگا اوسکو آب سرد کے استعمال سے منع کرین بلکہ اگر آثار رقت کے بدن مین ظاہر ہون اور پسلی سوٹی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہو چکا ہو اوسوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اسقدر دینی چاہیے کہ گویا مریض اوسمین نہا لے ۔ زمانہ انحطاط مین اور بوقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بے خوف استعمال حمام کا کرنا چاہیے اور شراب رقیق جسمین بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیے اور مالش بدن مین ایسے تیل کی چاہیے کہ محلل ہو ۔ جسوقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا اختتام کو عرض تپ مین ہو چکے اوسکے بعد نضج مادہ کیطرف اشتغال ضرور ہے اور بعد نضج کے اوس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ مین کبھی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اوسکا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفراغ اس طرحپر کرنا چاہیے کہ سبب مرض کا منقطع ہو جاے اور بلا نضج کسی مادہ کا استفراغ کرنا جائز نہین ہے خواہ گرم مزاج ہو یا سرد مزاج ہو اسلیے کہ اکثر قبل نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہے تو جو اخلاط آمادہ استفراغ کے نہین ہوتی وہ بھی نکلجاتی ہے اور اکثر اخلاط ناقص کے ہمراہ اخلاط صالح بھی کھنچ جاتی ہے اگر استفراغ بلا نضج واقع ہو ۔ جس شخص کا یہ مذہب ہے کہ نضج اخلاط سے یہ مطلب یہی ہے کہ اخلاط غلیظ رقیق ہو جاے اور جو اخلاط خود رقیق ہو اوسکے رقیق کرنے کی ضرورت نہین ہے تو اوسکا نضج بھی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے کلام کو بگوش دل نہ سننا چاہیے اسلیے کہ نضج کے لفظ یہی معنی نہین ہین جو وہ بیان کرتا ہے بلکہ غرض نضج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل کرنا ہے تاکہ وہ آمادہ دفع پر بسہولت ہو جاے جو شے پتلی اور رقیق زیادہ ہو اور یا غلیظ فلندہ یا لزوجت دار چسپندہ ہو یہ تینون ہرگز سہل الدفع نہین ہین بلکہ رقیق مین کسیقدر غلظ آنے کے بعد اور غلیظ مین اسکے رقت قوام ہو کر اور لزوجت دار مین کسیقدر بھر بھرا پن آکر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے ۔ اگر یہ شخص جو منکر انضاج رقیق ہے متقدمین اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق ہین نہ بھی سنتا اور فقط کیفیت اون اخلاط کی جو کھنکھار اور تھوک خواہ براہ بینی دفع ہوتے ہین بنظر سرسری دیکھتا تو اوسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شے بے کسیقدر غلیظ ہوے اور غلیظ بدون کسیقدر رقیق ہونے کے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معاینہ اس کیفیت کا اوسکو ہدایت کرتا اور ایسی گمراہی مین نہ پڑتا ۔ پھر یہ منکر شخص خود یہ نہین سوچتا ہے کہ ابتدا حمیات مین بول مین رسوب کیون نہین ہوتے اور آخر مین جب طبیعت از خود نضج اخلاط کر دیتی ہو رسوب پیدا ہوتا ہے اور کیا اسکے نزدیک رسوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہین ہے اور اوسکے دفع سے خفت مرض مین نہین ہوتی پھر اگر رسوب محمود کو مادہ نضج یافتہ قرار دیتا ہے تو ہم پوچھتے ہین کہ قبل از نضج طبیعت اسی کیون دفع نہین کرتی اور اوایل مرض مین اسکا اخراج اگر سہل تھا پھر طبیعت جو مدبرہ بدن ہے کیون عاجز ہوتی ہے اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہو کہ اخلاط مین رقت پائی جاتی تو اونکو حمیات دمویہ

خواہ صفرا ہو یا ہین ضرور ہے کہ رسوب محمود اول مین ہو۔ پھر جب طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدون ایسے وقت کے کہ مادہ مین نضج آجائے اور دفع
سہل القبول ہو کوئی اخراج مادہ نہین کرتی — اسیواسطے صناعت طب کو جو خادم طبیعت ہے اور ایضاً طبیب کو بھی اقتدا اور پیروی طبیعت کی درکار ہے
یعنے ضرور ہے کہ طبیب پہلا اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبل از نضج کے اور قبل ازانکہ آثار درستی آثار نضج کے ظاہر ہون ممتنع ہے خواہ نہایت
دشوار اور کبھی اگر بہ ضرورت خواہ سہو تحریک مادہ بے نضج کے کریگا تو استفراغ تام نہوگا یا ہوگا تو مادہ فاسد کے ہمراہ خلط صالح بھی نکل جائیگی پس ایسے
شخص کو تو بھی مناسب تہا کہ پہلے حسن ظن بہ نسبت بانیان فن مثل بقراط اور جالینوس کے کرے اور انکے اقوال کو بہ نسبت وجوب انضاج خلط
کے بنظر غور اور تامل کے دیکھتا اور خوب تامل اور غوض اونکے حسن اور قبح مین کرے بعد ازان اونکے اقوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجربہ پر دلائل
خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور اور تامل کے اس مخالفت مین راہ صواب پر ہوتا تو ہم اوسے معذور جانتے اور قدما کی مخالفت کی تشنیع علاوہ
تشنیع اختیار امر باطل کے نکرتے اسے پہلے تو مناسب یہی ہے کہ بخوبی کلام قدما مین بغور نظر کرے مگر مجھکو گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربات
کیے ہین کہ بدون نضج کے اخراج مواد کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہے پس اسی وجہ سے معتقد اس مسئلہ کا ہو گیا کہ رقیق کو انضاج کی ضرورت نہین
حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہون اونکا کیا اعتبار ہے کبھی اتفاقیہ چل جاتی ہین اور مفید ہوتے ہین اور کبھی ایک بھی نہین چلتا
بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہے جو ہمنے اوپر لکہا کہ رقیق اور غلیظ اور لزج ہر ایک کا تعدیل قوام نضج سے ہوتا ہے — اگر مادہ مین
ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کر ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب بہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت
نضج کی نہین ہے یا یہ گمان ہو کہ اگر تنقیہ مین دیر ہوئی تو یہ مادہ اورام سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر یہ نہین باقی رہا تو قبل ازانکہ اس مادہ مین نضج آئے
ہلاکت مریض کی ہوجائیگی اسلیے کہ زمانہ اسکے نضج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے جو بہ نسبت اس خلط کے
رقیق کم ہو اور معتدل ہو پس بدون نضج کے اسکا استفراغ بلا نضج مین کم ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو رئیس کیطرف گرے اور طبیعت کا آمادہ
اسکے اخراج پر ہونا یہ بھی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تہوڑی اعانت طبیعت کی تدبیر استفراغ مین کیجائیگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ
کر دینا چاہیے — فصد کا استفراغ ایسا نہین ہے کہ اوسمین انتظار نضج کا کیا جائے جیسا مسہل مین کیا جاتا ہے انتظار نضج کا سوای خون کے اور اخلاط
مین کیا جاتا ہے — اگر ابتدای مرض مین فصد نہو تو پھر انتہای مرض مین ہرگز نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ انتہای مرض مین فصد سے سقوط کما
بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت مین بہت پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہو جاتا ہے اگر انتہای مرض مین فصد ہو — اسیطرح انتظار نضج کا جائز نہین ہے
اگر خون غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط متقضی استفراغ کا ہو — اگر مادہ مین نضج نہو تو ابتدای مرض مین اوسکی تحریک یا استفراغ جائز ہے مگر انتہای
مرض مین جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضج تام نہو پیدا ہو کوئی تحریک نہ کرنی چاہیے پھر اگر طبیعت بذات خود تحریک نکرے طبیب کو چاہیے کہ مناسب
طبیعت کی حرکت مین لاوے اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہے اوسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام بقراط ہیجر رکہتا ہے جس مقام پر
اوسنے کہا ہے مناسب ہے کہ استعمال دوای مسہل کا بعد نضج مادہ کے کریں اگر کسی مرض مین نہین لائق ہے استعمال دوای مسہل کا مگر اسکا مادہ غیر
مہیاج ہو یعنے بکثرت ہیجان مین ہو اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرض مہیاج نہین ہوتا — مثال اول استفراغ ضروری کی جو غیر وقت
مناسب مین تجویز کیا گیا ہے مثل اوس تغذیہ ضروری کی ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جس طرحسے یہ استفراغ ضرر زیادہ سے محفوظ
رکہتا ہے اسمین نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے — پہر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اوسمین رعایت اسباب کی
ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اوتر جائے اوسوقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹہنڈا ہو اوسوقت استفراغ کیا جاے مگر مسہل

بروز نوبت نہ تجویز کرنا چاہیے اور نہ فصد لینی چاہیے اور جس طرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اوسکے خلاف جہت میں استفراغ
مادہ کا نہ کرانا چاہیے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط میں ثوران پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور دورہ تپ
کے جہانتک ممکن ہو تدبیر غلیظ نکرنی چاہیے یہانتک کہ آش جو میں شکر تک بھی نہ ڈالیں اور نہ جلاب یا گلقند اوسدن کھلانا چاہیے
ایسا نہو کہ دورہ میں شدت ہوجاوے بسبب تنگ ہوجانے مسامات کی کہ یہ نہایت پرخطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے غذا ہی لطیف
سے مگر یہ کہ ضعف میں افراط ہو اوسوقت آش جو میں شکر ڈالکر دینے کا مضائقہ نہیں اسلیے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع
کرنا طبیب کا کام نہیں ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی تو
اس لیے ہو کہ خلط غلیظ یا لزوجت بقوت دفع کرے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دستوں میں کفایت ہوجاوے زیادہ اسہال نہو بے مادہ
کثیر کا ایکبارگی استفراغ نہ کرنا چاہیے تاکہ سقوط قوت نہو ۔ ہاں امر فصد کی نسبت ہماری رای یہ ہے جہانتک ممکن ہو ٹالنا چاہیے پھر اگر چارہ نہو تو
یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہیں ہے بلکہ اوسیقدر خون چند مرتبہ فصد سے لیکر نکالنا چاہیے ۔ بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالحہ
بھی نکلجاتے ہیں جنکا نکالنے کی حاجت نہیں اور باقیماندہ خون میں ساز و سامان ایسا باقی نہیں رہتا کہ آیندہ طبیعت جو استفراغ کریگی اوسمین
بکار آمد ہو باوجودیکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور دوسرے آنے والی بحرانوں کی تحمل و برداشت میں ضعیف ہوجاتی ہے ۔ دردسر اور تپ
جب باہم جمع ہون پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بالجہد دردسر کے کم ہوکر تپ پھر زیادہ ہوجاتی ہے اسکی
ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کہ دردسر میں تسکین ہوجاوے ۔ دودہ پیتے ہوئے لڑکے کو اگر تپ آوے تو اوسکی ماں کے دودہ کی اصلاح ایسی
دواؤن سے کرنی چاہیے کہ دودہ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے اگر قارورہ دیرقانی تپ میں ورم جگر پر دلالت کرے اوسوقت میں علاج
یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین پلائیں جب تپ میں سکون ہو اوسوقت علاج ورم جگر کا کرنا چاہیے ۔ اگر تپ کے ساتھ قولنج ہو جبتک تنقیح
شدہ نہو اور راہ صاف نہوجاوے آش جو نہ دینا چاہیے بلکہ شوربا مرغ بشرط ضرورت دینا جائز ہے اور حقنہ نرم جسمین چکنائی زیادہ ہو استعمال
کرنا چاہیے بعد تنقیح کے آش جو اور املتاس کا استعمال ہوسکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی سقمونیا بھی ڈالدیجاتی ہے اور کبھی جلاب میں بعضے
کو گلاب میں پکا کر فقط سقمونیا ملاکر اوسی کا استعمال کراتے ہیں اور کبھی تھوڑی سی الوی ملانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اور
بہتر یہ ہے کہ الوے کو آب کاسنی خواہ آب عنب الثعلب میں یا جوشاندہ کاسنی میں بھگو کر خشک کرین بعد اوسکے گولی باندھ لین ۔ ہلیلہ زرد کا
استعمال بھی ایک قوم نے جائز جانا ہے اگرچہ جہانتک ممکن ہو اوسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات میں
تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشا یعنی اوجھ میں خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہو تو بعد نضج کے مضائقہ نہیں
۔ آب انارین میں نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑین یا اون اوقات میں استعمال کرین کہ یبوست مزاج
پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو ۔ جس مسہل میں بنفشہ اور سقمونیا شریک ہو چاہیے کہ بنفشہ کا وزن
ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنی سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے ۱/۲۴ کی نسبت ہو ۔ کبھی مسہل میں تھوڑا سا
پودینہ بھی داخل کرتے ہیں تاکہ قوت نافذہ دوا یہ مسہل کے بڑہ جاوے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیا و بنفشہ کی اصلاح ہوجاوے
۔ کبھی ایسی دوائین جنمیں تبرید اور بجہانا حرارت کا مطلوب ہوتا ہے اونمین سقمونیا داخل کرتے ہیں جیسے یہ گولی جسکا نسخہ یہ ہے ۔
ونیفیا طباشیر کبود و گل سرخ ۔ ہر ایک نصف درہم کافور دو جو سقمونیا نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بناکے دیتے ہیں دوسرا

نسخہ — شیر خشت دو درم ترنجبین ۵ درم عصارہ سیب شامی عصارہ بہی ہموزن آب کشنیز تر تازہ ایک سدس تینوں پانی یکجا کرکے شیر خشت اور ترنجبین کو اسمین بہگو کر ایسا گاڑہا قوام بناتے ہین کہ قریب جم جانے کے پہونچ جائے بعد اوسکے کافور ڈیڑہ دانگ سقمونیا ایکدرم پیسکر اور اوس قوام کو آگ پر سے اوتار کر چہوڑ دیتے ہین اور مکان محفوظ مین رکہتے ہین تاکہ اوسپر بخار کے تحلیل نہو جاوے اور اتنی دیر تک رہنے دیتے ہین کہ خود بخود یہ دوا بستہ ہو جاوے مقدار شربت دو درم سے ڈہائی درم تک — یہ بہی ہوسکتا ہے کہ شیر خشت اور ترنجبین اور شکر طبرزدی سے بشکل ریوڑی کے بنائین اور اوسمین سقمونیا اور کافور اتنا ڈالین کہ اگر پوری مقدار شربت تینوں دواؤن مذکورہ بالا کی استعمال کیجاوے تو کافور سے بوزن دو جو اور سقمونیا سے بوزن ایکدانگ کے مسہل ہو شیخ جسطرح کہتا ہے مثلاً اگر ترنجبین تین مثقال اور شیرخشت بہی تین مثقال ہو اور شکر طبرزدی بہی یعنے تینہی تین مثقال ہو اوسوقت کافور بوزن دو جو ہو اور سقمونیا بوزن ایکدانگ ملانا چاہئے اسی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجہی ہین کہ اگر مجموع تینون اجزا بقدر ایک مثقال کے ہون اوسمین کافور اور سقمونیا بوزن دو جو یا ایک دانگ ہونا چاہئے مترجم کی رای یہ ہے کہ چونکہ اوپر شیخ نے مقدار سقمونیا اور کافور کو تجویز ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر بہی ملحوظ رہے تو بہتر ہے مترجم یہ دوای مرکب جو بشکل ریوڑی کے بنائی جاسے نہایت مرغوب طبع ہوگی — جس شخص کو فصل گرمامین تپ سر یا دہ سے عارض ہو جاتی خواہ اور ایسی جگہ جو کہ اون کو خشک سردوان وغیرہ کو پیدا کرنیوالی ہوگی سر ہو رہی ہو اوسمین پینا جائز نہین ہے خصوصاً جبوقت عرق نکلتا ہو تاکہ بوجہ برودت مسامات وغیرہ کے مادہ تحلیل سے باز رکہ اور طبیعت پر زیادہ دشواری لاسے — قرص بناکر استعمال دوا کا ابتدا مین ان تپونکو موافق نہین ہے البتہ بعد نضج اور استفراغ کے قرص کا استعمال ہوسکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اوس شخص کے واسطے ہے جسکی تپ معدہ مین پہلی ہو ایسا معلوم ہو کہ حمی دقی ہے جس شخص کی کوئی عادت پڑگئی ہو جسبا اوسے ترک کیا ہے تو اوسکو کبہی کبہی تپ کا شبہ ہوتا ہے کہ گرمی یا تپ اتنی مضر نہین ہے جتنی تپ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب اوسکا فقط ترک عادت اپنی تدبیرات ضروریہ مین ہوتا ہے اور فقط بر طبق عادت کی تدبیر کرنا علاج اوسکا ہوسکتا ہے **محمومین کے غذا دینے کا بیان** مناسب تر غذا محمومین کی وہی چیز ہے جو تر ہو خصوصاً اوس محموم کو جسکے مزاج مین رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ ہووین کہ ان لوگونکو غذای تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی کے ہے دوسرے یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے — جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت مین ہیجان ہو ہرگز غذا نہ دینی چاہیے تا اونکو فضلہ کے دفع سے نہ روکے — یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ جو لوگ مبتلای تپ ہوں اونکا وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہو اور معدہ مین غذا بالکل نہو اسلیے کہ اگر بروقت نوبت خواہ بروقت شدت معدہ مین غذا ہو گی طبیعت متوجہ ہضم غذا ہو کر نضج مادہ اور دفع مواد سے باز رہیگی اور مرض مستحکم ہوجایگا اسلیے ضرور ہے کہ تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا نہ دیجاوے اور اگر بسبب اتفاق ایسا ہو جاوے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا کا معمولی ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے — یہ بہی جاننا چاہیے کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت غلیظ ہوتی ہے اور بین بین بہی ہوتی ہے اس طرح کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلظت کے زیادہ مائل ہوتی ہے جو نہایت درجہ کی لطافت تدبیر ہے یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجاوے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا اوسکی حالت صحت کی تجویز کیجاوے وہ تدبیر جو متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کہلائین خواہ جلاب یعنی تہوڑی شکر کو گلاب

پکاکر بجائے غذا اسکے کہلاتے ہین کہ اس سے جو خون پیدا ہوگا نہایت لطیف ہوگا اور اسکے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو گاڑہا اور ترکاری جنکے مزاج سرد و تر ہون جیسے کھیرا خواہ پالک یا چولائی وغیرہ اور بعد اسکے آش جو جیسے صاف نکرین اور یہ غذا پوری درجہ اوسط مین ہے کسی جانب مائل نہین ہے — جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے مرغیان اور پائے بکری او بھیڑ کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک اور چوزہ ہائے مرغ اور اس سے بھی لطیف تیتر اور مچھلی اور اس سے زیادہ لطافت بازو مرغ کے چوزون کی اور بازو تیتر کی رکھتے ہین اور بیضہ نیمبرشت جسکا قوام رقیق ہو اور بہت چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور اس سے زیادہ لطیف وہی آش جو جو ابھی مذکور ہوا اور اس سے زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی مین کہ بیٹھا ہو گھل جاوے — غذائے غلیظ ہم ایسی غذا کو کہتے ہین جو قوی ہو اور جو خون اس سے پیدا ہو غلیظ اور متین ہو — آش جو سے بہتر کوئی غذا محموم کیواسطے نہین ہے اسلیے کہ اسمین بارہ صفات جمع ہین غلیظ القوام ہے اور ملاست و لیس لسا کہ مجاری مین پھنس نہین جاتا اور جلا دیتا ہے اور ترطیب پیدا کرتا ہے اور غذائے نرم ہے — اور تپ کی حرارت کے منافی ہے کہ سرد مزاج ہے تشنگی کو فرو کرتا ہے سریع النفوذ ہے کہ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے جس راہ سے گذرتا ہے اوسمین لپٹ نہین جاتا اور نہ معدہ مین ٹھیرتا ہے اور شبیہ بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچھی طرح پکایا جاوے تو نفخ شکم نہین پیدا کرتا ہے — قدیم زمانہ مین اطبا کو بسبب ضرورت تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی تھی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہین ہو سکتی اور آش جو سے وہ لطافت پیدا ہوتی وہ لوگ ماء العسل جسمین پانی زیادہ ہو تجویز کرتی تھے اسلیے کہ غذائیت ماء العسل مین بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ مین بہت اچھی طرح ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ترطیب بھی خوب کرتا ہے اور جلا اور تفتیح ادرار بوجہ آمیزش عسل کی بخوبی ہے او شہد کی حرارت پانی کی شرکت سے جاتی رہتی اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی نہ کسی قدر قوت بھی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیون نہو کثرت غذائیت مین ماء العسل کو سکنجبین پر عسلی کا مرتبہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ مین قوی تر ہے اور جلا بھی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت ماء العسل کی اوسمین گرمی اور ضرر اوسکا کا بھی کم ہے — اب اس زمانہ مین بجائے شہد کے گنے کا رس جسکی شکر بنتی ہے بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگرچہ بہ نسبت شہد کے اسمین جلا کم ہے — اسیطرح سکنجبین جو شکر سے بنائی جاوے وہ بھی سکنجبین عسلی سے افضل ہے — لیکن فقط سکنجبین پر غذا مین اقتصار کرنے سے اکثر تہیج اعصاب یعنی خدش رودہ مین پیدا ہوتا ہے اور امراض حادہ مین تہیج کا نہایت خوف ہوتا ہے — ہم ایک قول جداگانہ ماء الشعیر اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کی قواعد مین لکھتے ہین — تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہے اسلیے کہ پیدائش مادہ کی جسقدر غذا کم ہو کم ہوگی اوسیقدر طبیعت انضاج مادہ اور تحلیل اور استفراغ پر زیادہ قادر ہوگی — زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہی مرض کا ہے کہ اسوقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اوسکا ہضم غذا وغیرہ کیطرف مشغول کرنا جائز نہین ہے خصوصاً بحران کے قریب تلطیف زیادہ تر مناسب ہے اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحکام اس قتال کا نہین ہوتا ہے چندان تلطیف کی ضرورت نہین ہے — سوا زمانہ منتہی اور بحران کی اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنہ کی ہو خواہ تسکین وجع کی حاجت ہو تو یہ بھی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسی اوقات مین بعد فصد وحاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہو جاوے — تغلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر حفظ قوت خواہ ازدیاد قوت کو ہوتی ہے مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جب تک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہو یعنی ابتدا مرض مین تغلیظ تدبیر اولے ہے کہ ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہے تاکہ ضرر تغلیظ کا تدارک ہو جاوے اسلیے کہ غذائے سنگین اگر بدفعات دیجاوے قوت پر چندان گران نہین ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہے — گرمی کی فصل مین چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہے مگر متفاریق غذا ہونی چاہیے اسلیے کہ غذا کثیر کے ہضم بدفعہ قوت کو امکان نہین ہے اور پھر چونکہ تحلیل قوت بھی دفع دفع ہوتی ہے نہ دفعتاً

کہ بدل کا بھی استعمال تبفاریق ہو۔ جاڑون کی فصل کا حال بالکل مخالف ہے فصل صیف کے چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنے غذاے وافر کی بھی حاجت نہین ہوتی لہذا اگر محموم کو فصل زمستان مین بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل دفعتہً دیا جاے چونکہ قوت بحال خود ہی غالبًا ہضم کرلیگی اور تدبیر غذائی سے دفعتہً فراغ حاصل ہوگا اور تفریق کی زحمت سے نجات ہوگی۔ خریف کی فصل چونکہ ردی ہوتی ہے اوسوقت حاجت ایسی تلطیف تدبیر کی نہین ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ نہوسکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جسمین دونون امرون کی رعایت ہو یعنے قوت بھی باقی رہے اور مادہ مین کثرت بھی نہونے پاے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف مین اولی ہے جملا یہ حکم عام ہے کہ جسوقت قوت مین ضعف پایا جاے غذا تبفاریق کہلانی چاہیے۔ یہ بھی امر معلوم ہے کہ اگر قوت مین کمی روز بروز ہوا کرتی تو ہم غذا مین جسقدر ممکن ہے تلطیف اور کمی کا حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اسکی متحمل نہین اگر ایسا تو بوجہ مرض اوسمین ضعف پیدا ہوتا ہے اور تقلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہو جائیگی اور جب قوت مین ضعف بدرجہ غایت ہوا کوئی علاج سودمند نہین ہوسکتا اسلیے کہ معالج مرض کیواسطے قوت اور طبیعت ہے طبیب معالج نہین ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ از قسم دوا و غذا کی قوت تک پہونچاتا ہے پس منتہی کار طبیب کا نگہداشت قوت کی ہے۔ قواعد مذکورہ بالا کی تمہید کے بعد پھر غور کرنا چاہیے کہ اگر مرض حادہ یعنے اوسکا منتہی بہت قریب ہو کہ چوتھے خواہ ساتوین دن تک ہو جائیگا اور جبکہ یہ معلوم ہے کہ اتنی مدت مین جو درمیان ابتدا اور انتہاے مرض کی مظنون ہوتی ہے قوت چندان ضعیف نہو جائیگی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طرف مشغول نکرنا چاہیے بلکہ مادہ کی نضج اور دفع پر اوسے مقرر رکھنا ضرور ہے اور غذاے کثیر کے ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ دینی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہانتک کہ ترک غذا کی کبھی نوبت آجاے خصوصًا بروز بحران کے۔ اگر مرض زیادہ حادہ نہو بلکہ حاد مطلق ہو جسمین منتہی بعید ہوتا ہے تو تلطیف تدبیر بدرجہ غایت مناسب نہین ہے سواے وقت منتہی اور روز بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب مخالف ایسا پایا ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی۔ اگر مرض مزمن ہو خواہ طول منتہی مین قریب مزمن کے ہو تو تدبیر لطیف جائز نہین ہے اسلیے کہ قبل بعد منتہی کے قوت باقی نہین رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کیجاے۔ مگر ہر جگہ اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر مین ہر وقت منتہی کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلیظ سے بطرف لطیف کے درجہ بدرجہ گھٹتی ہوئی جاتین تاکہ قوت تا منتہی محفوظ رہے اور جب منتہی آجاے ہمہ تن قوت بطرف ہضم مادہ کے متوجہ کیجاے اور اوسوقت کسی طرف اوسکا توجہ باقی نرہے۔ اگر کسی مریض کی قوت قوی ہو معلوم ہو تو اوسکو ہفتہ تک فقط جلاب وغیرہ پر اکتفا ہوسکتی ہے خصوصًا حمیات اور امراض مین پھر اگر تلطیف تدبیر سے خوف ضعف قوت کا مظنون ہو فقط آب جو پر اقتصار کرنا مناسب ہے۔ جب کسی مرض کی شناخت دشوار ہو یعنے اوسکے حاد اور مزمن ہونے مین اشتباہ ہو ایسے وقت مائل بہ تدبیر کرنا بہ نسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحمل بھی ہوسکتا ہے یا نہین۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حادہ صفراوی مین ہرگونہ تغذیہ اور تقویت مریض کی درکار ہے اور تغلیظ تدبیر مناسب ہے اسلیے کہ اس مادہ کی نضج کی حاجت نہین ہے ہر وقت طبیب کو اختیار ہے طبیعت آمادہ اخراج پر ہو یا نہو۔ چونکہ اس قول کا منشی ہی ہے کہ انضاج رقیق کی حاجت نہین ہے ہم اسکی خطا پہلے ثابت کرچکے ہین۔ ہان اگر امراض حادہ مین خوف سقوط قوت کا ہو اوسوقت تغذیہ نہایت مناسب ہے۔ جن بیمارون کے ابدان مین خلط صفراوی زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اوسکی مناسب نہین ہے خصوصًا اگر عادی پر خوری کے ہون اگر انہین غذا نہ دیجاے گو شروع تپ کیون نہو بلکہ اوس زمانہ سے بھی زیادہ

سخت زمانہ شدت مین بہی اگر اونکو غذا نہ پہونچے تو دو حال سے اونکی کیفیت خالی نہوگی اگر وہ ضعیف القوی ہین یا بوجہ بے غذائی کے اونپر غشی طاری ہوگا اور بہت سے اونمین مر جائینگے اور اگر قوی تہے تو بچینگے لیکن بوجہ ترک غذا اسکے مدقوق ہو جائینگے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہونگے کبہی بار بار ایسا ہوتا ہے کہ اور انکی آنکہین اندر کو بیٹہہ جاتی ہین اور کنپٹی بیٹہہ جاتی ہین اور کبہی قبل از ظہور دق اونپر غشی طاری ہوگی اسلیے کہ اونکے معدہ پر صفرا گرتا ہے اور لذع شدید پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگ دبلے ایسے بہی ہوتے ہین کہ نہایت لاغر ہوا اور گوشت اونکے بدن مین زیادہ ہو گیا تو اونکا تحمل اونسے بہت کم ہوتا ہے اگر چند بار غذا نہ ملے تو ضعیف اور لاغر ہو جاتا ہے اور اسکو تحمل زیادہ غذا کا نہین ہے اور جس شخص کی حرارت غریزیہ زیادہ قوی ہوتی ہے یا حرارت غریزی اوسکی نہایت ضعیف ہو اور قلیل ہو تو ترک غذا پر وہ لوگ قادر نہین ہین۔ بعض بیماروں کے معدہ مین ہر وقت درد رہتا ہے اور اکثر کبہی درد سر بہی ہوا کرتا ہے وہ لوگ بہی ترک غذا پر صابر نہین ہوتے اور غذا مین فقط آش جو پر قناعت کر لیتے ہین اور کبہی آش جو مین آب انار کو ملانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ اگر فم معدہ کی تقویت ہو جاوے کبہی ایسے بیماروں کو قبل از غذا پہر بہی قے کرانے کی بہی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بہت سے مریض اس قسم کے ہوتے ہین کہ بوجہ ترک غذا اسکے جب ضعیف ہوتے ہین اونہین غشی آجاتا ہے اور اس غشی کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی بلکہ انصباب صفرا کا فم معدہ پر بوجہ لذع کے اونکو غشی ہو جاتا ہے اگر انہین سکنجبین تہوڑی سی بہت سا پانی ملا کر پلائین خواہ تہوڑی تہوڑی پانی زیادہ ملا کر پلائین یا ہمیشہ تہوڑی تہوڑی قے انکو فورا عارض ہوتی ہے اور بعد قے کے قوت بحال خود عود کرتی ہے غذا پلائین خواہ نہ پلائین پہر بعد اوسکے صفرا کے اگر تہوڑی سی مقدار رب سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین اونکو پلائی جاوے اونکے ضعف اور درد سر اور وجع معدہ مین فورا تسکین حاصل ہو۔ مشایخ اور ضعفا اور لڑکے ہرگز اسکی پرہیز نہین کر سکتے مگر کہول اور اونکے بعد شبان کو صبر ہو کے بہت ہوتا ہے خصوصا انمین سے جنکے اعضا استخوانی اور رگین موٹی اور موٹی رگون کے پہیلے ہوے اور ہوا ان مین برودت ہو۔ اکثر طبیب کو ایسی ہی بیماروں کی تدبیر مین ایک اور قسم کا دہوکا ہوتا ہے کہ بوجہ قوت اور صلابت کے اوائل مرض مین تو انکو غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ منتہی کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا مین زیادتی نہوگی قوت بالکل ساقط ہو جاویگی پہر چار ناچار اوسوقت غذا اوسکو تجویز کیجاتی ہے اسلیے دو خطا کا مصدر طبیب ایسا ہوتا ہے کہ جو زمانہ ابتداے مرض کا تغلیظ تدبیر کے لایق تہا اوسمین تلطیف کرتا ہے اور منتہی مین کہ تدبیر لطیف چاہیے تغلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتداے مرض مین انکو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے اوسوقت کا فاقہ یہہ خطا بہی ہوتا تاہم اسقدر بڑی غلطی سے وہ خطا کمتر ہے۔ ایسے ہی بیماروں کو یہہ بات عارض ہوتی ہے کہ نزلی خام پیدا ہوتے ہین اور صفراویت کا غلبہ اور بیخوابی اکثر رہتی ہے اسلیے کہ بوجہ عدم نضج کے جو بخارات صعود کرتے ہین نیند مین قلق اور تشویش پڑجاتی ہے اور اکثر قلق مین رہتے ہین اور بہکی اور ہذیان مین گرفتار ہوا او راسد انکے دماغ مین خشکی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت انکے معدہ سے اوٹہتے ہین اور سر تک پہونچتے ہین اسی وجہ سے اکثر ایسی آوازین انکی سماعت مین پہنچتی ہین کہ اونکا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر کروٹین لیا کرتے ہین اور خیالات بیجا مین گرفتار رہتے ہین اور انکے پنجہ کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر ہوا کرتا ہے بوجہ درد فم معدہ کی اور ثقل معدہ کیوجہ سے رنجیدہ خاطر رہتے ہین **قانون آب جو اور سکنجبین پلانے کا** آب جو کہ جسمین جرم شعیر بہت کم ہوجاے اور اگر ہے تو فقط اتنا کہ صورت پانی کی متغیر ہو جاوے علاج مین وہی بکار آتا ہے اور اوسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہے جسکے پکانے مین بخوبی اہتمام کیا جاوے۔ عمدہ طریقہ اوسکے پکانے کا یہہ ہے کہ بیس اسکے حصہ پانی مین ایک اسکے حصہ جو پڑے سے بہتے جہانتک بہر دو قریب سوا سیر پانی مین پکائے جائین اور پانی جلتے جلتے قریب دو خمس کو رہجاوے مثلا سوا سیر مین آدہ سیر باقی رہے اسمین جسقدر پانی سرخ اور رقیق ہو لیا جاوے یہ وہی آب رقیق ہے جسمین

غذائیت کم ہے اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اسمین کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا ہے اور تفتیح بھی اچھی طرح سے کرتا ہے اور تبرید اسکی معتدل ہے ۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہے جسمین کسیقدر جرم [illegible] کا بھی آتا ہے اور آرد جو اوسمین داخل ہوجاتا ہے اس قسم کی ترکیب مین سمجھ پسند یہی ہے کہ خوب اچھی طرح پکایا جاوے بلکہ اسقدر پکائین کہ جو پہولکر پہٹ جائین اور ہوے نہ پختہ ہو کر لزوجت پیدا نہو یعنے زیادہ چکنی مین جیسے لزوجت پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے اور غسل اور جلا اور تفتیح اخلاط اسمین کمتر ہے اور جسکے تبرید مزاج معدہ مین مرض ہو جاتا ہے اگر اوس معدہ مین حرارت غریبہ بوجہ سوء مزاج کے موجود بھی ہو گو وہ حرارت [illegible] آب جو کبھی اسطرح بنتا ہے کہ جو کو مقشر نہین کرتے تاکہ جو قوائے قشر سے یعنے جو کچھ چہلکے مین ہین وہ بھی حاصل ہون اور کبھی جو کو مقشر کرکے آب جو بنا لیتے ہین سکنجبین بھی عمدہ ہے جو اسطرح سے بنائی جاوے کہ پہلے شکر دیگچی مین بہرین بعد ازان شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ گرم کر انڈیل دے اور پتلا نہ آنے پاوے بلکہ شکر کہلی رہے پہر دیگچی کے نیچے دھیمی آنچ کوئلے کی خواہ خاکستر گرم کی کرین تاکہ شکر پگہل کر سرکہ سے ایک [illegible] ہوجاوے اور جوش نہ آنے پاوے اور جسقدر کف خواہ میل شکر کا ہو اوسے اتارلین اور زیادہ آنچ نکرین بعد ازان دو ثلث آب خالص جو خوب گرم ہو اوسپر ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہوجاوے سکنجبین سادہ اور آب جو کیا گی استعمال کرنا گرم اور اذیت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی سکنجبین مناسب ہے ۔ اگر طبیعت مین خشکی ہو اور نرم نہو آب جو کا استعمال مناسب نہین بلکہ منقہ کر کے فضول غلیظ کا اخراج کرلیا جاوے تب آب جو پلانا چاہیے ۔ اگر آب جو معدہ مین ترش ہوجاوے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہیے اگر وہ بھی ترش ہوجاتے کرفس بیخ بادیان وغیرہ مسخنات معدہ بھی جوش دیکر آب جو مین ملائین اگر پھر بھی ترش ہو تو کسیقدر مرچ سیاہ داخل کرین نصیحت اگر مادہ تپ کا صفرا ہو رقیق نہایت گرم نہو ۔ اگر آب جو سے تفتیح شکم زیادہ ہو تو محرور سکے واسطے تہوڑا سا سرکہ خمر آب انگور ملا کر پلانا چاہیے ۔ اگر [illegible] سکنجبین پلانے سے اخلاط قطع ہوگئے ہون اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہون والسی صورت مین جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہے اس سکنجبین پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو رقیق جو اوسپر مذکور ہو چکا جسمین جرم تخمیر کمتر ہوتا ہے پلانا چاہیے تاکہ جسقدر اخلاط اوکڑ چکے ہین اونہین آب جو دہو ڈالے اور نکال دے بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے ۔ بوقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اوتر چکی ہو گو وہ غذا آب جو کیون نہو سکنجبین کے پلانے مین کچھ ضرر نہین ہے ۔ کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اوسوقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور اور زبان پر خشکی غالب ہو ۔ کبھی آب جو اور جلاب دونون سے پہلے آب تمرہندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب پلائین خواہ آب تمرہندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے معالجہ حمیات حادہ کا جو تدبیرین اقسام تنقیہ یعنے ادرار اور ترقیق اور تفتیح کے فائدہ کی اوسکے بعد استفراغ بذریعہ دوا کے کرنا خواہ غذا دینا وغیرہ ذالک اوپر مذکور ہو چکین اونمین غور کر لینا اور جنکا اصل ہو اونکے استعمال کا خیال کرنا کہ حمیات حادہ مین اسقدر اہتمام زیادہ درکار ہے کہ [illegible] شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجہا دینا چاہیے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کہلانے خواہ طلا اور ضمادات بارد بالفعل اور بارد فی المزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے اور دوائین سرد بالفعل و بالقوۃ بھی اس مطلب کو پیدا کر سکتی ہین اور لعاب اسبغول یا [illegible] آب بقلۃ الحمقاء یعنے خرفہ منہ مین رکہنے سے بھی تسکین حرارت ہوتی ہے اور رب السوس منہ مین رکہنا جبکہ اسکے ساتھ عطش ہے ضرر کرتی خشکی اور تری حلق اوس بیمار کی جو مرض حادہ مین گرفتار ہو اسقدر کہ حلق تر رہے خشک نہو جاوے بہت ضروری ہے اور بہت نافع ہے ورنہ تہوڑے زمانہ مین تشنج بھی پیدا

ہو جاتا ہے مترجم کہتا ہے کہ میں نے ایک مریض کو حمی محرقہ میں دیکھا کہ دوپہر کے بعد تمام رگیں حلق کی خشک ہو گئیں اور پانی کا اوترنا بلکہ لعاب دہن کا بھی دشوار ہو گیا آخرالامر ان بارہ مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ سے جب اوپری ترطیب کی گئی تب یبس دفع ہوا اور دوائی مشروب کو پانی کا موقع ملا پھر تپ کا علاج کیا گیا اور کبھی یہ لوگ اگر آب تربوز اور آب خیارہ و کدو وغیرہ روغن گل میں ملا کر تھوڑا سا کافور شریک کر کے سونگھ لیتے ہیں تو بہت نفع پاتے ہیں ۔ ہوائی مکان کی سرد کرنے کی اور زیادہ کرنے کی یہ تدبیر ہے اور جہاں تک ممکن ہو اس میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز مکان کے نزدیک [illegible] اور فرشی پنکھے ستون لگا دیئے جائیں اور پنچ بچی اوسی جگہ چھائی جائیں اور اگر مکان خام نو لیپا ہوا ہو تو اوس میں سوندھی مٹی سے کہگل کیا جائے جیسے ولایت میں [illegible] اور ہندوستان میں پانڈول وغیرہ خصوصاً اگر بجائے بھوسہ کے کہگل میں کونلا کی روئی پڑے اور شراب بجائے تو بہتر ہے ۔ اگر مکان میں فوارہ باری کی جائیں اور موریاں کھولی جائیں اور آب شیرین خنک اوس میں رواں ہو اور بیچ حوض میں بیمار کا پلنگ خواہ چارپائی کے گرد [illegible] کٹہرا اور حوض پر ایک جال ماہی گیروں کے جالوں سے بچھا ہو اور بچھونا بوریائے طرطری کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کنارونکا خواہ برگ بھی اور ریحان کا ہو اور گلاب اور سیوتی کا ہوا چاہیئے اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کے گلدستہ خواہ ڈالیاں نہیں پتلی پتلی شاخیں سرو تازہ اون فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد مزاج ہیں چاہیئے ہیں سبب اوس کے ہر ایک قسم کا اوس میں عرق گلاب اور نیلوفر اور عرق بید چھڑکا ہوا اور صندل اور کافور چھڑکا ہوا تھوڑا عطر ہائی خواہ شراب [illegible] جائیں پھر اعلیٰ درجہ کی تبرید ہوائی مکان میں پیدا ہوگی ۔ غذا کی تبرید تو ابھی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تبرید ہوا کی [illegible] بھی درکار ہو تو آب کدو [illegible] جیسے [illegible] ہوا [illegible] زیادہ مفید ہے اور اگر ککڑی کا پانی آب برگ کا ہو سکے [illegible] ملا کر استعمال کریں نہایت تبرید حاصل ہوگی ۔ اونکی پیاس کی تسکین کے لائق فقاع ہے [illegible] اسطرح [illegible] کہ سپیدہ کی روئی کو اوس پانی [illegible] جس کا نکالنا [illegible] اور [illegible] صاف کرین ۔ اگر [illegible] پھر بھی حاصل ہو [illegible] تو آب انار [illegible] اور [illegible] آب [illegible] شاہی اور آب لیموں [illegible] اور آب نارنج وغیرہ مثل آب [illegible] کی استعمال کرین [illegible] بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا صندل گھس کر [illegible] کافور ملائیں اور ضماد کرین اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ کاسنی اضافہ کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی اور لعاب اسپغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کو بھی خاصیت رکھتا ہے ۔ سرد چیزوں سے نطول [illegible] بلکہ بہت [illegible] النفع ہے اسلیے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہو جائے کل اعضا کی اصلاح ہو جائے اور کبھی فقط سرد پانی سے نطول جگر کافی ہوتا ہے ۔ اگر تپ کے ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور [illegible] ہو اور سر میں گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسی [illegible] جیسا [illegible] خواہ سرکہ کا ندین بلکہ [illegible] مسامات [illegible] مریض کا سر [illegible] بخارات ان دواؤں سے [illegible] اور دواؤنکی قوت اور ضعف بحسب مقتضای مقام ملحوظ رکھیں ۔ اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر میں شکایت نہ ہو استعمال نطول اور طلا [illegible] سر [illegible] امتلا بخارات ہو اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہوں اوس وقت [illegible] نطول یہ ہے کہ [illegible] وغیرہ کا دودھ سر پر [illegible] ورم پیدا ہوتا ہے اور [illegible] مریض ہلاک ہو جاتا ہے ۔ [illegible] اوقات نطول [illegible] کرنے کا جسمیں آفت [illegible] سالم رہے اگر بخارات سے ممتلی ہو [illegible] کہ بخارات صفراوی ہوں جنمیں یبوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں نطول سے ضرر نہیں ہوتا بلکہ اگر [illegible] فائدہ ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور [illegible] کی خشکی اور تری سے ہو سکتی ہے اگر [illegible] کا غلبہ [illegible] غالب ہو اور [illegible] ہرگز نطول خواہ [illegible] یعنی مالش روغن کی نکرین کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہیں ہے بلکہ ایسی [illegible]

کہ مادہ بجانب اسفل منجذب ہوجاوے — اگر صورت یہ ہو خواہ ناک مین سرخی بہت ہو ناخن سے کھجا کر نتھنون سے خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہین خواہ اور ادویہ جیسے رعاف پیدا ہو اونکا استعمال کیجیے — مگر جو تبرید اضمدہ وغیرہ سے کیجاوے تو اسکا لحاظ رہے کہ بوقت بحران ہونے عرق کے اور متحلل ہونے بخارات کے نہونی چاہیے اسلیے کہ تبرید جگر پذیرائی بخارات کی مانع تعرق اور تحلل ہوکر اکثر مرض مین طول پیدا کرتی ہے لیکن اگر مرض مین طول ہوجاوے بہ نسبت حدت مرض کے سلامت حال مین الیسب معلوم ہو اوسوقت تبرید جگر خواہ کوئی اور تدبیر جس سے مرض کی حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہین ہے — حمیات حادہ مین وقوع سحج یعنے خراش امعا سے بہت ڈرنا چاہیے اسلیے کہ اگر سحج پیدا ہوگیا تو قوت مین ضعف ہوجاویگا اور بعد خراش امعا کے طبیعت متنفر ہوجاتی ہے بوجہ حفاظت امعا کے کہ فضول امعا کیطرف گرائے اور وہان سے پیشاب یا براز دفع کرے ان کا سبب ایسا ہی غالبًا فضول ہوتا ہے اوسوقت بدون دفع کے چارہ نہین ہوتا اور کبھی سحج کیوجہ سے یہی ضرر پیدا ہوتا ہے کہ فضول بعکس اعالی بدن کیطرف رجوع کرتا اور شراسیف کو ایذا دیتے ہین جیسے کہ شراسیف مین نفخ پیدا ہوتا ہے اور اونکے بخارات بطرف سر کے صعود کرکے دماغ کو اذیت دیتے ہین — شربت خشخاش یعنے دانہ خشخاش کا شربت ایسی صورت مین نہایت بکار آمد ہوتا ہے کیونکہ وہ رقیق کو کسیقدر غلیظ کرکے تسکین دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہے **جو اعراض حمیات حادہ مین دشواری لاتی ہین اونکا بیان** جو اعراض حمیات حادہ مین شدید اور مختلف ہوتے ہین پہلے ہم اونکو ذکر کرین اور اونکے علاج کا بیان کرین بعد ازان حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے پس اعراض جو اکثر حمیات حادہ مین پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے اور شمار مین اونیس ہین ۱ نافض یعنے لرزہ ۲ برد یعنے سردی ۳ قشعریرہ یعنے پھریری ۴ پسینہ بکثرت نکلنا ۵ رعاف مفرط یعنے نکسیر بافراط ہونی ۶ قے شدید ہونی ۷ دست اسقدر آئین کہ ضعف ہوجاوے ۸ خشکی دہان ۹ تشنگی بیجا کہ اوس سے صبر نہوسکے ۱۰ سبات یعنے گہری نیند ہر وقت رہے ۱۱ بیداری لازم ۱۲ زبان مین بوجہ خشکی کے ٹکڑ ٹکڑ ہوجاوے ۱۳ [illegible] پے در پے آوے جس سے بیچینی رہے ۱۴ درد سر مین شدت رہے ۱۵ کھانسی متواتر آوے کہ دم نہ لینے دے ۱۶ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہے ۱۷ جوع البقری پیدا ہو ۱۸ جوع کلبی یا ردی عارض ہو ۱۹ ہچکی بہم آوے **لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر** اگر یہ تینون اعراض بافراط ہون اور بعد ہر ایک کے انہین سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود بسرعت زائل ہوجاتا ہے اور محتاج تدبیر نہین ہے اور جو لرزہ خواہ برد اور قشعریرہ بحران مرض کا اوسی سے ہوتا ہو اوسکا ادویہ حارہ جالبہ سے دفع کرنا بھی نچاہیے اور نہ اوسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے — اگر یہ تینون بحرانی نہون اور خفیف ہون کبھی فقط ہاتھ پاؤن باندھنے سے یا خفیف مالش خواہ کمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن سوسن کے بیج کا اور بابونہ کے تیل — سے ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے — اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ رہے خواہ تپ مین ہو یا بلاتپ کو اطراف کا باندھنا واجب ہے اور چند مقامات مین بندش کرنی چاہیے اور روغن بابونہ گلٹی کی مالش بدن مین کرنی چاہیے بعض اطبا اس دوا کی قوت بڑھانے کے واسطے الایچی اور جندبیدستر اور سداب یعنے تیلی اور شیح یعنے درمنہ اور فودنج یعنے پودینہ کوہی اور بورہ ارمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہین اور کبھی اگر سبب لرزہ کا قوی ہوتا ہے نطوخ مرکب رائی اور ہینگ سے کرکے استعمال کرتے ہین اور کبھی یہ دوائین یعنے الایچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوئین پانی مین پکاکر اوسمین روغن مذکور پکاکر مالش کرتے ہین آب جندبیدستر یعنے ہاؤن کا لرزہ کی روک مین تنہا بالقوت کافی ہے خواہ کسی روغن کو اوسمین پکائین اور بدن مین ملین اسیطرح جوشاندہ حبق یعنے پودینہ کوہی خواہ اوسکے جوشاندہ کا عرق نچوڑا ہوا **صفت روغن** جید کی سوا خشک شبت ونکونچہ اور پودینہ اور تیلی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا

الغرض اب اسکو یہی ہی بچاتے ہیں نرم آنچ سے اور چھانکر نصف وزن اوسکے روغن گل بھی ڈالکر پھر جوش دیں تاکہ پانی جل جاوے اور روغن باقی رہے اور مالش کریں۔ ایسا ہی روغن جو لینے میں رسے کے [illegible] روغن قسط لیتی کوٹ اور روغن نسیم بیخ بچا سوسن بیچ کے تیار کئے ہیں اور روغن مصطگی خواہ روغن بادام تلخ اسطرح کہ ایک اوقیہ روغن میں دو تولہ نوشادر جند بیدستر [illegible] خواہ ساذج ہو [illegible] اشترغاز [illegible] کرلیا ہے اور کبھی [illegible] کر روغن میں پکا کر خواہ روغن زنبق میں پکا کر استعمال کرتے ہیں [illegible] اکثر شیر لرزہ کے واسطے دوا [illegible] کی ہوتی ہے چنانچہ [illegible] اگر گرم [illegible] لرزہ کو روک لیتا ہے [illegible] اگر گرمی [illegible] اگر فقط گرم پانی کافی ہو [illegible] پانی میں پکا کر [illegible] پانی سے کریں [illegible] گرم دواؤں سے [illegible] ہوں [illegible] دوائیں اور [illegible] ایک مثقال گرم پانی میں ملا کر پلاوے [illegible] ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلاتے ہیں [illegible] مثقال ہوتا ہے [illegible] اور [illegible] ایک مثقال آب گرم کے ساتھ پلاتے اور ابہل [illegible] گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال اور [illegible] ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے [illegible] لرزہ کو [illegible] اور [illegible] مثقال [illegible] ایک [illegible] گرم پانی [illegible] لرزہ میں [illegible] کے ساتھ [illegible] ایک [illegible] ایک مثقال [illegible] آب گرم [illegible] زعفران [illegible] ایک مثقال [illegible] گرم پانی کے [illegible] حاجت ہوتی ہے اور ایارج [illegible] لرزہ ایک [illegible] پیدا [illegible] ایارج فیقرا اور [illegible] مثقال [illegible] ایک مثقال [illegible] کہ آب سرد [illegible] کہ کوئی [illegible] عرق [illegible] بذریعہ عرق ہوتا امکان اوسے بند کرنا چاہئیں اگر [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کہ مریض [illegible] پانی کرین یا اور کسی ذریعہ سے ترویح کرین اور مقام عرق کو سرد کرین اگر [illegible] عرق کے بند کرنے مین کافی نہو تو ضرور ہے کہ پہلو درست کرین اور گہوارہ مین ہلائین کہ ہوا [illegible] لگے [illegible] اور مقام [illegible] مین اسکی جگہ تجویز کرین ۔ جسقدر پسینا برابر ہو چکا ہے اوسے بار بار پونچھنا ضرور نہین اسلیے کہ بار بار پونچھنے سے

زیادہ ادرار اوسکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے کہ غشی پیدا ہوتی ہے اوسوقت پونچھنے سے غشی مین زیادتی ہوتی ہے بوجہ انفتاح مسامات کے اور پونچھنے کو ترک کرنے سے پسینا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے۔ بدن پر روغن گل کی مالش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور روغن بید اور گلنار فارسی یا اسکا ایک روغن ایسا بنایا جائے جسمین بھی خواہ مازو کچھ بھی اور رکھا سیب اور گلاب کے پھول اور گلنار یا دیگر قوابض پانی مین جوش دیکر روغن کنجد وغیرہ اس پانی مین پکایا جائے۔ اور کبھی حب الآس اور گلنار اور کہربا ایک پیسکر اوس سے چھڑک دیتے ہین روغن وغیرہ مین تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے ہین اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور آب انگور اور جوشاندہ گلنار خواہ جوشاندہ مازو اور جوشاندہ حب الآس و آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہے۔ اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اوسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو [illegible] وہ طلاء استعمال کرنی چاہئین اور صمغ عربی گھولکر لگانا مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی قابض چیزون مین صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلا کے بعد پنکھے وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بدن پر لگے۔ اگر ضرورت حبس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو یا ہاتھ پاون کے اطراف پر برف کے ٹکڑے رکھ کر سے خواہ برف مین ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈے پانی مین نہانے سے بشرطیکہ طاقت ہو [illegible] بند کرنا چاہیے

رعاف زائد کی تدبیر اگر بذریعہ رعاف بحرانی ہے بحران تپ کا ہوا ہے اوسکے بند کرنے مین جلدی نکرنی چاہیے اور تا بمقدور جاری رہنا اوس کا بہتر ہے اور جسوقت رعاف کا بند کرنا بنظر مصلحت کے واجب ہو حمیات حادہ کی رعاف مین اطراف کو باندھ کر اونمین پچھنے لگانے چاہئین اور سینے کی طرف جدھر سے خون روان ہو اوسکے بعد اوس مقام کی تبرید کرنا چاہیے جہان پچھنے لگائے ہون اور اگر محض بذریعہ تبرید کے رعاف بند ہوسکے تو پچھنے لگانے نچاہئین اور جو تدبیرات باب رعاف مین لکھی ہین اونمین سے کوئی نسخہ تجویز کرکے ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر کوئی امر مانع نہو سر کی تبرید بھی کرنی چاہیے اون ہی اجزا سے جنکا ذکر اپنی جگہ پر ہوچکا ہے کبھی اصحاب ربع کو اندملے رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب گاڑھا ہو اونکی نکسیر چلے اسلیے کہ ربع کی شفا رعاف سے بہت جلد ہوتی ہے۔ اگر ایسی دوا کے استعمال سے خوف افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ اوسی دوا کے حبس کیا جائے گا۔

تدبیر قے مفرط کی جو حمیات مین عارض ہو ابتدائی قے کا بھی بند کرنا درست نہین ہے مگر اسلیے کہ کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قے کرائی جاوے تو متلی اور قے دفع ہوجاتی ہے اور اگر رعایت خلط سوداوی کی کرکے سکنجبین سادہ اور آب گرم پلا کر قے کرائین تب بھی بند ہوجاتی ہے۔ کبھی تدبیر قوی کی ضرورت ہوتی ہے اوسوقت بجائے سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی ہے۔ اگر خلط تشرب ہو یعنی تھوڑا پتلا اور کچھ غلیظ اور گاڑھا ہو اوسوقت لائق ہے کہ صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جائے اور اگر منتشر نہو تب بھی اکثر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رقیق تو ہو مگر غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم سے دفع ہوجاتا ہو بعد اوسکے انار من سے اوسکی تعدیل کر دیجاتی ہے اگر اوس سے قے کرے تو قصد خواہ بلا قصد پھر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ خلط مین اعتدال حاصل اور حرارت مین سکون آجائے۔ اسیطرح چقندر پودینہ اور دانہ انار سے بنتا ہے وہ بھی مفید ہے۔ کبھی قے کو فقط معدہ کو نچوڑنا کو بنا خارج سے باز رکھتا ہے۔ جو دوا کھٹی اور قے کی روکتی ہے کہ بوجہ اپنی عفوصت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر مادہ سنے کا تشرب ہو اوسوقت استعمال اوسکا جائز نہین ہے اسلیے کہ وہ روکتی ہے اور تشرب زیادہ پیدا کرکے زیادہ تکلیف دیگی۔ لیکن اگر مادہ غیر متشرب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرا دیتی ہے اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کر دیتی ہے اور کبھی معدہ

معدہ

قوی کر کے بذریعہ قے کے مادہ کو دفع کر دیتی ہے۔ اگر صفرا کا بذریعہ قے پیدا ہونا مداومت کرے اور تشنج کا سبب ہو تو استعمال قوابض کا واجب ہے بزر خرفہ و حماض بہت سود مند ہوتے ہیں مثلاً وہ ضماد جو انار کی جڑ کے چھلکے اور مازو وغیرہ سے شراب میں پانی ملا کر بنائیں خواہ سرکے میں پانی ملا کر طیار کریں ... سو اس قے کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو سرکے میں ڈبو کر معدہ پر رکھتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو تو ادویہ جو باب قے میں بیان ہو چکی ہیں ان کا استعمال کرنا چاہیے **اسہال مفرط کی تدبیر** اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہو باب اسہال میں جداگانہ بسط سے ہم بیان کریں گے وہاں پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو اسہال میں مفید ہے مونگ خواہ مسور خواہ دھنیا بھو کر جوش دیں اور پانی پھینک کر دوبارہ ترش کر کے تناول کریں **پیاس کی تدبیر** یہ ہے کہ سر پر سرد روغن جیسے روغن گل ٹھنڈا کر کے اس طرح ملیں کہ پہلے یافوخ پر ڈالیں اگر کوئی مانع نہو اور سرد پانی سے سر کو برودت پہنچائیں اور لعاب بہدانہ منہ میں رکھیں جو بذریعہ روغن گل کے نکالا گیا خواہ روغن گل اور یاسمین شیرہ پیسہ ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس میں ہوتی ہے۔ زلال آلو بخارا اور آب خیارین اور کدو اور تخم خشخاش سیاہ واصل السوس بھی نافع ہے اور قرابادین میں اسی کتاب کی جو حسب مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو دور کرتی ہے مترجم کہتا ہے اوسکا نسخہ یہ ہے تخم خیار ۹ درم کتیرا چار درم بیاض بیضہ مرغ میں کتیرا بھگو کر بیج کو پیس کر ڈالیں اور گولی طیار کریں اور سایہ میں خشک کریں تین چاٹنے اور چوسنے کی چیزیں جیسے املی۔ پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جاتی رہتی ہے اور جو پیاس بوجہ حرارت کے ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی ہے **سبات** جو عارض ہو اوسکی تدبیر جسوقت اونگھ آتی ہو قصہ کہانی کیطرف مشغول کریں اور زور زور سے باتیں کریں اور اطراف کو اسقدر تنگ باندھیں کہ ایذا معلوم ہو مگر اسقدر ایذا ہو کہ اوسکا صدمہ اوٹھا سکے اور کوئی مانع بندش اطراف کا نہو۔ اور ایک شیاف لطیف کا حمول کرائیں اگر طبیعت بستہ ہو اور جسوقت تپ میں کمی ہو خواہ فرو ہو جائے۔ درمیان دونو شانوں کے پچھنے لگائیں اور گردن کے فقروں میں بھی پچھنہ لگانا مفید ہے **تدبیر بیداری مفرط کی** خواہ محموم کو خواہ اور کسیکو اگر بیداری مفرط عارض ہو اوسکی دوا روغن خشخاش اور اوسکا ناک میں پہنچانا تخم کاہو کے روغن کے ہمراہ اور ہمراہ روغن نیلوفر اور کدو کے خواہ چھینٹا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون بزر البنج وغیرہ خواہ سر پر بھپارہ بخار لینا ان چیزوں کا خواہ سونگھنا نیلوفر اور تفاح کا اور لمسی کا جو دور سے چھڑکی جائے کہ یہ سب تدبیریں نیند لانے کے واسطے کیجاتی ہیں خواہ جو نطولات ترطیب دینے والے ہوتے ہیں یہ باتیں ایسی ہیں جنہیں ہر کس و ناکس جانتا ہے اسیطرح اگر مانع نہو تو شربت خشخاش خواہ لعوق خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ عجب تبرید مخدرات کو دماغ میں پہنچتی ہے بہت سے چراغ اوسکے سامنے روشن کیے جاتے ہیں اور بہت سے آدمی باواز بلند باتیں کرنے لگتے ہیں اور اطراف و سست دیا ایسی تدبیر سے گرہ لگائی جاتی ہیں کہ باسانی کھل جائے اور بندش کسیقدر سختی کے ساتھ ہوتی ہے کہ اوس سے ایذا ہو پھر اور مجالست اوسی آنکھ بند کر کے سو رہنے کی تکلیف دیجاتی ہے اور پھر اوسکی آنکھ جھپکی کہ فورًا سب چراغ دفعتہ بجھا دیتے ہیں اور یکبارگی سب چپ ہو جاتے ہیں اور گرہیں اطراف کی فورًا کھول دیتے ہیں اور پھر اوسے سونے دیتے ہیں۔ اگر قوم میں اس تفہیم کیوجہ سے غفلت خواہ سکون ہو جائے ہمیشہ اوسکا خوف رہتا ہے کہ جوشاندہ خشخاش سیاہ اور لفاح اور اوسکی جڑ بعض یبروح الصنم سے۔ اگر اخلاط بورقی شور اور بتیرا دہ مرض ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہوگا گل نمام اور اکلیل الملک اور اقحوان اور خشخاش کو پانی میں پکا کر موند ہولاتیں اور اسکے بخارات پر سر جھکائیں **درد شکم کے رفع کی تدبیر** اخلاط صفراوی معدہ پر گرنے سے درد شکم پیدا ہوتا ہے اگر شروع درد میں عارض ہو تو مٹھا سا شربت سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہے **خشونت زبان کے دفع کرنیکی تدبیر**

لزوجت جو زبان میں پیدا ہوتی ہے بیت کی لکڑی کی سے زائل ہو جاتی ہے خواہ بید کی لکڑی اور زنجبیل اور [illegible] کے ملنے سے یہانتک
کہ ساری لزوجت برطرف ہو علاج کرتے ہیں — خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور زنجبیل سے ملتے ہیں کا اسطوخودوس چبانے اور ملنے سے ہوتا ہے تخفیف
پیدا ہوتی ہے اور بعض تحقیقات لعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور [illegible] کو زیادہ ایسا بھی نہیں ہوتی — اگر زبان میں
خشونت خود بخود یا بہ یبوست کے پیدا ہوا اور لزوجت کو دفع سے یہ خشونت ہوئی ہو تو [illegible] چاہیے کہ ایسے دنوں میں [illegible] خواہ [illegible]
سکتی خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہے بصورت نمک ہوا اور مصر میں شور سے زیادہ شیریں اور [illegible] میں کہا کہ ہندی میں —
مترجم کہتا ہے شاید مراد اس سے مصری سپید ہے جو ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری [illegible] مصر کے
بنی ہوئی ہے دیکھی جو ایک شخص نہایت خوش عقیدہ کی سے [illegible] جناب [illegible] استاد الکل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ سیدی
سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا و مولی الکونین کی جدہ والی عبد اللہ [illegible] جناب مولانا [illegible] صاحب قبلہ لقب
[illegible] مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ قند سے یہ مصری بنائی گئی ہے اور قندی شکل ہے صاف اور سفید بہت تھی مگر چراغ کے عکس سے
ایک سرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اوسکی لطافت عجب یاد آتی ہے کمال درجہ ہوتا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ
میں شاید مصری اور قند وغیرہ ولایت میں کم پہنچتا تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہیں بیان کرتا ہے اب اس زمانہ میں تو اونسے اعلیٰ تک
بخوبی ہندوستان کی چیزوں سے وہاں واقف ہو چکا ہے [illegible] الغرض اس مصری سے بموجب قول ابو جالینوس حکیم کے بقدر باقلے
لیکر بہا کے ساتھ زبان پر ملیں کہ طبیب کامل کرتے ہیں اور خشکی دماغی زبان بجاف ہوتی ہے [illegible] کا ہونہ اکثر اوقات کو ملا
رہنا لزوجت لگا اچھا نہیں اور اس ہیئت پر ہونا ہے کہ زبان میں خشکی زائد پیدا ہوتی ہے [illegible] سے در سے لیے ہو [illegible]
اوسکی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہے تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنی سبب کہ تکلیف اور ایذا ہوتی ہے اور بخارات [illegible]
ہو جاتا ہے اور قوی میں ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی چھینکنے سے نکسیر چلنے لگتی ہے لہذا ضرور ہے کہ پیشانی اور آنکھ اور ناک کی مالش کیجائے
اور اونکے [illegible] کو دلائے جائیں اور [illegible] یعنی زیر و فوق کی مالش [illegible] کیجائے اور [illegible] کھینچے جائیں اور نشست برخاست کی وضع بدل
دیجائے یعنی پہلی وضع سے دوسری وضع کی طرف لائی جائیں اور اطراف یعنی کہ سر اعضا کے و باندھے جائیں اور اونکے کانوں میں روغن
بنفشہ کا بل بحرارت ڈالے جائیں کہ ان روغن کی حرارت مزاج خفیف سے ہو بہت گرم ہوں اور ان کے بعض [illegible] کی ترطیب [illegible]
زیادہ سو کرنی چاہیے اور اونکے [illegible] خواہ [illegible] لگانے سے کوئی اور شے رکھی جائے چھینکنے سے قبض پیدا ہوا اور دفعتہً سو کر سے
چونکائے جائیں اور نہ کسی فاحش کا غبار اور دھواں بلکہ جو شے کہ اس کی بو میں تیزی ہو اس سے انکی حفاظت کرنی چاہیے اور [illegible]
بالکل [illegible] پانی بھی [illegible] ہمراہ اسطوخودوس دریائی کے [illegible] سونگھنا چاہیے دوسرا اگر جسم کو عارض ہو
اوسکی تدبیر اطراف کو [illegible] ان کو [illegible] خوب کسی [illegible] اور قدم کی مالش کریں اور شیاف [illegible]
کا استعمال کریں جو زیادہ کو [illegible] سے اطراف [illegible] اور [illegible] سے حرارت کو [illegible] کریں اور کو
[illegible] قطع نزلہ اور کھانسی وغیرہ کے [illegible] گل [illegible] بنفشہ [illegible] سادہ وغیرہ سے [illegible] پیدا ہوا ہے [illegible]
[illegible] کے روغن گل اور روغن بنفشہ سادہ کا استعمال [illegible] کرنا چاہیے اگر ایسی [illegible]
کافی نہوں اس وقت فضولات [illegible] ہمراہ [illegible] شریک کریں [illegible] اطریفل [illegible] کریں [illegible] خشخاش وغیرہ [illegible]

سر پر بخار اوس وقت کے کہ تپ اوتر جاے اور کسیوقت جائز نہین پھر زوال تپ کے یعنے بعد گذرنے اوسکی نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو بکری کا دودہ سر پر دوہنا چاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو تو عورتونکا دودہ اگر بدن مین امتلا و رطوبت جو بسورت ہوتا ہے سبات کا موجب ہو اوسوقت دودہ کے دوہنے سے اجتناب کرنا واجب ہے اسیطرح تمام تدبیرات جنسے ترطیب پیدا ہوتی ہے اونکا ترک بھی ضرور ہے البتہ مرطبات کا استعمال [illegible] کیا جاتا ہے کہ بخارات خالی اوٹھتا ہو اور سر مین خشکی اتنی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سر مین امتلا بخارات رطبہ کا ہو تو مناسب ہے کہ بذریعہ تدبیرات خواہ [illegible] سکے اسفل کی طرف جذب کرین اور اعضاء اسفل کو باندہنے کام بانڈھین حتی کہ ہتھیلیون بذریعہ لنگوٹہ وغیرہ کے کہانسی جو محموم کو عارض ہو کہانسی اگر اوقات محموم مین کہ حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کہانسی کے دفع کے واسطے ہوتی ہین گولیان کہانسی کی اور لعوق خشخاش جنکی ساخت لعوق باردہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو رکھین اور شیرہ تخم قرع وطیون کے استعمال سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے جیسے دوائی جو خالص روغن گل اور لعاب اسپغول او عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جاے اوسکا استعمال کرین **بطلان شہوت طعام محموم کی** اکثر سقوط اشتہا کا سبب فم معدہ مین ہوتا ہے اور اونہین علامات سے جو باب سقوط اشتہا مین مذکور ہو چکے پہچان سکتے ہین اور بذریعہ قے خواہ دست کے اوس مادہ کا اخراج بھی ہو سکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبہی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتا ہے کہ اونگلی حلق مین ڈالکر خالی [illegible] سے آمادہ نکلنے پر بذریعہ قے کی کہ دین خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کچھ نکل چکی ہو کہ اوسوقت یہ تدبیر بہت مفید ہے [illegible] اور جو ضعف کہ ہوتا ہے اوسوقت اوس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے اونہین قواعد سے جو [illegible] علاج [illegible] معلوم ہین ان بیمارون کے پاس ایسی چیزین جنکی بو سے تنبیہ اشتہا ہو [illegible] رکہنی چاہیین اور سونگہانی چاہیین [illegible] پانی مین بہگو کر خواہ پانی اور سرکہ مین ترکیے اور ایسی چارتیات جو محمومین کے واسطے خاص ہین جیسے طباشیر خواہ جوارش آلو وغیرہ کہلانی چاہیے اور تہوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور کسی قدر فواکہ جنکی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور یہی ہر وقت [illegible] کہلانے چاہیئین اور [illegible] کہ اوس غذا کا جسے قریص کہتے ہین جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہین خواہ مچہلی اور چلوان سے [illegible] قریص طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائین بطور لعوق کے چٹانا چاہیے اور معدہ پر بعد ایام اولی کی ضمادات لگانے چاہیین جو فواکہ سے بناے جاتے ہین اور اونمین کسیقدر قسط [illegible] اور ایلوا بھی بہ نسبت اوسکے وزن معلوم شریک کیا جاے اور مالش خوشبو دار ان کی معدہ پر بہت مفید ہے [illegible] جو محموم کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بہوکہا ہونا جسے جوع البقر بہی کہتے ہین اگر محموم کو عارض ہو اوسکا علاج مشمومات یعنے سونگہانے کی چیزون سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل اسپغی سرکہ مین ترکے سونگہانا چاہیے اور مطعومات جو ایک غذا خاص مرکب گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریون مع سرکہ سے پختہ کرتے ہین وہ سونگہانا چاہیے اور فقط روٹی گرما گرم اور گوشت بریان کی بو اسکے دماغ تک پہونچائی جاے اور اطراف مین بندش کیجاے اور کان اسکے زور سے کہینچنے چاہیین اور بال بھی خوب کہینچنے چاہیین اور تقویت دماغ کی ذکاوت شمردہ سے کیجاے جو ترطیب بھی پیدا کرسکین اسلیے کہ اکثر لیثرغس خواہ جوع البقر بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتا ہے اور فم معدہ حس مین بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ کی دماغ سے بذریعہ اون شعبون کے اعصاب دماغ کے جنکی راہ سے حس معدہ کو پہونچتی ہے لاحق ہوتا ہے یعنے چونکہ دماغ مبدء حس ہین فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ مین بھی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اون شعبون کے بطلان حس ہو جاتا ہے اور تمام بدن خواستگار غذا کا رہتا ہے مگر حس فم معدہ کی خواستگار غذا کی نہین ہوتی **سیاہی زبان** جو محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت جلد ہیل ڈالین جلا کرنے والی دواؤن سے ورنہ نمک بخارات

بقیہ چڑہ کے مریض کو مبتلاے سرسام کردینگے **شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو** اوسکا علاج حکنی چیزون سرد مزاج اور شیرینی سے کرین — **غشی جو محموم کو عارض ہو** کبھی اونکو غشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا بشدت گرتا ہے اور اذیت پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بروقت نوبت کے میدہ کی روٹی کا ٹکڑا آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کہلائین **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہون تو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی بروقت غشی کے ہو تہوڑی سی روٹی مین درہم شراب کہنہ ملا کر کہلائین اور اگر حاجت طعام کی ہو شراب سیب کہنہ جسکی فضول مائی متحلل ہوچکی ہین پلائین فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور قے کرانی بہی نافع ہے دونون پنڈلیون کا باندہنا اور ہاتہ پانون کا گرم پانی مین رکہنا مفید ہے اور جیسے ہی غش سے افاقہ ہو مقتضاے حزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جو کے ستو جسمین دانہ انار بہی شریک ہون ٹہنڈے ٹہنڈے فورًا کہلانے چاہییے **ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو** ضیق نفس ان لوگونکو یا بوجہ عروض تشنج اور خشکی عضل نفس مین بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر دماغ سے حلق مین اوترتا ہے اس سے ضیق نفس عارض ہوتی ہے یا اوسی پٹہے مین جو دماغ سے اعضاے تنفس تک آتا ہے غلبہ ضعف کا ہوتا ہے لہذا ضیق النفس کی پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کا علاج آبزن مرہم سے کرنا چاہئیے کہ خشکی رفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزون سے جو انصباب مادہ حائلہ کو منع کرین اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج دماغ کی تعدیل کرین اور جس سوء مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اوسکا علاج کرین اور مالش گردن مین ایسی چیزون کی کرین جیسے تبرید اور ترطیب حاصل ہو اور مقتیر معدہ پر بہی صندل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل روغن گل وغیرہ ملا کر رکہا جاتا ہے — **شدت کرب جو محموم کو عارض ہو** اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اوسمین ایک لاذع اور چبہنے والی چیز پیدا ہو اور اذیت اوسکی قلب تک پہونچتی ہو ایسی صورت مین معدہ کی تبرید اون غذاؤن سے کرنی چاہیئے جو مفصلاً مذکور ہو چکی ہین اور ٹہنڈی ہوا پنکہے وغیرہ سے اوسکی ترویح کرنی چاہیئے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہان اونکا بستر اور خوابگاہ تجویز کر کے بچہونے پر کونپل اور شاخین سرد مزاج درختون کی اور بہی سرد پہول جیسے نیلوفر گلاب وغیرہ بکہیرنے چاہئین خواہ ایسے موضع سے جسکے قریب نضوجات ہون یعنے عرق خواہ پانی جو خوشبو اور سرد چیزون سے نکالا گیا ہو اکثر کرب مین ان لوگونکو حقنہ ہاے بارد نافع ہوتے ہین جو آب کدو اور خبازی آب برگ خرفہ سے مع آب حی العالم اور روغن گل کے طیار کیے جائین **دشواری نوالہ اوتارنے کی جو محموم کو عارض ہو** نوالہ خواہ لقمہ اوتارنے مین دشواری اگر حمی مطبقہ مین پیدا ہو فصد کر کے تہوڑا سا خون نکال ڈالنا چاہیئے اور بسہ کدو اور کاہوے سبز پختہ کر کے غذا دینی چاہیئے اگر اس تپ مین کسیقدر اشتہاء طعام مین جودت ہو اور اچہی طرح مریض کہانے کو کہا سکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر ایسی غذا جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیئے اور اگر باوجود عسر ازدراد کے قبض بہی ہو حمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہ نسبت مسہل مشروب کے **برد اطراف جو محموم کو عارض ہو** اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے بیٹہہ جاتی ہے اور ہاتہ پانون ٹہنڈے ہو جاتے ہین اور حرارت اندرونی کی تبخیر سے بخارات سر پر چڑہنے لگتے ہین ایسے وقت مین چاہیئے کہ انکے ہاتہ پانون گرم پانی مین رکہے جائین اور آب سرد پینے نہ دین **بیان عام حمی صفراوی کا** صفراوی تپ کی تین قسمین ہین غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ غب دائرہ یا خالص ہے یعنے محض عفونت صفراوی سے پیدا ہوئی ہے یا غیر خالص ہے کہ صفراے غلیظ سے جسمین آمیزش بلغم کی ہے پیدا ہوئی ہے اگر اختلاط دونون خلط یعنے صفرا اور بلغم کا ایسا ہوا ہو کہ دونون ملکر ایک ہو جائین اور اجزا مین تفرقہ باقی نہ رہے اور یہی تپ فارقی

درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلیے کہ شطر الغب کی پیدائش دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونون جدا جدا ہوتی ہین اور اس تپ یعنی غب غیر خالص کا باعث ایکہی مادہ ہے جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنے بلغم اور صفرا سے اور گرم کا اختلاط خلط سرد سے ہوگیا ہو جاوے اور بدشواری و بدیر اوس مرکب مادہ مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادہ مرکبہ کا دشوار ہوتا ہے اور دیر مین ہوتا ہے۔ اور چونکہ شطر الغب مین دونون مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہین دونون تپ کی نوبتین بھی جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص مین بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اسقدر دیرپا ہو جاتی ہے کہ ایک ششماہی تک زائل نہین ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا مین ترہل اور ڈھیلاپن اور طحال کی مقدار بڑہ جاتی ہے۔ محرقہ اقسام لازمہ ہے مگر اوسکی کمی اور بیشی کا فرق محسوس نہین ہوتا اور اعراض اوسکے بہت شدید ہوتے ہین اسلیے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہی اور قریب قلب کی رگون مین فم معدہ کے خواہ اطراف جگر مین خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ محرقہ کا مادہ اونہین شریف اعضا مین ہوتا ہے جو قریب قلب کے ہین۔ اور غب دائرہ مین عفونت صفرا گوشت خواہ جلد مین ہوتی ہے جو قلب سے دور ہین اور غب لازم مین مادہ مرض پھیلا ہوتا ہے تمام بدن کی اون رگون مین جو قلب سے دور ہین۔ پیاس بشدت اور کرب اور قلق اور بیداری ہذیان تلخی دہان ہونٹہہ کی خشکی اور اونکا پھٹ جانا اور دردسر یہ سب اعراض صفراوی حمیات مین بہت ہوتے ہین اور طبیعت اکثر اوقات مائل بخشکی ہوتی ہی اور قبض رہتا ہے اسلیے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلی کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسامی پیدا ہو یا ظاہر بدن کیطرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بحران ہو۔

غب مطلق کا بیان اور اوسکو طریطاوس بھی کہتے ہین

نوبت غب دائرہ پہلے شعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھنے لگتے ہین پھر سردی لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہی بہ نسبت اور لرزون کے کہ اس لرزے مین بالکل سردی نہین ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جب سردی اس لرزہ مین محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہان مادہ تپ ٹھہرا ہے متوجہ ہو کر بیٹھ جاتی ہے اور بیرون جسم برودت محسوس نہین ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھتے ہین اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اسمین سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہو چکا ہے غب دائرہ کے پہلے تین چار اولی نوبت مین لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور حمی ربع مین امر بالعکس ہے۔ ایضاً غب کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے اور ربع مین اسکے برعکس ہے۔ ایضاً غب مین برودت رفع کرنے نوبت کے زیادہ براد ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب بنارسی کے اوسمین مادہ غلاظ قوام نہین ہوتا۔ مگر اینکہ غب غیر خالص ہو تو البتہ بول خام اور غلیظ ہوتا ہے حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتہ بلمس پر جلتی دیرتک رکہا جاے التہاب کی زیادتی نہوگی بلکہ آناً فاناً کمی التہاب کی محسوس ہوگی در محرقہ مین دمبدم التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے جو عوارض کہ غب مین پیدا ہوتے بیداری بدن گرانی سر کے مگر بعض اقسام غب غیر خالص مین کہ سر گران بھی ہوتا ہے۔ پیاس اور غضب اور دلتنگی لونا کسیکا ناگوار اور نبض مین حدت اور سرعت بقیاس نبض جمیع حمیات کی اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اسلیے کہ خلط صفراوی نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور برودت منتہی کے اختلاف مین زیادتی پیدا کرتی ہے۔ مگر اختلاف نبض کا غب مین تمام حمیات خلطی سے کم ہوتا ہے اور باینہمہ نبض مین صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت بھی نبض مین بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض مین

سوای ایک اختلاف خاص کے جو قوت حرارت عفونت سے عارض ہوا ہے اور اوسی نے تپ پیدا کی ہے اور کسی قسم کا اختلاف نبض
اکثر واقع نہین ہوتا ابتدا مین ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پہیل جاوے نبض مین تضاغط یعنی تنگی پیدا ہوتی ہے بعد ازان
قوت اور سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اشتداد نہین ہوتا غب کی وجود پر عمر اور عادت اور بلد اور پیشہ
اور مستعد ہونے اندام جسم کا اور فصل بہی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہے وہ بہی دلیل غب کی وجود پر ہوتا ہے اگر غب
مرکب ہو جاوین ہر روز ایک تپ کا لوم نوبت ہو گا پس جو شخص غب کی شناخت مین رعایت نوبت کی کرے اوسی غلط واقع ہوگا
پس واجب ہی کہ فقط شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کو اون دلائل کی تاکید اور تائید مین رعایت کرے غب کی بیماری کو
کبہی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبہی اونہین ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگہ کے کوئی واسطہ
چوٹ مین آئی ہے **فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے** غب خالص اکثر بہت ہوتی ہے
اور اوسکی نوبت ۱۲ گہنٹے سے بارہ گہنٹے پر ختم ہو جاتی ہے اور ۱۲ گہنٹے سے بہت زیادہ نہین ٹہرتی پہر اگر زیادہ ٹہرے تو غب غیر خالص ہے
اور اسکی نوبت کا زمانہ اکثر سات گہنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن مین بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدن کی
پراگندہ ہوتی ہے حالانکہ اوسی اطراف سرد ہوتے ہین اسیطرح غب خالص کی تدبیر مین اگر خطا واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہین
رہتی اور بیشتر بسبب لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت مین بوجہ واقع ہونے قے خواہ اسہال صفراوی کے دفع ہو جاتی ہے بشرطیکہ قے
خواہ اسہال سے تنقیہ کل مادہ کا ہو جاوے اس تپ مین نضج اول پہلے خواہ تیسرے یا چوتہے نہایت درجہ ساتوین روز ظاہر ہوتا
ہے اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجہنا چاہیے اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہا کرے وہ بہی غیر خالص ہے غب
خالص کے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت مین بہ نسبت نوبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ اور منتظم نسبت سے ہوتا ہے اور غیر خالص
مین تزید مختلف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے اسیطرح اگر چند نوبت پیہم بیچ وار اور بلا کمی اور بیشی اور اعراض کے واقع ہون
غب خالص خیال کرنی چاہیے جملہ علامات تپ کی طولانی ہونے کی ابہی بیان ہو چکے اگر ابتدا سے تپ مین لرزہ شدید اور جسم کا
پایا جاوے اور اواخر تپ کے وقت عرق کثیر پیدا ہو پہر اس تپ کی غب خالص ہونے مین ہرگز شک نکرنی چاہیے غب خالص مین اکثر لرزہ
پائی جاتی ہے اور اسکے بدن مین ایک قسم بخار رطب اوٹہتا ہے گویا پسینا نکلا چاہتا ہے اور اکثر بعد اسکے پسینا برابر ہوتا ہے غیر خالص
مین سردی کی زیادہ اور اشتداد پیدا ہوتا ہے اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتا رہتا ہے چوبیس خواہ تیس گہنٹے تک پہونچتا ہے اور حسب درجہ
اڑتالیس گہنٹے مین باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کے ہوتا ہے مثلا اگر ۳۰ گہنٹے نوبت رہی تو ۱۸ گہنٹے سکون اور
فترت ہوگی اور ۲۴ گہنٹے کی نوبت مین فترت بہی ۲۴ گہنٹے ہے اور جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گہنٹے سے ہو اوسیقدر اسکو طول
سمجہنا چاہیے اور ترکیب سے قریب اور غب غیر خالص مین نضج مادہ کا دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور [illegible]
[illegible] نہین ہوتی اکثر تپ بدون [illegible] عرق کثیر کے اوتر جاتی ہے اور اکثر بدون لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت
اس تپ کی ایسی تیز نہین ہوتی جیسے غب خالص کے اور شدت اسکا یعنی مقدار نوبت کی زیادتی سے ہوتا ہے اور [illegible] نہین ہوتی بلکہ
زیادتی وقت مین تقدیم پیدا ہوتا ہے پہر کبہی ہو جاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ مین کم ہوتے ہین شطر الغب کا بیان
اسکی یہی ہے کہ باوجودیکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کرکے نوبت مین شدید ہو جاتی ہے اور جو اعراض غب کے

بیان ہوئے اونکی شدت ایک دن کے بعد ہوتی ہے جالینوس کی رای یہ ہے کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہے ہمکو اس رای میں کچھ شک ہے آیندہ بحث بھی دم میں ذکر کرینگے علاج غب خالص کا پہلے جو قواعد اوپر علاج حمیات میں بطور عام بیان ہوئے اونہیں یاد کرکے جو کچھ از قسم استفراغ خواہ تغذیہ یا اور امور جنکی مراعات تپ میں ضروری ہے کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدا میں مسہلات قوی خواہ استعمال ہلیلہ زرد کی اجازت دیتا ہے اوسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے ہان اگر وہ ضرورت ہو جو ہمنے بیان کی ہے کہ مرض ہیجان سے ہو اوسوقت مضائقہ نہیں بلکہ ابتدا میں بہت علک بقدر تلیین طبیعت تمر ہندی وغیرہ سے بمقدار ۱۲ تولہ تخمیناً آب گرم میں تمام شب بہگو کر صاف کرکے شیر خشت یا ترنجبین ڈالکر پلائیں خواہ آب انارین او رشکر سرخ اور یا جوشاندہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زبیب خستہ برآوردہ یا زلال آلو بخارا ہمراہ ترنجبین اور شیرخشت کے خواہ شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ اور شیر لعاب اسبغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ ازلاق اور تلیین دونوں کرتا ہے یا تلیین بذریعہ جوشاندہ عدس اور لبلاب بہی کرین اور حقنہ ہای نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس روغن بنفشہ اور آب برگ چقندر روغن بنفشہ اور بورہ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے تلیین اوزان وغیرہ سے اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہے اسلیے اچہا ہی کہ تبرید جو خواہ کوئی اور غذا بدون تلیین کے ندی جاے علاوہ یہ ہے کہ مسہل کا استعمال ابتدای غب خالص میں اتنا مضر نہیں ہے جسقدر اور حمیات میں اگرچہ غالب خواہ فساد مسہل کا عظیم ہے اگر ممکن ہو تین دو روز تک فصد نکرین تو یہی کرنا چاہیے اور اسلیے اگر مرض ہیجان ہوا اور بدون فصد کے ضرر زیادہ ہو اس باب میں فصد لینا چاہیے پس جو خطا ابتدا اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے بہ نسبت اوس خطا کے جو ترک میں اس تدبیر کے واقع ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مریض میں کسیطرح کا تحریک نکیجاے مگر کسی ضرورت سے اور غذا ندیجاے مگر بعد حصول شرائط مذکورہ کے اور ادرار بول کا شربت ہای تخمہا سے مدد سے کیا جاے اور اسکا لحاظ رہے کہ بروقت نوبت آنے کے مریض گرسنہ ہو بلکہ اوسکے معدہ میں کوئی شے ہضم یافتہ بہی نہو بلکہ واجب ہے کہ صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جاے اور اوسکے [illegible] بعد آب جو [illegible] اوس دن کی [illegible] نوبت نہو اور بروز نوبت بعد نوبت کے سکنجبین کا استعمال بہتر ہے اسیطرح پاؤن کا گرم پانی میں رکہنا [illegible] مناسب ہے بعد نوبت کے تاکہ [illegible] حرارت کو بطرف اسفل کے کہینچ لاے۔ جو پسند ہے کہ ابتدا ایام میں ہمراہ سکنجبین کے شیرہ جات اولی بزورات [illegible] کچہ [illegible] میں بہی شریک ہوان خواہ قبل از نوبت میں خواہ بعد نوبت کے سکنجبین پلائی جاے اور بعد نوبت کے آب جو کا استعمال کیا جاے اگر تلیین طبیعت کی ضرورت ہو آب انار آب [illegible] پلانا چاہیے [illegible] غذا کے اور رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان ہو چکا کرنی چاہیے [illegible] نضج قریب ہو تلطیف زیادہ کیجاے اور ایام اول میں آش جو کہلائیں خواہ سرد پانی میں روٹی کے ٹکڑے [illegible] بہگو کر [illegible] کہلائیں [illegible] چہانکر رقیق کرکے کہلائیں۔ اور کبہی [illegible] کا [illegible] لیا جاتا ہے۔ اگر معدہ میں غذا ترش ہو کر فاسد ہو جاتی ہو تو اوسوقت [illegible] آش جو کی جو بہت رقیق نہیں ہوتی دینا چاہیے پہر اگر اوسکے پلانے کی حاجت شدید ہو تو تہوڑی سی بیخ کرفس اوسمین جوش کرکے ڈالدین تو قوی ہو جاے اگر معدہ کی برودت اس سے بہی زیادہ ہو اور تپ بہت شدید اور صفراوی محض نہو بموجب تجویز صاحب بقراط کے تہوڑی سی پچ سیاہ آش جو میں شریک کردین۔ اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہو جاے کہ بحران قریب ہے فقط آش جو اور آب انار اور سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیے۔ فواکہ جو لائق ایسے محموم کے ہیں انار شیرین اور ترش اور آلو بخارا پختہ اور خام اور تربوز اگر ہضم ہوجائے تو نہایت نافع ہے اور لذیذ بہی ہے طبیعت نرم کرتا ہے اور مدر بہی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اور پسینا بہی نکالتا ہے۔ اور کبہی ککڑی جسے اہل دیہات پہوٹ کہتے ہیں ایسے وقت میں ضرر نہیں کرتی۔ ترکاری میں کدو [illegible] ککڑی کا ہو مناسب ہے۔ یہ بہی ضرور جاننا چاہیے کہ کبہی غب میں غذا کے

مریض سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ میں پائے تیہو اور خصیہ مرغ اور دماغ ہرغالہ یعنے بھیڑ کا بلکہ پتلی نہو خواہ زردی بیضہ کی کھلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزوں سے ترطیب زائد حاصل ہوتی ہے۔ یا غرض تبرید اور ترطیب دونوں ہوتی ہیں جس طرح کشک شعیر دیتے ہیں مگر تبرید میں پیش از حد افراط جائز نہیں ہے خصوصاً ابتدا غب میں مگر اسلئے کہ التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ کیطرف مظنون ہو خواہ غب سے لازمہ ہو جانے کا خوف ہو۔ جب بحران کا وقت اور اوسکی آمد دریافت ہو جاوے اور بول میں نضج معلوم یعنے رسوب محمود پیدا ہوں جیسا فن کلیات میں بیان ہو چکا ہے اوسوقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت اسقدر غالب آچکی ہے کہ جس طرح نضج کیا ہے خود بحران بذریعہ ادرار خواہ کسی اور طرح کرکے مادہ کو مقہور کریگی اور زوال مرض کا ہو جائیگا تو کیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی تدبیر علاجی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ ادرار ہو خواہ اسہال یا قے اور عرق ہو اور جو دوا خلاف توجہ طبیعت ہو وہ ہرگز دینا جائز نہیں ہے۔ اور اگر میلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کیطرف ظاہر ہو طبیب کو اجزا مسہلہ دینی مناسب ہیں مثلاً سقمونیا بقدر ایک دانگ جلاب میں ترکیب کرکے خواہ جوشاندہ ہلیلہ زلال تمر ہندی اور ترنجبین اور زبیب مع بیخ کاسنی اور رازیانہ الماس کے ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرانا چاہیے۔ اور ان اجزا کی تقویت شاہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بھی جائز ہے۔ قرص ہلیلہ تیار مسہل بھی ایسے مریض کو مناسب علاج ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے۔ ہلیلہ زرد مقشر برادہ دو درہم چار درہم شکر طبرزد بیس درم سقمونیا ایک دانگ سفوف کرکے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے۔ بعد از مسہل مدرات کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر التہاب شدید ہے اور استفراغ ہو چکا ہے تو ملطفات قوی کا پلانا مضر نہیں ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر میں بیان ہو چکا اور کبھی یہ التہاب فقط غذا دینا اور جلد پر گرنے سے دفع ہو جاتا ہے۔ حمام قبل از نضج کے جائز نہیں اور بعد نضج اور وقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً جو عادی غسل حمام کی رکھتا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ غب میں قبل از نضج کے حمام میں غسل سے پرہیز کرنا ایسی بڑی خطا نہیں ہے جیسے اور حمیات عفنیہ میں خطا ہے۔ حمام وہی مناسب ہے جسکی گرمی معتدل ہو اور ہوا اوسکی شیریں اور تر ہو کہ اوسمیں بآسانی عرق پیدا ہو اور قلب میں حرارت حمام سے التہاب پیدا نہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی میں ملا کر بدن پر تھوڑی مالش کیا جائے دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں بلکہ بہت جلد نکل آئیں دیر تک ٹھہرنے سے تو چند بار جانا بہتر ہے۔ نکلتے وقت نیم گرم پانی سے بدن پر نہ لگانا خواہ اوسمیں خود بار لگانا اور اتنا ٹھہرنا جسقدر ناگواری پیدا نہو بہتر ہے۔ جب حمام سے باہر آئیں شراب سپید رنگ پلانا چاہیے جسمیں پانی کی آمیزش زیادہ ہو اور کمل خوب اوڑھ کر لیٹیں کہ خوب پسینا نکلے گا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہے تو نضج پا جائیگا۔ بعد اسکے غذا بارد رطب اور بالطبع لا اسکو بھی اسی مزاج کی کھائیں۔ بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے میں کچھ ڈر نکرنا چاہیے اسلئے کہ جس قدر شراب کا سکر خواہ شدت کم ہو جاوے یا لوٹ جا یا قبابندہ کہ قوت سکر کی جو شغب میں ہوتی ہے شئے محتاج بتحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اوسمیں سرایت کرکے نافذ ہوتی ہے تھوڑی بھی اوسمیں یا قبابندہ کی تدارک میں بجائے کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بجائے تبرید اور ترطیب کی اگر اعراض شدید مثل پیاس اور دردسر اور بیخوابی وغیرہ کے ہوں اونکا علاج تو فرداً فرداً بیان ہو چکا۔ اور اگر بعد بحران کے کسیقدر حرارت باقی رہجاوے کہ لازم ہو اوسوقت سکنجبین سادہ مع مدرات بذرہ کے دینا چاہیے خواہ اوسمیں بزور بذرہ جوش کرکے داخل کریں۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا بعینہ علاج غب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق میں ہوتا ہے اسلئے مراعات احوال نضج کی اور خبرگیری زیادہ کرنی چاہیے اور تبرید بھی بذریعہ سکنجبین بزوری جسمیں تخم خیار اور تخم کاسنی خصوصاً

دونوں کو خوب کر کے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور سے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے ۔ اور لطیف غذا کا خیال غب لازم میں زیادہ رہے اور نرم حقنہ ابتدا میں استعمال کیے جائیں اور ادرار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر میں نرمی اور سہولت کا التزام رہے کہ مسہلات قویہ ابتدا میں تجویز کیے جائیں خواہ جو اور وہ یہ قریب مسہل ہیں اونسے بھی احتراز واجب ہے ہاں بقدر شربت بنفشہ مضائقہ نہیں اور آب فواکہ جو مسہل خواہ ملین ہیں اور سوای حقنہ ملینہ کے اور کسی طرح کی ملین خواہ مسہل کا استعمال درست نہیں ہے ۔

علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہیں جنکی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص میں فرق ہے وہ ایسے امور ہیں کہ جمیع حمیات بارد ہ اونمیں شریک ہیں ۔ اونہیں امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزیں جنکی اجازت غب غیر خالص میں نہیں دیجاتی ہے اور غب خالص میں اونکی اجازت دیسکتے ہیں ۔ مثلاً غب خالص میں بلا انتظار نضج مادہ استفراغ کی اجازت ہے خواہ اگر کبھی انتظار نضج کا غب خالص میں کریں تو انتظار نضج کا اکثر نہیں کرتے ۔ اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص میں جائز ہے اور غیر خالص میں بالکل ناجائز ہے اسلیے کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہے اور حمام بلغم ناپختہ کو اوس مادہ سے ملا دیتا ہے جو صفراوی عفونت پر رکھتا ہی اور وہ گرم کے رو سے اوس عفونت زیادہ سے ملتا ہے اور بقدر رطوبت تحلیل ہو جاتا ہے اور کثیف باقی رہجاتا ہے ۔ یہ بھی فرق ہے کہ غب خالص میں غذا ہر روز دینی چاہیے اور غیر خالص میں غذا خواہ وہ چیزیں جو قریب بغذا ہیں جیسے ماءالشعیر جو پتلا ہو ایک دن چاہیے اور ایک دن نہ چاہیے جو روز نوبت ہو ۔ غیر خالص میں الشد الیوں چاہیے کہ شیرینی ہو اور کسیقدر عفونت بھی پیدا کرے جائز ہے اور ابتدا مرض میں غذای غلیظ بھی درست ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمیں اسقدر غذا غلیظ جائز نہیں ہے ہر چند بالطیف غذا کیجاسے لاحق ہو چیز اسقدر لطیف ہوتی ہے کہ اوسکی غب خالص میں درست نہیں ہے ۔ اور غب غیر خالص میں اگر اوائل میں غذا غلیظ کا موقع نہو اور لطیف کریں تو غذا لطیف دینے سے بہتر کیا ہوتا ہے کا الصب ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمیں یہ بات درست نہیں ۔ تیرے یہ غب غیر خالص میں بوجہ شرکت بلغم کے گرم ہوتی ہے ۔ اور ابتدا میں تیر حقنہ سے اقتصار بھی غیر خالص میں جائز ہے ۔ اور اسہال قوی میں انتظار نضج کا بخوبی کرنا چاہیے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے ۔ اور آب جو میں ادویہ منضجہ مثل تخم کرفس وغیرہ کے جیسا اوپر بیان ہوا ہے غب غیر خالص میں جائز ہے جیسے کسی معدہ میں غذا ترش ہونے کے سبب سے آمیزش کا جواز اوپر مذکور ہو چکا ہے ۔ بلکہ غب غیر خالص میں اس سے بھی قوی تر چیزیں آب جو میں پکا سکتے ہیں تاکہ تبیز مثل فنجنکشت اور سعتر اور فوذنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شریک کرنے کی بسبب مزاج ضرورت ہوتی ہے چقندر انگور بہت سودمند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جاوے ۔ اور آب نخود آب جو میں ملاکر بھی مفید ہے اور آخر میں فقط چنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے ۔ اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے کسیقدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفرا سے کسقدر ہے کہ بمطابق اوسکے علاج میں اختلاف کیا جاوے ۔ اگر تھوڑی سی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غب خالص کے ہے تو بہر حال بھی تھوڑی سی مخالفت کرنی چاہیے جب قارورہ غب غیر خالص میں غلیظ ہو جائی تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہیں ہے ۔ غب غیر خالص میں بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہیں ہے ۔ جو مسہل اول میں اس غب میں دیا جاوے اور فضلہ جو اوس کا معتدل ہو اور ان اجزا سے ترکیب اوسکی اچھی ہے گلقند کو پانی میں پکائیں اور سکنجبین اوسمیں داخل کریں یا بنفشہ گلقند اور سکنجبین میں ملا ہو اسکا

شریک کیا جاتا ہے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا تربد داخل کیا جاے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ابتدا مین حقنہ کا استعمال سب سے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اور قسم کے مسہلات کی اجزا حقنہ کے یہ ہین۔ گوکہرو بابونہ چقندر قرطم بیخ کرفس سپستان انجیر تھوڑا سا تربد اور ان اجزا مین املتاس اور روغن کنجد اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کرین اور کبھی ان مذکورات مین سے ایک ہی جزو کی حاجت ہوتی ہے جب کبھی ابتدا ہی سے تپ خالص نہ ہو یعنی جسقدر زیادہ غیر خالص ہوگی اسیقدر قوی اور مسہل بلغم کی ضرورت زیادہ ہوگی۔ نضج کی مددگار دوا سکنجبین ہے جسمین کسیقدر گلقند شریک کرین خواہ سکنجبین اصولی۔ اور بعد روز ہفتم کے طبیخ افسنتین پینا چاہیے کہ وہ نفع کریگا اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی۔ اسیطرح آب رازیانہ اور کرفس ہمراہ سکنجبین کے بھی نافع ہے۔ اگرچہ وہ دن بھی یہ تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرص ورد صغیر جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہے اوسکا استعمال کچھ مضر نہین اور اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہوجاوے پھر بدون استعمال قرص غافث کے چارہ نہوگا اور جوشاندہ غافث کا بھی ضرور دینا چاہیے کہ اسپر زیادہ تفتیح اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہے اور اطراف شراسیف کی تسخین کماد سکنجبین کے ذریعے سے کرنی چاہیے اور اگر ضماد سے تسخین کرین ہوسکتا ہے۔ اور مراق پر اونکے ضماد مفتح اور مرخی لگائین اگر اس مقام پر نہ خواہ کسی طرح کی سختی وغیرہ عارض ہو۔ ایسی تدبیر کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نضج ہوچکا پھر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہیے۔ اگر بعد اسہال اور ادرار کے کچھ گرانی شراسیف مین داہنے طرف پائی جاے اوس سے خوف کرنا چاہیے۔ اور مستفرغ جیدہ ایسے وقت مین یہ ہین ایارج ۵ درم تربد ۲ درم تخم کاہو یا کاسنی اور غافث ۳ درم تخم کرفس بلیلہ زرد کابلی ہر ۵ درم کوٹ کے آب کرفس مین گولی باندہ کر خشک کر لین اور دو درم شربت تجویز کرین۔ ازین قبیل یہ جوشاندہ مجوزہ خاص ہمارا ہے۔ غافث افسنتین اور بلیلہ کابلی ہر ایک ۵ درم تخم خربزہ تخم خیار تخم کرفس اونٹ کٹارہ بادآورد ہر ایک ۳ درم تربد ایکدرم املتاس چہ درم زبیب منقی بیست عدد سپستان ۳۰ عدد انجیر زرد دس عدد گلقند جو گلاب فارس سے بنی ہو پندرہ درم بدستور معمول سب کو جوش دین اسقدر پانی مین جو ان اوزان کو مناسب ہے اور ایک بڑا پیالہ پر بند کرین اور اوسمین سقمونیا بقدر ربع دانگ کے اضافہ کرین اور پلا جائین۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے کہ ایک وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت قوا کی اس مراد سے درکار ہے کہ اخلاط لزوجت دار جنکی ہوں انکو تقطیع کرے اور ضعف اسوجہ سے کہ دفعۃً بہت سا مادہ خارج نکرے اور یہ صفت قوی دست آور دواؤن مین جب مقدار کم کرکے استعمال کرین پیدا ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ خلط ردی جو قابل استفراغ ہے اوسے چند دفعہ مین نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ اوسکے اسہال سے ضعف عارض نہین ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہے کہ تھوڑی سی بھی مستعمل ہوسکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال مین آتی ہے تھوڑی اگر پلائی جاے کم دست آئینگے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئینگے۔ سقمونیا افتیمون جو دوائین عصارہ ادلی کسی چیز کی ہین اونکی مقدار قلیل سے بیشتر کچھ پیدا ادرار نہین ہوتا ہے۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی مثل سقمونیا کے ہے اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جاے بقدر حاجت کہ خواہ سقمونیا تربد وغیرہ کے لین یا اس سے زیادہ کسیقدر پھر استعمال کرین اسطرح کہ گلقند مین ملا کر پلائین۔ خواہ غاریقون اور سقمونیا دونون بقدر مناسب شریک کرین او گلقند موصوف کے ہمراہ پلائین خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت ورد مین یہ دوائین داخل کرین حمی محرقہ جسکا نام فارسی سے محرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم ہین ایک محرقہ صفراوی ہے کہ اوسکا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے ہے۔

خواہ اون رگون مین جو متصل اطراف قلب کی ہین خواہ وہ رگین جو گرد فم معدہ کی ہین اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہے ۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے ہوتی ہے جسکی عفونت نواحی قلب کی عروق مین ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے جیسا کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہے ۔ بلغم شور کی پیدایش جیسے کلیات مین بیان ہو چکی مائیت بلغم سے بآمیزش صفراء حادہ کی ہوتی ہے پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہے اوسکی رمادیت بلغم کی مائیت سے ملکر شوریت پیدا کرتی اسلیے کہ نمک کی پیدایش بدون رمادیت اور مائیت کے نہین ہوتی جیسا کلیات مین ثابت ہو چکا ہے مترجم کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہے کہ چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب مین بظاہر دشوار ہے اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہی ہے کہ یہ بلغم بمنزلہ صفراء زردی کے ہے اور جیسے تپ غب غیر خالص مرکب بلغم اور صفراء زردی سے ہوتی ہے یہ تپ بھی رمادیت صفرا اور مائیت بلغم سے بلکہ جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اوسی سے پیدا ہوتی ہے لیکن چونکہ حمی محرقہ مین بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتے ہین اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بہی کم ہے غب کی مدت سے مشایخ کو باوجود ضعف باقی ہونے مزاج شیخوخت کے تپ محرقہ کمتر عارض ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر کسیکو عارض ہووے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسلیے کہ یہ تپ اونمین بدون وجود سبب قوی کی جو دفعۃً اونکی بلغمیت کو فنا کردے عارض نہین ہوگی اور پھر چونکہ قوی اونکے نہایت ضعیف ہوتے ہین اس مرض کی تکلیف شدید کے متحمل نہین ہو سکتے اور اسی وجہ ہلاک ہو جاتے ہین مترجم نے بچشم خود شہر گوالیار مین ایک شیخ نوے برس کا ایسا دیکہا ہے کہ اوسکی نبض اگرچہ صغیر تہی مگر اسقدر سریع اور قوی تہی جسطرح شبان کی ہوتی ہے اور اشتہا طعام اور ہضم اسکا جوان قوی سے زیادہ تہا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض ادویہ مقویہ اکسیری تہا وہ شخص وجع مفاصل مین گرفتار تہا گرمیون مین پر خود بلا اعانت چل کر آیا تہا اور خلط صفراوی کے اسہال سے اوسکا وجع مفاصل زائل ہوا ۔ اسی وجہ سے قید بقاء مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہے مین جوان اور لڑکون کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہے مگر لڑکون مین تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہے اسلیے کہ اونکا مزاج مرطوب ہے کبھی لڑکون مین جب یہ تپ پیدا ہوتی ہے تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اوٹھتے ہین کہ اونکی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنے بخوبی اوٹھتے ہوے معلوم ہوتے ہین اگر ہاتھ سر کے اوپر رکہا جاوے ۔ بقراط نے فصول مین بیان کیا ہے جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو جاوے تو اوسکی بیہوشی اور اختلاط جو اس تپ کیوجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہین ۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہو کہ چونکہ دماغ مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے اور عصب بہی زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہوتے ہین اور یہ بہی محتمل ہے کہ زوال اختلاط ذہن کا بسبب رعشہ کے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ مواد حارہ دماغ بطرف عصب کے ریزش کرتے ہین اور دماغ صاف ہو جاتا ہے ۔ اکثر تپ محرقہ کا زوال سے خواہ روانی شکم اور رعاف سے ہوتا ہے علامات اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور فترات یعنے زمانہ سکون کا پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض مین شدت ہوتی ہے کہ پہلے زبان مین خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہے پسینا سوای بوقت بحران برآمد نہین ہوتا پیاس بہت ہی بیتابی کی ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تپ محرقہ مین تہوڑی سی کہانسی پیدا ہو تو پیاس مین تسکین ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ مین پیاس جو ہوتی بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہے جب پہپہڑے کو تہوڑی سی جنبش بوجہ کہانسی کے ہوئی نرم گوشت مثل لغانغ اور مری سے جو تری اوسپر ٹپکتی ہے اوس تری سے بہیگ کر حرارت اپنی بجہالیتا ہے اور پیاس بہی زائل ہو جاتی ہے ۔ حرارت تپ محرقہ کی اکثر جسقدر باطن مین شدید ہوتی ہے اونتی ظاہر مین نہین محسوس ہوتی اور تشنگی اعضا کی بہ نسبت اور تپون کے محرقہ مین کم ہوتی ہے ۔ محرقہ صفراویہ مین اعراض ردیہ شدید ہوتے ہین مثل بیداری اور قلق اور احتراق یعنے سوزش اور رعاف اور درد سر اور کنپٹیون کا دہمکنا آنکہونکا اندر بیٹہہ جانا اور براز مین صفراء خالص کا برآمد ہونا بہوک بالکل نہونی اور لڑکونکو جب یہ تپ عارض ہوتی ہے

دودہ ہونٹون مین نہین لیتے بلکہ چہاتی کی طرف سے مونہ پہیر لیتے ہین اور جسقدر دودہ بچہ پلایا جاوے فاسد اور ترش ہوجاتا ہے — علاج تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہے وہی اس تپ کا بہی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پہر جلدی مناسب ہے اسلیے کہ مہلت اس تپ مین کم ہے مگر پورا استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیے — فصد سے کبہی محرقہ مین بہڑک زیادہ بڑہ جاتی ہے اگر صفرا بہت اکثر ہوا ہو اور کبہی نفع ہوتا ہے اگر قارورہ مین کدورت اور حمرت زائد ہو کیونکہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے — مگر تپ محرقہ لطیف تدبیر کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کہلائی پلائی جاوے برف وغیرہ مین خوب سرد کرکے دینی چاہیے — اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پہر تدبیر غلیظ بہی درکار ہوتی ہے پہر اچہی طرح غذا دینی چاہیے اگرچہ ابتدا مریض شکایت بہوک کی نکرے خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہو خصوصًا جس شخص کے بدن سے ہوا اور بخار نکلتے جاتے ہون اسلیے کہ اکثر اس تپ مین بولیموس یعنے سقوط اشتہا طعام بہی عارض ہوجاتا ہے — اور ابتدا مین اس تپ کی تلیین قوی کیطرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اونکو جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی ہے — کبہی یہ تدبیر اچہی ہوتی ہے کہ جسوقت کسیقدر تپ کا اعراض مین کمی محسوس ہو سوجانے کی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح پر کہ تہوڑا سا آب زلال تمر ہندی کی اوسمین قدرے کافور داخل کرکے پلا دین اور پہر وہ سوجاوے — مین پسند کرتا ہون تبرید قوی کے واسطے سکنجبین یا شیرہ تخم خرفہ شیرہ تخم کاسنی اور آب تربز اسکے واسطے بہت سودمند ہے — اور سرد پانی پلانے کے جو شروط جو اوپر بیان ہوچکے ہین اونکا لحاظ کرکے پلانا چاہیے پہر اگر مانع نہو تو یہان تک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہوجاوے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبہی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود نہایت تشنگی کے پانی طلب نہین کرتے اسواسطے واجب ہے کہ گہونٹ گہونٹ ہر وقت کثرت سے پلایا جاوے جب اونکی زبان سیاہ ہوتی نظر آوے — جو اعراض اس تپ کے شدید ہین اونکا معالجہ جیسا جہان مذکور ہوا ہے کرنا چاہیے — افراط رعاف سے ایسے بیمارونکو بچانا ضرور ہے اگر محرقہ مین رعاف سے غشی وسدر بہی عارض ہوتی ہے — بیہم سانس چلنی بہی اس مرض مین بہت بد ہے فورا انتہایا وغیرہ سے اسکی تدبیر کرنی چاہیے — اور احتیاط رہے کہ سینہ مین انکی کسی طرح تشنج پیدا نہونے پاوے — اسکے سر پر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگا کر لیا جاوے اور اوسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجاوے — اگر سبب اسکے زیادہ عارض ہو تو تدبیرات تنقیہ مثل شیرہ تخم کوکنار و تخم کدو سے علاج کرنا چاہیے اور شدت تشنگی سے سیاہی ایسی وقت ہو کہ کچہ مفید نہین ہے اور اخیر تپ مین جو قرص مقدم مذکور ہین وہ بہی مستعمل ہوسکتے ہین جیسے قرص کافور اور قرص ہے کہ ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم کاسنی اور تخم کاہو اور تخم خرفہ بہی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار دو درم اور سکنجبین چہ درم سے پنچ درم تک — اگر ایسے وقت اسہال ہو تو قرص طباشیر کے ساتھ دینا چاہیے — قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گل سرخ ہر ایک آدہی درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو درم صندل ڈیڑہ درم رب السوس نشاستہ ایکدرم کا ڈیڑہ دانگ اور دو دانگ پیسکر باہم قرص بنائین — دوسرا نسخہ قرص کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و تربز اور کاسنی اور خرفہ ہر ایک دو درم زعفران دو دانگ کتیرا ایک دانگ اور صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایکدرم تمر ہندی پانی اور گوند کے قرص بنائین مقدار شربت دو درم — جب تپ محرقہ مین اخلاط نضیج پیدا ہو اور بخوبی خفت ہوجاوے پہر حمام مائل بہ برودت کرانا کچہ مضر نہین ہے — حمی محرقہ کی دوسری قسم جو مادہ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوسمین جسقدر حمام بعد انحطاط کے مجہے پسند ہے اتنا دوسری قسم مین نہین بلکہ اوسی قسم مین حمام کی اجازت بہی ہے

حمی دموی کا بیان — جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہین ہوتی ہے اسلیے کہ خون مین اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بنجاتا ہے اور خون نہین رہتا نہ اوسکا نام اوسوقت خون ہے اور نہ اوس سے فائدہ خون کا

برابر ہو سکتا ہے پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہیں واقع میں وہ تپ صفراوی ہے دموی نہیں ہے یا یہ تپ تپ محرقہ ہوتی ہیں وہ اثر
ہوگی خواہ حمی غب کسی قسم کی ہو یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور نیز اچھا بھی ہے لیکن درست نہیں ہے
زیادہ تر وقوع غلط کا اس مذہب میں یہ قول ہے جو کہتے ہیں کہ خون جس وقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے اسلیے کہ اس قول کے دو معنی
سمجھ میں آتے ہیں ۔ ایک معنی تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کو پہونچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہ
لکڑی جس وقت مشتعل ہو جب اوسکا اشتعال تمام ہو جاتا ہے راکھ ہو جاتی ہے ۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جس وقت متعفن ہوا اوسی
حال میں صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہیں کہ لکڑی جلنے میں جلتے وقت راکھ ہو جاتی ہے ۔ اب دیکھنا چاہیے ان دونوں معنوں میں کونسے درست
ہیں پہلے معنی ہیں وجوہ سے فاسد المآخذ ہیں ۔ اول تو یہ ہے کہ خون جس وقت متعفن ہوتا ہے جزو رقیق مائی اوسکا مستحیل صفراوی
کیطرف ہوتا ہے اور جزو کثیف کا استحالہ سوداکی کیطرف ہوتا ہے پس مجموع اجزا خون کے مستحیل بصفرا نہیں ہو جاتی اور ظاہر
قول جالینوس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جمیع اجزا خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جاتے ہیں فقیر مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ
چونکہ عفونت سے خون کی دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہیں تپ محض صفراوی کیونکر ہوگی بلکہ مرکب صفرا اور سودا سے ہونی چاہیے ۔
حش دوسرا فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جانا بعد عفونت کی ہوتا ہے اور ہم ثابت کرچکے ہیں کہ بعض وقت عفونت ہی میں خون سے
تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح ہر وقت عفونت ہر خلط کی تپ عفونت ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ ادھر پہلے ابھی میں تپ کے بیان ہو چکا ہے
کہ عفونت ہر خلط کی اسطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط میں اثر کرے اور ایسی حالت نا ملائم پیدا کرے مگر وہ خلط اپنی نوع اور قسم پر
باقی رہے یعنی صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نجاوے اور یہ حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو لیکن
اگر اسقدر تغیر ہو جاوے کہ خون کا صفرا بنجاوے اوسے عفونت نکہیں سکے بلکہ وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرے خلط کیطرف ہو گیا اسلیے تو وہ
بحث سے خارج ہوا ۔ تیسرا فساد قول جالینوس میں یہ ہے کہ فرض کیا ہے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے
کہ صفرا متعفن پیدا ہوا ور تپ صفراوی صفرا متعفن سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر چیزیں اسطرح متعفن ہوتی ہیں کہ اونکے اجزا رقیق اور لطیف
بعد عفونت متبخر ہو جاتی ہیں مگر جزو رقیق سے جو کوئی چیز پیدا ہوتی ہے وہ متعفن نہیں ہوتی ہے اور نہ جزو کثیف سے یعنی متعفن کی ہو کر چیز کا پیدا ہونا جو بنا اسکا مستدعی نہیں ہے کہ وہ چیز جو پیدا
وہ بھی ضرور متعفن ہو اور اگر ضرور ہو کہ جو عفونت سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شے کثیف مستحیل سودا ہوتی ہے وہ بھی ضرور
ہو اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہے یہ تپیں مفرد اوس وقت پیدا ہوتی ہیں کہ قول
جالینوس کو معنی اول پر محمول کریں ۔ اور اگر یہ معنی کہیں کہ خون بحرارت عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہیں اسلیے کہ عفونت
ایک طریقہ فساد اخلاط اور استحالہ کا ہے نفس استحالہ نہیں اور اسی وجہ سے عفونت چونکہ استحالہ کیفیت کا ہے کہ اوس سے تبدیل نوع
نہیں ہوتی اور استحالہ کیفی بالی ہوتا ہے اور استحالہ نوعی مثلا استحالہ خون بطرف صفرا آنی ہے بالی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہے
جو کیفیت میں خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی ماہیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا
نہیں ہوتا ہے اور نہ صفرا بنجاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کے پھر خفتہ خواہ مستحیل بسودا ہو یا مستحیل بصفرا ہو ۔ بلکہ حق صحیح قول بقراط کا ہے
کہ خون کی عفونت سے کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست کر کے اب ہم کہتے ہیں کہ تپ دموی کی دو قسمیں ہیں ایک حمی عفونت
اور دوسری حمی غیر عفونت اور یونانیان اوس دوسری قسم کا اتبراطسوفوخس یعنی مطبقہ نام رکھتا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ عفونی

اور اکثر غلیان اس تپ کی مادہ کا بوجہ وقوع سددون کی باطنی عروق میں ہوتا ہے کہ حرارت غریزی بوجہ ان سددون کے مختقن ہوتی اور گھٹتی ہے ۔ اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو سبب حمیات یوم کے اشتداد سے زائد ہوں اور سوء ہضم کا تام کبھی بقراط اسکا شاید تو یہ بھی رکھتا ہے یعنے بہ نسبت حمی یوم کے قوی تر ہے اور یہ شاید تو یہ وہی تپ ہے کہ درمیان حمیات عفونت اور حمیات یومیہ کے واقع ہے حمیات یومیہ سے اسکو فرق یہ ہے کہ اسمیں اشتعال اول اخلاط کو ہوتا ہے اور حمیات یومیہ میں جیسا بیان ہو چکا اشتعال اول روح کو ہوتا ہے ۔ اور حمیات عفونت سے اسمیں فرق یہ ہے کہ عفونت اخلاط کی اس تپ میں نہیں ہے فقط غلیان اور جوش خون میں ہو گیا ہے ۔ اور یہ تپ بہ نسبت حمی یومی کے حادہ ہوتی ہے نہ حمی یومی ہے اور نہ حمی دق ہے اور نہ حمی عفونت ہے لیکن اکثر بطرف حمی عفونت خواہ حمی دقیہ کو منتقل ہو جاتی ہے ۔ جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہے اور اوسکی یہ بھی رائے ہے کہ حمی دموی اور حمیات کو ہمراہ مرکب نہیں ہوتی کسواسطے کہ عفونت اگر خون میں پیدا ہو تو جمیع اخلاط متعفن ہو جاتے ہیں گے پھر ترکیب کیونکر ہوگی ۔ اور یہ قول جالینوس کا اوسکے اکثر اقوال سے متناقض ہے کہ ہم طول کلام اوس کے ذکر سے نہیں چاہتے اسلیے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہیں ہے طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہے جو اس تپ کو معالجہ میں بکار آمد ہو ۔ سبب اس تپ کا امتلا اور سدہ ہے اور اکثر یہ سبب ریاضت خصوصاً ریاضت بیعادت سے پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کرنے کے کسی قسم کا استفراغ نکرنا امتلا اور سدہ کا معین ہوتا ہے اور تارک استفراغ عقب ریاضت شاقہ کرتا ہے زیادہ عفونت اخلاط پیدا ہوتی ہے ۔ کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ بکثرت فواکہ شاداب اور تر کھائی جائیں کہ مستحیل بطرف عفونت ہو جاتیں ۔ خواہ خلط خام یعنی بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت ہونیکر دے جس طرح ککڑی اور کھیرا امرود وغیرہ کے کھانے سے پیدا ہوتی مائیت کی خون میں خواہ پیدا ہوتی خلط بلغم کی ہوتی ہے ۔ یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اسمیں زمانہ قوت اور خفت کا نہیں ہوتا اسلیے مادہ جمیع عروق کو شامل اور تا وقت بحران جید خواہ تا زمانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہے ۔ اقسام اس تپ کے تین ہیں اسلم اقسام متناقصہ ہے جو شروع میں بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ ہونیکی اس قسم میں واضح ہے کہ تحلل اور فنا خلط موذی او تعفن کا اسمیں زیادہ ہے اور تعفن روز بروز کم ہوتا جاتا ہے ۔ اس قسم کے بعد پھر اسلم وہ قسم ہے جو تا زوال حال واحد پر باقی رہے اور بیشتر سات دن تک نگہبان اعراض میں رہتی ہے اور سب سے بدتر وہ قسم ہے جو بروز اعراض میں بڑہتی ہوتی جاوے اور اسکو متزایدہ کہتے ہیں اسلیے کہ برعکس قسم اول کے تحلل اسمیں ہے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہے ۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر ہوتا ہے اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس سے مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہے ۔ کبھی اس تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کیطرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہو جاتا ہے ۔ کبھی بوجہ زیادہ تبرید کے لیثرغس باطنی کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اور کبھی حصبہ اور جدری کیطرف انتقال کرتی ہے ۔ جسوقت اس تپ میں سبات پیدا ہوا اور پیٹ اسقدر پھولے کہ بجانے سے آواز طبل کی پیدا ہو اور باوجود اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ پچکے اور نفخ کم ہو اور اوسکے ساتھ تحلل عارض اور اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخشے بعد اوسکے چوڑے دانہ بہ رنگ سبز نمودار ہوں تو یہ امور علامات موت کی ہیں علامات حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھوں کا سرخ ہو جانا اور چہرے کا بھی سرخ ہو جانا اور وردہ سینے ساکن رگوں کا پھول جانا اور کنپٹی کا پھول جانا اور ہر طرح کی امتلا ہونا اور لرزہ کا نہ آنا اور پسینہ کا برابر ہونا سوائے بروز بحران کے اور اکثر اسکے ہمراہ ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور صاحب یعنے حدقہ چشم میں حکاک پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر اونکو سبات اور بدشواری کلام کرنا

عارض ہوتا ہے یہ علامت زبون ہے ۔ اسی طرح اکثر اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتی ہین اور لہاۃ یعنے کوّے مین ورم ہوتا ہے ۔ اور آنسو روان ہوتے ہین ۔ اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر رطوبت بھی حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے کہ بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہین ہوتی ۔ نبض اس تپ مین عظیم ہوتی ہے اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور باہم مختلف بھی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہین ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور غب کے اختلاف اور سرعت مین کم ہوتی ہے ۔ اور اس تپ کی حرارت حرارتِ محرقہ اور غب کی حد تک نہین پہونچتی ہے ۔ یہ علامات اوس تپ دموی کے ہین جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر خون مین عفونت آجانے سے پیدا ہوئی ہو تو اوسکی حرارت اور اعراض شدید تر اور اوسکا معالجہ نہایت مشکل ہے اور وہ نہایت مشابہ محرقہ سے ہے ۔ خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت اونہین چیزون سے ہوتی ہے جو چیزین اس تپ مین براہ بدن ہمراہ بول اور براز اور عرق اور نفث وغیرہ کے ۔ سونوخس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہوا ابتدا مین نہایت مشابہ حمی یومی کے ہوتی ہے مگر حرارت مین اوسکی لذع کمتر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب اور رطوبت اوس سے پیدا ہوتے ہین اور زیادہ اثر اس تپ کا نزدیک دل کے ہوتا ہے ۔ حمی دموی جو عفونت سے خون کی پیدا ہوتی ہے اوسکی حرارت تمام بدن مین برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر کے ہوتی ہے یعنے اگر کسی جگہہ کمی بیشی ہوتی ہے تو وہ اختلاف بدقت محسوس ہوتا ہے ۔ علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ وہی ہین جو اون امراض کے علامات یعنے خناق وغیرہ کے ہوتے ہین اور اونکا بیان بخوبی ہوچکا ہے یا وہ علامات جو ورم حلق اور لوزتین کی ہین اور علامات صدری کے آیندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور درد سر اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ مین اور نیز اوپر کے مباحث مین بیان ہوچکے ۔ اس تپ کی طولانی ہونے کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہوچکا ہے یہ ہے کہ علامت نضج کی بدیر پیدا ہو اور چہرہ دُبلا ہوجاوے اور مدت مین زیادتی اور کمی اور وقوف کو اختلاف پیدا ہو اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو نوبت کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ بدن مین خلط خام بہری ہوئی ہے ورنہ حرارت غریزی اثر کرکے اوقات مین انتظام پیدا کرتی ۔ اس تپ کے بحران کے علامات پر علامات نضج دلالت کرتے ہین کہ اگر تیسرے چوتھے روز تک نضج ہوا پہر بحران بروز ہفتم ہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہوجاتا ہے علاج حمی دموی کا اس تپ کے معالجہ مین غرض اصلی ہوتی ہے کہ اسقدر خون نکالا جاوے کہ غشی پیدا ہو اور قوام مین خون کی تغلیظ پیدا ہوجاوے اگر رقیق مائی ہو خواہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کرنی چاہیے اور اوسکا تنقیہ کرکے رقیق کیا جاوے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہوئی ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی چیزون کی جنسے خون سوداوی پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزونکا استعمال ہوا ہو جس سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہے ۔ اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا نضج دیکر اوسکی تحلیل کیجاوے ۔ استفراغ اس مادہ کا ہاتہ کی فصد سے بڑھ کر کوئی نہین ہے جس فصل مین یہ تپ کیون نہ عارض ہو اور فصد کے استفراغ مین کچھ انتظار نضج کا نہین اور نہ فصد مین انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہو اوسوقت اوسکی خوف سے تامل کرکے پہلے اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کا کرکے پہر فصد کرنی چاہیے ۔ پہر اگر تپ ہر وقت رہے تو فصد کرنی چاہیے اور پیہم فصد کیجاوے یہانتک کہ مریض قریب غشی ہوجاوے خواہ غش مین پڑجاوے بشرطیکہ بدن مین طاقت ہو اسواسطے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی مین برودت پیدا ہوتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کے زوال مین کبھی کافی ہوجاتے ہین اور دوسرے معالجہ اور تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی مگر فصد چند مرتبہ کھولنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب نہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایکہی مرتبہ

واجب کبھی ہو اسلیے کہ اکثر بہت سے خون نکالنے میں تپ کا زوال ہو جاتا ہے اور قریب بہ غشی در بعض اوقات نوبت پہونچ جاتی ہے — کبھی جب بہت سی فصد ہو چکتی ہے اوسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہے او عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہے اس عرق کو روکنا چاہیے تاکہ بہت نکل اور ترک نہ جاوے اور کبھی ایسے [illegible] تنقیہ کامل کا باعث ہوتا ہے فصد کے یقین ہوتا ہے خروج عرق کو منع بھی کرتے ہیں اور جو ضعف اور غشی عارض ہوتی ہے اوسکا تدارک غذا اور اطلیہ سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے — طبیعت کو لینت کہنا ہر وقت ضرور ادن اجزا سے جو سرد [illegible] مثل آب انار [illegible] خیار [illegible] کا پانی اور زیادہ تبلیدین کی حاجت [illegible] سرد کی [illegible] سے اور خفیف [illegible] جو [illegible] ہوتے ہیں اور کبھی [illegible] سے استفراغ کی حاجت ہو تو [illegible] آب و شاہترہ اور املتاس وغیرہ سے کیا جاتا ہے — اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد نہ ہو سکے مثلاً لڑکا ہو تو [illegible] کی فصد کو لینی چاہیے خواہ دونوں شانوں [illegible] پچھنے لگائے جاویں — اگر [illegible] ممکن نہ ہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی شدت ہو [illegible] اسہال سے [illegible] کیا جاوے جسطرح کہ محرقہ میں بیان ہوچکا ہے [illegible] اس تپ میں ایسے اجزا سے کرنا چاہیے جو تنقیح کریں اور صفرا قطع ہو جاوے اور خون [illegible] تسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ — اگر فصد سے غشی پیدا ہو [illegible] انگور کے ساتھ کھلانی چاہیے — اگر [illegible] بارد ہوا [illegible] قریب بغشی پہونچ — خون کی غلیان [illegible] عناب ذبیب [illegible] اسطرح [illegible] کو پانچ رطل پانی میں پکاویں جائیں اسقدر کہ ایک ثلث پانی [illegible] ایک رطل پانی رہ جاوے اور شکر سے قوام کیا جاوے اور شکر [illegible] اچھی بات ہے — اور [illegible] غلیظ خون کی [illegible] کریں اگر [illegible] کو پکائیں جو خوب گاڑھا ہو — اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہرگز [illegible] عناب خواہ [illegible] استعمال [illegible] خون کی اس طرح [illegible] کریں کہ [illegible] کو پانی میں بھگو کر اوسکا نقوع بنائیں اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلائیں خواہ آب [illegible] اور فقط سرد پانی بھی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہ ہو — اگر اس کثرت سے پانی پلایا جاوے کہ [illegible] لگتے ہیں اور رنگ [illegible] سبز ہو جاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی [illegible] ہو جاتا ہے اوسوقت قرص ورد وغیرہ جو اوس حمی بلغمی کے ہیں اونسے علاج کیا جاتا ہے — ایسا علاج بعض متقدمین اطبا [illegible] پانی کا بکثرت پلانا [illegible] اور بعض متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہے — آب جو کا پلانا بھی علاج اس تپ میں [illegible] ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور جس وقت اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ شروع ہو — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فقط تبرید پر اقتصار کرکے فصد اور اسہال ترک کیا [illegible] سے زیادہ [illegible] اکثر ہوتا ہے اور احتقان حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت دوبارہ بہت بڑھ جاتی ہے —

[illegible] اس مادہ کا [illegible] استفراغ سے کرنا چاہیے جسطرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعیف اجزا سہال کے ہوں — اور [illegible] چاہئیں کہ تنقیح بلغم کے واسطے مقرر ہیں اسلیے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے — اور آخر میں اس تپ کے قرص طباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے — طباشیر ۳ جزو تخم خرفہ ۵ جزو تخم خیارین ۳ جزو تخم کدو ۲ جزو صمغ عربی کثیرا نشاستہ ہر واحد ۳ جزو [illegible] ۲ جزو [illegible] قرص بنا کریں [illegible] خصوصاً اگر ضعف جگر ہو تو یہ بہت [illegible] ۳ درم عصارہ [illegible] ۲ درم تخم خیارین ۲ درم تخم خرپزہ تخم خرفہ طباشیر ہر واحد ایک درم صمغ عربی نشاستہ کثیرا اصفہ درم

ریوند چینی یا زعفران کا قرص ایک ربع درہم انکا قرص بنالیتے ہیں ۔ غذا اس تپ میں مزورات غذائی اور عدس کی جو ترش کیے ہوئے ہوں اور مزورات رمانی اور سماقی مناسب ہیں اور اگر ان غذاؤں سے کسی غذا کے استعمال میں خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے شیر خشت ملا کر اور آلو بخارا ڈال کر اور غذا جو کہ دوسرے اور حماض سے طیار کیجائے ۔ اور فواکہ اس تپ میں امرود اور انار اور سیب عناب ہیں ۔ اور ترکاری کدو ککڑی اور کاسنی کھیرا اور بتھوا اور حماض یعنی چوکا اور کشنیز اور امثال اسکی جو بقولات سرد اور مسکن غلیان خون کے ہوں ۔ اگر درد سر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف بسبب جو قوت کو فنا کرے خواہ اور اعراض ردی عارض ہوں اور سخت ہوں تو ہر ایک کا علاج اوسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق میں جداگانہ بیان کیا گیا ۔

حمی بلغمیہ کا بیان ۔ اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ نائبہ بھی ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت اور لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عروق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیہ و جزئیہ ہوتے ہیں بلغمی تپ کے واسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہیں ۔ کم سے کم وقت ابتداء حمی کا اکثر چار دن کی اٹھارہ دن ہوتی ہیں اور تزاید اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے ۔ الحاصل حمیات بلغمیہ وہی ہے کہ اوسکے زمانہ فترت اور سکون میں بدن حرارت سے پاک ہو جاتا ہے خصوصاً اگر عرق برآمد ہو کر سکون پیدا ہو کیونکہ اس سے رقیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متحلل ہونا اور بذریعہ مسامات کے تحلیل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ اطول اوقات اس تپ کے زمانہ تزاید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اسکے انحطاط کا بھی اطول ہوتا ہے بہ نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط میں محسوس ہوتا ہے ۔ بلغم میں جو عفونت آتی ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شیرین ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی محرقہ کبھی بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے ۔ اور اکثر تپ بلغمی انہیں کو عارض ہوتی ہے جنکا مزاج بلغمی ہے خواہ جو لوگ کہ کثرت رطوبت کی رکھتے ہیں خواہ مشائخ کو اور لڑکوں کو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ کہ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا میں کریں اور جن لوگوں کو اکثر کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جنکے معدہ میں بوجہ امتلا کے نزلہ اوترے اور متعفن ہو جاوے اور اوسکے فم معدہ میں اکثر الم محسوس ہوا کرے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر تپ کے ساتھ ہی ہوا تنفس میں ضیق اور سعال پیدا ہوتا ہے ۔ **علامات بلغمیہ دائرہ کی** اس تپ کو زبان یونانی میں امفیمرینوس کہتے ہیں یعنی جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اوسمیں برودت زیادہ ہوتا ہے اور لرزہ زجاجی بلغم کی تپ میں زیادہ ہوتا ہے مگر اس تپ میں وقت نہیں مقرر ہے شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف میں پیدا ہو کر اسقدر بڑہ جاتا ہے کہ جیسے بدن برد ہو گیا اگر اوسکو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم بھی ہوتا ہے تو دفعتہً گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے اور کبھی برد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اس وقت برد تو اوس حصہ سے خلا کی پیدا ہوتا ہے جسمیں تعفن نہیں ہوا اور قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے ۔ زیادہ تر برودت خواہ لرزہ نفسی کے دورہ میں ہوتے ہیں اور یہ تپ اوس مادہ سے نہیں ہوتی جو بہت حدت کی نخس پیدا کرے تا کہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چیز پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ عفونت اس مادہ کی سست نرم کی ہے اور یہ تپ بدن میں گرانی پیدا کر کے شروع ہوتی ہے اور سبات بھی ابتدا میں عارض ہوتا ہے اور بیشتر اوائل میں جو لوگ نہیں ہوتی ہیں اونمیں نبض نہیں ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہے بلکہ ایک مدت کے بعد برد اور لرزہ پیدا

ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا ہی ہوتا ہے کہ فقط برد ہوتا ہے لرزہ نہیں ہوتا ہے ۔ اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے اور کبھی غشی نہیں بھی ہوتی ہے ۔ مگر اس بیماری میں غشی بیشتر ہوتی ہے اسلیے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور اشتہا ساقط اور ہضم جیسا بھی نہیں ہوتا جسکے ذریعہ سے خون پیدا ہوا اور جزو بدن ہوکر قوت پیدا کرے ۔ جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوس سے بیشتر پھریری ہوتی ہے اور برد اوسمین شدید نہیں ہوتا ۔ اور جو تپ بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہے کمتر اوسمین بہت سی نوبتیں اوایل کی ایسی ہوتی ہیں جنمین پھریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو ۔ اکثر دورے بلغمی تپ کی غشی عارض ہوکر ابتدا کرتی ہیں اور کبھی اوایل کے دورے میں حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر میں کم ہوتی ہے ۔ سبب اسکا شاید یہ ہے کہ عفونت پہلے بلغم شیرین اور شدید رقیق میں پیدا ہوتی ہے اوسوقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازان بلغم غلیظ اور بارد میں عفن پیدا ہوتا ہے ۔ مریض کے لمس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے پھر جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے ایک مدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے مگر تمام بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ اور یکساں گرم نہیں ہوتی جیسے دق میں بلکہ حرارت کسی مقام پر زیادہ اور کہیں کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت چھپی کسی ایسی چیز کے جو چھلنی وغیرہ میں چھنتی ہو صاف ہوکر آتی ہے ۔ اسلیے کہ بلغم لزج ہے اوسکا انفعال اور پتلا ہونا حرارت سے مختلف ہوتا ہے جسطرح تمام لزوجت دار چیزوں کا یہی دستور ہے کہ حرارت اونمین اسطرح اثر کرتی ہے کہیں کوئی جزو گرم ہو جاتا ہے اور کہیں سرد باقی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز پھٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہیں پھٹتی ہے ۔ کیونکہ حرارت اسمین کی اکثر تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہوا اور کرب اور بیچینی ایسی ہو کہ شدت سے سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو جی چاہے یا کپڑے پھاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نکر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور پنکھے ہلانے کی زیادہ ضرورت ہو ۔ اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانہ میں کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہر جاتی ہے اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہو گئی اور یہ تپ یکایک پھر موجود ہوکر تزید اور زیادتی کرتی ہے اسلیے کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف کے جیسے شروع کرتی ہے تزید شروع کرتی ہے اور بڑہتی جاتی ہے اگر اسکا وقفہ انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہوتی ۔ اسیطرح اس تپ کی زمانہ انحطاط میں بھی وقفہ ہوتے ہیں ۔ کل بلغمی حمیات میں نداوت اکثر تری زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغمی میں رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینہ کیطرف بہت کم رفع ہوتے ہیں اسلیے کہ بلغم میں لزوجت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینہ پیدا بھی ہوتا ہے تو کبھی کبھی قدرے قدرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن میں شایع نہیں ہوتا ہے ۔ کمی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود ہونا خاص قسم اول ہے اس تپ کی ہے ۔ پیاس بلغمی تپ میں کم ہوتی ہے ہاں اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہوکر گرمی زیادہ پیدا کرے اوسوقت کسیقدر پیاس ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے ۔ پیشانی کا پھول جانا اس تپ کے پہلے دورہ میں زیادہ ہوتا ہے ۔ اور بچوں کی جلد میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ قبض ہو جاتی ہے اور تمدد پیدا ہوتا ہے رنگ بیمار کا حمی بلغمی میں مائل بسبزی یا اور زردی ہوتا ہے اور دونوں رنگ سپیدی سے ملکر پیدا ہوتے ہیں اسطرح کہ سبزی سپیدی سے ملکر مثل رصاص کے رنگت پیدا ہوتا ہے اور نضج تک لون کی یہی کیفیت رہتی ہے اور کمتر سرخی رنگ میں بوقت نضج پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور حمیات میں بوقت نضج کے رنگ میں سرخی پیدا ہوتی ہے ۔ نبض بلغمی تپ میں ضعیف اور منخفض یعنی پست اور صغیر

ہوتی ہے پہلی تو اوسمین تفاوت پیدا ہوتا ہے بعد اوسکے اخیر مین تواتر ہوجاتا ہے اور تواتر اور صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہے اور ربع اور غب کے صغر سے بھی اسمین صغر زیادہ ہوتا ہے اور تواتر مین شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہے مگر سرعت اسکی نبض کی ربع کی سرعت سے زیادہ نہین ہے کبھی ربع سے زیادہ بطئ خواہ مثل اوسکے سرعت اور بطوء مین اول مرض مین ہوتی ہے مگر اختلاف مین شدید اور نظام مین اقتراو نبضات صغار اور ضعاف اس اختلاف مین زیادہ ہوتے ہین بہ نسبت نبضات قویہ اور کبار کے نبض کے دلائل اس تپ کیواسطے اصح دلائل ہین — بول اس تپ کا اول مین ابیض اور رقیق ہوتا ہے اسلیے کہ سدون کی کثرت ہوتی ہے اور برودت زیادہ ہوتی ہے اور قاعدہ برودت کا ہے کہ جسم ترکا رنگ سپید پیدا کرتی ہے اور بعد ازان بول مین سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے اور قوام مین کدورت آتی ہے اسلیے کہ نضج ناقص ہوتا ہے اور کبھی تپ مین حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوتا جاتا ہے پہر جسوقت بدن مادہ غلیظ سے پاک ہوجاتا ہے اور جسقدر مادہ متعفن ہوا ہو تحلیل ہوجاے اور مجاری مین سدہ مانع باقی رہجائین جو مادہ صافیہ بول کو اوترنے ندین سپید ہوجاتا ہے پہر بول اس کیفیت کے جب مادہ کثیر متعفن ہوکر دفع ہوا اور تفتیح سدہ کی ہوجاے سرخ ہوجاتا ہے یہان تک کہ پہر سدے پیدا ہوان کہ وہ مانع ہوجائین مادہ صافیہ کے نکلنے سے دوبارہ کہ پہر سپید ہوجائیگا اور اسیطرح سپیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہے — براز اس تپ مین نرم اور رقیق بلغمی رایحہ ہوتا ہے — از جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہے کہ اٹھارہ گھنٹے تپ رہے اور چھ گھنٹے کا وقفہ ہو اور بحالت سکون بھی نبض تپ سے بالکل پاک نہوجاے اسلیے کہ مادہ باوصف غلاظت اور لزوجت کے بہت بھی ہوتا ہے کہ تھوڑا زمانہ سکون کا بعد تحلیل کے بھی باقی رہجاتا ہے — کبھی سن اور فصل اور عادت اور بلد اور غذا بھی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہے اور اسباب سابقہ کا ایسا مجتمع ہوا تخمہ وغیرہ سے بھی دلیل حمی بلغمی پر ہے اور سحنہ از قبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا سینے رصاصی اور تہبج اور ملمس کا نرم ہونا اور فم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہا یہ دلائل خاص اس تپ کی ہین — کبھی طحال اس تپ مین بڑہ جاتی ہے اور تپ سے پہلے کھٹی ڈکارین بہت سی آتی ہین **علامات بلغمی لازم** کو اور اس تپ کا نام لثقہ ہے سب علامتین بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہوچکین اسمین ہوتی ہین ہان یہ تپ اوسقدر [illegible] نہین ہے اور [illegible] کے ہوتی ہے اور ابتدا مین اسکی لرزہ اور برد اور پہریری نہین ہوتی اور دق سے نہایت مشابہ ہوتی ہے اور بعد چھ گھنٹے کے خفت ہوتی خواہ اس سے کچھ کم و بیش برخلاف بلغمی دائرہ کے اسلیے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہین ہوجاتی مگر پہر بھی اوسمین بقیہ حرارت رہتی ہے بہت پوشیدہ ہوتی ہے ظاہر نہین ہوتی ہے — **چند حمیات ایسے جو اکثر احوال مین از قسم بلغمی تپ کے معدود ہین** اور خلط صفراوی سے بھی کبھی ایسے حمیات ہوتے ہین مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہین ہوسکتے ہین اور یہ حمیات از قسم بلغمی خواہ صفراوی کی باسماے مخصوصہ اور احکام خاصہ مختص ہین اونمین ایک حمی افیلوس اور دوسری لیفوریا اور یہ دونون حمیات انہین سے ایسی قسمین ہین کہ جنمین حالت حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہے کہ کسی مین حرارت داخل جسم مین ہوتی ہے اور کسی مین خارج از جسم حرارت پائی جاتی ہے اور منشا اسی اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہے — اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہین اور منجملہ اون حمیات کے جسکا نام خاص حمی [illegible] ہے اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہے **حمی جسمین اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم مین گرمی** — جسکا نام افیالوس ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن اور قعر بدن مین پیدا ہوتا ہے اور جہان وہ بلغم موجود ہے اوس جگہ سردی ہوتی ہے پہر جب اوسمین عفونت آجاتی ہے اوس سے بخارات اوٹہتی ہین اور ان بخارات مین جز لطیف مادہ صفراوی کی جو کثرت ہوتی ہے اسلیے ظاہر مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور جو شے غیر متعفن مخلوط اخلاط سوداوی سے اندرون جسم مین ہوتی ہے وہ سرد رہتی ہے

اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کی سردی اندرون جسم مین اسلیے ظاہر نہین ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص مین مدت سے ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عضو اوسکی برودت سے عادی ہو گیا تھا اور جو عفونت کہ جب اوسمین حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اوسکی برودت کے خوگر نہ تھے اونسے کسیقدر اتصال ہوا تب اوسکی برودت محسوس ہوئی علامت اس تپ کی بھی وہی ہین جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئین اور یہی پہچان ہے کہ بول اس تپ مین سرد اور خام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور تپہای بلغمی کے بول مین گرمی کم ہوتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تپ مین ہر روز شدت پیدا ہوتی ہے مگر اوسکی نوبت غلط ہو جاتی ہے کہ کبھی ربع کیطرف منتقل ہوتی ہے اور کبھی غب کیطرف کیونکہ ایسا مادہ بدن مین کم ہوتا ہے اور بعض اسمین کمتر اور شاذ و نادر واقع ہوتا ہے اور کبھی بعض خواہ کسی مقدار سے دورہ مین بعد اور دیر ہوتی ہے مگر غب خواہ ربع کیطرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہین ہوتا اسلیے کہ مادہ بلغم مین عفونت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف التفات بعید اور اصل سبب کی جانب نہین ہے اور نہ اقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغمی تپ کو ہر روز خواہ صفراوی کو بطور غب آنا بھی اوسکے اور ایک مادہ کے واسطے کافی ہے ۔ اس تپ کی نوبت ۱۸ گھنٹے سے ۲۴ گھنٹے تک رہتی ہے اور شدت اسکی کم بھی رہا کرتی ہے اسلیے کہ یہ مادہ اسقدر کثیر نہین ہے کہ ۲۴ گھنٹے تک نوبت باقی رہے **جس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر سردی اوسکا لیفوریا نام ہے** یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صفراوی بھی ہوتی ہے کہ صفرای غلیظ سے پیدا ہوتی ہے بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن ہو کر مستقل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلیل اس بلغم کا نہین ہوتا ہے اس جہت سے خارج بدن مین گرمی پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ اوسکے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن نہین ہو سکتا البتہ عفونت اور گرمی زیادہ نہین پیدا ہوتی اور یہی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن مین جمع ہو جاتی ہے واسطے انضاج مادہ کے اسلیے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے خصوصاً اگر خارج بدن بلغم خام زجاجی موجود ہوں اور اونمین عفونت واقع نہو اور حرارت اندرونی اسقدر نہو کہ سردی بلغم کی تحلیل خواہ نہین کر سکے ۔ یہی دلیل ہے خارج کے برودت کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اوٹھتے ہین جس وقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر وہ بخارات صعود کرکے ظاہر بدن تک آسکتے ہین اور جدا ہوسکتے ہین اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تھوڑی دیر تک ہمراہ اوس بخار کے صاعد رہتی ہے اور بعد تھوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے جسطرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد جدا ہوتی ہے پس جب حرارت ہمراہ بخارات مذکورہ سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تھا لہذا اصلی برودت عود کرتی ہے اسی سبب سے ظاہر بدن جہان یہ بخارات پہونچتے ہین سرد ہو جاتا ہے ۔ لیفوریا کے صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تھوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہوا اور اوسمین عفونت پیدا ہوا اور اوسکے مکان مین عفونت واقع ہوا تو عفونت بھی ظاہر بدن اوسی طرح سے سرد رہیگا جیسے بلغم کے بیان مین ابھی ہم کہہ چکے ۔ یعنے چونکہ اسقدر صفرا سے زیادہ بخار نہین اوٹھ سکتا جو ظاہر جسم حرارت پہونچا سکے اسواسطے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہیگا ۔ اس قسم خاص کا نام طیقودس ہے اور لیفوریا مشترک جنس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونون پر اوسکا اطلاق ہوتا ہے ۔ لیفوریا کی مدت شطر الغب سے زیادہ ہے **سوال معترض** اس مقام پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اوپر تعریف حمی کی یہ کی گئی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب مین ہو کر بتوسط روح اور شرائین کے حرارت تمام بدن مین پہیل جاتی ہے اور لیفوریا کی تپ مین کہ اسمین نہ اشتعال حرارت قلب مین ہوتا ہے اور نہ بذریعہ شرائین اور ارواح کے

تمام بدن میں حرارت منتشر ہوتی ہے جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ خواہ سموم ایسی چیزوں کی جسقدر ہیں سب میں ایک [illegible] ہوتی ہے [illegible] ہے کہ [illegible] بلکہ کوئی مانع نہو مثلاً پانی کی تعریف میں ہم کہتے ہیں کہ پانی سرد تر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ پانی جبوقت اپنی ذاتی حالت پر ہو اور کوئی مانع خارجی نہو تو اسکی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کہ زمین پہنچنے کی طرف گرپڑے یہاں بھی مراد یہی ہے کہ بشرطیکہ مانع کوئی نہو سو اوران حمیات میں حال یہی ہے کہ حرارت قلب تک پہونچتی ہے اور شعاعیں کو ذریعہ سے بدن پر منتشر ہوتی ہے مگر کسی تپ میں کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہے کہ ظہور میں انتشار کا نہیں ہو سکتا ہے جیسے اگر تپ میں کسی مقام پر سدہ کہیں کہ وہ جگہ سدہ ہو جاتی ہے کہ جو اوسکا افعال طبعی میں [illegible] تمام میں ہوتا ہے وہ [illegible] سردی دونوں جگہ ہو یعنے اندر اور باہر ایسی تپ کا اگر وجود ممکن ہے تو وہ ہی ہوگا جہاں وہ مادہ سردی سبب تعفن ہونے تک ہو [illegible] ایک اندر ہو اور ایک باہر اور دونوں میں کوئی کثرت نہو جو پھیل سکے پھر سبب تعفن شروع ہو دونوں سے بخار لطیف اوسکے گرد [illegible] گا اور بخار زیادہ ہوگا وہ مقام [illegible] اور حالت حرکت میں جو خلط باہر سے سردی پیدا ہوگی اوسکا سبب بھی ابھی بیان ہو چکا ہے کہ [illegible] برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہے جس کی غشی خلطی ہے [illegible] اکثر سبب بلغم خام ہوتی ہے جو [illegible] میں بوجہ کثرت مقدار کے متفرق ہو جاتا ہے اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب یا ضعیف کر دیتا ہے اور اگر اس بلغم کا فساد [illegible] متعدد پیدا کرتا ہے جب اس بلغم میں حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ مشغول کرتا ہے اور [illegible] کرتا ہے اگر قوت کو بحال خود چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک بمدد قدرت کی نکری تو تنہا قوت تدبیر اور دفع مادہ پر کافی نہیں ہوتی ہے اور اگر یا بسانی استفراغ مادہ کا قصد کریں مادہ خامی ہوگا مستفرغ تو نہیں ہوتا بلکہ ایسی حرکت نالائق کرتا ہے کہ قوت کی تکان گیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہے یا روح کا [illegible] ہو جاتا ہے اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ جس سے زوال شدید خواہ فصد قوی ہو کے اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہو جاوے تو قوت اسکی متحمل نہیں ہوتی ہے اور کیونکہ قوت متحمل ہو [illegible] اسی تپ میں قوت سکون مادہ کے غشی [illegible] چلے آتے ہیں پھر جب تحریک قوی کیجاویگی تو کیا ضرر پیدا ہوگا پس ایسی استفراغ کی ضرورت اس مرض میں شدید ہے اسلیے کہ مادہ کیفیت میں ردی اور کمیت میں کثیر ہے اور [illegible] کی حاجت زیادہ ہے اسلیے کہ جو اخلاط بالفعل موجود ہیں بوجہ خامی اور نادرستی کے قابل [illegible] نہیں ہیں کہ جزو بدن ہوں اور اسکے جزو بدن ہونے سے قوت میں کمی [illegible] ہو اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہیں پاتا ہے اب ایک یہ اور خرابی ہے کہ اگر بہ تکلف غذا جدید دیجاوے چونکہ ہضم نہیں [illegible] ہوں یہ اخلاط خام پیدا ہوںگے اور فساد مادہ میں زیادتی ہوگی اور اگر غذا قطعاً ترک ہو تو قوت ساقط ہوگی اس تپ کی ابتدا میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک سرد چیز بطرف قلب گرتی ہے اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہے اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور [illegible] اور متفاوت ہوتی ہے اور پھر جب طبیعت کوشش کر کے مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جس عفونت نے بفضل خدا اس مادہ کے واسطے [illegible] پہونچائے ہیں تو طبیعت کی اس فعل میں اعانت کرتی ہے اوس وقت قلب ضرر سے اوس شے بارد کے جو سبب غشی کا ہے نجات پاتا ہے لیکن اب اوسکی حرارت سے قلب کو ضرر پہونچتا ہے اس سبب سے نبض میں سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت انقباض میں سرعت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انبساط وغیرہ کے علاوہ یہ ہے کہ نبض میں باوجود سرعت کے صغر اور بطور اور تفاوت غالب ہوتا ہے دورہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہے ویسا ہی ہوتا ہے کچھ تغیر تبدل یا فرق نہیں ہوتا اور نہج جہری کا اور [illegible]

ڈھیلا ہونا اس تپ مین زیادہ ہوتا ہے ۔ رنگ ان بیمارونکا ایک طور پر نہین رہتا ہے کبھی مائی اور رصاصی ہوتا ہے اور کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی ہونٹھ کا رنگ ایسا اودا ہوتا ہے جیسے توت کھانے والون کے ہونٹھ کا رنگ آنکھین تیرگی سے بھری ایسی دھندلی ہوتی ہیں اور بند ہوجاتی ہین ہر وقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھین غشی کی ایسی ہوجاتی ہین ۔ شراسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور سب طرح احشا مین نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے ۔ کبھی مریض کو کھانسی بھی ہوتی ہے ۔ اگر اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اوس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہین ہوتی ہے ۔ کبھی صفرا غالب ورقیق سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احشا مین بہت ہوتی ہے اور یہ تپ صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دوسرے بلغمی تپ کے مشکل ہوتے ہین حمی غشیہ دقیقہ رشقیہ یہ تپ حادہ ہے سقوط نبض اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت مین کر دیتی ہے اور رطوبات ثانیہ قریب الانعقاد کا ذوبان بہت جلد ہوجاتا ہے اور اکثر اس تپ مین قوت چوتھے دن تک باقی نہین رہتی بلکہ فنا ہوجاتی ہے ۔ اس تپ کی پیدائش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جنمین رقت اور غور زیادہ ہوتی ہین اور اونکا جوہر ردی اور رقیق ہوتا ہے کہ انمین عفونت پیدا ہوتی ہے اون لوگون کے بدن مین جنکا مزاج نہایت گرم خشک ہے ۔ اور اکثر اسکی نوبت بطور غب کے ہوتی ہے **حمی لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے ہے** —

نہاری وہ تپ ہے جسکے دورے دنکو ہون اور رات کو فترت اور کمی ہوجاوے اور لیلی وہ تپ ہے کہ رات کو دورہ ہوا اور دنکو سکون ہو یہ دونون برے ہین لیکن نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول مدت اور دوسرے عارض ہونے کی زیادہ تر اسمین یہی خوف ہے کہ دق کیطرف منتقل نہو ۔ اسکی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ ہر وقت حرارت نہار اور کھلنے مسامات کے عارض ہوتی ہے اور باوجودیکہ ایسے وقت بخارات متحلل زیادہ ہوتے ہین پھر بھی یہ نہین اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہے کہ تحلل نہین ہوتا جبتک تپ ہمیشہ پیدا ہوتی ہے ۔ باینہمہ مریض کو اس تپ مین بوقت شب غذا دینے کی ضرورت ہے اور پیٹ بھر جانے کے بعد سونا اوسکے حق مین مضر ہے تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو جلد تر ساقط کر دیتی ہے اور تپ کا صدمہ اوٹھانا دن کی گرمی مین اور رات کی سردی مین جاگنا مقتضی اسی کا ہے کہ تپ دق مین پڑجاوے ۔ حاصل یہ ہے کہ یہ تپ خبیثۃ الاثر ہے کہ اوس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے **علاج بلغمی تپ کا** علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ یعنی ابتدا اور انتہا اور انحطاط کی مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظہور نضج اور عدم ظہور اور نیز بحسب خلاف مواد بھی مختلف ہوتا ہے کبھی بلغم ترش اور کبھی بلغمیہ زجاجیہ اور کبھی مالح اور شور اور کبھی بلغمیہ حلوہ اور شیرین ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا مین تین چیزون مین مشترک ہوتے ہین تلیین معتدل ۔ اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا ۔ اور جیسے تین دن اس تپ مین گزرتے ہین کہ انمین مادہ رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کے اور قبل ازین متحرک ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور کچھ نفع کا فعل ظاہر نہین ہوتا ۔ تقویت دینا طبیعت کو تلطیف تدبیر بوجہ اعتدال اسمین بھی جمیع اقسام یکسان ہین بلکہ بیشتر آب جو پر تین دن ابتدا مین اقتصار کیا جاتا ہے باین امید کہ شاید کہ منتہے قریب ہو خواہ قرب منتہی کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر ابتدا دریافت ہوجاوے کہ منتہی دور ہے اسقدر تلطیف تدبیر کی نہو گی ۔ علاوہ بران گرسنہ رہنا اور اوسی حالت مین ریاضت کرنا ابتدا تک بشرطیکہ ریاضت سے زیادہ ضعف نہوجاوے اس مرض مین بہت نافع ہے ۔ بلکہ تغلیظ تدبیر کیطرف رجوع منتہی تک کرسکتے ہیں

رفتہ رفتہ جسقدر قریب منتہی ہوتا جائیگا تلطیف بڑہائی جائیگی مگر مقتضای احتیاط یہی ہے کہ اولاً تلطیف تدبیر کرین پھر جب بخوبی ظاہر ہوجاے کہ منتہی دور ہے تلافی اس ضعف قوت کی تغلیظ تدبیر سے کرین بعد ازان آہستہ آہستہ تلطیف کرین تاآنکہ زمانہ منتہی کا آجاے اسلیے کہ طول زمانہ اس تپ کا ایسا ہی کہ اسمین ایسے تغیرات تلطیف اور تغلیظ اور اوسکے بعد پھر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے حمی حادہ مین البتہ یہ تدبیرات ممکن نہین ہوتی — اور جب ساعات نفسی زیادہ زمانہ گذر جای پھر تلطیف تدبیر پر قیام کرنا چاہیے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور فم معدہ ضعیف ہوجائیگا اور جسقدر مرض مین طول زیادہ محسوس ہو تا جای تلطیف مین کمی کرنی چاہیے — باینہمہ بنسبت ربع کے اس تپ مین تلطیف زیادہ واجب ہو — اور اسی وجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد بچہ ہاے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین نہ دینی چاہئین بلکہ روٹی کے ساتھ شوربا فقط کہلانا چاہیے ہان اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ اسہال کا ظہور ہوجای پھر گوشت وغیرہ کہانا مضر نہین ہے — پھر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شور اور شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر دیکہا جای تو بھی فرد سوریوس جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اوسمین بدن کی تسخین چند ساعت تک نہین ہوتی ہے — اسمین فرق معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونون مادہ کی تپ یعنی بلغم شور اور شیرین کے تلیین ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور کسیقدر تبرید بھی کرے اور زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئی اوسمین دوای سخت درکار ہے — اسطرح پہلے دونون مادہ یعنی مادہ شور اور شیرین مین تقطیع مادہ کی ایسے ملطفات اور مقطعات سے مناسب ہے جو کہ گرم زیادہ نہون اگر خشکی اونمین زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنی زجاجی اور ترشی مین گرم چیزین جو ملطف ہون اور اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کرین اونکی ضرورت ہے خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بھی ملا ہوا ہو اسوقت استعمال کمونی اور معجون کبریت کا مناسب ہے اور تلیین چیزین بہی استعمال کرنی چاہیین — مناسب تر وہ دوا جو ابتدا مین درکار ہے گلقند ہے ساتوین دن تک اور اگر آب رازیانہ اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بحسب حاجت دیا جاے اسمین بھی کچھ مضائقہ نہین سکنجبین بہی مفید ہے اور ماء العسل ہمراہ زوفا کے بہی خالی از فائدہ نہین ہے — کبھی یہ بہی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلیین طبیعت زیادہ مطلوب ہو بمقدار گلقند کی خواہ اور ادویہ مذکورہ بالا کی زیادہ کیجای — خصوصاً وہ مسہل جو شربت ورد فارسی سے بنایا جاتا ہے کہ وہ مسہل ملین ہے — اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلیین قوی کیجاے آب لبلاب زیادہ کردین اور اگر جی چاہے المتاس ملا دین اور شکر خواہ قند شریک کردین — گلقند جسکی ساخت شیرہ ترنجبین مع لبلاب کی پانی مین نکالا گیا ہو وہ بہی قوی ہے — زیادہ مبالغہ ابتدا مین ادویہ مسہلہ کا مناسب نہین ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تہوڑا اسا توقف مسہل مین ضرور ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتھ صفرا کی بہی شرکت ہو اسلیے کہ اسوقت مسہل سے مزاج مین فساد پیدا ہوتا ہے — اکثر آدمی ابتدا مین واسطے اسہال اور ادرار کے ہر شب کو دوا ترپد کا استعمال کرتے ہین نسخہ دوا — اوس دوا کا زنجبیل مصطکی دس درم ہر واحد سے لیکر برابر سب کے مجموع بیس درم ترپد ملاتے ہین اور شکر طبرزد برابر مجموع کے یعنی چالیس درم شریک کرتے ہین اور ہر شب ایک مثقال استعمال کراتے ہین مگر اس دوا کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ طبیعت نرم نہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پھر اس دوا کی ضرورت نہین ہے — مگر مجھے پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد نضج مادہ کے دیجای اور پہلے اون دواؤن سے تلیین کیجای جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تہوڑی سی بلغم کا اخراج اس دوا سے پہلے کرکے تب بقیہ مادہ کا نضج کرین اور تانضج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کرین اور جب نضج ہوجاے استفراغ مین شروع ہو کہ تہوڑا تہوڑا مادہ نکالین لیکن ایسا نہو کہ ضعف شدید پیدا ہوجای بعد اسہال کے دو رات کا استعمال کرین اسیطرح مجھے ناپسند ہو استعمال [illegible] ہوتا ہے اور خلط رقیق کا اخراج کرتے ہین — اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو اون دواؤن کے ہمراہ قرطم بہی شریک کرین اور اگر مادہ صفراوی کی شرکت ہو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ یا شیرخشت خواہ خشک بنفشہ پیسکر ملائین — مسہلات کی مدد کے واسطے حقنہ کا استعمال کرین جو الخ

بنایا جاوے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن کنجد کہ یہ سب ابتدا میں مفید ہے اور آب ترب اور مولی جو سکنجبین بزوری میں تر کی ہو اور مثل اسکے اور چیزیں سہل ہوتے کرائیں ۔ اور اگر قے کی حاجت ہو مثلاً متلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ منہ کا بہت متغیر ہوتا ہے ۔ تو جب فجل جسکا نسخہ قرابادین میں لکھا ہوا ہے استعمال کریں اور ایک مثقال بیدوا ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کریں ۔ قے باوجودیکہ معدہ میں ضعف پیدا کرتی ہے مگر اس مرض تپ کو دفع کردیتی ہے ۔ قے کرا کر انتظار نضج کا روز ہفتم تک ضرور کرنا چاہیے تاکہ ابتدا میں بوجہ سختی قے کے ورم معدہ نہو جاوے ۔ اگر کسی شخص کو قے بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت دیر ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہیں ہے ۔ اگر اس مرض کی ابتدا میں قذف یعنی قے عارض ہو خصوصاً اگر ابتدائی دورہ میں واقع ہو اوسکا روکنا مناسب نہیں ہے اسواسطے کہ دفع طبعی ہے ہان اگر بہت قذف سے کہ بے طاقتی ہو جاوے اور ضعف زائد کا خوف ہو اوسوقت شراب بہی اور شربت نعناع سے خواہ اون دواؤن سے جو آیندہ اسی فصل میں مذکور ہونگی بند کردینا چاہیے ۔ اگر دوسرا عارض ہو یعنی اطلاق شکم ہو تو آلو بخارا و کھجور وغیرہ استعمال کرین اور ہاتھ اور پاؤن گرم پانی مین رکھین اور دونون پنڈلیان بقوت اور مضبوط باندھین ۔ اور اگر آب جو کی حاجت ہو ماءالاصول اوسمین جوش دیکر پلائین بقدر مناسب اور سکنجبین عسلی اوسمین شریک کرین اگر غذا معدہ مین ترش نہو جاتی ہو اور اگر ترش ہوتی ہے ماءالعسل شریک کرین ۔ آب جو کا پلانا اوسوقت مناسب ہے کہ پہلا فاسد معدہ رنگین ہو اور تو ایسے وقت مین سکنجبین پلا کر بعد دو گھنٹے کے آب جو پلائین ۔ ایسے بیمار کے بدن مین ملنے والی چیزین جن مین تحلیل ہے بلکی مناسب نہیں اور نہ تیز ہیں جیسے البتہ حقنہ لطیف مفید ہوتی ہے استعمال کرین شروع مرض مین خواہ جسوقت بہت کوئی خلط سخت معلوم ہو اسواسطے کہ یہ چیزین خلط رطب کو گرم کرکے احشا مین تری پیدا کرینگی اور رطوبت کا سیلان احشا مین ہوگا ۔ سرد پانی سے احتراز واجب ہے کیونکہ مادہ مین خامی اور غلظت پیدا ہوگی ۔ جسوقت بول مین سرخی اور غلظت ظاہر ہو نضج کہ نہیں کچھ خوف نہیں ہے پھر اسوقت آب جو بعد استعمال سکنجبین کے ادرار کی جاوے ۔ دلک تنقیہ بدن کی مالش حالیں نافع ہے کہ جسقدر بلغم مین غلظ اور لزوجت زیادہ ہو دلک زیادہ تر مفید ہوتا ہے ۔ اور بعض طبیبون نے تجربہ کیا ہے کہ نمک لگا کر جالی اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جاوے بہت مفید ہوتا ہے ۔ جب اس مرض کا زمانہ تزید شروع ہوا اور یہی زمانہ انتہا مین اکثر توجہ طبیب کو فم معدہ کیطرف اور اسکی اصلاح کیطرف چاہیے مقویات فم معدہ جیسا کہ دوائین ہین جو پودینہ اور مصطگی اور انیسون سے مرکب ہون ۔ اور قے کا استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا مولی کے ذریعہ سے کرین اور غذا اکثر کمی کی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ اور گلقند ایسے وقت تزید خواہ انتہا مین اگر پلائین خواہ بعد روز ہفتم کے استعمال کرین ضرور اوسمین وہ چیزین ملالین جو فم معدہ کی تقویت کرین اور اونمین اذخر کی قوت ہو مثل انیسون اور مصطگی کے اور گرم پانی مین گھول کر گلقند پلانا چاہیے خصوصاً ابتدائیہ نوبت مین کہ یہ ترکیب لرزہ اور برودت کو بھی روکتی ہے اور پیاس کو بھی بجھاتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو ۔ اگر اجازت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزید مین ہوجاتی ہے اور مناسب یہی ہے کہ تمام نضج کا پورا ہی انتظار کرین ۔ اگر مرض مین حدت پیدا ہو تو یہ قرص بہت نفع کریگا ۔ طباشیر زرد صبر اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر ایک ۵ درم زعفران مصطگی ہر ایک ۲ درم لیں اسکا قرص بنائین اور ونکو بقدر ایک درہم کے اور رات کو نصف درم استعمال کرین ۔ اگر ظہور نضج کا ہو کہ اجابت نضج کی برگ کرفس و رازیانہ اور بیخ اذخر اور پودینہ اور نشان سے کرنی چاہیے ۔ اور اگر یہ امر مخفی ہو جاوے کہ مادہ مین برودت زیادہ ہے تو فلفل سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شراب رقیق بہت تھوڑی سی بھی دے سکتے ہین زیادہ نہین ۔ کبھی نضج کی اعانت قوی مروخات محللہ سے بھی کیجاتی ہے اور مروخات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کو واسطے جیسا مناسب ہے کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہیں ہے ہان مروخات کے استعمال مین قوت اور تپ اور لزوجت تین چیزونکا خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ زیادہ تند نہو مروخات کی

قوت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ اوہان لطیف جو معتدل قوت مین ہین استعمال کرنی چاہئین۔ جب چودہ ہوان روز گذر جاے تو استعمال ملطفات کا اکثر کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہے اور انیسون خواہ اوسکی سکنجبین بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس مین زوفا اور حاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص ورد کی ہوتی ہے اور کبھی مسہل جس مین ورد ہو تقویت معدہ کے واسطے گذرا اور مصطگی بھی بڑہائی جاتی ہے اور سوا کوئی افسنتین وغیرہ جیسا مشاہدہ حال مریض سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جاے۔ شراب رقیق بعد چودہ روز کے انکو نفع کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تقویت جاغریزی اور ادرار اوسپر انکا اوس سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر نضج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل ہوا کرلی گئی تو قرص افسنتین کبیر اسکے بعد اگر کوئی ابتدائی نوبت مین ایسی دریافت ہو کہ ایذا دیتی ہو اور مرض زمانہ ابتدا سے گذر گیا ہو گرم پانی مین تخم کرفس اور انیسون اور لیوپینہ کسی قسم کا پکا کے پلانا چاہیے۔ اور ایسی دواؤنکا استعمال خواہ ایسے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ نطول کرنا چاہیے اور انکا بہت سی ادویات کے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جاے کبھی شہد پیلے نہ دہین یہ نسخہ پلایا جاتا ہے تحلیل صعتر نانخواہ ہر ایک ۳ درم کشنیز ۲ درم گلسرخ فودنج ہر ایک ۳ درم زبیب منقے بیرادرده سات عدد تخم حول جوش دیکر بقدر ۱۳ اوقیہ یعنے ساڑھے آٹھ تولہ تخمینا پلایا جاے جب نضج کامل ہو جاے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دوا سے جو قوی ہو اور بعد کبیت اوسکو پلانی چاہیے اگر مادہ تپ کا نہایت سرد بلغم کے ہو تریاق کبیر دینی چاہیے اور واجب ہے کہ اقراص وغیرہ انکو پلائی جائین آب رازیانہ کے ساتھ اور شربت کو دوا تربد کی استعمال پر جاری کیجاے اور جب صبر جو غافث کا لگا پلایا جو خواہ افادہ یعنے شربت خوشبودار چیزین مثل قرنفل اور دارچینی وغیرہ کی شرکت اوسمین ہو یہ استفراغ کرنے کے واسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے۔ ایارج ۷ درم تربد ۱۰ درم ہلیلہ سیاہ ۵ درم غافث ۵ درم نمک ہندی ۳ درم باد آورد شکاعی ہر ایک ۲ درم انیسون ۳ درم آب کرفس مین جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جاے۔ اور اس سے قوی تر یہ اجزا ہین تخم بادیان بیخ کاسنی اصل السوس ہر واحد ۵ درم ایارج ۸ درم عصارہ غافث ۵ درم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک ۲ درم گلسرخ سنبل الطیب لیوپینہ ہر واحد ۵ درم قرص بنا کر استعمال کرین مطبوخ جید بیخ بادیان بیخ کاسنی ۱۰ درم زبیب منقے بیرادرده ۷ درم انیسون مصطگی ہر ایک نیم ۳ درم شکاعی باد آورد غافث ہر ایک ۲ درم تین رطل پانی مین بھگو کر ایک شب رکہین جوش دین تا ثلث باقی رہ جاے اور چند روز نہار منہ اوسکو مریض پیا کرے۔ قرص مسہل جو بوقت مرض مین ہو اور شدت لرزہ کی مستعمل ہین ایارج عصارہ غافث افسنتین شکاعی باد آورد ہر ایک سے ۵ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر ایک نیم ۳ درم نمک سیاہ ۳ درم گلقند ہلیلہ کابلی ہر ایک ۱۰ درم غاریقون ۵ درم قرص ورد ۲۰ درم تربد ۳ درم ان سب اجزا سے قرص طیار کرین اور یہ قرص باوجود نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہے۔ ایضاً صبر ہلیلہ زرد ریوند مصطگی غافث افسنتین ہر ایک ایکدرم زعفران نصف درم کوٹ چہانکر استعمال کرین اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے ضعیف ہے۔ ایضاً ایارج ہلیلہ کابلی نمک ہر واحد سے ۲ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر واحد سے [illegible] درم افسنتین ۵ درم قرص ورد ۳ درم شکاعی باد آورد ہر ایک ۲ درم پیسکر گولیان طیار کرین۔ مطبوخ جید غافث ۵ درم اصل السوس نانخواہ ہر واحد سے ۳ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے ۳ درم گلسرخ ۵ درم جوش دیکر پیوین اوقیہ پلائین۔ ایضاً بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد سے ۱۰ درم انیسون تخم کرفس ہر واحد ۳ درم شکاعی باد آورد غافث افسنتین ہر واحد ۵ درم قنطوریون ۳ درم جوش دیکر ۲ اوقیہ یعنے ۱۱ تولہ پلانا چاہیے۔ ایضاً اگر کہی غافث کی شاخ شکاعی باد آورد افسنتین ہر واحد ۵ درم زبیب ۱۰ عدد ہلیلہ زرد ۱۰ عدد اور یہ اجزا واسطے تشویش بلغم کے خواہ صفرا غالب ہو مناسب ہین

غاریقون اگر تین روز برابر تین درم کے اندازے پر استعمال کیا جاوے طول کو اس مرض کی منع کریگی خواہ شہد ملا کر آب گرم کے ہمراہ پلائی جاوے اور تخم اذخر بعد نضج مادہ کے عجیب النفع ہے سفوف بنا کر کھلاتے ہیں یا شہد کے ساتھ کھلاتے ہیں — اور اگر مسہل کی ادویہ گولی بنا کر محموم کو دیجاتیں تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معدہ کے مصطگی اور انیسون بڑھانا چاہیے اور برعایت ضعف طحال اور غلظ طحال کے بیخ کبر اور اسقولوفندریون اضافہ کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اس مرض میں اکثر طحال بڑھ جاتی ہے — اگر لوخ ضعف خواہ غلظ طحال کے سعد اور حب البان اور حلبہ بڑھایا جاتا ہے اور با انہمہ برعایت شدت تشنگی بھی اسکا ایسا نہو زیادہ نہیں ہے تپ بڑھ جاوے — جو ادویہ مسہلہ مفردہ ان ادویہ مذکورہ بالا سے قوی تر ہیں اگر انکی اس مرض میں حاجت ہو بعد نضج کے انکا حکم یہ ہے کہ جیسے ترید جسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہوگا انہیں مسہلات میں زیادہ کریں اور قوی تر حقنہ کا استعمال کریں اور اسی قبیل سے ہی حب مصطگی ایارج ایک انگ عصارہ افسنتین ایک درہم شحم حنظل ایک دانگ ایارج فیقرا نصف درہم غاریقون نصف درہم سکنجبین عسلی گولی باندھ کر گرم پانی کے ساتھ پلاتے ہیں — اسی قبیل حب مصطگی اور حب صبر جنکا نسخہ قرابادین میں ذکر کیے گئے اگر ادویہ مائل بحرارت ہو قرص طباشیر مسہل تین عدد اور ترید ایک مثقال اور سقمونیا نصف مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکے بقدر قوت پلاتیں — غافث اور افسنتین بجیاوشان اور بادیان رومی شاہترہ زبیب منقی برابر وزن لیکے بقدر حاجت پلاتیں اگر بدن متحمل اسہال کا بوجہ ضعف نہو ادویہ لطیفہ اور مدرہ اور عرق نکالنے والی دواؤں کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجملہ ان دواؤں کے جو بوقت عدم تحمل مسہل کے استعمال ہونی چاہیں جیسا ماء العسل کا ہے ہمراہ شہد کے — جب مرض میں انحطاط ہو جاوے تو قبل از طعام کے حمام میں داخل ہونا بعض کا کچھ مضر نہیں ہے — غذا ان بیماروں کی ابتدا میں تو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبھی اسمیں تھوڑی سی مقدار مری لیتے آب کامہ کو بھی ملا کیجاتی ہے پھر جب ہو تا آخر مرض میں اور قوی غذا جیسے تیہو اور چوزہ ہائے مرغ اور چکور وغیرہ بلکہ یہ غذا بعد انحطاط مرض کے ضرور ہے کہ غذا میں بوقت نضج کے ایسی چیز شریک کریں جسمیں تقطیع ہو مثل سرکہ اور رائی اور مری کی — اور اگر بلغم ترش اور ردی اور لزوجت دار ہو لیو گندنا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہے جبوقت اسمیں زیرہ اور سویا اور روغن زیتون شریک کریں — اور لوا ریو یعنی وہ غذا کہ بقولات کی جڑ نہیں تیز چیزیں ڈالکے پختہ کریں مثلا چقندر اور شبت اور سرکہ اور زیت مغسول کو پکا کر کھلاتے ہیں یہ بھی غذا بہت مفید ہے — اور نانخورش جیسے کامخ کبر اور نانخورش سوسیہ کی یا صعتر کی اور اسفیدباجان اور لیموں کی نانخورش بھی عمدہ ہے — جن ترکاریوں میں تبرید اور ترطیب ہو اونکے استعمال سے احتراز واجب ہے — غذا کا وقت یہ ہے کہ باوبت میں کبھی ہو جاوے خواہ تپ اوترجاوے اور قبل نوبت کم سے کم چار گھنٹے پیشتر غذا دینی چاہیے اور چھ گھنٹے پہلے بہت مناسب ہے — سونے کا اندازہ یہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو یعنی زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے نہو تاکہ نضج ہو اور بروقت خواب کی ہوا کے رکاوٹ تحلیل بروقت بیداری کے — حمام انہیں بہت مضر ہے مگر بعد انحطاط کے ضرر نہیں کرتا زیادتی قے کا تدارک مناسب ہے کہ لیمو وقت اور شربت انار میخوش جسمیں پودینہ شریک ہو اور اسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کریں اگر اس سے زیادہ قوی تر دوا کی ضرورت ہو دانہ انار میخوش ۱۰ درم کندر سپید اور مصطگی ہر واحد ۵ درم پودینہ ۵ درم دو رطل پانی میں سے نہار میں جوش دیں اور پودینہ کی گٹھیاں بڑی ہوں تاکہ نصف پانی جل جاوے **تدارک اسہال مفرط** کا بند کرنا اسہال مفرط کا اونکی دوا اور تدبیرات تو پہلے سے معلوم ہو چکی ہیں اور انکا بیان ہو چکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چوزہ ہائے مرغ بریان خواہ پختہ کر کے کھلانے چاہییں اور بخورات مقویہ دماغ اور ساتھ خوشبو جیسے دماغ معطر ہو جاوے اور قوت کو تازگی حاصل ہو — اور اگر نضج یعنی پہر اپر

ہوتا ہین خواہ اطراف مین عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے انیسون لک مقشر ہر ایک ۵ درم بادام مقشر زعفران مرمکی ہر ایک ۴ درم تخم کرفس رازیانہ سنگ فنہ اذخر ہر واحد ۳ درم عصارہ غافث ۱/۲ ۳ درم سنبل الطیب ایارج فیقرا ۲۰ درم گل سرخ ۱۰ درم بدستور قرص طیار کرکے استعمال کرین۔ اور کبھی احتیاج ہوتی ہے امروسیا کی جو دوا مرکب ہے اور دوای لوزیہ یعنی بادام تلخ کی قرص ہے کہ اگر تپ مین طول ہوا ور سردی بھی معلوم ہو اوسکے لیے مفید ہے مصطگی سنبل الطیب رازیانہ تخم کرفس تخم کاسنی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک ۴ درم بادام تلخ ۱۰ درم قرص طیار کرین مقدار شربت ایک درم سے دو درم تک سکنجبین کے ساتھ خواہ گلقند کے جوشاندہ رازیانہ بقدر دو اوقیہ کے ساتھ خواہ کو شہد سے ملاکر معجون کرکے استعمال کرنا ایسی قوت مستحب ہے جب مرض مین طول ہوا ور کبھی جب سردی بڑہین دیر تک رہتی ہے دلک کی حاجت ہوتی ہے اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ دونون ہونٹ ہون سے اور دونو ران کی جڑون سے شروع کرین جب یہانتک گرمی پہیل جاے اور پاؤن مین بھی اسیطرح حرارت محسوس ہو جاے کہ اور دونون گرم ہو جائین اور ماندگی سی معلوم ہونے لگے پھر رطوبت والے کا انتقال کرین جب خوب گرمی پیدا ہو چلے پہر مالش اور دلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اوس تک گرمی پہونچے پھر اوس عضو کی مالش ہو کر دوسرے عضو کی ملنا چاہیے اور ان جیسے سے روغن زیت شیرین جسمین قسط بھی ہو اور روغن بابونہ اور شبت کا تیل جو دوسرے برتن مین پکایا جاے جب ملنے سے فراغت ہو جاے تو اوسے پونچہ ڈالنا چاہیے تاکہ لزوجت کرب پیدا نکرے۔ کچھ مضائقہ اسمین نہین ہے کہ پہلے خالی مالش بدن کی کرکے پہر تیل کی مالش کیجاے۔ معدہ کی حفاظت مخصوص سی کرنے کی ایک یہی تدبیر ہے کہ اوسکو ہمیشہ گرم رکھے مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن شبت کی کرین اور اس سے قوی تدبیر یہ ہے کہ رازقی یعنی رای بیل کے پہول کا تیل ملین اور ضماد جو اس باب مین مفید ہین از انجملہ یہ ہے کہ بابونہ اور کسیقدر مصطگی شراب مین پکاکر دو چند وزن مجموع کا شہد ملاکر ضماد کرین اور اگر سقوط شہوت ہو گیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ شراب کا استعمال نکرین بلکہ میبختج یعنی وہ شراب انگور جسمین جوش آچکا ہے اور اوسکے دو ثلث جل گیے ہین اور شکر ملائی گئی ہے اوسمین خرما جو پختہ ہوا اور خرمای خشک اور اکلیل الملک اور افسنتین جوش دیکر ضماد کرین علاج بلغمیہ لازمہ کا جسکو لثقہ کہتے ہین جو علاج اوس بلغمی تپ کا ہے جسکی ہر روز نوبت ہوتی ہے وہی علاج لثقہ کا بھی ہے فرق اتنا ہے کہ لثقہ مین استعمال ملطفات حادہ کا بندی ہوتا ہے اور اکثر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب عسل ہمراہ قنطوریون کرین خواہ ماء العسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ کبر پر قناعت کرین شاید نافع ہوگا۔ کبھی انکو نانخورش شبت یعنی سویا خواہ نانخورش کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصاً جبکہ قوت آثار نضج کے ظاہر ہون انکی غذا کی تدبیر بسبب ازمان اور دیرپا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور ترشیح کرنی چاہیے تاکہ قوت مین ضعف نہو جاے اور اگر خلاف ازمان کے رعایت کیجاے تو اوسوقت تقلیل اور تلطیف غذا کی چاہیے بہرحال جیسی تدبیر فصل گذشتہ مین حمی نائبہ کے واسطے لکہی گئی ویسی یہان بھی کرنی چاہیے۔ دواے جید انکے واسطے قرص عشرہ ہے جسمین دس دوائین ہین جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا ایضاً یہ دوا بہت اچھی اور مجرب ہے گل سرخ ۶ درم رب السوس شاہترہ سنبل الطیب ہر واحد ۴ درم مصطگی ۳ درم کہربا ۳ درم انیسون ۵ درم ایضاً قرص غافث نسخہ اوسکا یہ ہے غافث ۴ درم گل سرخ طباشیر ۲۰ درم ایضاً غافث ۳ اوقیہ یعنی ساڑہے آٹھ تولہ گل سرخ نصف رطل یعنی ۳۴ تولہ سنبل الطیب بھی اسی قدر

ملیا شیر یہ اور قند یعنی زرد آلو الفقاع قرص افسنتین اور سکا شیرہ ہے یہ افسنتین ایسارون تخم کرفس انیسون مغز بادام مرکی شکاعی بادآورد عصارہ غافث مصطکی سنبل الطیب ہر ایک سے ایک درم **علاج القیالوس اور لیفوریا** کا ان دونون تپون کا علاج قریب بعلاج اوس تپ کے ہے جسکا اوپر ہمنے ذکر کیا اور یہ دونون تپین طریق علاج مین قریب قریب ہین - ضرور ہے کہ ابتداء علاج کی سکنجبین عسلی اور سکری سے کیجائے اور کبھی ان دونون کے علاج مین رب انگور کی بھی اجازت دیجاتی ہے جو شہد کے ساتھ پکا لیا گیا ہو اور شربت ورد کا بھی استعمال جائز کیا جاتا ہے ابتدا اوسکے بعد رفتہ رفتہ جوشاندہ بزور مثل تخم کرفس اور رازیانہ اور انیسون وغیرہ کی خواہ انکے پانی کو پلاتے پلاتے جب ماندہ صحت تک پہنچتے ہین اور قرص ورد کو مصطکی اور حب الصبر کے ساتھ اور ہی ایارج فیقرا اور حب غافث کا استعمال کراتے ہین - ان دونون تپون مین سدہ کی رعایت پر توجہ تام کرنی چاہیے کہ ضعیف نہو جاوے لوبیا اور مولی اور سودا اور فودنج کی پانی سے قے کرانی چاہیے اور مدرات اور مسہلات کے نافع اجزا ان دونون تپون مین ہین ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد و تربد شکر - بہت زیادہ نفع ان تپون مین اون حقنون سے ہوتا ہے جو بالکل بحرارت ہون کہ اونمین اصل السوس قرطم اور قنطوریون دقیق اور سعوطا اور بابونہ اور تخم شبت گل کھوکرو اور اکلیل الملک اور سعتری اور شونیز ڈالا ہو - تدبیر لیفوریا کی زیادہ شدت سے کرنی چاہیے بہ نسبت القیالوس کے **علاج حمی غشیۃ خلطیہ** کا اس تپ کا علاج بہت دشوار ہے عمدہ تدبیر اسکی علاج مین یہ ہے کہ ابتدا مادہ کا اور یہ لطیفہ سے رفتہ رفتہ قوی دواؤن تک آئین خصوصاً اگر طبیعت نضج دینے مین عاجز ہو اسکے ذریعہ سے تقطیع اوس مادہ کا جو اعضا اور قریب کی رگون مین ہی کرنا چاہیے اور باقی مادہ جو دور کی رگون مین ہو اوسمین ملاطفت تدبیر بذریعہ دلک وغیرہ کے استعمال کرنا چاہیے - جالینوس نے ایسا گمان کیا ہے کہ اکثر اس تپ کے بیمارون کی استفراغ مادہ سے عاجز ہو کر سوای دلک اجزاء قوی سے اور کوئی تدبیر نہین کرسکتے اچھا طریقہ اوسکے واسطے دلک کا یہ ہے کہ دونون رانون سے پنڈلیون تک شروع کیا جاوے پہنچ تک اور دلک مین ہاتھ سخت اور کپڑے ایسے اختیار کرین کہ جلد کے چھیلنے والے ہون پنڈلیون کی مالش کے بعد دونون ہاتھون کا دلک اسطرح کرین کہ سونگھنی کی کھ... تک مالش کیجائے حتے کہ جلد سرخ ہو جاوے پھر پشت اور سینہ کی مالش کرین پھر پنڈلیون سے الٹ کرین اور ترتیب اول کو ملحوظ رکھین جتنا زمانہ اس تدبیر کا تحمل سکے اوسکے نصف مقدار مین استعمال دلک اور نصف زمانہ مین اونکی تنویم یعنی سولانے کی تدبیر بشرط امکان کرنی چاہیے - حاصل یہ ہے کہ قانون اونکے علاج کا ملاطفت تدبیر ہے اور زیادہ تسخین کہ جس سے مادہ مین سختی آجاے نکرنی چاہیے - ملطفات مین سے ماء العسل ہے خصوصاً تھوڑا سا انزروفا یا تخم کرفس صبح کے وقت دینا چاہیے اور مثل اسکے سکنجبین اور جلاب وغیرہ بھی جائز ہے - اگر اسہال بافراط ہو ماء العسل کو خوب پکا کر دینا چاہیے کہ پھر وہ بہت نقصان جلاب کے اسہال نہین کرتا مگر تھوڑا سا اسہال جو معتدل اور نافع ہے وہی باقی رہجاتا ہے - سکنجبین عسلی بھی انکو نفع کرتی ہے - فصل گرما مین خواہ اگر عادت ٹھنڈے ہی پانی پینے کی ہو تو آب سرد ملا کر ہو دوائین دینی چاہیے - جاڑون مین ضرور ہے کہ سرد پانی نہ پئین اور گرم پانی پر اقتصار کرین اکثر تجربہ کار کا پینا انکے واسطے ہر حال مین افضل ہے مگر بشرط ضرورت گرمی کے اور شدت کرب حرارت کی ترک بھی ہوسکتا ہے - بہت مناسب انکی پیاس کے دفع کرنیکے واسطے سکنجبین عسلی ہے اور شراب انگور اگر اوسمین رقت ہو نفع کرتی ہے خصوصاً اگر تپ قوی نہو مگر ایسا کم ہوتا ہے کہ تپ خفیف ہو خصوصاً ابتدائے مین کہ ضرور قوی ہوتی ہے اور بعد غذا اسکے انگوری استعمال شراب کا ضرور ہے - طبیب پر واجب ہے کہ ہمیشہ اس مریض کے حالات نبض کی رعایت کرتا رہے جس وقت دیکھے کہ نبض مین ضعف یا سقوط شروع ہوا ہے فوراً شراب پانی ملی ہوئی مین روٹی بھگو کر کھلا دینی چاہیے اگر ورم احشا کا مانع نہو اسلیے کہ ورم احشا رکھنے اور بعد کا ورم جیسا اس تپ مین پیدا ہو پھر علاج کا موقع باقی نہین رہتا اور نہ امید صحت کی ہوسکتی ہے پھر مداوا

یہ ہے کہ جسوقت ایسا تغیر یعنے ضعف اور سقوط کا نبض میں پیدا ہوا ور ورم احشا میں ہو اوسوقت کہانا روٹی کا کچھ مفید نہیں ہے ایسی تدبیر سے کہلانے کے وہ لوگ بوقت غشی کے بہی محتاج ہوتے ہیں کیونکہ کہلانے کے واسطے بہی ضرور کرنا چاہیے۔ رات کو جو غذا کہا کر سو رہنے کو مناسب ہے وہ مثل آش جو کے ہے اس سے زیادہ قوت کی غذا سوا اسکے کہ خوف سقوط قوت کا ہو نہ دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو روٹی جلاب یا ماء العسل میں بہگو کر دیجائے۔ حمام ان لوگونکو بہت مضر ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بہی مضر ہے اسلیے کہ زیادہ گرم ہوا میں خوف سیلان اخلاط کا پیدا ہے اور قلب اور دماغ کیطرف ہوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا نضج اخلاط کو منع کرتی اور اونمیں انجماد کے سدے پیدا کرتی ہے۔ اگر اس مرض میں کسیقدر خلط صفراوی ہو اور قے کرانا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی حاصل یہ ہے کہ قے کرانا اس تپ میں حاجت براری کی زیادہ لائق ہے علاج حمی غشیہ دقیقہ کا بیمار کے سینے پر ضماد صندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اسکا ہوشیار کرنا تہوڑی تہوڑی غذا دینا مناسب ہے غذا اوسکو اس قسم کی دینی چاہیے جیسے روٹی آب انار میں بہگو کر میں سرکہ کے کہلائیں اور اگر خواہش ہو اور بیرک ہوا ساتھ آب فواکہ قابضہ بہی دینی جائز ہیں۔ اگر واسطے تقویت قوت کے کی (یعنے نانخورش جو چوزہ یا مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور شیرہ کا ریحان سے بنائی جاتی ہے) اوسکی حاجت ہو اور خصوصاً اسمیں دہنیا شریک کرکے اگر کہلائیں بہت نفع کرتی ہے تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی انکی تدبیر اور علاج بلغمی تپ جو مذکور ہو چکا ہے ویسی ہی کچھ فرق نہیں ہے

ربع دائرہ کا بیان

اسکا نام طیطراطاوس ہے۔ اکثر دور ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے۔ اسباب ربع کے وہی ہیں جنسے تولید سودا کی ہوتی ہے اور پہر سودا کو متعفن کردیتے ہیں اور اسطرح کی چیزیں اوسکے ابواب میں تفصیل مذکور ہو چکی ہیں۔ اور یہ بہی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو مثل خون ہے اور یہ سوداء طبعی ہے اور ایک قسم حراقی اور خاکستر اخلاط ہے اور پہر حراقی میں بہی ایک تو سوداء دموی ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہے کہ سوداء ہی سوختہ کی خاکستر ہوتی ہے۔ بعض آدمیوں نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سوداء طبعی سے پیدا نہیں ہوتی اسلیے کہ سوداء طبعی متعفن نہیں ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہیں ہے کہ سنا جاوے بلکہ جو رطوبت ہو اوسکی شان سے ہے کہ متعفن ہو جاوے گو استعداد تعفن کی کسی میں کم ہے اور کسی میں زیادہ اکثر ربع کی پیدائش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متفقۃ النوع جنکا مادہ مختلف ہوا اور بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط میں عفونت آجاوے اور جب سوختہ ہو کر راکہ ہو جائیں اور سودا پیدا ہوا اور استفراغ اوسکا نہ بذریعہ طبیعت کے خود بخود ہو سکے اور نہ استفراغ صناعی طبی کیا جاوے اور سودا متعفن ہو جاوے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بسبب مرض طحال کے جسوقت طحال جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جب طحال سے جذب خلط سوداوی کا نہیں ہوتا تمام بدن میں منتشر ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور ہرگونہ ربع خالی طحال کی وجع خواہ صلابت سے نہیں ہوتی ہے۔ حمی ربع ایسی جسمیں سلامت مریض زیادہ مظنون ہے وہی ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی ورم کی حادث نہوئی ہو اور نہ بعد حدوث ربع کے طحال میں ورم آگیا ہو اسواسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اوسکا استسقا خواہ [illegible] جو ورم سوداوی احشا میں کا سبب ہوتا ہے۔ جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی سے نجات دیتی ہے اور جب تک یہ مرض رہے تشنج رطوبی سے امان ہوتی ہے اسلیے کہ خلط یابس اکثر اوسمیں ہلاکت سے بے خوفی ہوتی ہے۔ اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ میں خطا نہو سال بہر سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور بیشتر بارہ برس تک بہی خواہ اوس سے کم و بیش رہتی ہے شیخ حکیم کہتا ہے

علی گیلانی اس مقام پر بطور مفاخرت کہتے ہیں کہ میں نے ہزاروں بیماروں کا جو مربوع تھے علاج کیا اور چھ مہینے سے کم میں انہیں صحت حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ الفہوم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہیں کہ شاید اس مفاخرت میں کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہے اگرچہ بہت ماہران فن کی اوسنے کی ہے اور خاندان اطبا ماہرین سے ہوں پیشے میں بھی اسیطرح اس تپ کا علاج کرتا ہوں مگر ہم نے اکثر بار بشرط قواعد تدبیر نفسانی یعنی عمل جذب اور سلب امراض کے تجربہ کیا تو قلیل چند روز یعنی دو روز ہی میں صحت ہوئی مربوع کے باتھ پر اجازت پڑھ کے اثر نفسانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت لگی اور دونوں پاؤں میں پیدا چیز کی نہیں کی پیدا ہے اور مریض بطرف روئی کے دیکھتا رہا کہ چار روز اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکھنو میں بعض احباب نے بارہا امتحاناً چند مریض پر اسیطرح پر یہ تدبیر کرائے اور شفا ہوئی اور حصول اور تجربہ اکثر احباب مترجم کا حمی ربع اور نافض غب وغیرہ میں بھی باہر پھرتی ہوئی ہے اور نہایت جلد پاک صحت حاصل ہوتی ہے کبھی ایسا شاید ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے سال بھر اور چھ مہینے کے علاج کا ذکر کیا ضرور ہے ایک ہی روز میں زوال مرض ہوتا ہے پس میں حمد الہی ہزار زبان سے کرتا ہوں کہ یہ دو اجاہر میں جو واسطہ اور دعا کی تھی حکم ترک الاول للآخر ختم میں حمی ربع جو طولانی ہو اخیر کو بتمر استسقا ہوتی ہے یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلیے کہ اس فصل میں تعاظم مواد زیادہ ہوتی ہے اور بسبب مادہ ربع کا برپا ہے علامات مشترکہ حمی ربع پہلے تھوڑی سی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اسکے برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے یہاں تک نوبت میں اوسکے تھوڑی تھوڑی سردی کم ہوجاتی ہے جیسے بلغمی تپ سردیکا یہی حال ہے جب ربع میں دورہ ہو اور کم ہوجاتا ہے تو گرمی زیادہ نہیں ہوتی اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت ربع کی چونکہ بدشواری مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہے اور غلیظ بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر مقدمہ بھڑکتی ہے یعنی دیر تک ٹھہرتی ہے جیسے ہوئی لکڑی سوختگی کہ اوس میں اگرچہ آگ دیر میں اثر کرتی ہے مگر دیرپا بھی ہوتی ہے ربع کی حرارت تمام بدن میں نہیں پھیلتی بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع خلط کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور رونگٹے جلد پر کھڑے ہوتے ہیں اور ثقل یا گرانی بھی پیدا ہوتی ہے اوسکا سبب غلظت مادہ کی ہے کہ اوسکا بخار بھی ثقیل ہوتا ہے اور اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا ہے گویا ہڈیاں ٹوٹی جاتی ہیں اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت بجتے ہیں مگر ایسا لرزہ نہیں جیسا کہ بلغمی تپ میں ہوتا ہے اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اوسی بخار کی ہے جو سوداوی متعفن سے مظلم اوٹھتا ہے مگر یہ تاریکی بروقت نضج کے زائل ہوجاتی ہے اسلیے کہ کدورت مادہ کے بعد نضج کے کم ہوجاتی ہے اور جیسی ابتدا میں ہوتی ہے ویسی باقی نہیں رہتی — علامات ربع سے جو اسباب اس تپ سے پہلے ہوتے ہیں از قسم طولانی حمیات کے خواہ ضعف طحال اور ورم ہو تلی میں ایضاً علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل اور غذا سے بارد یابس کا استعمال اور سونے کا تخفیف یعنی کم ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنے اور گرم خشک مکان میں سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزیں — دورہ اس تپ کا چوبیس ۲۴ گھنٹے کا ہوتا ہے یعنی وہ زمانہ جس میں تپ شروع ہو کر اوترنے تک اور اڑتالیس گھنٹہ زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا ۷۲ گھنٹہ ہوتا ہے اکثر فصل خریف میں جو تپ ایکدن درمیان کرکر آتی ہو جاڑوں میں وہی تپ ربع ہوجاتی ہے — اکثر وہ حمیات ۱۲۹

جنکا مادہ مختلف ہوتے ہیں اور ایسے ایسے حمیات ربع پیدا ہوجاتے ہیں کہ انتظام میں اونکے خلل ہوتا ہے بسبب اوسکا اختلاف اخلاط باقیہ کے ہوتا ہے جو بعد زوال پہلے حمیات کے باقی رہ جاتے ہیں بایں ہمہ وقت ان اخلاط باقیہ کا استقرار بدلیل لینے خاکستر ہونے بہرحال واحد پر ہوجاتا ہے ربع منتظم پیدا ہوتی ہے۔ جو ربع بلغم کے احتراق اور سوداے طبعی سے پیدا ہوتی ہے اوسکے دورے طولانی ہوتے ہیں اور اکثر یہ ربع بعد سوء القنیہ بلغمیہ کے پیدا ہوتی ہے اور عرق دیر میں نکلتا ہے اور بول غلیظ ہوتا ہے اور صلابت نبض میں کم ہوتی ہے۔ اکثر تو یہی ہے کہ یہ ربع بعد حمیات بلغمی کے پیدا ہوتی ہے اور بعضے ربع خون کے احتراق سے پیدا ہوا اوس سے پیشتر علامات خون کے پیدا ہوتے ہیں کہ منہ میں حلاوت اور اشتہاء طعام کم اور تشنگی [illegible] زیادہ ہوتی ہے اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہو یا سونوخس قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہیں اور سرخی بول کی بھی اس ربع پر مقدم ہوتی ہے اور سحنہ بدن بوجہ سرخی اور انتفاخ کی اور سن شباب یا طفولیت اور فصل ربیع یہ بھی اسی پر دلیل ہوتی ہیں کہ اشتعال بھی دموی کا اس ربع کیطرف ہوا ہے اور اکثر بعد حمیات دموی کے یہ ربع واقع ہوتی ہے۔ جو ربع احتراق صفرا سے ہوا کرتی ہے بعض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہے اور لرزہ اور سردی سے شروع کرتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت لیا جاتا ہے پیاس بہت لگتی ہے پسینا بھی خوب نکلتا ہے اور بعضے اوقات پیاس میں التہاب یعنے بھڑک پیدا ہوتی ہے سحنہ بدن اور سن اور فصل بھی اسپر دلالت کرتے ہیں اور کبھی بعد تپ صفراوی کے اس ربع کا پیدا ہونا اسی کو دلالت کرتا ہے کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوئی ہے۔ نبض اس ربع میں اکثر بصلابت ہوتی ہے بسبب یبوست خلط کے اسلیے کہ یہ خلط جذب کرتی ہے شریان کو اندر کیطرف اسی سے شہوق اس نبض کا باطل ہوجاتا ہے جیسے نبض شیخ کی پیرانہ سالی میں ہوتی ہے اور کیفیات میں نبض مستوی ہوتی ہے جبتک خلط سوداوی میں حرکت نہ پیدا ہوا اور جب مادہ متحرک ہو تو نبض میں اختلاف زائد پیدا ہوجاتا ہے اسلیے کہ فضول میں غلظت ہے اور تفاوت اس نبض کا ہر وقت فطرت کی بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت کامل دلالت ربع پر کرتا ہے اکثر نبض میں انبساط غیر مستوی اور انقباض جس میں سرعت زیادہ ہو برخلاف غب کے پیدا ہوتا ہے نبض ربع کی بہ نسبت بلغمیہ کے زیادہ صغر اور تواتر میں محسوس ہوتی ہے مگر بطی ہونے میں بلغمی کی مثل ہوتی ہے اور ابتداء نوبت میں اوسکا بطو زیادہ ہوتا ہے اور تفاوت اور اختلاف میں کثرت ہوتی ہے اختلاف کل حمیات کی نسبت بعد ابتداء نوبت کی عظم اور تواتر اور سرعت شروع ہوتی ہیں۔ بول ربع میں جمیع اوقات میں عدم نضج پر مشابہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے لیکن منتہی کے وقت جید ہوجاتا ہے مگر اوسکے احوال اور الوان مختلف ہوتے ہیں اسواسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ ربع میں نضج پیدا ہونے کی علامت یہ ہے کہ لرزہ میں نرمی پیدا ہو۔ مگر بول ابتدا میں سپید بالکل بے سفیدی اور خام ہوتا ہے کہ اوسمیں ہضم جید نہیں ہوتا اور بعد ابتدا کے اوسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور انحطاط کے وقت بول سیاہ ہوجاتا ہے اور پسینا ربع میں بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے ہاں اگر سوداے صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہے **علاج** اس مرض میں پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ ربع سوداے دموی سے ہے یا سوداے بلغمی سے ہے یا سوداے صفراوی سے ہے یا سوداے سوداوی سے بعد اسکے جیسا مادہ ٹھہرے اوسکے مناسب جو تدبیر ہم بیان کرتے ہیں کرنی چاہیے مگر جمیع اقسام اس تپ کے بعض احکام علاج میں شریک ہیں اسلیے کہ جمیع اقسام کی ابتدا میں لرزہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ تامل کریں آیا خون میں غلبہ ہے خصوصاً جسوقت کہ ربع سوداے دموی سے پیدا ہوئی

کہ اوسوقت فصد کرکے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور بیشتر بوجہ کثرت اور رداءت خون کی مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر فصد بے حاجت
کی لیجاوے تو دو وجہ سے مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے دوسرے سودا کی ضد یعنے خون جو نکلتا ہے اور حرارت اور رطوبت کم ہوتی ہے تو برودت
اور یبوست غالب ہوتی ہے اور تحریک اخلاط فاسدہ کی اطراف خارج سے ہوکر اچھے اخلاط کو بھی فاسد کردیتی ہے — ایک یہ بھی حکم مشترک جمیع اقسام
ربع میں ہے کہ ابتدا میں استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہیے بالکل اخراج مادہ کا کہ جس سے بالکل بدن پاک ہوجاوے
نکرنا چاہیے کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اسکی طرف اشارہ کرینگے — اور استفراغ سہل بھی ایک دن بعد نوبت کی کرنا چاہیے — ادرار
قوی اول مرض میں نکرنا چاہیے — استعمال مرطبات کا یعنی جو دوائیں مزاج کو مائل برطوبت کریں واجب ہے اور اگر شربت و دوائیں مرخی بوجہ
ضعف معدہ کے مناسب نہوں اونکی عوض اسی فایدہ کے حقنے استعمال کرنی چاہئیں لیکن حقنے کی دوائیں قوی نہوں قوی دواؤں کا حقنہ
بوقت نضج کے البتہ جائز ہے اگر طبیب براہ تہور یعنے جرات جاہلانہ ابتدا میں سودا کا اخراج کئی مرتبہ قوی حقنوں سے کرکے مرض کو دور کرے تو
کبھی یہ تدبیر کارگر ہوجاتی ہے بلکہ جو اسہال تدبیر ایسا ہے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت کو ایسی سوء تدبیری سے قیاسی دائمی بنانا
چاہیے — ہر روز نوبت کے کہانے سے منع کرنا چاہیے اور فاقے کی تکلیف دینی چاہیے اور آب سرد سے قطعاً باز رکھنا چاہیے — ہر روز گوشت تیتر خواہ
چوزہ مرغ کا ابتدا میں تین خواہ چار دن تک دینا چاہیے پانچویں دن سے فقط چوزہ مرغ دینا چاہیے کہ اسوقت یہی بہتر ہے — سوا روز نوبت
کے ہر روز گلقند گرم پانی میں نہیں کہ دو درہم پلانا چاہیے یا تین درہم گلقند دس درہم سکنجبین میں ملا کر استعمال کریں — اور یہ معلوم ہوچکا ہے کہ اگر
سودا صفراوی ہو ابتدا میں ایسی چیز کا استعمال چاہیے جس میں اطلاق صفرا ہو اگر ضرورت ہے مثلاً ہلیلہ زرد اور بنفشہ وغیرہ اور اگر سودا بلغمی ہو ایسی چیز کا
استعمال واجب ہو کہ جس سے کسیقدر اخراج بلغم کا ہو مثلاً ادویہ میں تھوڑا سا اسطوخودوس شریک کریں اور اگر سودا سوداوی ہو تو ایسی دوا ابتدا میں جسمیں
کسیقدر بسفائج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ ماء الجبن میں جس قوت کی دوا ملا کر استعمال کریں
اچھی طرح اوس قوت کو اوٹھالیتا ہے اور بیشتر ماء الجبن کا استعمال خصوصاً اگر حرارت غالب ہو ابتدا میں اور براہ کار میں کافی ہوتا ہے — اور
گلقند اور اوسکا صاف پانی جو خوب پکا کر نکالا جاوے قائم مقام ماء الجبن کی ہے خصوصاً اگر معدے میں ضعف ہو تو ماء الجبن سے افضل ہے اسیطرح
اگر خلط بارد ہو یعنی سودا ای بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال متعین ہے — اور قے کرانا بھی مناسب ہے خصوصاً قبل از طعام کے اور بعد
طعام کے کھانے مناسب ہے بالتخصیص ہر روز نوبت کو قبل از نوبت خالی المعدہ اگر سودا بلغمی ہو بہت سودمند ہے اور قے کا نفع فقط اتنا
ہی نہیں ہے بلکہ [illegible] واسطے [illegible] کرنا ابتدا اور اواخر نضج میں [illegible] استفراغ فضول کا ایسی چیز سے کیا جاوے
جسمیں [illegible] قوی ہو [illegible] زیادہ پیدا کرے [illegible] غذا سے وہ خشکی پیدا ہو اور [illegible] دوا کا استعمال کریں جو ضعف پیدا کرے اسلیے
کہ اوس سے اگر ابتدا میں اسہال ہوگا [illegible] زیادہ نکلجائیگا مگر [illegible] ابتدا میں تدبیر لطیف ہی کرنی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف پیدا ہوگا
— یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر [illegible] خواہ [illegible] شروع ہو پہلے آب [illegible] سکنجبین کے واسطے کہ لینا اول [illegible]
میں [illegible] سے اخراج [illegible] فضول کا ہوتا ہے پلانا چاہیے اور اس فصل کی [illegible] جلد [illegible] ہوجاتی ہے — استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا
بعد نوبت اول کے دوسری نوبت میں تین یا چار [illegible] کرنا چاہیے — اگر چار [illegible] دن میں [illegible] ہو تو تریاق کا استعمال مناسب
اسلیے کہ قے اور اسہال اس فصل میں دشوار ہے قے کا استعمال اسیطرح درست نہیں ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سر چیزیں جو
باسانی نہ ہضم ہوسکیں اور [illegible] اس مرض میں کبھی موافق ہوتے ہیں اسلیے [illegible] کی ہے اور رطوبت [illegible]

کی یبوست کی ضد ہے اسلیے واجب ہے جسوقت مرض کا خوف نضج میں ہو ایسی چیزونکا استعمال کیا جاسے اور وہ مقدار جسمین خوف نضج کی مضرت کا نہین ہے تنہا خواہ کوئی ایسی چیز شیر کیسہ کرے کہ جو مادہ رطب ہو جاے کہ اون چیزونکی برودت کی تعدیل کرے اور رطوبت مین کمی کرے ایسی چیزین وہی ہین جنمین حرارت اعتدال کے ساتھ ہو سیر خشک چیزون سے نہایت احتراز کرنا چاہیے کہ انکی جہت سے خلط سوداوی بھی پیدا ہوتی ہے اور نضج مین خامی بھی واقع ہوتی ہے ۔ سرد چیزین جو اس مرض مین موافق ہین جیسے کاسنی کاہو خرفہ بزرہ شفتالو کبھی ایسی چیزون سے اجتناب بایں وجہ شدت برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کاہو مین ہے اور بعضی خرفہ وغیرہ مین نہین ہے بالخصوص اور اسکی جہت سے خون مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزہ مین ہے یا اس جہت سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اوس سے قے مین ایک ایسی چیز ہے جو عفونت پر آمادہ ہے یہ بات شفتالو مین ہے الغرض سرد چیزونکے استعمال مین ان قباحتون کا لحاظ رکھنا چاہیے ۔ گرم غذا جس مین گرمی باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہے خصوصاً جسوقت اسکی گرمی کی تعدیل کرلیجاے اور بادی کی نضج مین اس غذا سے کچھ اجتناب نہ چاہی جاسے اور سیر تر غذا ملائی جاے جیسے انجیر کو کاسنی مین ملاکر کھلاتین ۔ شروع تپ مین ایسی چیزونکا کھانا جنمین شدت اور تیزی اور تقطیع ہو کچھ مضر نہین بشرطیکہ حرارت کی بڑہ جانیکا خوف نہو اور آخر مرض مین چونکہ حرارت نرم ہو جاتی ہے ایسی چیزونکا استعمال ضرور ہے ۔ قرص افسنتین ابتدا سے انتہا تک نافع ہے منجملہ اون چیزونکے جو اس مرض مین نافع ہین گرم پانی مین بیٹھنا خواہ حوض کے پانی مین قبل غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق برابر نہو اور حرارت ہیجان مین نہ آئے اور خوشحالی اور آسایش کا التزام کرنا اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا ۔ کل سوداوی تپون مین احتیاج ترطیب کی ہے بعد اوسکے تبرید اور تسخین محتاج الیہ مین انحلال ہے اور مفتحات کیطرف اسواسطے حاجت ہے کہ ان مین تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تخفیف کے محتاج الیہ مفتحات مین انیسون سے سعد کی بھی حاجت ایسے دواؤن سے جو معدہ کو قوی کرین اور حرارت اونکی قوت اور لطافت کی دریائی ہو موجب تقطیع کی حال کو ضرور ہے اور طحال اور جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ان عضو سے کسی مین ورم یا سختی پیدا نہو جاوے ۔ کبھی قے سے تنقیہ کرنے مین آب شبت خواہ تخم شبت کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملاکر استعمال کرین اور کبھی قے کرانے مین پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور رائی وغیرہ بغرض استعانت کھلاتے ہین اور کبھی بعد ان چیزونکے کھلانے کی بہت سا پانی پلا کر پھر سکنجبین پلاتے ہین اور قے کراتے ہین منجملہ اون چیزونکے جو بروز نوبت کھلا کے قے کراتین تا کہ شدت برد اور لرزہ اور تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ مسن اور شہد کھلا کر سکنجبین عسلی پلاوین اور پیٹ بھر کے کھانا کھلاوین پھر گرم پانی سے قے کراوین جب نوبت کا زمانہ گذر جاے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا چاہیے اور صبح کو حمام کرانا چاہیے ۔ قے کرانیکے واسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے اگرچہ قے نہ آئے ۔ قبل از نوبت کے قے کرانا بر خلاف تپ کی نوبت مین خفت پیدا کرتا ہے اور اوس تپ کو زائل بھی کر دیتا ہے ۔ ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کراوین اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہو اور جب تک نوبت تمام نہو جاے کچھ کھانا نہ اور نوبت کی دوسرے روز حمام مین داخل ہون اگر اوسمے مین نضج آچکا ہو تو بسلم مستدار سے حمام کرین ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدن پر ڈالین جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو مگر اسقدر پانی گرم نہو جو خلط مین ثوران اور جوش پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن قے کا استعمال کرانا چاہیے اسواسطے کہ فضلہ طعام باقی ہوتا ہے اور واسطے اخراج اوس فضلہ کے جسمین حمام نے رقت پیدا کر رکھی ہے علاوہ بران مناسب ہے کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جاے ۔ اگر سوداوی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفراغ لطیف

ایسی دواؤں سے جیسے منقیہ خون کا ہو اور انار کے شکاعی یا اور بسفائج شاہترہ ہلیلہ کابلی اونمیں داخل ہو۔ یہ قسم ربع کی علاج کو جلد قبول کرتی ہے۔ اگر سوداء صفراوی ہو تبرید اور ترطیب میں بذریعہ دوا اور غذا اسکے مبالغہ کرنا چاہیے اور معتدل پانیمیں ٹھہلانا اور ایسے ہی پانی سے نہلانا واجب ہے اور تلئین طبیعت کی ایسی دوا سے جیسے بنفشہ اور ماء الجبن سے ہوتی ہے جسمیں تھوڑی سی بسفائج اور سکنجبین افتیمونی شربت ورد و آب لبلاب الملتمس ملا ہو ابتدا میں کرنی چاہیئیں بعد اسہال بقیہ تدبیر بعد بیس دن کے موثر ہوتا ہے اسلیے کہ نضج مادہ کا سوداوی صفراوی میں بعد بیس دن کے ہوتا ہے بعد استعمال اس تلئین خفیفہ کے رفتہ رفتہ ایسی دوا دیجاتی ہے جس سے تلطیف اور تقطیع حاصل ہو۔ اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح کی حاجت ہو مروخات اور ان سے اور ایسا طلا جسکی قوت حرارت کی بابونہ اور برگ افسنتین اور اکلیل الملک وغیرہ سے زیادہ ہو کرنی چاہیے۔ زیادہ فاقہ کرانا اسیلئے کہ بروز نوبت بھی اس بیمار کیواسطے مناسب نہیں ہے اگرچہ بروز نوبت تھوڑی سی غذا اسپر فرد ہے کیونکہ نہ اقتصار کیا جاے۔ تنقیہ کرنے والی دوائیں جو اس قسم میں نافع ہیں اونمیں ایک جوشاندہ ہے ہلیلہ افتیمون سنا سکنجبین جسمیں بنفشہ بھی جوش دیا گیا ہو ان دواؤں کو جوشاندہ طیار کر کے پلائیں۔ کبھی ایسی بیمار کو حلتیت لیکے بھنگ بھی پانی میں گھولکر نہار منہ پلاتے ہیں اگر متلی پیدا ہو تو قے کریں۔ اگر سوداء بلغمی ہو سکنجبین عسلی کی اصلاح آب کرفس اور رازیانہ وغیرہ سے کر کے استعمال کرینگے اور اگر تلئین کی حاجت ہو اس دوا میں پہلے تھوڑا اسا تربد جو مخرج بلغم ہے اور بسفائج شریک کرینگے اور رفتہ رفتہ غاریقون تک قوت اجزاء مسہلہ کے بڑہا سکینگے اور سکنجبین بزوری جوشاندہ سے جو اسکے ذریعہ سے قے کرائیں گے خواہ مثل سکنجبین کے اور دوا سے تاآنکہ نضج شروع ہو جاے اور معدہ کی مناسب اور ضماد قوی تر دواؤں سے بہ نسبت سوداء صفراوی کرینگے یہاں تک کہ خربزۂ خشک اور انجیر خشک اور مثل اسکے استعمال کرینگے اسیطرح اکثر معدہ کی ادہان حارہ سے بہ نسبت پہلے روغن قسط تک کرینگے کبھی قے کرانے میں سکنجبین کے ساتھ تھوڑی سی خربق سفید بھی ملائی جاتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید پیاز میں داخل کر کے پلاتے ہیں خواہ رات کو خربق مولی میں رکھکر صبح کو خربق نکالکر مولی کھلاتے ہیں خواہ خربق کو مولی میں بحال خود چھوڑ کر استعمال کراتے ہیں اگر خوف ضعف قوت کا نہو۔ اگر سوداوی سوداء جو بلغم خالص اور خون سے پیدا ہوا ہو اسکا اسہال ابتدا میں اگر طبیعت بستہ ہو آب لبلاب اور قند سے مناسب ہے اور یہ بھی اچھا ہے کہ گلقند عسلی خواہ گلقند شکری کا استعمال کیا جاے اور آخر میں اس تپ کے استفراغ ایسے جوشاندہ سے کرنا چاہیے جسمیں ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ شاہترہ زبیب افضل ہو مرض میں نضج پیدا ہوا ہو اسوقت بھی فصد کا عمدہ موقع ہے رگ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کہانا کہ کیطرف سے خواہ بقوت یا بہ نرمی کرانی چاہیے جیسا مقتضا وقت ہو اور جیسی حاجت ہو اور قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر ہے اور کامل علاج ہے۔ اور استفراغ مادہ کا مشروب دواؤں سے اور قوی حقنوں سے کرانا چاہیے۔ جو دوائیں ایسے وقت قابل استعمال کے ہیں وہ یہ ہیں افتیمون بسفائج غاریقون اسطوخودوس حجر ارمنی مغسول یا غیر مغسول لاجورد مغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ پنجنگشت شراب عسل اور کبھی اگر مادہ زیادہ عاصی ہو خربق اسود کی بھی حاجت ہوتی ہے اور کبھی ربع صفراوی میں سنا اور شاہترہ مع افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہیں اور اسی پر قناعت کرتے ہیں بعد اس استفراغ کے مدرات کا استعمال کرتے ہیں اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع بلغمی اور سوداوی میں تریاق اور مثرودیطوس اور دوا حلتیت اور دوا کبریت پلاتے ہیں اور مرچ سیاہ تنہا پانی میں پیسکے پلانی چاہیے اور دوائی کا استعمال ہر روز درست نہیں ہے بلکہ تین دن میں ایکدن دیتے ہیں۔ اور اول میں اس تپ کو اور قبل استفراغ کے کچھ ایسی دوائیں کو دیں کہ اونمیں فاصلہ بعید ہو

کبھی کبھی استعمال کرین اسی طرح جیسے معجون فلافلی اور مثل اسکے تیز جوارشات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواون کے دینے مین قبل نضج کے جلدی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تپ مین دیے جاتین ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور بدتر قسم کے امراض پیدا کرینگی خصوصاً جار دن کی فصل مین اور آخر مین مرض کی اگر فصد واجب ہو مین اوسپر جسارت کرتا ہون جالینوس کہتا ہے مین نے ایک خلق کثیر کو ربع سے نجات دی ہے اسطرح پر کہ اونکو ابتداے نضج کے مسہل پلایا ہے اور اسکے بعد عصارہ افسنتین اور اسکے بعد استعمال تریاق کا کیا ہے مین کہتا ہون کہ فقط حلتیت اور فلفل تنہا بہت نافع ہین اگر نضج ظاہر ہو گیا ہے اور مرض منتہی کو پہونچ جاے حلتیت کا یہ نسخہ ایسا ہوتا ہے ایک طور خاص ہے مچھلی کو طلبا کرتی ہین اور نان خوردنی کے اور رائی اور مرچ کی بہی اوسکو کہلانی چاہیے اور جو چیز کہ اوسمین قوت تلطیف کی زیادہ ہو وہ بہی مناسب ہے اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام کہ تا رفتہ رفتہ سکے دوا حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے اگر تپ مین تیزی نہو اور مادہ سوداوی صفراوی یا سوداوی بعد ظہور نضج اور پہونچنے منتہی کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک ۵ درم اسقولوقندریون لک مغسول طباشیر ہر ایک ۱۰ درم تخم حماض تخم خرفہ تخم کاسنی سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ کبر حب البان تخم رازیانہ ہر ایک سے ۴ درم آب کرفس مین قرص بنایا کرین اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کے ساتھ پلائین یہ دوا جو کہ تشنجی سے نافع ہے جب نضج اچھی طرح مادہ مین آ جاے اوسوقت قرص ۲۷ درم سنبل الطیب تیرہ درم فطر اسالیون ۱۵ درم انیسون ۱۲ درم ماقرنیا فسطافقاح اذخر پانچ پانچ درم شراب کہنہ خواہ شیرہ ترنجبین ڈالکر معجون بنائین مقدار شربت اس معجون کی ۲ درم کبھی آخر مین اس تپ کی بسبب مریض کے نقیہ ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ تپ کی اذیت کم ہوجائے اور کثرت حرارت مین تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بہی ہو جاے یہ دوا پلاتے ہین نہر البیج بیروج ایک قیراط حلتیت قریب ثلث باقلی کے ازین قبیل یہ بہی دوا ہے فوتنج بستانی ۴ مثقال تخم اوٹنگن ۲ مثقال افیون ایک مثقال چہوٹی چہوٹی قرص بنا کر سایہ مین خشک کرین مقدار شربت اس دوا کی ایک درم یہ بہی دوا جید ہے اسکا استعمال بعد ظہور اثر نضج آخر مرض تک ہو سکتا ہے زبیب بستانی یا نہری ثوم بری یعنے لہسن اور آس تازہ ہموزن پہلے پانی مین بہگوئین اور اسکے بعد جوش دین اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف کرکے بقدر ایک اوقیہ کے پلائین ایضاً تخم کرفس انیسون قردمانا ہر ایک سے ۵ درم سعتر بری غافث ہر ایک سے ۷ درم نانخواہ ۴ درم سکنگانی ۳ درم زبیب ۱۰ درم تین رطل پانی مین پکائین جب ایک رطل پانی رہجاے تب پلائین یہ بہی دوا اونکے واسطے بہتر ہے نانخواہ سنبل الطیب فو بیخ ہر ایک سے ۱ درم زیرہ رومی انیسون ہر ایک ۷ درم حلتیت ۵ درم زنجبیل ۴ درم سلیخہ ۳ درم بقدر کفایت کے شہد ڈالکر معجون بنائین آب کرفس اور رازیانہ کے ہمراہ پلائین مقدار شربت اس معجون کی ایکدرم ایضاً یہ بہی قرص نافع ہے عصارہ غافث دس درم اسقولوقندریون طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچ درم لک ریوند چینی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار چہ چہ درم آب کرفس مین قرص بنائین ایضاً ربع بلغمی کے واسطے مر ۵ درم زعفران فطر اسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ۴ درم جند بیدستر ۳ درم انیسون ۲۰ درم تخم کرفس کرویا یعنے زیرہ رومی چار چار درم حماما یوست سلیخہ ہر ایک ۲ درم سیسالیوس اذخر فوتنج معجون ہر ایک سے ½ ۱ درم اگر لرزہ مین شدت ہو جاے تو شیر گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرانا نافع ہے اگر اس سے قے نہ آئے تو بہت اس دوا کی جو دوائین اوپر مذکور ہو چکین ہین اونمین سے بوقت کرنی چاہیے تیسرا اوس نطول سے جسمین شبت و بابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کرین چادر سے اوڑھا سخونت کو جمع کر دیتا ہے

بیان اون نسخہ جات مسہل کا جنکی حاجت بعد نضج کے ہوتی ہے

ہلیلہ کابلی ۲ درم افتیمون افسنتین ہر ایک ۵ درم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آلہ ہر واحد ۴ درم تخم کرفس انیسون رازیانہ ہر ایک ۲ درم اس کا جوشاندہ بنا تین بنرمی اسہال کرتا ہے ۔ یا کشمش ۱۰ درم ہلیلہ کابلی افتیمون ہر ایک ۸ درم شاہترہ ۶ درم شکاعی قنطوریون غلیظ ہر واحد ۲ درم غافث بیخ اذخر ہر واحد ۵ درم ۵ رطل پانی میں جوش دین جب ایک رطل باقی رہے پانی استعمال کرین حسب تشخیص اگر پانچ دن میں ایک مرتبہ **استعمال کیا جای نافع ہوگا اور مجرب ہے** افتیمون تربد ہر ایک ۱۰ درم کرویا انیسون ہر ایک ۶ درم نانخواہ ۱۸ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد ۳ درم بسفایج ۲ درم غاریقون سپید ۸ درم نمک ہندی ۵ درم ایارج فیقرا ۱۱ درم پودینہ کے پانی میں گولی بنائین مقدار شربت ۱/۲ ۱ درم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کریگی نانخواہ غاریقون افتیمون ہر ایک ۸ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک ۳ درم ملح نفطی ۵ درم ایارج ہر ایک ۱ درم مقدار شربت ۱/۲ ۲ درم ۔ اگر تپ کے ساتھ کھانسی ہو درد ہو یہ دوا نفع کریگی اور بنرمی اسہال کریگی سقمونیا ۵ درم غاریقون ۱۲ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہر ایک ۱۰ درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہر ایک ۸ درم شکاعی یا دارو کمافیطوس یعنی کرونده عصارہ غافث ہر ایک سے ۶ درم ثمرۃ الطرفا یعنی جہاؤ کا پہل بیخ کبر ہر ایک ۵ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ نمک ۲ درم خواہ اس سے معجون بنائین یا گولی تیار کرین ۔ **تغذیہ اصحاب ربع کا** اصوب یہی ہے کہ انکی تدبیر میں ہفتہ اول سے تین ہفتے تک کسیقدر تلطیف کیجاے نہ اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اسطرح ہو کہ گوشت اور زہومات یعنی ان چیزون سے جنمین لسائید اور بدبو آتی ہے بالکل پرہیز کیا جاے اسلیے کہ یہ تدبیر انکے مادہ کو کم کردیگی اور اوسمین خفت پیدا کریگی اور انکی مدت مرض میں کمی ہو جائیگی ۔ بعد تین ہفتون کے البتہ قوت کو زیادہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور مثل سمک رضراضی خواہ نیمبرشت خواہ چوزہ ہای مرغ اور تیہو وغیرہ کے کہلائین ۔ جب ایسی غذا تین ہفتہ تک بجای اور بعد ان تین ہفتون کے جسمین تدبیر لطیف ہو چکی ہے اب ۶ ہفتہ گذر جائین اور مرض میں نقصان پیدا نہو پہر رعایت قوت کی اس سے زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہیے اور ایسی چیزین کہلانی چاہئین جو زیادہ قوی ہون مثلاً گوشت مرغ جوان اور یکسالہ اور جس طائر کا گوشت نرم ہوتا ہے جیسے تدرو اور دراج اور وہ مچھلی جو بہت بڑی نہو ۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ مربوع کی غذا میں شرط یہ ہے کہ اوسمین چند خصلتین جمع ہون ۔ اول تو یہ کہ نفخ پیدا نکرے بلکہ محلل ہو اوس نفخ کے جو خلط سودا سے پیدا ہوتا ہے ۔ دوسرے یہ کہ غلیظ نہو بلکہ ملطف غلیظ کی ہو ۔ تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ تنگی طبیعت کی ہو رہتی نہو یا کہ روانی شکم پیدا کرے ۔ چوتہے خون جو اوس غذا سے پیدا ہو محمود اور صالح ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہے جسمین حرارت اور رطوبت ہو ۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکر غذا دیجاتی ہے اور کتنے گہنٹے نوبت سے پہلے اور کسقدر بعد نوبت دیسکتے ہین اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا کہ تشنیج میں وقت نوبت خواہ قریب یا اوسوقت کو دیجاتی ہے اگر غلبہ ضعف کا خوف نہو ۔ پہر بھی صواب یہی ہے کہ تپ حالت گرسنگی میں آسکے تاکہ طبیعت مشغول کسی اور چیز کیطرف سواے مادہ مرض کے نہو جاے اور فقط مادہ مرض کے دفع اور اصلاح میں مشغول رہے ۔ شراب صاف رقیق اس مرض میں نافع ہے **علاج ربع لازمہ** کا حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کرچکے وہی ہے کہ بندرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ربع مفترہ کے ہے اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزین اسمین بالتخصیص ایسی ہوتی ہین کہ اوسمین نہین ہوتی ۔ اونمین سے یہ بھی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ مین اگر ادویہ مسخنہ کا استعمال ہو تو میلان بجانب اعتدال خواہ تبرید ہے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہے اسلیے کہ تپ لازم ہے اسیواسطے واجب ہی کہ اسکے علاج میں سکنجبین اور گلقند اور سکنجبین بزوری اور بار الاصول جبکا مزاج معتدل ہو اور افشردہ سرد ہو جو شکر سے شیرین کیے جائین ۔ از جملہ خصائص یہی ہے کہ فصد اس مرض مین واجب تر ہے اسلیے کہ مادہ عروق کے اندر محصور ہے ۔ از انجملہ یہی ہے کہ اسمین اجازت

گزشت کی نسبت ربع مفترہ سے کمتر ہے ۔ حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوادھی کہتے ہین یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہین جو ہم جنس مادہ ربع کی سوداویت مین ہوتا ہے مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کمتر ہوتا ہے اور اکثر سوداے بلغمی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہین ۔ سدس اور سبع اور انکے علاوہ تسع وغیرہ انکی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کرتا ہے اور قائل انکے وجود کا ہے اور جالینوس کا بیان یہ ہے کہ مین نے اپنی تمام عمر مین کوئی تپ ان اقسام کی نہین دیکھی بلکہ خمس ہی جو بخوبی متمیز ہو اور بتقویت دورہ کے بے تفاوت نہین گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی اور پوشیدہ ہوگی ۔ جالینوس نے توجیہ قول بقراط مین لکھا ہے کہ اگر بموجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جاے تو حمی سبع خواہ تسع کا سبب حدوث فقط سوء تدبیر جو کھانے اور پینے کے امور مین واقع ہو ٹھہرےگی اسطرح پر کہ جسوقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کرکے اور اوسی طور پر چند بار کرتا رہے اولا تو اوس سے حمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے اور وقت اوسکا ایسا ہی ٹھہرا لے اجتماع مادہ اور سوء تدبیر برابر اوقات سبع اور تسع کے ہوا اور یہ تپ پیدا ہو اور اگر اس عادت کو ترک کرین اور اصلاح کرے تو پھر آئندہ تپ اس قسم کی عارض نہوگی ۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء تدبیر کا اوقات معینہ پر ہے اور دوران ان ہی تدبیرات کا ہے کچھ ایسے مواد نہین ہین جنکا دورہ ہوتا ہے پھر اسکے بعد جالینوس نے یہی کہا ہے کہ ایسی حمیات کے امتحان مین ایسی ہی سوء تدبیرات کی رعایت کیجاے تا کہ غلط واقع نہو اور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات مین کیا جاے جو مستلزم دورہ حمیات کے ہوتے ہین ۔ علاوہ بریں خود جالینوس گویا ایسے حمیات کے وجود کا منکر ہے اور گویا اوسکی راے مین اگر ایسے حمیات کا وجود ہے تو اوسکا سبب خواہ اصل اور موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہے مثلا سوء تدبیر وغیرہ مگر بقراط بہ تحقیق کے قائل حمیات سبع اور تسع کا ہوا ۔ اور پھر چونکہ محال نہ تھا ایسے حمیات کا نزول متعذر رہنا بوجہ مادہ کے [illegible] اور بدیہی نہین ہے اور بخوبی واضح نہین ہوا ہے تاکہ احتیاج اوس تاویل کی ہو جو کہ جالینوس نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہے [illegible] مراد شیخ کی یہ ہے کہ جس طرح دوران مادہ عفونت کا ربع مین چوتھے دن ہوتا ہے اگر پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کون سا استحالہ اور تعذر پیدا ہوگا پھر ظاہر وجوہ کو ترک کرکے تاویل بعید حدوث ایسے حمیات کی کیون پیدا کیجاے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہین تجویز کیا باوجودیکہ ربع مین اوسکی تجویز ہو چکی اوس سے صاف یہی پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہین تجویز کرتا ہے بلکہ محال جانتا ہے لیکن وہ باتین جو بقراط نے ان حمیات کے بارہ مین ذکر کی ہین یہ ہین کہ حمی سبع طویل ہوتی ہے اور قتال نہین ہوتی ۔ اور حمی تسع اوس سے زیادہ طولانی ہوتی ہے اور یہی قتال ہوتی ہے ۔ یہ بھی بقراط نے کہا ہے کہ حمی خمس سب حمیات سے زیادہ ردی ہے اسلیے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہے خواہ بعد سل کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول بہ نسبت حمی خمس کے جیسا ہے وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہے اور کہتا ہے کہ مین نے اس قسم کی تپ نہین دیکھی ۔ مجھے بہ نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہے کہ وہ حمی خماسی کو جو اردی حمیات کہتا ہے اوسکی یہ وجہ ہے کہ سل سے اوسکی مراد دق ہے یعنے لازم کو ذکر کیا ہے اور ملزوم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی اوسکے قول مین موضوع قضیہ مہملہ کی ہے کہ اس الف لام سے استغراق اور عموم نہین مراد لیا ہے اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم مین جزئیہ کے ہوتا ہے اس سے یہ مراد ہوگا گویا بقراط نے اس طرح پر کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم ایسی ہے کہ جو اردی حمیات سے ہے اسلیے کہ وہ قسم قبل دق کے اور بعد دق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی کہ قبل دق یا بعد دق کے ہوتی ہے یہ ہین کہ حمیات مین جسوقت طول ہو جاتا ہے اور اذیت بڑھ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر استحالہ

ان تپونکا اعضای رئیسہ تک ہوتا ہے اور منجر بدق ہوجاتی ہین اور ایسے حمیات کی شان سے یہ بات ہے کہ آخر مین ایک اسلوب پر ٹھہر جاتی ہین اکثر یہ اسلوب ایسا ہی ہوتا ہے کہ تپ ربع پیدا ہوا اسکو ہمنے ربع کی بحث مین بیان بھی کردیا گویا ان حمیات کا ربع کیطرف منتقل ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ اخلاط اور رطوبات مین کثرت ہو لیکن اگر وہ بان زیادہ ہوجاے اور استفراغ محسوس اور غیر محسوس متواتر ہوچکے ہون اور ردایت اخلاط کی قدرے جسمین غلظت نہو باقی رہجاے اوسوقت ربع کا ہونا ضرور نہوگا بلکہ نوبت اس تپ کی لازم سے زیادہ لطیف اور دیر مین نہونی چاہیے اور جس مادہ کو ربع کیطرف انتقال کرنا چاہیے تہا اوس سے خمس پیدا ہوجائیگی اور ایسے ہی وقت مین لائق حال بدن کی یہ ہے کہ اوسمین استعداد ایسی اشتعال کی ہوجاے جس سے دق پیدا ہے یہ وجہہ حمی خمس کے قبل از دق ہونیکی بیان ہوئی — پہر چونکہ دق جسوقت پہلے پہل پیدا ہو کچھ دورون مین ہے کہ اواخر دق مین اخلاط موجودہ بدن مین تہوڑی زیادہ مین عفونت عارض ہوگی ایک تپ پیدا کریگی حمی دقیہ کی جہت سے چونکہ بدن پہلے نحیف ولاغر ہوچکا ہے اسلیے اس تپ عفنہ کے پیدا ہونے سے ردائت اور زیادہ بڑھ جاے گی اسلیے کہ یہ تپ خلطی علامت اس بات کی ہوگی کہ احتراق اوس خلط مین بھی پیدا ہوگیا جس مین سے مقدار قلیل باقی تہی اور اسی جہت سے حرافت اور سوزش اس کی کم ہوگی اور یہی ایک وجہہ اس کی زیادتی ردائت کی ہے کہ یہ تپ خلطی حمی دق کی زیادہ ہونے اور دوچند ہونے کی سبب ہوگی — ضرور نہین ہے کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی ناحیہ یا کسی بلد مین نہو تو اون امراض کے وجود سے مطلق انکار کیا جاے جیسا جالینوس نے کیا ہے اور یہ بھی ضرور نہین کہ اگر حمی خمس کا وجود مانا جاے تو اوسکے واسطے ایک پانچوان مادہ علاوہ اخلاط چہارگانہ کی تجویز کیا جاے اسلیے کہ خلط سوداوی کا دورہ جو ربع مین ہوتا ہے اوسکی یہ وجہ نہین ہے کہ مقتضا اس خلط کا یہی ہے کہ چوتھے دن عود کرے بلکہ اوسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلیظ ہوتا ہے بسبب قلت اور غلظ کے اسکے زمانہ مین اتنی مدت کہچتی ہے اور کبھی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض ابدان مین سوداء غلیظ بنسبت مقدار بدن بوجہ کے کم ہو کہ اوسمین عفونت پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین دن عارض ہو — کسی معترض کو یہ منصب نہین ہے کہ ہمارے اصول خاص سے یہ احتمال پیدا کرکے باطل کرے اور کبھی کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہے اگر اوسمین کمی اور غلظت زیادہ ہو اوسکی جہت سے ایک اور نوبت سوا نوبت کو پیدا ہو مثلاً ربع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہون — اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہے کہ ہر کوئی مدعی ایسا ہی جو اپنے دعوے کی نقیض سے براہ تجویز لازم نہو مگر محض تجویز اور فرض محض اوس چیز کی جسکا وقوع کبھی دیکہا نگیا ہو اور سنا گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اوسکا مشاہدہ کیا ہو کافی ابطال مدعی مین نہین ہوسکتی اور یہ تجویز ہماری ایسی اوس تجویز کے ہوسکتی ہے جسکا مشاہدہ مثل بقراط بانی فن نے کیا ہے — مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہے کہ اوسنے حمی تسع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ خود مین نے چند بار کیا ہے اور اوسکے معالجہ مین مجھ باضطرار اسبات کا قائل ہونا پڑا کہ اس تپ کا مادہ سوداء کے سوا اور خلط بہی ہے

علاج اصناف ان حمیات کا — حمی خمس وغیرہ کا علاج مانند ربع بلغمیہ کے ہے اور اسکے علاج مین حاجت فاتحہ اور تلطیف تدبیر کی زیادہ ہے — اور غذا ایسی جس سے مادہ غلیظ متحلل ہوجاے اور نضج پاے نہ پیدا کرنی چاہیے اور تغلیظ تدبیر کی بہی حاجت اسواسطے ہے کہ قوت مین زیادہ ضعف نہو اور تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونون مین عناد ہے اسلیے ایک ایسی تدبیر چاہیے کہ دونون کا اجتماع ہوجاے — چونکہ حمیات ایسی نہین ہین کہ انکی جہت سے قوت مین زیادہ ضعف پیدا ہو اسلیے ہم بالخصوص تلطیف تدبیر کرتے ہین اور ایک مدت تک تکلیف فاقہ کی مریض کو دیتے ہین اور اسکے ضرر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہین ایسی غذا دیکر کرتے ہین جو غذا

جید رکھتی ہو اور سریع الہضم ہو اور خون صالح اوس سے زیادہ پیدا ہو اور تغلیظ مادہ کی نکرے اور نہ مادہ میں زیادتی پیدا کرے سب نہایت نافع معالجہ اس تپ کا یہ ہے کہ خربق اور تخم ترب جسمیں خربق داخل ہو اور جو ناقی اور شبیہ اوسکے ہیں قے کرائیں اور استفراغ مسہول میں ایارج کا استعمال کرائیں اور اسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہے - بروقت اس استفراغ کے تعریق بذریعہ ادویہ کی حمام کے میں نفع کرتی ہے مگر ایسے حمام کا استعمال نکیا جاوے نہ اور مرطبات کا استعمال ہو حمی دق کا علاج اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اعضا بدنی میں تین قسم کی رطوبتیں ہیں اونمیں سے بعض رطوبتیں ایسی ہیں جو واسطے تغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہیں اور اعضا اونہیں کا نام ہے - ایک قسم کے رطوبات یہ بھی ہیں جو رگوں میں مخزون رہتی ہیں - اونمیں سے ایک وہ بھی قسم ہے جو تمام اعضا اصلیہ میں پراگندہ ہے مثل شبنم کے اور یہ دونوں قسمیں یعنی جو عروق میں مخزون ہے اور جو اعضا میں پراگندہ ہے اور انکی پہلی قسم جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہے حمی عفونت کا مادہ ہے جیسے ابتدا میں حمیات کے بیان ہو چکا اسواسطے کہ کل غذا جسقدر بدن میں حاصل ہوتی ہے صرف نہیں ہو جاتی بلکہ اوسمیں سے ایک حصہ تغذیہ اعضا میں صرف کیجیو واسطے باقی رہتا ہے - ۲ بعض رطوبتیں ایسی ہیں جنکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے وہ وہ رطوبتیں ہیں جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہیں یعنے اوس مقام تک پہنچ جاتے ہیں اور اوس عضو تک پہنچ جاتے ہیں جسکی جز متحلل کا یہ بدل ہونگی اور اوسکی قائم مقام ہونگی اور یہ رطوبات اوس عضو میں باقی پیدا کرکے اوسکے مشابہ ہونگے اگر زمانہ انکے سیلان کا قریب ہو اور ابھی پیوستہ نہیں ہوئیں ۳ اونمیں سے کچھ رطوبتیں ایسی ہیں جنکے ذریعہ سے اعضا متشابہ الاجزاء اول خلقت سی اپنی اجزا میں اتصال بہم پہونچاتے ہیں اگر یہ رطوبت باقی نرہی تو اون اجزا میں تفرق ہو جاکر اور تفتت یعنی ریزہ ریزہ ہونا اور ترمد یعنی خاکستر ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جاوے مثال رطوبت اولی کی یعنے اوس رطوبت کی جو مثل شبنم کے پہلی ہے چراغ کے تیل کی ہے جو ظرف میں بھرا ہو مترجم کہتا ہے رطوبت اولی کی تفسیر میں شراح قانون اختلاف کرتے ہیں چنانچہ لحاظ ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کرکے ترجمہ کیا ہے و مثال رطوبت ثانی کی یعنے وہ رطوبت جسکی بستگی کا زمانہ قریب ہو ایسی ہے جیسے تیل کو چراغ کی بتی نے پی لیا ہو - اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت ہے جسکے ذریعہ سے اجزا روئی کے آپس میں متصل ہیں جس سے بتی بنائی گئی ہے - جسوقت اعضا اصلی جو منی سے پیدا ہوتے ہیں خصوصا قلب میں اشتعال اولی پیدا ہو اس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا نام دق ہے چنانچہ اوائل حمیات میں اسکا بیان ہو چکا ہے حرارت جگر کی بھی اگرچہ کبھی منجر بدق ہوتی ہے لیکن محض حرارت جگر کو دق نہیں کہتی بلکہ دق وہی ہے جو بسبب حرارت قلب کے ہو یہی حال حرارت ریہ اور معدہ کا ہے کہ وہ بھی بذات خود دق نہیں ہوتی گو منجر بدق ہو جاتی ہے تو اشتعال اولی جو قلب میں پیدا ہے اگر پہلی اعضا سے رطوبت کو فنا کرے خصوصا قلب سے اوس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ کی تیل کو جذب کرتی ہے یہ پہلا درجہ دق کا کہلاتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ دق کا جو اسم جنس ہے کیا جاتا ہے اور زبان یونانی میں اسکو افطیقوس کہتے ہیں اسلئے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جداگانہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہیں ہے - جسوقت حرارت دق قسم اول کی رطوبت کو فنا کرکے دوسرے قسم کی رطوبت کی تحلیل شروع کرے یعنے جس رطوبت کی بستگی کا زمانہ قریب ہے اوس رطوبت کو فنا کرنے میں مصروف ہو جیسے شعلہ چراغ کا سارے تیل کو جلا کر اوس تیل کو جلانا شروع کرے جسے بتی نے پیا ہے اسوقت دوسرا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اس درجہ کا نام ذبول ہے اور یونانی میں ذابیس کہتے ہیں اوس سبب کے واسطے استعداد ہے اور ترقی زمانے اسکی ابتدا اور وسط اور

انتہا کے پیدا ہوتے ہیں پس جو شخص انتہائے ذبول کو پہونچ جاوے جان بر نہیں ہوتا اور اکثر اس زمانہ میں قابلیت علاج کی باقی رہتی ہے مگر مشیت الہی سے غالب ہے شخص جیسا کہ اس درجہ کو پہونچ کر اوسکا گوشت باریک اور کم ہو جاوے بسبب دوسری رطوبت فنا ہو چکی ہے اور سبب تیسرے قسم کی رطوبت میں اشتعال پیدا ہو جیسے شعلہ چراغ کا بتی سے کہ جرم کو اور وہ رطوبت جو روئی کے اصلی اجزا میں اتصال پیدا کرتی ہے جلاتی ہے پس تیسرا درجہ دق کا ہے اور اسکو منفت اور مشفت کہتے ہیں اور یونانی میں تجیبیوس اسکا نام ہے۔ دق ایسا مرض ہے کہ اسکے واسطے نوبت نہیں ہوتی اور نہ نوبت کا اوقات مقرر ہیں۔ ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ دق حمی دقیہ کا یا اون رطوبات سے ہو جنکی خشکی کا زمانہ قریب ہوا اور اسکا اشتعال مثل گوشت وغیرہ کے متعلق ہو یا اعضاء اصلی جو سخت ہوں مثل ہڈی اور پٹھے کے اوس سے متعلق ہو اس قول سے اگر یہ معنی سمجھو یا شرکت کہ تعلق دق اسطرح پر ہے کہ فنا اوسی کو کرتی ہے جو رطوبت اوسکے متعلق یعنے عضو خاص میں موجود ہے پس ہماری تفسیر اور اس قول میں کچھ فرق نہو گا اور اگر یہ مراد ہے کہ پہلی دق اون رطوبات کو فنا کرتی ہے جنکی خشکی کا زمانہ قریب ہوا اوسوقت یہ قول صحیح نہو گا یعنے بدون فنا رطوبت اولی جو مثل شبنم کے ہے اس رطوبت قریب بانجماد کا فنا ہونا بعید از قیاس ہے۔ کبھی دق بعد حمی یومی کے واقع ہوتی ہے اور کبھی بعد حمیات عفونت اور حمیات اورام کے پیدا ہوتی ہے اور اور یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ دق ابتداءً عارض ہو اسطرح کہ اعضاء اصلیہ میں پہلے پہل اشتعال پیدا ہو اور کسی اخلاط اور روح میں اس سے پہلے اشتعال نہو مگر بسبب عادت یہی واقع ہوتا ہے کہ پہلے اخلاط یا روح میں سخونت عارض ہو بعد اوسکے بہت دنوں بعد اعضاء اصلی میں سخونت پیدا ہوتی ہے ہان اگر کوئی ایسا ہی سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتداءً اعضاء اصلی تک پہونچے۔ ایک یہی سبب کبھی دق پیدا کرتا ہے اور کبھی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اوسکا بشدت ہوا دق پیدا ہو گی اور اگر بضعف ہوا تو حمی یوم پیدا ہو گی جیسے آگ لکڑی کو دو طرح سے فنا کرتی ہے کبھی اوس میں گرمی پیدا کرتی ہے کہ اوس میں دھوان اوٹھتا ہے اور کبھی لکڑی میں آگ بھڑک جاتی ہے۔ کبھی عفونت اور کبھی ورم اکثر دق کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اسلیے کہ حمی عفونت میں شدت زیادہ ہوتی ہے اور بشدت تلطیف غذا کی اوسمین حاجت ہوتی ہے اور سرد پانی کی قطعاً ممانعت ہوتی ہے اور حرارات جانب قلب کی طلا اور غذا سے کم کیجاتی ہے خصوصاً اون اعضا کی بیماریون میں جو گرد دل کے ہیں جیسے [illegible]۔ اکثر اضطرار طبیب کو ہوا ہو بوجہ سقوط قوت مریض اور تواتر غشی کے پیتا ہے اور شراب اور ماء اللحم پلانے اور دوا المسک وغیرہ کے پلانے کی اجازت دیتا ہے یہ تدبیر انجام کار میں دق پیدا کرتی ہے۔ کبھی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہے۔ دق کا پہلا درجہ پہچانا دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر میں یعنے دوسرے درجہ میں شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ دوم یعنے ذبول میں یقیناً قابلیت علاج کی باقی نہیں رہتی پھر تیسرے درجہ کا کیا ذکر۔ علامات دق کے نبض دقیق صلب متواتر ضعیف ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے لمس مدقوق کا ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا میں جو ہاتھ بدن پر رکھا جاوے تو حرارت محسوس سے کم گرمی محسوس ہوتی خواہ اور کوئی حرارت جو دیگر اخلاط میں مشتعل ہو اور کسی ہی مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب ہاتھ تھوڑی دیر تک رکھا رہے تو ہوتی ہے بلکہ بقوت اور لذیع ہوتا ہے اور ساعت بساعت بڑھتی جاتی ہے سب مقام سے زیادہ گرمی اس تپ میں جہان عروق اور شرائین ہیں حرارت کا اور اون بیماروں کی حرارت متشابہ اور یکسان ہر وقت رہتی ہے لیکن جسوقت معدہ میں وارد ہو حرارت میں ترقی اور بالیدگی پیدا ہو کر شدت ہو جاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اسی خوف سے بعض جہال اطبا دق کو غذا سے منع کرتے ہیں اور بہت جلد بیمار کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ دق کی حرارت بڑھنے کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی تیل ڈالنے سے بڑھ جاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی چڑھانے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنے شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہوتی ہی

حالات قویہ مین سے ہے۔ غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصاً لثقہ مین یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے مگر واجب نہین ہے کہ یہ بھڑک ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطہ طبیعت کے ضرور ہے۔ دق مین یہ بھڑک ایسی نہین ہے جو اور حمیات مین بعد تضاغط کے پیدا ہوتی ہے اور بطور دورہ معینہ کے اشتعال دق مین ہوتا ہے بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہوا اسیوقت یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے۔ دق کا مریض جسقدر حرارت اوسکے بدن مین ہوتی ہے اوس پر آگاہ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکا خوگر ہو جاتا ہے اور گویا عضو کا مزاج اصلی وہی ہو جاتا ہے۔ اور کتاب اول مین بخوبی بیان ہو چکا ہے کہ ایسی حرارت جسکی خوگر ہی ہو جاسے اوسکا کیا حال ہے مگر اوس مریض کو فقط بروقت کہانے کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اسوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہے۔ حمی یوم کا منتقل ہونا بطرف دق کے اوسکی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ ہو اور اگر بارہ گھنٹے کے بعد تپ مین انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گھنٹے سے تجاوز کر جاسے اور تیسرے دن تک برابر رہے اور شدت کرے پھر اوسکو ضرور دق جاننا چاہیے۔ دق کا مرکب ہونا اور حمیات کے ساتھ اوسکی علامت یہ ہے کہ جب تپ اوتر جاسے اوسکے بعد حرارت یا لبتہ بعد آخر انحطاط کے باقی رہے اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہے۔ اور براز اور بول مین دہنیت پیدا ہو اگر ظاہر مین تو حمی دق ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ نبض مین وقت ابتدا نوبت کے تضاغط واقع ہو جسکے معنی اوپر بیان ہو چکے اسلیے کہ تضاغط حمی دق مین نہین ہوتا۔ **یہ بھی ضرور جاننا چاہیے** کہ اکثر حمی دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہے یعنے پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہو کر قلب مین سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی دق مین مزاج کبد کا بھی فاسد ہو جاتا ہے بوجہ قرب معدہ کے اور تہیج قدم اور ہونٹہ پر بھی پیدا ہوتا ہے۔ **علامات ذبول کے** جسوقت حمی دق مرتبہ ذبول کو پہونچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر بڑہ جاتا ہے خصوصاً اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے ورام ہون جو متحلل نہوسکین اوسوقت نبض مین تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح سرعت بھی بڑہ جاتی ہے اور نبض کی وہ قسم ہو جاتی ہے جسے ذنب الفار کہتے ہین۔ اگر بہت پہنچے شراب خوار کے درجہ ذبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم بدلی ذنب الفار کی سی ہو جاسے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیے کہ اوسمین اسقدر مہلت نہین ہوتی اور پیشاب مین چکنی اور جہاگ جہاگ سے پیدا ہونگے اور آنکھ اندر کو گہسنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے آنکھین بالکل بیٹھ جاوینگی اور براز خشک مثل مینگنی کے ہو اکریگا اور ہر ایک عضو کی ہڈیون کے سرے اوبھرے ہو جائینگے خصوصاً چہرہ کی ہڈیان بالکل نمودار ہو جائینگی اور دونون کنپٹیان بیٹھ جائینگی اور کہال پیشانی کی کہچ جاسے گی رونق جلد کی باقی رہیگی ایسا معلوم ہو گا کہ چہرہ غبار آلودہ ہے اور آفتاب نے جلا کر خشک کر دیا ہے پلکون پر ایسا بوجہ ہو جائیگا کہ وہ آنکھون کی آنکھ ایسی ہو جائیگی جیسے نیند بہری ہوتی اور بند رہے گی حال آنکہ نیند نہ آئیگی ناک کی ہڈی پتلی ہو جائیگی اور بال بڑہ جاینگے اور کنپٹیون مین بہت گڑہے پڑین گے پیٹ ایسا دبلا ہو گا کہ پیٹہ سے ملجائیگا گویا ایک خشک جلد کہینچ دونون جلد ہو گئین اور اوسکے ساتھ سینہ کی بھی جلد کہنچ جائیگی اور جسوقت ناخن ٹیڑھے ہو کر مثل قوس کے ہو جائین مرتبہ ذبول کا تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو پہونچے تو غضروف پگہلنے لگتے ہین پھر اوسکے اچھے ہونے کی امید نہین ہے۔ **علاج دق کا** تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہے منضج اور مسہل کی اسمین ضرورت نہین اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنے اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتی ہے اور اپنی ضد کے اسباب کے دور ہونے سے کبھی سبب ایک کا واسطہ دوسرے فائدہ کے مفید ہوتا ہے مثلاً سبب تبرید کا کہ وہ سبب

تجفیف کا بہی ہے اور تجفیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر وغیرہ سے تبرید کرین اوس سے یبس بہی پیدا ہوتا ہے کبہی سبب ترطیب کا بہی بعینہ سبب تسخین اور حرارت کا ہوتا ہے اور یہ ضد تبرید کی ہے جیسے شراب پلانا کہ اوس سے ترطیب حاصل ہوتی ہے مگر حرارت بہی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا اوس معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک تدبیر دوسرے کی ضد نہ واقع ہو اور اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز باردہ ایسی میسر نہو جو خالی از یبوست ہو اوس دوا کے ساتھ خواہ اوس سے پہلے یا پیچہے ایسی چیز بہی چاہیے جسمین قوت ترطیب کی بہی ہو یا اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء اللحم یا شراب لبن واجب ہے کہ اوسکے بہی ساتھ خواہ پہلے یا پیچہے ایسی چیزین جسمین قوت تبرید کی ہو بہی دینی چاہیئین۔ اگر سبب دق کا کوئی ورم خواہ الم کسی عضو اندرونی کا ہو اوسکا علاج پہلے واجب ہی۔ جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاجی کو مختلف طریقوں سے مرتب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب حال محموم کے یقینا ہو تو اوس شخص پر واجب ہی کہ شروع معالجہ کا اس طور پر کرے کہ تڑکے علی الصباح مریض کو قرص کافور وغیرہ مع سکنجبین کے پلائے اور بعد طلوع آفتاب کے آش جو کو مع سرطان یعنی کیکڑے کی کہلائی اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند نکرتا ہو اور مکروہ نہ جانتا ہو۔ یا آش جو کو مع جلاب یا آب انار کے پلائے اور سوتے وقت شام کو لعاب اسبغول کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معدہ وغیرہ کے نہو۔ تدبیر باردہ کا بیان حمی محرقہ مین بخوبی ہو چکا ہے اور ٹہنڈی ترکاریونکا بہی استعمال کرانا چاہیے۔ قرص کافور بہی استعمال مناسب ہے اور ضمادات باردہ اور ملنے کی چیزین سرد مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکہی جائین اور ہوا مکان کی تبرید یعنی کہ جاڑون مین بہی کرنی چاہیے اگر بوجہ ضعف کے متحمل ہوا سرد کا نہو تو ایک چادر اوڑہا دینی چاہیے اسواسطے کہ ہوا کی تبرید مدقوق کیواسطے بہت افضل ہے۔ صندل مین رنگے ہوے کپڑے خواہ کافور مین اوسکو پہنانے چاہئین لخلخہ جسمین گلاب کافور صندل پڑا ہو اور فواکہ سرد اور شاہسفرم یعنی تلسی جسپر گلاب چہڑکا ہو استعمال کرنا چاہیے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام کے کرنا چاہیے کہ بوقت برامد ہونے عرق کے حمام مین بیٹہین اور زیادہ ضماد سرد کا لگانا اون اعضا پر جو قریب اعضاء تنفس کے ہین جائز نہین ہے کہ ایسی تدبیر کبہی نفس اور صدر کو ضرر عظیم پہونچاتی ہے۔ واجب ہے کہ میل خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور نوم اور خوشی کرے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہو اوس سے اور بہوک اور پیاس سے بچانا چاہیے۔ ضماد سرد جس کا استعمال مدقوق کیواسطے مناسب ہے اوسکا خوشبو ہونا ضرور ہے اسلیے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ ہی متصل سینہ پر اور متصل سینہ کے اور اوسکا سرد بالفعل ہونا بہی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیے کہ اونمین اجزاء قابضہ شریک نہون اسلیے کہ قبض جس طرح تجفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کی مانع بہی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد بدل دینا بہی واجب ہے اتنی دیر تک نہ باقی رہے کہ اوس مین گرمی آجاے اور اس عارضی گرمی سے بدن اور قلب مین حرارت پیدا ہو۔ ضماد مین اس بات کی بہی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید نہو ایسا کہ اگر تبرید شدید پیدا کریگا تو نہین کہ عضو مین ضعف آجاے یا اگر قریب اعضاء تنفس کے ہو گا تو نہین کہ حجاب وغیرہ مین تشنج پیدا کرکے باسانی برامد نفس کو منع کرے۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذا اونہی سے بہی ہوتی ہے اور فواکہ سے بہی اور آبزن اور مرطبات یعنی ملنے کی چیزین اور ضمادات اور نشوقات یعنی سونگہنے کی چیزین اور سونا اور راحت اور آسایش سے بہی ہوتی ہے اور اس سے بہی ترطیب حاصل ہوتی ہے ادویہ مبردہ کا بیان ترطیب پیدا کرنیوالی سب چیزین از قسم غذا کی ہین خواہ اونپر غذائیت غالب ہی جیسے آب جو مین سرطان اگر پختہ کرین بحیثیت شرکت سرطان کے مبرد اور مرطب ہوگا مگر سرطان کے اوپر کی جلد وغیرہ اور کہاڑ ڈالنا ضرور ہے اور سرد پانی اور نمک شیرین اور خاکستر سے اونکو خوب دہونا چاہیے تین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف

فائدہ

ہو جاتین اور ربوست یعنے بوی نافرق خواہ تخم وغیرہ جو کچھ ہو سب دفع ہوجاے بعدازان آب شعیر مین پکانا چاہیے خواہ مادہ گاو کے دودہ کی چھاچہ مین یعنی پتلی دہی مین خواہ عصارہ بقولات مشہورہ کے جو اوپر اور حمیات کے بیان مین مذکور ہوچکے خواہ لعاب اسپغول کہ یہ بھی مرطب ہو مگر اسمین تخفیف شدید ہے اور قوت تحلیل کی بھی زیادہ ہے اسلیے اسکا استعمال دونون فائدہ کے واسطے ضرور ہے مگر بہت سا پانی خواہ اور مرطبات لینہ ملا کر پلانا چاہیے گدہی کا دودہ گمان غالب ہے کہ باوجود ترطیب کے تبرید بھی پیدا کرے تا انیکہ ایک گروہ اطبا نے مادہ گاو کے دہی پر اسکو فضیلت دی ہے مگر اوسی مریض کو مادہ خر کا دودہ موافق ہوتا ہی کہ سوای تپ دق کے کوئی اور تپ خلطی مین مبتلا نہوا ور نہ کوئی ایسا مادہ یا اخلاط اوسکے بدن مین ہو جو عفونت پر آمادہ ہو پھر اگر دودہ پلانے کی رای مسلم ہو تو اوسکو پیٹ جانے اور معدہ مین دہی ہو جانے کا بچاو ضرور کرنا چاہیے نمک کا استعمال اوسکے ہمراہ اس ضرر کو دفع کرتا ہے اگر دودہ پلانے سے کسی عفونت کا خوف ہوا ہو پھر بھی اوسکا اسہال کرا دینا چاہیے اور اجرا ہوسکتا ہے اگر خوف زیادہ ہونے عفونت کا ہو چند روز تک ٹھہر جانا مناسب ہے اور اقراص کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور انکے کا بھی استعمال جاری رہے بعدازان پھر از سر نو وہی معالجہ جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تہا اور اب اطمینان ہوگیا کرنا چاہیے جو دوائین تبرید محض کرتی ہین اور انمین ترطیب مطلق نہین ہے جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر علاوہ اونکے یہ قرص بھی بنا لیا جاے طباشیر گل ارمنی ہر واحد ۴ درم گل سرخ ۶ درم تخم خرفہ تخم خیارین تخم کدو کہ ہر واحد ۳ درم ان اجزا سے قرص طیار ہون مقدار شربت دو درم ہے اور یہ قرص بہت ہی عمدہ ہے ایضاً قرص بادل بانرنگ نشاستہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد ۳ درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد ۴ درم خشخاش ۵ درم گل سرخ تخم کدو تخم خیارین تخم خرفہ ہر واحد ۲ درم بہدانہ مقشر تخم خربزہ ککڑی کے بیج ہر واحد ۲ درم رب السوس ۱ درم لعاب بہدانہ مین گوندہ کر قرص بنا لیا کرین سے مروخات اور طلا اور ضمادات سردہ اور نشوقات اور سعوطات سردہ کا بیان کتاب ثالث مین ہو چکا ہے سب سے بہتر وہ مروخات ہین جنمین روغن کدو اور خشخاش اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ ہو اور بچھاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہیین کہ پنکہے ہوا دین اور بادن اونپر ٹہر نہ سکے جیسے کسی چیز سے بنائی جائین کہ جسمین گلاب خواہ کتان یعنے السی چہڑکی ہو جیسے طبرستان مین بنائی جاتی ہین اور اوسکا اندر بچانا سوتی کے ریشہ کتان مکلح بنی ہوئی ہو سونے بہتر ہے جاتی ہین اور بہتر ہے بدل جایا کرین خواہ بچھاون چمڑے کے ہون کہ اونکے اندر پانی بہرا ہو جیسے مشک اور رکابیان وغیرہ یا اونکی درخت ایسی ہو کہ پانی پہیلا رہے اور نیچا نہو سکے جیسے لحاف وغیرہ مین ایسے ڈورے ڈالتے ہین کہ روئی سمٹنے نہین پاتی اور فرش کی جگہ قریب پانی اور چشمون کی ہوا دینی بچھونے کے سر دو تر دہنون کے سنگہنے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی خوشبو اور پہول بھی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور پتلی پتلی ڈالین انگور کی اور مثل اوسکے بیان ادویہ کا جنسے مدقوق کے مزاج مین ترطیب پیدا ہو جن دواؤن سے ترطیب اور تبرید دونون پیدا ہوتی ہین اونکا بیان تو اوپر ہو چکا اب طریقہ استعمال دودہ اور چھاچہ جسکا مکہن نکال لیا ہو اوسکا طریقہ خواہ استعمال آبزن اور حمام اور استعمال مروخات اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر کا کلام باقی ہے دودہ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور یبس معدہ مین اوپر بیان ہو چکا اوسے قانون کلی سمجہکر اوسی پر کاربند ہونا چاہیے کوئی دودہ بعد عورت کے دودہ کے مقابلہ گدہی کے دودہ کا نہین کر سکتا ہے اور اوسکے بعد دودہ بکری کا ہے لیکن اوسکی چرنی کے واسطے سرد و تر گہاس اور ترکاری بھی اچہے مزاج کی تجویز کرنی

چاہیے اور جس طرح یہ چیزین توڑی جاتین ویسی ہی تازہ اور ترکہلائی جاتین ۔ بہ سبب تسکین دودہ کی خصوصًا شیر مادہ خر دق کو زائل کردیتی ہین اور
دودہ پر اور کوئی چیز مقدم نہین کیجاتی جبتک کوئی مانع از عفونت موجود خواہ عفونت منوقہ بہ نسبت کسی مادہ کے ہو استعمال مین دودہ کے
ابتدای دق سے انتہا تک برابر فائدہ مترتب ہوتا ہے ۔ اور عورتون کا دودہ بطور رضاع کے جیسے لڑکا پستان سے پیتا ہے اوسیطرح پلانا چاہیے
اور چھاچھ پلانی کا طریقہ بھی دودہ کے پلانے کے قریب ہے ۔ مناسب یہ ہے کہ دس درہم سے شروع کرکے تیس درہم خواہ اوس سے زیادہ
تک بڑہاوین اگر قوت ہضم کی ہو ۔ اور قرص جیسے تبرید حاصل ہوتی ہے اونکا بھی دودہ خواہ چھاچھ مین شریک کردینا جائز ہے اور جو وزن
ابتدائی اور درہم کا مذکور ہے خواہ ۴۰ درہم کا انتہای وزن لکھا ہے اوس سے کم وبیش بھی کرنا ممکن ہے بشرطیکہ قوت مریض مین باقی ہو اور ہضم
بھی ہوسکے ۔ اور آبزن وہی افضل ہے جو شیر گرم ہو اور اوسمین زیادہ گرمی نہو اور بابونہ اوسمین [illegible] اور خشخاش [illegible] ہو
اور اوسکے استعمال سے پہلین پہلین خواہ سردی بھی نہ آنے پائے چہ جاکہ پسینا برابر ہونے کی نوبت آسکے اور نہ آبزن سے بخار گرم اوٹھے اور اگر آبزن
ٹھنڈا کرنے کا کوئی مانع نہو تو اوسپر گرم کو اختیار کرنا جائز نہین ہے مگر ضعف بدن مریض کا سرد آبزن کے استعمال کا مانع ہوتا ہے ۔ اور
ابتدای دق مین فقط آبزن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آبزن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر تھوڑی سی دیر
مدقوق کے مزاج مین پیدا کرتا ہے جسکی اصلاح آسانی سے ہوسکتی ہے اور اگر ضعف بدن زیادہ ہو ابتداء دق مین بھی خوف اس بات کا
ہوتا ہے کہ سرد آبزن سے دق شیخوخت مین نہ پڑجائے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جائے تب بھی بہ نسبت دق
کے موت اوسمین دیر مین آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے ۔ اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کرین کہ انجام مین
اوسکو دق شیخوخت عارض ہو ۔ آبزن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر مین ہے کہ کسیقدر گرم آبزن سے ابتدا کرین اور رفتہ رفتہ انتہا
بارد آبزن کرین جسکی برودت معتدل ہو اور تحمل اوسکا ہوسکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانی کی برداشت کا ہوجاتا ہے اسواسطے کہ تکلیف اور الم
اوسیوقت ہوتا ہے کہ دفعتًہ مخالف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو ۔ ایضًا چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے کہ اوس
توانائی کی جہت سے متحمل سرد پانی کا ہوجاتا ہے ۔ اگر تمام دن مین تین مرتبہ آبزن کیا جای بہتر ہو وے ۔ استعمال آبزن کا باسانی کرنا چاہیے تاکہ قوت
ساقط نہوجای اور آب جو کا استعمال آبزن سے پہلے دو گہنٹے بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کہولنے مسامات کے دودہ دینے کے بعد پہلے آبزن کرین
اور پہر آب جو وغیرہ پلاوین بعد اوسکے تہوڑی دیر صبر کرکے پہر آبزن کا استعمال کرین تاکہ غذا تمام بدن مین پہیل جای یہ طریقہ بہت اچھا ہے ۔ اور
بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کرین مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصًا اگر روغن بنفشہ روغن
کدو مین ملایا جای اسی طرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے انتقال ایسے آبزن کی طرف کرین جو مائل بہ اندک برودت ہو اور اس
برودت کا تحمل بھی ہوسکے بعد اوسکے مالش تیل کی کرین یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کرین اوسکے بعد آبزن نہایت سرد کا استعمال
کرین تب بھی اچھا ہے مگر سرد پانی مین داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہین ہے ۔ اس تدبیر کا
بہتر وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو ۔ اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آبزن کرنے کے دفعتًہ آب سرد مین غوطہ لگاوین علاج کی سادہ
بہ طریقہ بہت کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا اسمین شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم
ہے مگر منفعت بھی اوسمین کم ہے ۔ جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جاے اوسکی برودت اتنی ہو جیسے کہ معمولی پانی سرد ہوتا ہے کہ اوسکی گرمی
شیر گرم اور نہایت سرد کے بیچ مین ہوتی ہے ۔ اگر خالص دودہ کا دوہنا اوسکے بدن پر بشرطیکہ ضعف نہو خواہ گرم پانی ملاکر دودہ مین اگر

ضعیف ہو مقدم کریں کے بعد اوسکے استعمال آب زن کا کیا جاوے یہ بھی بہتر ہے اسلیے کہ دودہ دہنا بدن پر ترطوبت زیادہ پیدا کرتا ہے دودہ کہ وہ دوپایہ دوہنے کو بہتر ہین وہی تینون دودہ ہین جو اوپر لکہے گئے ضرور ہے کہ پستان سے بدن پر دوہے جاتین — مناسب یہ ہے کہ سرد تیلون کی مالش بعد کل عمل اور مفاصل پر کرکے مسامات اوسی طرح پر سد باب کرین — حمام مین اس مریض کے داخل ہونے کی اجازت نہین دیجا سکتی ہے لیکن اگر اتنی گرمی نہو کہ پسینا آجاوے خواہ اور کسی طرح کی گرمی بدن مین پیدا کرے اور ٹھنڈی ہی سانس کو گرم سانس کیطرف بدل نہ دے اوس حمام مین جانا کچہ ضرر نہین وہ حمام ایسا ہونا چاہیے کہ پانی تو اوسکا گرم ہو اور ہوا اوسکی گرم نہو اور پانی کی گرمی بھی اتنی ہو کہ وہ نہ بہت گرم اور مسامات مین نفوذ کر کے باعث ایذا نہ دے اور نہ پسینا نکالے اور اگر اوسکے بدن مین کوئی مادہ ایسا نہو جو آمادۂ عفونت ہو اور خصوصاً اگر ایسا مادہ ہو اور ہضم طعام نہ ہوا ہو تب بھی استعمال حمام کا جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اوسوقت جائز ہے کہ غذای ہضم شدہ کا بدنین پہنچنے کا وقت ہو — اور پہر حمام مین جاکر زیادہ ٹہرنا نچاہیے بلکہ جلد اوس سے نکل آوے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز ترطیب کرنے والی پتلی غذاؤن مین سے مثل حریرے وغیرہ کے کہانے جو اوسکو ضرر نکرے جیسے وہ چیزین کہ جو اور دودہ سے بنائین جاتی ہین — اگر حمام مین اوسکو پیاس معلوم ہو اوسکی تسکین آب جو خواہ دہی توڑ خواہ گدہی کے دودہ پینے سے کرے — ان بیمارونکا حمام مین داخل کرنا اور پہر حمام سے اونکو نکالنا اسی طرح چاہیے کہ اونکو آنے جانے کیطرح کی مشقت اور تعب پیادہ روی سے نہ پہونچے اسکو ہمنے چند مقامات مین بیان کر دیا ہے اور کچہ دوبارہ یہان بہی بیان کرتے ہین — واجب ہے کہ مدقوق کو حمام مین عماری دار سواری پر اٹہا لائین جسمین بچہونے نرم بچہے ہون اور جلد نکال لیجائین تا انکہ سامنے بیت اول حمام کے پہونچین اوسکے بعد ایسا بچہونا جو نرم ہو اوسپر اوتار لین جو حمام مین لیجانے کے لائق ہون بیت اول خواہ بیت اوسط مین اوسکے کپڑے اوتار لین مگر خیال رہے کہ یہ دونون مقام بہت گرم نہون اور ان دونون مقام مین سے کسی جگہہ اس سے زیادہ نہ ٹہرائین جو زمانہ عماری سے اوتارنے مین نرم بچہونے تک درکار ہے اور اوسکے بعد چند انفاس ٹہرنے دین خواہ جتنا زمانہ کپڑے اوتارنے مین درکار ہے بعد اوسکے تیسرے درجہ مین حمام کے داخل ہون اوسکی گرمی بھی زیادہ نہونی چاہیے اوس درجہ مین اوسکو اتنا ٹہرائین جتنی دیر مین آب زن کا تحمل کر سکتا ہے یہ تدبیر اطبا نے تجویز کی ہے — مگر مجہے پسند یہ ہے کہ اوسکا آبزن درجہ اوسط مین باعتدال کیا جاوے اسلیے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدید سے کم خالی ہوتا ہے جب آبزن سے فراغت ہو ایک رومال اوسکے بدنپر رکہیں یا ایسا کپڑا کہ دو ٹکڑے ہون بدنپر اوڑہا کر اوسی نرم بستر پر لاکے پہر عماری مین سوار کرین اور پسینے کو رومال وغیرہ سے پونچہین پہر روغن بنفشہ وغیرہ کی مالش کرکے غذا دین تغذیہ اصحاب دق کا غذا اون لوگونکو بدفعات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بہر کے نکہلانا چاہیے تہوڑی تہوڑی غذا آب جو خواہ جو یا گیہون کی روٹی جو شہد یا پانی مین بہگوئی ہوئی ہون یا دودہ جو اوپر مذکور ہوچکا بشرطیکہ مانع مذکور موجود نہو اور چہاچہ کا تو کی اوسمین غذائیت زیادہ ہے اور مونگ اور کدو سے بھی غذا دیسکتی ہے اور فواکہ مین تربوز ہندی مناسب ہے — اگر توجہ اور خوبی طبیعت کی پوری دریافت ہو پہر کہلانا پنیر کا کچہ مضر نہین ہے مگر اوسمین نمک نڈالین — اور اگر قوت ضعیف ہو تو شوربا زیرباج جو گوشت سرکے کے پختہ کیا جاتا ہے دینا چاہیے اور اوسکو گشنیز سے خوشبو کرین کہ پکتے وقت اوسمین ڈالدین اور شوربا سکباج اور تیہو کے گوشت کا بنا ہوا — اور کبہی شراب ریحانی پلانے کی بہی حاجت ہوتی ہے جسمین پانی زیادہ ملا ہو — اور کبہی مصوصات یعنی شوربا سے ترش جو گوشت کے دُرّاج اور تیہو اور چکور اور چوزہ ہای مرغ سے پختہ کرین حموضات ملا کر اور بطور ترش یعنی گوشت غلیظ جو سرکہ مین پکایا جاوے خواہ قریص یعنی گوشت جو خالص سرکہ مین پختہ کرین اونکو نافع ہوتا ہے اور مقوی بہی ہے ایسے وقت اور کبہی بدون استعمال ماء اللحم کی شراب غذا کے

ہمراہ چارہ نہیں ہے تا اگر غذا کہ سرد مزاج اور ترش ہون چاہئین خواہ زردی بیضہ نیمبرشت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر جاوے اور غشی کی نوبت پہونچے اوسوقت ماء اللحم جو بزغالہ کی پسلیون سے طیار ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کریگا اور یہ ماء اللحم اسطرح بناتے ہین کہ اوسکی پسلیون کو قدرے نمک سے صاف کرکے ہموزن اوسکے آب سیب ملاتے ہین اور دسوان حصہ شراب ریحانی داخل کرکے شیر گرم ملاتے ہین ۔ سرد پانی جسکی برودت زیادہ نہو اوسکے پینے مین کچھ خوف نہین ہے مگر اسلئے کہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم ہے جو شراسیف کے نیچے کسی جگہہ ہو ۔ خواہ بدنمین کیموسات ردی متعفن ہون یا کیموسات خام اور چونکہ دونون قسم کی کیموسات محتاج نضج کی ہین اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اسلیے اوسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جب تک علامات نضج کے ظاہر نہون اور بعد ظہور علامات نضج کے خوف استعمال مین آب سرد و گرم کی اسی طرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہے اگر سرسام سے انتقال بطرف دق کے ہوا ہو اس صورت مین ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب بعد امراض بسبب ضعف قوت کے اور قوت کی مرخی اور سست کرنے والی امراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اور شحم ان کا اکثر گلانے والی امراض سے منتقل ہوتی ہے اوسوقت ضعف شدید قوت مین ہوتا ہے پھر اگر دق کا دورہ زمانہ ضعف مین ہوا ہو اوسی زمانہ مین سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنی دق شیخوخت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قسم ذبول و خشکی مین تو مثل تپ دق کے ہے مگر حرارت اور برودت مین اوسکی مخالف ہے اور اسکا نام دق الہرم بھی رکھتے ہین اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اسمین قوت غریزی کا بالکل بطلان ہو جاتا ہے اسیطرح جب پانی مین برودت شدید ہو اور بکثرت ہو اگر پیا جاوے وہ بھی کبھی اسکو پیدا کرتا ہے اور اونکا اعضا کی قوت غریزی باطل کر دیتا ہے اور بیشتر صورت انکی بسبب جابجا استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ اگر دوسری قسم کی دق مین جسکا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیتا ہے

تدارک اون احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین منجملہ اون چیزون کے غشی ہے اور اوسکی تدبیر غذائی اوپر بیان کی گئی اور منجملہ اسہال بھی ہے جسکا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیے کہ اسمین اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اسکا یہ ہے کہ اون کی غذا سویق حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیے یا اوسکے آش جو مین تپتا ہوا ملانا چاہیے خواہ گوند یا مسور نیم برشتہ جسکا طبخ مکرر ہو کھلانا چاہیے خواہ دودھ جسمین سنگریزے گرم کیے ہوے ڈالے گئے ہون خواہ رائبی کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اوسکی مائیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی ۵ درم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد ۴ درم طباشیر کہربا ہر واحد ۳ درم تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک ۲ درم آب بہی مین قرص بناتے ہین اور امرود کا پانی نچوڑ کر ایک درم اسکے ساتھ مین اور سوتے وقت اسبغول بھنا ہوا بھی کھانا چاہیے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تھوڑی سی مقل کی شرکت ہو بہت نافع ہے ۔ اگر اسہال منجر بہ سحج یعنی خراش امعا ہو جاے جو جزو اول کتاب ثالث مین مذکور ہوے کے اونکے ذریعے سے علاج کرنا چاہیے

دق شیخوخت

عادت طبیبون کی جاری ہے کہ ابتدا ہی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہین ہم بھی اوسی طریقہ معتاد پر چلتے ہین ۔ دق شیخوخت کی معنی یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب آجاے اور تپ نہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم بھی اسواسطے کہ بدنمین خلاف سن شیخ کے ذبول اور یبس اسوقت عارض ہوتا ہے ۔ جسکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکون کی بہ نسبت زیادہ اس مرض مین گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکون کو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت

سے ہو جو بدن پر غالب آجائے ہر وقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر مین خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہے اور منجملہ اسباب برودت کے سرد پانی غیر وقت مین پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اوسوقت تب بھی ہو جسوقت غذا نیم ہضم ہو جاے خواہ بعد اوس ریاضت کے جسنے تحلیل قوت کر کے تفتیح مسامات کی ہو اور احشا کو آب سرد کے پہنچنے پر دفعۃً آمادہ کیا ہو ایسے اوقات مین سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سرد قلب کیطرف صعود کر کے اوسکے مزاج کو سرد کر دین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کر کے پگہلا دے اور حرارت غریزی بجھ جائے اور اوسکے بعد برودت اور خشکی غالب ہو کر اوسوقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر زیادہ تبرید اصحاب حمیات کی کیجاے اور بارد مبرد خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے۔ یہ مرض جسوقت مستحکم ہو جاے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہوتا تو بہر اتفاقیہ صورت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا علامات اس مرض کے بیمارون مین علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتی ہین اور اشتعال حرارت اور التہاب اسکے بدن مین نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر اسکے ملمس سرد پائے جاتے ہین اور انکی نبض مثل دق والون کے نہین ہوتی بلکہ انکی نبض صغیر بطئی متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہو جاتا ہے نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات مین یہ لوگ مشابہ مشائخ کے ہوتے ہین **علاج دق شیخوخت** کا طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہو ہاین امید کرتا ہے کہ اسمین استحکام نہو جاے اور بعد استحکام کے اس امید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال مین نہین ہوتی۔ قاعدہ انکی معالجہ مین یہی ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجاے حمام ایک ذریعہ ترطیب کا ہے جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا اسکے نکرنا چاہیے کہ اگر بعد غذا اسکے استعمال حمام کا ہوگا قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی۔ حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہی کلہ پائے اور سینے گیہون جو بطور حریرہ کے پکائے گئے ہون اور انجیر خشک اور گوکہرو بابونہ اجزاء حقنہ مین داخل ہون نصف رطل یہ اجزا اور دودھ اوقیہ روغن کنجد اور تھوڑا سا دہن البان ملا کر استعمال کرین۔ دلک غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودھ پستان سے پلانا انکو بہت فائدہ کرتا ہے شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے فقط حمی دق مین نہایت مضر ہے اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور آسانی نافذ ہو جاے اور جھٹ پٹ معدہ سے اوتر جاے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے ماء اللحم یا زردی بیضہ نیمبرشت اور شراب رقیق خوشبودار سی ایسی چیزین بہت نافع ہین۔ واسطے ترطیب کے جو تدبیر آبزن وغیرہ کے تپ دق مین بیان ہوئی اوسکو یہان بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملاکر جو گرمی پیدا کرین اور خوشبو ہون اور ضمادات اور مروخات اور غذائین وغیرہ جنسے دونون فائدے حاصل ہون استعمال کرنی چاہیین

شہد حمی دق مین نہایت مضر ہے

حمیات وبا اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہین جیسے حمی جدری اور حصبہ حمی وبا ہوا مین ایسا تغیر جسکا بیان کلیات مین ہم کر چکے ہین عارض ہوتا ہے جیسا پانی مین ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کیطرف ہو جاتا ہے یا اوسکی طبیعت ایسی مستحیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اوسکا بدلجاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور بدبو اور متعفن ہو جاتا ہے اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت مین نہین ہوتا بلکہ بسبب ملنے چند اجسام ارضی کے جو خبیث ہوتے ہین اور پانی سے ملجاتی ہین اور مجموع کے واسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہین۔ بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جدید کیطرف ہوا بخارات ردی کو روانہ کرتے ہین اون مقامات بعیدہ سے جنکے نالون کا پانی کہنہ درختون کے سایہ مین ٹھہرا ہے اور اجسام گندہ

جنگ گاہ مین پڑے ہوئے ہین یا اون مقامات سے جہان مردے بوجہ وبا یا قتال کے خواہ لاشے کشتون کے غیر مدفون ہین اور بند نہین ہوگئے ہین اور نہ ابہی جلائی گئی ہین ناگہ ہوا آکر اس مقام خبیث کی ہوا کو جذب کر دیتی ہے۔ کبہی سبب وبائی قریب اوس مقام کے ہوتا ہے جہان وبا حادث ہو اور بیشتر عفونت اندر زمین کے ایسے اسباب سے بہی پیدا ہو جاتی ہے کہ ہمکو آگاہی اونکے جزئیات پر نہین ہوتی پس آب و ہوا تک عفونت کو پہونچا دیتی ہین۔ جو حمیات بوجہ ہوا سے خشک کی جسقدر پیدا ہوتی ہین وہ بہت کم ہین بہ نسبت اون حمیات کے جو ہوا سے مرطوب سے پیدا ہوتی ہین مگر خلط صفراوی ہوای یابس مین زیادہ پیدا ہوتی ہے اور اس خلط سے بہی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہین۔ اور حمیات وبائیہ کی پیدایش ہوای بکدر مرطوب سے ہوتی ہے ہوای مرطوب مین اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہین مگر حدت اونمین کم ہوتی ہے اور مدت اونکی بقا کی زیادہ ہے۔ اور صیف یابس مین جسمین پانی کم ہے اگرچہ حمیات کم پیدا ہوتے ہین مگر اونمین حدت زیادہ ہوتی ہے اور فیصلہ اونکا بطرف صحت خواہ ہلاک کی جہت جھٹ پٹ ہو جاتا ہے۔ افضل فصول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت پر محفوظ ہو۔ اور سبب اجمع تغیرات کا جنکے سبب سے حال کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہو جاوے کوئی ہیئت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے کہ اوسکو بہ تخصیص ہم نہین جانتے کہ وہ کیون موجب اس تغیر کی ہے۔ اگرچہ ایک قوم یعنے منجمین اوسکے ہونے کا دعویٰ کرتے ہین اور اوسکی دلایل خواہ طبیعت سے خارج براہ تجربہ وجود اوضاع خاصہ کو ایجاد احوال معلومہ کے موثر بیان کرتے ہین۔ بلکہ واجب ہے یہ بات معلوم رہے کہ سبب بعید تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمینی ہوتے ہین اور جب قوی فاعلی سماوی اور قوی منفعلہ ارضی ترطیب شدید ہوا مین اسطرح کی پیدا کرتے ہین کہ بخارات اور ادخنہ اوٹہکر ہوا تک جاتے ہین اور ہوا مین پہیل کر حرارت ضعیف الجزو کی ہوا مین اثر کرتی ہے پس جب ہوا اس کیفیت پر پہونچتی ہے قلب پر ناگوار ہو کر بوجہ غلبہ حرارت کے مزاج روح قلبی کو فاسد کر دیتی ہے اور جو رطوبت گرد قلب کے ہے اوسکو متعفن کر دیتی ہے پہر اوسوقت ایسی حرارت جو خارج اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرائین کے تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے۔ پس یہی کیفیت پیدایش حمی وبائی کی ہے اور خلق کثیر مین یہ تپ پہیل جاتی ہے جسمین فی نفسہ استعداد ایسی تغیر کی موجود ہے۔ اسلیے کہ تنہا فاعل کا وجود اگر منفعل قبول فعل پر مستعد نہو کافی حصول فعل اور انفعال مین نہے اور ہوائے وبائی کی وجہ سے منفعل ہونا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی بدنمین کثرت ہو اسلیے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہو اوسکا انفعال اس ہوا سے اسقدر نہین ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ کسی اور وجہ سے ضعیف ہون وہ بہی مستعد ایسے حمیات کے ہوتے ہین خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہو جاتین اور بکثرت استحمام کا استعمال ہوا ہو وہ بہی اس تپ کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہین **علامات حمی وبائی** یہ تپ ظاہر مین نرم ہوتی اور باطن مین اوسکی التہاب زیادہ ہوتی ہے اور اکثر ہمراہ اسکے غشی ہوتی ہے بیمار کو اس تپ مین ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ مین سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر نفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور بو سے بد سانس مین پیدا ہوتی ہے پیاس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی کبہی متلی اور سقوط اشتہا ایسی ہوتی کہ اگر بہوک پر صبر کرے مقابلہ اوس ضعف کا جو بوجہ سقوط اشتہا کی ہوتا ہے تناول غذا سے نکرین اور اوسکا تدارک نکرین ضرور ہلاک ہو جاوے اور وجع فواد یعنے درد فم معدہ مین ہوتا ہے اور کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑہ جاتی ہے اور تململ یعنے بیچینی اور کرب عارض ہوتا ہے کبہی خشک کہانسی پیدا ہوتی ہے اور قوت ساقط ہو کر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہونچتی ہے اور نیچے شراسیف یعنے سر استخوان پہلو کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری اور بدن کا ڈہیلا ہونا اور سستی بہی پیدا ہوتی ہے اور کبہی پہنسیان گلابی رنگ کی خواہ سرخ برآمد ہوتی ہین اور کبہی یہ بثور ظاہر

بہت جلد ہوتے ہیں اور مثلثہ وبائیہ ہیں اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہیں۔ نبض اکثر متواتر اور صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ اکثر شدید ہو جاتی ہے کبھی انکو ایک حالت ایسی عارض ہوتی ہے جیسے استسقے میں پیٹ پھول جاتا ہے اور کبھی صفراوی دست بھی آتے ہیں اور بلغمی خلط بھی برامد ہوتی ہیں اور براز نرم اور خراب ہوتا ہے قوام اور لون اور بو خلاف براز طبعی کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی بھی اور ان میں بہت اور بدبو اور اوس میں کسیقدر ایسی چیز ہوتی ہے جو اعضا اور امعا کو گھول کر برامد ہوتی ہے۔ بول مائی اور تیرہ سودا کی رنگت لیے ہوئے ہوتا ہے اور اکثر تپ سوداوی بھی عارض ہوتی ہے اور صفراوی تپ بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ ہوتی ہے عرق انکے بدن سے بدبو نکلتا ہے۔ یہ تپ اعراض مذکورہ بالا سے ابتدا کرتی ہے اور قوی پیدا ہوتی ہے اور آخر میں غشی اور برد اطراف کی نوبت پہونچتی ہے اور اکثر غش اور تشنج اور کزاز پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت خود مریض کو خواہ جو لوگ اوسکے قریب بیٹھکر احساس کرنا چاہے زیادہ محسوس نہیں ہوتی اور نبض اور بول میں بھی زیادہ تغیر پیدا نہیں ہوتا اور با اینہمہ بہت جلد مہلک ہوتی ہے کہ طبیبوں کو نہایت حیرت ہوتی ہے باین وجہ کہ آثار ہلاکت کے نبض اور قارورہ وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتے اور پھر جھٹ پٹ مریض مرجاتا ہے اکثر اون میں سے جسکی سانس میں بدبو پیدا ہو گو تپ میں خفت ہو یا کہ بدبوے نفس ہمراہ اور اعراض شدیدہ کے ہو مرجاتا ہے اسلیے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہے کہ قلب تک عفونت مستحکم ہو گئی **علامات وبائی** وبا پر دلالت کرنے والی ایسی چیزیں جو قائم مقام اسباب وبائی کی ہوں ستارونکا زیادہ ٹوٹنا اوائل خریف میں ایلول کے مہینے میں اگر اس ماہ میں ستارے زیادہ ٹوٹیں تو ضرور وبائی ہوتی ہیں یعنے آگاہی دیتے ہیں وقوع وبا پر آیندہ جسطرح اور اسباب اپنے سبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہیں اگر ہوائے جنوبی اور صبا چند روز کانون اول کانون آخر میں چلے تو فصل شتا میں دکھنا اور تیری چلا کرے۔ چونکہ رطوبات مستعد عفونت پر ہوتی ہیں اسلیے یہ بھی دلیل حدوث وبا پر ہے اور جسوقت ہوا میں غلاظت پیدا ہو اور ابر گھرا رہے اور گمان ہو کہ اب پانی برسے گا یا مطلع غبار آلودہ ہو اور خشک غبار چھایا ہو اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ مزاج فصل سرما کا فاسد ہو گیا ہے جو وبا فصل گرما میں پیدا ہوتی ہے اور اوسکی خباثت اور رداءت بہت زیادہ ہو۔ اوسپر دلیل یہ ہے کہ ربیع میں پانی کم برسا ہو اور برودت رہی ہو پھر جب ہوائے جنوبی صیف میں بکثرت چلے اور ہوا میں کدورت آجاے اور چند روز مکدر رہے بعد اوسکے صاف ہو اور ایکہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور اوسکو پھر گرمی ہونے لگے اور انکو گرمی کی شدت ہو اور ابر گھرا رہے اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے میں کچھ دیر نہیں ہوتی اور حمیات وبا اور جدری وغیرہ کی ابتدا قوی ہوتی ہے۔ اسیطرح اگر گرمی فصل صیف میں بخوبی ہو اور کدورت زیادہ ہو اور درختوں کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جائیں اور اس سے پہلے فصل خریف میں شہب یعنی تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گریں اور نیازک یعنی ہوا میں آگ کے سے شعلے اور نیران یعنی شعلے آتشی پیدا ہو کر ہوں تو یہ بھی علامت وبائی ہے اسیطرح اگر ہوا دن بھر میں چند مرتبہ بدلے اور ایکدن تو صاف ہو اور آفتاب صاف برامد ہو دوسرے روز مکدر ہو اور آفتاب بپردہ غبار میں طلوع کرے تو حکم وبا کے آنے کا یقینا کرنا چاہیے۔ جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہیں جیسے مینڈک بہت پیدا ہوں اور حشرات الارض عفونت سے زیادہ پیدا ہوں ازانجملہ یہ بھی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہے کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین میں سوراخ کرکے گھر بناتے ہیں وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئیں اور اندر کا رہنا چھوڑ دیں اور تاریکی اونکے بصر میں پیدا ہو کہ اپنے سوراخ کو شناخت نہ کر سکیں اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہے جیسے لقلق یعنے لگلگ وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑ دیں اور کبھی بیضہ وغیرہ اوسی طرح آشیانہ میں چھوڑ کر چلے جائیں اور اکثر ایسے مقام پر جہاں وبا نمودار ہوتی ہے وہ حیوانات بالطبع گوشت مردار کے جمع ہو جاتی ہیں

علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس تپ کا یہی ہے کہ سیلان خلط میں کمی پیدا کیجاے اور تخفیف بذریعہ فصد اور اسہال کے پیدا ہو اور

اس تنقیہ میں جلدی کرنی چاہیے جب تک خوب تنقیہ ہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا نہو جاوے پھر اگر فاسد خون ہے فصد کرنی چاہیے اور اگر سوای خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہیں مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیے مکان مریض کا خوب سرد کیا جاوے اور بعد اس مکان کی بخوبی اصلاح کیجاوے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اوس مکان کے گرد فواکہ اور پھول خوشبو سرد مزاج کے رکھے جاتیں اور کنول وغیرہ کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھی جاتیں اور لخلخہ اور خوشبو جو فواکہ سرد ایسے از قسم کافور اور گلاب اور صندل وغیرہ سے طیار ہو مہیا کی جاوے اور تمام دن میں چند مرتبہ مکان میں چھڑکاو کیا جاوے خصوصاً گلاب اور عرق بید سادہ سے خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر فوارے جاری ہوں اور ہزاروں کے ذریعہ سے چھڑکاو کیا جاوے تو بہتر ہے ہوا کی اصلاح کی تدبیرات کا آیندہ سطور میں بیان کیا جاتا ہے۔ قرص کافور اور ربوب بارده اور آب دوغ جسکا مکھن نکالا ہوا ہو اور گلاب جسمیں صندل حماض جو ایک قسم کا صندل ہے وضع تسکین ہے اور سرکہ اور پانی آدھا پانی بھی بہت سرد ہو اور سرکہ کثیر المقدار ہو وقتاً فوقتاً پلایا جاوے بہت نافع ہوتا ہے۔ اور تھوڑا سرکہ پینے و ریپہ پلانے سے ہیجان حرارت کا ہوتا ہے اگر ہذیان تک نوبت پہونچ کر شدت اسمیں تمدد پیدا ہو اور سرد اطراف اور بیداری ہو اور اخلاط ذہن حارق ہو اور سینہ اور دماغ کو اوپر سر کے کپڑے مثل صندل کی وغیرہ اوپر کو اوٹھیں اور پھر نیچے کیطرف بیٹھیں اوسوقت ایسی چادر جو حرارت کو بطرف خارج کے جذب کرے ضرور اوڑھانی چاہیے۔ اگر اشتہای طعام میں سقوط پیدا ہو یعنی کھانا کھانا نہ چاہیے ایسا اکثر تجربہ ہو چکا ہے کہ اس حالت میں جرأت کرے کہ اگر غذا دیدی ہے اور باکراہ کھلائی گئی ہے طبیعت اوسکو قبول کرتی ہے اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور اونپر جبر غذا کا کرنا چاہیے کہ غذا اونکی ترش اور مخفف تجویز کرنی چاہیے اور مقدار میں تھوڑی اسلیے کہ غذا بھی اونکے بدن میں جا کر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی اوسکی ردائت بکثرت ہوگی اور امتلا بھی غذای کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے۔ ہوای وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگوں کی بھی ہوتی ہے اور بیماروں کی نسبت بھی ہوتی ہے صحیح لوگوں کی واسطے اصلاح اس ہوا کی ایں مراد ہوتی ہے کہ ہوا میں خشکی پیدا ہو کر عفونت سے محفوظ رہے اور خشکی ہوا میں کسی چیز پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ استعمال مسخنات سے خشکی پیدا ہو جب بھی کچھ مضر نہیں ہے مصلحات ہوا کی یہ اجزا ہیں عود خام عنبر کندر مشک قسط سیعہ سائلہ اسپندروس حلتیت علک قرنفل علک البطم لاذن شونیز زعفران تنکہ سرو عرعر اشنہ غار سعد اذخر ابہل وج ترکی شاہ بلوط ام ملح اسارون کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کرکے استعمال کرتے ہیں اور مکان کو سرکے اور بہنگ سے چھڑکتے ہیں اور اصلاح ہوا جو بیمار اور صحیح دونوں کو مفید ہو یہ ہے کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب اور آس اور بہی اور آبنوس اور ساج اور جہاؤ اور بید اور بہار خشک سے دھونی دیجاوے۔ اور دھونی کا دور سے دینا ضرور ہے کہ دماغ کو کچھ ضرر نہ پہونچے فطالقیہ اوسکا دواسے جسکو وباکی ضرر سے حفاظت منظور ہو بطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور بہمہ جہت ایسی تدبیر کرے کہ بدن میں خشکی پیدا ہو خصوصاً تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن میں پیدا کرے۔ اگر ریاضت کیوجہ سے خشکی بدن میں پیدا نکرے بلکہ ہرگز استعمال ریاضت کا نکرے اور نہ حمام کا استعمال کرے اور نہ شراب کا استعمال کرے اور پیاس پر صبر نکرے اور ہوا کو انہیں دواوں سے اصلاح کرے جو اوپر مذکور ہوچکیں اور غذا ترش کیطرف میل کرے اور دوپہر کی غذا تناول کرکے قیلولہ کرے۔ اگر گوشت کا استعمال کرے تو اوسمیں بہت سی کھٹائی ملاکر پکایا جاوے اور ہلام اور قریص اور مصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ میں بنایا جاوے خواہ اور کسی ترشی میں مثل سماق اور آب انگور ترش خواہ آب لیموں آب انار وغیرہ میں۔ سرکہ میں پڑی ہوئی چیزیں اوسکو بہت نافع ہیں خصوصاً گیہوں جو سرکہ میں پڑا ہو خواہ بہنگ سرکہ میں پڑی کی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے۔ وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور مثرودیطوس بھی

اسیطرح سے بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوای وبائی کے استعمال کیا جاوے اور باقی تدابیر جو صابئہ بھی عمل مین آتی ہین اور دوا جو صبر اور زعفران اور مرکی سے بنائی جاوے ہر روز قریب ایک درہم کے استعمال اوسکا مناسب ہے کہ بہت نافع ہے

چیچک کا بیان

کبھی خون مین ایک قسم کا جوش بسبیل عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگور وغیرہ مین پیدا ہوتا ہے کہ جسمین غلیان اور جوش مین اجزا خون کے آپسمین جدا ہوتے ہین اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خونمین جوش پیدا کرکے جو کچھ بقیہ غذا ای طمثی خواہ حیض کے خون سے اس خونمین ملا ہوا ہے اوس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہے اس خون سے کم کر دیتا ہے خواہ جو چیز ناقص اس خونمین بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہے بوجہ استعمال غذای ردی الجوہر کے جسمین عکر اور درد زیادہ پیدا ہوا ور رداءت ایسی ہو کہ قوام خون کے سخیف کرکے اوسکو ثوران اور جوش مین لاوے تا اینکہ اس خون کا با قوام نسبت قوام اول کے زیادہ تر اظہر پیدا ہو جیسے طبیعت عصارۂ انگور مین فعل کرتی ہے کہ اوسمین جوش پیدا کرکے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جوہر اوسکا یکرنگ ہو جاتا ہے اور جو شئے بمنزلہ بخار اور کف کی اجزاء ہوائی سے ہوتی ہے اور جو شئے ثقیل اجزاء ارضی کی ہے اوس شراب سے کم ہو جاتی ہے کبھی غلیان خون کا سبب ایک امر خارجی ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران کے آمیختہ کرکے پھر غلیان شدید مجموع اخلاط اور خون مین پیدا کرتا ہے اور آواز چکر کھانے اور پیچ بجانے کی جیسے بروقت جوش کے اوٹھتی ہے پیدا ہوتی ہے جسطرح بروقت تغیر فصول خصوصاً بروقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اختلاط ایسا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے منحرف کرکے اپنے انتظام اصلی تبدیل کر دے چیچک اور حصبہ ایسے امراض مین سے ہین کہ انکے ہوا دور دراز سے پہونچتے ہین اور جیسے کوئی پیام ایک کا دوسرے تک پہونچاوے اوسی طرح چیچک اور حصبہ کے حالات ہین کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہونچتے ہین جنوبی ہوا جب کثرت سے چلتی ہے تو اوسکے بعد چیچک کی پیدائش ہوتی ہے جو بدن گرم تر ہے اوسمین استعداد چیچک نکلنے کی ہوتی ہے خواہ جس بدن کی رطوبت مین کدورت ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو غذاؤن مین ہی ایسی چیزین ہین جنکے کھانے سے مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ویسی غذا کھانے کی عادت نہو اور ان غذاؤن کے اوپر دوائین یا غذا ایسی گرم کھائی جائین جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً اونٹنی اور کھجور یکا دودھ جسوقت بکثرت کھلایا جاوے اور عادت اسکے کھانے کی نہو یا شراب بکثرت پی جاوے یا اوپر گرم دوائونکا استعمال ہو تو چیچک ضرور نکلے گی چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہی بحران کی اور اکثر چیچک لڑکونکو عارض ہوتی ہے اوسکے بعد جوانونکو اور بڈھون کی بدن مین چیچک کم نکلتی ہے مگر ایسی ہوا سے کہ وبائی ہو یا اوس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہو اور جس بدنمین رطوبت زیادہ ہی اوسمین نکلنا چیچک کا اکثر ہی بہ نسبت اوس بدن کے جسمین خشکی ہے فصل ربیع مین جدری بہ نسبت چاروں کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور ربیع سے کم خریف مین خصوصاً جب خریف سے پیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک گذری ہو اور اس خریف مین بھی گرمی اور خشکی کسیقدر باقی ہو جدری کا نکلنا فقط جلد مین بدن کی یا جو چیز متصل جلد کے ہے نہیں ہوتا بلکہ جتنے اعضا مشابہ الاجزا ہین ظاہر مین ہون خواہ باطن مین حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پھیپھڑہ وغیرہ سب مین جدری پیدا ہوتی ہے جسوقت جدری کا ظہور ہوتا ہے پہلے بدن مین کھجلی سی اوٹھتی ہے پھر ایسی چیزین نمودار ہوتی ہین جیسے کانٹون کے سرے اور گول مثل ناخن کے اوسکے بعد بڑھ کر ابھر آتے ہین اور پیپ سے بھر جاتے ہین بعد اوسکے ٹوٹ کر مواد نکل جاتا ہے اور خشک ہو کر بقیہ رنگ سیاہ کا ہو جاتا ہے اوسکے بعد پپڑی گر جاتی ہے اور صحت حاصل ہوتی ہے کبھی جدری کا انتقال [illegible] اور [illegible] کیطرف ہوتا ہے اور کبھی اسکا انجام ہلاکت کیطرف ہوتا ہے [illegible]

— اگر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اوسکا رنگ مثل رنگ قلقمونی کی سرخی مائل ہوتا ہے مگر کبھی رنگت مختلف مثل خاکستری اور بنفشئی اور سیاہ بھی ہوتی اسلیئے کہ جدری کی بہت سی اقسام ہین اور الوان بھی مختلف ہوتے ہین ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہے ایک کا زرد رنگ ہوتا ہے کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشئی اور کوئی مائل بسیاہی سبز اور بنفشئی رنگ کی جدری نہایت بد ہے اور جسقدر رنگت مین سیاہی زیادہ ہو خباثت اوسکی بڑھ جاتی ہے اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر ہے خصوصاً اگر چند دانہ نکلین اور جسم مین بڑے ہون نکلنے مین اونکے آسانی ہو کرب بہت کم ہو تپ نرم ہو اور بعد نکلنے کے تپ جاتی رہے اور اول زمانہ اوسکے نکلنے کا تسلسل دن شروع تپ سے ہو خواہ قریب تیسرے دن کے ہو ۔ ایک قسم کے دانہ جسکو ہندوستان کے اکثر شہرون مین موتی جھرا کہتے ہین اوسپر اوصاف جو شیخ نے سپید رنگ چیچک کے ذکر مین کہے صادق آتے ہین ۔ بعد ان سپید بڑے دانون کے اچھی قسم چیچک کی وہ ہے جسکے دانہ بڑے ہون اور عدد مین بہت ہون اور نزدیک نزدیک ہون مگر دانہ آپس مین مل نجاتین اسلیئے کہ جو دانہ ملجاتے ہین اسطرح جسقدر بسبب سے گوشت کو گھیر لیتے ہین اور اونکے اجتماع سے ایک شکل مضلع یعنی پہلودار بجاے گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بد ہوتے ہین اسطرح وہ چیچک دانہ دوہرے کہ ایک پر دوسرا نکلے وہ بھی ناقص ہین ۔ سپید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو بدشواری نکلین اگرچہ ابتدای مرض مین گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن اخیر مین اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانونکا نضج ہوگا اور حالت مریض کی بد ہوجائیگی اور نوبت ہلاکت کی پہونچیگی اسلیئے کہ سبب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہے ۔ ایک قسم بڑی خوفناک جدری کی جسمین ہلاکت مریض کی محتمل زیادہ ہوتی ہے وہ ہی کہ اوسکے حال مین اختلاف ہو کبھی دانہ نمودار ہوجائین اور کبھی اندر بیٹھ جائین خصوصاً اگر بنفشئی رنگ کی چیچک ہو اور لوح ہو یعنی جلد کے اوپر بخوبی نہ ابھرے اور نہ اوسکے بخوبی ابھرنے کی امید ہو بسبب ضعف قوت کی اور کسی عضو کے سبز ہوجانے یا سیاہ ہوجانے سے ہلاکت مریض کی ہوجاتی ہے ۔ اگر عضو کا سبز سیاہ ہونا اور ابھرنے دانون کے ہوا ہو تو قوت ساقط نہین ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہے تو خوف ہلاکت کا نہین ہوتا مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہین ۔ پہلی تپ ہو کر جدریکا نکلنا اسمین سلامتی زیادہ ہے بنسبت اسکے کہ پہلے جدری نکل لے تب تپ عارض ہو ۔ جس شخص کو جدری عارض ہو اوسکی سانس اور آواز کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اگر یہ دونون اچھے ہون تو مرض مین سلامتی ہو اور اگر جدری کے مریض کی سانس پے در پے چلے اسیطرح حصبہ کے مریض کی سانس کا حال ہو تو یقیناً جاننا چاہیئے کہ قوت ساقط ہو چکی یا حجاب مین ورم پیدا ہوگیا ہے ۔ پھر اگر پیاس کی شدت بڑھتی جاے اور کرب مین ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہوجاے اور جدری یا حصبہ پھر سرد ہونے لگے اوسوقت مریض قریب ہلاکت ہوتا ہے اور اسمین قلیل کی زیادہ تر پیدا اس سے ہوتی ہے کہ جدری ایسی قسم کی ہو جسکا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر مین ہوا ہو ۔ اگر جدریکا بیمار اختناق یا بعد ظاہر ہونے خناق کے مرجاتا ہے اور کبھی سقوط قوت ہوکر یا سحج یعنی خراش روده یا اسہال مین مبتلا ہوکر مرجاتا ہے ۔ اگر بنفشئی رنگ کی جدری یا حصبہ اندر بیٹھ جاے معلوم کرنا چاہیئے کہ بیمار کی غشی قریب ہے ۔ اگر خون کا پیشاب ہو اور اوسکے بعد سیاہ پیشاب ہو تو فوراً ہلاکت ہوجاتی ہے خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کی یا غسالہ یعنی جیسے گوشت کا پانی اس رنگ کے ہون اور قوت ساقط ہوتی جاے پھر موت مین کچھ شک نہین جسیقدر ایک قسم کی چیچک ہے درمیان جدری اور حصبہ کے اور وہ ان دونون سے اسلم ہے یعنے سلامتی زیادہ ہوتی ہے ۔ اگر جدری انسان کے بدن مین دو مرتبہ نکلتی ہے جسوقت مادہ دوبارہ جمع اور مادہ دفع کا ہو ۔ اور بعض اور رصاصی ایک قسم جدری کی ہے کہ جسکے دانہ چہرے اور سینہ اور پیٹ پر کی بہ نسبت پنڈلی و قدم کے زیادہ نکلتے

نکلتی ہیں اور یہ قسم ردی ہے اور زیادہ غلیظ پر دلالت کرتی ہے جو اطراف میں دفع نہیں ہوتا علامات ظہور جدری کے کبھی جدری کے ظہور سے پیشتر
پشت میں درد اور ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہے اور بدن میں کانٹے سے چبھتے ہیں تمام بدن میں بوجھ پیدا ہو جاتا ہے رنگ چہرہ کا
اور آنکھ کا سرخ ہو جاتا ہے آنسو جاری ہونے لگتے ہیں حرارت تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے انگڑائی جمائی بہت ہوتی ہے سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے آواز بیٹھ
جاتی ہے تھوک گاڑھا ہو جاتا ہے سر میں بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہے منہ خشک ہو جاتا ہے کرب اور درد گلے میں اور سینہ میں پیدا ہوتا ہے پاؤں کھینچ
لگتے ہیں جسوقت چت لیٹے اور چھینک لینے کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتوں کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہے — حصبہ گویا ایک قسم
جدری صفراوی کی ہے ہندی میں اسکو کھسرا کہتے ہیں جدری اور حصبہ میں اکثر احوال کا کچھ فرق نہیں ہے اتنا فرق ہے کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہے
اور اوسکے دانے چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہیں نکلتے اور جلد میں ایسی بلندی نہیں ہوتی جسکا کچھ خیال کیا جاسکے خصوصاً ابتدا میں حصبہ بہت کم جلد
کے اوپر معلوم ہوتی ہے — ابتدا میں جدری کے دانے اونچے ہو جاتے ہیں — حصبہ کے دانے جدری سے شمار میں کم ہوتے ہیں اور آنکھ میں حصبہ بہ نسبت
جدری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب ہوتے ہیں مگر تہوع یعنے اوبکائی آنا حصبہ میں زیادہ ہوتی ہے اور
کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہے اسلیے کہ یہ باتیں جدری میں بسبب امتلاء خون فاسد کے ہوتی ہیں جو کثیر ہوتا ہے —
اور حصبہ میں خون کے رداءت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اسقدر نہیں ہوتی ہے جسقدر جدری میں ہوتی ہے حصبہ اکثر اوقات یکبارگی نکل آتی ہے اور
جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے اور جو علامات سلامت حال مریض کے جدری میں ہیں وہی حصبہ میں ہیں کہ جو قسم حصبہ کی سریع الظہور اور
اور بروز ہو اور اسمیں نضج جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سبز اور بنفشئی گون حصبہ بھی ردی ہے اور جس قسم کی حصبہ میں خفقان اور بیہوشی متواتر
عارض ہو وہ قاتل ہے اور اگر دفعۃً نکلکر غائب ہو جاوے وہ بھی ردی اور غشی آور ہے — جدری کے علاج میں مبادرت کرکے اخراج خون کا
بمقدار کافی کرنا چاہیے اگر شرائط اخراج خون کی جمع ہو جاویں اور اسیطرح اگر مرض حصبہ کا بوجہ امتلاء خون کے ہو زمانہ اخراج خون کا روز
چہارم تک باقی رہتا ہے جب دانہ جدری کے نکل آئیں پھر فصد لینی چاہیے ہاں اگر امتلاء شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جاوے پھر
بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ میں مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض میں بہت ہی موافق ہے اور اگر ناک کی رگ
کھولی جاوے فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنے اوپر کی جانب کے اعضا کی مضرت جدری سے حفاظت ہو جاوے گی اور لڑکوں و اطفال
اسمیں آسانی ہوتی ہے اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نکیا جاوے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اسیطرح جو شخص
ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبردات کے بجھاتا ہو اوسکے نسبت فساد کسی جانب بدن کے ہو جانے کا خوف ہے اول مرض جدری
اور حصبہ میں ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اطفاء حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع کرے اور طبیعت میں قبض پیدا
نکرے اور خون کو غلیظ نکرے جیسے نان خوش غذا کی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شگوفہ خرما اور مسور کا شوربا اسیطرح جس غذا میں کہ
طبیعت کی ہرگز تیزی زیادہ نہو اسیواسطے ضرور ہے کہ ان غذاؤں میں تمر ہندی شریک ہے خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے ہے اور کدو سے جو غذا
طیار ہو وہ بھی مناسب ہے اور تربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتدای مرض میں طبیعت کا نرم رہنا واجب ہے اور تلیین طبیعت
تمر ہندی افضل ہے اور اگر فقط تمر ہندی سے اجابت نہو شیر خشت بھی زیادہ کریں تاکہ نرمی طبیعت باسانی ہو جاوے اور زیادہ اسہال سے احتراز
واجب ہے خواہ کسیقدر ترنجبین خواہ آلو شریک کریں کبھی اول ظہور میں جدری کے ۳ درہم رب کذر یعنے کیوڑے کا رب ہمراہ قرص کافور اور
شراب شگوفہ خرما کے بہت مفید ہوتا ہے اگر دریافت ہو جاوے کہ مرض میں طول ہوگا اور دوسرا دن گذر جاوے اور جدری کا ظہور شروع ہو

اوسوقت تبرید کا استعمال بسبب خطای عظیم کا ہوتا ہے اسواسطے کہ فضول مواد کو بوجہ تغلیظ کے اندر روک دیتا ہے اور اعضای رئیسہ بوجہ اوس چیز کا جسکی گنجایش بروز اور ظہور کی نہین ہے ڈالتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ ایسیوقت مین اعانت مادہ کی ایسی دوائون سے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کرین اور سددی مواد بستہ کی کھولدین جیسے رازیانہ و کرفس ہمراہ شکر کے بطور عصارہ کے لیجے اندو ذون کے تخم نکا عرق نچوڑ کے شکر سے شیرین کر کے پلاتین یا جوشاندہ اصول اور بزور کا جنمین زیادہ حرارت نہو بھی ان دوائون مین بقدر خوشبو آجانے کے زعفران بھی شریک کرتے ہین اور آب انجیر بہت نافع ہے اسلیے کہ انجیر مین طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت ہے اور باہر نکلنا مادہ کا ایک سبب ہے اس مرض کی نجات پانے مین۔ ایسے وقت مین یہ بھی ایک دوا نہایت نافع ہے کہ مغسول ۵ درم عدس مقشر ۲ درم کتیرا ۳ درم نصف رطل پانی مین جوش دین جب نصف جلجاے تب پلاوین۔ اس سے بھی زیادہ جدری نکالنے مین مددگار یہ دوا ہے انجیر زرد ۲۰ عدد عدس مقشر ۱۰ درم کتیرا تخم رازیانہ ہر واحد ۲ درم ۱ رطل پانی مین جوش دین جب ایک ثلث باقی رہے صاف کر کے پلاتین حرارت کو قلب کی گرد سے باہر نکالدے گی اور خفقان کو منع کریگی۔ ایسے وقت مین تیل بیمار کے پاس بھی نہ لیجانا چاہیے اور کپڑے سے ڈھانپنا واجب ہے تاکہ تفتیح مسامات ہو اور سرد ہوا سے خصوصاً گیارہوین دن بہت بچانا چاہیے اور اگر اوسکے ساتھ ایسا معاملہ ہو تو جدری رہ جاتی ہے جو تدبیر کہ باہر نکالنے کے واسطے کیجاتی ہے اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہو جاتے ہین اور جو مواد آمادہ نکلنے پر ہوتے ہین اندر کیطرف پلٹ جاتے ہین بلکہ بہت سرد پانی پینا چاہیے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا اور جنبش مین داخل کرنا لیجے اوس مکان مین جسکی ہوا سرد کرنے کے واسطے پردے کتان کے چھوڑے گئے ہون بہت برا ہے۔ کبھی فصد کی ضرورت اسطرح ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو پیدا ہوتا ہوا ہوتی ہے اوسکی وجہ سے مادہ بسبب خروج اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ بعد گذرنے دو دن یا تین دن کے فصد سے بچاوین۔ اگر کسی تدبیر کے سبب سے خواہ از قسم وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اوسوقت تبرید اوس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ تک پہونچتی ہے یا تنفس کرنی چاہیے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھوانی چاہیے۔ اگر بدن کے کھولنے سے چادر نہوا و جنبش یا ہوا اندر کے بار دمین سے داخل کیے ہوے نہین پڑے تو کچھ مضائقہ نہین ہے لیکن اگر مادہ کی اعانت بذریعہ تسخین یا ترک تبرید کے واسطے جلد نکلنے جدری کے کیجاے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی خفت ظاہر نہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑھتا جاے اور زبان کی سیاہی ساعت بساعت زیادہ ہوتی جاے تو اوسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کر دینا چاہیے اور کسیقدر تبرید کا استعمال کرنا چاہیے۔ جدری اور حصبہ کی بیماری مین پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہہ پر تنگ ہو جائیگی اور اسہال ردی اور لعل الازم عارض ہوگا اور آخر مین اس مرض کی حفاظت طبیعت کی اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے۔ حوض عدس مسلم کے بھیگی ہوی مسور چند پانی بدل بدل جوش دے کے کھلاتے ہین اور بدلے اوس مسور کے جو تمر ہندی سے ترش کیجاے آب انار خواہ آب سماق خواہ آب انگور وغیرہ سے ترش کر کے کھلاتے ہین۔ دوائین جو خون کی تبرید و تغلیظ کرین اور اوسکے جوش کو منع کرین ابتداے مرض مین ایسی دوائین جائز ہین جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب غورہ کہ سرد و شربت کدو خصوصاً اور شربت شکوفہ خرما خواہ خوشہ شکوفہ خرما یا روغن خرما کا دودہ۔ شربت کیوڑے کے بہت سے نسخے ہین جنکو ہم قرابادین مین ذکر کرینگے یہان پر ایک نسخہ عجیب اور قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اوسکی ساخت وہی کیوڑے سے جو ترش اور بکار ہوتی ہے اور قوت اوسکی بہت زیادہ ہے اور ابتداے مرض مین اوسکا استعمال بہتر ہے نسخہ رب کدو دو حصہ اور رب کدو نہ پہنچ سکے تو خود کدو مسلم لیکر اوسکو تراشین اور اوسکا برادہ لیکر

باریک پیسین پیسکر بقدر نصف اوسکے صندل لیکر سب کو بقدر پا آب انگور خالص مین چند روز تک بھگو رکھین بعد اوسکے نرم آنچ سے اتنی دیر
تک پکائین کہ لکڑی کیوڑہ کی گل جاسکے اور اوسکے بعد نچوڑ لین اور اس نچوڑے ہوے پانی کو لے لین اور جسقدر سرکہ یا آب انگور
زیادہ ہو بہتر ہے بعد اوسکے آب دوغ ترش جسکا مکھن نکال لیا ہو ٹپکانے کے ذریعہ سے آلایش دہی اوس سے پاک کرین یا مثل [illegible]
کے اسطرح پکائین کہ اوس سے مائیت دہی کی [illegible] ہو جاے بعد اوسکے [illegible] اس پانی مین ملا کر فقاع [illegible] کرین اور
ترش کرین بعد اوسکے پھر اس [illegible] کو [illegible] ٹپکانے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آرد جو ملا کے اسی سے فقاع بنائین اور دھوپ
کی گرمی سے ترش کرین جسقدر رکھا رہیگا اوسکو [illegible] بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود آب سفرجل ترش جسمین اجزای
مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمین رطوبت زیادہ ہو اور آب زعرور (جو ہو جب [illegible] کی طرح سرخی لیے)
جنگلی سیب کا آب لیمو آب آلو بخارا جو ترش ہو آب [illegible] یا جو [illegible] ہوا اور آب کندش [illegible] آب توت شامی جو خوب پختہ ہو آب
خوبانی خام ترش عصارۂ انگور عصارہ ریباس عصارہ غورہ [illegible] باریک انگور عصارہ عدس فارسی عصارہ نیلوفر عصارہ بنفشہ ہر ایک
سے ہین سے جیسے عصارہ اترج عصارہ ترشا [illegible] ہر واحد سے دو ثلث ایک جز کو عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاش سبز
عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب برگ امرود برگ [illegible] برگ گل عصارہ برگ
عصاراعی یعنی لال ساگ عصارہ لحیۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم
نیلوفر تخم گل ہر ایک سے بیسوان حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ تر چھٹا حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا [illegible]
اور اجزا جمع کرکے آگ پر چڑھائین اور مسور چار جز اور جو مقشر دو جز اور سماق تین جز دانہ انار تین جز داخل کرکے پکائین تاکہ نصف
باقی رہجاے بعد ازان اوتار کے خوب ملین اور چھان کر وزن کرین اور فی تین سو درہم یعنی قریب پچیس سیر کے ایک مثقال خواہ [illegible]
کافور خوب پیسکر ظرف کے پیندے مین چھڑکین اور اوسکے اوپر دوای مذکور یا ہینگی ڈالین اور اوسکا موہنہ خوب تنگ سر پوش سے بند کردین
کہ بخارات باہر نکل نسکین اور پھر آگ پر چڑھائین جب گمان ہو کہ آب جوش اگیا ہے اوتار کر خوب سا ہلائین اور پھر [illegible]
مین اچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے مرتبان وغیرہ اوسمین رکھکر خوب وصل کرین کہ اوس سے کافور کے اوڑ جانے سے اطمینان ہو اور بقدر
شربت اسکی دس درہم یا قریب ۳ تولہ کے ہے بعض لوگ اس دوا مین کسیقدر سنبل الطیب زنجبیل اور رازیانہ انیسون فلفل [illegible]
شریک کرتے ہین جسقدر مناسب معلوم ہو۔ جب اخراج چیچک کا تمام اور کمال ہو جاے اور دانے سب پختہ ہو جائین اور پانچ دن
گذر جاوین تدبیر مناسب یہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھیدکر رطوبت دانہ کی نکال لیجاے اور روئی سے پونچھ لین اور [illegible]
ضرور ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کے نمک ملنے مین کسیقدر تاخیر کرنی مناسب ہے اسلیے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ایذا
اور الم پہونچاتا ہے بلکہ بڑے دانے کے سوا اور دانے ٹوٹے ہون یا نہون اونپر نمک ملنا ضرور ہے اور بڑے دانون کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے
کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جاے پھر اوسکے بعد تملیح کیجاے۔ اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نکرنی چاہیے کہ ورم پیدا ہوگا
اور درد شدید عارض ہوتا ہے مگر بعد نضج کے تملیح ضرور ہے۔ اور تملیح کا طریقہ یہ ہے کہ پانی مین نمک گھول کر اوسکے زعفران بھی داخل
کرین اور گلاب مین اگر نمک گھولین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانی مین جھاؤ اور مسور اور گلاب کے پھول جوش دیکر نمک گھولین تو بہت
خوب ہے خصوصًا اگر اوسمین صندل کافور بھی شریک کرین تملیح سے نضج بخوبی پیدا ہوتا ہے اور خشکی دانون مین بہت جلد آجاتی ہے [illegible]

پڑی جلد گر جاتی ہے — جھاؤ کی لکڑی کا دھواں پہونچانا بہت نافع ہے — اور جھاڑ و نہیں جو لکڑی آگ کیواسطے جلتی ہے وہ جھاؤ کی لکڑی ہونی چاہیے — اور اگر جدری میں رطوبت شدید ہو اوسوقت آس اور برگ آس کی دھونی دینی چاہیے اور جب پھوڑے بر وقت تقیح کے اور بر وقت اہتمام اوسکے خشک کرنے کی مریض کے سر لانے میں اہتمام زائد کرنا ہے اور آرد گندم اور جو اور چاول اور جو باقلا اور نخود پر ڈالنا چاہیے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ آٹے کو کسی توشک کے اندر بھریں جسکا کپڑا اچھا باریک ہو اور نرم ہو اور اوسکے اندر سے اثر ان دواؤں کا بقوت پہونچے اور برگ سوسن یعنی بلوطی تخفیف رطوبت جدری کے واسطے بہت مناسب ہے کہ باوجود خشکی پیدا کرنے کے خوشبو بھی پیدا کرتی ہے تیل کا استعمال اس وقت بھی بہت برا ہے کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہے — جب جدری خشک ہونے لگا ایسی دوائیں طلا کریں جو خشکی پر معین ہوں اور سپیدہ ایسی دوائیں جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں اور ان میں تھوڑی سی زعفران شریک کریں اور اگر جدری سے زخم پڑ جائیں مرہم اسفیداج خصوصاً اوس میں قدرے کافور شریک کرکے لگانا بہت نافع ہے اور تھوڑا سا نشاستہ خواہ سپیدہ سادہ کی پیلی جڑ ڈالنا خواہ رجوع کا مرہم یعنی ملائین اور نشاستہ سپیدہ کا شتری اور مروارسنگ کا چھڑکنا کافی ہوتا ہے اگر کہیں خشک پڑ جائے تو قیروطی نافع ہے روغن گل خالص اور بھی مفید ہے اور اقلیمیا کا استعمال کریں اور اوسکے خشکی کے واسطے جب زخم پڑ نے لگے استعمال روغن کا ایسے دانوں میں جنکی پپڑی جلد گرنے والی ہو مناسب ہے اور وقت قرحہ ہو جانے کے چونکہ روغن مادہ اور اصل ہے مرہم کیا ہے اوسکا استعمال ضرور ہوتا ہے مرہم سرخ واسطے قروح جدری کے بہت نافع ہے

بیان حفاظت اعضا کا آفت جدری اور حصبہ سے

جن اعضا کا جدری کی آفت سے بچانا واجب ہے وہ آنکھ اور حلق بھی اعضا ایسے ہیں کہ جدری کے مرض میں انمیں قرحہ پڑ جاتا ہے — آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہے اور کبھی اوسپر ایک سپیدی پڑ جاتی ہے اور حلق میں بلکہ خناق عارض ہوتا ہے اور کبھی ایسے زخم پڑ جاتے ہیں کہ ایسے یعنی نگلنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی اکثر اونمیں پیدا ہوتا ہے جو مہلک ہے اور پھیپھڑوں میں کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہیں کہ ہوا کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے اور پھیپھڑے میں جدری کے دانے ایسے پڑ جاتے ہیں کہ ضیق النفس پیدا ہوتا ہے اور اگر ان میں قرحہ پڑ جائے سل پیدا ہوتی ہے — امعاء میں کبھی بوجہ جدری کے سحج یعنی خراش اور زخم پیدا ہو جاتا ہے کہ اوسکی تلافی اور دوا بہت عسیر اور دشوار ہوتی ہے — آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مری اور آب کشنیز سے جسمیں سماق شریک ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا ہو اکتحال کریں ہر روز اول اور مری بھی کافی ہے —

اسیطرح فقط مرسیاہ جو آب کشنیز میں پرورہ کیا جاوے اور آب سماق جسمیں کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ شحم رمان یعنی وہ چھلکے جو اندر سے انار کے زرد زرد برابر ہوتے ہیں وہ بھی جید ہے خصوصاً اوائل میں اور اگر جدری ظاہر ہو جاوے پھر اوسوقت گلاب اوسکا فور سے اکتحال مناسب ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ سپیدرال سے اکتحال بہت مفید ہے آنکھ کی سپیدی وغیرہ کے واسطے روغن (جسکو ہمارے ملک کی عورات بعد جدری کے اور آنکھ میں کوئی آفت آجانے کے استعمال کرتی ہیں) تمام چشم یعنی پردہ سا جو پڑ جاتا ہے اوسکو دور کر دیتا ہے اور آنکھ کی اصلاح کر دیتا ہے اور شیاف ابیض بعد دانے ابھر آنے کے آنکھ میں بہت نافع ہے — مونہ اور حلق کی حفاظت اسطرح کریں کہ انار جسمیں اور دانہ انار کو ابتدا میں چبائیں خواہ توت شامی جو میں اور توت کی رب کا غرغرہ کریں خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اسوقت رب توت کو چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا مفید ہے پھیپھڑوں کی حفاظت کیواسطے اشنا اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کریں اور فقط سرکہ سونگھنا بھی کافی ہے اور پھیپھڑوں کی حفاظت کے واسطے کوئی چیز بدون عکس سوا

نہین ہے کہ اوسمین تخم خشخاش شریک کرین اور قلب کی حفظ کیواسطے جو شاندہ انجبار اور مسوسہ جو قبل اس فصل کے بیان ہو چکا ہے کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہے اور اسکی حفاظت بوجہ زمانہ ابتدا کے واجب ہے کہ اوسی زمانہ مین اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہے واجب ہے کہ استعمال قوابض کا کرین اور اگر آخر مرض مین اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کرین یا خواہ قرص تخم حماض سے معالجہ کرین **نشانات جدری کے دفع کا طریقہ** اس مقدمہ کا بیان ہم آگے جہان زینت کا ذکر ہوگا بہ تفصیل کرینگے اور یہان پر مخصوص دوا جو مناسب ہے ضمن کے بھی ہے اور نشان چیچک کا بھی مٹا دیتی ہے لکھی جاتی ہے منجملہ اون ادویہ کے جنسے نشان چیچک کے برطرف ہوتے ہین سوکھی جڑ بانس کی آرد باقلا اور نشاستہ چوب سپید اور تراشہ چوب سفید زروت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک کیے ہوئے اور چاول دھوئے ہوئے اور آب جو اور سپیدہ بیضہ مرغ اور مٹی بھولی ہوئی بکری مہرا سفید کے اور مرداسنگ شکر طبرزد نشاستہ بادام شیرین اور بادام تلخ اور روغن آرد اور دھان کی قسم سے روغن سوسن اور روغن پستہ چربی گدھے کی مع روغن گل اور جو مزاج مین قریب اسکے ہو اور وہ پانی جو اونٹ کی تھوتھنی سے نکلتا ہے جس وقت سم کو بھونین اور جلائین کہ نہایت مفید ہے اور اس سے زیادہ قوی سمندر کف اور حمارہ فلفل یعنی وہ سنگریزہ گول جو مرچ سیاہ مین ملے ہوتے ہین اور مرچ کی تاثیر اونمین بہت کر جاتی ہے اور قسط اور اشق کندر صدف ابوان لوبیا اور سینکی استخوان سوختہ پرانی ہڈیان جو کہ چونا ہو جاتی ہین تخم ترب اور ترب سوکھا یا ہوا زراوند مدحرج ترمس سے کھانے کی چیزین بہتر جنسے رنگ کی خوبی پیدا ہو انار میخوش اور شراب خوشبو پاکیزہ بیضہ نیم برشت شوربا چوزہ مرغ اور کباب اور دراج اور تدرو جو فربہ ہو استحمام اس مریض کو ہمیشہ کرانا ضرور ہے مرکب ادویہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اور سیپی بھی کی اشہر یا کہ پرانی ہون اور نئی اینٹ اور نشاستہ بیخ شستہ نخود ہر واحد دس درہم حب البان ترمس قسط زراوند طویل ہر واحد پانچ درہم بانس کی جڑ سوکھی تین درہم اس مجموع سے طلا بناکر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیرے کے پانی مین اور آب جو خواہ آب باقلا مین پیسکر عضو ماؤف پر اسکو لگائین اور صبح کو بنفشہ پانی مین جوش دیکر دھو ڈالین قرنطین نامی حکیم کا نسخہ ہے خشت جدید پرانی ہڈی اصول قصب فارسی نشاستہ ترمس تخم خربزہ بیخ ساٹھی شستہ حب البان قسط اجزا ہموزن لیکر او بٹنہ طیار کرین ترمس اور نخود سیاہ کو پیس کر مالش کرین

حمیات ورمی کا بیان اوپر باب حمیات یومیہ مین بیان ہو چکا ہے کہ جو حمیات تابع اورام ظاہری کے ہوتے ہین وہ اکثر حمیات یومیہ مین داخل ہین اسلیے کہ اورام ظاہری بیشتر انکے سخونت قلب تک پہونچتی ہے اور انکی عفونت قلب تک نہین پہونچتی اور اکثر یہ اورام اسباب بادیہ یعنی غیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہین لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب بقلب ہونے کے انکی عفونت تا بہ قلب پہونچے اوسوقت یہ تپ از قسم حمی یومی باقی نہ رہے گی بلکہ حمی عفونت کیطرف منتقل ہو جاے گی اور اکثر یہ بات یعنے حدوث ایسے اورام کا انتقال حمی کا بطرف حمی عفونت کے اسباب سابقہ بدنی کیوجہ سے ہوتا ہے اور امتلاء اخلاط جو بدن مین ہو رہا ہے وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہے اور کبھی بوجہ ایسے قروح کے جنکے مواد خبیثہ متوجہ ہوکر متعفن ہوجاتی گوشت ترم مین مگر جو حمیات تابع اورام باطنی کے ہین اونکا وجود فقط قلب تک سخونت پہونچنے سے نہین ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہونچ جاتی ہے بدترین حمیات جو بوجہ اورام باطنی کے پیدا ہون وہی ہین جو ورم حجرہ سے جو بعض احشا مین ہو جاے پیدا ہون کہ اس تپ مین درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہے اور اس ورم پر دلائل اختلاط مرہ صفراوی جو بہت سا ہو خون مین ظاہر ہوتے ہین اور اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنے کان کا پردہ کہ جسکی ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کبھی ورم حلق حب عظیم اور ورم ریوی ہو اور اوس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کے ہو اور ورم جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم اور ورم امعا اور جو مشابہ اسکے ہے کبھی حمیات اورام مین بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف مین اختلاف ہوتا ہے

اسیطرح اگر ورم اعضاء لحمی مین ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضاء غشائی مین خواہ غضروفی اور عصبانی مین تپ ضعیف ہوتی ہے خواہ جو ورم قریب بہ شرائین ہو اوسکی تپ شدید ہوتی ہے اور جو ورم قریب اوردہ کے ہو اوسکی تپ ضعیف ہوتی ہے اور یہ حمیات بطور دورہ کے ہوتی ہین جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہے اسیقدر تپ کی نوبت ہوتی ہے اور جسقدر پیدائش مواد کی ہوتی ہے اوسیقدر ان مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور الم کا ہے اور اکثر ہوتا ہین اوسیقدر دورہ حمیات کا ہوتا ہے پس بر خلاف کے لائق دورہ لائق ہے ویساہی ہوتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہو جاتا ہے اور تپ باقی رہجاتی ہے تو دلیل اسپر ہے کہ ابھی تحلیل تام نہین ہوا ہے ۔ یہ حمیات اور ورم اگر دیر پا ہون انجام کا انکے دق ہوتا ہے خصوصاً اگر جگر مین ورم ہو اور مجانی اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہو جاتے ہین مثل اسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہون ۔ ذکر علامات اور احکام حمیات اورام

حمیات اورام جو اعضاء باطنی کے ورم سے پیدا ہون اور انکے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہین ایک وہ علامات اور اعراض [illegible] ہین جنکی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہے ۔ دوسری کچھ علامات اور اعراض علامات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہین [illegible] اور بعض علامات [illegible] حال [illegible] ہوتی ہین سلامت رہنے یا ہلاک ہونے سے ۔ قسم اول کی مثال جیسے بعض نشانات [illegible] ورم پر دلالت کرتا ہے اور اسیطرح خشک کھانسی ابتدا مین اور پھر تر کھانسی اور ثقل [illegible] ذات الجنب [illegible] ورم [illegible] جیسے سرخی قارورہ اور ضیق نفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ درد اور ثقل عضو [illegible] مین ہوتا ہے [illegible] کسی عضو [illegible] کی زیادہ ہوتی ہے اور کبھی خلاف عادت اوس عضو مین ہوتی ہے اور جیسے تشنج کہ اعضاء [illegible] جیسے کہ اورام [illegible] ہوتا ہے اور مثال دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ صفرا کا صفراوی ہے ۔ اور تیسری قسم کی وہ اعراض ہین جو بیمار کے سلامت حال پر خوشخبری دین خواہ اوسکی ہلاکت پر منذر ہوتے ہین ۔ کبھی حالات اور اعراض [illegible] تپ کی [illegible] ہوتی اور اوسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اوسکے [illegible] ہونے مین مختلف ہوتے ہین بسبب اختلاف اعضاء کے [illegible] اور انکی [illegible] بڑے ہوتے ہین خواہ بانیوجہ کہ بعض اعضاء باطنی قریب قلب ہین اور انکو قلب سے مشارکت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور [illegible] خواہ قلب سے دور ہون اور انکو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہین ہوتا بلکہ ایسے اعضاء کے اورام سے حمیات مفترہ پیدا ہوتے ہین اور از قسم حمیات مختلطہ خواہ تپ غب یا بلغمی [illegible] پیدا ہوتے ہین اور ان حمیات کے ہمراہ نافض و لرزہ بھی ہوتا ہے اور پھر یری بھی موجود ہوتی ہے اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حمیات ورم مین یا حمیات عفونت خاص علامت انکو حمیات اورام ہونے پر ثقل موضع گردہ اور گرانی جانب قطن کے اور درد اور اختصاص [illegible] حرارت کا زائد حرارت متعادہ بر عضو متورم ہین اگر کسی عضو مین یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کو قریب ہو یا اوس سے مشارکت قوی رکھتا ہو یا شدید الحس ہو اور باینہمہ وہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت مین قطع نظر شدت اوس تپ کی جو تابع ورم اس عضو کے ہوتی ہے خلاف عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے اور شیتر بہ تبعیت اس ورم کو اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہین جیسے ورم رحم کا کہ اوسکے ہمراہ درد سر اور درد گردن کا بھی پیدا ہوتا ہے حرارت اگرچہ ان اورام مین زیادہ مشتعل ہو مگر حدت زیادہ اس درایت مین نہین ہوتی جیسے تپ محرقہ مین مگر کوئی ایسا سبب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہو اوسوقت حدت بھی ہو جاتی ہے حدت نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ عفونت اس تپ کی داخل مین فروزندہ ایسی نہین ہے جیسے حمیات عفنہ مین ہوتی ہے اور نہ اوسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط

عضو متورم میں عفونت ہوتی ہے اور مادہ متعفن اوسی مقام پر کھنچ جاتا ہے۔ بعض حمیات ورم باطنی کی مثل بعض حمیات عفونت کے ہوتی ہے کہ ابتدا میں صغیر اور بتفاوت نبض کے سریع الانقباض اور بعد ازان عظیم ہوجاتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی بحسب اقتضائے عضو اور مادہ کے جیسا کلیات میں بیان ہوچکا بعد اوسکے منشاری یا موجی ہوتی ہے بمطابق عضو کے لحمی اور عصبی ہونے کی۔ اور بول اکثر حمیات اورام میں بطرف بیاض کے مائل ہوتا ہے اور رنگ میں کمی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور وجع اپنے مقام میں [illegible] کا لازم ہے **ذکر علاج حمیات ورمیہ کا** علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات مادہ کا ہے بعد ازانکہ اصل ورم کا علاج ہوچکا اسلیے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر اوسمین رعایت تپ کی بھی بذریعہ تبرید اور ترطیب کی ضرور ہے حمیات اورام کے علاج میں بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہوں یہ فرق ہے کہ ورمی تپ میں اجازت سرد پانی پینے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سرد چیزونکا رکھنا مقام ورم پر جبکہ برودت بالفعل ہو جائز ہے جیسے عصارہ کاہو اور حی العالم اور بزرفہ وغیرہ کسیقدر آرد جو سپیدے کے ہمراہ یخ مین سرد کرکے اور جب گرم ہو جاوے پھر بدل دیں اور کبھی زیت الفاق جو بحالت خامی توڑا گیا ہو اور روغن گل بھی شریک کرتے ہیں اور اگر کاہو کو دھوکے یخ مین سرد کرکے کھلاویں جائز ہے اور [illegible] **حمیات مرکبہ کا بیان** حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کی ساتھ چند صورتون ہوتی ہے یا کبھی اصناف بعیدہ کی آپسمین ترکیب ہوجاتی ہے جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کے ساتھ اور کبھی ترکیب ایسی حمیات میں ہوتی ہے جو کہ جنس قریب میں متحد ہوں جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلاً حمی غب کی بلغمیہ کے ساتھ مرکب ہو اور یہی ہی مرکبات [illegible] ہے وہ مشہور ہے کہ جسکا نام شطر الغب معروف ہے اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہوجاتی ہے اور کبھی نوع واحد کی حمیات میں ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہوں خواہ دو ربع میں ترکیب ہو یا تین ربع مرکب ہوں دو غب کی ترکیب مین کیفیت اوسکی ایسی ہوگی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہوگا پس ظاہر مین نائبہ کا ایسا حال ہوگا اور یہی حال ترکیب دو ربع کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کی بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اندک تامل سے واضح ہوگا کہ ہر روز ایک تپ کا آنا ہوگا پس مشابہ بالغب الدائرہ کے ہوجاویگی مثلاً اور کبھی تین حمیات غب کی مرکب ہوتی ہیں اگر ترکیب متبادل متناوبہ ہو اور نہ داخل کسی غب کا دوسری غب میں ہوا ہو تو تیسرے روز کی نوبت میں شدت زیادہ ہوگی اسلیے کہ ہر دن نوبتی کا نوبت بھی اول کا اور ابتدا غب ثالث کا پڑتا ہے اور اسیطرح پانچوان روز شدت میں زیادہ ہوگا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ ہے جیسے دو غب سے مرکب ہوتا یا بلغمیہ یا نائبہ کے مشابہ ہے۔ مگر ایسے حساب اور نوبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو فائدہ مندی نہیں ہے اور نوائب کو حال سے اشتغال میں چندان ثمرہ نہیں ہے بلکہ اعراض کیطرف متوجہ ہوکر لحاظ کرنا چاہیے منجملہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو لیس نوبت میں سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کی عارض ہوگی تا اینکہ جس تپ کا مادہ قلیل ہے اور کم ہو وہ تپ اعراض میں ضعیف ہے پہلے زائل ہوجاویگی۔ کبھی تپ کے مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ تپ پھر کی پیدا سکون اور آرام ہوجاوے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو جو طبیب عالم دلائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو سبب اوسکے اعراض کے پہچانتا ہو اوسکی نسبت نہایت صحیح یہ امر ہے کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نہ کرسکے خواہ دوسرے دن۔ ترکیب

تپ دق کی ہمراہ حمی عفونت کی خصوصاً ہمراہ حمی لثقہ کی جبکہ مادہ بلغم یا لجم ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہے اسلیئے کہ معالج اس حمی مرکب مین فترات اور سکون اور چند بار ابتدا نافض اور قشعریرہ کی اور بار بار برابر ہونی عرق کو بشرطیکہ تپ کی اوقات چند ہون ملاحظہ کرتا ہے اور اگر منفردہ ہوئی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہین اوسوقت ظن بلکہ یقین یہی ہوتا ہے کہ فقط حمیات عفونت سے یہان ترکیب ہے خواہ وہ حمیات لازم ہون یا منفردہ اور لازمہ سے مرکب ہوا ور حمی ساذج کا قطعاً وہم اور گمان نہین ہوتا ہے اور کبھی ترکیب متوالی اور پے در پے ہو جاتی ہے اسطرح کہ بعد نوبت ایک تپ کی فوراً دوسری شروع ہو جاتی ہے جیسے کہ زمانہ ابتدا جزئی تپ دوم کا جسمین فی الجملہ اعراض مین خفت ہوتی ہے زمانہ منتہی حمی اول مین متداخل ہوتا ہے اوسوقت تپ مرکب متشابہ ہو کہ سونوخس کی جو غلیان خونسی خارج عروق مین پیدا ہوتی ہے شبیہ ہو جاتی ہے پھر ایسے وقت بدون رجوع کئے بطرف دلائل خاصہ ہر تپ کے چارہ نہین ہوتا ہے اور علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے اونکے ملاحظہ سے تفرقہ کامل ہوتا ہے۔ اور اگر نوائب قصیر المدت ہون اوسوقت دونون تپ کا ایسا اتصال نہین ہوتا کہ دونون ملکر ایک تپ معلوم ہون بلکہ درمیان دونون کی نوبتون کے کسیقدر وقفہ پیدا ہوتا ہے وہی فارق ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات سے ترکیب ہوئی ہے اونکے عدد کثیر ہون خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی ہو کہ اوسوقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور تلاصق ہوتی نہین ہوتی اگر ترکیب حمیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک حمی حادہ ہو اور دوسری مزمنہ جیسے شطر الغب اسصورت مین حادہ پہلے رفع ہو جاتی ہے اور مزمنہ فقط باقی رہتی ہے یہ دونون تپ منفردہ ہون خواہ دونون لازمہ ہون یا ایک لازمہ ہو دوسری منفردہ اور کبھی شطر الغب ہمراہ ایک غب مرکب ہوتی ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہے اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلے بوجہ حدت کے غب کا زوال ہوتا ہے اور فقط شطر الغب باقی رہجاتا ہے اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کے ہو پہلے شطر الغب دفع ہوتی ہے اور خالص بلغمی خواہ سوداوی باقی رہجاتی ہے۔ کبھی حمیات مرکبہ مین ترکیب دوطرح سے پیدا ہوتی ہے مثلاً حمی منفردہ اور لازمہ جنکی جنس مین اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہون یا نوع واحد کے ہون اونسے تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازمہ کے مرکب ہو اور جیسے دو منفردہ مرکب ہو جاتی ہین اوسیطرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہین۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ دو لازمہ مین ترکیب نہین ہوتی دو غب مرکب ہوتی ہین اسلیئے کہ مادہ جسوقت داخل عروق مین ہوا اوسمین ممکن نہین ہے کہ بعض شے مین عفونت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ جمیع مادہ جو اندر عروق کے ہے یکسان متعفن ہوگا اور تعفن اوسکا ہر جگہ ظاہر رہیگا۔ یہ رائے ہمارے نزدیک اقرب التسلیم نہین ہے اسلیئے کہ عفونت جو داخل عروق ہے ضرور اوسکی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے اور بعد ابتدا اسکے تعفن پھیلتا ہے اور اوسکے بعد احکام اشتداد اور تفتیر کے اوسپر جاری ہوتے ہین بنا بر تاریخ عفونت اول کی اور اوس عفونت کو حرکات بنابر اوسی روز کے اور اوسی حساب سے ہوتے ہین پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ داخل عروق مین کسی مادہ کی عفونت شروع ہو اور اوسکو غلبہ ہو اور بالاصالہ متعفن ہو اور دوسرا جزء اوسی مادہ کا جو دوسرے مقام مین ہو اوسے اسقدر غلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ بہ اتباع اوسی جزو کے اپنی ذاتی عفونت کو جو غالب نہ تھی بڑہائے اور انشا اوسکی عفونت کا اصالۃً کبھی ہوا ور بہ اتباع بھی ہو پھر اوسکو اور آگے زمانہ تفتیر اور اشتداد کا جداگانہ ہوگا۔ اقسام ترکیب حمیات کی تین ہین مداخلہ اور مبادلہ اور مشابکہ۔ مداخلہ یہ ہے کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہوا ہو کہ دوسری شروع ہو جاوے۔ اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ

بعد فرو ہونے ایک تپ کے دوسری شروع ہو اور مشابکہ یہ صورت ہے کہ دونوں ساتھ ہی شروع ہوں اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق لرزہ
نہو خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق برابر ہو اوس وقت ترکیب میں گمان قوی کرنا چاہیے اسلیے اگر مطبقہ میں با افراط برد اطراف ہو
اور تقبض یعنے سکڑنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بھی ہو سکتی ہے ف کہ شطر الغب کا شطر الغب مرکب
دو تپ سے ہوتی ہے ایک حمی غب ہوتی ہے دوسری بلغمی اور اوسدن چونکہ بلغمی اور غب دونوں کی نوبت یکبارگی ہوتی ہے اسلیے
اوس روز شدت اعراض میں زیادہ ہوتی ہے یا دونوں کی ترکیب بسبیل مشابکت ہو یعنے دونوں ساتھ ہی شروع ہوں خواہ
بسبیل مساوقہ کہ ایک کا اوترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ بسبیل مداخلت یعنی ابھی ایک تپ اوترنے نہ پائی
کہ دوسری شروع ہو جاوے سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جسمیں دونوں ہمراہ شروع نوبت کرتی ہیں اور اسکے بعد دوسری
قسم کی شناخت کہ اوسکی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اوترنے پہلی تپ کے دوسری شروع ہو اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہوتا ہے
کبھی دونوں تپ لازمہ ہوتی ہیں اسلیے کہ عفونت داخل عروق سے دونوں پیدا ہوتی ہیں اور کبھی دونوں دائرہ ہو کر زمانہ انقلاع کا پیدا
ہو جاتا ہے جس وقت کہ دونوں کی عفونت خارج عروق ہو اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے
اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونوں برعکس اسکے ہوتی ہیں کبھی شطر الغب خالص اوس حمی کو بھی کہ جو مرکب غب
خارجہ اور بلغمی داخلہ سے ہو کہتے ہیں اور سوا اس قسم کے سب کو غیر خالص مقرر کرتے ہیں مگر اس بحث سے چنداں فایدہ نہیں اسلیے کہ
مجرد امر اصطلاحی ہے — کبھی ابتداءً عفونت میں حمی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اوسکے بلغمی پیدا ہو کر مرکب
ہو جاتی ہے اور کبھی دونوں مادہ میں ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بلغمی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور
ہر ایک صورت میں شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہیں اور بحران اوسکا بدیر ہوتا ہے اور مادہ صفراوی بلغمی کا حال
برعکس کر دیتا ہے یعنے اوسکی مدت میں کمی ہو جاتی ہے اور بحران اوسکا بہ نسبت بلغم ساذج کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شطر الغب کا زمانہ بہت
طولانی ہوتا ہے حتی کہ نو مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے مرض حادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب
نسبت اور حمیات کی بدتر اور قاتل ہوتی ہے اسلیے کہ انجام اسکا بطرف دق خواہ اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہی ہو جاتا ہے

علامات شطر الغب کی خاص تر علامت اور دلیل شناخت شطر الغب کی گو اسکے ہمراہ اور قراین بھی ہوتے ہیں یہ ہے کہ مدت تپ
کی ایک روز طولانی اور حدت میں مساوی لیے ہوتے کہ بہ نسبت غب مفرد کے ہو بعد اوسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض
میں کم ہو اور قشعریرہ کبھی اس تپ میں مکرر واقع ہوتا ہے یعنے چند مرتبہ پھریری واقع ہوتی ہے اسلیے کہ دونوں مادوں میں تصارع اور
کشتی واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر بتداخلہ ہوں — کبھی یہ تکرار تین مرتبہ
ہوتی ہے یعنے قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے — اور کبھی بعض اعضا میں گرمی آجاتی ہے اور ہنوز قشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ
شطر الغب ہی اسلیے کہ بدنکا نقاء اور خالص ہونا تمام اور کمال اس تپ میں نہیں ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ میں زیادہ اضطراب
پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب میں صنف مشابکہ سے ہو خواہ از قسم تشابک نہو بلکہ بتداخلہ ہو تو جو وقت تداخل کا ہوتا ہے اوس وقت اضطراب
عارض ہوتا ہی اوس وقت پھریری بار بار ہوتی ہو اور منتہی میں طول ہوتا ہی اور جس وقت گمان ہو کہ اب بدن خوب گرم ہو چکا ہی اور اب قریب ہے کہ تپ اوتر جاویگی کہ یکایک قشعریرہ عود
کرتا ہی اسلیے کہ اعراض کا مجاہدہ اور کوشش بوجہ مجاہدہ اخلاط کے ہوتا ہی — اور منتہی اس مرض کا اوقات جزوی اور کلی دونوں میں قبل منتہی بلغمی کے ہوتا ہی اور بہ نسبت اوسکی جلد تر ہوتا ہے

اور بہ نسبت صفراوی کے دیر میں ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت کا پھیلاو اس شطر الغب میں بڑی دقت سے ہوتا ہے خصوصاً اول مرض میں اور اسکی حدت بروقت منتہی کے شدید ہوتی ہے اسی طرح زیادہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اسلیے کہ تنقیہ جسم بہت متنازع دونوں مادوں کے واقع ہوتے ہیں اور عرق برابر ہو کر یہ تپ بہت کم اترتی ہے۔ اور اس تپ کا پہلا دن پچھلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے ۔ شطر الغب کے وجود پر استدلال چند وجوہ مختلفہ سے ہو سکتا ہے کبھی بلحاظ عادات کے اور کبھی بذریعہ اعراض کے عادات کی راہ اسطرح کہ ایک آدمی کے بدن میں خلط صفراوی بکثرت تھی اور عفونت بھی اسمیں آگئی تھی اوسکے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضت کو ترک کرکے اچھی اچھی غذا اور گوناگون تنعم ایسی کہیں کہ اونسے بلغم پیدا ہو گیا خواہ کسی شخص کے بدن میں بلغم کی کثرت تھی اور بلغم میں عفونت بھی پڑ گئی تھی بعد ازاں اوسنے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزوں کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہو گیا خواہ سن کے بڑھ جانے کی وجہ اوسمیں یہ بات پیدا ہو گئی مثلاً لڑکپنے سے جوان ہو گیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہو گیا خواہ سن کہولت کی ابتدا سے شباب کو پہونچا اور حدت مزاج تبدیل سن سے برطرف ہوگی ۔ اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اسطرح ہوگی کہ نبض اور بول کو دیکھو اور جو مادہ قے کیطرف سے نکلتا ہے اوسکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اوسکے علامات بھی دریافت کریں اور پیاس اور کیفیت لمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ یکبارگی لرزہ آتا ہے یا نہیں اور حالات اوقات اور نوبت کی معلوم کریں ۔ نبض کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ میں بہ نسبت غب کے عظیم میں کمتر ہوتی ہے اور بہ نسبت بلغمی تپ کے صغر اور بطوء اور تفاوت میں زیادہ ہوتی ہے بول اس تپ میں بدیر نضج پاتا ہے اور قے بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور براز کی بھی ایسی کیفیت ہوتی ہے اور حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات اور ادوار کے انتظام ہونا نوائب کا جسقدر ضرور تھا اوسکا بیان ہو گیا البتہ جو خلط غالب ہو دونوں خلطوں میں سے ہو اوسپر آگہی کی اسپر جو دلائل غالب ہوں اونسے ہو سکتی ہے اگر بلغم کو غلبہ ہوگا نوبت میں طول ہوگا اور قشعریرہ کم ہوگی اور تقاضا غذا کی پڑیگی ابتداء میں خصوصاً نبض میں تھوڑی پڑیگی اور اطراف سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتداء مرض اور برودت اطراف کی دیر تک باقی رہیگی پیاس کم ہوگی اور قے صفراوی بھی نہوگی اور بول میں سپیدی اور خامی اور پسینا بھی کم برامد ہوگا سن اگر چہ خواہ بڑھاپے کا سن اور مزاج بدن کا بھی کبھی اسپر دلیل ہوتا ہے گو سن میں حرارت ہو اسیطرح عادت خواہ فصل اور بلد اور صناعت دلیل ہو سکتی ہے اگر بارد ہو ۔ صفراوی خلط اگر غالب ہوگی تو نوبت کا زمانہ قصیر اور اطراف جلد جلد گرم ہو جائینگے اور پیاس کا غلبہ قے صفراوی کی کثرت پسینا بے انداز کبھی بوجہ لطافت صفرا کے قشعریرہ لرزہ کیطرف مائل ہوگی بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہو تو بھی غلبہ صفرا پر دلیل ہے اسیطرح عادت وغیرہ اگر حار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے ۔ اگر دونوں خلط برابر ہوں دونوں قسم کے دلائل برابر ہوتے ہیں اور فقط قشعریرہ پیدا ہوگا لرزہ واقع نہوگا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسی وقت لرزہ کیطرف منتقل ہوگا اسلیے کہ اسمیں برد اور لذع دونوں مفقود ہیں ۔ اگر ترکیب اس تپ میں دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب خالصہ نام رکھتے ہیں اور لازمہ تپ بلغمی ہو اس صورت میں لرزہ اور ضعف بھی ہوگا اسلیے کہ مادہ خارج عروق صفراوی ہے اور خارج بدن میں کوئی ایسی مقابل مادہ صفراوی کے نہیں ہے از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہوگا لیکن لرزہ ضعیف ہوگا اور بیشتر برد اور قشعریرہ کر کے واقع ہوگا تا آنکہ منتہی میں مادہ غلیظ ہو جاوے جیسا اوسکا بیان ہو چکا اور بعد ابتدا اشتداد اوسکے کی زیادہ

باوجودیکہ اطراف میں برد موجود ہے اور بعض میں صغر اور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لرزہ ہوگا اور نہ زیادہ پھریری ہوگی از قبیل بہت عظیم اور سریع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونوں تپ دائمی ہوں لرزہ یقیناً نہ ہوگا غب لازم کو کبھی عارض ہوتا ہے کہ اوس میں خفت قبل نوبت بلغمی کے پیدا ہو اگرچہ اس تپ صفراوی کا رجوع بطرف شدت کی قبل از اشتداد حمی بلغمی کے ہو **شطر الغب کے علاج کا بیان** واجب اور ضروری امر علاج میں شطر الغب کے یہ ہے کہ توجہ تام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے۔ اسہال اور قے اور ادرار اور تعرق کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیے کہ اطفاء حدت تپ صفراوی کی اس سے ہوتی ہے۔ اور مسہل کا استعمال بعد ظہور النضج کا ضرور ہے گو ملینین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی ہوسکتا ہے کہ روانی شکم پیدا ہو اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کی نہو [illegible] کی اگر خلط غالب بلغم ہو اور سکنجبین شیرخشت زلال تمر ہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہو اور دونوں قسم کی دوا مرکب کرکے اگر دونوں خلط برابر ہوں اور جب نضج کا بخوبی ظہور ہوجاے پھر اگر استفراغ دواے قوی سے کیا جاسے ہوسکتا ہے اور کچھ خطر نہیں اور قے کرانے میں بھی خلط غالب کی رعایت ضرور ہے مثلاً آب ترب ہمراہ سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور ایسی دوا سے کرانا چاہیے جسمیں [illegible] تو اگر جوشاندہ مسہل قبل از نضج کے جلدی اسکے پلائی جاتیں خوف عروض سرسام کا ہوگا جو دوا بزمانہ تزید سے زمانہ منتہی تک نافع ہے کہ اصلاح مادہ کی کرے اور نضج بھی پیدا ہوجاے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے۔ مفردات میں مثل افسنتین رومی کے بعد روز ہفتم کے اور بشرط ظہور آثار نضج کے اور قسم تبرید کی ہے ہوا اور اگر ساتوں روز سے پہلے جلدی کرکے استعمال کی جاے گی خلط کو متحرک کرے گی مگر استفراغ نکرسکے گی اس وجہ سے کرب اور غم اور متلی پیدا کرے گی اور پھر بطرف مادہ رجوع کرکے بوجہ اپنے جزو مراری اور تلخ کی مادہ کو خشک کر دیگی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلیل سے باز رکھے گی۔ اور **جالینوس** اور اوس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج ایسے وقت میں آب جو میں تھوڑی سی مرچ سیاہ کی آمیزش سے کرلیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آجاوے [illegible] کے اطبا جو بعد جالینوس کے ہیں اس تدبیر کو ناروا سمجھ کہتے ہیں کہ اس تدبیر میں **جالینوس** نے بہت دھوکا کھایا بلکہ اس شخص نے جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اوس شخص کو یہ خیال نہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہوتا ہے اور اسکا کچھ خیال نہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حرارت کو توڑ دیتا ہے اور جسقدر گرمی اسمیں باقی نہیں رہتی کہ تپ کی حرارت میں التہاب پیدا کرے ایک اور غلطی اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ اس مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض میں علاج کرنا اوس عام قاعدہ کو توڑتا ہے جسکی روسے یہ لازم ہے کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اوس وقت اعانت طبیعت کی دوا مرکبہ سے جسمیں مسخنات اور مبردات دونوں شامل ہوں کرنی چاہیے کہ طبیعت دونوں قوت میں دوا کی تمیز کرکے دواے مبرد سے تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دواے گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے۔ وہ کون شخص ہے جو [illegible] کا علاج بدون ترکیب دواے حار اور بارد کے کرسکتا ہے ہاں اگر طبیعت اسقدر ضعیف ہو کہ اوسمیں قوت تمیز حار اور بارد کی باقی نہ رہے اوس وقت کسی قسم کا علاج نافع نہیں ہے اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے۔ اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہے ہم اپنی کتاب کو انکے ذکر مفصل سے طولانی نہیں کرتے بلکہ باختصار اونکو بیان کرتے ہیں۔ ایک یہ بھی اوسکی خطا ہے جو کہتا ہے کہ جالینوس کو واجب تھا کہ ایسے وقت استعمال اون ملطفات کا کرتا جنمیں قوت تسخین کی قوی نہو جیسے کرفس اور شبت یعنی سویا اور اس معترض کو یہ معلوم ہوا کہ مرچ سیاہ کی بھی تدبیر ممکن ہے اسطرح سے کہ اوسکی مقدار قلیل بہت سی دواے بارد کی آمیزش سے ایسی ہوجاتی ہے کہ اوسکی حرارت ٹوٹ جاتی

اور قوت تلطیف اوسکی باقی رہتی ہے اور جسقدر تلطیف اوسکی باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے کرفس کی تلطیف سے کو بمقدار زائد ہو کم نہین ہوتی ہے اور پھر آب جو کہ خود اوسمین جلا اور سیلان ہے اس قوت ملطفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کے اسکی قوت کو پہونچاتا ہے اور افراط حرارت کو فلفل سے دفع کر دیتا ہے اور مادہ مرض کو اپنے سیلان سے بھگو دیتا ہے تاکہ قوت ملطفہ فلفل کی اوسمین بخوبی نفوذ کرے بعد ان سب خلاصے کے نہایت عجیب معترض سے یہ امر واقع ہوا کہ ایک شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ فلفل تپ مین التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار اون لوگون مین کرتا ہے جو فلفل کی اس تاثیر سے غافل ہون بوجہ اسکے کہ اوسمین نے فلفل کی آمیزش آش جو مین تجویز کی ہے — اور یہ مرکب جنکا استعمال درمیان زمانہ تنزل اور انتہا کے مناسب ہے مثل قرص سکنجبین اور قرص ورد کے ہین۔ اقراص جیدہ خفیفہ جو واسطے شطر الغب کے بہت عمدہ ہے نسخہ گل سرخ اصل السوس ہر ایک ۴ درم ترنجبین ۳ درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤن سے قرص طیار کرین نسخہ دیگر جو شطر الغب التہابی شدید کو ساتھ ہو اسکو مفید ہے گل سرخ ۳ درم تخم حماض صمغ عربی ہر واحد ۴ درم نشاستہ ۳ درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کثیرا زعفران سنبل الطیب از ریوند ہر واحد دو دانگ کافور یکدانگ اس سے قرص طیار کرین قرص دیگر بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کے مریض کی خصوصاً اگر التہاب اور سوزش کی اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد ۳ درم ریوند ۴ درم طباشیر گل سرخ مع بوندی کے لک صمغ عربی کہربا ہر واحد ۵ درم تخم حماض نشاستہ ۶ درم طین رومی ۷ درم قرص طیار کرین قرص نسخہ دیگر گل سرخ ۶ درم زرشک صمغ عربی تخم حماض ہر واحد ۴ درم سنبل الطیب غافث طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار ہر واحد دو درم تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑھ درم رب السوس ایک درم لک ریوند ہر واحد نصف درم سب دواؤن کو ملا کر قرص طیار کرین حبوب واسطے شطر الغب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ جو حمیات احشا کو ایذا دین خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو صبر مصطگی بلیلہ زرد ریوند عصارہ افسنتین گل سرخ سب اجزا ہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی باندہین بمقدار شربت دو درم ہمراہ سکنجبین کے نسخہ جیدہ کہ بہت عمدہ ہے اور قریب بوقت نضج کے استعمال کرنا چاہیئے اور مسہل بھی ہے صبر مصطگی عصارہ غافث عصارہ افسنتین گل سرخ ہموزن اور زعفران بوزن نصف وزن کسی ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی طیار کرین مقدار شربت دو درہم ہمراہ سکنجبین بہتر حکم رکھتا ہے اوقات اربعہ مین اس تپ کی تجربہ خاکسار کا یہ ہے کہ برگ سداب اہلی دو درم سے ۳ درم تک اور سفید بتاشا جو ایک پٹی گھٹی ہوتی ہے ملا کر استعمال کرین تساوی مین دونون مادون کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ سداب کا وزن زیادہ کرین اور اگر صفرا زیادہ ہو بتاشا زیادہ کرین بعون الله بہرہ الساعت حاصل ہے — نکس کے یہ معنی ہین کہ مرض اول کبھی بسبب بے اعتدالی کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اوسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو — اصل مرض سے دوبارہ پلٹنا مرض کا سبب ہے تجویز مناسب نکس کے معالجہ مین یہ ہے کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہو علاج مین عجلت نکرنی چاہیے خصوصاً نکس مین اسلیے کہ نکس اکثر خبیث اور زبون ہوتا ہے اور چونکہ بیشتر طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہین کرسکتے اسی جہت سے احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے

فن ثانی [illegible] کی شناخت احوال امراض کا اور احکام بحران کے بیان مین اس فن مین دو مقالہ ہین — ہم اس فن مین احوال بحران اور ایام بحران اور علامات نضج اور جو چیزین اوسکے باب سے خصوصیت رکھتی ہین از قسم دلائل جنکی بیان کرینگے اور علامات جیدہ و غیر جیدہ کا بھی ذکر کرینگے یہ علامات وہی باتین ہین جنپر بنیاد معرفت کا ہے

پیشین بینی اوس سے یہ مراد ہے کہ دلائل موجودہ سے ایک امر جو آیندہ ہونے والا ہے اور جس طرف مآل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت سے ہونے والا ہو اوس پر پہلے سے حکم لگا دے بسبب پہچاننے قوت کے اسطرح پر کہ ثابت رہیگی یا ساقط ہوگی اور یہ بھی پہچان جائے کہ وقت سخت یا ہلاکت رات کو ہی یا دنکو اور کس طریقے سے ہوگا یا نہوگا

مقالہ اولی بحران کا بیان اور طریقے استدلال کے بحران کے اور اوسکی خیر اور شر ہونے پر اور اوسکی ماہیت اور احکام و اقسام

بحران کے معنی لغت مین قول فیصل کے ہین اور اصطلاح مین طب کے جو تغیر مرض مین دفعۃ ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب زیادتی مرض و ہلاکت اوسکو بحران کہتے ہین — بحران کے دلایل ایسے ہین کہ اوسکے ذریعے سے طبیب کو معلوم ہوجاتا ہے کہ آیندہ کیا ہونے والا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن بیرونی کے ہے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہے بدن کے لیے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان محافظ کی کبھی خفیف لڑائیاں ہوتی ہین کہ اونکا شمار نہین کیا جاتا اور بخوبی محسوس نہین ہوتین اور کبھی ان دونون مین قتال و جدال بشدت ہوتا ہے اوسوقت ایسے احوال و اسباب پائے جاتے ہین جیسے سوارون کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مچے اور غبار اوٹھے اور میدان آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیان جاری ہون بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہے گویا کہ آن واحد مین ہوجاتا ہے جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اوسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہے یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہے کہ ایک جانب کے لوگ بالکل شکست پا جاتین اور اونسے شہر بالکل خالی ہوجاوے یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونیکی امیدواری ہوتی ہے ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی شکست مین انفصال اور شکست پوری سب سے اخیر کی لڑائی ہوتی ہین اور جسطرح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اوسکو دفع کردیتا اور کبھی اوسکا دفع کرنا ایسا قرار واقعی ہوتا ہے کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہوجاتین یا اوسے اسقدر دفع کرتا ہے کہ اطراف شہر کے قریب مین دشمن باقی رہجاوے اسی طرح یہ حال قوت بدنی کا ہے کہ بروز بحران جید مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنی قلب اور اعضاء رئیسہ اور اونکے اطراف سے بالکل دور کردیتی ہی یا اعضاء رئیسہ سے تو دور کردیتی ہے مگر اطراف سے اعضاء رئیسہ کے دور کرنے پر قادر نہین ہوتی ہے بلکہ اوس طبیعت کا فعل اسیقدر ہوتا ہے کہ مادہ مرض کو اعضاء رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹا دے اسکا نام بحران انتقال ہے — اور جو مرض زائل ہوتا ہے اوسکا زوال یا بطور بحران ہوجاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بسبیل تحلل ہوتا ہے یعنے مادہ تھوڑا تھوڑا مضمحل ہوکر بتدریج فانی ہوجاوے — زوال مرض بطور تحلل امراض مزمنہ مین ہوتا ہے یا وہ امراض جنکے مواد بارد ہون اور ایسے زوال کے پیشتر علامات خوفناک اور حرکات سخت واقع نہین ہوتے — اسی طرح جو مرض مہلک ہو اوسکا اہلاک یا بسبیل بحران ہوتا ہے یا بسبیل ذبول اور ذبول کے یہ معنی ہین کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہوکر فانی ہوجاوے — افضل وہی بحران ہے جو تام ہو اور طبیب اوسپر اعتماد کرسکے کہ بدن مواد سے پاک ہوگیا اور صحیح ہوا اور ظاہر اور سالم ہوا اون اعراض سے جنکا انذار یعنے خوف دہی کسی دن قبل اس دن بحران کے ہوچکی ہے اور وقوع اس بحران کا بروز بحرانی محمود کے ہو — جو بحران ہے یا جید ہے یا ردی اور ہر ایک انمین کا یا تام ہے یا ناقص — بحران تام جید یا اسطرح پر ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کردے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کردے — کبھی ناقص بحران بھی متصل و متشابہ بحران تام کے ہوتا ہے تام جید کی مشابہت تحلل مین ہوتی ہے اور ردی کی مشابہت ذبول مین ہوتی ہے — بحران ناقص کا دن بحران تام کا منذر یا مخبر ہوتا ہے اگر انذار اوس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران و ایام انذار کے بیان مین

ذکر کرینگے اور بحران جید اور ردی دونون قسمون مین ہوتا ہے۔ چشمداشت اوس بحران کی جو دفع تام کرے اون امراض مین کرنی چاہیے جنکے مواد رقیق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید اون امراض مین کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ ہو۔ ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ مین رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر رقت اس سے کم ہو مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ ادرار ہوگا اور اس سے بھی کم ہو بذریعہ اسہال و قے کے بحران ہوگا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ مخاط یعنے رینٹ اور کان کا میل اور آنکھ کا کیچڑ اور آنسو سر کی بیماریون کا بحران ان چیزون سے ہوتا ہے اور نفث یعنے خون یا ریم کھنکار اور تھوک مین نکلنے سے بحران امراض سینہ کا ہوتا ہے کھل جانا اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریون کے واسطے بحران جید ہے لیکن یہ بات اکثر اونہین لوگونکو ہوتی ہے جنکا خون بواسیر جاری ہونا معتاد ہو۔ جمیع بحرانات مین افضل و عمدہ اور قریب الفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعاف ہو اسلیے کہ وہ مادہ کو اعلی مرتبہ مین پریشان کر دیتا ہے اوسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اوسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اوسکے بعد وہ بحران ہے جو بذریعہ ادرار بول کے ہو اوسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اوسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور خراجات ازقبیل بحران انتقالی ہین۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا فوری نہ بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ خراجات کے امراض دفعۃً زائل ہوتے ہین اگر خراجات سلیم ہون اور اگر ردی ہون جن اعضا مین خراجات واقع ہوتے ہین اونکی موت واقع ہو جاتی ہے اسلیے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہین دنبل دبیلہ طاعون نملہ حمرہ نار فارسی اکلہ جدری خوانیق قروح جو بدن مین بکثرت ہون۔ کبھی بحران بانقص تنگی مفصل اور عصب سے ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ خارش اور اوسکے اقسام اور ورم کے ہوتا ہے۔ ایضاً بذریعہ سرطان اور برص اور جذام اور داء الفیل و دوالی انتفاخ اطراف وغیرہ کے بھی ہوتا ہے۔ اقسام بحران انتقالی سے ایک وہ بھی قسم ہے جسمین خراج تک نوبت نہین پہونچتی بلکہ مثل لقوہ تشنج واسترخا وجع الورک درد پشت و زانو و داء الفیل دوالی پیدا ہو جاتے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو بحران بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہو لے جسکے ساتھ بحران ہونے والا ہے عافیت مریض کی نہین پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور مقرر ہو جانا مثلاً خراج کسی عضو مین ہو جاے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص متعین ہو جانا بعد عافیت کے بھی ہو جاتا ہے۔ انتقالات کے اقسام مین بہتر وہی قسم ہے جو بجانب اسفل ہو اور خروج اور انتقال مین عمدہ یہی بات ہے کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے دور اعضاے شریفہ سے ہو جس طرح استدلال با خبر کرنیوالون مین کہ لڑائی کا حال دیکھکر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دیتے یا اپنی خود تجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی اسیطرح طبیب کو بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرکے شہر کے قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار و گیر کو گرم کرے اور رعایاے شہر کو ہر طرح کی تنگی مین ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات بحران شروع ہو گئے پیدا ہون اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگ و جدال کا درست نکر چکا ہو اور نہ آلات حرب و ضرب کے استعمال پر قادر ہو اوسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوسکی بدحالی سامان کی کریگی اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا ساز و سامان نادرست ہو اوسوقت حال بالعکس ہوگا اسیطرح اگر مرض اون علامات بحران کو حرکت دے جسکو ہم آئندہ ذکر کرینگے

قبل واقع ہونے نضج کے یہ بات دلیل بہتری ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضج ہو چکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران ناقص کے ہوگی اور اگر نضج تام ہو چکا ہو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران جید تام کے ہوگی بحران تام بوقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع زمانہ انحطاط میں اور اسی وجہ سے بہت دیر زمانہ میں بحران تام کی تعویق ہو جاتی ہے اسلیے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہے جبکہ زمانہ انحطاط کو پہونچے۔ اکثر ایسے وقت طبیب پر واجب ہوتا ہے کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس مکان کو گرم کردے اور بیمار کے پیٹ پر روغن گرم گرائے تا اینکہ پسینا شروع ہو اور اسکے بعد روغن گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان کو گرمی اور سردی میں معتدل رہنے دے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام و اوقات میں واقع ہوں جنمیں عادت طبیعت کی اسطرح جاری ہے کہ اگر اوسوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کرے گی اختیار وقت اور اعتبار حال میں باذن اللہ تعالی قوی رہیگی ایسے وقت بحران کی واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہو سکتی ہے اور اگر قائم ہو یا طبیعت کا مقابلہ مرض کا قبل اوسوقت کے ہو جسمیں طبیعت باختیار خود مقابلہ کرلے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اسبات پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا بحد ہے کہ جیسی طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس حرکات تیز کی پیدا ہوتی ہے یا اگر کوئی چیز فم معدہ کو ایذا دے تو اوسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہے اور یہی حال ہے طبیعت کا کھانسی اور چھینک کو پیدا کرنے میں سو اسی طرح اگر دلائل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین میں مثل چودھویں دن کے واقع ہوگا اور اوس سے پہلے ہی واقع ہو جاوے کہ مبادی بحران کی قبل چودھویں دن کے کسیدن اگرچہ وہ یوم باعوری ہو مثل گیارھویں دن کے متحرک ہوں یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہیں ہے گو جید ہو جاوے اسلیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب کے اضطرار نے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورتمیں مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہوگی اور اگر مرض سلیم ہے تو بحران تام نہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ حرکات بحرانی قبل اوس منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہے یا بوجہ قوت مرض کی ہوتی ہیں یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کی یا بسبب امر خارج کے جو مرض ساکن میں حرکت بیقراری کی پیدا کردے۔ مثلا ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ میں خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اسلیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک میں بحران کے بڑا دخل ہے اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہو جاتی ہے کہ خوف کی عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہو جاتا ہے اور سرور کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف میں اور بطرف خارج کے جیسے سرور میں واقع ہوتا ہے۔ اگر منہدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اسقدر ضعیف کردے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہو سکے یہ نشانی موت کی ہے اور اگر زمانہ منتہی تک قوت کسیقدر باقی رہجاے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران کسی مرض میں بجز راحت خواہ ہیلکرنے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہیں ہوتا مگر بندرت اور خصوصا بروقت راحت کی تو بہت کم واقع ہوتا ہے ارکاغانیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات میں دو مرتبہ اور جالینوس نے اکثر بحران بوقت راحت کی واقع ہوتے ہوے دیکھا۔ افضل بحران وہی ہے جو بروقت منتہی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اوسوقت کی منتہی ہونے میں طبیب کو کسی طرح کا شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہو اوسپر اعتماد نہیں ہے۔ بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور ازعاجی یعنی اضطراری ہوگا اور زمانہ ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہے۔ اور حاصل یہ ہے کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض میں ہلاکت مریض پر دلیل ہوگی

ہین اور زمانہ تزید مین اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہون علامت بحران ناقص کی ہونگے اور زمانہ انحطاط مرض مین ہرگز بحران نہین ہوتا — رہی یہ بات کہ موت کسطرح حالت انحطاط مین واقع ہوتی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مشابہ بحران جید کے ہو اسکا حال ہم آئندہ اوراق مین لکھتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران سلیم امراض کا اکثر بدیر ہوتا ہے اسلیے کہ ان امراض مین طبیعت مضطر نہین ہوتی پھر اوسکو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ مقابلہ مرض پر تاوقت اتمام نضج کی صبر کرے اور امراض قتالہ اور مہلکہ مین بحران مقدم ہوجاتا ہے اور مریض اپنے عہدہ مرض اور کیفیت علالت سے یکبارگی خلاص نہین پاتا کہ تحلل مادہ بتدریج نہو اور دفعۃً نجات مرض سے ہوجاوے مگر اینکہ استفراغ محمود واقع ہو یا خراج محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعۃً بھی ہوتا ہے اور تحلل تدریجی کی ضرورت نہین ہوتی — جس تحلل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا حبس بول کیوجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اوسمین پہلے اعراض خوفناک پیدا نہین ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہین بعض امراض زمانہ ابتدا مین متحرک ہوتے ہین اور پھر ٹھہر جاتے ہین اور اونمین سکون عارض ہوتا ہے اور بعض امراض اسکے برعکس ہوتے ہین کہ ابتدا مین سکون اور بعد ازان متحرک ہوتے ہین اور اکثر دلایل اس حال پر دلالت کرتے ہین کہ بحران مین طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کرتی جسطرف مادہ کو دفع ہونے سے ضرر ہو اوسوقت طبیب کو چاہیے کہ اوس جانب کو قوی کرے خواہ اوس عضو کو ایسا قوی کرے کہ وہ بکار انصباب سے محفوظ ہو یا اور کسی طرف مادہ کو برخلاف خواہش طبیعت کی دفع کردے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہے اور طبیب بسبب ناواقفی کے اوسکو یوم ششم پر شمار کرتا ہے حالانکہ واقع مین وہ دن ساتوان ہوتا ہے اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اسلیے طبیب اوس دن کو مرض کے ایام مین شمار نہین کرتا اسواسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اسلیے کہ بحران جید چھٹے دن بہت کم ہوتا ہے — اقسام تغیر امراض کے چھ ہین پہلی قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعۃً ہو دوسری قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعۃً ہو تیسری قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو چوتھی قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو — پانچوین قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہون کہ دفعۃً بطرف صحت کے متغیر ہوکر ٹھہر جاوے اور پھر رفتہ رفتہ صحت حاصل ہو چھٹی قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہون — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لفظ بحران کے بنا بر قول اوس شخص جسکا قول معتمد اور معتبر ہے زبان یونانی مین مشتق ہے فیصل خطاب سے یعنی وہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کو درمیان صادر کرے گویا اوسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہوجاوے اور بعد اوسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی اوسکی سماعت سے برطرف ہو **قول کلی علامات بحران کے ذکر مین** بحران سے پیشتر دنکو اگر رات کو بحران ہوگا خواہ رات کو اگر دنکو امید بحران ہے چند احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہین کہ وہ بحران کے واقع ہونے پیش از وقوع دلایل ہوتے ہین جیسے قلق اور کرب اور بستر خواب پر بیچین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن مین اختلاط پیدا ہونا درد سر اور گردن اور دوران اور خیالات آنکھون مین اور طنین اور دوی لینے کان کا گونجنا اور پھر پھڑانا ناک مین کھجلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعۃً بدل جانا بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹھ مین اختلاج یا پھڑک پیدا ہونی متلی اور پیاس اور خفقان درد فم معدہ مین تنگی سانس مین اور دشواری کہ دفعۃً پیدا ہوتی ہے اور شراسیف مین گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور پشت مین درد اور عضل البطن مین اختلاج اور مروڑہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی نافض پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہے اور درد ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی مین ہوتا

ہوتا ہے اور کبھی منفعل اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزوں کا جنکا جانا
ہی جنکا نکلنا مناسب غایتوں ہی جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال دوری ایسی دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف
دفع کیا ہے — جو علامات متقدم راست کو قبل از بحران ہوتے ہیں وہ نہایت شدید ہوتے ہیں اور اسکا سبب یعنی اون تقدم علامات کا یہ ہے
کہ جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہے کہ اونکی دلالت بسبب حرکت اوسی مادہ کی ہوتی ہے
اور اون دلائل میں اختلاف پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے جو اختلاف بسبب مادہ کے ہوتا ہے
اوسکی مثال یہ ہے کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو تو بعد اوسکے دلائل از قسم مرض اور سن اور ضراج وغیرہ کی اسپر دلالت کریں کہ مادہ
دموی ہے طبیب کو اوسوقت امید یہ ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت اون دلائل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہے تو اوسوقت
اکثر یہ ہے کہ طبیب منتظر بحران کا بذریعہ قے کے ہوگا مگر جبکہ اور دلائل خاص ایسے پیدا ہوں کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کریں
اور اکثر جب صفراوی دموی ہوتا ہے اوسکا بحران بھی بذریعہ رعاف کو ہوتا ہے اور اوس سے پہلے خیالات عین لیتے آنکھوں میں شنگے سے زرد
زرد خواہ تارے اوڑتے نظر آتے ہیں اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر مرض کو مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کر دیتا ہے کہ فوراً
صحت حاصل ہو جاتی ہے بسبب جہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل میں اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضاء
رئیسہ پر گرائیگی خواہ جو اعضا متصل اعضاء رئیسہ کے ہیں اونکی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف احشا کے اور اسوجہ سے افعال میں اعضا
مذکورہ کے آفات عارض ہونگے اور بہت سے ضرر ان اعضاء کو لاحق ہونگے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط ذہن اور
درد سر پیدا ہو اور جو چیزیں کہ صداع کے ہمراہ ذکر کی ہیں مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے
متوجہ ہو خفقان اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق النفس وغیرہ عارض ہونگے — اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اوسکے دفع کی
دو صورتیں ہوتی ہیں ایک تو ہر طرف سے اور ہر بعد سے ابعاد ثلثہ کی دفع ہو اوسوقت تمام اعضاء ظاہری میں دفع مادہ کا ہوگا اور یہ
صورت عرق اور پسینا جاری ہونے میں پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو پھر جب اوس جانب کو اختیار
کرے جدھر سے مادہ کا دفع ہونیوالا ہے اوسوقت بدون اسکے کہ اعضاء رئیسہ سے ہوکر گذرے کچھ چارہ نہیں ہوتا اسلئے کہ اکثر
اعضاء رئیسہ اوس راہ میں واقع ہیں جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کی طرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ در اعضاء نفس میں ہوکر ضرور گذریگا
اور اعضاء دماغ سے بھی مرور اس کا ضرور ہوگا تو پھر اسوقت بھی ویسی ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بروقت گرنے
مادہ کے فقط اعضاء رئیسہ پر پیدا ہوتے اور کبھی جہت مرور مواد کے اعضاء رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم معدہ جو جہت الورود
کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع ہے یہ ہو کہ قے کیطرف سے دفع ہو خواہ بعض اعضاء رئیسہ میں سے ہوکر مشتمل ایسی مشقت کا
ہوسکتا ہے کہ اوس میں فساد پیدا ہو جائیگا جیسے اگر مادہ اطراف جگر میں گرے اور مثانہ کیطرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے بطرف اندفاع
راہ دفع بحرانی کی ہے جیسے معدہ میں راہ قریب اوسکی مادہ کیواسطے یہ ہے کہ قے سے اندفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعاف وغیرہ کے
اور طرف جگر کے واسطے بول کے اور جانب امعا کی واسطے اسہال کے — اور جب یہ بات متحقق ہو گئی کہ ہر ایک بحران کی ایک راہ
جداگانہ ہے پھر کچھ دور نہیں کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت میں خاص خاص علامات بھی ہوں جو اس بات پر دلالت کریں کہ اس مادہ
کا بحران جو متوقع ہے وہ خاص فلان جہت میں ہونے والا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کریں کہ پہلی ابتدا اور پہلا نشان

اس ردی مادہ کے اوٹھانے کا اس عضو خاص کو پہونچیگا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکو صلاحیت دلالت کی جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑیگا۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک امر کلی پر جو مشترک جمیع انتقالات اور حرکات میں ہو دلالت کرتی ہے اور اوسکے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اوس جہت کی واضح ہوتی ہے جدہر مادہ دفع ہوگا جیسے درد سر اور ضیق النفس اور تمدد شراسیف ہیں اوپر کیطرف یہ باتیں دلالت کرتی ہیں کہ مادہ کی حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہیں ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف قے کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کے ساتھ اور علامات شریک نہ کیے جاویں۔ کبھی بحران واقع ہونے والے پر کسی جہت سے احتباس اوس چیز کا دلالت کرتا ہے جو روان تھی اور جدا ہوتی تھی مخالف ہیں اوس جہت کی جسطرف بحران واقع ہونے والا ہے مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات بحران جید کے دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہیں ہے یا بحران بادرار ہوگا یا بعرق یا قے یا رعاف سے۔ کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب میں ہو اوسکا بحران یا داہنے نتھنے سے بذریعہ رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے۔ اور اگر ورم جگر جانب مقعر میں ہو بحران یا اسہال یا قے یا عرق کے ہوگا۔ یا مثلاً حمای محرقہ کہ اکثر اوسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے۔ اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہے خصوصاً غب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو ورم سر کی وجہ سے پیدا ہو کہ اوسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے ہوتا ہے اور حمیات باردہ اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور نہ ذات الریہ اور ضیق النفس کا بحران رعاف سے ہوتا ہے۔ ہاں ذات الجنب کا حال یہی ہے کہ نفث دم اور رعاف دونوں طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر امراض چند قسم کے بحران ناقص سے بحران کرتے ہیں کہ مجموع کے اجتماع سے اونکا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے بحران اوسکا شروع ہو کر اتمام بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے۔ زن حامل کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب علامات بحران کے پیدا ہو جاویں پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہیں بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہیں ہوتا ہے اوسوقت جبوقت کہ وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چارہ نہیں ہے یعنے آخر دن بخیر ہوگا اور کسی روز ضرور ہوگا پس یہ بات واجب نہیں ہے کہ جب عرق مراد ہو یا قے خواہ اسہال اور درد خواہ اختلاط ذہن اور سوء تنفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہوں اونکے بعد علی الاتصال بحران ضرور ہو جائے گو اکثر یہی ہے کہ بحران ہوتا ہے۔ بعض ان دلائل کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہیں اور بعض امور علامت بھی ہیں اور جہت یعنے راہ بحران پر بھی دلالت کرتی ہیں۔ پھر جبوقت علامات بحران کے ظاہر ہوں اور بحران واقع نہو یہ بات بنابر قول بقراط کے یا علامت موت پر ہوگی یا اسکہ بحران کی تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت کا ہو یا وقت کا۔ کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہیں کسی اور عارض کیوجہ سے پیدا ہوتے ہیں سوای قرب زمانہ بحران کے اگرچہ اونکا وقوع عین وقت وقوع علامت بحران میں ہوتا ہے جیسے غب مثلاً اول یعنے غیر خالص میں قبل نوبت کے گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اوسکو کچھ دلالت بحران پر نہیں ہوتی اور غب خالص میں اسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران اسی مریض بسلامت جان بر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہی ہے کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ کر کے

پس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض میں مصارعت اور لڑائی قوی ہوگی یا وہ مصارعت قوی سے باز رہیگی ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوبی بحران کی وہی دلائل ہیں جو مرض پر غلبہ طبیعت کی دلیل ہوں اور ان دلائل سے اس دلالت کا تخلف نہیں ہوتا اور بحران ردی کے دلائل وہی ہیں جنکا منشا یہ ہو کہ جس مادہ او طبیعت میں مقابلہ ہے بدشواری طبیعت اوسکی زور کو روک سکتی ہے مگر یہ ضرور نہیں ہے کہ ایسے وقت طبیعت کو مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جاے مگر اینکہ ایسی کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر ۔ ہمنے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوئی کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور پسینا بہتے بہتے تھم گیا اور چھ گھنٹے تک ایسی کیفیت طاری رہی کہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تام جید کے نمودار ہوئے اور وجہ اوسکی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمام کمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہے اوسکو گرا دیتی ہے اور پچھاڑ ڈالتی ہے اور دفع کردیتی ہے ۔ کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیے طبیعت کو مرض سے نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہوجانا سواے امر عظیم کے وقوع کے باسانی نہیں ہوسکتا اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہیں کہ طبیعت عاجز ہوجاے اوسوقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ ظہور ان علامات بحران کا بالاتصال دو دن یا دو سے مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا صحت بحران پر دلیل ہے اوسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی ہو جب اون قراین سے کہ جنکو ہم آئندہ ذکر کرینگے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً اسوقت نبض میں دفعۃً تغیر پیدا ہوجاے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ نبض میں عظم پیدا ہو اور انخفاض نہو خوش ہونا چاہیے و رسلامت حال مریض پر یقین کرنا چاہیے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خشکی اور کھرکھراپنا بدن کا ایام مرض میں بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہیں یا قتال ہوتے ہیں یا اونکا بحران دیر میں ہوتا ہے کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیماروں کے دلیل ہوتی ہیں مثلاً اکثر بیماروں کی یہ کیفیت ہوتی ہو کہ کسی فصل خاص میں اونکے بحران یکساں ہوتے ہیں اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے ہیں کہ اکثر اونکے بحران رعاف سے ہوتے ہیں یعنی اونکے عادات خواہ مقتضاے طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات موجودہ کے کہ شاید اکثر اونکے بحران بذریعہ رعاف کے ہونگے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبض مشرف اور بلند گویا دلیل مشترک ہے واسطے اقسام بحرانات استفراغیہ کے مگر نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفراغ مادہ خارج میں بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع ہوگا ۔ اور سواے عظم کے اور بھی سواے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کی دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اوسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ قے خواہ اسہال کے ہوگا ۔ خلاصہ یہ ہے کہ جسوقت شوق یا عزم جزم طبیعت کا دفع کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہو اور طبیعت قوی ہوجاے اوسوقت نبض شہوق اور اشراف سے خالی نہوگی طرفین یعنے جانبین میں میلان پیدا نہو اور قبل ازانکہ نبض قوی ہوجاے بالضرور انخفاض اور انضغاط پیدا ہوگا اور بیشتر دونوں علامات یکجا ہوتے ہیں اوسوقت دونوں باتیں پیدا ہوجاتی ہیں جیسے قے اور عرق خواہ رعاف اور قے ۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہوچکے شروع تفصیل احکام تھوڑا تھوڑا کرتے ہیں اور زیادہ تفصیل آیندہ کے ابواب میں کیجائیگی **علامات حرکت مادہ کی اوپر کی طرف بحرانین** اسکی پہچان یہ ہے کہ درد سر پیدا ہو بوجہ صعود بخارات کی خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے اور یہی جب علامات قے کے پیدا ہوں اور درد سر عارض ہوجاے وہاں بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہے ۔ ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل کانوں

کنپٹیون اور طنین اور کری مین پیدا ہونا وغثیۃ اور اوسکے قریب خواہ اندک کے اوس سے مقدم ضیق النفس ودرد گردن اور تمدد مراق اور شراسیف مین اور اوپر کیطرف بلا درد اور سر مین اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رات کو مرض اور اعراض مرض مین شدت ہوتی ہے اسلیے کہ شب کو طبیعت نضج مادہ کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا منحرف ہوجاتا ہے **تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات وقانیہ سے** اگر ہمراہ توجہ مادہ سر کے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھ مین پڑجاے اور بتاریق اوسکے ساتھ نہون یعنے آنکھ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سرخ سرخ اوڑتی ہوئی معلوم ہون اور مونہہ مین تلخی اور مونہہ بھرنے لگے نیچے والا اور اگر فم معدہ مین درد پیدا ہو خواہ متلی شروع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے گلی بھر آئین اور خفقان حلق اور انقضا دار انخفاض نبض مین پیدا ہو پھر اوسوقت علامات مذکورہ اپنے نتیجہ پر موکد ہوجاتے ہین خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن مین لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر گرمی پہلے تھی یا اسمین کسیقدر کمی محسوس ہو بہرحال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے پیدا ہو ایسی صورت مین حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیے خاص کر اگر مادہ صفراوی ہو مگر تپ صفراوی محرقہ نہو اور بالعموم رنگ چہرہ کا اوسوقت زرد ہوجاے اور رنگ مین سقوط پیدا ہو اکثر جوتے قے بعد گرانی سر اور درد معدہ کے انکو ہوتی ہے بسبب ضعف عصب کے تشنج پیدا کرتی ہے اور عورات مین بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور مشایخ مین چونکہ اونکے قوے مین ضعف ہوتا ہے مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہے۔ اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تمدد اور کشش کی جہت جگر مین پیدا ہون خواہ جہت طحال مین تمدد ہو مگر درد نہو اسلیے کہ طحال کو اعضاے فوقانی سے بوجہ چند عروق کے کہ جو طحال مین ہین اور قریب جہت بینی کے ہین مشارکت ہے اور جو عروق کہ بجانب بینی کے ہین اونکی وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال کا بینی سے نہین ہے اور مریض کو سرخ دوڑے سے چمکتے ہوے اور بتاریق نظر آئین اور چہرہ خوب سرخ ہوجاے خواہ آنکھ یا ناک خواہ ناک کی ایک جانب سرخ ہوجاے اور دفعۃً خون روان ہو اور نبض شاہق اور موجی ہوجاے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک مین کھجلی اوٹھے اور اشتعال جہات کا سر مین شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہوجاے اوسوقت امید رعاف کی کرنی چاہیے خصوصاً اگر دلالت مرض اور سن اور عادت اور مزاج کی وغیرہ جملہ دلائل کی اسپر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہے اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر اس کا اندازہ لینے خود ہی بتاریق اور خیالات خیطی سے ہوتا ہے جو شکل و رنگ آتش کے ہوتے ہین اور زردی غالب ہوتی ہے اور سامنے آنکھ کے معلوم ہوتے ہین اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی مین ہوتا ہے۔ اور کبھی جانب چمکنے شعاع کے اور جانب کھجلی اوٹھنے کی ناک مین دلالت کرتی ہے کہ رعاف داہنی خواہ بائین نتھنے سے ہوگا خواہ دونون نتھنون سے ہوگا اور کبھی ان دلایل کی اعانت یہ کیفیت کرتی ہے کہ بروز بحران سردی بدن مین پیدا ہوجاتی ہے اور خشکی شکم مین ویا قبض پیدا ہوتا ہے اور جلد مین یبوست پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی سن کیوجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اسلیے کہ رعاف کا بحران اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتا ہے جسکا سن برس سے کم ہے کبھی زیادتی درد سر کی بھی اسقدر کہ بحران سے قبل مین جسقدر نہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہے اور درد سر کے ہمراہ اور قسم کے الام مثل درد گردن اور چیر گردن کے بھی ہوتے ہین اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور جبکہ علامات موت کے نہون وہ بھی وقوع رعاف پر یقینی استدلال ہوتا ہے اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہے ۔

علم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص ان علامات مشترک سے جنکا ذکر ہوچکا کچھ تو ایسی ہین

کہ اونمین رعاف پر دلالت کرنیکی خصوصیت ہے جیسے آنسو اور طنین گوش اور کہری اور تمدد و شراسیف کسی جانب مین اور جانبون مگر خواہ طحال سی بلا وجع اور اشتعال سر کا — اور بعض علامات خاص تے سے ہین مثلاً ضیق نفس اور تمدد و شراسیف داہنی خواہ بائین آنکی کیطرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد فم معدہ کے ہو خاص تے پر دلیل ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ضیق نفس علامات رعاف مین داخل ہے اوسکا عارض ہونا بر وقت استعداد طبیعت کے واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہے اس سبب سے کہ اجوف جو پشت پر ہے مادہ سے بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کیطرف دفع کرتی ہے اوسوقت اعضای نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہے اور ضیق نفس عارض ہوتا ہے — بعض علامات خاصہ تے اور رعاف کی ایسے ہین کہ اونمین تقابل ہے یعنے اگر ایک علامت تے مین ہے اوسکے مقابل دوسری بعینہ رعاف پائی جاتی ہے جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف مین اور اوسکے مقابل تخیل ظلمت اور نشان کا علامات تے مین ہوتا ہے خواہ سرخی چہرہ کی دلائل رعاف مین سے ہے اوسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنے زردی علامات تے مین سے ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہین کہ اونمین تقابل نہین مثلاً اختلاج لب زیرین کا علامات تے سے ہے اور اسکے مقابل کوئی علامت رعاف مین نہین خواہ ناک مین کھجلی رعاف کی علامت ہے اسکے مقابل کوئی علامت تے مین نہین ہے

علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف اگر نبض مین بشدت موجیت پیدا ہوجاے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے نیچے تری سی معلوم ہو — اور ہاتھ کے نیچے جسقدر جلد آئے سرخ رنگ ہوجاے — اور بالنیہ جلد مین گرمی پیدا ہو زیادہ بہ نسبت اوس گرمی کے جو اور ایام مین تھی — اور سرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بہ نسبت ایام گذشتہ کے اوسوقت زیادہ ہو — اور بول رنگین مائل بہ غلاظت ہو خصوصاً اگر رنگین چوتھے روز ہوا ہو اور غلیظ ساتوین روز — پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے — اسیطرح اگر کسی مرض مزمن مین لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تپ مین شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات جید موجود ہون اوسوقت بھی امید توقع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر براز خواہ ادرار بول مین کمی واقع ہو اور اسیطور پر استمرار علامات کا رہے — خلاصہ یہ ہے کہ حمیات محرقہ کا بحران اگر بذریعہ رعاف نہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور عرق سے پہلے لرزہ آتا ہے — اگر مریض خواب مین حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب مین دیکھے اور اوسے ایسا معلوم ہو کہ گویا وہ غسل پر جاتا یا آبزن کرانے پر مستعد ہے یہ بھی دلیل ہے کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا — رنگین ہوجانا بول کا بدلالت اولی اس بات پر دلیل ہے کہ مادہ کا بحران بطرف عروق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی مین ہے کہ یا عرق برامد ہو یا ادرار بول کا ہو — بعد ازان خاص دلایل سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے — اگر طبیعت مین روانی ہو اور براز ملین ہوتا ہے اور نرمی غالب ہے اوسوقت توقع بحران عرق کی نکرنی چاہیے — اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اوسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت مین تزید اور انتشار ہو اور بدرکار حرارت کی فعل قوت پر مطلوب اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو

علامات سیلان مادہ کے اعضاء بول کیطرف اس بحران کی نوع علامتین ہین ثقل مثانہ اور احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اسیطرح فقدان علامات تے خواہ رعاف اور عرق کا جو مذکور ہوچکے ہین دلالت کرتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زہار مین سوزش پیدا ہونی اور مثانہ مین ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کو دلیل قوی ہے کہ بحران مادہ کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی بول مین حرقت پیدا ہونا اور اوسکا قوام غلیظ ہر روز ہونا اور اوسمین رسوب کا موجود ہونا — بشتر دلایل براز کے وجود سے ادرار بول عارض ہوتا ہے

جیسے ہمنے بیان مین براز کے ذکر کیا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت اجتماع بول کا مثانہ مین زیادہ ہوجاے اور روانی شکم مین کمی اور پسینا ہی اوسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اوسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینا کم نکلتا ہو یا جلد ظاہری بدن کی سخت ہو اوس جگہہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال اور عرق کے خصوصاً جاڑون مین **علامات میلان مادہ بطرف براز کے** پندرہ علامتین ہین — پہلے جنس فضلہ کی اسپر دلالت کرتی ہے جسوقت جانا جاے کہ فضلہ دموی نہین ہے اور اوسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے اور اوسکی تاکید یعنی کرتا ہے کہ بول مین کمی ہو اور تمام شکم مین پیچ سا پیدا ہو اور اسفل شکم مین بوجھہ معلوم ہو اور علامات قے کے مفقود ہون بلکہ قراقر پیدا ہو اور حالب مین یعنے اسفل شکم نفخ پیدا ہو اور اگر حالت سو پہلے براز رنگین زیادہ ہوجاے اور بمقدار معتاد وسے زائد ہو اور نتو شراسیف کی یعنے پیڑو بلند اور اونچا ہو اور قراقر ہوتے ہوتے درد پشت پیدا ہو مگر یہ تغیرات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہے اور اکثر ادرار بول ہوتا ہے پس علامات بحران براز کا معارضہ کرتا ہے خصوصاً وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری رفع براز مین ہوتی ہو اور سختی شکم مین ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصاً جب ہوا سرد چلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہو اور صغر نبض کا بوجہ انخفاض کے پیدا ہوا ہو — کبھی بحران اسہالی عادت قلت رعاف اور قلت برامد ہونے عرق سے اور اکثر روانی شکم کی خصوصاً جو شخص خوگر سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہے — اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر بعد بحران کے حمی غبی مین بول سپید رنگ اور رقیق ہوجاے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ مرار امعا مین پڑجاے اسلیے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہوگا بطرف براز کے ضرور برامد ہوگا بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق اور ادرار بول کے بہت کم ہوتا ہے **علامات اوس بحران کے جو بطریق** رحم ہو اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نپاے جاوین اور استفراغ اسہال بھی نہو اور رحم مین گرانی پیدا ہو اور قطن مین یعنے تہیگاہ مین بھی ثقل معلوم ہو اور وہان درد بھی معلوم ہو اور تمدد بھی پیدا ہو اسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیے **علامات بحران** بذریعہ کھل جانے رگ مقعد کی — جملہ علامات مذکورہ بالا کا نابود ہونا اور عادت مریض کی اسطور پر ہوتی کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھل جاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور با اینہمہ نبض کا عظیم مائل بقوت ہونا اور نواحی مقعد مین گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے **علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو** علامات بحران انتقالی کے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام مین درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز نفث مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا بند ہونا اور نضج مین تاخیر خواہ عدم نضج قطعاً باوجود صحت قوت اور سکون نبض کی خصوصاً امراض سلیمہ مین جو دیرپا ہین اور جنمین نضج نہین ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے — اور تین جہت انتقال کے اوسپر دلیل ضعف موضع خاص کا ہے اور پھول جانا رگونکا اون مقامات کی جو خالی ہین اور متصل اوسی جہت کی ہین جیسے ابط اور حالب اور خلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ کے — ایضاً وہ جہت خود دلیل انتقال ہوتی ہے جسمین کوئی عضو ضعیف واقع ہے — یا درد مفاصل مین ہونا خواہ ایسا درد جسکے سبب سے تعب سا کسی عضو مین پیدا ہو — شراسیف مین اگر تمدد ہو اور درد کمر مین اس سے خاص کسی مقام پر انتقال کا استدلال نہین ہوسکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہوسکتا ہے اسلیے کہ یہ امر گویا مشترک ہے اکثر جہت ہاے میلان مادہ کے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی کے بعد ہوتے ہین اور فصل بارد مین اور سن اکتہال مین اکثر ہوتا ہے سردی مین خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہین کہ جمود اور امساک پیدا ہوتا ہے اور سن

کہولت مین سبب خراج کا یہ ہے کہ سن کہولت مین قوت دفع تام بحرانی سے عاجز ہوتی ہے۔ بعض اطبا کا قول یہ ہے کہ جس کا سن پچاس برس بلکہ تیس برس سے متجاوز ہو جاے اوسکے امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول معتمد نہین بلکہ انتقال کے واسطے دو سبب درکار ہین ایک مادہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہو بوجہ غلاظت کی اکثر ایسا نہین اور بوجہ کثرت کی کمتر اشخاص مین دوسری قوت کا قوی اور شدید نہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط اسکے مقہور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہو کہ اعضاء رئیسہ سے دفع مواد مین عاجز ہو اگرچہ چیزین ان اسباب سی یعنے غلظ مادہ اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کو مناسب ہین یعنے زمانہ اکتہال کے اکثر علامات انتقال کو قائم ہوتے ہین اور اسکے لیے استفراغ عظیم طاری ہوتا ہے خصوصاً استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے انتقال نہین ہوا ہے **علامت انتقال کے بطرف اسافل جسم** کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب اور انتفاخ حالبین یعنے دو رگ جو قریب ناف کے ہین اور دونون ورک یعنے کولون مین پیدا ہونا علامت اسبات کی ہے کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا **علامات انتقال الی علی کی طرف** اعلی کی طرف کے انتقال پہر گرانی سر اور ثقل حواس خصوصاً گرانی گوش تا اینکہ بعض وقات کری گوش تک نوبت پہونچتی ہے بعد ازانکہ ضیق نفس اور تغیر نظام مین اسطرح اگر اوہر ہوا اور پہر مٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا اور بے جا اور دفعتہً ہو اور انتقال عظیم سر مین پیدا ہو اسیطرح اگر سبات پیدا ہو اور اکثر یہ انتقال بذریعہ خراج کے ہوتا ہے جو کان کی جڑ مین پڑتا ہے۔ اسیطرح ہو اور اگر اوداج کی پھڑک اور کنپٹی مین لپک ہو اور سرخی چہرہ کی اور رنگ ٹہرے **علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف** اگر کوئی مرض حاد زمانہ انحطاط مین قوت پکڑے دلیل ہے کہ انتقال اوسکا کسی مرض مزمن کیطرف ہوگا **علامات بحران خراجی کے** اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات انذار خراج پر ہے اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور اسیطرح مریض کی صورت بطرف صحت کو مائل ہو اور کوئی بحران ظاہری نہوا ہو بلکہ میلان بسبیل انتقال ہو بعد ازان دونون شریان صدغین کی زیادہ انبساط مین آئین اور ضربان خواہ نبض اونمین بعید ہو ایسا کہ سکون اونکی حرکت مین نہوتا ہو اور رنگ بجھا ہوا اور بے رونق ہو جاے اور سانس مین تواتر پیدا ہوا ہو اور اگر سوکھی کھانسی اوٹھے جب یہ علامات مجتمع عارض ہون تو ایسے علامات سی بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مفاصل مین خراج ہونے والا ہے اور جس عضو مین زیادہ عرق کسی بیماری مین نکلتا ہو اکثر اوسی مین خراج واقع ہوگا۔ **فصل** جاڑونکی اور سن کہولت کا علامات اور دلایل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور یہ سن اسباب وقوع خراج سے ہے۔ خراجات فصل شتا اور سن کہولت کی نضج کو بدیر قبول کرتے ہین اگر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑون اور سن شیخوخت مین کم ہوتا ہے اسلیے کہ برودت سن اور فصل کی سکون مادہ کا موجب ہوتی ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس بات کے کہتے ہین کہ پچاس خواہ تیس برس کے بعد خراج ہرگز نہین ہوتا۔ اگر زمانہ صعود مین تپ کو بول اکثر مائی ہو دلالت کریگا کہ اسفل بدن مین کسی قسم کا درد خراجی ہوگا اور منجملہ دلائل قوی کے بحران خراجی پر اور اقسام کے بحرانات مین تاخیر واقع ہوتی او مرض حار کا زمانہ بیس دن سے بڑھ جاتا اور ایسے مرض مین جسوقت بعض مقامات بدن مین دفعتہً جابجا درد پیدا ہو امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حمیات اعیائی یعنے جو تپ بوجہ ماندگی اور تعب کی پیدا ہوئی ہو جب ادرار بول غلیظ اور تیزی کا نہو اور نہ رعاف اور اسہال عارض ہو امید خراج کی مفاصل مین ہوتی ہے خصوصاً پیرونکے بحران کے منجملہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہے کہ جو بحران پیشتر واقع ہوا ہے بحران تام نہ ہوا اور باوجودیکہ بحران دیر مین ہوا معاودت اور علامات کی نہو یعنے ایسے علامات دیگر اوسکے ہمراہ نہون کہ آیندہ اور کوئی بحران پھر ہوگا۔ حمیات اعیائی بحران اگر چوتھے دن بول غلیظ سی نہوا امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران مین تاخیر ہو تو اون مفاصل مین خراج

سکے اسید ہوگی جنمین تعب پیدا ہوا ہے خواہ لحیتین سکے پیچھے خراج واقع ہوگا یہ ماندگی بوجہ افراط ریاضت کی پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل ہوئی ہو مگر جو خراج لحیتین مین واقع ہو وہ اعیاء تمددی مین اکثر ہوتا ہے اسلیے کہ مفاصل کا تعب چندان شدید نہین ہوتا ہے اس وجہ سے ان حمیات مین مفاصل زیادہ جاذب مادہ نہین کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہے اور نرم گوشت جو پیچھے لحیتین سکے ہے ان بخارات کو قبول کرتا ہے اسوجہ سے خراج اوسی مقام پر پیدا ہوتا ہے۔ اور جو اعیاء اور تعب بوجہ حرکات سکے پیدا ہوا ہو اوسکا اثر مفاصل مین زیادہ ہوتا ہے — اکثر اسید خراج کی ہوتی ہے اور چند علامات خراج پر دلیل بھی ہوتی ہین کہ یکایک بعض بول کثیر غلیظ سپید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا براہ بول دفع ہو جاتا ہے۔ اگر تپ کا شروع لرزہ سے ہوتا ہو اور عرق آکر اوتر جاتی ہو ایسی تپ مین خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غب خالص ربع مگر اونکا مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو لرزہ معاود ہو بذریعہ جھاڑنے مادہ سکے ہر روز استفراغ کر دیتا ہے بہت سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہ جاتا ہے کہ جس سے خراج واقع ہو۔ یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ واقع ہو پھر اگر لرزہ سکے ہمراہ عرق بھی پیدا ہوا ہو اوسوقت مادہ کہان باقی رہیگا کہ اوس سے خراج کی توقع کیجاوے۔ اور ادرار بول غلیظ کا بھی جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے۔ جو خراجات امراض مزمنہ متطاولہ مین واقع ہوتے ہین وہ اکثر اعضاء زیرین مین واقع ہوتے ہین اور جو امراض حادہ ہین اونکے خراجات اعضاے فوقانی مین اور جو امراض حدت اور ازمان مین متوسط ہین اونمین خراجات اوپر اور نیچے دونون جانب کی اعضا مین واقع ہوتے ہین اور اکثر غب مین خراجات بیخ گوش مین واقع ہوتے ہین اور ان خراجات سے بحران اکثر تام ہوتا ہے اور ذات الریہ مین اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے **بیان احکام خراجات کا** جو خراج ایسے اقسام سے پیدا ہو اور غائب ہو جاوے بدون انفتاح اور منہ کھلنے کے اوسکا حال دو امر جدید سے خالی نہین ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اوس سے برآمد ہو کر کسی دوسری جگہ خواہ اوسی جگہ برامد ہو (یا مرض کا عود بعینہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید امر نہین ہے اسیواسطے اسکو جداگانہ شمار نہین کیا) یا مادہ بطرف مفاصل اور اعضاء دردناک تعب یافتہ اور ضعیف کی دفع ہو۔ ان خراجات مین بہتر وہی خراج ہے جسکی جہت سے مرض مین خفت پیدا ہوا اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اوسکا میلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہو اور جو ورم خراجی نرم ہو اور ہاتھ کے دبانے سے بیٹھ جاوے اوسکا گزند کم ہوگا بہ نسبت اوس ورم کے جو سخت اور گرم ہو مگر ورم نرم کا تحلل دیر مین ہوتا ہے اسلیے کہ بارد ہے اور ضرر اوسمین اسوجہ سے کم ہوتا ہے کہ اوسمین درد شدید نہین ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہو اور زائل نہو تو اسکی پختگی ساٹھ روز مین ہوتی ہے اور جو ورم برودت مین اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور بیس دن کے اوسکا مادہ جمع ہوتا ہے — خراجات مین سے کم ضرر اوسی خراج کا ہے کہ جس طرف اوسکا میلان ہوا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا مین بھی عضو خسیس ہو رئیس نہو اور گنجائش اوس عضو مین زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو باوقت جگہ دے اور گنجائش مین کمی نہو اگر مادہ اوسمین پوری گنجائش نہ پائیگا جہان سے آیا ہے جسوقت طبیب جاہل استعمال رادعات کا کریگا ادویہ مبردہ سے اوسی طرف پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق مین یعنے جہان سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اوسکی عفونت زیادہ ہو چکی اور آنے جانے کی حرکات سے اوسمین حرارت اور حدت زاید پیدا ہو چکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کریگا ——— بدترین خراجات بحرانیہ وہ خراجات ہین جنکا میلان اندرون جسم کیطرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہو لیکن اور مناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی موضع ہے جو ضعیف ہو اور اوسمین کوئی مرض مزمن بھی ہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جسکو

خصوصیت سیلان عرق کی ہو افضل ترین خراجات جسمین نکس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہے وہی خراج ہے جسکا موٗنہہ کھلجاوے جیسا کہ اگر موٗنہہ نہ کھلے تو اوس سے زیادہ دلیل نکس پر کوئی اور خراج نہین ہے **علامات وقوع تشنج کے** لڑکون کو جب بحالت مرض خوف نیند مین زیادہ ہوتا ہو کہ چونک چونک پڑین اور قبض شکم بھی عارض ہوا اور اکثر رویا کرین اور اونکی رنگت سرخی اور سبزی اور تیرگی کیطرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہے اور یہ حکم نو برس کے سن تک ہے اور جتنا لڑکا چھوٹا ہے بعد عروض علامات مذکورہ کے خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے۔ جوان لوگ جسوقت اونکی آنکھون مین حول پیدا ہوا اور حمی حادہ ہوا اور ڈھلکا زیادہ ہو یعنے آنکھ سے پانی زیادہ بہے اور پلکین جھپکا کرین اور گردن اور موٗنہہ کج ہو جاۓ دانت زیادہ پیسین کہ آواز پیدا ہو اوسوقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیے اور اگر گردن مین درد اور سر مین گرانی ہمراہ تپ کے خواہ بدون تپ کے پیدا ہوتی ہے اگر با اینہمہ ورم گرم خصوصاً سر وگردن مین موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونیکا یقین کرنا چاہیے **علامات واقع ہونے لرزے کے** جسوقت حمی حادہ مین علامات سلامت اور بحران جید کے پیدا ہون اور بول مین کمی ہو جاۓ معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہے کہ اوس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اینکہ اسہال حد اعتدال سے زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہین ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزہ کے عرق بھی نکلتا ہے اسلیے کہ لرزہ امراض حادہ محرقہ مین بقدر عرق کا ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر** عمدہ علامات بحران جید کے یہ ہین کہ نضج تمام ہو جاۓ اوسکے بعد وہ دن جسمین بحران ہو اون ایام محمودہ سے ہو جنکا آیندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انذار یعنے خبر دہی پہلے سے وقوع ایسے دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انذار سے ہے اور بحران استفراغی ہو انتقالی اور خراجی نہو استفراغ بھی اوسی خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور ایسی جہت مین ہو جو بہتر ہے اوس مادہ کا نکلنا مناسب ہو اور اوسکا تحمل طبیعت پر آسان ہو کبھی خوبی بحران مین طبیعت اوسی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہے مثل غب اور محرقہ کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونون سے بحران مناسب کے مثلاً غب مین بحران عرق کا اور محرقہ مین رعاف کا ہو اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا۔ کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے کیا جاتا ہے جیسے وہ امراض جنمین قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہین اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی مین دیکھنا چاہیے اگر نبض ایسی حالت مین قوی اور مستوار ہو خصوصاً قوت نبض کی بڑھتی جاۓ اور اختلاف کم ہو اور استوار حال پیدا ہو یہ عمدہ علامت بحران جید کی ہے کہ اوس پر اعتماد کیا جاۓ اور اگر با اینہمہ ازدیاد قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو پھر بحران جید کے تمام ہونے مین کچھ شک نہین ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات ردی جسوقت یوم باحوری مین دیکھی ہو جاتین امید صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہون کہ وہ بحران نہین ہے لیکن اصح یہ ہے کہ اعتماد خوبی بحران مین یوم باحوری پر کرنا چاہیے نہ علامات ردی پر اگر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہین کہ اونکے ہمراہ نبض کی صحت اور استواۓ حال اور قوت بڑھتی جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہون اور بیمار ہو جاوے اگر نضج اوسکے بول مین ابتداۓ مرض مین ظاہر ہوا اوسکی ہلاکت سے بے خوف رہنا چاہیے اور جسقدر علامات نضج جلد ظاہر ہون اوسکی سلامتی کی خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر** اصلی اور اولی علامت بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران جید کے پاۓ جاتین جو اوپر مذکور ہوے مثلاً حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل نضج کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق العجل رکھتا ہے۔ ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہو چکا یہ بھی ایک علامت ردائت بحران کی

ہے کہ روز باحوری مین واقع نہوا ونبض اور بدن سقوط اور صغر کیطرف مائل ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت علامات بحران کے قبل زمانہ منتہی اور نضج کے پیدا ہون اور اونکے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہوا اسپر فریفتہ ہوکر مطمئن نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہے نہ اسلئے کہ تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بدون استفراغ ظاہری کے معلوم ہوا اسی قسم کی ہے کہ اوسپر بھی فریفتہ نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ خفت بھی بسبب خود ساکن ہونے الم کے ہوتی ہے نہ اسلئے کہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نضج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ اپنے ضعف کے اوس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے **احکام اون علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہین**۔ جسوقت علامات ردی جمع ہون کہ نضج نہو یا نضج کیفیت مناسب سے متغیر ہو جاے خواہ اور قسم کے حالات ردی پیدا ہون بیمار کی موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کی واقع ہونے مین حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر حالات اون اسباب کی جو بحران کے مقدم ہین جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے کہ مثلاً حرکت بحران کی قبل منتہی وغیرہ کے ہو مثال اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض اور قارورہ سے پائی جائین اور رسوب سیاہ ہو خواہ اور کوئی علامت ردی نہو اور یہ امور بعد چوتھے دن مرض کے واقع ہون پس موت ساتوین یا چودہ روز ہوگی بتقدیم اسباب مذکور تقدم بحران کو واسطے کہ قبل از روز بحران کے **علامات نضج اور احکام علامات نضج کے** نضج بول سے پہچانا جاتا ہے اور اوسکا بیان کلیات کی بحث بول مین ہو چکا ہے واضح ہو کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کے طبیب فریفتہ نہو اسلیے کہ یہ رنگ بسبب کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام مین نضج نہونا نضج نہونا بہ نسبت الوان مین نضج نہونے کی زیادہ مضر ہے اسلیے کہ قوام مین نضج نہونے سے مادہ بدشواری اور نضج ہونے سے بآسانی دفع ہوتا ہے جسوقت علامات نضج کی ابتداء مرض سے ظاہر ہون اوس مرض کے سلیم ہونے مین کچھ شک نہین اور اگر علامات نضج کے ابتدا مین نہون اوس مرض کا پر خطر ہونا کچھ ضرور نہین اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پر خطر نہین ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو۔ جسوقت بحران جید ہوتا ہے نضج ضرور ہوتا ہے اور جسوقت نضج ہو ضرور نہین کہ بحران جید ہو بلکہ بیشتر بعد نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہو جاتا ہے اور بحران نہین ہوتا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تپ مین بعد ظاہر ہونے نضج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہین ہوتا جیسے بعد نضج ورم کے درد شدید نہین اگر نضج مین تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہون اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی رکھنی چاہیے **احکام علامات کے بسبیل اطلاق** ہر ایک تغیر جو دفعۃً بول خواہ نبض مین واقع ہو ردی نہین ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران ہو وہ نہو پر بھی دلالت کرتا ہے بلکہ اعتبار حال بدن کا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور جسقدر علامات ذبول کے سینہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہون بسبب بیداری اور تعب اور ریاضت اور اسہال کی وہ سب سلیم ہین اور حال مریض کا بسبب ان علامات کو بطرف درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روز خواہ تین دن مین اور اگر یہی علامات بسبب احتراق اور سقوط قوت کے ہون نہایت ردی ہین **ذکر علامات جیدہ کا** علامات جیدہ وہ ہین کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کرسکے اور قوت ثابت رہے اور نبض درست رہے اگر اعراض مرض کے شدید ہون اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہون اور بحران بروقت لائق ایسا واقع ہو کہ اوس سے مطلب براری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہون اور بعد استفراغ بحرانی کی خفت مرض مین حاصل ہو اور نبض بروقت درستی پر آ جاوے پھریری جو بعد استفراغ کے عارض ہو علامات جیدہ سے ہے اسلیے کہ قشعریرہ کو بعد

استفراغ سے کے دلالت اسپر ہوتی ہے کہ سخونت مادہ کی دفع ہوئی اور بعد دفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس سے یہ ہے کہ استفراغ اخلاط موذی کا بآسانی ہو اور بہ امداد طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو۔ واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امیدوار صحت مریض پر کرتا ہے اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور بآسانی متحمل ہونا اون احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہین اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا۔ منجملہ علامات جیدہ کے اشتہاے طعام باعتدال ہونا اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بھوکھا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا مطابق اقتضاے طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا مین گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ علامت جید باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنے جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوتون مین ضعف ہو اوسوقت علامت جید اسپر دلیل ہے کہ عافیت دیر مین ہوگی **احکام علامات ردیہ کے** جو علامات نہایت ردی ہین موت کی خبر دیتے ہین۔ پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کی قوت مین بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی۔ اکثر علامات مہلکہ کو ایام ردی مین ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کیطرف ہوتا ہے اوسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے۔ علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہون اونپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنی نوبت سے پہلے ظاہر ہون اونسے خوف ہلاکت کرنا چاہیے مگر حکم ہلاکت اوسی وقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامت ردی ہے چہ جائیکہ اوسکے ہمراہ اور علامات بھی دلالت رداءت پر کرین۔ بعد ازان ضرور ہے کہ امراض حادہ مین جو ایسے ہین کہ اونکا مبدا ایک عضو معین ہو مثل سینہ کے ذات الجنب مین اوسی عضو معین کی رعایت کرین یعنے لحاظ رکھین کہ وہ عضو کیسا ہے اور اوسکا کیا حال ہے کہ اوسکے حال کی دلالت اس مرض زیادہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نضج اور پختگی نفث کی ذات الجنب مین بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے۔ طبیب متفرس اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کے چہرہ اور آنکھہ کی صورت دگرگون دیکھے یعنے ردی اور غیر طبعی ہو اکثر فہمی نسبت پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہین اور اگر ہو پھر بھی جزماً حکم اوسکی ہلاکت پر نکرے تا اینکہ بعض اگر ردی ہوجاے جب بھی حکم جزمی فوراً نکرنا چاہیے۔ اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بدبوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہین یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اگر زبان کا رنگ بد اور خشونت زائد کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شے ماکول کا ہے نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بمجرد وجود ایسی علامت ردی کے نکرنا چاہیے **ذکر علامات ردیہ کا** علامات ردی مین بھی بحسب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکو بہ تفصیل ذکر کرین **ذکر اول علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہین** جبوقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوک کے اور نہ کسی استفراغ کے وجہ سے پس یہ علامت بد ہے۔ چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیون کے ہے وہی ہے کہ آنکھین بیٹھہ جاتین اور ناک پتلی ہوجاے اور کنپٹی مین گڑہا پڑجاے اور سمٹ جاتین اور کان ٹھنڈے ہوجاتین اور کانون کی لو سمٹ کر الٹ جاے اور چہرہ کی جلد کھنچ جاے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہوجاے خصوصاً اگر اوسکا غبار آلودہ ہونا مثل دہنی ہوتی روئی کے ہو کہ یہ سب علامات قریب موت کے علامات ہین۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اوسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی ہے اور اگر علامات مشبہہ مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے ہون تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے تا اینکہ اکثر ایک شبانہ روز مین صحیح ہوجاتا ہے

اور جبکہ بدن مین یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے ہون اور اوسکا حال بطرف صلاح کے باسانی عود نہین کرتا۔ علاوہ بران قسم اول یعنے جبکہ علامات ردی بوجہ مرض کے نہون بلکہ بسبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات بد پیدا ہوئی ہون خواہ بسبب ان چیزون کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم مین مذکور ہوچکی ہین از قسم نفث وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی اچھے نہین مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہون وہ شخص یعنے قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے علامات امراض حادہ مین نمودار ہون بہت ردی ہین اور اسپر دلیل ہونگے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب ہوا چاہتا ہے مگر بھی ابتداے امراض حادہ مین ظہور ان علامات کا بہ نسبت نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے بہ نسبت اسکی کہ منتہی مین خود مرض کیوجہ سے بلا معاونت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کی یہ علامات پیدا ہون۔ اسیطرح ضرور ہے شناخت انحطاط اور لاغری اور تغیر لون کی اسطرح سے کہ بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے نہو اوسوقت زیادہ خوف نہین ہوتا اسیطرح آنکھ کی علامات بد اگر بوجہ مرض کے نہون آنکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو لیکن تو جھل ہوگی اور سیلان فاتر الطرف سبات اور پینکی کے رہیگا اور ضعف مین تو اشد پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہوچکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہونگے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور بافراط اوسکے علامات نمودار ہونگے اور بوجہ بھوک کے یہ علامات عارض ہون رفتہ رفتہ پیدا ہونگے دفعۃ نہونگے۔ مرض کی وجہ سے ان علامات کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کریگی کہ یہ امور جو ابھی مذکور ہوئے مثل بھوک و سہر وغیرہ کے مفقود ہون اور تیزی تپ کی شدید ہوگی اور بہت بہت سی چیزین مثل شرارونکے محسوس ہون جسوقت بدن مس کیا جاے۔ رنگ کا دفعۃ زرد ہو جانا بری علامت ہے اور سیاہ ہو جانا یکایک بھی علامت بد ہے۔ بہت زیادہ سیاہ ہو جانا نہایت بد ہے کہ اکثر سوت طبیعت کے بعد نوبت سیاہ رنگ ہو جانیکی ہوتی ہے اور تیرہ ہو جانا قریب سیاہ ہو جانے کے ہے۔ اور زرد ہو جانا اچھا تو نہین ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اسلم ہے اسلیے کہ کبھی بجہت حرارت کی بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جیسے یرقان مین اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برودت نہین ہوتی۔ اور بیشتر بجہت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہو جاتا ہے اوسمین امید سلامت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر پیشانی یا ناک مین شکن پڑ جاے ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد ہے

علامات ردی جو باعتبار درد سر کے ماخوذ ہین

اگر درد سر ہمیشہ ہے اور قوت ضعیف ہو اور مرض مین تیزی ہو اور اور علامات ردی بھی اوسکے ساتھ پائے جاتے ہین وہ مرض قتال ہے اگر قتال نہو تو ساتوین دن یا رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت جاری ہوگی پھر اگر درد سر بیسوین دن تک رہے اور ساتوین دن رعاف واقع نہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے یا مادہ نتھنے یا کانون سے جاری ہوگا یا خراج واقع ہوگا خصوصا دماغ کے پیچھے۔ اگر جس شخص کو ابتداے مرض سے درد سر عارض ہو چوتھے یا پانچوین دن اوسکو بہت اذیت ہوتی اور ساتوین دن درد سر زائل ہو جاتا ہے۔ بیشتر ابتدا درد سر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن صعوبت ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہو جاتا ہے یا گیارہوین دن۔ اطبا کہتے ہین کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ درد سر دسوین دن زائل ہو اسلیے کہ دسوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتوان ہے لیکن چونکہ ساتوان دن یوم بحران نہین ہے بلکہ آٹھوان دن یوم بحران ہے اسلیے گیارہوین دن یہ درد سر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارہوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھوان دن ہے یہ قول طبیبونکا میرے نزدیک صحیح نہین ہے اسلیے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہین ہوتا یعنے ازواج کا ایام بحران ہونا ضرور نہین ہے۔ اگر درد سر پانچوین دن

شروع ہو چکا ہو یعنی دن زائل ہو گا بشرطیکہ مریض مطیع ہو اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے۔ اکثر یہ درسرسامی غضب مین عارض ہوتا ہے

علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہین مریض کا آنکھون سے نہ دیکھنا یعنے بصارت زائل ہو جانی اور کانونسے نہ سننا علامت ردی ہے آواز کے سننے سے گہبرانا اور سرخ رنگ کو دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے روح نفسانی کے ضعف پر **علامات ردیہ جو آنکھ مین پائے جاتے ہین** دونون آنکھونکا بیٹھ جانا اور سمٹ جانا بدون اسہال اور بیداری اور بھوک کی علامت اچھی نہین ہے اور تیرہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ ہو جانا اوسکا مائل بہ فرفیریت کے یعنے ارغوانی سے بنفشی ہو جانا یا آسمانی رنگکا بعد سرخی کے آنکھ مین پیدا ہو جانا یہ بھی علامت بری ہے۔ ایک آنکھ کا چھوٹا ہو جانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ مین نہایت برا ہے مریض کی آنکھ سے کچھ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے۔ التواء چشم یعنے پیچیدگی اور بیڑول یعنے ٹیڑہا ہونا امراض حادہ مین علامت ردی ہے۔ اگر یہ بیڑول بوجہ تشنج خاص کے عضلہ چشم مین واقع ہوا ہو اور دماغ مین کچھ آفت نہ ہو تو بھی ہو پیدا ہوا اوسکی پہچان یہ ہے کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھ نہین ہوتے وہ علامات ردی جو باعتبار مبصرات خواہ دیکھنے والی یا چمکتی چیزون کے معتبر ہین اونکی تفصیل یہ ہے سیاہ ٹکڑے چمکتے ہوئے دیکھنے اکثر قے پر دلالت کرتے ہین اور سرخ ریزے اگر آنکھون کے سامنے نظر آئے تو رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہین اور اسپر بھی دلالت کرتے ہین کہ خون کا میلان جانب فوقانی ہوا ہے اور بعد اوسکے دلائل خاص تے اور رعاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اونکی رعایت کیجاتی ہے۔ آنکھون سے آنسو بلا قصد جاری ہونا علامت ردی ہے خصوصاً اگر ایک آنکھ سے آنسو بہا کرین لیکن اگر اسکے ساتھ علامت بحران رعافی کی ہو تو اتنی زبون حالی نہوگی اور سوا آنسوؤن کے اور علامات رعاف کی بھی بشرطیکہ سالم ہونے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوتی ہین۔ آنسوؤنکی کمی اور بیشی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہین یا غلیظ اور گرم ہوتے ہین یا سرد اور بارادہ نکلتے ہین یا بدون ارادہ کے۔ روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہونی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینکہ کبھی درد کی شدت کیوجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر درد نہو پھر مریض کو اندھیرے مین بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کی ہوتی ہے۔ نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اسکے کہ کسی شے کیطرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھین پھیر کر ٹھہرالی ہون ردی ہے اور اسی آنکھونکا ٹھہرانا کہتے ہین۔ زیادہ چیپڑ آنکھونمین جمع ہونا اسطرح کہ پونچھا جاوے اور پھر نکلتا چلا آئے بہت ہی زبون ہے اور خشک کیچڑ آنکھون مین برابر ہونا ردی ہے ایسا چیپڑ آنکھ مین بوجہ عجز قوت غریزی کی انضاج اور پختہ کرنے یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت بروقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز بزور گھسی جاتی ہے اور چبھتی ہے اور اوسکا قصد آنکھ سے باہر نکلنے کا ہے۔ یہ امر ممکن نہین ہے اگر تجویز کیا جاوے کہ یہ چیپڑ بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھ کیطرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ اسکے کہ طبیعت اوس رطوبت کی انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلیے کہ آنکھ ہر وقت پیدا ہونے اس چیپڑ کی خشک اور اندھی ہوتی ہے اور علامات یبس کی آنکھ مین غالب ہوتی ہین اسی وجہ سے یہ چیپڑ بھی خشک ہو جاتا ہے۔ منجملہ ایسے علامات کے جو بمنزلہ علامات ردیہ کے ہین ایک یہ بھی علامت ہو کہ حدقہ چشم پر بروقت کھلی ہونے آنکھ کے ایک چیز مثل مکڑی کے جالے کے پڑے اور آنکھون کے کونے مین جا کر یہ جالہ چیپڑ خواہ کیچڑ ہو جاوے اور اسیطرح بار بار جالہ پڑا کرے اور کنارے پر پہونچنے کے چیپڑ ہو جایا کرے اسکو دلالت قرب موت پر ہے۔ آنکھ کا سرخ شدید ہو جانا اور سرخ باقی رہنا تپ کی حدت مین علامت ردی ہو اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ

مین ورم گرم یا فم معدہ مین واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال طاؤسی خواہ آسمانی رنگ کیطرف نہایت ردی ہے۔ آنکھ کے ڈھیلے باہر نکل آتے خواہ آنکھ کا ٹیڑھا ہو جانا اور تباریق کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل بد ہے اور اکثر تباریق یعنے چمکتے ہوئے تنکے بوجہ کثرت مواد حارہ کے خواہ اطراف دماغ کے متورم ہونے سے پیدا ہوتے ہین۔ پلکو نکا سوتے وقت کھلا رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور زبون ہے۔ پلکو نکا خشک ہونا علامت ردی ہے اور حالت بیداری مین آنکھ کھلی ہو اور اوسکے قریب اونگلی لیجائین اور ہلائین مگر مریض کو خبر نہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے۔ آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ ہذیان اور ضعف کے قاتل ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کی دونون آنکھ کے نیچے پھنسی مسور برابر سپید رنگ ظاہر ہو وہ دسوین دن پیشتر اسکے مر جائیگا اور شیرینی کی خواہش اوسے زیادہ ہوتی ہے **وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہین** ناک کا پیچیدہ ہونا اور اوسکا زخم پڑ جانا علامت ردی ہے۔ ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نتھنون مین لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے ہوا کے سونگھ نہ سکے اور قادر سونگھنے پر نہو یہ بھی علامات زبون ہے خود بخود ناک مین بو مشک یا گھی اور گھن خواہ سوندھی مٹی کی آنی علامت بد ہے نزدیک حمیات حادہ مین ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہے۔ عطسہ آور چیزون سے مثل نکچھکنی وغیرہ کے چھینک نہ آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہے۔ ناک کا زخمی ہونا خواہ بشدت خستہ ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت زبون ہے۔ ناک کا کھجانا اور بار بار اونگلی ناک مین ڈالنی خواہ رکھنی جیسے اوسکا میل وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر بثری وغیرہ نہین بلکہ صاف ہو علامت بد ہے۔ ناک سے پانی برامد ہونا علامت ردی ہے **علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہین** کان کی لو خشک ہو جانی اور اوسکا منقلب ہو جانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا یعنے اونچی نگٹی خواہ بارہ سمٹ جاوے علامت ردی ہے۔ کان کا میل جبکہ کڑوا نہے اور میٹھا ہو جاوے جالینوس کے نزدیک علامت ردی ہے اور قدما اطبا جو پیشتر جالینوس کے زمانہ سے ہی اونکے نزدیک مہلک ہے۔ کسی قسم کا الم کان مین ہمراہ حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قاتل ہے لیکن اگر بعد اسی الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم مین سکون ہو جاوے اوسوقت ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم اخیر واسطے [illegible] کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور قیح کے مر جاتے ہین **علامات جو دانتون کے اعتبار سے ماخوذ ہین** دانت پر دانت پیسنا حمیات حادہ مین یا خالی مونہہ دانت پیسنا جیسے کچھ کھاتا ہے علامت ردی ہے بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کے دانتون پر رطوبت لزج بکثرت جم جاوے اور وہ مبتلا تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اوسکی تپ مین شدت ہوگی اسلیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لزج جو دیر مین تحلل ہوگا پیدا ہوا ہے۔ ہر وقت دانتون کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اوسکی عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہو علامت اچھی نہین ہے۔ دانت پیسنا اور دانت پر دانت پھیرنا کہ آواز پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ پیشتر منذر جنون ہے اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت مریض پر ہے ہان اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عقل ذکی یعنی جوہر کے تھوڑے سے سبب سے دانت پیسا کرے اور اوسکی عادت ہی ہو اوسکی نسبت یہ حکم نہین ہے۔ دانت کا رنگ سبز ہو جانا علامت بد ہے خصوصًا وہ وہ دانت جنکو ثنایا کہتے ہین **علامات جو زبان اور مونہہ وغیرہ سے ماخوذ ہین** زبان کا سیاہ ہو جانا امراض حادہ مین زبون حالی کی نشانی ہے۔ مونہہ کا خشک ہو جانا اور لعاب دہن سوکھ جانا علامت جید نہین اگر ابتداء مرض مین مونہہ خشک

اور نتھنی مین خشونت پیدا ہو بعد اوسکے سیاہ ہوجاوے تو قاتل ہے خصوصاً چودہوین روز ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہت بری بوآنی مونہہ سے امراض حادہ مین دلیل ہلاکت کی ہے اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر ۔ اونچا ہونا ایک ہونٹھ کا دوسرے پر بشرطیکہ خلقی نہو علامت ردی ہے پیچیدہ ہونا ہونٹھ کا حمیات حادہ مین زبون ہے دونون ہونٹھ کا پھٹ جانا حمیات حادہ مین افراط التہاب پر دلالت کرتا ہے اور سمٹ جانا اور دونون کا سرد ہوجانا علامت غیر جید ہے ۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ جسوقت زبان پر بھی حادہ مین چھالا مثل سیاہ چنے کے اوبھر آئے خواہ مثل دانہ رینڈی کے پس موت قریب ہو اور اوسوقت خواہش تیز چیزونکی خورش کی زیادہ ہوتی ہے ۔ خشونت اور سیاہی زبان کی دلیل برسام کی ہے مگر زبان کی خشونت مین بخوبی تامل کرنا لازم ہے شاید اوسکا سبب استعمال کسی شے صابغ کا ہو ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ زبان کا خلا غالب سی ہر حال مین رنگین ہونا کچھ لازم نہین ہے جب تک جوہر اس خلا کا خواہ اسکا جوہر بخاری بعض اعضا کا مشابہ کسے چڑھنے والا نہو **علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہین** اختناق یعنے بند ہوجانا نفوذ ہوا کا ریہ تک نفوذ غیر روز بحران کے ردی ہے اختناق بدون برامد ہونے کف کی خفیف ہو اسلیے کہ ازیاد یعنے کف برامد ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ قلب مین زیادہ گرمی اور سخونت اسقدر پہونچے کہ افعال ریہ کے معطل ہون اور نیز افعال حجاب کو تباہ ہوجائین اور سانس کا پھیرنا باستوا و انتظام ممکن نہو اور یہ ازیاد ہر وقت نہونے ورم کے حلق مین بدون وقوع کسی امر عظیم کے نہین ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر اوقات بسبب دماغ کے ہوتا ہے ۔ بالجملہ اگر حمی قوی مین خوانیق شدید پیدا ہون پس موت قریب پہونچی ہے اسلیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کی ہوای بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور اختناق اوسکی جانیکی راہ بند کردیتا ہے پس التہاب قلب کا بڑھ جاتا ہے اور سوء مزاج قلب کا بافراط ہوتا ہے باین وجہ متحمل حیات کا نہین ہوتا ۔ اسیطرح گردن مین خم پڑجانا کہ اوسکی وجہ سے بلع یعنے لقمہ اوتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے پیدا ہو یا بوجہ شدت پیس کے بہرحال اس سے زیادہ آفت اور شر حمی مین اور نہین ۔ اسیطرح اوتارنا لقمہ کا بدشواری دلیل زبون حالی کی ہے ۔ اسیطرح اُچھو آئے کہ پانی ناک کیطرف چڑھ کر نکلے اور ہر وقت تھوک کا پھندا پڑجایا کرے یہ بھی دلیل ردی ہے اور بد ہے **علامات جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہین** ہچکی امراض حادہ مین ردی ہے خصوصاً بعد اسہال کے ہچکی سے بہت خوف ہوتا ہے اسیطرح معدہ مین التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہے **علامات جو اعضای تنفس سے ماخوذ ہین** ٹھنڈی سانس امراض حادہ مین ردی ہے کہ اسکو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہے اسیطرح مختلف سانس بھی ردی ہے ۔ اور جو سانس مشابہ رونی والے کی سانس کے ہو کہ رک جای اور استنشاق ہوا کرے وہ بھی ردی ہے ۔ اسیطرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہو ردی ہے مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر مین پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہے ۔ جو لوگ کہ اونکی موت کا وقت حاضر ہوتا ہے اوسوقت اونکا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس اونکی پیہم چلی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہوجاتی ہے **علامات جو رنگ کی صورت اور رنگت سے ماخوذ ہین** ۔ بقراط نے کہا ہے جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پلک اور چنبر گردن کی کھڑی ہوجائین یہ علامت ردی ہے ۔ جو رگین ظاہر جسم مین نظر آتی ہین اونکا رنگ طاؤسی اور ارغوانی مائل بنفشی ہوجانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار نہ تھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر ہوجاوے نہایت ردی ہے **علامات ردیہ جو استرخای بدن اور بری طرح لیٹنے سے ماخوذ ہین** بدن کا ڈھیلا ہونا اور بے اسلوبی لیٹنے مین پیدا ہوتی اور ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط فضلیہ کے ہوتے ہین جو احشا مین جمع ہون اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کی اور بشدت اخلاط مین کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو تحلیل حرکت

بین عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت اور رطوبت احشا کی وجہ سے ہو یہ امور پیدا ہون انکا فرق بدن کی غلاظت اور سخافت سے نہین ہو سکتا جیسے بعض لوگونکو گمان ہوا ہے اسلیے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہین ہوتا ہے بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور احشا اخلاط سے مملو اور پر ہوتے ہین اور اکثر ضعف قوی مین ہوتا ہے عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہے بلکہ علامت تمام و کمال اپنی مواضع اور مقامات مناسب مین مذکور ہو چکی علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کی بلکہ عادت کی وضع اور خلاف عادت مین آمیزش کرکے علامت ردی ہی خصوصاً اگر بیمار فرش سے قدرے قدرے نیچے اوترے اور جب اوسے اچھی طرح لٹائین خواہ عمد و طوع سے بٹھائین بیٹھے کے بھل پلٹ جاے اور اطراف کو کھولنے کو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب وضع سے گرا دے اگر حرارت ظاہری زیادہ نہو اور بہ نسبت کرب عظیم کے جو اذیت معدہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہونچاتا ہو یہ حالت اوسکی ہو مگر اس بارہ مین ایک بات کا لحاظ بہت ضرور ہے کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن اونکا بھاری ہوتا ہے اور اونکے جسم مین استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی اوسکے یہی پسند ہوتا ہے کہ ہر وقت اسیطرح سے لیٹا رہے یعنے چت لیٹنے کی عادت اوسکی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کی چت لیٹنے کو علامت ردی سمجھنا نچاہیے — خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سواے چت لیٹنے کے کسی اور بھل آرام نملے اور کل نہ پڑے تو اس شخص کی بھی استلقا سے خوف عظیم نہین ہے — جو کوئی کسیطرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ مین ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اوسکی عادت زمانہ صحت کی مخالف ہو نہایت ردی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استلقا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض مین کرتا ہے یا اوسکے احشا مین اخلاط کی کثرت ہوتی ہے خواہ ہین اور تحلل اخلاط کی وجہ سے ضعف اوسکی عضل حرکت مین پیدا ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے عضل اوسکے ضعیف ہوتے ہین — اگر کوئی مریض عادت استلقا خواہ چت اور پیٹ لیٹنے پر نہو بلکہ اوسمین ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا ہو یہ بھی ردی ہے اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے اورام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت مین سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضاے تنفس مین پیدا ہوتی ہین جنکی تفصیل کتاب سوم مین بخوبی بیان ہو چکی ہے — آدمیون کی صحبت اور ملاقات سے مریض کا متنفر ہونا اور دیوار کیطرف منہ پھیر کے بیٹھنا علامت اچھی نہین ہے — پیٹ کے بھل سونا بدون عادت کی بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ یہ کیفیت یا بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہوتی ہے یا پیٹ مین کوئی ایذا ہو اضطجاع رطب علامت محمود ہے اور اسکے معنی یہ ہین کہ جو پہلو مریض کے باسانی دوسرے ہو سکین اور حرکت مین تکلیف نہو — علامات جو جلد سے ماخوذ ہین اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جاے کہ بعد کھنچنے کے جسقدر گوشت سے جدا ہو پھر گوشت سے نملے بلکہ اوسی طرح الگ ہی ہو علامت ردی ہے اگر جلد سے بخار گرم بروقت تنفس یا سوکے برآمد ہو یعنے سانس تو ٹھنڈی نکلے اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہون دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اوسیوقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی بالکل فنا ہو جاے — علامات ماخوذہ شکم اور نواحی شراسیف سے پیٹ پھولنا امراض حادہ مین اور اسیطرح پیٹ نہ پچکنا باوجودیکہ دست آتے ہون علامت موت کی ہے خصوصاً اگر باوجود ان علامات کے دانہ تیرہ رنگ بے اندہو شراسیف مین تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا دوسری جانب سے بلند ہو جانا بھی ردی ہے — ہر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنے جسقدر مثل ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہیے اوس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اوس سے زیادہ نیچی ہو جاے علامت ردی ہے — اسیطرح لمس ہر شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب اوس جانب کی زبون ہے — مراق کا پھولنا اگر ریحی نہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر اسی پردہ کے ورم ہے مگر خاص جرم مین مراق کے ورم نہین ہے بلکہ جو اعضا اندر اس پردہ کے ہین وہ متورم ہو گئے ہین اسلیے کہ اگر خاص مراق

مین ورم ہوتا تو یہ دبلا اور پتلا نہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا۔ تمدد خراسیف کا اگر مع درد کے ہو پس مادہ مایل بطرف اسفل بدن ہے اور اگر بدون وجع خراسیف مین تمدد پیدا ہو مادہ کا میلان بجانب فوق ہوگا **علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین** مقعد کا امراض حادہ مین خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات ردیہ جو قضیب و انثیین کی حال سے معلوم ہوتے ہین** خصیتین کا ورم ہوجانا دلیل بد ہے اسیطرح ورم پیدا ہونا انمین بشرطیکہ مرض حاد ہو۔ انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی فنا اور موت پر دلیل ہے۔ اول مرض مین احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض مین بہت اچھا ہے اگر حاجت نہانے کی ہو۔ **علامات ردیہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہین** رحم اور فرج عورت کا حمی حادہ مین باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات جو اطراف سے بدن کی ماخوذ ہین** اطراف مین علامات ردی چند قسم کی ہوتے ہین بعض علامات بنظر کیفیت اطراف کے جیسے اطراف کا سرد ہوجانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہون اور تپ بدستور ثابت رہے اور نہ اترسکے علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ مین برد اطراف چندان بد نہین حمیات حادہ مین سبب برد اطراف ورم عظیم جوف کا ہوتا ہے یا فرو ہوجانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی نہ پیدا ہونا۔ برد اطراف کی دلالت ہلاکت مریض پر جب ہوتی ہے کہ اوائل مرض مین برد اطراف پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر مستحسن کیجاے اور گرمی عود نکرے۔ یہ سب امور دلیل ہین کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کیطرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے ورم اندرون جسم کے موجود ہے۔ تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پانون کی انگلیون کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سرخ رنگ ہونا اطراف کا خواہ بنفشئی رنگ فقط زیادہ مہلک ہے بہ نسبت تیرہ رنگ ہوجانے کے پر اگر بعد سرخ ہوجانے خواہ بنفشئی ہونیکے ثقل بھی اطراف خواہ تمام جسم مین پایا جاے پس موت قریب ہے اور نزدیک آپہونچی ہے اسلیے کہ ثقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کمودت ضعف حرارت غریزی پر اور سرخی اور بنفشئی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کمودت کی اور بہ نسبت سرخی کے بدتر ہے۔ اور با اینہمہ اگر چند اقسام کی علامات پیدا ہون مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہوگا اور جو اطراف حالت اصلی سے متغیر ہوگئے ہین بیشتر ازین نسبت کہ وہ ساقط ہوجائین گے۔ احتراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت کی ہے۔ منجملہ اقسام علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہین جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد اسہال کے تشنج ہو کہ وہ ضرور قتل کرتا ہے۔ کذا ہمراہ ہذیان کے اور شدت حمی کی دلیل موت ہے **علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین** دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہین ہے۔ اور رات دن کیوقت نیند نہ آنی شب و روز کے سونے سے بہت بد ہے اسلیے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیون نہو دن مین اول روز سونا اسلم ہے اور یہ سب امور منتہی نوائب حمیات مین بد ہین مگر ابتدا مین اکثر ہوتے ہین اور مضر نہین ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ بغیر مین ضعف ہو ردی ہے اسلیے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصاً اگر سبات کے ساتھ اختلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط بارد کے ہوتا ہے۔ زیادہ نیند آنی اوس مرض مین جسکی کچھ اختلال عقل پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے حبس نیند کے بعد خفت اور سکون مرض مین پیدا ہو جید ہے **علامات جو ہاتھون کے کاموں سے دریافت ہون** کپڑے کے ٹکڑے چننا خواہ تنکے جمع کرنا یا ہر وقت ایسے افعال کرنے

جیسے اپنے بدن خواہ کپڑون سے کوئی شے چنتا ہے خواہ دیوار سے کچھ چھوڑتا ہے علامت زبون ہے اور اسکا سبب صعود بخارات ردی کا بطرف دماغ کے ہے کہ اسوجہ سے ناموجود شے نظر آتی ہے جب وہ بخارات بطرف آنکھ خواہ رطوبت بیضی کیطرف اوترتی ہین **علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہون** وجع شدید احشا کے حمیات حادہ مین علامت ردی ہے کہ دلالت احتراق شدید اور ورم عظیم یا اخراج احشا پر کرتی ہے ۔ اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعۃً ٹھہر جاوے اور کسی طرحکا اثر درد کا باقی نرہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہو یہ علامت بھی ردی ہے **علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین** صوت قوی بہت جید علامت ہے اور کلام مسلسل اور منتظم بھی علامت جید ہے اور خلاف اسکا ردی ہے ۔ سکوت جو طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہے اور عضلہ زبان کی استرخا اور عضل حنجرہ کے استرخا پر دلیل ہے اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہے خواہ اسپر دلیل ہے کہ تخیل جو مبدء کلام ہے وہ جاتا رہا ہے ۔ مریض اگر عین بحران مین کلام کرے بہت اچھی علامت ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرد گویا کا چپ ہونا ابتدا رسبات وسواس پر خواہ اور کوئی چیز جو اوپر مذکور ہوئے ہین ۔ اور کثرت کلام مرد کم گو کی دلیل ابتدای ہذیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہے **علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہین** ہذیان کے ہمراہ اگر کثرت حرکت اور سر مین دہشت اور اضطراب خواہ تنفس مین دہشت ہو بہتر ہے اور اگر ہذیان مین سکون اور اطمینان ہو قاتل ہوتا ہے **علامات جو حرکات مریض سے ماخوذ ہین** کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہین ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے جو مریض کے سر کی طرف اوٹھتا ہے ۔ کودنا اور بچھانا بیمار کا اور بچھ بچھ جانا ہر ساعت علامت بد ہے کہ بوجہ کرب اور اختلاط عقل و ضیق نفس و خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ مین اوچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر سبب خناق اور ضیق نفس پیدا ہوا اوسوقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہین اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی حادث ہوتے ہین ۔ اگر اعضا حرکت سے بھاری ہو کر بہ تکلف متحرک ہون اور توثب اور جلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے ۔ ناخن کا رنگ تیرہ ہو جانا حضور موت پر دلیل ہے ۔ اگر رعشہ بحرانی ہو علامت ردی ہے اور اگر بوجہ بحران جید کے ہو تو بہتر ہے ۔ پھر بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خالی از خطرہ نہین ہے **علامات ماخوذ جمائی اور انگڑائی کے اعتبار سے** جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اسطرح ہوتی ہے کہ طبیعت اعضا عضلانی کو واسطے دفع فضول کے حرکت دیتی ہے پھر وہ عضو جسمین یہ فضول جمع ہین ضعیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور صحیح ہو اوس دفع کی چندان حاجت نہین ہوتی اگر عضو ضعیف نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اوسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت کے ہو اوسوقت طبیعت کو اعانت دفع فضول ملتی ہے اوسوقت وقوع تثاوب خیرہ کا ردی نہین ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے کہ طبیعت قادر تحلیل مواد پر نہین ہے بدون معونت کیفیت کی بوجہ کثرت مادہ ضعف قوت کو اور یہ امر سہل ہے چندان دشوار نہین ہے ۔ **علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھلائی دین** اکثر خواب مین جیسا کچھ اشیا دیکھتا ہے ہوا اوسکے بحران سے مناسب ہوتی ہین مثلاً جسکا بحران عرق سے ہونے والا ہے وہ خواب مین بھی دیکھتا ہے کہ حمام مین داخل ہوا ہے خواہ آمادہ دخول پر حمام کے ہے **علامات ماخوذ بھوک اور پیاس سے** اشتہا کا برطرف ہو جانا امراض مزمنہ مین ردی ہے اور در امراض حادہ مین بھی ردی ہے مگر اتنا برا نہین جیسے امراض مزمنہ مین ۔ اور حاصل یہ ہے کہ بطلان شہوت فساد اخلاط

دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر اگر حمیات محرقہ مین پیاس باطل ہو جاوے دلیل بد ہے خصوصاً اگر زبان سیاہ ہو جاوے اور پیاس باطل ہو **ذکر اون احکام کا جو یرقانی استدلال پر محول ہین** یرقان قبل از سابع یعنے ساتوین روز سے پہلے برا ہے اور اسیطرح قبل از نضج مادہ کے اگر یرقان ہو ہان اگر تدارک اس فساد یرقان کا اسہال سے ہو جاوے جیسا بعض اطبا نے گمان کیا ہے اور قیاس بھی مقتضی اس قول کی صحت کا ہے یعنے کثرت مادہ کی دفع ہو جاویگی ۔ اور مجملا یہ حکم ہے کہ بحران قبل ساتوین روز کے چونکہ محمود نہین ہوتا اسوجہ سے یرقان بھی ردی ہے اگر یرقان بعد ساتوین روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہین ہے اسواسطے کہ خود ایک مرض مستقل پر خطر ہو بشرطیکہ اوسکے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہون ۔ اگر یرقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور ورم نہو تو وہ محمود ہے اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اس بحران کی عمدگی پر خفت جو اعراض مین مرض کی پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور برائی پر بعد بحران کے خفت نہونی بلکہ اعراض مین زیادتی دلیل ہوتی ہے ۔ منجملہ علامات رداءت یرقان کی یہ ہے کہ صفراوی دست بکثرت آئین اور جوش صفرا مین پیدا اور سوختہ اخلاط براز مین برامد ہون اور ایسے وقت مین بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسہال با فراط جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہو جاوے خواہ پسینا بے اندازہ تمام جسم سے برامد ہو اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض مین بہت جلد ہو جاتی ہے **علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین** جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام مغابن یعنے بن ران اور ورم اطراف پیدا ہو اسمین رداءت زیادہ ہے بنسبت اسکے کہ پہلے ورم پیدا ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ برا یہ بھی ہے ۔ جو اورام بیخ گوش مین پیدا ہون اونکی پختگی اونکی قیح اور ورم سے نہو وہ بھی ردی ہوتے ہین مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کردے اور اگر یہ امور ہون اور نہ پختہ ہو اور اونکے ظہور کے بعد استفراغ قوی پیدا نہو پھر اورام کی رداءت یقینی ہے اور فقط اورام ہذا کی نضج سے بھی فریفتہ نہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام کا میلان خارج کیطرف معلوم ہو اور تمام اخلاط مین نضج نہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہین ہو سکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہے اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے ۔ جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جاوے وہ بھی ردی ہے مگر پھر دوبارہ برامد ہو کہ وہ علامت بہتر ہے اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور بیشتر چونکہ بعض لوگ اس بات کی خوگر ہوتے ہین کہ ورم خواہ پھنسی اونکے برامد ہو ہو کر بیٹھ جاتی ہین اونکے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہین **علامات چیچک پھوڑون پھنسیون وغیرہ سے ماخوذ ہین** اگر نخود سیاہ کی شکل کی پھنسی حمیات حادہ مین برامد ہون بہت بد علامت ہے اور اگر یہ بثور ٹھہر جاتین خواہ جوشش اور ثوران انکی مادہ کا بوجہ کثرت کے ہو دوسرے روز مریض مر جاویگا ۔ بدن کے زخمونکا رنگ مائل بسبزی خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہونا برا ہے مگر زردی سب مین کمتر اور سبک تر ہے ۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر مریض کے زانو پر کوئی شے مثل کہ سیاہ کے برامد ہو اور اوسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجاویگا اور اگر بعد برامد ہونے اس دانہ کے پچاس روز تک زندہ رہیگا اوسکی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سرد بدن سے نکلے ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر داہنے پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل تخم بیدانجیر کے نکلے اور اوسکے ساتھ تمام بدن مین حصف ابیض یعنے سپید دانے بوجہ غلبہ صفرا کے پڑجاتین پس مریض کو خواہش گرم چیزون کے کھانے کی پیدا ہوگی اور بیسوین روز مرجاتا ہے ۔ زبان پر جو بثور مہلک پیدا ہوتے ہین اونکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ مین ہوچکا ہے ۔ یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ مین کسی قسم کی کیون نہو کل انگلیون مین دونون ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ مٹر کے ظاہر ہوا ور اوس ورم مین

درد شدید پیدا ہو جو ہتھوڑے روز مرجاسے اور گرانی سر اور سبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہو سرسام بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس ورم میں مواد امعا میں اسقدر بستہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعض جوار کی ہوتا ہے **علامات جو لرزہ لاحق ہونے سے ماخوذ ہیں** لرزہ جو مکرر اور بار بار کسی تپ شدید میں آئے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہے اور بحال ثبات قوت بھی ہمیشہ لرزہ کا آنا بشرطیکہ بوجہ لرزہ کے تپ اتل نہو اچھا نہیں اور سب سے بدتر وہ لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور ہمیشہ آنے کے اور اسکے بعد استفراغ مفید واقع نہو کہ بعد اوسکے تپ میں سکون پیدا نہو اور اگر استفراغ لرزہ میں باوجود ثبات قوت کے عارض نہو دریافت ہوگا کہ خلط متحرک ہے مگر غالب اسقدر ہے کہ طبیعت اوسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت ردی ہے۔ اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہے اوسکی نسبت قول فیصل اور حکم جزمی یہ نہیں ہو سکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے **حکم استفراغ کا** جو استفراغ نافع اور مفید ہے اسہال یا قی وغیرہ سے اوسکی علامت یہ ہے کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہو اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہے اوسکو نکالے اور بسہولت واقع ہو اور اوسکے بعد خفت پیدا ہو۔ خلط کے تمام و کمال نکل جانے کے بذریعہ استفراغ دوامی خواہ طبیعی یہ شناخت ہے کہ وہ خلط مستفرغ ہوکر دوسرے خلط نکلنے شروع ہوں اور استفراغ ردی وہ ہے کہ ظہور استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط بدبو برامد ہو خواہ محض خلط بد و اور فضول کے دفع ہو اور یہی حکم تے کا بھی ہے۔ اگر استفراغ شروع ہو کر کمی کرے واجب ہے کہ اوسکے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کیجائے۔ اگر افراط استفراغ میں ہوا اور ہنوز نضج مادہ نہیں ہوا ہے اوسکے فائدہ کا گمان نہیں ہو سکتا استفراغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ کیطرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہو سکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات بد ہوں دلالت موت پر کرینگے اور اگر علامات بد نہوں طول مرض پر دلالت ہوگی **احکام پسینے کے** عرق کا برامد ہونا اچھا بحران ہے امراض حادہ اور مزمنہ میں جو بلغمی ہوں اور اورام حارہ میں اور اورام احشا میں **بیان وجہ زیادتی عرق کا** عرق کی افراط یا بسبب کثرت اور رقت یا بسبب قوت اشتداد و دافعہ کے اور استرخاء قوت ماسکہ کے ہوتی ہے یا بسبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہو جاتے ہیں کسی سبب اتساع پیدا ہونے کی وجہ سے اور کمی عرق میں بوجہ حدوث اضداد ان امور کے ہوتی ہے۔ عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پونچھا جاسے خوب بار بار برامد ہوتا ہے اور اگر بحال خود چھوڑ دیا جائے بند ہوتا ہے **بیان اون اعضا کا جنمیں عرق زیادہ برامد ہوتا ہے اور جنمیں کم** جس عضو میں مادہ مرض ہوتا ہے اوسی میں عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو میں مادہ مرض نہیں ہوتا اوسمیں عرق بھی کم برامد ہوتا ہے اور اسیطرح جس میں کہ جانب ضیق مسام پیدا ہوں اونمیں بھی عرق کم نکلتا ہے اسیطرح جس پہلو پر مریض سوتا ہے اوس جانب بھی عرق کم برامد ہوتا ہے اسلیے کہ بوجہ اتصال زمین خواہ فرش کے اودھر انضغاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور مجاری اودھر کی خشک ہوتے ہیں کہ رطوبت کی روانی اودھر نہیں ہوتی ہے اور نہ اوس طرف سے پسینا نکلتا ہے۔ بنسبت پیچھے کی طرف جو اعضا ہیں جیسے پیٹھ وغیرہ اونمیں میں عرق زیادہ برامد ہوتا ہے بہ نسبت اعضاء اگلی جانب کے جیسے سینہ اور جانب اعالی یعنے سر و گردن کے زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصاً سر میں زیادہ پسینا نکلتا ہے **بیان اون وقتوں کا جنمیں عرق زیادہ برامد ہو یا کم** نوم اور خواب میں بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ برامد ہوتا ہے اسلیے کہ تصرف حار غریزی کا رطوبات بدنی میں بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اذیت اکثر کی نوم میں سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم میں بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم برامد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہے کہ اوسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور

مقدار عمل سے زیادہ ۔ پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بروقت خواب کے برامد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج استفراغ کا ہے ۔ اور سبب اسکا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدون اسکے کہ مادہ مین کثرت ہو اور وہ مادہ سنر اور دفع طبعی کے موہنین نکلتا اور یہ کثرت یا سبب قریب سے ہوتی ہے جیسے امتلای قریب العہد یعنے بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا اوسیوقت پیدا ہو ایسی امتلا کو بھوک اور ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینا جو خود بخود محض بفعل طبیعت برامد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا بسبب بعید سے یعنے فضول غذائی مدت سے جمع ہوتے ہوتے موجب امتلا ہوئے ہون اور اس امتلا مین جب تک البتہ استفراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے کیا جاے کوئی اور تدبیر کافی نہین ہوتی اور پسینا ایسی امتلا مین فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف اور قلیل بھی ہوتے ہین اور جو شے فاسد ہوتی ہے اور اخراج مین اوسکے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہین ہوتی اور بعد اخراج عرق کے ایسی امتلا مین طبیعت زیر بار خلط فاسد کی ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر حرارت غریزی قوی ہوتی ہے تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہے اسلیے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہین پہونچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت تحلل ہوتا رہتا ہے پس بروقت قوت حرارت غریزی عرق برامد نہوگا مگر اسکے اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہون اسواسطے عرق کو اعتدال طبیعت سے خارج کہتے ہین کیونکہ برامد عرق کی یا بوجہ امتلا کے ہوتی ہے یا مسام مین زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جید سے عاجز ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کردے **ذکر ان ایام کا جنہین عرق زیادہ یا کم برامد ہو** اکثر امراض حادہ مین عرق تیسرے خواہ پانچوین روز برامد ہوتا ہے اور چوتھے دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہین مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ بعض مین کو ستائیسوین خواہ اکتیسوین یا چونتیسوین روز بہت کم عرق برامد ہوتا ہے **وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے** وجوہ استدلال عرق کے یہ ہین کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کے اوسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم ہو سکتا ہے اور چکھنے سے اوسکا شیرین اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیرہ ونیز اور قوام اوسکا رقیق اور لزج ہونے پر دلیل ہے اور مقدار اوسکی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلاً پیشانی و [illegible] اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورا نکلیگا یا تھوڑا نکلکر موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برامد ہو مرض اوسی عضو مین ہے اور وقت برامد ہونے عرق کا دلالت کرتا ہے کہ ابتدای مرض ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد پسینا برامد ہونے کے مرض مین خفت ہوتی ہے یا نہین بلکہ ایذا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے **علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہین** سرد پسینا بروقت حرارت حمی کے بہت ردی ہے خصوصاً اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ عرق منذر بغشی ہوتا ہے اور اگرچہ عرق سرد نہو وہ بھی منذر بغشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ تو بدترین اقسام عرق ہے کہ موجودن غشی پر دلیل ہے نہ اینکہ غشی آیندہ پر دلالت کرے ۔ پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برامد ہو موت قریب ہے اور عرق بارد بدون سقوط حرارت غریزی کے نہین پیدا ہوتا اسلیے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہو جاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہین کر سکتی بلکہ رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کر دیتی ہے اور حرارت غریزی کیوجہ سے اون رطوبات مین تبخیر پیدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریزی بخارات سے جدا ہو جاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر آکر سرد ہو جاتی ہین ۔ عرق جو رک رک کر نکلے ردی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید

نہین ہے بلکہ جو ورم البتہ مفید ہے — بعد براید ہونے عرق کے اگر خفت مرض مین نہو علامت جید نہین ہے پھر اگر بعد خروج عرق کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت ردی ہے اگرچہ تمام بدن مین عرق براید ہو عرق شائع ہو تمام بدن مین اگر ابتدای مرض مین براید ہو ردی ہے کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے — مگر اینکہ سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہو جو بارش کثیر مین ہوتی ہے اسوقت عرق مین باوجود برودت کے اسکی برودت بہ نسبت اوس عرق کی برودت کہ جو حرارت قوی اور کثرت اغذا سے پیدا ہو بابت کم ہے اکثر ابتدا عرق کی ہو کہ بعد اوسکے تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ مین طول ہوتا ہے اگر بوجہ عرق کے پھریری عارض ہو بہتر نہین ہے بلکہ ردی ہے اسواسطے کہ اقشعرار کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہے جو موذی ہو بدن مین اور عرق کا براید ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے کہ بوجہ عرق کے تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جسقدر ایسی شے تھی کہ اوسکی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے وہ شے نکل گئی اور اوسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہوگیا اور یہ عرق باقشعریرہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کثیر ہے ایسا نہین ہے کہ محض استفراغ عرق سے اسکا تحلل ہوجاے — جسوقت قوت اور نبض مین ضعف پیدا ہوا اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق براید ہو یہ علامت زبون ہے پھر اگر نبض ساقط ہوجاے موت واقع ہوگی عرق بہتر جسکے ذریعہ سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے جو بروز بحران واقع ہوا اور تمام بدن مین براید ہوا اور بہت سا نکلے اور بعد براید ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہوا اور اوسکے قریب جودت اور خوبی مین وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن مین براید نہو مگر اوسکے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو — خلاصہ یہ ہے کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اوسکے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہے یا انتہا اور انحطاط ہے اور جو چیز ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہو اوسکی قوت اور ضعف اور جو کیفیت بعد براید ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہو ان سب امور کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور انہین امور پر مدار حکم کا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص مستنقیہ ہوتا ہے اور اوسکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے بجہت بقایا مواد کے اور اگر فصد خفیف اوسکی کیجاے کچھ قباحت نہین علامات جو نبض کی جہت سے ماخوذ ہین نبض مطرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشاریت مین خواہ جس نبض کی موجیت زیادہ ہو ردی ہے اور غزالی بوقت ضعف کے ردی ہے — اختلاف نبض کا جسمین انقطاع شدید ہو اور حرکات ضعیف ہو کر تدارک اس ضعف کا نبض مع احد سے جو نہایت قوی ہو اسطرح ہو کہ نبض قوی متصل اور نبض قوی سے نہو بلکہ اوقات بعیدہ مین یہ تدارک پیدا ہو ایسا اختلاف بد ہے اور ردی ہے — کہتے ہین کہ اگر بائین طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی متفاوت اور بہت ضعف بھی ہو دلیل ردی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر آدمیون کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی حالانکہ وہ مریض نہین ہوتے لہذا اسکی شناخت بھی واجب ہے ورنہ غلط واقع ہوگا احکام نکسیر پھوٹنے کے سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم جگہ جسمین حرارت غالب ہو اور اورام نوریہ غیر اسیف واقع ہون ان سبکا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے — سرسام کے رعاف مین کسی نتھنے کی تخصیص کی ضرورت نہین ہے ہان اور جو ورم ہے اوسمین رعاف اوسی نتھنے سے ہوتا ہے جو عضو متورم کے سیدہ مین اور قریب پڑے — اور حمیات محرقہ مین بھی بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہین ہے — اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا اور ذات الجنب کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہے — اور غب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہے اسلیے رعاف نافع اسمین وہی ہے جو ایام افراد یعنے طاق ایام مین مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کمتر جفت بھی روز واقع ہوتا ہے

کہ تیسرے اور پانچویں اور ساتویں اور نویں روز ٹھیک ہوتا ہے۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید بہبودی کی ہو اور یہ بھی دریافت ہو جائے کہ رعاف شدید نہو گا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہے بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کے کرنی چاہیئے اسطرح کہ آب گرم سر پر ڈالیں اور تکمید کریں جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہے آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہے خواہ محجمہ اسفنج پر جس جانب سے رعاف ہو رہا ہو لگائیں گے تاکہ اماله قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہے جو بطرف جانب مرض کے واقع ہوا ہو مخالف کا رعاف اس قدر اچھا نہیں ہے مناسب اور لائق تر اور رام واسطے رعاف کے وہ ہیں کہ جو نافعہ ہو اور بیہوشی ہو اور سر کے قریب ہوں ورم بلغمی اور جو ورم صلب اور سخت کہ قریب نضج کے پہونچا ہو اور بہت دنوں کا ہو گیا ہو اوسمیں امید بکم اور پھوٹ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اوسکا نہیں ہوتا اور کسی قسم کا بحران ایضاً جو ورم بارد کہ دماغ میں ہو اور ذات الریہ میں بحران بذریعہ رعاف کے نہیں ہوتا **دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہیں** رعاف قلیل برا ہے اور اکثر رعاف ردی وہی ہے جسمیں خون سیاہ برآمد ہوا اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہے خصوصاً جب سرخی میں چمک ہو۔ جو رعاف چودہویں روز واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کریگا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق دنوں میں واقع ہو **دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہیں** چھینک اگر زمانہ منتہی میں آئے بہتر ہے اور اوائل مرض میں چھینک دلالت زکام کی ہے یا کسی خلط لذاع پر **احکام براز** کے کتاب اول یعنے فن کلیات میں گفتار عام بہ نسبت براز کے باختصار ہو چکی ہے اور اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے بسبب براز کے کرنا ضرور ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برآمد ہوتا ہے اوسکا بحران تام بذریعہ اسہال کے نہیں ہوتا **علامات ماخوذہ براز سے** اختلاف الوان براز بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جنکے رنگ مختلف ہوں دو وقت بہتر ہے۔ اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد نضج کے ہو اور بحران جید واقع ہوا ہو اور اوسمیں علامات محمودہ بھی پائی جائیں۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلفہ کی ہے اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونوں صورتوں میں اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر دلالت ہوتی اور امید رہائی کی ہے۔ سوائے دونوں وقت کے اور سب اوقات میں اختلاف لون براز احتراق اور ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے۔ براز منتن جو مشابہ براز لڑکوں کے اور بصورت اوس براز کے ہو جو لڑکے وقت ولادت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنی فضول برازی دفع کرتی ہیں الغرض ایسا براز ردی ہے۔ زرد براز جس میں صفرا غالب ہو اول مرض میں دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر میں جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہے کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور یہ دلیل جید ہے کہ براز صفراوی بکثرت نکلجاوے اور مریض میں خفت حاصل نہو علامت ردی ہے اسہال کثیر بعد علامات ردی کے اور بعد سقوط قوت کے لئے لیکن اوس سے خفت مرض میں پیدا ہو دلیل موت کی ہے اگرچہ حمی مقلعہ بھی ہو یعنے ایسے براز کی رداریت مخصوص حمی لازمہ سے نہیں ہے۔ جس براز پر چکناہٹ پیدا ہو اور کسی چرب چیز کا استعمال نہوا ہو ذوبان اور اعضاء اصلی کے پگھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے گو مہلک نہیں ہے اسلئے کہ وہ کبھی پگھلنے سے بھی براز میں پیدا ہوتی ہے اور جسوقت براز میں کوئی شے مثل صدید یعنے پیپ کی ظاہر ہو اور زردی براز میں ہو جاوے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حمیات حادہ میں ہوتے ہیں ایسا براز مہلک ہے۔ جس اسہال کے براز میں گرد براز

ایک شے رقیق سفید جاوی دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدید جگر کا ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ لذع اُسمین ہوتا ہے اور براز بہت جلد برامد ہوتا ہے اور کبھی تنہا بھی صدید بدون آمیزش براز کے ہوتا ہے اور یہ صدید بہرحال ردی ہوتا ہے۔ جسوقت براز مین چھلکے ترمس کے ایسے برامد ہون جسمین امراض مین ایسا براز مہلک ہوتا ہے **بیان احکام جو قے سے متعلق ہین** قے کا بیان بھی کتاب اول یعنے فن کلیات مین ہو چکا مگر اس مقام پر بھی بعض احکام قے کے جو بیان ہو چکے خواہ احکام جدید کا ذکر ضروری ہے بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہون۔ قے فائدہ مند وہی ہے جو مرکب خلط بلغم اور صفرا سے ہو بشرطیکہ دونون مین خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام نہو اور جسقدر رقیق ہو صرف یعنے ایک ہی خلط کی ہو اسیقدر زبون ہے اسلیے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے اور محض بلغمی شدت برودت پر **علامات جو قے سے ماخوذ ہین** جسکا رنگ مخالف عادی قے کے رنگ کے مثلاً رنگ قے کا سپیدی مائل ہو خواہ زرد ہو ایسی قے ردی ہے اور خلاف رنگ قے عادی کی یہ رنگ ہین جیسے سبز خواہ کراثی خصوصاً اگر منتن یعنے بدبو ہو خواہ چقندر کا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر قے زنگاری اور سیاہ بالخصوص اگر قے کے ہمراہ مریض کے بدن مین تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر اتنا کہ قوت مریض کی قوی ہو کہ دو دن تک بقاء حیات کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہے کہ رنگ قے کا کسی شے ماکول کی وجہ سے سبز خواہ سیاہ نہوا ہو۔ اگر ایک ہی قے مین یہ سب الوان مختلف برامد ہون وہ قے نہایت ردی ہے۔ بدبو قے ہر طرح کی ردی ہے۔ اور خالص ایک خلط کے قے بھی ردی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہین** جنمین بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول مین جہان بیان اعراض کا ہے بیان کر دیے ہین اور اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ اونکے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہین مذکور کرتے ہین۔ پہلے ہم کہتے ہین کہ اگر بول مین علامات نضج کے نمایان ہو جاتی ہین خواہ نضج قوی کے علامات مفقود ہون فوراً ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی صورت مین مریض کو خلاص کبھی اوس استفراغ کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کے واقع ہو جاتا ہے کہ اوس استفراغ سے اخلاط کچہ و خام سب نکل جاتے ہین اور کبھی تحلل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے خصوصاً اگر ان خلط مین رداءت شدید نہو گو یا باینہمہ ظاہر نہونا نضج کا بول مین اکثر علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے قوت پر مرض کے اور کمتر دلالت اسکی یہ ہے کہ مرض مین طول ضرور ہوگا۔ اسیطرح جو بول برنگ صحیح آدمی کی حالت مرض مین باقی رہے اور چار دن زمانہ از ابتدا تا انحطاط اوسی حالت مین گذر جاتے ہین۔ جو بول زمانہ تزید مرض مین متغیر ہو جائے اور تغیر اوسکا روز بروز بڑھتا ہو وہ نہایت اسلیے کہ کبھی بول امراض وبائی مین جودت اور قوام اور لون اور رسوب مین طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب ہلاکت پہونچ جاتا ہے — یہ **بھی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر اوقات بیمار کے بول ردی ہوتے ہین قوام اور لون اور رسوب مین تو نیز دیگر علامات رداءت بول سے ظاہر ہوتے ہین مگر سبب اس خرابی کا دفع بحرانی ہوتا ہے خصوصاً امراض حادہ مین جو بسبب جگر اور نواحی بول کے پیدا ہون **علامات جو بول کی قلت اور کثرت سے لئی ہین** جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور ایک مرتبہ حبس بول اوسے عارض ہو یہ علامت بد ہے اور حمیات حادہ مین اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو ساتھ مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول محتبس ہو جاتے ہین اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج فضول بذریعہ بول کے کر دیتی ہے۔ اسیطرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت مین خلط اخلاط پر دلیل ہے اور یہ کہ مادہ بدشواری نضج کو

قبول کریگا۔ پس اگر حمیات حادہ نہون بلکہ خفیف حمیات ہون ایسی کیفیت بول کی منذر بطول مرض ہوتی ہے **علامات جو بول کے رقیق ہونے سے ماخوذ ہین** رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اوسوقت پیاس بہ نسبت معلوم ہوا کرتی ہے اور بلحاظ بحفظ پیشاب ہوا کرتا ہے اور باسانی دفع ہوتا ہے اور رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہے جو خروج مادہ کو مانع ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ کے اور ایسے وقت مین خروج بول کا بسہولت نہین ہوتا اور اس رقت مین خرابی بہ نسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رقیق امراض حادہ مین چند روز پے در پے آئے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول کی یکسان رہی موت سریع پر دلالت کریگا اسلیے کہ مواد جلد اور دماغ پر پہونچتے ہین لیس اپنے افعال سے معطل ہوجاتا ہے۔ اگر بول مین غلاظت پیدا ہو مگر مرض مین خفت عارض نہو اکثر یہ غلاظت بوجہ پگھلنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپید پانی بکثرت خارج ہوتا تزید حمی مین یعنے زمانہ صعود کلی مین نہ صعود نوبت واحد مین تو یہ رنگ اور کثرت بول ورم اعضای زیرین پر دلالت کریگا قوام بول مین بحث فصول آیندہ مین کیجاتی ہے اور جداگانہ اسکا بیان ہوگا۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ او سرخ کے ہمراہ جمع نہین ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو دو صورت سے خالی نہوگا یا کوئی شے معلوم اوسکا سبب اس رنگ کی ہے خواہ جو خلط کہ اوسکا رنگ بول مین ہے اسقدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے مصبغ ہے اسلیے کہ اگر اسکے مقدار مین کثرت ہوتی بول مین غلظ بھی پیدا ہوتا **علامات جو بول غلیظ القوام و کدر ہونے سے ماخوذ ہین** جسوقت بول رقیق حمی لازمہ مین غلیظ ہوجاے اور علامات جید موجود ہون بحران مرض کا بذریعہ عرق ہوگا اور علامات جید نہون اور تب احتراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد مین ہے۔ بول غلیظ کا صاف ہوجانا قبل بحران کے علامت جید نہین ہے اسلیے کہ یہ امر جنس مادہ پر دلیل ہے و نیز اس بات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہے۔ بول غلیظ یا کدورت جسمین کوئی شے تہ نشین نہو اور اوسمین قوام کی صفائی کسی طرح پر نہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریبہ کی اور ضعف حرارت غریزی پر دلیل ہے یعنی حرارت غریزی بوجہ ضعف کے نضج دینے کا نہین کرسکتی اور یہ علامت ردی ہے۔ بول غلیظ سے خصوصاً بروز چہارم پیشتر بحران حمیات اعتدالی یعنی ربیعی وغیرہ کا ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو **علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہین** بول سپید حمی حادہ مین میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول مین دلالت کرتا ہے۔ پس اگر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہے اوسوقت درد سر اور سرسام پیدا ہوتا ہے اور اکثر بطرف احشا کے رجوع کرتا ہے اوسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامات سلامت کی موجود ہون تو اوسکے اخراج بذریعہ قے پر دلیل ہوگا اور اکثر اخراج اوسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصاً اگر علامت قے کی نہو اور اوسوقت پیچ اور خراش اسہال سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اسکے کدورت اور علامات پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہے **علامات جو ماخوذ ہین ہر وقت سیاہ ہونے بول کی حمیات مین** ہر وقت بول سیاہ ہو امراض حادہ مین حکم بہلاکت مریض کا صحیح نہین ہے اگرچہ بول سیاہ بکمال خود علامت ردی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کی دیگر علامات ردی بھی موجود ہون مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ جمیع کی مادہ کو مستفرغ کرسکے اور اوس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض ہو جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث اوقات حیض کے ساتھ اخلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہین اسلیے بول سیاہ عورات مین اسلم ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بول

سیاہ جسقدر بمقدار مین کم ہو اوسیقدر برا ہے کہ دلالت فناے رطوبت پر کرتا ہے ایضاً جسقدر بول سیاہ امراض مین غلیظ ہو برا ہے اگر بول سیاہ مائل برقت اور بلطافت ہو اور اوسمین ثفل معلق ہو یعنے وسط مین ٹھہرا ہے اور بو اوسکی تیز ہو اور ظہور ان علامات کا بول مین امراض حادہ کے ہو ورم سر اور اختلاط عقل کے خبر دیگا تمام احوال ایسے بول سیاہ کا یہ ہے کہ رعاف خون سیاہ پیدا کرتا ہے اسلیے کہ مادہ تیز اور غالب ہی اور بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم ہو اور نہ بافراط ہو اور بطرف عضل اور مسامات کے دفع اور عرق سے پہلے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اوس بول سیاہ کے ہمراہ (جسمین کوئی شے معلق گول اور بلند رہے) عدم رائحہ یعنے مطلق کسی قسم کی بو نہو اور تمدد جنبین مین اور ورم شراسیف کو ہیجو اور عرق بارد موت مریض پر دلیل ہے اور اس طرح کا تمدد شراسیف مین تشنج پیدا او اسطرحکا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہے ـــــ

بول رقیق مائی جو مائل بسواد ہو بوجہ رقت کے طول مرض پر اور بوجہ سواد کے ردائت پر دلالت کرتا ہے ـ یہ بھی کہتے ہین کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کی براہ اور اوسے خواہش طعام کی ہو فوراً مرجایگا ـ بول سیاہ رقیق جسوقت مستحیل باشقر ہو جاے اور غلاظت بھی نمودار ہو اور با انہمہ راحت مریض کو پیدا ہو جاے تو مرض پر دلالت کریگا خصوصاً یرقان پر اسلیے کہ یہ تغیر اور استحالہ بو رقت سے بطرف غلظ کے اور سواد سے بطرف شقرت کے ہوا ہے نقصان حرارت اور وقوع نضج پر دلیل ہے اور نقصان حرارت اور رقت سے نضج کے ہمراہ خواہ اوسکے بعد خفت اعراض کی واجب ہی اور یہان مفروض ہے لیکن کہ خفت نہین ہوئی اسلیے کوئی مادہ جگر مین ضرور ایسا جا گیر ہوا ہے کہ اوسکا تنقیہ نہین ہو سکتا اور بوجہ اوسکے سدہ واقع ہو گئے ہین بلکہ اگر یہ مادہ بمدت بہت جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کریگا ـ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ مین تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل مین خارج ہو اور اوسکے ہمراہ درد گردن بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے عورات مین یہ بول بنسبت مردون کے اسلم ہوتا ہے

علامات ماخوذہ حمرت بول کی امراض حادہ مین جسوقت بول سرخ مین رقت ہو اور دیگر علامات اچھی اوسکے ساتھ پاے جاتین بحران کے جلد واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہے ـ مگر بہر حال مین التہاب شدید پر دلالت اسکی ضرور ہے ـ رقت بول مع سرخی کے امراض حادہ مین درد سر اور اختلاط عقل پر دلیل ہے ـ بول سرخ غلیظ امراض حادہ مین اگر تھوڑا تھوڑا اور بتواتر بالوی بدبرآمد ہو خطرناک ہی اسلیے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اضطراب پر و نیز عجز طبیعت پر دلیل ہے لیکن اگر بکثرت برآمد ہو اور ثفل زیادہ ہو دلالت کریگا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کر دیا خصوصاً حمیات مختلطہ مین ـ محض خون کا پیشاب امراض حادہ مین قاتل ہے اسواسطے کہ امتلاے شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسمین تیزی اور غلیان ہو اور ایسے ہی بول سے خوف اوس اختناق کا ہوتا ہے جو بسبب امتلا ہیجان و لیف قلب کو پیدا ہوتا ہی اگر یہ خون بطرف قلب کو متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہوتا ہی اگر اسکا میلان بطرف دماغ کے ہو ـ جو بول نہایت سرخ ہو اور حمیات اعیائی ہون اوسمین اگر خلط پیدا ہو جاے تو بعد اوسکے ثفل بکثرت ایسا ظاہر ہو جو تہ نشین نہو سکے اور تہ مین بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلیے کہ مادہ عاصی ہی قبول نضج نہین کرتا اسی جہت سے ابتدا مین غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا اور رسوب باسہولت پیدا ہوا اسکا بحران بذریعہ عرق کے ہوگا اسلیے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہے اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کے ہوتا ہے فرق اسمین اور بول یرقانی مین یہ ہی کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہین کرتا خلاصہ یہ ہی کہ بول سرخ جسکا ثفل بھی سرخ ہے [illegible] خام اور حاد پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جسوقت شدید نہو اور مائل بکدورت ہو ـ بول اشقر حمی حادہ مین

جسوقت مائل بسیاہی یا سپیدی ہو جاوے ردی ہے اسلیے کہ سپید ہونا اشقر کا سر کیطرف صعود مادہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اسکا تیزی کیفیت مرض پر علامات جو رسوب سے ماخوذ ہیں جو رسوب کہ اوسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ پر دلالت کرے ردی ہے اور نہایت ردی وہ رسوب ہے جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوں کیونکہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ پر جسبب قادر نہوئی کہ اجزا چھوٹے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ ملاست یعنی چکنا ہونا رسوب کا اکثر خوبی حال پر دلالت کرتی ہے بہ نسبت بیاض کے پس اکثر جسکے بول میں ثفل چکنا ہو زندہ رہتا ہے اور جسکا ثفل سپید ہو مرجاتا ہے بشرطیکہ ثفل بعض مختلف ہو اور اجزا اوسکے پراگندہ ہوں اسلیے کہ قوام کی درستی سے قابلیت دفع ہونیکی زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت درستی رنگ کی اور ایضاً ملاست ثفل دلالت کرتی ہے کہ اخلاط مرض سے زیادہ متاثر نہیں ہوئے جیسے کہ رسوب جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جاتے ہیں دلالت کرینگے کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب میں زیادہ کیا اور مرض نے اوسمیں کچھ فعل نہیں کیا۔ رسوب جو بطور کف اوپر سے ہو کہ اوسکی سپیدی میں اجزاء ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بسبب ردی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے۔ رسوب خام بھی ردی ہے۔ جس رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک ہو افضل ہے اوس رسوب سے جسکی اوپر کی جانب مسطح اور بستہ ہو اور ایسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا منتہی قریب ہے اور مرض حاد ہے۔ جس رسوب سے پہلے رقت بول نہوا ور ثفل سفید نہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خلط میں کثرت ہے مگر اسپر دلالت نہیں ہے کہ خلط میں نضج بھی ہے بلکہ نضج اوسوقت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ نضج کے آوے اور ابتدا میں بول رقیق ہو اور پہلے رسوب کم ہوتا ہو اور بعد نضج کے زیادہ ہوا ہو اور سپید ہو یہ باتیں نہوں دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل بکثرت ہے اور مرض بھی ثقیل ہے۔ اسیطرح رنگ میں زیادتی بدون رسوب کی خیریت اور نضج پر دلالت نہیں کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی بجہت الم اور شدت حرارت اور گرسنگی کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ بھوک میں رنگ بول کا بڑھ جاتا ہے اور ثفل کم ہو جاتا ہے۔ رسوب سرخ کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے اور ہمراہ رسوب سرخ کے حمیات محرقہ میں کرب اور غم بھی پایا جاتا ہے اگر رسوب سرخ چالیس دن برابر پایا جاوے مرض میں طول ہوگا اور بحران کی امید ساٹھ دن تک ہوگی ایضاً رسوب سرخ جو متعلق ہو اور اسکو میلان اوپر کیجانب ہے جسوقت لطیف بول میں پایا جاوے امراض حادہ میں اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ رہے خوف ہلاکت کا ہے اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے اور سفید ہو جاوے سلامت مریض پر دلیل ہوگا۔ جو رسوب بشکل پارہ گوشت کے حمیات حادہ میں بدون دلائل نضج کے پیدا ہو اس بات پر دلیل ہے کہ اعضا سے کٹ کر گرتا ہے اور گردہ سے نہیں۔ اور اگر اسوقت نضج موجود ہو اور تپ ایسی نہو جو اعضا کو گھلادے حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ میں بیان ہوا دلالت کریگا۔ جو رسوب مشابہ مچھلی کے چھلکوں کے سفید اور سخت ہو اور علامت نضج کی نہو اور تپ بھی حادہ ہو دریافت کرنا چاہیے کہ تپ نے پٹھے اور ہڈی اور رگوں کو پگھلا دیا ہے۔ اگر یہ باتیں نہوں تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہیے۔ رسوب نخالی یعنی بشکل بھوسی کے بھی مثانہ کے چھلنے پر دلالت کرتا ہے اور اس بات پر کہ تپ اشد اور عمق بدن سے نکلتی ہے۔ اور فرق درمیان اوس رسوب کہ جو مشابہ پوست ماہی کی ہو اور درمیان رسوب نخالی کی یہ ہے کہ نخالی میں باوجود علامات الم مثانہ کی نضج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہے

علامات جنکا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے بول اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے

بول اون علامات کا حکمی بول سے مذکور ہوتا ہے۔ بول دہنی وہ بول ہے جسکا رنگ اور قوام مشابہ تیل کے ہو اور یہ بول اگر چہ

ردی ہے لیکن جسوقت اور دلایل سلامت پر دلالت کرین اس بول سے کچھ اندیشہ نہین ہے۔ ہان اگر رسوب زیتی ہو تو نہایت ردی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ رسوب خالص زیتی ردی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیل کے رنگ مین زردی اور سرخی ملی ہوئی نظر آوے۔ جسوقت زیتی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہے جیسا حکیم روفس نے دیکھا ہے زیتی مین سب سے بدتر یہ ہے کہ ابتداے مرض مین ہو اور جسوقت دلائل رداوت کے موجود ہون اور چوتھے دن بول زیتی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مر جانے کی خبر دیتا ہے اور بدون علامات ردی کے ساتوین روز جو بول دفعۃً محمود سے متغیر ہو کر علامات ردی پیدا کرے امراض حادہ مین موت پر دلیل ہو اسلیے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہے جو دفعۃً بوجہ صعوبت اعراض کے پیدا ہو۔ بول دہنی بتغیر اختلاط عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے۔ جس بول مین خون کے خشک ٹکڑے حمی حادہ مین برآمد ہون اگر اوسکے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت ردی ہے پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت ردی ہے۔ خون کا پیشاب حمی حادہ مین بدون شدت اور احتراق اور شگافتہ ہونے اوعیہ خون اور اون رگون کے جو بنام جداول ملقب ہین نہین ہوتا اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت حرارت کے ہوتا ہے۔ بول سپید اور رقیق جسمین رسوب نہین اور سحابہ یعنی لکہ ابر سا ہو اور اوسکا رنگ زرد ہو خطرہ عظیم پر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اسکی دلالت اضطراب اور بشدت تیزی مادہ پر ہوتی ہے۔ بول سیاہ رقیق کے احکام فصل سابق مین بقدر کفایت بیان ہو چکے۔ بول رقیق اشقر ابتداے حمیات حادہ مین جسوقت متغیر بطرف سپیدی اور غلظ کی ہو جاے بعد اوسکے متکدر باقی رہے اور تیرہ رنگ مثل ابوال خر کے اور بدون قصد نکلنا شروع ہو اور بیداری اور قلق بھی ہو دونون جانب کو تشنج پر دلیل ہوتا ہے کہ اوسکے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ حالات جیدہ ان علامات پر غالب نہون اسلیے کہ بول اشقر مین رقت اسکے بدون غلبہ خلط صفراوی اور حار کے نہین ہوتی اور اوسمین غلاظت اور تیرگی بدون صعوبت مرض کے پیدا نہین ہوتی اور بدون کہ اضطراب احوال مادہ مین ہو۔ بعض اطبا کا قول ہے کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار مین تھوڑا ہو نہایت ردی ہے خصوصاً اگر محموم کو مرض عرق النسا کا بھی ہو۔ علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہین جسوقت وہ مریض جو مبتلا حمی حادہ مین ہے دفع بول قلیل پر قادر ہو اور بخوبی اخراج بول نکرسکے اور بروقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ خواہ ورم آلات بول مین نہو اور نبض مین تواتر اور ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہے اگر حمی دائمی حادہ مین بول کا احتباس ہو جاوے اور درد سر کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز پر ہے۔ جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف مین جسکے اعراض مین سکون ہے برآمد ہو دلالت رعاف پر کریگا۔ پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کریگا جو دماغ پر طاری ہوئی ہے اور تپ خفیف اور سبک ہو کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات مین خارج ہو سبب اوسکا ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ مین ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدا نہوگی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک پہونچے اور اوسکی اذیت مین اعضاے عقل بھی شریک ہون مثل مثانہ وغیرہ کے۔ علامات ردیہ جو بول مین جانے ہین بول مائی اور اسود اور بدبو اور غلیظ ردی ہے اور جو بول کہ اوسکے نیچے اوپر تک مثل دخان کے ظاہر ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہے ایضاً جو بول کہ اوسکا رنگ مثل ماء اللحم کے ہو اور بدبو اور بہت غالب ہو قتال ہے ۱۲ علامات ردیہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ اون مین سے کون قتال ہے جسوقت فواق اور نفس یعنی مروڑا اور اختلاط عقل مجتمع ہو یہ علامت قتال ہے جسوقت تغائر بدن کا لمس مین ہو اور بول مین بھی

اختلاف پایا جاوے اور سستی اور درستی کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہوگا کہ طبیعت مبتلای اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہے کہ اون کی
مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقاومت ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کردیگی جسوقت بھی لازم ہین برودت ظاہر جسم کی اور سوزش
اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی یکجا ہوں پس مرض قاتل ہے جسوقت دانت بجنے کے ساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض قریب
ہلاکت ہوگا ۔ اگر بیمار کو دفعۃً اسہال سوداوی عارض ہوا اور شکم مین سوزش اور لذع اور الم جو سوزش پیدا کرتا ہے پیدا ہوا اور خفقان
اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض کے ہے جسوقت پیشانی سے عرق سرد برآمد ہوا اور ناخن زرد ہوجاتین خواہ سبز
صورت مین ناخن کے تغیر پیدا ہوا اور زبان مین ورم ہوجاوے اور زبان پر خواہ بدن مین کسی اور جگہ پھوڑے سیاہ یعنی نئی طرح کے
دانے پیدا ہوں پس موت قریب ہی ۔ جسوقت اطراف تمام سرد ہین درد ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور باوجود اسکے آنکھ
کی حرکت تیزی ہو خرابی اور لون خالی کی ضرور امید کرنی چاہیے اسلیئے کہ اختلاج ریاح ناضجہ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم شدید
اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہے عرق کثیر اور نبض جسمین ضربت شدید متصل حرکت عظیم کی ہو ہمراہ مرض حمیات کے
ہوتی ہے ۔ پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون احشا تک نہین پہونچتا بلکہ فقط ظاہر مراق مین ہوتا ہے اور
یہ ضربان مضر نہین ہے اگرچہ ورم بھی اوسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم بافراط عظیم ہو البتہ اوسوقت ضربان مضر ہے ۔ اگر یہی حال
ضربان وغیرہ کا بیس دن تک برابر رہے اور ورم اور تپ مین تسکین پیدا نہو ظاہر ہے ورم پھٹ کر خون جاری ہوگا اور بغیر
اذیت سے مریض کو نجات اسطرح ہوتی کہ بول بکثرت برآمد ہوتا ہے اور مادہ ورم براہ بول دفع ہوجاتا ہے اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف
خصوصاً پاؤن کیطرف دفع ہوتا ہے جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہوگئے ہین جسوقت اون مرضا کو نفس متواتر اور غشی عارض
پس قریب موت پہونچتے ہین اور چار گھنٹے سے زیادہ نہین رہ سکتے ۔ جسوقت کوئی شخص جو کہ محرقہ مین گرفتار ہوا اور دفعۃً خفقان اور
سکون حرارت مین بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ نہ کسیطرح کا استفراغ نظاہر ہوا اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا
ظاہر ہوا اور نہ ہوائے گرم سے بطرف ہوائے سرد کے اسی شہر خواہ دوسرے شہر مین گیا ہو اور باوجود اسکے نبض کی سرعت فوراً گھٹ جاوے اور
سکون پیدا ہوجاوے حکم اوسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے ۔ جسوقت کوئی مریض تپ مین مبتلا ہوا اور دفعۃً اوسکا قلب بیٹھ گیا
اور قبض شکم بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو عنقریب مرجاویگا ۔ جو کوئی مرض گرم مین مبتلا ہے اور پہلے پیشاب اوسکا
اسقدر لطیف ہوتا ہو بعد ازان غلیظ ہوجاوے اور اجزا مین پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہوا اور رنگ بول کا سیاہ ہوا اور ایسا ہی
متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدہے کا پیشاب ہو اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی زیادتی ہوکر
اوسکے بدن کی دونوں جانب مین تمدد ظاہر ہوگا بعد ازان مرجاویگا ۔ کہتے ہین کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر بلا تغیر
[illegible] اوسکی مانند ہوجاوے اور پھر کف بھی نمودار ہو بعد ازان ناک سے دونوں طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت [illegible]
اور ردی ہے ۔ بعض ایسے علامات ردیہ جو براہ تجربہ اطبا نے ذکر کیے ہین اور قیاسی دلائل سے اونکا اثبات بہت دشوار ہی
ہو سکتا ہے ازانجملہ یہ ہے کہ جسب کسی آدمی کی ورید شہریانی پر جو گردن مین ہے ایک دانہ مشابہ کدو دانہ کے برآمد ہوا اور اوسکے گرد
سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہوں اور شیرین چیزوں کے کھانیکی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مرجاویگا
کہتے ہین اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سرخ اور سفید پیدا ہوا اور اوسکی آنکھون مین خارش بشدت پیدا ہو پھر [illegible] مرجاویگا

جس شخص کے جسم میں دانہ مثل مشور کے اوسکی آنکھ کے نیچے برآمد ہو دسویں روز مر جائیگا۔ اور جو مریض شیرینی کو بہت دوست رکھیگا اور خصوصاً حلوای شیرین کو۔ کہتے ہیں مرض شدید کوئی کیوں نہو اگر دفعۃً عارض ہوا اور اوسکے بعد قے یا خلفہ عارض ہو دلیل موت کی ہے۔ کہتے ہیں جسوقت محموم خواہ اور کسی مریض کو ورام یا قرحہ نرم عارض ہوں بعدازاں اوسکی عقل زائل ہو جائے مر جائیگا۔ کہتے ہیں جب کسی آدمی کے بدن میں خواہ چہرہ میں [illegible] دھبا پن عارض ہوا اور اوسمین درد نہوا اور اول میں اس مرض کی ناک میں کھجلی پیدا ہو دوسرے روز مر جائیگا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہیں اگر کسی شخص کے زانو پر مثل کوے کے دانہ گول اور سیاہ پیدا ہوا اور اوسکے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مر جائیگا اسی روز اوسکی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامت اوسکے موت کی یہ ہے کہ سر پسینا نکلے **علامات طول مرض** طول مرض یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے خواہ تدبیر میں غلطی اور بے قاعدہ کرنے سے اور بہر حال طول مرض میں فم معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اسلیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی فم معدہ میں آجاتی ہے علامات طول مرض کی نضج میں دیر اور تاخیر ہونی اوس قسم خاص کے نضج میں جس سے نضج پر استدلال کیا جاتا ہے یا رسوب اور تہ نشین ہونے میں ثقل کی تاخیر ہو جو متعلق رہتا ہو خواہ ہمیشہ رسوب احمر برآمد ہو ایضاً لاغری بدن اور چہرہ کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے۔ اسیطرح اگر مرض حاد میں نبض عظیم اور چہرہ پھولا ہوا ہو مگر ایسے منتفخ نہیں ایسے کہ دبلے نہو سکیں۔ دریافت کرنا چاہیے کہ تحلیل مواد کم ہوتا ہے اور مرض میں طول ہوگا۔ اگر بحران کی علامات قبل نضج مادہ کے پیدا ہوں اور قوت ساقط نہو خواہ علامات موت کی پیدا ہوں مرض میں طول ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف دلانے والی چیزیں اور آلام جو بروز بحران واقع ہوں اور اوسکے ہونے سے کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہیں تو مرض میں طول ہوگا خصوصاً اگر یہ علامات ابتداء مرض سے شروع ہوں اور آخر مرض میں ظہور ایسے علامات [illegible] کا اچھا ہے اور کثرت سے برآمد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے جسوقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کے لیے حرکت کی ہے اور بوجہ تحریک کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہے خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامات جید پیدا ہوں یا علامات ردی ہمراہ ان استفراغات کے موجود ہوں طول مرض پر دلیل ہونگی۔ اگر رسوب سرخ چالیس دن تک برابر باقی رہے اور سپید نہو خبر طول کی دیگا تا اینکہ امید بحران اور زوال کی ساٹھ دن تک نہوگی ابتدای مرض میں [illegible] دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر علامات طول مرض کے اوائل مرض میں پائے جائیں اونکی دلالت قوی نہیں ہے مثل اون علامات کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جائیں اور طول مرض پر دلیل ہوں۔ اگر ایسی علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہوں اور انکے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض میں مشتبہ ہوا ہو تو حکم انذار میں تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن ہیں اور یہ دن منذر کس دن کیواسطے ہے اور جو ایام اوپر کے مذکور ہیں اونکی مراعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور [illegible] اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور ترتیب اور تقدم و تاخر میں اور اونکی اوقات میں نظر کرنی چاہیے خصوصاً منتہی حمیات حادہ اور اون حمیات کی طول اور قصر میں کہ یہ امور از قسم حرکت میں خواہ از قسم سکون اور جیسا مناسب بحال علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے **علامات اس بات کی کہ مرض بذریعہ بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلیل** اگر قوت قوی ہوا اور مرض میں حدت ہوا اور نوبتہاے مرض میں تزاید ہو مقدار اور

کیفیت نوبت کی بڑھتی جاسے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بحران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث نہو اور اسیطرح نضیج خواہ عدم نضیج کے علامات بالکل اور خوف دلانے والے موجود ہون اور اونکے ذریعہ سے عجلت انقضای مرض خواہ وقوع موت دریافت ہو وہ مرض بذریعہ بحران کے رفع نہوگا اور اگر اشیاء مذکورہ از قسم تنگی قوت اور اشتداد نوائب کم اور کیف مین برعکس سابق ہون اور علامات ابطاء کے موجود ہون مرض مین طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلیل کے ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلیل ہو جائیگا۔ اور اگر بعض امور مقتضی طول کے ہون اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جاسے ایسی صورت مین بحرانات مرض کے ناقص ہونگے اور اوقات مین تاخیر اور قسم اونکی انتقالی ہوگی۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعیّن کرنے والے علامات ہر ایک قسم کے کیا جاتا ہے **احکام نکس کے** نکس ورد دوبارہ واپس آنا مرض اول کا سبب ہی بقیہ مادہ ہے جو بعد ضعف قوت کے ہو کر اوسکے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کی ہوتے ہین۔ اگر سوء تدبیر مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اوس نکس کے جو خود بخود باوصف صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ اون خطاؤن کے جو موجب نکس ہوتی ہین مسخنات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤن کا جنسے اشتہای طعام اور زود ہضمی کی بہت جلد ہو جای جیسے گلقند عسلی یا قرص ورد خواہ اور جوارشات جنمین تسخین زیادہ ہے جو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہ جاتا ہے اور اوسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ صناعت سے نہو نکس پیدا کرتا ہے۔ **علامات نکس کے** جس شخص کی تپ بحران کے بلکہ بحران تام اور جید ہو کر نہ جاسے خصوصاً اگر بحران بذریعہ جدری یا یرقان خواہ بذریعہ عرق کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور پھر تپ مین سکون اور خفت پیدا نہو نکس واقع ہوگا۔ کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غشیان سے کیا جاتا ہے اور خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ مین اسطرح کہ غذا ترش ہو جاوے خواہ بطرف دخانیت کے مائل ہو اور تمدد شراسیف مین اور نواحی جگر مین طحال مین انتفاخ پیدا ہو اور نوم مین فساد واقع ہو اور بیداری دیر تک ہو اور پیاس مین شدت ہو اور چہرہ پر تشنج زیادہ پیدا ہو کہ بالخصوص یہ علامت نکس کی بہت بڑی ہے اور خصوصاً تشنج اوپر کی پلک مین علی الخصوص ورم اس پلک کا اسیطرح اوسکا باقی رہنا اگرچہ تشنج چہرہ کا زائل ہو جاوے۔ منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نکرے اور بوجہ تغذیہ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہو خصوصاً اگر ایسی اعراض روز بروز انکا ظہور اور اشتداد بروقت نوبت اوس مرض کو جو پہلے تھا ہوا کرے۔ کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہے اگر نبض مین سرعت اور تواتر باقی رہ جاسے اور خراجات بحرانی جو برامد ہو کر اندر کیطرف غائب ہو جاوین اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اگر اوسمین کسیقدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ شقرت یا حمرت سے باقی رہ جاسے یا خام ہو کہ نہ اوسمین تعلق ہے اور نہ رسوب ہو۔ الغرض استدلال بذریعہ بول اوسوقت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہونچا ہو۔ بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت ہے بہ نسبت اور بعض فصول کے جیسے خریف کہ اوسمین نکس زیادہ واقع ہوتا ہے بہ نسبت اور فصلون کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے ہین اور اونمین اعانت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات اور اورام اگر بعد اونکے زوال کے کسیقدر التہاب حرارت باقی رہجاسے احشا مین خواہ صرع اور سدر یا دوار گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہین اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلہ سے پیدا ہون مثل ربو وغیرہ اور امراض نفس کے **اسباب موت کے** موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شی ہے جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوتا ہے خواہ ایسا سبب جو قوی کو منحلل کر دیتا ہے پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہے یا فساد مزاج قلب کیوجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید سے یا افراط کسی کیفیت مین کیفیات چہارگانہ سے پیدا ہو جاسے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی زہر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا

بوجہ ضیق اور اختناق کے پیدا ہو برسام کے مریض اگر بوجہ عدم تنفس کے مرجاتے ہین اسواسطے واجب ہے خیال اس امر کا کہ وہ چت لیٹنے پائین اور اونکی حلق خشک نہونے پاوے۔ اقسام موت کی جو حمیات مین واقع ہوتین ہین اور علامات کیفیت موت مریض کی ازین قبیل وہ موت ہے جو ابتدائی نوبت مین تپ کی بوقت تزید یا ورود دورہ حمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حمیات اورام باطنہ مین جسوقت انصباب فضول کا بطرف باطن کے دفعتہً ہوتا ہے اور ایسے خبیث امراض مین جنسے طبیعت بوجہ خباثت کے گریز کرتی ہے بروقت حرکت اولی امراض کی کہ اوسوقت قوت ان امراض کی زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو تو زیادہ گریز کرتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کیفیت کی تمثیل مثل خنق کے ہے خواہ جیسی بہت سی لکڑی آگ کو بجھاوے۔ ازین قبیل وہ موت ہے جو نتیجہ نوائب حمی مین بوجہ شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہے۔ تیسرے قسم کی موت وہ ہے جو زمانہ انحطاط مین پیدا ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص مین ہوتی ہے نہ زمانہ انحطاط کلی مین اور سبب یہ ہے کہ طبیعت زمانہ انحطاط جزئی مین گویا بیخوفی کیحالت مین ہوتی ہے اور حرارت منتشر و متفرق ہو کر بوجہ اطمینان خلع مادہ مرض کے حافظ قلب یعنی روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب مین ہے (اور اوسکی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات مین تھی) اوس سے جدا ہو جاتی اور ایسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہے۔ اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفعتہً مرجاتے ہین اور بعض لوگ بتدریج اور آہستہ آہستہ مرتے ہین اور کبھی انحطاط مین زور آور قریب بھی ہو جاتا ہے کہ قوت مین استرخا اور تحلل حرارت عزیزی کا ہوتا ہے اسوجہ سے گمان انحطاط حقیقی کا ہوتا ہے مگر نبض دونون انحطاط کی الگ الگ ہے انحطاط واقعی اور صحیح مین نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کاذب کی نبض مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہے انحطاط حقیقی مین نبض مستوی اور انحطاط باطل مین مختلف ہوتی ہے اور نظام صحیح سے خارج ہو جاتی ہے اور انحطاط کلی مین مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کی جو خارج سے طاری ہون نہین ہوتی اور مریض کا ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہے جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو تعب پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور کبھی ایسے اسباب انحطاط جزئی مین ہوتے ہین ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار نمودار ہوتا ہے۔ جدری مین آدمی اکثر زمانہ انحطاط مین مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تنہا سر اور گردن مین برآمد ہوتا ہے یا فقط سینہ مین اور اگر جلد علیل یا بدن مین خشک ہوا اوسوقت موت بعد عرق کے نہوگی اور اگر جلد تر ہو اوسوقت یہ موت بعد عرق کے واقع ہوگی۔ اکثر موت جو امراض حادہ مین ہوتی ہے اوسیوقت ہوتی ہے جسوقت بحران جید امراض سلیم مین ہوتا ہے مثلاً اگر بحران مرض کا ازدواج مین ہوا تو موت بھی ازدواج یعنی جفت مین ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق ہو تو موت بھی افراد مین ہوگی کبھی جاننا ضرور ہے کہ غب لازم مین موت بروقت منتہی نوبت کی ہوتی ہے اور اوسوقت ہمراہ مرض کے اعراض ردی پیدا ہوتی ہین جیسے اختلاط عقل اور شدت کرب اور سبات اور ضعف نبض ہم کا ابتدا اوسکے پیدا ہوتا ہے اور آنکھوں مین تاریکی اور وجع فواد اور قلق اور بلغمی تپ کے اول نوبت مین موت واقع ہوتی ہے کہ بدن مین گرمی پیدا نہین ہوتی اور نبض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی ردی اور سبات اور کسل مین اشتداد۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس تپ مین جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہے موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزید کا یا منتہی کا۔ اور موت زمانہ تزید مین جو ظاہر ہوا وہ محقق ابھی کہ منتہی نہین ہوا سمجھا ہے کبھی کبھی واقع ہوتی ہے۔ اگر علامات موت کے وقت بوقت نضج اور زوال دیکھے جاتین اور نہین دلائل کے نظر سے جو ہم بیان کرچکے اور پائے جاتین پھر کچھ خوف نکرنا چاہیے اور اگر پائے جاتین حکم وقوع موت کا کرنا چاہیے

— پھر اگر باوجود علامات مذکورہ بالا کے اور علامات ردی بھی پائے جائیں موت کی اسباب سے رنجیدگی زیادہ کرنا چاہیے اسلیے کہ وہ علامات اس حکم ظنی کی تقویت کرینگے اکثر اگر نوائب افرادی ہوں ساتوین روز بیمار مر جائیگا اور نوائب ازواج ہوں چھٹے دن خصوصاً اگر مرض کی حرکت سریع ہو **علامات موت کے بغیر بحران کے** ضعف قوت میں پیدا ہونا اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہونا اور علامات نضج میں تاخیر ہونی خواہ مرض قوی ہو حرکت اوسکی بطی ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع ہوگی اور اگر یہ سب مجتمع ہوں دلالت زیادہ ہوگی **بیان حالات کا جو ضعیف اور نقیہ لوگوں کو لاحق ہوں** ناقہین یعنی وہ لوگ جو بیماری سے صحیح ہوں مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگوں کو نکس مرض بیشتر ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ باب نکس پائے جائیں اور کبھی انکی قوت شدید خواہ ضعیف ہو جاتی ہے اگر تدبیر مناسب بحال انکے جیسے ہم آیندہ ذکر کرتے ہیں کیجائے اور یہ بھی ایک امر انکو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ انکو نہیں پہونچتا اور نہ انکے بدن میں طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خراجات انکی بدن میں اکثر پیدا ہوتے ہیں اگر تنقیہ انکے بدن کا بخوبی نہوا ہو اون اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی انکے بدن کی بعض اعضا میں فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اوسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی انکو ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں جو بہ نسبت امراض سابقہ کے اضداد متصور ہوتے ہیں اگر تدبیر بالضد بہ نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً ثقل زبان اور فالج اور قولنج بارد اور سکتہ اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر ترطیب میں مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہوگئی ہو اور اکثر خارش انکے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور بہنگام پانی میں نہانے سے زائل ہو جاتی ہے اور انکے بال اکثر سپید ہو جاتے ہیں اسلیے کہ بوجہ کثرت حرص اور آز کے غذا کا شعور انہیں باقی نہیں رہتا اور رطوبت غریزی جو بالوں کو سیاہ پانی رکھتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہو جاتی ہے پھر جب اونکی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہو جاتے ہیں جیسے کھیتی خشک سینچنے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے **تدبیر ضعیف لوگوں کے واسطے** ناقہ کی تدبیر میں نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شے کا استعمال بہ نرمی کیا جاے اور کوئی غذاے ثقیل اوسکے بدن پہ وارد نہ کیجاے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہیں حتی کہ سخت آوازیں وغیرہ سے بھی اوسکی حفاظت پر ضرور ہے اور بتدریج ریاضت معتدل تک اوسکو پہونچانا چاہیے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت اوسکو نافع ہے اور بہت سود مند ہے اور ایسی تدبیر میں مشغول ہوں کہ خون اوسکے بدن میں زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ اوسی ایسے حال پر چھوڑیں کہ فرحت اور سرور میں بسر کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھیں شراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور تیز ہو سب سے زیادہ ناقہ زیادہ قابل ممانعت کے ہے توسیع غذا میں جسکا بحران پوشیدہ ہوا تھا یعنی حالت مرض میں جو بحرانات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص نکس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اسواسطے افراط غذا اور غذاے ثقیل سے اوسکو باز رکھنا چاہیے اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ مادہ کا بھی حالت نقاہت میں ہوتا ہے مناسب ہے کہ اسہال لطیف سے اسکے مادہ کا اخراج کریں خصوصاً اگر براز میں غلبہ صفراویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ و قوام کیطرف مائل ہو جس خلط سے تپ اوسکے بدن میں پیدا ہوئی تھی اور اشتہاے طعام میں خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت پیدا ہو ناقہ کو ہر ایک تعب سے راحت دینی چاہیے اور اوسکی قوت بڑہانی چاہیے مگر بہ نرمی بعد ازاں استفراغ کرنا چاہیے اور کبھی احتیاج مسہل اور تقویت کے ساتھ ہی ہوتی ہے

تو پھر اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا اسکے کیجاتی ہے بلکہ غذای دوائی جو مسہل ہو جیسے شربت ورد اور گلقند وغیرہ سے کیجاتی ہے یا اونمین قوت ادویہ مسہلہ کی بھی شریک کرین جو مسہل ہون اور غذای دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض کے ہون جیسے آلوی بخارا اور تمر ہندی شیر خشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کے واسطے اور کبھی ادرار بول سے نفع ہوتی ہین کہ فقد ادرار سے انکے عروق کا تنقیہ ہوجاتا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہوجاتا ہے جیسے خیارین گوکھرو وغیرہ — فصد کی حاجت ناقہ کو بہت کم ہوتی اور خون کے اخراج سے بے پروا ہو مگر کبھی اسکی بھی ضرورت ہوجاتی ہے اور اسپر انتفاخ چشم اور پھولنا رگون کا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات غلبہ خون کی بھی دلالت کرتے ہین خصوصاً اگر تپ کا کسیقدر بقیہ معلوم ہو کہ رگون مین اوسکا مادہ ابھی کسیقدر باقی ہے اور ہونٹھ مین چھالے برابر ہون — کبھی طبیب کو حاجت فصد محمودہ کی ہوتی ہے بنظر رداءت خون کے کہ اوسمین کسیقدر خاکستر اخلاط ردی کا باقی رہ جاتی ہے اوسوقت اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر اسپر لو واجب ہوتی ہے — مگر اس تدبیر مین مناسب یہ ہے کہ جو استفراغ از قسم مسہل خواہ فصد وغیرہ کے کیا جاے اوسمین رفق اور نرمی ملحوظ رہے اور ورزش کوئی تحریک نہ کیجاوے — دن کو سونا بیشتر ناقہ کو مضر ہوتا ہے کہ اوسکے بدنکو ڈھیلا کردیتا ہے اور کبھی مفید بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت غریزی مین انتعاش اور قوت پیدا کرتی ہے اور جس ناقہ کو نیند مفید نہین ہوتی اکثر اوسکے بدن مین شبہ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور حار غریزی مین کسر قوت پیدا ہوتی ہے — مقتضای احتیاط جمیع ناقہون مین خواہ اونکے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہون کہ نہون یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی نسبت اونکی حالت مرض مین جاری رہی ہے مثل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑی دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کے جو روز بحران حالت نقاہت مین آنیوالا ہے اوس دن تک تدبیر غذای وہی جاری رہے جو پہلے ہو رہی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اوسکے کے افزایش غذا مین ایسی کیجاے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو — اور جو ناقہ کہ اوسکا بدن بخوبی اخلاط سے پاک ہو اور نیز وہ شخص کہ جسکی تپ سلیم تھی اور ردی نہ تھی اوسکی حقمین یہی بہتر ہے کہ تلطیف تدبیر کیجاے ورنہ اوسکے بدن مین کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی اور اوسکا حال ابتر ہوجائیگا اور جو شخص لاغر اور ضعیف ہوگیا ہو بہت جلد اوسکو فربہی اور خوشحالی کیطرف لانا چاہیے اسلیے کہ قوت اوسکی باقی ہے اور جسکا بدن پاک نہو اوسکی تدبیر تصفیہ بھی دیر مین کرنی چاہیے — اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ نہو اوسکے معدہ مین امتلا بھی موجود ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نکرسکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے اور جسقدر اوسکی طبیعت قابل قبول غذا کی ہے اوس سے زیادہ کھاکر نادرا اوسکے ہضم پر نہین ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اوسکے بدنمین بٹھاتی ہے یا اوسکو کرمین امتلا الا کثیرہ موجود ہین کہ طبیعت اونکی تدبیر مین مصروف ہے اسلیے ہضم کیطرف توجہ نہین ہوتی ہے یا اوسکے معدہ کی قوت ساقط ہوگئی خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت غریزی ساقط ہوگئی پس غذا مین تغیر بخوبی نہین کرتی کہ جس سے طبیعت اوسمین امتیاز کرسکے اور ایسے لوگ اگر اول صحت مین خواہش طعام کی کرتے ہین آخر اونکا حال یہ ہوتا ہے کہ اونکی اشتہا ساقط ہوجاتی ہے اسواسطے کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کے روز بروز بڑھتی جاتی ہے — اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہوجاے تو یہ بہت خوب ہے اس سے کہ پہلے اشتہا زیادہ ہو اور پھر کم ہوجاے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکسان رہے اور باوجود تغذیہ کے بدنمین تغیر بجانب قوت اور فربہی کی نہو تبین قوت اشتہائی اور قوت الاشتہا یعنی عصب کی جو کہ معدہ کو حس سے طرف فم معدہ کے آیا ہے

ساقط نہیں ہے بلکہ صحیح ہے مگر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنے قعر معدہ کی ساقط ہے اور ضعیف ہے ۔ مناسب ہے کہ ناقہ کو بتدریج گوشت بچہ اور [illegible]
چوزہ ہای مرغ سے گوشت حدیث یعنے بچہ گاو کا کھلاوین اور عادت پر اوس شخص کی مقدار خواہ مرغوب غذا میں نہ دین [illegible] جب تک کہ عروق
مین بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ ابھی بعض عروق کا باقی ہو ۔ تکثیر سے کبھی تشنج امعا پیدا ہوتا ہے جبکہ ضعف امعا کو اسیطرح
اور ترش چیزون کی استعمال سے منجملہ تدبیر ناقہین ایک تدبیر یہی ہے کہ اونکو ہوا ے مخالف مرض کیطرف لیجاوین بہ نسبت اوس ہوا کے جہان
اونکو مرض لاحق ہوا تھا منجملہ تدبیر ناقہین کی مراعات اوس چیز کے ہر وقت کرنی ہے جسکا خوف عود مرض اوس مرض سے ہوا تھا تاکہ جس چیز سے ان
کی ضرورت ہو اوسکا مقابلہ ناقہ کرسکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب ہے کہ تیمار دار [illegible]
کے بھی خیال رکھین کہ اوسکے سینہ مین خشونت پیدا نہو ۔ حمام مین ناقہ کے بدن سے اسقدر عرق نکالنا چاہیے کہ اوسکا تن ضعیف نہ [illegible]
ہوجاوے اگر حمام مین جا کر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت برابر بہا کرے اوسکے بدن مین کثرت فضول کی ہے اسیطرح سے بال تراشنا [illegible]
نقاہت مین کبھی مضر ہے جیسا باب حمیات مین مذکور ہوا ہے تغذیہ ناقہ کا واجب ہے کہ غذا ناقہ کی کیفیت مین ایسی ہو کہ اوسکا [illegible]
ہضم اور بسہولت ہضم ہوجاوے اور بھوک پیدا ہو اوسکو صبر کرنا مضر ہے اور پیاس کا روکنا چاہیے ۔ اگر اسکی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ غذا کا
مزاج مخالف مرض سابق کے ہو تاکہ بقیہ اثر مرض کو برطرف کرے اور احتیاطا بھی ایسی غذا دینے کو مقتضی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے [illegible]
تر اور پتلی غذا سے تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہے اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہے اور غلیظ اور کثیف اسکی مخالف ہین [illegible]
ہوں خواہ شراب کے اقسام سے ۔ سرد چیزین ناقہ کو ہرگز نہ دینی چاہئین جبکہ بوجہ بقیہ حرارت کی ضرورت داعی نہو بلکہ اوسکی [illegible]
اور برودت مین معتدل ہے کوئی واجب ہے جسمین حرارت لطیف مع رطوبت کے ہو اور قبول اوسکا معدہ پر آسان ہو [illegible]
اور مقدار مین اوسکی غذا اسقدر ہو جسکو بخوبی ہضم کرسکے اور اسواسطے اوسکا انفصال اچھی طرح ممکن ہو [illegible] زیادتی مقدار [illegible]
ہے اگر معدہ مین ثقل پیدا نہو اور نہ قراقر خواہ عسرت انحدار اور دیر مین ہضم ہونا پیدا ہو اور اگر انہین سے کوئی چیز ہو تو [illegible]
ہو مقدار کم کردینی چاہیے ۔ اگر دفعۃً امتلاء معدہ پیدا ہو اور معدہ مین تمدد اور تشنج معلوم ہو اگر ایسے وقت مین تپ پیدا ہو [illegible]
یہ بھی واجب ہے کہ دفعۃً کوئی چیز متغیر سبب کا استعمال نکرے کہ اکثر [illegible] ناقہ کی غذا دینے کا وقت وہ ہے کہ ہوا اوسوقت حرارت
اور برودت مین معتدل ہو جیسے گرمیون کی فصل مین اول شب اور جاڑون مین دوپہر دن چڑھے ہے لیکن اگر ضرورت [illegible]
بھوک ہو سبب طاقت ہو اوسوقت واجب ہے کہ اوسکی غذا کے دو حصے کرین اور تھوڑی تھوڑی کھلاوین جس [illegible]
سرد پانی سے ناقہ کو بچانا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر بعض احشا کی حرارت سے گرانی باری پیدا کرتا ہے اور اکثر [illegible]
ایسا دیکھا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت مین آدمی مرگیا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اشتہا ناقہ کی کبھی [illegible]
کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ مین پیدا ہوتی ہے اور اوسکے ہمراہ اکثر ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی [illegible]
جگر کے چونکہ وہ سبب کیلوس بہت کم کرتا ہے اور بدن بدل ما یتحلل [illegible] ضعف [illegible] اور اشتہا کم [illegible]
ہے کبھی بسبب امتلاء اخلاط کے تمام بدن مین اور [illegible] کے اشتہا مین کمی ہوتی ہے کبھی [illegible] ضعف قوت [illegible] اور حرارت [illegible]
کی خواہ بعض بوجہ ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہے کرنی چاہیے [illegible]
خرچی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ [illegible] معدہ [illegible] کیواسطے [illegible]

انتہا ساقط ہو جو بضعف معدہ کے اور چونکہ سفرجل مقوی معدہ ہے اور بیج کا جو گرم ہین ہے اوس سے امان ہوتی ہے اور ادویہ مقوی معدہ جو نسبتہ بہ نسبت سفرجل کے گرم ہین جیسے قرص ورد وغیرہ اونسے اکثر نکس کا خوف ہوتا ہے **حرکات امراض کا بیان اوقات اربعہ مرض** کی ابتدا در حمیات مین مفصل بیان ہو چکی ہے اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کی کبھی شدت مین زیادہ ہوتے ہین یہ بات انتہا سے مرض پر دلالت کرتی ہے اور کبھی دورہ کی حرکت بطرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے انحطاط مرض کی اور رات کو حرکات امراض اور اعراض مین شدت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طرف انضاج مادہ کی زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرف سے فارغ ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کی ہوتی ہے **مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کی ابتدای مرض مین اور اول حساب بحران کا بیان** بعض اطبا کہتے ہین کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ زمانہ ہے کہ مریض اوسوقت آثار مرض جیسے تکسر اعضا اور ماندگی حمیات مین دریافت کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ جسوقت سے مریض صاحب فراش ہوتا ہے اور بستر پر مجبوری پڑ کرتا ہے اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اوسوقت سے شمار ایام بحران کا کرنا چاہیے۔ ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا اونہین حمیات مین ظاہر ہوتا ہے جو دفعۃً عارض نہوں اور جو حمیات کہ دفعۃً عارض ہوتے ہین اونمین اول وقت پوشیدہ نہین رہ سکتا ہے جیسے بعض محمومین کی تپ دفعۃً شروع ہو جاتی ہے اور ابتدا تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور تپ سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اوسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہوتا تھا اور ناگاہ وہ گیا خواہ حمام مین داخل ہوا خواہ اوسے کسی قسم کا تعب پہونچا اور یکایک تپ آگئی لیکن جن کو نہین ہاتھ پاون ٹوٹنا خواہ دردسر وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ اونہین کہ آثار پہلے شروع ہو کر ابتدا تپ شروع ہوتی ہے ایسے حمیات مین یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہے ہمارے نزدیک رای صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہے کہ خاص تپ کو وقت ابتدا کو اول یوم شمار کرین اور وہ زمانہ وہی ہے جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبعی سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور ابتدائے تکسر خواہ دردسر اور اعیا وغیرہ کا کچھ اعتبار نہین ہے جیسا فرقہ اول کہتے ہین اور اسیطرح صاحب فراش ہونا خواہ نہونا بھی قابل اعتماد کے نہین ہو سکتا اسلیے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہین ہوتے اور تپ موجود ہوتی ہے۔ اگر حاملہ کو بعد از ولادت تپ عارض ہوا ز روز ولادت حساب لگانا چاہیے کہ محض خطا ہے گو اسکے قائل ایک قوم ہین۔ اور اکثر زنان حاملہ کو تپ بعد دوسرے خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے **بیان سبب ایام بحران اور اوسکے دورہ دن کا** اکثر لوگ سبب مقرر ہونے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورہ سے تجویز کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ قوت ماہتاب کی تاثیر تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہے کہ بذریعہ اوسی قوت کے اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہین نضج ثمرات اور اخلاط بھی قوت قمری سے معین ہوتی ہے خواہ عدم نضج اور عدم ہضم پر جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہین کہ دریا کے پانی کا جزر و مد ہر مہینے مین بسبب اختلاف زیادتی نور قمر کے ہوتا ہے اور کیفیت جزر و مد کی یہ ہے کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑھتا جاتا ہے ویسا پانی بھی زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی بڑھنا پانی کا شروع ہوتا ہے اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اوسیقدر پانی کا مد زیادہ ہوتا جاتا ہے تا اینکہ نہایت زیادتی کو چاند پہونچ جاتا ہے اوسوقت انتہاے مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہے جب ماہتاب پندرہوین تاریخ قمری سے ہر مہینے کے گھٹتا ہے یعنی کشش اور گھٹنا پانی کا شروع ہوتی ہے پھر جب چاند چھپ جاتا ہے آخر مہینہ کے ایام محاق مین وقت انتہا سے کو پانی پہونچ جاتا ہے جسقدر کہ مد شروع ہوا تھا اوسیقدر کم ہو جاتا ہے اور پھر جب محاق سے نکل کر شکل ہلال نظر آتا ہے دوسرے

شروع ہوتا ہے اور یہی سلسلہ جزر اور مد کا ہمیشہ پایا جاتا ہے ملاح اور کشتی کے مسافر اس بات کو بدیہی جانتے ہین اسیطرح جو لوگ کنارے بحر اعظم کے ہین اونکو اس قول کی بخوبی تصدیق ہے اور روزانہ جزر اور مد کا طریقہ اور ہے جو مفصلاً کتب قوم مین مذکور ہے۔ دوسرا تجربہ تاثیر نور قمر کا یہ ہے کہ حیوانات کی سرون کا بھیجا بقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ چودہوین تاریخ قمری اعظم بلاد معمورہ مین جسقدر بھیجا اور دماغ سر مین نکلتا ہے اور تاریخ مین اسقدر نہین ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہین وہ اس سے بخوبی آگاہ ہین۔ تیسرا تجربہ بہ نسبت سرعت نضج اور پختگی پھل درختون کی باروری کی خواہ زیادتی ترکاری اور بقولات کی زمانہ بدر مین قمر کی جب زیادتی نور کی ہوتی ہے اور یہ لوگ یہ بھی دعوے کرتے ہین کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اثر پذیر ہین پس ان کے احوال مین ضرور اختلاف ہوتا ہے بنظر اختلاف احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کی رطوبات کو حالات اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہونگے بسبب شدت زیادہ ظہور اختلاف احوال بدنی کا وہی وقت ہوگا جسوقت قمر مقابلہ پر اوس وضع کے ہو جسکے جس نقطہ پر کوئی تغیر جسم انسان مین ہوا ہے یعنی ایک سو اسی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جبکہ ماہتاب تھا اور کوئی مرض جسم انسان مین پیدا ہو پھر آخر سنبلہ مین ماہتاب ہو اور یہ دن نہایت تغیر کنندہ کا ظہور ہوگا اور اوس سے کم ظہور شدہ کا وہ دن ہے کہ قمر وضع تربیع پر اوس نقطہ کے پہونچے یعنی نوے درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبدا تغیر کے اور مقام قمر کے ہو جیسے مثال مفروض مین آخر درجہ جوزا کا مخصوص ہوگا اور یہ خیال ملا کا واجب کرتا ہے کہ دورہ قمر کی تنصیف ہو پھر تنصیف کی تنصیف یعنی تربیع ہو جاوے جیسا امثال مذکور مین ہم بیان کر چکے ہین۔ یہ لوگ کہتے ہین کہ چونکہ دورہ قمر کا $۲۹\frac{۱}{۳}$ روز یعنی انتیس روز اور تہائی ایکدن کی جو مساوی آٹھ گھنٹے کے تقریباً ہے تمام ہوتا ہے اور اوسمین سے ایام اجتماع یعنی محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیے کیونکہ قمر کو ایام اتحاق مین کچھ اثر نہین ہوتی ہے اور یہ زمانہ تقریباً دو دن اور نصف اور ثلث ایکدن کا ہوتا ہے جو برابر ہے $۲\frac{۵}{۶}$ دن کے یعنی دو دن اور بیس گھنٹے کا تخمینا ہوتا ہے بعد تفریق اس مقدار کے چھبیس دن اور نصف روز باقی رہے گا یعنی $۲۶\frac{۱}{۲}$ اور اوسکا نصف $۱۳\frac{۱}{۴}$ یعنی سوا تیرہ روز یعنی چودہوان روز بحران کا ہوا اور اوسکا نصف $۶\frac{۵}{۸}$ یعنی چھ دن اور پانچ ثمن ایک دن کے یعنی ساتوان روز بحران کا اور اسکا نصف $۳\frac{۵}{۱۶}$ یعنی تین دن اور پانچ سولہوین ایکدن کی یعنی چوتھا دن بحران کا اور یہ چوتھا روز چھوٹا سا دورہ اوسکا ہے اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہین کہ اوسمین اور اس حساب مین تھوڑا سا فرق ہے یعنی وہ لوگ ۲ دن اور ۸ گھنٹے یعنی تخمیناً ثلث ایک دن کو ایام محاق سے نکال کر ۲۷ دن سے تنصیف شروع کرتے ہین پس اونکی تنصیفات اسطرح ہین ۲۷ کا نصف $۱۳\frac{۱}{۲}$ اور اسکا نصف $۶\frac{۳}{۴}$ اور اسکا نصف $۳\frac{۳}{۸}$ پس اول سے حساب دوم آخر تنصیف مین بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حساب اول مین آخر تنصیف $۳\frac{۵}{۱۶}$ ہے اور حساب دوم $۳\frac{۳}{۸}$ پس بقاعدہ تفریق کسور چونکہ $\frac{۳}{۸} = \frac{۶}{۱۶}$ اور $\frac{۶}{۱۶} - \frac{۵}{۱۶} = \frac{۱}{۱۶}$ یعنی سولہوان حساب دوم مین زیادہ ہے لیکن اس دوسری رای مین کسیقدر تعسف اور اصرار بیجا ہے اسلیے کہ اکثر تیرہوین روز بھی بحران واقع ہوتا ہے اگر ساڑھے تیرہ روز تنصیف اول ٹھہرین تو تیرہوین روز کبھی بحران ممکن نہوگا چنانچہ آیندہ مفصلاً مذکور ہوتا ہے۔ اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوے یہ وہ ایام اور اوقات ہین کہ انمین اختلافات عظیم ظاہر ہوتے ہین وہی ادوار صغرے کہلاتے ہین اور ادوار اسابیع بھی انہین کا نام ہے اور ادوار کبرے خواہ ادوار اربعینات کہلاتے ہین جسوقت کوئی مدت ان ایام مذکور کے مثلاً چودہوین خواہ ساتوین روز کی شروع ہو یعنی روز بحران کا آئے اور مادہ صالح ہو اور فاسد نہو بروقت انتہا اوس مدت کے مرض مین کوئی تغیر ایسا ہوگا جو صلاح

اور خوش حالی مریض پر شامل ہو اور روز بحران کا آئے اور آثار بحرانی شروع ہون اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہون جو تغیر بر وقت اختتام اس مدت یعنی زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اوس سے فساد اور زبونی حالی مرض کی واضح ہوگی۔ جو امراض خواہ اعراض مزمنہ ہین اور ایک مہینہ سے زیادہ وہ باقی رہتے ہین اونکے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہے اگرچہ اندازہ بمقدار کہ بحران کا ان اوقات مخصوصہ مین ایک مشکل امر ہے اور اس تجربہ مین گنجائش بحث اور منع کی زیادہ ہے اور کوئی دلیل برہانی اسکی ثبوت پر کماحقہٗ قائم نہین ہوسکتی ہے لیکن طبیب کو مناسب ہے کہ بوجہ کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا ہے مداوا معالجہ اور علاج کا کرے اور اوسکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہو اسلیے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دوسرے علم سے پہونچتا ہے اور طبیعیات خواہ فلسفہ اولی کا سے لیا جاتا ہے بلکہ واجب ہے کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قائل اور بمقتضی تجربہ ہو جاوے خواہ مسئلہ بحران اور تعیین اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اوسکی یقین مین شک باقی رہے پس بنظر ضرورت معالجہ کے بمعاودات سے اس حکم کو تصور کرے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اطبا دورا اوس زمانہ کا نام رکہتے ہین کہ اگر اوسکو دو ناکرین حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہوا اور پھر جسقدر اوسکی تضعیف کرتے جاتین حاصل تضعیف یوم بحرانی ہوتا جاوے اور غیر بحرانی کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر مین تضعیف کا حاصل مساوی ساٹھ یا چالیس کے ہو جو زمانہ دورہ کی بعد انقضا ان ایام نہائی کے فرض کیا گیا ہے۔ مثال اس دور کی رابع اور سابع سے دیتے ہین اسلیے کہ یہ دونون دن ایسے ہین کہ انکی تضعیف کسی (بوجہ جیسا اعتبار ایام بحران اون امراض کے جنکے لائق رابع اور سابع ہے) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ رابع جن امراض کے واسطے لائق ہے جیسا اوسے دو چند کرین ساتوان دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھے دن ہوتا ہے اور اوسکا ساتوین بھی ہوتا ہے اور دوسری تضعیف مین چودہوان روز پیدا ہوگا یہ بھی یوم بحران ہے اور تیسری تضعیف مین اٹھائیسوان روز پیدا ہوتا ہے وہ بھی یوم بحران ہے مگر عشرینیات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہے کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے سے برابر بحران کا دن ہے اور دونون دورہ جو رابع اور سابع کے ہین عشرینات سے اس بات مین کم ہین کہ پوری تضعیف پر ایک دورہ کی بحران بے کسر ہو اسلیے کہ پہلا دورہ جو ٹھیک $\frac{1}{7}$ ۲ مین واقع ہوا ہے اوسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی جہت سے تین ہفتہ بیس یوم مین پورے ہوتے ہین اکیس دن تین ہفتہ کی شمار نہین ہوتی ہین پس رابع پہلا پوری چار دن کا بمعدودہ ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع $3\frac{1}{7}$ خواہ $3\frac{3}{7}$ ہے مگر اسکی کسر دوسرے دورہ مین نکل جاتی ہے کہ دوسرا ساتوان دن قرار دیا جاتا ہے کیونکہ دوچند $3\frac{3}{7}$ کا $\frac{2}{7}$ = $6\frac{6}{7}$ بلکہ ۷ دن اور سوا گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بحران گیارہوین دن ہوتا ہے کیونکہ $3\frac{3}{7}$ + ۳ = $10\frac{2}{7}$ یعنی دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران مین دوسرے دورہ کی رہی سہی کسر نکل جاتی ہے اس طرح پر کہ روز یازدہم مشترک رابع سوم اور چہارم مین شمار کرتے ہین پس چوتھا بحران روز چہاردہم ہوتا ہے اور اسوقت بوجہ دیگر نہ کہ آخر رابع چہارم روز چہاردہم اسواسطے مقرر کرتے ہین کہ جس مین سابع دوم کا آخر اور رابع چہارم کا [illegible] ہوتا ہے روز [illegible] رابع اور سابع [illegible] بحران [illegible] سابع کا کہتے ہین پانچوین بحران [illegible] مین پڑتا ہے اسلیے کہ چوتھا اور گیارہواں [illegible] شمار کیا [illegible] دن اور [illegible] جاتے ہین [illegible] روز بحران ہوتا ہے [illegible] شمار ایام بحران کا [illegible] ۱ ۲ ۳ [illegible] بحران [illegible]

بحران موصول ہے اسلیے کہ آخر روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہے بعد ازان ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ تیسرا بحران ہے اور یہ بحران منفصل ہے یعنی اسکا اول روز آخر بحران مقدم سے جدا ہے پھر ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ چوتھا بحران ہے اور یہ بھی موصول ہے اسلیے کہ روز یازدہم تیسرے اور چوتھے بحران میں مشترک ہو پھر چونکہ اب دو دن مشترک لیے گئے تھے یعنی چوتھا اور گیارھوان لہذا یہ دونوں پانچوین بحران میں اضافہ کیے گئے اس وجہ سے کہ بحران بیسوین روز پڑتا ہے اور یہ دورہ پنجم بھی منفصل ہے موصول نہین ہے رابوعات مین بالاتفاق یہی طریقہ جاری ہے کہ رابوع اول اور دوم موصول ہے اسلیے کہ روز چہارم دونوں مین مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا موصول ہے اسلیے کہ ساتوان دن دونوں مین شمار کیا جاتا ہے پھر جب دو روز فرضی شریک یعنی چوتھا اور ساتوان ہوے رابوع کا شمار کیا جاتا ہے آپس مین اطبا کا اختلاف واقع ہوا فاضل اطبا مثل بقراط اور جالینوس کی خلاف قاعدہ سابق قرار دینا مناسب نسبت مقابلہ کو ابتدا ان پانچوین دورہ کے چودھوان روز موصول قرار دیتے ہین اس ترتیب اسطرح ہوتی ہے کہ چودھوان روز دو رابوعات یعنی پنجم اور ششم مین موصول ہوتا ہے اسلیے کہ چودہ سے بیس تک یون شمار کرتے ہین ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷ رابوع پنجم اور پھر ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ رابوع ششم ہے اور خلاف قاعدہ سے ہے کہ چودھوین روز کو منفصل کرنا چاہیے اسلیے کہ ہر ایک رابوع موصول کے بعد رابوع منفصل پڑتا چلا آیا ہے اور بحساب سابوع کے اکیسوان روز تیسرے سابوع کا آخر ہے اگر تیسرا سابوع منفصل ٹھہرایا جاے اور اگر دو سابوع منفصل لیکن تیسرا موصول قرار دین بیسوان روز آخر رابوع سوم پڑیگا اور دونوں دورے رابوع اور سابوع کے ختم بیسوان روز بحران قرار پا جائینگا پس رابوع ششم اور سابوع سوم کا آخر بیسوان روز ہوگا اسطرح کہ سابوع اول اور دوم منفصل شمار کرین اور رابوع سوم موصول ٹھہرائین اور اکیسوان روز بضاعفت سابوعات ٹھہریگا اگر تینون سابوع کو منفصل قرار دین اگر اس قاعدہ کی بنا کرین کہ دو سابوع منفصل ہے کہ بعد تیسرا سابوع موصول شمار کرین تو روز بستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا۔ پھر بیسوین روز کے بعد دورہ رابوعات کا اسطرح ہے کہ اکیسوین روز سے شمار کرین پس چوبیسوین روز بحران پڑیگا اور یہ رابوع منفصل ہے کہ بہ نسبت ابتدا کی رابوع ہفتم ہے اور تیسرا رابوع منفصل ہے اور اسکی بہ نسبت ستائیسوان روز بحران کا رابوع ہشتم موصول ہے اور سابوع چہارم منفصل ہے اور اسکے بعد اٹھائیسوان روز رابوع نہم منفصل ہو اور اسکے بعد چونتیسوان روز رابوع دہم موصول ہے اور سابوع پنجم منفصل اور اسکے بعد چالیسوان روز سابوع ششم موصول پڑیگا اور یہی قاعدہ کہ دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور بیس روز مین ابتداے روز بستم نہایت ایام چہلم تک بھی تمام ہونگے اور یہ مقدار نہایت اور انتہاے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہے اور جب دو دورے بیس بیس کے دو تمام ہو جائین کل بحران خواہ امراض مزمن کا باعتبار تغیر قوی کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہو جائیگا بجای سابوعات روز چودہ روز کا ایک دورہ بحران کا شمار کیا جاتا ہے اور بعد اسکے مین ہفتہ بیس روز پر ضعیف خواہ زیادتی فرض کرینگے پس علی الاتصال روز ششتم خواہ ہشتادم خواہ یکصد و بستم ایام بحران قرار دیے جائین گے اور اسکے درمیان جو [illegible] تھوڑے ہین جیسے ۱۵۰ اور ۲۰۰ وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران ہو جوہیں تاہم مذکورہ بالا مین گر اب کہ مرض مزمن ہو چکا ایسی صورت [illegible] کی طرف چندان التفات نہین ہے اور اطبا سواے بقراط اور جالینوس کے مثل ارکاغانیس وغیرہ اسکے قائل ہین کہ رابوعات مین بعد چہاردہم کے اٹھارھوان روز یوم بحران ہے مگر منفصل ہے اور اسکے بعد اکیسوان روز بحران متصل اور موصول ہے اور اسکے بعد پچیسوان منفصل ہو کر اٹھائیسوان موصول پڑتا ہے اور اسکے بعد بتیسوان روز منفصل اور اسکے بعد پینتیسوان منفصل پڑتا ہے [illegible] منفصل ہے [illegible] بتیسوین ہے اور سابع [illegible] تمام ہوتا ہے بعض اطبا نے بیالیسوین اور چھیالیسوین کو ایام بحران سے شمار کیا ہے اسطرح کہ انھون نے دورہ رابوع بعد بیالیسوین روز کو یوم بحران ہے متصل قرار دیے ہین مگر اس شمار [illegible]

ـــ نے ناحق کوشش بہت کی ہے اسلیے کہ امراض مزمنہ مین اعتبار رابوع کا ساقط ہے جیسا اوپر بیان ہو چکا اب بنظر غور دیکھنا چاہیے کہ ان لوگون نے تفصیل بحرانات رابوع اور سابوع مین کیسی بے ضابطگی کی ہے اور کیسی خلاف قاعدہ تجویز ایام بحران کی کرتے ہین اور یہ سلسلہ معتبر اور نظام صحیح مطابق قاعدہ تاثیرات قمری کی ہے فصل اور وصل مین اونہون نے قطعا ساقط کردیا ہے جو بیس روز کے بحران جسقدر ہین اونکی قوت بیس روز تک ابتدای مرض سے قوی رہتی ہے اور بعد ازان قوت سابوعات کی شروع ہوتی ہے چونتیسوین روز تک پس جب مریض کو بیس روز مرض مین گذر جائین اوسکے مرض کا بحران بحساب سابوعات بموجب بیان بالا کرنا چاہیے کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہوجاتا ہے اور ارکاغانیس کے نزدیک اکیسوین روز اکثر بحران جید ہوتا ہے بہ نسبت بیسوین روز کے جیسے روز بستم سترہوین روز کی فضیلت پر اوپر اٹھارہوین کے گواہی دیتا ہے بحساب اسابیع کے مترجم کہتا ہے مراد یہ ہے کہ بیسوان روز سترہوین روز سے افضل ہونے پر گواہ ہے بحساب سابوع کے اسلیے کہ تیسرا سابوع اپنے ماقبل سے منفصل مقدر ہوتا ہے چنانچہ اوپر بیان ہوا اس حساب سے ابتدا سابوع سوم کی چودہوین روز سے ہے اور انتہا اوسکی بیسوین روز ہوگی اور چونکہ جس روز سے سلسلہ رابوعات کا شروع ہوا ہے اوسی دن سے سابوعات کا شروع ہے چنانچہ بعد روز چہاردہم کے سابوع شروع ہوگا اوسی روز سے رابوع بھی شروع ہوگا اور وہ روز ہی روز چہاردہم ہے اوسکا چوتھا روز سترہوان روز ہے نہ اٹھارہوان اسی وجہ سے ظاہر ہوا کہ جس طرح بیسوان روز بحران بحساب سابوع سوم کے ہے اوسیطرح سترہوان روز بحساب رابوع کے افضل یوم بحران کا ہے ــ بقراط اور جالینوس کے تجربہ مین اکیسوین روز بحران جید کا اکثر ہونا درست نہین ٹھہرا اسیطرح ستائیسوین اور اٹھائیسوین روز کے بحران جید ہونے مین اختلاف واقع ہے کہ ارکاغانیس نے ستائیسوین پر اٹھائیسوین روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہے اور اسیطرح اکتیسوین اور بتیسوین روز مین اور چونتیسوین اور پینتیسوین مین ہے ــ اور چالیسوین اور بیالیسوین مین باعتبار فصل اور وصل کے اختلاف واقع ہے اگر سال و ماہ کا حساب کیا جاے تو نہایت واقع ہوگا ــ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض امراض کا بحران سات مہینے بلکہ سات برس کے بعد ہوتا ہے اور چودہ برس اور اکیسوین برس تک بحران کا امتداد ہوتا ہے ــ بعض اطبا نے ایسا خیال کیا ہے کہ بعد چالیس روز کے بحران کسی مرض کا باستفراغ قوی نہین ہوتا ہے اور واقع مین یہ راے صحیح نہین ہے بلکہ معتبر لوگون نے مشاہدہ کیا ہے کہ باستفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا اور یہ بھی کچھ ضرور نہین کہ بعد اربعین کے بحران باستفراغ قوی محتاج اسکا ہو کہ پہلے مرض مین حدت اثر اوسپر پیدا ہو اور پھر استفراغ قوی سے بحران ہو خواہ کسی مرض کا ہو کہ بعد اربعین کے ہو ــ خواہ مرض مین ترکیب ہو اس طرح پر کہ حدوث مرض مزمن کے چند دنون بعد ایک اور مرض حاد پیدا ہوا اور دونون بلکہ ایک ہی اسوجہ سے بعد اربعین بحران استفراغ قوی سے ہوا اسلیے کہ بعض مزمن مین کچھ محال نہین کہ طبیعت آہستہ آہستہ انضاج مادہ کا کرکے بعد اربعین کے اوسکی دفع اور اخراج پر ایک ہی روز قادر ہو اور استفراغ قوی بحرانی اوسی روز واقع ہو ــ اگرچہ وقوع ایسے بحران کا بعد اربعین کمتر ہوتا ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ بعد اربعین بحران باستفراغ قوی نہین ہوتا اور ناقص بحرانات سے خواہ بذریعہ خراج کے جنکے مادہ کی حرکت بتدریج ہوتی ہے بحران بعد اربعین ہوتا ہے ــ خواہ مادہ رفتہ رفتہ تحلیل ہوتا ہے ــ بقراط نے کہا ہے کہ ایام بحران کی جفت بھی ہوتی ہین اور طاق بھی ہوتی ہین ــ مگر افراد یعنے طاق دونون کے قوت بنا بر تجربہ کے بحران مین زیادہ اور شمار مین بھی ایام افراد زیادہ ہین ایام ازواج سے مثل چوتھا چھٹا آٹھوان دسوان چودہوان بیسوان چوبیسوان اور اس مثال مین اطبا اور ارکاغانیس دونون کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہوا ہے ــ مثال ایام افراد کی تیسرا پانچوان ساتوان نوان گیارہوان

سترہوان اکیسوان ستائیسوان اکتیسوان ۔ جالینوس نے اس مثال مین جو بقراط نے آٹھوان اور دسوان روز ایام انذار مین شمار کیا اوسے ناجائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ بموجب اصول اور قواعد بقراط یہ دونون روز یوم بحران ہو نہین سکتے اور شاید اگر یہ تمثیل بقراط کے کلام مین واقع ہوئی ہو تو قبیل ان اغلاط کے ہوگی اور یا سمجھا کہ ایام بحران کا بقراط اول کو ہوا ہو جب یہ کلام بقراط سے صادر ہوا ہے یا انکہ اس قول کی کوئی اور تاویل صحیح کیجاوے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایام بحران مین اتصال ہو جاتا ہے پس دو دن بحران کے مع ایام درمیانی بمنزلہ ایک دن کے ہو جاتے ہین لیکن یہ کیفیت اکثر بعد بیس روز کے پیدا ہوتے ہین خواہ بحران استفراغ کا ہو یا خراج کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بروز بحران جید اگر علامات بد ظاہر ہون نہایت برا ہے اور موت پر دلالت کرتا ہے جیسے اگر علامات ردی ساتوین روز خواہ چودھوین روز پیدا ہون کہ انکی دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی مناسبا ایام بحران کے مقدم روز بحرانی آیندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو دو سر التضعیف سے پہلے کے حاصل ہو جیسے ساتوان اور چودھوان اور مراد یوم بحران سے ۲۴ گھنٹے کا زمانہ ہے خواہ تمام اس مدت مین آثار بحرانی کا وجود ہو خواہ بعض مین خواہ دنون مین ہو خواہ راتون مین خواہ دونون مین ۔ بہرحال ایام باحوری بعض بدرجہ غایت قوی ہین کہ شاید ان مین ہمیشہ امید وقوع بحران ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجہ غایت ضعیف ہین اور بعض ایام متوسط ہین اور ان سب کی تفصیل ہم بیان کرتے ہین بلکہ پہلے ہم کہتے ہین کہ اول یوم بحران روز چہارم ہے مگر ضعیف ہے کہ اسمین اکثر امید وقوع بحران کی نہین ہوتی مگر روز چہارم بوجہ مناسبت تضعیف کے منذر ہے روز ہفتم کا یعنی اوسمین وقوع بحران کی خبر دیتا ہے اور ساتوان روز یوم بحران قوی ہے اسکی خبر چوتھا روز دیتا ہے اور ساتوان بوجہ قوت کے ایسا ہے کہ اول طبقہ عالی مین قرار دینے کے لایق ہے اسلیے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہے اور گیارہوان روز مثل چودھوین روز کے اگرچہ قوی نہین ہے لیکن وہ امراض منفرادی جنکا دورہ افراد مین ہوتا ہے جیسے حمی غب وغیرہ اون امراض مین گیارہوان روز بحران قوی ہی بہ نسبت چودھوین روز کے ۔ چودھوان روز بھی روز قوی ہے اسلیے کہ یوم مقابلہ دورہ قمر کا ہے اور منجملہ وجوہ قوت کی ایک وجہ اوسمین یہ ہے کہ جو روز بحران ایسا ہے کہ اوسے مناسبت روز چہارم سے ہو اوسمین قوت احکام بحران اور سلامت آثار بحرانی کی نہین ہوتی چہ جائیکہ اوس دن بحران تام اور جید کی امید کیجاوے سترہوان روز یوم بحران قوی ہے اور بیسوین اوسکی مناسبت تضعیف مین ہے جیسے نوان روز وہ قوی تر ہے اور سترہوین روز کو بیسوین روز سے وہی مناسبت ہے جو گیارھوین روز کو چودھوین روز سے ہے یعنی جیسے روز ہفتم رابوع اول ہے ویسے سابوع کا اوسی طرح گیارہوان روز رابوع اول سابوع دوم کا ہے اور اٹھارہوان روز یوم بحران ہے مگر کمتر اسمین بحران واقع ہوتا ہے اور کمتر امراض مین اٹھارہوین روز ہوتا ہے بہ نسبت اکیسوین روز کی چوبیسوین روز اور اکتیسوین روز بھی کمتر بحران ہوتا ہے اور اوس سے کم سینتیسوان روز بلکہ سینتیسوین روز بحران واقع نہین ہوتا ہے کہ اوسکے قریب چالیسوان روز موجود ہے چالیسوان روز بہ نسبت چونتیسوین کے قوی تر ہے اور ہفتدا [illegible] ان روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکتیسوین کے رکھتا ہے اسلیے کہ آخر مین رابوعات کے واقع ہے ۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جن امراض کی نوبت افراد مین واقع ہوتی ہے جیسے غب خالص اور امراض حادہ اون کا بحران جلد ہوتا ہے اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد مین واقع ہوتا ہے کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہین اسواسطے حمی غب مین گیارہوان روز روز انذار بحران کا کیا جاتا ہے اور چودھوین روز نہین کیا جاتا ہے مگر بقابلت جیسے کہ اگر نوبہ مین تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگرچہ کبھی

غب کی ساتوین نوبت مین اختلاط ایسا ہوتا ہے کہ تیرہوین روز واقع ہوتی ہے پس بحران بھی تیرہوین روز ہوجاتا ہے۔ جن امراض کی نوبت ازواج مین ہوتی ہے جیسے ربع وغیرہ اونکا بحران بدیر ہوتا ہے اور اکثر ایام ازواج مین اونکا بحران ہوتا ہے۔ اکثر ایام باحوری رابوعات کی جو طبقہ عالی مین شمار کیے گئے ہین کہ اونمین بحران جید اکثر ہوتا ہے یعنی ساتوان اور گیارہوان اور چودہوان اور سترہوان۔ کبھی دورے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحرانات دورے مرض کے ہوتے ہین مثلاً سات دورے غب کے مطابق سات دن محرقہ کے ہوجاتے ہین یعنی ساتوین دورے مین غب سے نجات ہوتی ہے اور کبھی بقای مرض برسون مہینون اور برسونمین ہو جیسے شمار ایام امراض حادہ ہوتا ہے پس جیسی ربع سالانہ مہینون تک قائم ہوتی ہے جیسے سات برسونمین اور ان امراض انتہا یا مثل افراد ایام امراض حادہ ہوتا ہے مثلاً چوتھا مہینہ ربع مین مثل ساتوین مہینہ کا ہوجاتا ہے اور تقدیم اور تاخیر بھی ان امراض مین مثل امراض حادہ کے واقع ہوتی ہے اور عنقریب ہم بیان کرینگے ایام جو وسط ایام مین واقع ہوتے ہین ان ایام کا اوپر کی فصل مین بیان ہوا یہی ایام باحوری اصلی ہین اور بموجب اصول اور قواعد خواہ تجربات کے وقوع بحران کے وہی ایام ہین اور قیاسی حکم ظہور آثار بحران کا انھین ایام مین کیا ہے۔ لیکن کبھی بنظر بعض وجوہ اوسمین ایسا عارضی جو خارج سے پیدا ہو خواہ نفس مرض سے پیدا ہو مثلاً حرکت مادہ حادہ یا بطور حرکت مادہ باردہ کی خواہ بوجہ ضعف اور قوت بدن مریض کے خواہ اعراض کی جہت سے جیسے بیداری کا مفرط پیدا ہو کبھی امر خارجی کی وجہ سے مثلاً سہل اور کثیر علاجی کرنے سے خواہ بدنی اسباب ہو مثلاً خشکی دماغ وغیرہ خواہ نفسانی جیسے غم وغصہ وغیرہ جو بافراط پیدا ہو الغرض ایسے وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران مرض مین تقدیم خواہ تاخیر ہوجاتی ہے اور ایام مذکور بالا کے پہلے خواہ اونکے پیچھے بحران واقع ہوتا ہے اگرچہ یہ بحران غیر وقت کا قائم قام بحران واقع کے نہین ہوتا بلکہ اوس سے کم ہوتا ہے اور اگر سبب قوی عارض نہوتا پھر آگے پر روز ایام حقیقی بحران واقع ہوتا اور تقدیم اور تاخیر واقع نہوتا کیونکہ عارض قوی کا ہے اور اپنے وقت اصلی سے انحراف پیدا کیے غیر وقت مین آثار بحرانی پیدا کی ہین اور اگر یہ عارض ضعیف ہوتا اور اخر وقت تک استعداد رہتا کہ بحران اپنے ایام اصلی مین ہوتا اگرچہ بدشواری اور بحران تام نہو سکتا الغرض جو ایام کہ اونمین بسبب ایسے عوارض کے کر خلاف قاعدہ رابیع اور سابیع کے بحران واقع ہوتا ہے اون ایام کو ایام واقع فی الوسط یعنی ایام درمیانی کہتے ہین اسلیے کہ وہ ایام درمیان ایام بحران کے واقع ہین اوران ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہین مثل ایام بحران کی ایک وجہ خاص سے جو ابھی مذکور ہوچکے۔ اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچوان خواہ چھٹا خواہ نوان۔ یا تیرہوان ہین پس تیسرا اور پانچوان دن اول بحران یعنی روز چہارم کی منگر ہے اور نوان دن بیچ مین ساتوین اور گیارہوین کے واقع ہے کبھی جو دن واقع وسط مین دو ایام بحران کے ہے اوسکی اولی اور انسب واسطے بحران کے ہوتا ہے اور وہ دونون روز بنسبت اس درمیانی روز کے اولی نہین ہوتے جیسے نوان روز درمیانی بنسبت ساتوین اور گیارہوین روز بحرانی کے۔ اور کبھی جو ایام بحران درمیان دو ایام واقع فی الوسط کے ہو وہی لائق تر بنسبت دونون ایام درمیانی کے ہوتا ہے جیسے ساتوان روز جو بیچ مین چھٹا اور آٹھوین روز کے واقع ہے۔ پہلی صورت کی دلیل یہ ہے کہ یہی کہ گیارہوین دن کا بحران نوین دن واقع ہوتا اکثر بہ نسبت اسکے کہ ساتوین کا بحران نوین دن تک موخر ہوجاوے اگرچہ یہ دونون بحران بیچ کے ہوتے ہین کیونکہ گیارہوین کے نوین دن اور ساتوین کے نوین تک اکثر واقع ہوتے ہین قوت اور ضعف [illegible] تمام ایام واقع فی الوسط مین بھی وہی دن قوی [illegible]

مقدم ہے اوسکے بعد پانچوان دن بعد اوسکے تیسرا دن اور نوان اور پانچوان دن چوتھے دن سے جو روز بحران اصلی ہے بہت کم نہین ہے اور تیرھوان دن شاید بوجہ ضعف قوت کے اوسمین کبھی بحران نہین ہوتا چھٹے دن مین کبھی بحران تام ہو جاتا ہے مگر ردی ہوتا ہے اگر ردی نہو تو بحران بدشواری اور پوشیدہ ناقص ہوتا ہے اور خطرہ سے سلیم نہین ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتوین دن کی تین باتونمین ضد ہے **اول** چھٹے دنمین بحران کم ہوتا ہے اور ساتوین دن زیادہ ہوتا ہے **دوسرے** چھٹے دنکا بحران ردی ہوتا ہے اور ساتوین دنکا سلیم ہوتا ہے **تیسرے** چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہے اور ساتوین دن بآسانی و بسہولت ۔ چھٹے دن کے بحران کا انداز برائی مین چوتھا دن کرتا ہے اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ چوتھا دن منذر خیریت چھٹے دنکا ہو مگر بہت دشواری سے جب چوتھا دن منذر چھٹے دنکے شر کا ہوتا ہے اوسوقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہین جیسے تشنجات اور غشی خصوصاً اگر بحران استفراغی ہو اور غشی بوجہ قے کے واقع ہوتی ہے اور قے سے سقوط قوت اور لرزہ مفاصل کا اور رعشہ اور بطلان نبض کا پیدا ہوتا ہے اگر اوسدن پسینا برآمد ہو تو ظہور عرق یکسان نہوگا اور بیشتر اوسمین بحران استفراغی بہ نقصان ہوتا ہے کہ اوس نقصان کا اتمام خراج ردی یا یرقان کر دیتا ہے بول بھی لون اور قوام مین ردی ہوتا ہے سو سب بھی بری پیدا ہوتی ہین ۔ یہ باتین اوسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب مریض بعد بحران کے سلامت رہے اور اگر سلامت نرہے پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص سنگاری ہوتی ہے ۔ اور سلامت اوسکی بوجہ عارض ہونے نکس کے ہوتی ہے اور **جالینوس کا قول** ہے کہ ساتوان دن مثل بادشاہ عادل کے ہے اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کے اور آٹھوان دن برائی مین چھٹے دن کے قریب ہے **بیان اچھے اور برے دنونکا بترتیب ایام بحرانی ہوں یا درمیانی خواہ ایام انذار** افضل جمیع ایام مین ساتوان اور چودھوان دن ہے اور ان دونونکے بعد نوان اور سترھوان اور بیسوان اور اوسکے بعد پانچوان اور اوسکے بعد چوتھا اور اٹھارھوان اور بعد اوسکے تیرھوان ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ایام قریب با بتدای مرض اور مقدم نسبت مقابلہ ہے تا روز چہاردہم واقع ہین اونہین ایام مین حکم بحران کا قوی تر اور امید وقوع بحران کی قوی اور صفت ایام انذار ہونیکی بخوبی ہوتی ہے اور جسقدر ابتدا مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہے ضعف ان امور مین زیادہ ہوتا جاتا ہے **بیان اون دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول یعنی بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران** روز اول اور دوم اور دہم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہین جو دونون جہت سے ایام بحران نہین ہین اور بیسوان دن بھی انہین مین داخل ہے اور تعجب ہے کہ اکثر ایام انہین سے متصل یوم بحرانی کے واقع ہین اور پھر بھی نہ انمین بحران ہوتا ہے اور نہ انذار واقع ہوتا ہے **ایام انذار کا بیان** یہ دن وہ ہین جنمین آثار اون چیزون کے جو دلیل تغیر مادی کی ہین یا دلیل غالب ہونے ایک دو متخاصمین مرض اور قوت کی ہے ظاہر ہوتی ہے یا ان دنونمین ابتدا مقابلہ خفیف کا ہوتا ہے جو درمیان طبیعت اور مرض کی پیدا ہوتا ہے اور بغرض اوس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا بہلاکت نہین ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطے چھیڑنے مادہ کے اور اوسکے ہیجان مین لانے کے ہوتا ہے بغیر مادہ کے دلایل کی مثال جیسے دلایل نضج کے یا خامی مادہ کی ۔ دلایل نضج کے جیسے غمامہ سرخ یا مایل بہ سفیدی بول مین پیدا ہوتا ۔ اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہین جیسے رقت بول وغیرہ ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اوس دن قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت مین سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا ۔ اور ابتدائے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہے کہ درد سر اور کسل اور ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن مین کہین کہین اور استفراغ غیر تام پیدا ہو پس یہ آثار جسدن ظاہر ہون اوسکے بعد جو یوم بحرانی ہین اون مین بحران ضرور واقع ہوتا ہے پس چوتھا دن اگر اوسمین

علامات جید پائے جائین منذر بحران ساتوین دنکا ہوتا ہے اور اگر علامات بُری پائے جائین منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہے خصوصاً محرقہ اور نائبہ مین علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات ردی کے روز چہارم مین کبھی بحران ساتوین دن ہو جاتا ہے اور کمتر نوین دن ہوتا ہے مگر غب مین اکثر بحران ساتوین دن چوتھے دن کے انذار کے بعد ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ چھٹے دن بھی غب مین بحران ہوتا ہے اور نوان دن یا منذر گیارھوین دن کا ہوتا ہے یا اکثر چودھوین دنکا اور گیارھوان دن بھی چودھوین دنکا منذر ہوتا ہے ۔ اور چودھوان یا سترھوین دن یا اٹھارھوین دن یا بیسوین دن یا اکیسوین دن کا منذر ہوتا ہے اور سترھوان روز بھی بیسوین خواہ اکیسوین روز کا منذر ہے اور اٹھارھوان روز اکیسوین کا منذر ہے اور بیسوین دن انذار چالیسوین روزکا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہین اونمین سے تیسرا دن پانچوین روز کا منذر ہے اور اگر بحران ردی ہو تو اوسوقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہے اور پانچوان دن منذر نوین دن کا ہوتا ہے اور اگر ردی ہو پس آٹھوین کا منذر ہوتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلایل انذار کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہین جسطرح دلائل بحران مین انحراف ہو جاتا ہے اور جو یوم انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اوسکے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہے اور سبب اس بی ضابطگی کا بعینہ وہی ہے جو بحران کی بیحساب ہونے مین ذکر کیا گیا خواہ سبب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انذار کے واقع ہو اوس مرض کے مادہ کی حرکت مین سرعت ہوگی جیسے چوتھے روز کے بعد پانچوین دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کے پیدا ہو جتنے علامات بحران کی جلد واقع کرنیوالی خواہ بحران مین تاخیر کرنیوالے ہین اونہین بخوبی تامل کرنا چاہیے اور استواری اور پختگی سے ایام انذار مین غور کرنا چاہیے کہ بعجلت واقع ہوتے ہین یا تاخیر ہوئی ہے **معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال** ۔ کہ ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجوہ سے ہوتا ہے اسیواسطے طبیب پر لازم ہے کہ اگر اوسے دریافت ہو کہ بحران قریب ہونیوالا ہے تو اوسکی اور طرح کی تدبیر کرے اور اگر بحران مین تاخیر ہو اوسکے لایق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قریب یوم بحران ایک تدبیر خاص کرنی چاہیے کہ اوسدن تحریک طبیعت کی زیادہ دوا سے مناسب نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگرچہ طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کر استفراغ زائد اور بحد افراط عارض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور بیشتر اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہو دوا سے وہ استفراغ نہین ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا مین بوجہ تضاد کے تعارض پیدا ہوکر دونون قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہے اور اس کا ضرر جیسا ہے وہ مخفی نہین ہے ۔ شناخت مین ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران مین تغیر اور تبدیل کرتے ہین اونکا بھی لحاظ بخوبی کیا جاے اور وہ امور اوپر معلوم ہوچکے ہین طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنے شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کس دن ہوگا پس ایسا ہوتا ہے کہ احوال اور اعراض بحران کی دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہین اوسوقت یہ اشکال پیدا ہوتی ہے کہ اب کونسا دن روز بحران قرار دیا جاے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور حدت سے امراض کی شناخت ہوتی ہے استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری انقضا اور تمامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اوسکا زوال نہو سکے اسلیے کہ اوسمین زیادہ حدت ہو اور ساتوین دن

اوسکا

اوسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتوین دن کے ایسے مرض مین اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہوجائین امید بحران کی ساتوین روز ہوسکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ویسے ظاہر ہون جو اوپر بیان ہوچکے ہین معلوم ہوگا کہ اوسکا بحران ساتوین روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اوس مرض سے بدون بحران کے بذریعہ تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونون باتون مین سے کوئی امر ظاہر نہو یعنے نہ ظہور نضج قریب ہرابع ہو اور نہ آثار طول مرض کی نمودار ہون امید ہے کہ درمیان روز چہاردہم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہوجاے مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یون کیا جاتا ہے کہ طاق دن مین حرکت امراض صفراویہ کی اولے ہے اور ایام ازواج مین حرکت امراض باردہ غیر حادہ کی ہوتی ہے تعیین یوم بحران کی چند وجوہ سے کیجاتی ہے بقیاس ۱ دورات اور ۲ عدد اوقات بحران اور ۳ زمانہ بحران اور ۴ استحقاق ایام اور ۵ موثر قوتین جو ہر ایک ان مین قیاس ادوار سے استدلال یہ ہے کہ جفت روز مین مرض مزمن کے واقع ہونے کی نوبت ہو اور طاق دن لائق بحران مرض حاد کے ہے زمانہ بحران سے استدلال اسطرح ہوتا ہے کہ جن مدد دنون مین آثار بحران پیدا ہوے اونمین سے زیادہ تحمل شدائد کس دن ہوا اور دیر تک کس روز رہا ہیں روز بحران وہی قرار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اوس دلیل مین قوت زیادہ ہو اوسوقت بناچاری وہی روز بحران قرار دیا جائیگا جسمین مقاساۃ کم تھی مثلاً جسدن شدت اعراض بحران اور دیر تک ظہور آثار تھا اوسکے بعد کسی اور دن رعاف خواہ اسہال یا قی عارض ہوا اوسوقت ہم یہی تجویز کرینگے کہ روز بحران وہ دن جسمین تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو بہ طبق زمانہ بحران ہوتا ہے حکم وقوع بحران کا یوم درمیانی مین ایام ثلثہ کے کیا جاتا ہے بشرطیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بحران کی قوی تر نہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کی اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً ساتوین شب کو برابر ہونا عرق کا شروع ہوا اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر نکلتا رہے پھر اوسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتوین روز ہوگا نہ آٹھوین روز اگرچہ تپ کا زوال آٹھوین دن محسوس ہو۔ اور اگر اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرھوین روز سے نکلنا شروع اور چودھوین روز تک برابر نکلا کیا اور تپ چودھوین روز اوترے بحران کا حکم چودھوین روز کیا جاے گا اسلیے کہ آٹھوان روز اور تیرھوان روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیریت مین نہین ہے اور موت کا چھٹے روز واقع ہونا اولے ہے بوجہ علامات ہالکہ کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع موت کے اولے ہے۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال مین چودھوین روز کو اسلیے کہ اگرچہ عرق کا ظہور تیرھوین روز ہوا تھا مگر برابر عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیے یوم بحران وہی ہے استدلال بذریعہ ایام انذار کی اسطرح پر ہوتا ہے کہ جتنی مثالین اوپر گذر چکین اونمین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کی پائی جائین بالیقین کرنا چاہیے کہ بحران بسبب بروز ہفتم ہی کو زوال مرض آٹھوین یا ہو خواہ عین ساتوین روز بحران ہوگا اور اگر علامات انذار گیارھوین روز پیدا ہون بحران چودھوین روز ہوگا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کی یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہے کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہین اونکا بحران ساتوین روز تک ہوجاتا ہے اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کے ہین اونکا بحران چودھوین یا خواہ بیسوین روز تک ہوجانا چاہیے اور ان امراض کے متصل جنکی حدت ہے اونکا بحران چالیس دن تک ہوتا ہے اور چالیس روز کے بعد ساٹھ دن خواہ اسی دنمین بحران امراض مزمنہ کا ہوتا ہے اگر حمی محرقہ کی شدت ایام ازواج مین ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہے اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہے

اور اس قتل کا انداز چوتھے روز ہوتا ہے اور ٹھنڈا پسینا چوتھے روز برآمد ہوتا ہے اور ازین قبیل اور علامات ردی بھی سرسام وغیرہ کی پیدا ہوتے ہین بحران گیارھوین روز ہوتا ہے اگر حدت کے ساتھہ پیدا ہوا ہو اسلیے کہ ابتدا اکثر آثار سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے ہوتی ہے اوسکے بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یازدہم ٹھہرتا ہے بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا۔

فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین

اور اسمین تین مقالے ہین

مقالہ پہلا اورام حارہ اور فاسدہ کے بیان مین

کتاب اول فن کلیات مین بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہو چکا جو شخص اس مقام کو جو اب ہم تحریر کرتے ہین ملاحظہ کرنا چاہے اوسی لازم ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور اونکی طرف رجوع کرے اسلیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو بموجب وعدہ کے ہم بیان کرتے ہین

بیان اورام اور بثور کا

جو ورم خواہ بثر یعنے پھنسی وغیرہ ہے مادہ حار سے پیدا ہوگا یا غیر حار سے اور مادہ حار سے جو ورم پیدا ہو یا وہ مادہ خون ہے خواہ اور رطوبات جو قریب مزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی ہے خواہ جو رطوبت قریب مزاج صفراوی کی خلط ہو خون سے جو ورم پیدا ہو یا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہے یا غلیظ اگر ورم خون صالح غلیظ سے پیدا ہو اوسکو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونون مین پیدا ہوتا ہے اور اوسمین ضربان بھی ہوتا ہے اور جو ورم خون صالح رقیق سے پیدا ہوتا ہے فلغمونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہے اور لحم تک اوسکا اثر نہین پہونچتا ایسے ورم کو شری یعنی پتی کہتے ہین اور اوسمین ضربان نہین ہوتا ہے جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہوا اوس سے اقسام خراجات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی اور فاسد ہین ایسے خراج کی ردائت اور احتراق اگر شدید ہو جاے حمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشک ریشہ حادث کریگا انہین جراحات کی اقسام مین سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد رقیق سے پیدا ہوا اوس سے وہ قسم فلغمونی کی حادث ہوتی ہے جو مائل بطرف حمرہ کے ہو اور اوسمین ردائت اور خبث ہوتا ہو پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ ہو حمرہ فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر ردائت زیادہ ہو وہ حمرہ پیدا ہوگا جسمین نفاخات اور نقاطات اور احتراق اور خشک ریشہ ہوتا ہو صفراوی ورم کا عروض یا ایسے صفراے لطیف سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہو کہ اوسکا احتباس اوس مقام مین جو ظاہر جلد کے اندر ہے نہین ہوتا ہو اور باوجود لطافت کے اوسمین حرافت بھی ہوتی ہے اور اسی ورم مین نملہ بھی داخل ہے ساعیہ تنہا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہو ساعیہ اکالہ صفراے ردی سے پیدا ہوتا ہے جو صفرا اس سے غلیظ ہو اور سوزش اوسمین کم ہو اور بہ نسبت صفراے مذکورہ کو کچھہ اندر کیطرف ہٹ کر محتبس ہو اور اوسمین کسیقدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے ہی صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسمین التہاب کم ہوتا ہے اور انحلال خواہ تحلیل اوسکی دیر مین ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ مین ہو نملہ اکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت مین خون کے قوام سے بڑھ جاے اور ردی بھی ہو حمرہ ردی پیدا کریگا اور ان سب صورتون مین مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہو اور بعد ازان کہ لطیف ہو اگر اوسکی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت اوسی اعماق بدن سے دفع کردیتی ہے اور سواے جلد کے اور کسی جگہہ ٹھہر نہین سکتا ہے یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور ورم بھی مقدار مین عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعونیہ خبیثہ سے ہوگا اور داخل اوس قسم مین ہوگا جو بنام ہراقیا معروف ہے یہ جتنے اقسام اورام ردی کے مذکور ہوے جس سال وبا پیدا ہوتی ہے اوسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے ہین جو اورام حارہ ہین اور ردی ہین جب تک زمانہ انحطاط کو نہین پہونچتے نرم اور بیٹھے ہوے ہوتے ہین اور مادہ اونکا اچھی طرح جمع نہین ہوتا بلکہ عضو متورم کے افساد پر زیادہ مائل ہوتے ہین

۱۶۱

اور یہ افساد ہمیشہ بوجہ عظم ورم اور کثرت مادہ سے نہیں ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے افساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام کمتر مفرد اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہیں اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ورم ظاہر اور محسوس ہو اور اوسمیں ضربان نہو اوسمیں قیح اور ریم نہیں پڑتے اور جو باطن میں اسی طرح کا ہو اوسکا حال تو ہم بیان کر چکے

فلغمونی کا بیان فلغمونی کی شناخت اور اوسکی علامت حرارت اور التہاب اور زیادتی حجم اور تمدد اور مدافعت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شرائین کے ورم ہو اور اوس عضو میں کوئی ٹکڑا اعصاب حس سے آیا ہو اور مثل اکثر احشا کے جو اعصاب سے خالی ہیں اور اونکا حال اوپر کے ابواب میں بخوبی مذکور ہو چکا ہے نہو اور جسقدر عضو متورم میں شرائین زیادہ اور مقدار اونکی اعظم ہوگی اوسیقدر ورم میں ضربان اور درد رسانی اوسکی اشد ہوگی اور تحلل اور جمع اوسکا جھٹ پٹ ہوگا اگر فلغمونی کسی عضو حساس میں پیدا ہوا اوسکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیوں نہو اور جسقدر چھوٹی چھوٹی رگیں اس عضو متورم میں ہونگی سب نمایاں اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگیں مخفی تھیں اور قابل ظہور کے نتھیں۔ واضح ہو کہ فلغمونی زبان یونانی میں بطور اسم جنس کے ہر ایک التہاب کا اور یہ علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد ازان ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اوسکے بعد ہر ایک ورم گرم جو صفات مذکورہ بالا سے متصف ہو اوسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم نہیں ہوتا اسلیے کہ احتقان خون کا اور انسداد منافذ اور راہوں کا ہو جاتا ہے فلغمونی کمتر بسیط اور مادہ واحدہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اسکے ہمراہ حمرہ یا صلابت یا تہیج ہوتا ہے اور اسکی پیدائش کے چند اسباب ہوتے ہیں کہ بعض اقسام اوسکے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہیں از قسم امتلا اور ردارت اخلاط مع ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلاء اخلاط اور ردارت نہو کبھی اسباب بادی مثل فسخ اور قطع اور کسر اور خلع کے خواہ قروح جو بکثرت کسی عضو میں پیدا ہوں اور اونکی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اوسی عضو کی طرف کھنچے خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے حدت مادہ زیادہ ہو کبھی ان قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہیں کہ مسالک ضعیف کو بند کر دیتے ہیں اسکی مثال یہ ہے جیسے ہمراہ قروح اور جرب بہم کے اورام عارض ہوتے ہیں مواضع خالیہ میں اور زیادتی تلیین کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمدد اور انتہائی تمدد تا انتہائی ورم کے پیدا ہوتا ہے اور اب اس زمانہ منتہی میں مدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور انحطاط کا زمانہ اوسوقت سے شروع ہوتا ہے جب سے ترقی اور ضعف پیدا ہو فلغمونی رہتی وہی ہے جبتک انحطاط نہو اور اوسکا مدہ جمع ہو اگر ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور بے حسی وحرکت ہونا لازم کرتا ہے اور تعفن بھی اوسی عضو میں پیدا کر دیتا ہے اور اکثر یہ امور بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کے بھی عارض ہوتے ہیں اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہیں اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم بیٹھ جاتا ہے اوسوقت ضربان میں آرام تپک میں سکون پیدا ہوتا ہے اور مدہ کے جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان میں زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جاے اور پھر دونوں بمقدار واحد پھر ٹھہر جائیں تعفن کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ تفتیح میں دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہو جاے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جبتک طبیعت مادہ کو مستعد پختگی کی نکرے ظہور ورم فلغمونی کا ظاہر جلد میں نہو گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تھوڑی دبیلات خبیث از حد قریب پیدا ہوں خبر دین گی کہ ایک دبیل بہت بڑا اور خبیث پیدا ہوگا ان سے بلکہ واجب ہے کہ مریض اورام باطنی کو آب برگ کاسنی اور مکو ہمراہ القاس کر پلایا جاے

علاج فلغمونی اگر فلغمونی کسی سبب بادی سے پیدا ہو اوسوقت بدن کا حال دو صورتوں

خالی نہین کہ یا تو بدن اوسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف ہے یا بدن مین امتلا مواد کا ہو اگر ہمراہ ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہی اوسوقت ورم کا علاج خاص جو بنظر نفس ورم کے کیا جاتا ہے کچھ ضرور نہین ہوتا خاص معالجہ ورم کا یہی ہے کہ اخراج اوس مادہ کا کرین جو غریب ہی اور جس نے ورم پیدا کیا ہے اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ یا ادویہ محللہ لینہ کے جیسے یہ ضماد ہے کیا جاتا ہے گیہون کو پانی اور روغن مین جوش دین اور کبھی فقط پچھنے لگانے کفایت کرجاتے ہین خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اوسوقت پچھنے کی ضرورت شدید ہے پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے بدن مین امتلاء اخلاط ہو اوسوقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے چھو نہ جائین ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلل ورم کے بہت زیادہ ہوگا بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے اور بیشتر اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہی جب فصد اور اسہال سے فراغت ہو اوسکے بعد استعمال مرخیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہی اوس ورم کے علاج کے جسکا سبب امتلاء بدنی ہو اور فرق اس ورم کے علاج مین بہ نسبت اوس ورم کے جو بہ نسبت امتلاء بدن کے ہو یہ ہے کہ یہ ورم زیادہ رادع کا محتاج نہین ہے جیسے کہ اوسکو اسکی احتیاج ہی بلکہ یہ ورم اوس سے کم محتاج رادع کا ہی جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی نہو واجب ہی کہ ابتداء معالجہ کی استفراغ سے کرین اور پورا استفراغ جیسا اوسکا حق ہے کرے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کرین اور حاجت کبھی اس جہت سے ہوتی ہے کہ بدن اخلاط سے پاک نہین ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پرخطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ کی ضرورت ہوتی ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کی ورم ہوتا ہی اسلیے اگرچہ بدن مین کثرت فضول کی نہو تاہم عضو مین کبھی وہ فتور اور ضرر پیدا ہوتا ہی جو ضعیف کردیتا ہی اور بوجہ ضعف کے مواد بدن کی اوسی عضو کیطرف کھچتے ہین اگرچہ مواد فضول نہون مگر استفراغ اور جذب الی الخلاف مین جو جو شروط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہین اون سب کی رعایت واجب ہی اور بستی اور بلد حاضر وغیرہ جو جو امور لائق لحاظ کے منجملہ اوس امور کے جو فصل استفراغ مین فن کلیات کی درج ہین اونکا خیال کرنا ضرور ہے ہکو مناسب ہی کہ اکثر ورم کی علاج مین ابتدا رادع سے کرین سواے اون مقامات کے جنھین کتاب اول مین ہمنے مستثنیٰ کیا ہے کہ وہان ابتداءً استعمال رادع کا جائز نہین ہے پھر جب زمانہ تزید کا سامنا ہو مرخیات کا اضافہ رادع کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جیون جیون تزید بڑھتا جاے مرخیات کی بھی زیادتی کرتے جائین مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہین اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا پہونچے اور حجم ورم کا درجہ غایت کو بڑھ جاے اور تمدد بھی انتہا کو پہونچ جاے اوسوقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہی بہ نسبت رادع کے اور اونمین تصرف اور تبدیل کا اہتمام کما ینبغی کرنا چاہیے اور بعض اقسام مخففات مرخیہ کے ایسے ہین کہ زمانہ منتہی مین اونکے استعمال سے صحت تامہ حاصل ہوتی ہی اور مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہین کہ مسامات مین توسیع ہوجاے اور درد مین آرام اور سکون پیدا ہو اور مجفف وہی دوا ہے جس سے شفا حاصل ہوتی ہی اور جو مادہ ریم اور مدہ ہوسنے کے لائق ہی اوسے باقی نہین رہنے دیتی ہی اگر بسبب اتفاق پوری صحت حاصل نہو اور کسیقدر کسر باقی رہجاے اور اسکی مقدار اسیقدر ہوتی ہی کہ جسکی تحلیل دواے حاد کردیتی ہے کبھی بوجہ استعمال رادع کے وجع شدید عارض ہوتا ہی وجہ اوسکی یہ ہی کہ اختناق مادہ مین پیدا ہوتا ہی اور عضو متورم مین گویا یہ مادہ مثل گرہ کے ہوجاتا ہی ایضاً رادع سے کبھی یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ مادہ ورم بطرف اعضاے رئیسہ کی رجوع کرتا ہی اور کبھی رادع سے ورم مین صلابت پیدا ہوتی ہی اور کبھی یہ ضرور ہوتا ہے کہ عضو متورم کا رنگ مائل بہ سبزی اور سیاہی ہوجاتا ہی خصوصاً اگر رادع سے علاج آخر اور زمانہ انتہا مین کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ شدت وجع سے احتیاج استعمال السی

ادویہ سے کے ہوتی ہے جو مرخی ہون اور جاذب نہون اور کبھی انھین ادویہ مین اگرچہ کسیقدر تبرید ہوتی ہے مگر وہ مانع ارخا کی نہین ہوتی رجوع کرنا ایسے مادہ کا بطرف اعضاے رئیسہ کے اس سے بخوبی بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہے ہان جو اعضا ایسے ہین کہ اونکی طرف مواد خبیثہ کو اعضاے رئیسہ دفع کرتے ہین جیسے ابط واسطے قلب کے یا اور اعضاے خسیسہ جو بطور مفرغہ کے واسطے اعضاے رئیسہ کے مخلوق ہوے ہین کہ اونکے مواد کا ردع البتہ بہ نسبت اعضاے رئیسہ کے بہت مضر ہے اور ہرگز مناسب نہین ہے اور اسکو ہمنے مقامات مناسب مین بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کردیا ہے جب خوف اسکا ہو کہ ورم مائل بہ صلابت ہوگیا ہے اسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے جنمین کسیقدر تسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے ادویہ رادعہ مین جو متوسط ہین اونکی مثال یہ ہے جیسے عصارات بقول باردہ جنکا اکثر ذکر کر چکے ہین اور مواضع متعددہ مین بیان ہو چکا جیسے عصارہ خرفہ اور کدو اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب خاص کر اور انہین ادویہ سے کے اجرام کو مگر ضماد کے قابل ہین اور عصارہ سے مغسول بھی ازین قبیل ہے اور قیروطی آب سرد کی اور کبھی اس علاج مین فقط اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد مین ڈبو کر استعمال کرین کا کنج کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا مین ہے اسیطرح پوست انار اور حی العالم اور سویق جو خوب پکایا گیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ سماق ملا کر طحلب یعنے کائی بھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہو صندل اور اقاقیا اور مامیثا اور فوفل اور بھنگ اور وہ گھاس جو بنام حشیشۃ الاورام (اور بموجب تصریح شیخ کے حاشیہ مین اوسکا نام میدہ وہ ہے) یہ گھاس بھی بہت مفید ہے مگر زمانہ ابتدا مین کبھی تخفیف اورام مین زعفران سے بھی اعانت لیجاتی ہے ابتداے اورام مین ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہے اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بافساد عضو متورم اور فساد اوس خلط کی ہوتی ہے جو ورم مین بھری ہوئی ہے اور رنگ ورم کا بوجہ تبرید زاید کے سبز اور سیاہ ہو جاتا ہے اگر اسکا خوف ہو مقام ورم پر ضماد آرد جو اور لبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جسمین ارخا کی قوت ہو کرنا چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہو جاے استعمال شرط کا کرین اور ورم کو چاک کردین اور انتظار جمع مواد اور نضج کا اوسوقت کچھ ضرور نہین اور یہ تدبیر اوسوقت مناسب ہے جب مادہ کو گرتا ہوا دیکھین کہ بکثرت انصباب ہو رہا ہے کہ اکثر یہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہے شرط کی بھی چند اقسام مین ایک قسم اظہر ہوتی ہے یعنے ظاہر جلد مین اوسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی قسم اغور یعنے اندرون جسم کی طرف مادہ کو کھینچتی ہے الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم جس قسم کے لائق ہو اوسی کا استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال شرط کے نطول آب دریا خواہ اور آب شور سے کرنا چاہیے اور ضماد ایسی ادویہ سے جو ارخا پیدا کرین ضرور کرنا چاہیے اگر حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنمین ردع قوی ہو ابتداے ورم مین اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم مین ردی ہے پس تا بامکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ تبرید شدید سے وہی ضرر پیدا ہوگا جو ابھی مذکور ہو چکا ہے آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہے چاہیے کہ ترک کرین ایضاً سواے ورم چہرہ کے اور اورام مین آب سرد سے گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے درد مین شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتداے ورم مین بوجہ تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہین اور اسیطرح ضماد جو اسی غرض سے الیہ ادہان کی بنائے جاتے ہین ادویہ معلومہ سے اون سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلیے کہ یہ ادویہ نہایت مضاد ہین اوس مادہ کی جسکا انصباب ہو رہا ہے ہان گل ارمنی آب سرد مین گھول کر خواہ روغن گل مین بھگو کر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل ہے جو گل سرخ اور زیت سے بنایا جاے اسلیے کہ زیت مین بھی کسیقدر تحلیل ہے خواہ عدس کو ہمراہ گل سرخ کے

جوش کر کے استعمال کرین خواہ مُردا سنگ روغن گل کے ہمراہ استعمال کرین اگر ان ادویہ سے برادہ کارنگو خواہ ازین قبیل اور دواؤن کا استعمال سے کچھ ترشح اثر نہو لبلاب کا استعمال کرین کہ ابتدا مین بہت ہی مفید ہے اور انتہا مین بھی سودمند ہے عرق یعنے بتجنوا اور عسک اور کرفس اور بادروج بھی ازین قبیل ہے اور اکثر شراب شیرین روغن گل مین ملاکر بلکہ بشیرہ انگور اور تھوڑا سا موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کر کے خواہ صوف زوفا گرمیون مین سرد کر کے اور جاڑون مین گرم کر کے خواہ اسفنج کو شراب قابض خواہ سرکہ اور آب سرد مین ڈبو کر بھی مفید ہے زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے کہ اب پھوڑا ہوا چاہتا ہے اوسوقت تبرید کو قطعاً ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے نضج اور تفتیح پیدا ہو جب ورم زمانہ منتہا کو پہونچ جاے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ مراہم داخلیون اور باسلیقون کا استعمال ضرور ہے اور مرہم قلقطار تجفیف پیدا کرتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اسکی تجفیف سے درد مین شدت نہین ہوتی اسیطرح اوسکا استعمال ہر وقت سکون لہیب فلغمونی کے مناسب ہے اور جسوقت خوف جمع مواد کا نہو اوسوقت بھی اوسکا استعمال بہت مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اوس مرہم کو لگا کر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض مین ڈبو کر رکھین اگر ورم کا موضع لحمی ہو بہ نسبت موضع عصبانی کے حاجت تجفیف کی اوس سے زیادہ ہوگی اسلیے کہ پٹھے اپنے مزاج اصلی کیطرف جو بارد یابس ہے تھوڑی سی تدبیر اور تصرف اور اندک تجفیف سے پھر جاتا ہے اور جس گوشت مین شرائین کم ہین اوسکو حاجت تجفیف کی کم ہے اکثر حاجت پچھنے کی قبل از نضج کے ہوتی ہے اور پیشتر عضو شرائین کے ورم کا جذب بطرف عضو خسیس کے اولا بذریعہ جواذب کے کر کے پھر اوسکا علاج اور تفتیح کرتے ہین جو ورم گرم محتاج تفتیح کا ہو چاہیے کہ اوسکے منہ پر ضماد اسفنج کا کرین اور ادویہ ملطفہ کا ضماد گرد اگرد ورم کے کرین اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلا کے لگائین چاہیے کہ پر وغیرہ کے ذریعہ سے لگاوین اسلیے کہ اونگلی سے ایذا اور الم پہونچتا ہے **حمرہ کا بیان** اسباب حدوث حمرہ اور اصناف حمرہ کے کتاب اول فن کلیات مین بخوبی بیان ہو چکے کہ اوس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب وہ امور جو فلغمونی اور حمرہ کے درمیان مین فارق ہوں یہ ہین کہ حمرہ بخوبی ظاہر اور احمر ناصع یعنے درخشندہ ہوتا ہے اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی جلد مین پوشیدہ اور اندر کی طرف ہوتی ہے اور حمرہ کی سرخی موضع ورم کو مس کرنے سے مٹ جاتی ہے اور اوتنی جگہہ بوجہ لطافت مادہ حمرہ کے سفید ہو جاتی ہے خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہے اور پھر بسرعت پلٹ آتی ہے اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہین ہے یہ بھی ایک علامت خاص ہے کہ سرخی حمرہ کی زعفرانی اور زردی کسیقدر ظاہر کرتی ہے اور فلغمونی کی سرخی مین یہ بات نہین ہوتی اور حمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد مین ہی ہوتا ہے اور فلغمونی اندر جلد کے بھی پیوست ہوتا ہے حمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور فلغمونی اپنی جگہہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے حمرہ صفراویہ مین آبلہ پڑتا ہے اور فلغمونی مین یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور حمرہ خالصہ مین بوجہ سختی کے تدافع نہین ہوتا ہے اور فلغمونی مین ایسا تدافع ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب نہین دبتا ہے اور جسقدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہے مدافعت زیادہ ہوتی ہے اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہے حمرہ مین تپ زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت حمرہ کی اسقدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور بشرہ سوختہ کر دیتی ہے اور فلغمونی کی سوزش اور التہاب اسقدر نہین ہوتی فلغمونی مین تمدد اور درد پیدا کرتا اوسکا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت حمرہ کے

زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے درد حمرہ کا کمتر ہوتا ہے اکثر حمرہ جب عارض ہوتا ہے چہرہ پر عارض ہوتا ہے اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا ہوتی ہے اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام چہرہ میں پھیل جاتا ہے ۔ اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہو نہایت ردی ہے حمرہ فلغمونی اور فلغمونی حمرہ میں جو فرق ہے اوسکا بیان فن کلیات میں ہو چکا ہے یہاں اوسکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے **علاج حمرہ** کا اس مرض میں پہلے استفراغ بدن کا مسہل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے ۔ زیادہ فائدہ فصد کا اوسیوقت ہے کہ مادہ دونوں جلد کے بیچ میں ہو اور اگر اندر جلد کے مادہ گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اوسوقت کمتر ہے بلکہ بیشتر حدت مادہ کیوجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہے ۔ بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہے کہ مادہ صفراوی اور دموی میں کسقدر کمی بیشی ہے اوسی حساب سے اجزاء مسہل کی تجویز میں عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی تدبیر بذریعہ مبردات قوی کے جو معلوم ہیں کرنی چاہیے اور جو ادویہ فلغمونی کی تبرید کیواسطے مذکور ہوئی ہیں اونہیں کا استعمال کرنا چاہیے ۔ سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیے اور اسقدر پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہو جائے اگر حمرہ خالص ہے فقط اسی ہی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہو جائیگا کہ اوسکا رنگ متغیر ہو جاوے اور لون میں نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ تبرید حمرہ کی بہت ضرور ہے اسلیے کہ لہیب اور وجع التہابی حمرہ میں زیادہ ہوتی ہے اور استفراغ زائد کی حاجت فلغمونی میں ہے کہ اوسکا مادہ عاصی اور اغلظ ہوتا ہے ۔ مبردات جو ابتداء حمرہ میں استعمال کیے جائیں ضرور ہے کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے قریب میں برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ درکار ہے اور باانہمہ استعمال مبردات میں اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی عضو باطنی کیطرف رجوع نکرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم میں سیاہی نہ آجاے اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہو اگر ان خرابیوں میں سے کوئی امر ظاہر ہو جاے چاہیے کہ ضد قبض اور تبرید کے اختیار کریں پھر اگر حمرہ جلد پر دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص اور شراب مازو کو برگ چقندر کے ہمراہ میں جوش دیکر علاج کرنا چاہیے ۔ اور جو دوا کہ اوسمیں تحلیل و تخفیف قوی ہو اور تبرید بھی ہو اوسے استعمال کریں جیسے صوف کہنہ سوختہ ناشستہ ساڑھے بارہ درہم انگشت ہمیہ مغز زراوس لکڑی کا کوئلہ جو صنوبر کے درخت کی بیچ میں نکلتی ہے ساڑھے بارہ درہم موم پندرہ درہم خبث رصاص نو درہم پنبہ کہنہ تر معمول پانی سے پندرہ درہم روغن آس پانچ اوقیہ ۔ ایضاً ایک مرہم اس سے بھی سبک تر ہے خبث رصاص اور عصارہ سداب اور روغن گل اور موم کو یکجا کر کے مرہم طیار کریں **نملہ چاورسیہ کا بیان** نملہ ایک دانہ خواہ چند دانہ ہوتے ہیں کہ پیدا ہو کر ورم پیدا کرتے ہیں کہ ورم تھوڑا سا پیدا ہوتا ہے اور پھر خباثت اسکی بڑہ جاتی ہے اور دوڑتا پھرتا ہے ۔ بیشتر اس ورم سے قرحہ پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم سڑ جاتا ہے اور ان سب چیزوں کے اسباب اچھی طرح سے بیان ہو چکے ہیں رنگ نملہ کا مائل بہ صفرت ہوتا ہے اور التہاب اور قوام اوسکا اول یعنی سخت بطور سمسمہ کے گول ہوتا ہے اور اکثر واسطے نملہ کے چوڑے اور چپٹے ہوتے ہیں مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام افرو خوردن ہے کہ وہ اصل میں باریک ہوتی ہیں اور اونکی جڑیں باریک ہوتی ہیں جیسے لٹکتے ہوئے اور بعض نملہ کے ہر دانہ میں شہد کی مکھی کے گھر کی سی ہوتی ہے ۔ حاصل یہ ہے کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو ۔ اور اوسکے ورم میں غوص کی قوت نہو اوسی کو نملہ کہتے ہیں کوئی نملہ چاورسیہ کی شکل یا جو کی سی ہوتا ہے ۔ اور ایک نملہ اکالہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جسوقت یہ بخوبی قرحہ ہو جائیں اور عفونت پیدا کریں بنام نغن مسموم ہوتے ہیں **علاج نملہ** کا نملہ وغیرہ جو ایسی اورام ہیں اگر اونمیں ابتداء معالجہ کی اسطرح نہو کہ استفراغ

خلط کا کرین اور جیسا استفراغ واجب ہوا ویسی طرح کا کرین بلکہ پہلے علاج قروح کا کرکے اونہین قروح کو اچھا کردین ایسے علاج مین یہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ پھوڑ دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب وجوار مین یا بعید اوس مقام سے دوبارہ پیدا ہوتے ہین اور جلد کو سڑا یا کرتے ہین ۔ ایارج ہمراہ سقمونیا کے استفراغ مادہ نملہ وغیرہ مین بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے نملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ نملہ اکال کے علاج مین اون مرطبات سے اجتناب کرنا چاہیے جو حمرہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہین اسلیے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہین ہے اوائل حمرہ مین مثل کاہو اور کدو اور نیلوفر اور حی العالم اور طحلب اور رجلہ یعنی خرفہ کے استعمال کرنا جائز نہین بلکہ اگر تبرید ضرور ہو مثل مکو کے خصوصاً خشک مکو پیسکر استعمال کرین کہ اسمین تجفیف ہے خواہ بارتنگ اور علیق یعنی ورد ۔ اور عدس بعد اوسکے سویق شعیر پوست اور شاخ انگور کو استعمال کرین ۔ اور اگر سڑنے اور تقرح کا خوف ہو ان ادویہ مبردہ کے ہمراہ کسیقدر شہد وغیرہ خواہ دقاق کندر ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے بہت عمدہ ہے ۔ بکری کی مینگنی ۔ اور فضلہ گاو ہمراہ سرکہ کے ۔ اور جسوقت تقشر ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص ۔ خواہ سرکہ جسمین آمیزش پانی کی خواہ عصارہ قثاء الحمار خواہ نمک یا تلخہ مرغ اور سداب اور نطرون اور فلفل یا نطرون ہمراہ پیشاب لڑکے کے **جالینوس** کو یہ طریقہ پسند ہے کہ ایک شی مثل انبوبہ کے پر وغیرہ کے کنارہ سے بناتین کہ اوسکا سرا تیز اور نوکدار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پھنسی اوسکے اندر سما جائے ۔ پھر ایسی ہی شے کو اوس پھنسی پر رکھکر گرد پھنسی کے اس زور سے گھماتین کہ نملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اوسے بے بنیاد کردے لڑکون کا نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اونہین حمام مین داخل کرین اور یہ ہوا چونکہ اونہین مضر ہے چاہیے بسرعت نکال لین اور روغن گل خواہ گلاب کو ظاہر کرین **علاج جاورسیہ کا** نملہ کے اقسام مین جاورسیہ مشابہ ہے علاج مین نملہ سے مگر جو مسہل صفراوی اسمین دیا جاوے اوسمین کسیقدر شرکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیے اور اگر کسیقدر افتیمون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہے اسلیے کہ اسکے مادہ مین ہمراہ صفرا کے سودا اور بلغم کے بھی آمیزش ضرور ہوتی ہے ۔ اوسکے بعد مازو اور کزمازک صندلین اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب مین جمع کرکے اسقدر رہاتین جو لذع پیدا نہ کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہین ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگاتین ۔ دودہ تازہ دوہنا اس مرض کے لیے نہایت مناسب ہے جب زمانہ ابتدا کا گذر جاے ۔ چاہیے کہ سمک ملیح کا سر جلا کر شراب عفص خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کرکے استعمال کرین اور اسکے احتیاج تخفیف شدید کی ہو ورق بادروج کو کہ اوسمین کسیقدر عفص داخل کرکے استعمال کرین اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اسی طرح بذریعہ شراب کے طیار کرین ۔ خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے

جمرہ یا جحیم اور نار فارسی کا بیان یہ دونون اسم کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور نفاخہ یعنی آبلہ دار اور سوزان اور خشکریشہ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہین اور اوس پھنسی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ لگانے کی ہوتی ہے ۔ اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اوس بثرہ کو کہتے ہین جو از قسم نملہ اکال محرق منتشر ہو جسمین سعی ہو یعنی پھیلتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور تعفن اوسمین کم ہو اور بہت سے دانہ چھوٹے چھوٹے اوسکے مقام پر برابر ہون جہان خلط مادہ ایسی ہو جسمین غلیان اور جوش زیادہ اور پھولنا پیدا ہو اور جمرہ جحیم سودہ کا اطلاق اوس پر کرتے ہین جو مکان خاص کو سیاہ کردے اور مثل کوئلے کے سیاہ اور خشک کردے عضو خاص کو اوسے

اور رطوبت کسیقدر اوسمین نہو اور سوداویت اوسکی اندر کی طرف فرو رفتہ اور بلندی خواہ اوبھار اوسکا کم ہو حجم اوسکا بڑا نہو
ترمس یعنے باقلای مصری کے اور کبھی بثر کا وجود نہین ہوتا بلکہ اول مین حمرہ پیدا ہوتا ہے ۔ اور جمیع اقسام کی ابتدا مین کھجلی
ہوتی ہے ۔ اور حمرہ بحجم موصدہ اور نار فارسی مین بھی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہے اور حمرہ سے ایک رطوبت ایسی بہا کرتی ہے
جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برامد ہو اور مقام ماؤف کا رنگ مادی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور کبھی
رصاصی بھی ہوتا ہے اور سوزش اوسمین بشدت اور گرداگرد اوسکے سوزش بنی رہتی ہے اور اوسپر حمرہ کا صدق نہین ہوتا ہے
بلکہ سیاہی کیطرف میلان زیادہ ہوتا ہے خاص نام حمرہ کا اوسی پر اطلاق کیا جاتا ہے جسکی بثر ناری ہو اور اوسمین چمک آگ کی
چنگاری کی سی ہو ۔ نار فارسی کا ظہور ان دونون قسمون مین زیادہ ہوتا ہے اور بسرعت حرکت کرتی ہے اور حمرہ بنسبت اوسکے
دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہے ۔ گویا کہ اسکا مادہ بثر اور قوبا یعنے داد کا مادہ ہوتا ہے لیکن مادہ
نار فارسی مین زیادہ حدت رکھتا ہے ۔ اور جو قسم ان دونون مین سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اور اوسکے صفرے مین احتراق
پیدا ہوکر مخالطت مادہ سوداوی کی ہوتی ہو ۔ اور اسی جہت سے ان دونون مادہ کی آمیزش کیوجہ سے خشکریشہ سیاہ پیدا
ہوتا ہے نار فارسی مین غلبہ صفراویت کا ہوتا ہے اور حمرہ مین سوداویت کی شدت ہوتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ہر ایک نار فارسی
اور حمرہ کو اسلیے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہین مثلاً حمرہ کہین اور پھر دونون قسم خاص کیطرف تقسیم کرین خواہ دونون
کو نار فارسی سے موسوم کرین اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کرین ۔ خواہ ہر ایک معنی کا اسم جداگانہ تجویز کرین اور یہ
سب صورتین نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطبا مین مروج ہین مگر کچھ فرق چندان نہین ہے کبھی ہمراہ نار فارسی اور اصناف نملہ اور
جاورسیہ روی کی حمیات شدیدہ ایسے ہوتے ہین جنکی حرارت زیادہ ہوتی ہے اور مہلک ہوتی ہین اور کبھی بھی نار فارسی خواہ
حمرہ بوجہ وبا کے پیدا ہوتی ہے اور اکثر مشابہ فلغمونی کے ہوتی ہے اور مائل بہ سوداوی ہے ۔ جیسے کہ ابتدا مین سیاہ ہوتی ہے
خصوصاً جس سال وبا زیادہ ہو **علاج نار فارسی اور حمرہ** کا پہلے فصد کھولنی ضرور ہے تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہو جاے
اور اگر مرض قوی ہو کہ خوف اوس سے زیادہ مظنون ہو فصد ایسی کھولنی چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچے اور کبھی حاجت ہوتی ہے
خصوصاً حمرہ مین گہرے پچھنے لگانے کی تاکہ جو خون بستہ اور اکٹھا ہوا اوسمین ہو سب نکل جاے کہ اوس خون کی طبیعت سم کی ہے
مگر یہ تدبیر بروقت صفراوی ہونے مادہ کے نہین کیجاتی ہے ۔ علاج موضعی یعنے خاص مقام کا علاج مثل علاج حمرہ بجا لایا کرنا
چاہیے ۔ مگر نطوخ مین زیادہ تبرید ہونی چاہیے جسطرح حمرہ مین اوپر لکھ چکے اسلیے کہ اس مرض کا مادہ بطرف غلاظت کے مائل ہے
اور اس وجہ سے کہ اس مادہ کی تھوڑی مقدار بھی بطرف باطن کے نہین جاسکتی ہے اسوجہ سے کہ مادہ سمی ہے ۔ اور زیادہ قبض کا
استعمال کرنا اس مرض مین جائز نہین ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے اور دیر مین تحلل ہوتا ہے اور محللات کا استعمال نہ ابتدا مین جائز
ہے جب ظہور مرض کا ہو اور نہ بروقت سکون التہاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ مین ادویہ محللہ زیادتی پیدا کرینگی بلکہ ایسی ادویہ
مجففہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین کسیقدر تبرید کے ہمراہ تحلیل بھی ہو اور کسیقدر دفع مادہ کا بھی کرین جیسے کہ بارتنگ اور عدس
اور وہ روٹی جسمین بھوسی زیادہ ہو ان اجزا سے ضماد طیار کرین اسلیے کہ جس روٹی مین بھوسی سے زیادہ ہوتی ہے تلطیف
زیادہ ہے ایضاً اسی قسم کے اور ضمادات جو قرابادین مین مذکور ہین ۔ ایضاً مازو کو سرکہ انگوری مین خواہ نیشکری کو

سرکہ میں داخل کر کے ضماد کریں دوای جید ایسے وقت میں اور بعد اس وقت کی یہ ہے کہ انار ترش کو چاک کر کے سرکہ میں ابتداً تنہا پختہ کریں کہ نرم ہو جائے بعد ازاں خوب پیس کر کسی کپڑے پر لگا کر استعمال کریں یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے اور ابتدا اور ا مرض میں ازالہ مرض کر دیتی ہے کبھی ایسے وقت کی دوا میں یعنے ابتدائے ظہور خواہ سکون التہاب کی وقت جوز طری یعنے تازہ اخروٹ اور اوسکے پتے بھی مع سویق اور زبیب اور انجیر اور شراب اور روغن خشخاش سیاہ داخل کرتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ مجموع ادویہ مذکورہ سے ضماد طیار کریں ۔ منجملہ ایسی ادویہ کے جو لائق استعمال اکثر اوقات کی ہیں افیون اور اقاقیا اور روہ زاج جسے سوری کہتے ہیں یعنے سرخ رنگ کی پھٹکری پوست انار کندر ۔ درم زہر مخاس ایکدرم نیم درہم پنج درہم لیکن ایسی دوائیں اوسی وقت تک مستعمل ہوتی ہیں جب تک قرحہ پیدا نہو پھر جب قرحہ پیدا ہو جاوے اوسوقت مخفف قوی کا استعمال بہتر ہوتا ہے جیسے دوای اندرون خواہ دواے فراسیون یا فاسیون یا لولو اندروس کے قرص یا دوای قیسور شراب حلو یا مفنج میں ملا کر ضماد کریں ۔ اسیطرح جو دوائیں جمرہ منتشرہ اور نملہ جاورسیہ کے علاج میں مذکور ہوئی ہیں اونکا استعمال کریں ۔ ضرور ہے کہ ضماد کا استعمال ان اوقات میں ہر روز دو مرتبہ کیا جاوے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد لگائیں جن دواؤں سے عفونت بثور وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے تا مقدور اونکا استعمال کرنا جائز نہیں ہے کہ اونسے رداءت مرض میں زیادہ ہوتی ہے واجب ہے کہ گرداگرد مقام ماؤف اور موضع احتراق کے بالتزام گل ارمنی اور سرکہ اور مامیثا اور جملہ وہ چیزیں جو سبز اور رادع ہیں خواہ جنکی تاثیر قریب بہ ردع ہے لگایا کریں جیسے صوف زوفا شراب میں ڈبو کر استعمال کریں ۔ جب التہاب میں سکون پیدا ہو اور قروح باقی رہجائیں اونکا علاج مرہم استادرہم و بالوطالین سے کریں خواہ جو مراہم قروح متآکلہ کے واسطے قرابادین میں مذکور ہیں اونسے علاج کریں ۔ جو زرکہنہ جو روغن دار ہو بعد علاج کی نار فارسی کے سکون التہاب اور باقی رہنے قروح کے لئے بہت مفید ہے

نقاطات اور نفاخات کا بیان نقاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان اخلاط سے بطرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہے اسطرح کہ دفعۃً واحد میں مادہ اوس رطوبت کو لیکر بطرف ماتحت جلد کے صعود کرتا ہے ۔ اور چونکہ ماتحت جلد کا کثافت زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد میں بخوبی نہیں ہونے پاتا بلکہ نفاخہ مائیہ باقی رہ جاتی ہے یعنے جیسے پانی بھر جانے سے جلد میں کسی طرح کا نفخ پیدا ہوتا ہے اوسیطرح یہاں بھی کیفیت نمودار ہوتی ہے ۔ اور دوسری صورت اسکے حدوث کی یہ ہے کہ بدلہ مائیت کے خون اوسی جگہہ بھر جاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے

علاج نقاطات اور نفاخات کا تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ جیسے معلوم ہو چکا ہے بدستور کرنا چاہیے اور دیگر تدابیر غذا وغیرہ کی بھی جیسے اورامراض مناسب میں مندرج ہیں وہی یہاں بھی جاری رہیں اور ابتدائے ظہور میں اس مرض کی عدس کو پانی میں پختہ کر کے خواہ پوست انار خواہ پوست شاخہای درخت انار پانی میں جوش دیکر موضع مرض پر بعد طبخ اور نطولین سے کہ نیم گرم ضماد کرنا چاہیے ۔ اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہو جائیں اور خاص معالجہ نفاخات کے پھوڑ نیکا منظور ہو تدبیر یہ ہے کہ جنکی جلد موٹی ہو اور دبا کر توڑنے سے درد ہوگا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اوسمیں سوراخ کریں اور جو رطوبت اوس خراج میں ہو اسکو نکال ڈالیں اور باریک جلد کا خراج کبھی خود بخود پھوٹ جایا کرتا ہے تاہم اگر خود بخود نہ پھوٹے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کر کے نرمی تمام رطوبت نکال ڈالنی چاہیے بعد اس رطوبت کے نکالنے کے دو حال سے خالی نہیں یا تو اچھا ہو جاویگا یا قرحہ پڑیگا اگر قرحہ پڑے

مرہم اسفیداج اور مرداسنج وغیرہ سے علاج کرین خصوصاً جب ان مراہم مین ابر سادہ داخل کرین اور مرہم حمرہ کا استعمال اوسوقت کرین کہ جب پھیلنے لگے خواہ سڑنے کی نوبت پہونچی اور نملہ کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب اسوقت کو مذکور ہو چکے اونکا استعمال کرینگے **دوای مرکب** مرداسنگ ایک رطل زیت کہنہ ڈیڑہ رطل زرنیخ ایک رطل مرداسنج کو زیت کہنہ مین اسقدر پکاوین کہ زیت کی چپک باقی رہے اوسکے بعد زرنیخ پیسکر چھڑکین۔ ایضاً ایک دوا ایسی ہے جو مذاکیر یعنے حشفہ یعنے سپاری اور ہونٹہ پر لگانے کے لائق ہے خلاصہ یہ ہے کہ جو لائق اون اعضا کے ہے جنہین حاجت تجفیف کی زیادہ ہے۔ قلقطار اور قلقدیس آٹھ جزو بورہ ارمنی دو جزو انہین پیسکر استعمال کرین اور بکری کی مینگنی شہد مین ملاکر بھی مفید ہے جب ان پھوڑونکی ہڈیان بھی گر جاتین اور گوشت فاسد اور ہو جاسے اور گوشت صحیح باقی رہے اوسوقت خالص پھوڑونکا جو علاج ہے اوسی طور پر معالجہ کرنا چاہیے۔ اور شہر اسکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونون کو داغ دیتے ہین جسے سارافیاس کہتے ہین اور نیز نارخس اور طرفا کلیس روغن اقحوان بھی انکے اسقاط کے واسطے بہت مفید ہے حاصل یہ ہے کہ نکلنے کے اسقاط کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کو کرنا اور انہین تدبیرات مین مشغول رہنا بہت عمدہ تدبیر ہے **دوای مجرب قدما کی** ہی اور متاخرین نے اپنی طرف اسکی نسبت کی ہے عنزروت صبر کندر سفیدہ زنگار ہموزن لیکر بوزن مجموعہ کے گل ارمنی شامل کرین اور گولیان بناکر رکھین بقدر حاجت سرکہ خواہ پانی مین گولی گھول کر طلا کرین اور طلا کرکے پھر اوسی پر دوبارہ دوا کو طلا کرین تاکہ اوسمین خوب سا تقبض پیدا ہو جاسے اور سمٹ کر خشک لتہ پڑ جاے اگر اس پڑی کے نیچے رطوبت ہوگی خود بخود گر پڑیگی ورنہ چھڑانے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ یہی تدبیر جاری رکھین تاکہ سب مقام سے پڑیان چھٹ کر گر پڑین **شری کا بیان** شری پتی کو کہتے ہین اوسکی صورت یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے دانے اور چپٹے مثل نفاخات کی مائل بسرخی ہوتی ہین اور کھجلی اونمین زیادہ ہوتی ہے اور کرب پیدا کرتے ہین اور اکثر دفعتہً تمام بدن مین پیدا ہو جاتے ہین اور کبھی انہین بثور سے ایک قسم کی رطوبت بھی رواں ہوتی ہے بیشتر شری دموی ہوتی ہے۔ اور رات کو اکثر اسمین شدت ہوا کرتی ہے اور کرب اور غم بھی اسکا شب کو زیادہ ہوتا ہے۔ سبب حدوث اس مرض کا ایک بخار گرم ہوتا ہے جو تمام بدن مین دفعتہً ثوران مین آتا ہے اور وجہ اوسکی ثوران کی یا یہ ہے کہ خون صفراوی ہوتا ہے خواہ بلغم بورقی کی اوسمین شرکت ہوتی ہے۔ صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہے اوسمین سرخی اور حرارت زیادہ ہوتی ہے اور ظہور اوسکا بسرعت ہو جاتا ہے۔ اور بلغمی مین ان سب امور کی کمی ہوتی ہے مگر بلغمی کی شدت رات کو نسبت دموی کے زیادہ ہوتی ہے اگر شری کسی موضع وسیع مین برابر ہوتی ہو اور فصد نکلی جاسے غشی پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے تو اوس واجب ہے کہ فصد اس مرض مین ایسے وقت کھولین جو درمیان زمانہ ابتدا اور نوبت ثانی کی ہو۔ اور جسطرح حمی غب دائرہ خواہ غب لازمہ مین بروقت راحت کے نہ بروقت شدت حمی کی فصد کھولتے ہین اوسیطرح اس مرض مین بھی فصد کا وقت اختیار کرین **علاج شری** اگر غلبہ خون کا ہے بہت جلد فصد کھولنی چاہیے اوسکے بعد تحمل ہو سکے تو مسہل صفرا کا استعمال کرین کہ ہلیلہ دو حصہ اور ایک حصہ مقدار شربت مجموع کے تین درہم سکنجبین داخل کرکے استعمال کرین اور تسکین اس مرض کی تمر ہندی اور آب انار مین ہوتی آب انار میخوش کا مع اوسکے چھلکے کے اور خیسانده شش اور ماء الرائب اور اقراص طباشیر جسمین کافور داخل ہو ہمراہ آب انار کے اور آب گرم کا پینا دن بھر مین چند مرتبہ اس مرض مین بہت نافع ہے اور مریض کی طبیعت نرم کرتا ہے۔ سکنجبین اسکنات کے خیسانده سماق مع صعتر بقدر تین اوقیہ کے۔ غذا انکی لائق مثل یخنی مسور مقشر جو سرکہ مین پکائی ہو اور سرکا اور زیت ہمراہ روغن بادام خواہ سرکہ ہمراہ اسکے

اور زیت کی اور ماء الرائب لیکن اگر خلط مرض کی پوری ہو استفراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ ہلیلہ اور نصف اوسکی تربد سے کہ مجموع کی مقدار تین یا چار درہم ہو استعمال کریں خواہ جوز السرو تر و تازہ ایک اوقیہ ہمراہ صبر زرد ایک درہم کے دیں۔ یا عصفر کو پیس کر ترش میں آمیختہ کر کے پلائیں خواہ آب مغرہ یعنی گل مختوم اور آب اُجرہ جدید یعنی نئی اینٹ کا پانی پلائیں۔ اگر مرض میں بلغم کی کثرت ہو ایک درہم کبابہ اور تین درہم شکر خواہ تین درہم تخم کشوث لین طلب میں استعمال کریں ہر قسم کی غیر میں از روی تجربہ کے یہ دوا مفید ہوتی ہے فودنج دو درہم طباشیر ایک درہم گل سرخ نصف درہم کافور ایک قیراط آب انار ترش میں پلائیں۔ خواہ نہار منہ ابہل کا استعمال کریں

آکلہ اور فساد عضو اور فرق درمیان غنغرانا اور سفاقلوس کے

ان امراض میں کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت اچھا ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عضو جسمانی میں فساد اور تعفن یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اوس عضو کی روح حیوانی کو فنا کر دے خواہ روح حیوانی کو اوس عضو خاص تک وصول سے منع کرے۔ خواہ وہ سبب مفسد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی ہو مفسد روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور باردہ جو بتقاضائے مادہ اور جوہر کے مضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہیں۔ خواہ اورام اور بثور اور قروح ردی جو پھیلے ہوں اور مادہ اونکا سمی ہو۔ یا وہ قروح جنکے معالجہ میں طبیب کی خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہو جاتی ہے جیسے قروح غائرہ میں روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہو جاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج عضو کا فاسد ہو جاتا ہے۔ وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا امتلائی اور مادی ہے جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے کسکر باندھنا کہ اگرچہ کیفیت اوس کی عضو کو فاسد کر دیگی اسلیے کہ روح حیوانی کا وصول اوس عضو تک نہیں ہو سکتا ہے جو قوت کہ قلب میں نفس ہو روح حیوانی ہے اوس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اوسسے یہ بندش تخلیص کر دیگی اسی وجہ سے مزاج اوسکا فاسد ہو جائیگا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے جیسے کوئی ورم گرم ردی اور نابستا اور عظیم غلیظ المادہ ہو کہ منافذ اوردہ کو جس سے آمد و رفت حیات روح حیوانی کی ہے بند کر دے اور اس انسداد سے بوجہ احتباس روح کے فساد مزاج میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ جو انسداد کا تابع فساد ہے اوسکے زمانہ ابتدا میں جبکہ عضو حساس ہے تعفن میں فساد کامل طاری نہیں ہوا ہے اوسکو غنغرانا کہتے ہیں خصوصاً اگر ابتدا میں فلغمونی ہو پھر جب اس مرض میں ایسا استحکام ہو جاوے کہ حساس کی حس باطل ہو اور یہ کیفیت اوسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اوسکے قریب کی ہڈی ابتدا خواہ ورم کے سبب فاسد ہو جاوے۔ اوس وقت اوسکا نام سفاقلوس ہے اور کبھی غنغرانا سے سفاقلوس پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ غنغرانا ہو کر خاتمہ سفاقلوس میں پیدا ہوتا ہے اور یہ گوشت میں عارض ہوتی ہیں اور ہڈی وغیرہ میں بھی پیدا ہوتے ہیں جب اس مرض کا درجہ یہ پہنچے کہ عضو کے افساد میں ترقی ہو اور ہر چیز ٹوٹ جائے اور بڈبڈا جائے اور جو چیز گوشت فاسد کے ہو اوسمیں ورم بھی پیدا ہو کر گرد کے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو وقت میں مجموع اس عارضہ کا نام آکلہ ہے اور جو حال کیفیت عضو [illegible] پر طاری ہوتی ہے اوسکا نام تعفن موت رکھتے ہیں اور اگر یہ مادہ نفسہ غلیظ نہو تا مقام خاص میں استقرار کریں کیوں ہوتا بلکہ کسی طرف منتشر ہو جاتا۔ معالجات غنغرانا کا علاج ابتدا میں ہو سکتا ہے۔ اور اوس سے امید صحت بھی ہوتی ہے۔ جب گوشت میں فساد مستحکم ہو گیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اوس عضو کا نکال ڈالیں۔ جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہو چلا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طاری ہو تعفن میں آگیا ہے اوسوقت جو بہت جلد ایسے شگاف کا استعمال کریں۔ جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی اور گل مختوم سرکہ میں ملا کر استعمال کریں۔ اگر اس دوا سے کچھ فائدہ

نہ گہرے پچھنے کے بدون کچھ چارہ نہوگا کہ مختلف طریقون سے اور مختلف مقامات سے پچھنے کا استعمال کرین اور جونک لگائین اور جو رگین قریب قریب کی ہون خواہ مقابل کے جہت مین واقع ہین اور چھوٹی ہین اونکی فصد کہولین تاکہ خون فاسد کا اخراج ہو جاے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع ماؤف کی گرد کی حفاظت بہی ایسی طلا وغیرہ سے کرتے رہین جو مذکور ہوچکے ہین اور جیسے مقام پر ایسی چیزین رکہین جو مخالف عفونت کی ہون اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرتا ہون جیسے آرد کرسنہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ آرد باقلا خصوصاً جب اوسمین نمک کی آمیزش ہو منجملہ طلاؤن کے یہ ہے کہ حلتیت کو طلا کرین اور لحم فراریج بہنے کہانا گرماگرم کا دوای مجرب ہے۔ زراوند مدحرج اور عصارہ ورق بنگ ایک ایک حصہ زنگار نصف حصہ باہم پیسین اسقدر پیسین کہ شہد کے مثل گاڑہا ہو جاے اور قرحہ پر طلا کرین اور گرد قرحہ کے بہی لگائین منجملہ اون دواؤن کے جو مانع حدوث آکلہ کے ہین یہ دوا ہے کہ زنگار اور پہٹکری اور شہد ہموزن لیکر بطور لطوخ کے استعمال کرین کہ یہ دوا بہی مانع عفونت خواہ مانع حدوث آکلہ کے ہے اور بقدار متعفن کو ساقط کردیتی ہے اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہے اگر نوبت ورم اور فساد ہونے کی گذر کے ترہل شروع ہوگیا ہو تہوڑی سی ترطیب بہی پیدا ہوئی ہو اور یہی طریقہ تدریج عفونت کا ہے اوسوقت واجب ہے کہ زراوند مدحرج اور مازو ہموزن پیسکے چہڑکین تاکہ خشکی پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زاج اور قلقطار کو استعمال کرین بہت مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے اور اسیطرح قنار الحمار اور اوسکا عصارہ اگر طلا کرین پہر اگر تہوڑا سا گوشت سڑگیا ہے اوسے قطع کر ڈالنا چاہیے یا گلا دینا چاہیے بذریعہ قرص اندرونت کا اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ قلقیون کے ذریعہ سے گلادین اور بعد گلا دینے کے چربی سے اوسکا تدارک کرین یعنے چربی اوسپر رکہین جیسا دہنیت کی وجہ سے حدت دوا کی برطرف ہوجاے بقیہ لحم کو جو ناقص ہے اوسکو بہی ساقط کردین تا اینکہ صحیح گوشت باقی رہجاے زاج احمر کا چہڑکنا بروقت ترہل اور تعفن کے بہت بہتر ہے اور جب تعفن ظاہر ہوجاے اسقاط مین قدر متعفن کی تاخیر کرنی جائز نہین ہے ورنہ بڑی دشواری واقع ہوگی۔ اور اگر گرد ورم کے تعفن زائد پیدا ہوجاے اوسوقت اس دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہین کہ سولی ہمراہ عصارہ بنج کے استعمال کرین اور میری راے مین یہ دوا مفید نہین ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور رجوع مادہ کو سبب کسیقدر عضو متعفن کو کاٹ ڈالین واجب ہے کہ اوسکے گرد داغ دین آگ سے کہ مقتضای حزم اور ہوشیاری یہی ہے خواہ ادویہ کاویہ سے جو محرق ہین اوسکے ذریعہ سے داغ دین خصوصاً جو اعضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہین خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ بوجہ قرب اور مجاورت اون فضول کے جو اعضا مذکور سے جاری رہتے ہین جیسے مذاکیر اور دبر وغیرہ۔ اسقدر تدبیر اور علاج کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین اور قرحہ متعفنہ کے باب مین ایسی تدبیرین مذکور ہونگی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہین

طواعین کا بیان قدماء اطبا طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی مین ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان عربی مین اوسکا ترجمہ یہ ہوسکتا ہے طاعون وہ ورم ہے کہ اعضاے غددی مین پیدا ہو خواہ جو عضو عصب سے خالی ہے اوسکا لحم جیسے وہ لحم جو بیضہ مین خواہ پستان اور بیخ زبان مین ہے خواہ جو گوشت عصبی ہے اوسکا ورم جیسے وہ لحم غددی جو زیر بغل ہے خواہ ازبیہ یعنے پد جو بیخ ران کے قریب ہے اور ازین قبیل اور لحوم کے ورم کو طاعون کہتے تہے۔ بعد ازان استعمال لفظ طاعون کا ہر ایک ایسے ورم کیواسطے ہوا جو واقع مذکورہ مین بہی ہو اور ممدا ورم حار اور قتال بہی ہو کہ اوسکا جوہر سمیت کی طرف مستحیل

ہو کہ مقصد عضو وارم ہو اور قرب جوار کے مقامات کے رنگ کو متغیر کردے اور بیشتر اوس ورم سے خون اور صدید وغیرہ مترشح ہو اور اوسکی کیفیت سمی قلب تک بذریعہ شرائین کے پہونچکر موجب ثقل اور غشی اور خفقان کی ہو کر قاتل ہو اور شاید یہ دوسری اصطلاح بہ نسبت طاعون کے جو پہلی ہے یہ وہی ورم ہے جو بنام داحس موسوم ہے اور اوائل اطبا اسکا نام قوباطار کہتے تھے لیکن بہتر وہ ہے کہ عروض اس ورم کا اکثر اعضاء ضعیفہ مین ہو جیسے ابط اور اربیہ خواہ پس گوش وغیرہ اور اسکی نہایت ردی وہی قسم ہے جو ابط یعنی زیر بغل اور اربیہ یعنی کش ران مین ہو اس لیے کہ یہ اعضا قریب ہین اون اعضا کے جنکی ریاست کامل ہے جیسے قلب اور دماغ اسلم طاعون غیر قتال کے اقسام مین وہ طاعون ہے جسکا رنگ سرخ ہو اوسکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور جو طاعون بالکل سیاہ ہی اوس کیوجہ سے کوئی ہلاک نہین ہوتا اور دفعۃً نہین مرتا ہے طاعون اکثر اون بلاد مین پیدا ہوتا ہے جنمین وبا کی کثرت ہو زبان یونانی مین اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موضوع ہوئے ہین جو مشابہ طاعون کے ہین جیسے فلماقیتیون اور قوباطا اور فوجخلا اور توتیت مگر ہماری زبان مین ان اسماء کی مسمیات کی زیادہ تفصیل نہین ہے **علاج** بذریعہ فصد کے استفراغ کرنا کبھی تا قوت کا اوسکا تحمل ممکن ہوتا ہے اور کبھی نظر بر رداءت اوس خلط کی جو برآمد ہوتی ہے استفراغ بذریعہ فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہے کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہون اور ایسی دواؤن کا استعمال کرین جنمین عطریت اور تبرید ہو مثلاً حماض اترج اور لیمو خواہ ربوب تفاح اور دیگر فواکہ کی خواہ بہی اور انار ترش اور سونگھانے کی چیزین جیسے گلسرخ اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کرین اور غذا مین عدس جو سرکہ مین پکایا ہے خواہ مصوص حامض جو ایک قسم کا کھانا ہے اور جدی کا گوشت سرکہی بیمار کے مکان کی نزہت اور آرائش برف کی ٹکڑون اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے پھولون سے خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کرین اور قلب پر ضماد سرد اور مقوی جو ادویہ اصحاب خفقان مین مذکور ہو چکے ہین اونسے کرنا چاہیے خواہ جو ادویہ اصحاب وبا کے واسطے لکھی گئی ہین خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وبا ہی کی کرنی ضرور ہے۔ اور خاص ورم طاعون خواہ جو قائم مقام طاعون کے ہے اوسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیے۔ ابتدا مین ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا کرے۔ خواہ اسفنج کو سرکہ اور پانی مین خواہ روغن گل یا روغن تفاح یا روغن درخت مصطگی یا روغن آس مین ڈبو کر استعمال کرین۔ یہ تدبیر ابتدائے مرض کی ہے اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگائین اور جو رطوبت وغیرہ اوس سے بعد شرط کے نکلتی ہو جاری رہنے دینا اور بند نکرین اور نہ منجمد ہونے دین ورنہ سمیت زیادہ ہو جاوے گی پھر اگر ایسے پچھنے کی حاجت ہو جو لطیف مادہ کو چوس لے لگانا چاہیے اور جو طاعون بطور پھوڑے کے ہو اوسکی زمانہ منتہی یا قریب بانتہا مین تقیح کیطرف متوجہ ہونا چاہیے اور اگر ہمراہ خراج کے تپ بھی ہو تبرید وقت مین درنگ کرنا چاہیے ایسا نہو کہ مادہ بطرف خلف کے پلٹ کر زیادہ رداءت پیدا کرے۔ تقیح بذریعہ نطول کے کرنی چاہیے اسطرح کہ بابونہ اور شبت خواہ منضجات لطیفہ کو پانی مین جوش دیکر نطول کرین اور ایسی منضجات کا ذکر خراجات کے علاج مین آ چکا ہے کہتے ہین کہ قوباطا اور مقتلیوس کو ضماد پیاز دشتانی اور حمرق اور لبلاب اور بیخ خطمی کا جسمین تھوڑی سی اشق اور سرکہ اور شراب ملی ہو خواہ دلق لیتے ہو نیز ک عسلی سفید ہی اور تیر حلبی یا چرکا اور میل شہد ملی کر چنے کا اور ترمس سرکہ مین بھگو کر بابونج کیلا اور اکلیل الملک یا اطرون ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ جمیز کے جو ایک میوہ مثل انجیر کے ہوتا ہے

فصل اون اورام کے بیان مین جو غدد مین پیدا ہون جو اورام غددی مثل طاعون کے نہون کبھی بوجہ دفع بحرانی کے پیدا ہوتے ہین

اور کبھی بوجہ دفع اعضای اصلی کے ظاہر ہوتے ہین اور کبھی قروح اور اورام دوسری قسم کے ایسے اطراف ہین ایسے اورام کو پیدا کرتے ہین جدھر سے مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہین اور اون طرق اور راہون مین یہ لحوم غددی واقع ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لحوم غددی مین یہ مواد ٹھہر جاتے ہین جیسے اربیہ اور ابط کا بھی حال ہے کہ اونکے ورم کا عروض اوس شخص کے بدن مین ہوتا ہے کہ جسکے بدن مین کھجلی یا قروح ہاتھ پاون مین ہین ۔ اور کبھی یہ اورام بروقت امتلای بدن کے مادہ سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی بدن مین زیادہ امتلا نہین ہوتا اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام کے ہے جیسا معلوم ہو چکا یعنے کہ انکے علاج مین ابتدا دفع مادہ کی نہین کیجاتی ہے اور نہ انمین عجلت دفع مواد کی ہوتی ہے ۔ استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے اس مرض مین پر ضرور ہے باقی اور اقسام کے علاجات کی استعمال مین جب تک بخوبی انکشاف نہو توقف کرنا چاہیے ۔ مثلا اگر یہ ورم بطور بحران خواہ بوجہ دفعہ طبعی کے کسی عضو رئیس سے بطرف عضو خسیس کے ہو ایسے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہین بلکہ اعانت طبیعت کی کرے کہ اچھی طرح اوسی عضو کیطرف جذب کر لینا چاہیے جس طرح پر جذب ممکن ہو ۔ خواہ بذریعہ دوا یا محجمہ وغیرہ کے اور اگر یہ ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور امتلا رخلط ہو شرکت اسکا ہوا ہو اوسوقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالجہ ہے اور غذا کی تقلیل اور تلطیف بھی ضرور ہے اور رادعات کا استعمال نہ کیا چاہیے ۔ بلکہ مرخیات کو استعمال کرین اور مرخیات کا استعمال بھی بدون استفراغ مادہ کی جائز نہین ورنہ اگر عضو متورم پر بوجہ کثرت جذب مادہ کے گزند پہونچتا ہے لہذا جب مرخیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کرکے بعد ازان جذب مادہ کا بطرف خلاف جہت کے کرین ۔ رادعات کے استعمال مین یہ خطر متصور ہے کہ رد مادہ کا بطرف احشا کے خواہ اعضای رئیسہ ہو جاوی اور مرخیات کے استعمال مین بھی خطرہ ہے کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہے اور استفراغ مادہ اور امالہ مادہ کا مرخیات کی مضرت سے امان دیتا ہے ۔ اگر درد مین شدت ہو اوسوقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیے اسطرح کہ صوف کو زیت گرم مین بھگو کر استعمال کرین اور اونمین تھوڑا سا نمک بھی شریک کرین تاکہ درد مین تسکین پیدا ہو اسلیے کہ ورم مین تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہے ۔ اوایل مین اسکے استعمال سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہے اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کے پاک کیا جاوے ۔ پھر تحلیل ورم کی بخطر کرنی چاہیے کبھی تحلیل فقط آرد گندم کے استعمال سے حاصل ہوتی اوس سے بہتر یہ ہے کہ آرد جو کا استعمال کرین اور کبھی جس دوا مین قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہے اوسکے استعمال سے ورم مین زیادتی پیدا ہوتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیے ۔ مگر جسوقت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا اعضای رئیسہ سے بطرف ورم کے ہو جاوے اور اگر جذب نکرین اعضای رئیسہ کی نسبت خوف پیدا ہو اگر ابتدای ورم مین فقط زیت کو گرم کرکے ورم پر لگانا مزیل ورم ہوتا ہے اگر ورم کسی لحم رخو یعنے نرم گوشت مین ہو ۔ اور عضو متورم نرم ہو جیسے پستان اور [illegible] اور منع مادہ سے کسی طرح کا خوف اور کوئی آفت مظنون نہو منع مادہ اور ردع کرنا کچھ مضر نہین ہے اور اگر میلان یہ ورم کا بطرف سختی کے محسوس ہو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے خراجات حارہ کا بیان خراج دبیلہ کی دو قسم ہے اول اورام حارہ کا جمع مادہ پر مشتمل ہو ۔ شاید لفظ دبیلہ کی ہر ایک ورم پر واقع ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ بھرتا جاوے اور باطن مین اوس ورم کا ایک مقام ایسا ہو جہان انصباب مادہ کا ہوا کرے اور بعد ازانکہ اوس مقام مین انصباب مادہ کا ہو جتنا مادہ وہان پہنچے وہین ٹھہر رہے ۔ ایسے ورم کو خراج جب کہین گے کہ مادہ اوس ورم کا جاری ہوا ہو اور اوس مین اجتماع مدہ کا ہوتا ہو ۔ کبھی ورم گرم کی ابتدا اسطرح سے ہوتی ہے کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم مین پیدا ہوتا ہے ۔ اور کبھی اسطرح سے ابتدا نہین ہوتی بلکہ

ابتدائے ورم عام صحیح کی ہو کر آخر کار بعض وقت منتہی کہ جمع مادہ کی نوبت پہونچتی ہے ۔ ہم اون دبیلات باردہ کو جو شامل وہ مخاطی و را خلاط حصی اور حصوی یعنی متصل سنگریزہ کے اور ریلی یعنی مانند ریگ کے اور اخلاط شعری یعنی بالشکل بال نوکین ہین ۔ آیندہ سطور مین ذکر کرینگے بعد ازان کہ خراجات حارہ کا بیان کرلین علاوہ یہ کہ بعض اطبا نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہون ذی بنام دبیلہ مخصوص کیا ہے لیکن ابھی ہم اونہین اورام اور خراجات کا ذکر کرتے ہین جنمین اجتماع مدہ کا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہے بوجہ کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا ہو اوسکا نفوذ جلد مین ممکن نہین ہوتا اور نہ گوشت مین اوسکا تشرب اور سما جانا ممکن ہوتا ہے ۔ بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہری پیدا ہوتا ہے بوجہ غلاظت اوسی مادہ کے اور اندر اونہین شگاف اور سوراخون کے جنمین یہ مادہ متفرق ہوا ہے پوشیدہ ہوکر ٹھہر جاتا ہے ۔ اور اکثر اوقات ان اورام کے سرے پر ایک نوک تیز اونچی اور بلند ہوجاتی ہے اور یہ نوک اس پھوڑے کا مونہہ کہلاتی ہے خصوصا اگر مادہ خراج کا حاد ہوا وسوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہے ۔ یہ خراجات شروع ہوکر اجتماع مدہ انمین ہوتا جاتا ہے اور بعد اجتماع کے مدہ مین پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہے ۔ بعد ازان خود بخود پھوٹ جاتے ہین اور کبھی تقویت انضاج کی بھی ضرورت ہوتی ہے یعنے استعمال ادویہ منضجہ کا اسی غرض سے کرتے ہین تاکہ طبیعت کو نضج مادہ مین مدد ملے اور شگافتہ ہونا انکا باسانی ہوسکے اور کبھی اس تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی ہے ۔ جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہوا اور نوک اوسکی زیادہ باریک ہو اور اوسمین سرخی زیادہ نمایان ہو اوسیقدر اوسکے خلط مین حرارت زیادہ ہوگی اور نضج اور تحلل اوسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہوجاوے گا خصوصا وہ پھوڑا البتہ جو بشکل صنوبری برآمد ہوا اور جو پھوڑا اوسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اوسمین کم ہو اوسکا مادہ غلیظ اور ردی اور مائل بطرف باطن کے اور درد اوسمین بہت کم حرکت مادہ کی ثقیل اور گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر کیطرف پھوٹے کہ جو رطوبت خواہ روح وغیرہ اوسپر ہوکر گذرتی ہے سب کو فاسد کردیتا ہے ۔ ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر باہر دونون طرف پھوٹتا ہے ۔ بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا وہی ہے جس سے اوس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو جسمین پھوڑا پیدا ہوا ہے اور اوس عضو اندرونی سے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج کے بھی کشادہ اور اچھی ہو جیسے معدہ کا پھوڑا اندر کیطرف پھوٹے خوب ہے بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف اوس تجویف کے پھوٹے جسکو مراق محیط ہے کہ یہ [illegible] ہے اسیطرح پھوٹنا خراج دماغ کا بطرف دونون بطن مقدم کے بہت بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطن موخر کیطرف پھوٹے اسلیے کہ دونون بطن مقدم دماغ کی رطوبات کی راہ بطرف خارج کے مونہہ اور ناک اور کان سے ہوکر بہت کشادہ ہے ۔ اور اگر دماغ کا پھوڑا بطرف اوس فضا کے جو دماغ سے محیط ہے پھوٹے خواہ بطرف بطن موخر کے مونہہ کرے اوس مادہ کو باہر نکلنے کی راہ نہ ملیگی اور ضرر شدید پیدا کریگا ۔ ہر ایک عضو اسکے لائق نہین ہے کہ اوسمین پھوڑا نکلے مثلا مفاصل مین پھوڑا اکثر نکلتا ہے اسلیے کہ مفاصل مین اخلاط مخاطی بھرے ہوئے ہین اور جگہ اون اخلاط کے کشادہ ہے کہ مادہ موجود کی گھٹنے اور تنگی مین پڑنے کی نوبت نہین پہونچتی اور نہ کوئی چیز حابس ان مواد کے مفاصل مین ایسی پائی جاتی ہے کہ بوجہ حبس کے مادہ کو متعفن کردے ایسی وسیع جگہ مین پھر اگر بندرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور پر خطر کیوجہ سے ہوگا ۔ سب پھوڑون سے بدتر وہ پھوڑا ہے جو اطراف عضلات مین پیدا ہو جسمین اعصاب کثیرہ موجود ہین ۔ اقسام خراجات کے پختہ ہونیکی مدت بھی مختلف ہوتی ہے ۔ بنظر لطافت اور غلاظت مادہ کی اور بنظر مزاج خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال مین اور بحسب فصل اور سن اور جوہر عضو خاص کے جسمین پھوڑا نکلا ہے

پھوڑے کا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اوسکے مادہ کا قیح کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ حار غریزی کی اوسمین قلت ہوتی ہے خواہ جوہر مادہ خراج کا غلیظ ہو اور انہین خرابیون کی وجہسے یہ برائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف قیح پڑتی ہے اور باہر بذریعہ حس کے کچھ دریافت نہین ہوتا اسلیے کہ میم اندر کی طرف ہوتی ہے اور خارج کی طرف مادہ غلیظ اوسکے نمایان ہونے نہین دیتا مدہ کا حال یہ ہے کہ کبھی اپنے نضج پر بسرعت ٹھہرتا ہے اور کبھی نہین ٹھہرتا جیسا مادہ مین غلظ ہو اوسیقدر بسرعت نرم نہین ہوتا اور اگر مدہ مین نضج بحال رقت پیدا ہو بہت جلد نرمی پیدا ہوتی ہے اور جسقدر اوسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اوسیقدر نرمی بھی کم و بیش ہوگی اسباب خراج کے اور اوسمین مدہ کی پیدا ہونے کے اسباب یہ ہین کہ امتلا اور کثرت مادہ اور فساد مادہ کا پیدا ہو اور ان تینون کے اسباب تخمہ اور ریاضت ردی اور وہ امراض جنکا بحران استفراغ ظاہری سے نہو خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم جو مفسد خون کے ہین عارض ہون ایک قسم خراج کی جسکا نام منجنوس ہے وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہے کہ بعد پھوٹنے کے اوسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہے گوشت اچھا اور جید بے عیب نظر آتا ہے اوسکے بعد اوسی گوشت سے مدہ برابر ہوتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ ہے جسکا نام تین ہے وہ گول پھوڑا اسمر رنگ ہوتا ہے اور جسکے یہ پھوڑا نکلتا ہے تپ اوسے ضرور لاحق ہوتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا سر مین نکلتا ہے کبھی اور مقامات مین پیدا ہوتا ہے **دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر** جب ورم مین ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا **دلائل نضج اور علامات نضج کے** جب پھوڑے مین نرمی اور درد مین سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑے مین نضج شروع ہوا۔

احکام مدہ کے مدہ بہتر وہی ہے کہ سپید اور چکنا ہو اور رائحہ کریہہ اوسمین پیدا نہو اور سوای حرارت غریزی کے اور کسی حرارت وغیرہ نے اوسمین تصرف نہ کیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریبہ سے چارہ نہین ہے لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو ہو اور چکنے ہونیکی شرط اس واسطے ہم کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ خلط مذکور کو قوت ہاضمہ سے انفعال یکسان ہو اور یہ بات نہین ہو کہ تھوڑا مادہ مطیع ہی ہو اور جسقدر عاصی و غیر مطیع رہا اور بو مین شدت کراہت کی نہونی اسواسطے مشروط ہے تاکہ عفونت سے بعید ہو اور سپیدی رنگ کی اس غرض سے مطلوب ہے کہ رنگ اعضاء اصلی کا سپید ہے مدہ کو اس رنگ کیطرف ہم رنگ ایسی ہی وقت طبیعت کریگی جب قادر تصرف تام پر ہو۔ مدہ ردی وہی جو بدبو ہو کہ اوسسے دلالت عفونت پر ہے اور چونکہ عفونت نضج کی ضد ہے۔ اسی وجہ سے ردی ہوگا اور امتلا اور غلبہ حرارت غریبہ پر دلالت کریگا جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برامد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہے۔ جو مدہ کسی بدن مین پیدا ہو عفونت خواہ نضج یا برودت خواہ کسی اور قسم کی استحالہ سے خالی نہوگا **باطنی پھوڑے کے دلائل** جب کوئی ورم گرم احشا مین پیدا ہو اور اوسکی جہت سے قشعریرہ اور حمیات غیر مرتب اور بے نظام عارض ہون اور درد مین شدت ہو اور درد اوائل مین طول ہو مدت مین پھر ہمیشہ اوسکی مدت اخذ اور ترک کی گھٹتی جاوے اور ثقل ورم کا بڑھتا جاوے اوسوقت یقین کرنا چاہیے کہ ورم کا پھوڑا ہوگیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہے۔ یہ درد ابتدا مین شدید اسواسطے ہوتا ہے اور جسقدر پختگی قریب ہوتا جاتا ہے شدت گھٹتی جاتی ہے کہ ابتدا مین تمزق اور پھٹنا ہوتا ہے اور تمزق اور تفرق اتصال جسوقت پیدا ہوتا ہے اوسیوقت درد بھی پیدا ہوتا ہے اور زیادہ وجع اور درد بر وقت حصول تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہے اور جسوقت مادہ ورم مدہ بنتا ہے حرارت شدیدہ مین بھی تسکین ہوتی ہے اور التہاب بھی کم ہوجاتا ہے اسی وجہ سے تپ جو بشرکت قلب کو عارض ہوتی ہے اوسمین بھی تخفیف نمودار ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صلابت نبض کی گواہ معتبر اور پورا شاہد ورم کے خراج ہونے پر ہے۔ پھر اگر علامات خراج او

دبیلہ کے احشا مین ظاہر ہون اور بعض مین صلابت پیدا نہو حکم قطعی خراج باطنی پر نکرنا چاہیے اسلیے کہ ایسی کیفیت یعنے باوجود ظہور علامات ورم کے بعض مین صلابت پیدا نہونی کبھی بوجہ ورم صفاق کے (یعنے اوس پردہ کے جو احشا پر محیط ہے) بھی پیدا ہوتی ہے — دبیلہ کے احساس اوس جانب کا جدہر خراج ہے بذریعہ ثقل اور گرانی اوسی جانب کی اور بذریعہ وجع اور درد کی ہوسکتا ہے دلائل نضج خراج باطنی کے جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض مین اوسکے مثل تپ اور قشعریرہ اور درد وغیرہ کے کسیقدر سکون پیدا ہو اور گرانی اور ثقل باقی رہے یقین کرنا چاہیے کہ مدہ مستحکم ہوگیا اور نضج ہوچکا ہے جو دلائل کہ قریب پھوٹنے اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتی ہین بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض مین شدت پیدا ہو اور نخس یعنے چبھنا اور لذع اور شدت ثقل نمودار ہو اور حمیات متشابہ اور یکسان عارض ہون زمانہ پھوڑے کے پھوٹنے کا قریب ہے پھر اگر کسی دن لرزہ دفعتہً پیدا ہو کر ثقل اور وجع مین سکون پیدا ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ اب پھوڑا ٹوٹ گیا جبکہ مدہ کا استفراغ بعض مجاری ہو اور جدہر سے یہ مادہ نکلا خواہ بول یا براز یا کسی اور طرف کو اور ہر راہ مین جو جو اعضاے اندرونی واقع ہین اونمین لذع پیدا کرے پھر تو پھوٹنا پھوڑے کا بمنزلہ مشاہدہ کے ہوجاے گا اور قوت کا ذبول و ضعف بفعل ضرور ہوتا ہے — اگر اندرونی پھوڑا دفعتہً پھوٹ جاے اور بہت سی ریم وغیرہ اوسمین سے برامد ہو اکثر کثرت اخراج مدہ سے خفقان اور غشی مہلک عارض ہوتی ہے اور بیشتر اگر سینہ پر مدہ پھوڑ نکالا کرتا ہے اور مقدار اوسکی زیادہ ہوتی ہے اختناق بھی پیدا ہوتی ہے

ظاہر کے پھوڑون کا علاج جو استفراغ اور علاج ابتدا مین اورام کے بشرطیکہ اون علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شریف کے خوف نہو جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے اور نہ ایسی تدبیر جو عوام اور جہال جراح کرتے ہین الغرض یہ تدبیر خراج حارہ اور اورام حارہ مین جو درجہ خراج تک نہ پہونچی ہون مشترک ہی اور جو تدبیر خراج سے مختص ہی وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کرین — اور تحلیل دو طرح سے ممکن ہے ۱ ایک طریقہ بہت استواری کے ساتھ جاری ہے بشرطیکہ مرض حد معتاد سے زیادہ خارج نہو تدبیر یہ ہے کہ انضاج مادہ کا تھوڑے دنون تک کرین اور اوسکے بعد پھوڑے شگافتہ کرنے اور توڑنے کی تدبیر کرین اور قوت کی نگاہداشت مین اہتمام بلیغ کرتے ہین کہ اوسکی حفاظت رہے اور کرب سے درد کی جو محلل روح ہے خواہ یکبارگی پھوڑے کے ٹوٹنے سے چونکہ اخراج مادہ کثیر کا ہوتا ہے سقوط قوت کا نہو جاے — اسلیے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی اور ذبول قوت کے مرجاتے ہین بلکہ واجب ہے کہ طبیب ہر وقت نگران رہے کہ حفظ قوت کیونکر ہوسکتا ہے اور جو جو تدابیر حفظ قوت کی ہین اونکا استعمال کرتا رہے اسطرح کہ جیسے غذا مرضاے دبیلہ کو دیتا ہے ہان اگر پھوڑا اندرونی اعضا مین ہو کہ اوسوقت تلطیف تدبیر کی ضرورت ہے ۲ دوسری تدبیر طریقہ سداد اور رسمی سے خارج ہے اور اوسکا استعمال بنظر ضرورت وقت کی اضطرارا ہوتا ہے وہ تدبیر اوسی وقت کیجاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑہ گیا ہو اور نضج کی انتظار مین ہلاکت اور زیادتی رداءت ہر وقتاً فوقتاً یقین کامل ہونا چاہی خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت مریض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہوگی اور اگر قصد انضاج کا کیا جاے اس تدبیر کا کچھ نتیجہ نہوگا اور نہ علاوہ نضج کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہین اور چاک کرنے مین بچاو کا خیال کرتے ہین کہ اعضاے رئیسہ جو قرب پھوڑے کے ہین اونسے استرہ وغیرہ آلہ حدیدی مس نکرے کہ اون اعضا تک لوہے کی پہونچنے مین خطرہ عظیم ہے — اسیوجہ سے اگر یقیناً معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ اثر نضج کا قبول نکریگا یا اوسکا خوف ہو کہ حار غریزی عضو یا اوسوقت مین اسقدر قوت پر نہ کہ نضیج نہوگا خواہ اسقدر قوت کم ہے کہ انضاج مادہ مین تقصیر کریگی اور امالہ مادہ کا بطرف نضج کے جو کہ حق نضج ہی نکریگی یا اونکہ خراج

قرب مفاصل کے عارض ہو خواہ اعضای رئیسہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اوسکا فساد کا خواہ لوہی کی اذیت پہونچنے کی مضرت کا خیال ہو۔ اور اگر انضاج مادہ کا بذریعہ ادویہ مغریہ اور منضجہ کے کرین کچھ دور نہین ہے کہ ادویہ مغریہ کی استعمال سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ نفوذ نسیم کو مجری نفس کیطرف سے مانع ہو اور ادویہ منضجہ حرارت ضعیفہ پیدا کرین کہ اوس سے نفیج کامل نہو سکے الغرض یہ سب صورتین ایسی ہین کہ انسے تعفن مادہ پر اعانت ہوتی ہے۔ اسیوجہ سے ایسی صورت مین کچھ نہ کچھ لگانا چاہیئین اور اگر چاک کرین وہ بھی ضرورت ہو اور بعد فصد الاوباط کے ادویہ ایسی مستعمل ہون جنمین قوت تحلیل کی اور تخفیف پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب کہ چاک کرنا اور بتی لگانے لیف مین عصب عضو کی جہت طول مین ہو۔ ہان اگر ارادہ یہ ہے کہ فعل اس عضو کا باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اوسوقت لیف کو عرض مین قطع کرنا چاہیے۔ اور اس خوف سے امید سلامت کی ہوتی ہے۔ اکثر طول لیف کا طول بدن مین ہوتا ہے سوائے چند اعضا مخصوصہ کے اور اسی طرح اکثر لیف بھی طول بدن مین موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخون کے۔ مگر چند اعضای مخصوص کے جیسے جبہہ۔ جس عضو کو چاک کرین خواہ اوسمین بتی لگائین چاہیے کہ روغن خواہ جو شئے ایسی ہو کہ اوسمین چربی کا لگاؤ ہو قریب اوس کے نہ لیجائین اور اگر بدون دہونے کے چارہ نہو شہد اور پانی یا شراب اور سرکہ سے دہوئین۔ جب ورم اور التہاب مین بعد چاک کرنے کے شدت پیدا ہو عدس کا ضماد کرین اور اگر استقدر حاجت نہو ادویہ ملحمہ اور مرہم کا استعمال کرین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ یہ چاک کرنا پھوڑیکا مورث ہوتا ہے صدید اور ریم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کار اسی مین منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سوای چاک کرنے کے نہو پھر مجبوری ہے۔ اور مناسب اسمین بھی یہ ہے کہ جو مواضع لحمی ایسے ہین کہ اونمین رگین اور پٹھے کم ہین اونکا نفیج ہو جاے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو پھوڑے بشکل صنوبری اور بلند ہون اور سرا اونکا باریک ہو اونکو حاجت چاک کرنے کی بہت کم ہوتی ہے نہ قبل نفیج کے اور نہ بعد نفیج کے

تدبیر نفیج پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑون مین

ادویہ منضجہ کو ضرور ہے کہ اونکی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور اونمین تغریہ بھی کسیقدر ہو انہین ادویہ مین سے درجہ اول مین یہ ہے کہ نطول آب گرم سے اور تضمید آرد گندم یا آرد جو سے کرین اور گیہون منہ سے چبا کر اگر ضماد کرین بہت عمدہ ہے اور روٹی ہمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور دقاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضماد خطمی و رالسی کا استعمال کرین ایضاً ایک ضماد انجیر خشک شیرین اور بادسومت اوسمین ہو تنہا یا دقیق شعیر اور آرد جو بھی خصوصاً اگر اوسمین زوفا و صنوبری بھی شریک ہو خواہ اوسمین تھوڑا اسا نمک جو بحد افراط نہ پہونچے پانی مین جوش کرین اور کبھی اوسمین چربی خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہین۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف یعنی ہالم ہمراہ علک البطم کے استعمال کرین۔ اور ادویہ زیت اور ہیوہ سے مع شوربہ کے مرکب ہون اور مدار اور لاذن اور راتینج اور مسکہ اور مصطگی اور زوفای رطب اور بیخ قثاء الحمار بیخ دم الاخوین کا استعمال بھی مفید ہے اور مرہم جالینوس روغن سپید انجیر بدون موم خصوصاً اگر اس مرہم کو [illegible] پگہلائین اسیطرح مرہم دیولوس حکیم اور مرہم باسلیقون اور عمدہ یہ ہے کہ دوای جہار فشتا اور اشق سے تیار کریکے اوس پر رگین شاید اوسی کردانے

تدبیر ظاہری پھوڑون کے بعد نفیج کے

اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ [illegible] کے بعد بھی امید پھٹ جانے کی نہو اور جہان پھوڑا نکلا ہے وہان پر رگین اور اوتار اور عصب کی کثرت ہو اور [illegible]

واجب ہے کہ پھوڑے کو چاک کرین اسواسطے کہ اگر ایسے پھوڑے کو ایسے وقت بھی چاک نہ کرین اور مدہ کو بحال خود باقی رہنے دین تو فاسد ہو جائیگا اور فساد پیدا کر کے عروق اور لیف اور اعصاب کو سڑا دیگا اور زیادہ فساد ایسے پھوڑی کیوجہ سے اوسوقت مترتب ہوتا ہے کہ جب قریب مفاصل کی ہو۔ چاک کرنے مین پھوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہان مدہ پھیر گیا ہے اور دکہائی دیتا ہے اوسی جگہ کو چاک کر دینا چاہئیے اور راہ چاک کرنے کی بطرف اسفل کی ہو نہ اوسطرف جدہر سے نکلنا مدہ کا دشوار ہو۔ اگر پھوڑیکا حجم گندہ نظر آئے اور اوس پھوڑے کو شق کرین فقط راہ کہولدینی چاہیئے اسلیے کہ سمین کا قاعدہ یہی ہے کہ اپنے پیچھے یعنے سامنے کیجانب مقابل مین چسپیدہ نہین ہوتا ہے اور اگر مقدار مین پھوڑا کم او نحیف ہو سارے پھوڑے کو طول مین شق کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس مقام مین مدہ ہو جس کرنے سے معلوم ہوجاتا ہے خصوصاً اگر پھوڑے کو اونگلی سے دبائین اور دوسری اونگلی سے اوسکو آتا ہوا دیکہین کہ دوسرے ہاتہ کی اونگلی ہو اور دیکہنے کے لائق یہ بات ہے کہ اونگلی کے جانے سے کیفیت مدہ ہلنا اور ہٹتا ہے یا نہین اور مدہ کے ہٹنے کے بعد جسمین مدہ بہرا ہوا ہے وہ اپنی اصلی رنگت آتا ہے یا نہین اور بطرف سپیدی کے اوسکا رنگ مائل ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ جب تک نضج نہین ہوتا رنگ مین سرخی باقی رہتی ہے اور کبہی مقام مدہ کا مائل بسبزی اور زردی بہی ہوتا ہے اگر مدہ اچھا نہوا اور ردی ہو۔ معتمد اور پختہ طریقہ شناخت کا چہونا اور دبانا ہے فقط آنکہ کے ذریعہ سے اسکا امتحان پختہ اور صحیح نہین ہوسکتا ہے گو آنکہ کے دیکہنے کو بہی کسیقدر دخل ہے اور یقین ہوسکتا ہے۔ واجب ہے کہ پھوڑے کو چاک کرنے مین جو خطوط جلد مین خلقی اور طبعی بنے ہوئے ہین اونہین خطوط پر چاک کرین اور اونہین خطوط پر چاک استرہ کا واقع کرین سوائے کسی ضرورت خاص کے اور جن اعضا کی ریشہ اور رگو نمین اور بیب ہو خواہ پہرسے ہون اون اعضا مین استرہ کو لیف کی طول مین رکہ کر چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر پیشانی کے پھوڑے کو سیدہی طور سے چاک کرین پیشانی کی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع استرہ کو چاک کرنا چاہیئے ارنبہ یعنے ناک کی بیچ کی ہڈی کا پھوڑا جلد کے عرض مین چاک کرین۔ جب پھوڑے کو چاک کر چکین اور جو آلایش اوسمین ہے اوسے نکالڈالین بعد ازان واجب ہے کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد مین حرقت او صلابت پیدا نہو کہ اوسکی وجہ سے ایسی کیفیت ہو جائے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اوسمین بلندی ایسی پیدا ہوگی جو بیرون مائل ہوگی پہر دوبارہ پھوڑے کی صورت پیدا کریگی اور جسقدر اوسکی صفائی چرک اور ریم سے کیجائے گی پہر بہت جلد بہر آئیگا اور فی الحقیقت در بمنزلہ ناصور کے ہو جائیگا۔ اور قبل ازانکہ دونون بائین چاک کی وصل ہوجائین اونکا تنقیہ ضرور ہے اور اگر احتیاج ہو تو سلائی کے سرے پر کپڑا سخت لگا کر داخل کرین تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جاکر کہجائے اور بعد صاف کرنے کے دونون سرے اوسمین ملاکر ایسی بندشین کرین جیسے ہم آیندہ سطور مین لکہتے ہین یعنے وہ بندشین جو غار اور قروح غائرہ واسطے تجویز کرینگے اوسیکو یہان بہی استعمال کرنا بہت خوب ہے۔ اور جو تدبیر اوپر بیان ہوچکے ہین چاک کرنے مین اونکا لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی نضج یافتہ ہوچکا ہے اور پر گوشت یعنے گوشت کی زیادتی اوسپر سب مقام سے زیادہ ہے اور اوردہ اور شرائین اور اوتار بہی اوس مقام سے زیادہ دور ہین بنسبت کل مقام ماؤف کے اوسی مقام کو چاک کرنا چاہیے۔ **انطیلس** حکیم نے کہا ہے کہ پھوڑا اگر سر مین ہو اوسے برابر چاک کرین اور بالون کی جڑون سے چاک کرنا چاہیے اسطرح

کہ عریض نہو بلکہ طول مین واقع ہو تاکہ مقام شگاف کو بعد وصل اور بہو ہند کے بال چھپا لین اور بعد صحت کی نشان چاک کرنے کا ظاہر مین باقی نرہے اور اوسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل مین واقع ہوا وسکو عرض مین چاک کرتے ہین اور اگرچہ ناک مین پھوڑا پیدا ہو شق مستوی سے چاک کرین گے اور جسقدر ناک لانبی ہے اوسیقدر چاک کا زخم طولانی لگاینگے اگر ناک کا پھوڑا قریب آنکھ کے ہوگا اوسکو اس شکل سے چاک کرین گے جیسے چاند کا سرا ترچھا ہوتا ہے اور ترچھا اوسکا نیچے کیطرف رکھین گے اور اگر فک اعلی خواہ فک اسفل مین پھوڑا پیدا ہوا وسے بھی سیدہا چاک کرینگے اسلیے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سیدہی ہے اور شیوخ کے اجساد کی شکل جھریون مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش کا پھوڑا بھی برابر اور سیدہا چاک کرنا چاہیے ونیز ناخنین اور مرفقین اور دونون ہاتھ اور انگلیان اور دونون کش ران لینے بر کے پھوڑے طول مین چاک کیے جاتے ہین — اس حکیم نے کہا ہے اگر قریب ران کے پھوڑا نکلا اوسے بشکل مستدیر چاک کرین گے اور ربط مستدیر سے مراد یہ ہے کہ طول بدن مین بھی اور عرض مین بھی کسیقدر واقع ہو اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام مین چاک مستدیر نہو تو نتیجہ اس بات کا رہیگا کہ پھر مواد مجتمع ہوکر ناصور پیدا کرے — اور اسی شکل سے جو پھوڑا مقعد کے قریب ہو اوسے بھی مستدیر چاک کرینگے باین خیال کہ اس عضو مین رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت تحلیل یا دفع خراج کی نہو جاے — اور پہلو اور پسلیون کا پھوڑا الشکل ہو سب چاک کرنا چاہیے اور خصیہ اور قضیب کا خراج لمبا مستوی سے چاک کرو — یہی حکیم کہتا ہے کہ اوسکی ملاحظ اسباب کی ہمیشہ رہے کہ چاک بہ شکل کیانی نامعبت دور واقع ہو دونون ساق اور دونون عضد کا پھوڑا طول مین چاک کرنا چاہیے اور تیشے کی نیز استرہ کا نہ پہونچے یا — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چاک کرنیکی صورتین مختلف ہوتی ہین بسبب اختلاف مقامات اور مواقع کی اگر آنکھ کے قریب پھوڑا ہو اوسکا چاک شبیہ اور مشابہ شکل آنکھ کے وضع کے ہونا چاہیے اور ناک کے پھوڑے کا چاک طول انف مین اور چہرے اور قریب کان کی شق مستوی کرنا چاہیے اسلیے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شیوخ کی اجساد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے — اور پس گوش اور ذراع اور ساق اور ران اور عضدان سب مقامات مین بشکل مستوی طول مین چاک کرنا چاہیے اور اسی طرح عضل البطن کا اور پشت کا پھوڑا بھی اسیطرح اور اربیہ یعنی کش ران کا اور بغل کے پھوڑے کا چاک عرض مین بھی لینا چاہیے ایسا نہو کہ اسمین جو ربہا ہو اسیطرح جو پھوڑا مقعد کے قریب ہو اوسکو عرض مین چاک کرو تاکہ جو پیدا ہو کر ناصور نہ ڈالے — انثیین اور قضیب مین لمبا مستوی کرنا چاہیے طول مین اور جنب اور اضلاع مین ہلالی تاکہ مقرون ہوسکے یعنی بندش ہوسکے اسلیے کہ وضع پسلیون کی اسیطرح ہے اور جو گوشت پسلیون پر واقع ہے وہ بھی ایسا ہی واقع ہے — اسی حکیم انطیلس نے کہا ہے کہ ہموار گوشت کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور نیز عضلہ کا بھی خیال رکھنا چاہیے اسلیے کہ ہم چاک کرنے مین احتیاطا اسی بات کی زیادہ کرتے ہین کہ ایسا نہو کوئی رگ پٹھہ عضل وغیرہ کٹ جاے اور چاہیے کہ موضع التحام اچھا ہو وحشی نہو کہ باسانی اوسپر گوشت بہر جاے اور ہر وقت خراج کی ہمت ہمہ تن اسی طرف مصروف رہے کہ چاک کرتے وقت کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پٹھہ اور لیف عضلہ کی کٹ نہ جاے — بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر ربط عظیم ہو جو مادہ پھوڑے کا ہے اوس شگاف سے بہتا ہو پہر اوسکو اوسی مقام تک زیادہ کھولدینا چاہیے اور اگر خراج عظیم ہے اوسمین چاک اور شگاف درمیانی لگانا چاہیے اوسکے بعد انگشت شہادت بائین ہاتھ کی زخم کے اندر ڈالکر جہانتک اونگلی کا سرا پہونچے چاک کردینا چاہیے پہر دوبارہ چاک کرنے کے واسطے پہر اونگلی کو اندر ڈالکر یہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسیطرح کرتے جاتے ہین تاکہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلایش نکل جاے اگر پھوڑا مستقل مین ہو کہ اوسکی آلایش کا نکلنا اوسی مقام سے ممکن [illegible] پھوڑے کو چاک کرینگے [illegible]

اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلایش پھوڑے کی نکل نہ جاوے گی اوس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے دو جگہہ خواہ تین جگہہ سے چاک کریں جیسی تجویز اوس کی آلایش نکلنے کے واسطے مفید نظر آوے۔ اوسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر پھوڑا کسی مفصل میں خواہ کسی عضو شریف میں ہو خواہ کسی ایسے مقام میں جو ہڈی سے قریب ہی خواہ غشا کے نزدیک واقع ہوا اوسکے چاک کرنے میں جلدی کرنی چاہیے قبل ازانکہ نضج اس پھوڑے کا مستحکم ہو جاوے تاکہ ریم پڑنے سے اعضا اور اشیاء مذکورہ بالا میں کسی طرح کا فساد واقع نہووے میں کہتا ہوں کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئیں اوسوقت کی ہیں جب سواے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے اور اگر اسکی امید ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جاویگا اور جتنا زمانہ اسکے پھوٹ جانے میں درکار ہے اوسمیں کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہوگا پھر ہرگز چاک کرنے میں جسارت کرنی مناسب نہیں ہے۔ اسیطرح اگر ادویہ مفجرہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی ہو جب بھی چاک کرنے پر جرات نکریں۔ کبھی بعض ادویہ مفجرہ ایسی ہوتی ہیں کہ اونکا استعمال قایم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر وہ دوائیں جلد کو کسیقدر چاک کر کے پھر دوبارہ جب اونکا استعمال ہوتا ہے زیادہ گہرا اثر پیدا کرتی ہیں اور اندر کیطرف خوب در آتی ہیں پھوڑوں کی شگافتہ کرنیوالی دوا جو پھوڑے سلیم اور بے خطر ہوں اور زیادہ رداوت اونمیں نہو آب گرم سے اونکی تفتیح ہو جاتی ہے اور فقط گرم پانی سے اونکا انفجار بھی ہو جاتا ہے اور جن پھوڑوں میں عفونت ہوتی ہے اونکو آب گرم سے ضرر شدید پہونچتا ہے اسلیے کہ آب گرم بہت سی مادہ اونکی طرف کھینچتا ہے۔ اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آوے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جاوے اوس پھوڑے کے [illegible] اعتماد کرنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیے کہ یہ پھوڑا خبیث المادہ نہیں ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بیخ نرجس کے ضماد کرنے سے پھوڑے کا ورم سخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہے خصوصاً اگر پانی اور شہد کے ہمراہ روغن سوسن میں پختہ کریں یا بیخ سنے تر و تازہ ہمراہ شہد اور زفت یا ابہل یا [illegible] یا چوک یا اونیل کے قسم کی شیرہ بھی [illegible] پختہ میں ہوتا ہے یا مرہم اولوسلیوس یا خواہ مرہم اور [illegible] اتلیخ اور مسکہ ہمراہ [illegible] اور [illegible] یا [illegible] اور شہد نصف رطل اور زنگار تین اوقیہ اور زیت بقدر کفایت ملا کر استعمال کریں اور دواے مرہم بہت عمدہ اور خوب [illegible] ہے یا کہ اشق ۶ اوقیہ موم چار اوقیہ [illegible] چار اوقیہ کبریت زرد تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ ان سب اجزا سے مرہم طیار کریں [illegible] تجربہ میں [illegible] آئی ہے۔ لب حب القلقل اور جوز [illegible] ہمراہ انجیر [illegible] اور کبریت مطبوخ جو دودھ وغیرہ میں جوش دیا گیا ہو اور [illegible] مطبوخ اور [illegible] کبوتران سب کا ضماد بنا کر استعمال کریں بہت جلد توڑ دیگا ایضاً واخلیون کا [illegible] اور مادوں کو [illegible] میں ملا کر ضماد کریں [illegible] اون ادویہ کے جو قایم مقام ابا لیعنی چاک کرنے کے ہیں ایک یہ دوا ہے کہ زفت رطب اور عسل بلادر کو [illegible] آگ پر [illegible] نصف یوم تک [illegible] اوسے لگا رہنے دیں یقین ہے کہ ٹوٹ جاوے۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ [illegible] اور چونا [illegible] دونوں کو [illegible] پانی میں بھگوئیں اور نتھاریں اور پھر کر چونا اور بھی اوسی پانیمیں ڈالتے رہیں اور صاف کرتے جائیں تاکہ اثر شوریت کا اس پانیمیں اچھی طرح پیدا ہو جاوے بعد ازاں تانبے کے برتن میں آتش پر گرم اس پانی کو پکائیں یہانتک کہ نمک ہو جاوے۔ ایک حصہ اس نمک سے اور چار حصہ نوشادر [illegible] باہم ملا لیں اور کسیقدر عسل بلادر بھی اوسمیں شریک کریں اور استعمال کریں۔ خواہ زرنیخ کو تھوڑا زیت کے ساتھ اوسمیں داخل کر کے کوئلے کی آنچ پر جوش دیں [illegible] تاکہ [illegible] ہو جاوے بعد ازاں مثل مرہم کے [illegible] اور ضماد طیار کریں۔ خصوصاً اگر اسمیں [illegible] داخل ہو یا [illegible] بعض اطباء نے [illegible] یعنی [illegible] کو واسطے [illegible] کے [illegible] ذکر کیا ہے۔ [illegible] کسی عضو [illegible]

لگائی جاسے بشرطیکہ پہلے اوس عضو کی تسخین اور تخلخل کی تدبیر ہو چکی ہو بعد ایسے کمادات کے جو یہی اثر پیدا کرتے ہین اور اونمین طوخ جارہ موجود ہے ــ الغرض ایسی دوا کے بکر استعمال کرنے سے اثر بین ظاہر ہوگا اور جسوقت تحلیل پیدا ہوا باقی ماندہ کیواسطے پھر مشبوہ دوا کا استعمال او تکمید کرنی چاہیے اور جو بالہیر کبہی اونمین ادویہ ملینہ کی شرکت ضرور ہے کہ پہوڑے کی صلابت نرم ہوتی جاے اور یہ مدہ نہ ہونے پاسکے پہر اگر مدہ کا زوال ہوجاے اور تحلل ہوجاسے اور صلابت کسیقدر پھوڑے مین باقی ہو اوسوقت فقط ادویہ ملینہ کا استعمال واجب ہے اور ملینہ او محلل مدہ کی یہ ہین جیسے بورہ ارمنی خردل پنجال کبوتر بورہ زرنیخ قردمانا اور آہن سرخ انکی کندر علک البطم مصطگی اور دواء تیلے لاسے بہی ہوتی ہے اور جمع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کہنہ سے کیا جاتا ہے ــ جو دوا بذریعہ لسن کے طیار ہوتی ہے ــ خواہ انجوان سے بنائی جاتی ہے یا عاقرقرحا اور میویزج اور بورق سے شہد ملاکر طیار کرتے ہین یہ سب دوائین ایسی ہین کہ انکے استعمال سے پہلے مواضع خراج کو پانی گرم سے دہوکر پاک او صاف کرنا ضرور ہے اور دواء مارقشیشا او سکا نسخہ یہ ہے مارقشیشا بارہ درہم انسق بارہ درہم دقیق باقلا چہد درہم انجیر تازہ ملاکر جلد پر لگائین اور جہان پر مدہ ہو وہان اتنی دیر تک رکھین کہ خود بخود سوکھکر چہوٹ جاے اور گر پڑے اور جسوقت یہ دوا طیار ہوچکے استعمال کرین کہ بہت جلد سوکھ جاتی ہے ــ ایک دوا نوشادر سے بناتی ہین اوسکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جزو بارزد ربع جزو مرکی ایک جزو اور ثلث جزو زیت کہنہ ایک جزو اور دو ثلث ان سب اجزا سے نطوخ طیار کرین اور جب دوا ان سے کچھ فائدہ مترتب نہو پہر موجب بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کرینگے **اندرونی پہوڑون کی تدبیر** باطنی دبیلات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر مرار براہ براز خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مرار کا ہوتا ہو اوسوقت تدبیر استفراغ کی ضرور ہے اسلیے کہ خروج مرار دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون مین حرارت پیدا ہوئی ہے جب بول و براز کی اصلاح ہوجاسے اور طبیب بحس صناعی دریافت کرے خون جید ہوچکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہوگئی اور آب فاسد خون اوسیقدر باقی ہے جو بطرف خراج کے رجوع کرکے دفع طبیعت سے آیا ہے ــ پس بعد استفراغ کی نضج مادہ خراج کا ادویہ منضجہ سے جو معتدل ہین جیسے شراب رقیق لطیف اگر تہوڑی تہوڑی پلائی جاسے ــ اور زیادہ اعتماد نضج دینے پر اوس مادہ کے جو اس سے نضج نہ پاسے ایسی ادویہ پر ہے جو ملطف او مجفف ہون جیسے مرو اور دارچینی اور تمام افاویہ کہ بعد شراب رقیق مائل بیاض کے استعمال کرنا چاہیے اور ادویہ مرکبہ مین سے تریاق اور مثرودیطوس اور امروسیا کا استعمال کرین **دمامیل کا بیان** دمامیل جمع دمل کی ہے ــ دمل بہی پھوڑے کی قسم ہے اور اکثر دمل کا پیدا ہونا حرارت مفرط سے ہے خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ ازین قبیل اور امور جو واقع ہون ــ بدترین دمل وہی ہین جو اندر کیطرف زیادہ غائر ہون **علاج دمامیل** کا جب دمل ظاہر ہوجاسے اوسکا علاج قریب تین دن کے مثل علاج اورام حارہ کے ہے اور بعد تین کے تحلیل اور انضاج کیطرف متوجہ ہونا چاہیے کبہی متحلل ہوجاتا ہے مگر اکثر کمتر پیدا ہوتا ہے اور بیشتر یہی ہے کہ اوسمین نضج پیدا ہوتا ہے ــ مگر دمل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار مین اسکے برا پہوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس ضرر سے اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ بقدر واجب بذریعہ فصد اور اسہال کے کرلین ــ اور اگر دمل مین ہیجان ہو اور جڑ بہی پک چکا ہو او بدون نضج کے چارہ نہو اوسپر توجہ کرنی چاہیے ــ جو کوئی کہ کثرت خروج دمامیل مین مبتلا ہو لہذا اسہال کے اس سے نجات پاتا ہے ــ اور حزاز کے ذریعہ سے آدمی کی جلد مین تسخیف پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت سے بہی سخافت جلد کی پیدا کرین ــ منجملہ منضجات دمامیل کے تخم [illegible] مین کوٹ کر ہمراہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کرین ــ گیہون چبائے ہوے کہ انضاج مادہ دمل کیواسطے بہت

سفید ہین ۔ اسیطرح ہیبت کو بورہ اور انجیر مین گوندہ کر خواہ ہمراہ انجیر اور شہد کے روغن سوسن مین ملاکر استعمال کرین ۔ اور دبل کی جو دوائین مشہور ہین اون مین سے ایک دوا یہہ بھی مفید ہے کہ بآسانی نضج پیدا کرتی ہے مسکہ ڈیڑہ اوقیہ خمیر ترش دو اوقیہ تخم مرو کوفتہ بزرقطونا مکید ایک ڈیڑہ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ حلبہ تخم کتان ہر یک پانچ درہم دودہ مین جوش دیکر استعمال کرین کہ دوا معتدل ہے اگر دبل بہت سخت کہ اوسمین ریم کا پڑنا بہت دشوار ہو اور حرارت اوسکی ٹہری ہوئی ہو اور ثقل اوسمین زیادہ ہو چاہیئے جس رگ سے اوسمین مادہ آتا ہے اوسی کی فصد کہولین بعد ازان مقام دبل کی حجامت کرین اور یہ تدبیر ابتداے ورم مین نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صدیدی نکل جائیگا اور خون غلیظ باقی رہیگا اور اوس مقام مین قرحہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دبل مین نضج پیدا ہو جاے اور از خود مونہہ نکرے چاک کرنا چاہیے خواہ ادویہ حادہ سے یا لوہے کے ذریعہ سے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے خراجات کے بیان مین ۔ دبل کی توڑنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہے کہ تخم کتان اور پیخال کبوتر اور خمیر کا استعمال کرین

ثوثہ کا بیان یہ ورم قروحی ہے گوشت زاید سے ایسے گوشت مین جو سخیف اور کم زور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقعد اور فرج مین عارض ہوتا ہے ۔ کبھی یہ ورم سلیم ہوتا ہے اور کبھی خبیث اور مولم ہوتا ہے

علاج ثوثہ کا جو ثوثہ بہت اونچا اور بلند ہو اوسے لوہے سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد اوسکے استعمال مراہم مدملہ کا کرین اور کبھی جو ثوثہ کہ اوسکی جڑ باریک ہوتی ہے اوسکی جڑ ریشم خواہ گہوڑے کے بال سے تنگ باندہنے سے کٹ جاتی ہے ۔ اور کبھی [illegible] وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کی استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد ازان اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہین

مقالہ دوسرا اورام باردہ کا بیان اخلاط باردہ خواہ اور چیزین جو بدن مین قائم مقام اخلاط باردہ کی ہین وہ بلغم اور سودا اور جو ریح ان دونون سے مرکب ہو اور ان سب چیزونکا بیان فن کلیات مین بخوبی ہو چکا ۔ بہرحال اورام باردہ بلغمی ہوتے ہین یا سوداوی یا ریحی خواہ مرکب ریح اور مادہ سے جو ورم فقط بلغم خالص ہی سے پیدا ہو اوسکو ورم رخو یعنی ڈہیلا کہتے ہین ۔ خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی عضو مین بسبب پانی جمع ہو جاے جیسے استسقاے مائی مین یہی کیفیت ہوتی ہین خواہ دبلات لینہ پیدا ہون جیسے سلع لینہ یعنی پہوڑی جو نہایت نرم ہو خواہ ایسے اورام جنکے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خنازیر اور سخت پہوڑی، خواہ اور سوداوی ورم مثل سقیروس اور سرطان کے اور سقیروس اور سرطان مین جو فرق ہے اوسے ہم آیندہ ذکر کرینگے یا اورام ریحی ہون اونکی دو قسمین ہین تہبج اور نفخہ تہبج اوسوقت پیدا ہوتا ہے جب ریح منتشر ہو اور ریح مین مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدایش اوس ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد مین مجتمع اور گڑہی ہوئی ہو کبھی یہ اقسام اورام باہم مرکب ہو جاتے ہین اور کبھی انکی ترکیب اورام حارہ سے بہی ہوتی ہے

ورم رخو بلغمی جسکا نام اوذیما ہے یہ ورم سپید اور مسترخی ہوتا ہے اور اوسمین حرارت نہین ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہے اوتنا ہی زیادہ ڈہیلا ہوتا ہے اور اوسیقدر اونگلی سے زیادہ دبتا ہے اور باوجود دب جانے کے کسیقدر ممانعت اسمین اسقدر ہوتی ہے جو تہبج مین نہین ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اوسیقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہے ۔ اکثر یہ قسم اوذیما کے بخار بلغم سے پیدا ہوتی ہے اوسوقت یہ ورم از قبیل تہبج ہوتا ہے اوذیما اور ورم سوداوی مین فرق یہ ہے کہ اوذیما کی سختی اور کمودت یعنی تیرگی کم ہوتی ہے اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانی سے اوذیما پیدا ہوتا ہے سواے مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کیطرف اور کسی مادہ کو جذب نہین کرتا ہے اور اسی وجہ سے سواے ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہین کرتا مگر یہ تخلخل اور نرمی درد سے خالی نہین ہوتی

علاج ورم رخو کا استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال کے اور باہر نکال ڈالنا اوس شے کا جو مولد بلغم ہے یہ تدبیر ضرور ہے

جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدا مین اس ورم کا رجوع ایسی دواؤن سے جنمین تخفیف اور تحلیل دونون ہون واجب ہے اور ضرور ہے کہ ابتدا مین مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب بسختی مالش کرین اوسکے بعد استعمال مجففات کا کرین اور پانی کا چھو جانا ابتدا ہی مین ہرگز جائز نہین ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ابتدا مین جدید اسفنج کو خل ممزوج مین خواہ ماء بورق مین ڈبو کر ورم پر پھیرین اسلیے کہ جوہر اسفنج مین تخفیف اور تحلیل دونون موجود ہین اور جون جون مرض بڑھتا جاے سرکہ اسفنج کے ڈبونے کے واسطے پرانا اور ترشی مین کم اختیار کرنا چاہیے اور منتہی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ حموضت کو پہونچا ہو اور تنہا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کرینگے اور اوسمین وہ روغن جو بقوت شدیدہ محلل ہین ملا دین۔ اسی منتہی کے زمانہ مین اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور و بلوط وغیرہ مین ڈبو کر استعمال کرنا ضرور ہے کہ اسفنج مذکور جملہ اطراف ورم مین باندھا جاے کوئی جگہ چھوٹ نجاے ایسا نہو کہ مادہ کسی طرف خاص مین ریزش کرے۔ کبھی بروقت نملنے اسفنج کے خرقہ ہاے پیچیدہ کی دو گدیان تلے اوپر آب خاکستر ہاے مذکورہ مین ڈبو کر استعمال کرتے ہین اور اگر ورم پر ایک ہی خرقہ اس طرح مستعمل ہو اکثر کافی ہوتا ہے۔ اب ایک جیسا اوپر بیان ہو چکا زیادہ قوی ہے روغن گل اور سرکہ اور نمک اور کبریت سوختہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور خود کبریت تنہا بھی سودمند ہے اور نخود آب کبریت کے ہمراہ بہت اچھا ہے اور نفع عجیب پیدا کرتا ہے ثانیًا ابتدای ورم مین تنہا خواہ ہمراہ بعض مجففات حارہ کے جید ہے اور رباط کو باندھ بشرطیکہ مادہ ورم کا غلیظ نہو بہت نفع کرتا ہے اور رباط کی مالش مین اسفل سے شروع کرین اور بطرف فوق کے ملتے چلے آئین عصارہ اس کا استعمال زمانہ ابتدا مین خوب ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ مین اور ادویہ ملا کر استعمال کرین۔ اگر یہ ورم کسی عضو عصبی کثیف مین پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر مین عارض ہو اوسوقت وہ ایسی چیزین ملانی چاہیئین کہ جنمین تقطیع کے ہمراہ تلیین بھی ہو اور اگر باانہمہ کہ ورم ایسے مقامات مین پیدا ہو بوجوہات مذکورۂ بالا اوسمین درد بھی ہو پہلے تسکین وجع کی زوفا رطب اور مخ اور قیروطی سے جو زیت سے بنائی جاتی ہین کرنی لازم ہے اور نطول شراب سیاہ قابض کا کرکے اوسکے بعد استعمال ماء الریا وغیرہ کا کرین۔ بہت عمدہ ایک طلا یہ ہے کہ مر اور حضض اور سعد اور صبر اور زعفران اور اقاقیا اور گل ارمنی تھوڑی سی لیکر سرکہ اور آب کرنب مین گوندھین ایضًا برگ جھاؤ اور زیت اور نمک اور گل ارمنی سے سرکہ ملا کر ضماد و طلیا کرین ایضًا جس ورم کہنہ مین بہت درد دونون سے ہو پیخال کبوتر کو جوش دین اور چونہ مین قوام درست کرین یعنے اسقدر چونا اوسمین ڈالین جیسے نرم خمیر کو گوندھتے ہین اور بعد ازان طلا کرین۔ ایضًا ایسے ورم کے موضع پر زیت کو طلا کرین اور اسفنج خواہ صوف کو سرکہ مین بھگو کر باندھین دوای خمیر بھی نافع ہے۔ زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ مین بریان کرین اور رطوبت اوسکی نچوڑ کر ورم پر لگاوین کہ عجیب النفع ہے۔ اسیطرح شبت اور حضض دونون کو سرکہ مین پیسکر خواہ ماء الریا مین پیسکر طلا کرین منجملہ قوی طلاؤن کے یہ ہے کہ سرگین گاو اور کندر اور میعہ اور اشنہ اور قصب الذریرہ اور سنبل اور افسنتین یہ سب نافع ہین اور جمیع ادویہ جو اورام کے واسطے مفردات ادویہ مین مذکور ہین خواہ جو قرابادین مین مذکور ہین اونکا استعمال کرین اور کبھی زنان حوامل کے پاؤن پر جو ترہل عارض ہوتا ہے اوسے زیرہ سینک کا جسکی جھاڑو بناتے ہین سرکہ مین پیسکر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہے اور بہتر وہی زیرہ ہے جو کوٹنے کے بعد برادہ ہو اور قیمولیا سرکہ اور پھٹکری مین ملا کر بھی مفید ہے۔ نطولات مین آب کرنب اور شبث اور طبیخ پوست اترج کا استعمال کرین۔ جو ترہل تابع استسقا کی ہے خواہ اور امراض کے تابع ہے اوسکا بطلان اور زوال اوسی علاج سے مناسب ہے جو اوسکے

اوسی مرض کے ہے **سلع کا بیان** ٹپوری و غدہ بلغمی کو کہتے ہین کہ اوسمین اخلاط بھرے ہوے ہوتے ہین وہ اخلاط بلغمی ہوتے ہین نرا بلغم سے کوئی اور شے پیدا ہوکر ٹپوڑی مین بہرجاتی ہے جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ پیدا ہو خواہ کوئی شے غلیظ مثل شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شے پیدا ہوتی ہے خصوصًا وہ ٹپوڑی جو مفاصل اور جوڑ کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز سخت ایسی جسکا الحاق و سوداوی سے بعید نہین ہے۔ مگر ہمنے اوسے بلغمی اسلیے تجویز کیا ہے کہ اوسکی اصل بلغم ہوتی ہے اور اوپر چربی ہونے پوست کی غلیظ ہوتی ہے اور کبھی پیٹھ کو لپٹ کر اوسکے مشابہ سلع کے کر دیتی ہے اگرچہ واقع مین وہ سلع نہین ہوتی اوسمین اور سلع مین فقط اسقدر فرق ہوتا ہے کہ ہر طرف سے زائل نہین ہوتی اور سرکتی نہین ہے۔ بلکہ پہلو مین اور لپیار مین سرکتی ہے اکثر بوجہ چوٹ لگنے کے سلع پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا ہی بندش کے ذریعہ سے علاج کیا جاے زائل ہو جاے گی اور تحلیل ہو جاتی ہے **سلع کا علاج** جو سلع غدودی ہو اوسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اسیقدر خوشگوار علاج اوس ٹپوڑی کا جو سیلی ہو یا مثل اوسکے اور اقسام کی ٹپوڑی جو ذکر ہو چکے ہین۔ انطلس حکیم نے کہا ہے سلع کا علاج اسطرح کرین کہ پہلے اوس جلد کو کھینچین جو ٹپوڑی کے اوپر ہے انگلیون یا ہاتھ سے اور جسطرح پر اوسکا کھینچنا ممکن ہو اوسیطرح اوسے کھینچتے رہین اسلیے کہ اوسمین احتیاج اس امر کی ضرور ہے کہ ٹپوڑی کا ظرف جو بطور کیسہ کے ہے شق نہونے پاے کہ اگر پھٹ جائیگا چھیلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اوپر والی بہ نرمی کھینچ جدا ہو جاے اور اوسوقت ٹپوڑی کو بہ نرمی چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ حجاب سلعہ کا اوسکے ہمراہ کھچ جاتا ہے۔ لہذا اتنی دیر کرنا چاہیے کہ حجاب مذکور بخوبی ظاہر ہو جاے۔ بعد ازان جلد کو دونون طرف سے کھینچین موچنے وغیرہ سے اور کیسہ سلع کو چھیلنا شروع کرین یعنے گوشت سے اوسکو جدا کرین اسلیے کہ اکثر اوسکا چھیلنا ممکن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونی کیسہ کے گوشت سے چھیلنا دشوار ہوتا ہے اوسوقت اوسکو قمادین یعنے رائی وغیرہ سے اودہیڑ لینا چاہیے تاکہ ٹپوڑی کی تھیلی مین جو شے ہے صحیح اور پوری نکل آئی پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہے۔ جب اخراج اسکا ہو چکے اور جلد وہان کی زیادہ موضع اخراج سے نہو بوجہ چھوٹے ہونے مقدار سلعہ کے پس خون کو بوجہ کہ زخم کو ماء العسل سے دہو ڈالین اور ٹانکے لگا کر ملا دین اور اگر جلد اوس مقام کی زائد ہو یعنے بوجہ ٹپوڑی کے عظیم ہونے کے جلد بڑہ گئی ہو جتنی زیادہ ہو اوسے کاٹ ڈالین بعد ازان علاج کرین اور اگر ٹپوڑی پٹہ خواہ رگ سے تجاوز کر گئی ہے مگر چھل جانا اوسکا آسان ہے اوسکی چھیل ڈالنے مین کچھ حرج نہین اور اگر محتاج اودہیڑ کا بذریعہ قمادین کے ہو اور بوجہ شدت اتصال عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سواے سلعہ کے اور بھی کوئی چیز کٹ جائیگی پس جسقدر نکل سکے اوسکو نکال لین اور جسقدر باقی رہے اوسپر دواے حاد رکھکر اتنا انتظار کرین اور زخم کو کھلا رہنے دین کہ باقیماندہ کیسہ سب کا سب گر جاے اور کسیقدر بھی اوس سے باقی نرہے کہ عود کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی ٹپوڑی نکال لینے سے گڑہا مقام سلع مین پڑگیا ہے اوسدن اوسمین روئی بھر دینی چاہیے اور بذریعہ دوا کے انشاء اللہ اوسکا گڑہا بھر جائیگا اور اگر چاک کیا ہے اوسوقت واجب ہے کہ سارا کیسہ جسمین ٹپوڑی ہے نکال لینا چاہیے گو بذریعہ موچنے کے نکل سکے اسلیے کہ اگر تھوڑی سی مقدار بھی باقی رہ جاے گی پھر عود کریگی اور اگر اودہیڑنا اوسکا ممکن ہو اور ٹپوڑی تھیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی کسیقدر مقدار باقی رہ جاے دواے حاد اوسپر لگا کر باقیماندہ کو بھی گرا دینا چاہیے ۔ جو سلع ہولی یا بشکل عسل کی ہے اوسکا حق علاج یہ ہے کہ کوشش کرین کہ اوسکا کیسہ پھٹنے نہ پاوے اور جو حیلہ ممکن ہو ایسا ہی لحاظ رکھین کہ سلع مع کیسہ کے نکل آوے اسلیے کہ ایسی ٹپوڑی کا کیسہ اگر پھٹ جائیگا پھر اوسکا اخراج بہت دشوار ہوگا پہر اسکے

بوجہ سوء تدبیری کے پہٹ جاے اوسکے واسطے تدبیر صائب یہ ہے کہ اوسمین جو باقی ماندہ ہے اوس سمیت ٹانکے لگا دین تاکہ یکجا اور مجتمع ہوجاے ۔ اور مضبوط اور مستحکم ہوجاے اور اوسی رباطات کی ذریعہ سے باندہ دین اگر اوسمین سے رطوبت زیادہ بہا کرے اور روان ہو تو مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیے ۔ اور سوتے وقت اوسکی نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے وقت اوسپر غشی طاری ہوجاتی ہے ۔ واجب ہے کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اوسکا علاج مناسب حال کیا جاے ۔ اکثر جو لوگ نازک مزاج ہوتے ہین اونہین تحمل سلخ اور اوسے چیرنے کا نہین ہوتا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اونکی مناسب ہوتا ہے اور کبھی بوجہ زیادتی مرض کی بہی اونکی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی ایذا پہونچانی اونہین مناسب نہین ہوتی اور سواے چاک کرنیکے اور کوئی تدبیر اوسکی حسب حال نہین ہوتی پس واجب ہے کہ ایسی بیمارون کے پہوڑے چاک کر ڈالین اور جو کچھ اوسمین سے نکل سکے اوسے خارج کر ڈالین اور کیسہ سلع سے متعرض نہون بلکہ ہر روز کیسہ مین جو کچھ مجتمع ہو جاے اوسے نکال کر نیمگرم روغن زرد ڈالا کرین کہ اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہو کر خود بخود گر پڑیگا سلع عسلی اور شہدیکا علاج عمدہ یہ ہے کہ پہلے کسی گرم چیز سے تکمید اوسکی شروع کرین بعد ازان زبیب خستہ برآوردہ کا ضماد کرین اور اولی یہ ہے کہ پہلے جلد کو چہیل ڈالین بعد اوسکے اوسپر مرہم وغیرہ رکہین کبھی بعض ادویہ حادہ ایسی اچہی طرح سے جلد کو چہیلتے ہین کہ جو مقدار مطلوب ہے اوسیقدر چہیل ڈالتے ہین ۔ جیسے چونا اور صابون اور خاکستر وغیرہ کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے پہوڑے کی توڑنے والی دوا دوسری ایضاً چار حصہ چونہ اور دُرد شراب سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم گیرو ایکدرہم چند بار بار ار ادمین جوش دین اور سیسہ کے ڈبہ مین بہر رکہین اور مقام سلع پر ٹپکایا کرین تاکہ تر سے خشک نہ ہونے پائے ۔ یہ دوا ثالیل یعنی مسّون اور غدود کے واسطے بکار آمد ہے ۔ خربق زرنیخ احمر حصہ قشور نحاس یعنی تانبے کا چہیلن جو خراد سے پیدا ہوتا ہے چار حصہ روغنگل مین ملا کر لطوخ طیار کرین یا تخم اونگن اور قشور نحاس اور زرنیخ سے روغنگل مین ملا کر طیار کرین ۔ سلع عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہے اور سب پہوڑون اور اورام حارہ کو مفید ہے اور اوسمین کوئی خلط لین نہین ہے ۔ لادن قنہ یعنی شورہ اشق مقل شہد مکہی کے چہتہ کی بیٹ علک البطم سب اجزا ہموزن لیکر ضماد طیار کرین ۔ پگہلائی ہوئی ادویہ مین ایک دوا یہ ایسی ہے کہ اسمین زیادہ لذع اور سوزش نہین ہے بورہ ارمنی اور اوسکا نصف حصہ خربق لیکر روغنگل اور موم کے ذریعہ سے موم روغن طیار کرین ایضاً بورہ ایک جزو قلقطار ایک جزو زرنیخ ایک جزو سب کو یکجا کر کے استعمال کرین ۔ جو غدود کہ مشابہ سلع کے ہین اور یہ ایک قسم کی نعقد اور بستگی سے پیدا ہوتے ہین اگر اونکا اخراج ممکن ہو اور مثل تہوڑی کے نکل سکین اور اور اونکے اخراج سے پٹہے وغیرہ کو کچہ ضرر نہ پہونچے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہونچے بلا تامل اونکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر غدود ہاتہ پانون مین خواہ ایسے مقام مین جو پٹہے کے قریب ہے پیدا ہون خواہ اوتار کا قرب غدود سے ہو اوسکے نکالنے کے درپے نہونا چاہیے اسلیے کہ ایسے مقام سے غدود کے نکالنے سے مریض تشنج مین مبتلا ہو جاتا ہے بلکہ اوس غدود کو پارہ پارہ کر کے کوئی وزنی شئے اوسپر باندہ دینی چاہیے کہ اوسکو منہضم کر دے اور نابود ہو جاے ایسے غدود کی علامت یہ ہے کہ اگر اوسے دبائین عضو مین چہدر پیدا ہوتا ہے

غدود کا بیان

کبہی بعض اعضا مین ورم غددی پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹہہ کا پہل یا مثل جوزہ کے اور کبہی مقدار مین کم بہی ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم غددی کف دست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے اور ابتدا مین یہ ورم ایسا ہوتا ہے کہ اگر دبائین جدا ہو جاتا ہے اور پہر مل جاتا ہے اور کبہی بعد متفرق ہونے کے پہر نہین ملتا ہے

علاج غدد کا

اسکا علاج

مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اوسے توڑین اور ریزہ ریزہ کرڈالین بعدازان اسقدر حرکت دین کہ جہین سا مادہ اوسکا پھول جاوے اوسکے بعد اسرب وزنی اور لنگوار چیز سے اوسے اونچا کرین یعنے اس شے کو اوسپر باندہ دین تاکہ منضغط ہوجاوے خصوصاً اگر اسکے نیچے کوئی طلای یا ضماد لگاکر باندہین جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اور بعد منضغط اور پست ہوجانے کے بھی بہت دنون تک بندش اوسپر چلی جاوے کہ اسکی وجہ سے دوبارہ عود نہین کرتا ہے **بثور غددیہ کا بیان** کبھی چھوٹے چھوٹے بثور غددی پیدا ہوتے ہین **علاج** اونکا سر توڑ کر جو رطوبت اونمین ہو نکالڈالین اور خوب سا نچوڑین اور اسکے بعد اسرب کی بندش بطور بیان بالا اوسپر کرین **فوخیلا کا بیان** فوخیلا بھی ایک ورم غددی ہے اور شاید جو ایسا ورم پس گوش ہو اوسی کو فوخیلا کہتے ہین ہم نے بیان عام بہ نسبت ایسے اورام کے کردیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچھ ضرورت نہین ہے **علاج** فوخیلا کا علاج بھی مثل علاج اورام غددی کے ہے اور مثل علاج اون اورام کے جو پس گوش پیدا ہوتے ہین ــ اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خرمہرہ کلان یعنے سنکہ کی راکھہ پرانی چربی جو نمک آلودہ نہو لاکر استعمال کرین یہ دوا بے نظیر ہے ــ ایضاً گھونگے کی راکھہ روغن سوسن مین ملاکر پرانی کرین یعنے زمانہ دراز تک رہنے دین اور جب کہنہ ہوجاوے استعمال کرین **خنازیر کا بیان** خنازیر بھی سلع کے مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر کو اور جلد سے الگ اور جدا مثل تھیلی کے نہین ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے ــ اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم مین عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے ــ اور کبھی خنازیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک غدہ خنزیر سے بہت سی خنازیر پیدا ہوجاتے ہین ــ اس بارہ مین خنازیر اور ثالیل یکسان ہین ــ اور کبھی گرہین سی پڑکر مثل گردن بند خواہ گٹھلی کی ہوجاتی ہین جیسے انگور کسی ڈورے مین گوندہے ہوے ہون خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غدد سقیروسی ہوتے ہین اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بھی ہوتا ہے اور ایسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بھی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہین ہوتا ہے اوسکا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر ایسی خنازیر کے علاج مین چاک کرنے کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور ہوچکا ہے ــ اکثر جو لوگ پتلی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہین اونمین استعداد عروض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عروض خنازیر کا رقبہ اور زیر بغل ہے ــ کیا عجب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر رکھا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل مین ــ خواہ شحم اور فساد مین مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے خواہ بیماران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے ــ خنازیر کی وہ قسم نہایت اسلم ہے جو لڑکون کو عارض ہوتی ہے ــ اور زیادہ شدید اور پر خطر وہ قسم ہے جو شبان اور جوانون کو عارض ہوتی ہے **علاج** قاعدہ اصلی جس پر اعتماد کامل خنازیر کے معالجہ مین ہے استفراغ اور تلطیف تدبیر ہے اور استفراغ مین عمدہ طریقہ قے کا ہے ــ اور جب مسہل سے بلغم غلیظ کا اسہال کرانا بھی ضرور ہے خصوصاً جو حب بنام واصل معروف ہے ــ ایضاً تربد زنجبیل شکر ہموزن لیکر قریب دو درم کے استعمال کرین یہ سفوف باوصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش امعا پیدا ہوتی ہے فصد بھی خنازیر مین نافع ہوتی لیکن قیفال کی فصد کھولنی چاہیے اور تلطیف تدبیر یہ ہے کہ غذاہاے غلیظ سے اور اونکے بعد پانی کے پینے سے اجتناب کرین اسیطرح تخمہ اور امتلا اور گرسنگی زائد سے تاامکان احتراز کرین اور جو چیزین کہ اونکے استعمال سے مادہ سر مین پیدا ہوتا ہے سب کو چھوڑ دین اور جتنی حرکات ایسی ہین کہ اونکے سبب سے سرکیطرف سیلان مواد کا ہوتا ہے جیسے سجدہ مین دیر تک سر کو رکھنا خواہ رکوع مین دیر تک سر جھکائے رہنا خواہ نیچا تکیہ اور بچھونا جس سے سر طرف

زمین کے مائل ہوا اور سر پر رکھنا ان سب امور سے احتراز کریں خواہ جن افعال سے مواد بطرف سر کے منجذب ہوتے ہیں جیسے کلام کثیر اور چلانا اور دل تنگ ہونا انہیں بھی ترک کریں حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہیں ہوتی اور اکثر مضر ہوتی ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ حجامت میں اسقدر قوت نہیں ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے ردی اور قوی ہو اوسکا اخراج کرے بلکہ مادہ کو جذب کر کے غلیظ کر دیتی ہے اسواسطے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہو جاتا ہے اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے اور جو خنازیر قبول اور تحلیل خود بخود پیدا کر چکے ہوں اوسکی کیفیت اور حالت اولی پھر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس جوہر کے مشابہ سقیروس کے ہے۔ اگر خنازیر بڑے بڑے ہوں اکثر جراح اونکا علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دوائے حاد سے نہیں کرتے ہیں بلکہ حتی الوسع ایسے خنازیر کے علاج میں لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہیں باین نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تقرح خنازیر کی ہوتی ہیں۔ پس ضرور ہے کہ ایسی قسم میں خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال ادویہ محللہ مونضجہ بہ نرمی کریں۔ ہم نے مرہم رسل جسکا موجد شلیخین حکیم ہے اور اوسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے۔ خنازیر قادحہ متقرحہ میں بہت موثر اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے۔ جن مراہم سے تسخین خنازیر میں پیدا ہوتی ہے جیسے مرہم داخلیون اور کبھی اس مرہم میں ایک اور دوا شریک کرتے ہیں کہ اوسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے بیخ سوسن خصوصاً بنظر اوس خاصیت کی جو بیخ مذکور میں ہے خواہ بکری کی مینگنی خواہ بھیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کبڑے کی جڑ اور زبیب کوہی اور جو انجیر قبل پختگی کے ٹوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہو جاوے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مقل یہ دوائیں اوس مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہیں۔ ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اوسکی صفت یہ ہے۔ آرد باقلا آرد جو لبلاب کی چربی مکہ کا بیخ و بیخ حنظل شب یمانی اصل السوس فتر طلب نصف جز مجموع اجزا کو زیت کہنہ میں بطریقہ معلوم سحق کریں اور چربی اور زفت کو زیت میں گداختہ کر لیں۔ ایک اور مرہم ہے۔ جو خنازیر سخت کو ایکہفتہ خواہ ہفتہ سے کم تین دن میں تحلیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد جالینوس ہے کہ اوسنے قاطاجانس میں تجویز کیا ہے۔ رائی اور تخم اونگن کبریت اور سمنہ [illegible] زراوند مقل اشق زیت کہنہ بقدر مجموع ادویہ کے مرہم درست کریں منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر رکھی جاتی ہیں یہ ہے کہ زفت کو آرد جو خواہ عسل میں آمیختہ کر کے استعمال کریں خواہ بیخ کرنب مسحوق اور بیخ کبر ہمراہ مقل اور ترمس ہمراہ سرکا اور شہد کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ مینگنی گاو یکجا یہ سب اجزا سرکے خواہ [illegible] میں جوش دیکر ان سب اجزا پر شحم خنزیر خواہ زیت کو اضافہ کر کے استعمال کریں۔ یہ دوا بھی بہت عمدہ ہے حلبہ چار جزو بورہ نطرون ایک جزو شہد میں یکجا کر کے استعمال کریں۔ ایضاً بیخ کرپلا ورق غار ہمراہ علک البطم کے کوٹ کر خون دونوں کے خاکستر لیکر استعمال کریں۔ ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور بھیڑ کی خصوصاً پہاڑی لیکر پیشاب میں پیسکر لطوخ طیار کریں۔ ایضاً یہ دوا ہے مرکی دس جز اشق ستات جزء دقیق بلوط پانچ جزء فقہ جسکو بارزد بھی کہتے ہیں اور شہد مکھی کے چھتہ کا فضلہ ہر ایک ایک جزء سب کو کوٹ کر استعمال کریں۔ ایضاً کسی ہاون وغیرہ میں برگ مضروع بامضروع اور ریتاج ہر واحد ایکرطل فقہ تین اوقیہ سب کو یکجا کر کے استعمال کریں یہ لطوخ بہت نافع اور جید ہے۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے صمغ صنوبر شحم خنزیر جسمیں نمک کی آمیزش نہو فراسیون [illegible] سب اجزا ہم وزن لیکر لطوخ کریں۔ ایضاً [illegible] ایک جزو قنشور نحاس دو جزو شب یمانی اور بیخ سر واحد چار جزء ان ادویہ سے لطوخ طیار کریں۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے دوای قیطران اور دوای قثار الحمار اور دوای کندش اور وہ دوا ہے جسکا نام اسقدروس ہے

جو دوا حیات یعنے سانپ سی بنائی جاتی ہی اونمین سے سادہ یہ دوا ہے کہ مرا ہوا سانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کرکے اوسمین رکھکر شد وصل کرکے تنور وغیرہ مین رکھین جب خاکستر ہو جای سرکہ اور نصف وزن اوسکے شہد ملا کر استعمال کرین۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے وہ دوا ہے جو قردمانا سے اور حرف اور پنجال کبوتر ہمراہ زیت کی بنائی جاتی ہے۔ اور یہ سب ادویہ جدا جدا بہی نافع ہوتی ہین اسیطرح آرد کرسنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور تنہا دقیق کرسنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے ایضاً زبیب جبلی اور نطرون اور راتینج اور دقیق کرسنہ شہد اور سرکہ مین آمیختہ کرکے استعمال کرین۔ بابونج سوسن اور تخم کتان کو شراب مین جوش دین اور بعد جوش کے پنجال کبوتر بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملا کر استعمال کرنا چاہیے کہ اوس سے بطور ضماد کے بنالین عجیب النفع ہے پیشاب اونٹنی کا اور اوسکو بستہ کرکے لگانا بہی اس مرض کے علاج مین مجرب ہو چکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب مین شوکری چربی وغیرہ ملا کر استعمال کرین۔ صفات یعنے میدہ لکڑی بہی ضماد عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کی مثل ہی۔ حکیم کندی کا قول ہے کہ گوسپند کے سینگ کو نرم نرم ٹکڑے جو اوسکے سر سے پر ہوتے ہین وہ بہی اسطرح مفید ہین کہ اونکو سوختہ کرکے ہفتہ تک ہر روز دو درہم پلائین غالباً خنازیر بیخ و بن سے جاتا رہے گا۔ واجب ہی کہ ہر مہینے مین ایک ہفتہ پلائین۔ تا اینکہ زائل ہو جاے۔ یہ بہی **جاننا ضرور ہے** کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہین کہ اونمین سرطانیت بہی ہوتی ہے ایسی ہی سرطان کے علاج مین واجب ہے کہ ادویہ حارہ مذکورہ کو یا روغن گل مین ملا کر چند روز تامل کرکے استعمال کرین تاکہ حرارت ادویہ حارہ کی گھٹ جاے اور جو خنازیر زیادہ گرم مزاج ہین اونکے علاج مین بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کرین۔ بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ مرکی ہمراہ دو چند وزن اوسکے حفض جو آب کشنیز مین تر کی ہو اوسکا استعمال کرین۔ اور آب کشنیز جزو غالب رہے خواہ کوئی اور جزو بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنے ایسی دوا جو بنظر التہاب خواہ قلت التہاب اوسکی کمی بیشی مناسب ہو اوسکا لحاظ رکہین خستہ شفتالو سوختہ کا روغن بہی ایسے وقت نافع ہے۔ اگر خنازیر کے علاج مین احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ لوہے کے ہو چاہیے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگون کے ہین اونہین پہلے باحتیاط تمام چاک کرین خواہ جو خنازیر قریب اعصاب کے ہین اونکو نہایت ہوشیاری سے درست کرین اور حتی الوسع اگر اوسکے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب کو پہونچتا ہو بچا کر چاک کرین۔ ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور بیراہ خطا آلہ جراحی عصب راجع یعنے جو پٹھہ گردن مین بنام راجع باب تشریح مین موسوم ہو چکا ہے اوسپر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہو گی۔ کبہی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب تک جراحت نہین پہونچتی لیکن پٹھہ کسیقدر نمایان اور ظاہر ہو جاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اوسکا مزاج نادرست ہو کر فعل خاص عصب کو باطل کر دیتا ہے تا اینکہ پھر جب اوسکی تسخین کما ینبغی کرتے ہین اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرتا ہے جب اوسکا فعل پورا اور درست ہوتا ہے۔ کبہی جراح کی خطا سے نشتر وداج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ تر ابتلا جب ہوتی ہے کہ وداج فاتر تک نشتر کا صدمہ پہونچے اسیواسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسط اور چھیلنے کا جانب صحیح سے کرین چاہیے کہ جسقدر متصل خنزیر کے ہے اوسی کو چھیلے اور باقی کو بذریعہ دوای حاد کے ساقط کر دے۔ اور جانب ماوف کے چھیلنے پر بشرطیکہ خوف نہو مستقیم رہے۔ مجربات مین سے ایک نبات ہندی ہے جسے جہپہو کہتے ہین اور وہ بہی اکثر ٹیلا اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جسکو چوپالی کہتے ہین اوسکے سوا یہ اس مرض کے واسطے حکم اکسیر کا رکہتی ہے حتی کہ اگر خنازیر مین سرطانیت بہی اور ناسور کی نوبت پہونچے اور ناکل پیدا ہوا ہو جب بہی

اسکا فائدہ کم نہین ہوتا بارہا تجربہ کیا ہے اور کتب مفردات مین اسکا ذکر نہین ہے **اورام صلبہ کا بیان** ورم سلب وہ ہے جسکا سقیروس نام ہے سقیروس خالص وہ ہے جسکے ہمراہ حس اور الم نہو اور اگر تہوڑی سی بہی حس باقی رہ جاوے اوسکو سقیروس خالص کہنا چاہیے اور سقیروس غیر خالص اوس ورم کو کہتے ہین جسکے ہمراہ حس نہو پہر درد مین اوسکو حس نہوگا یہ ورم سقیروس کبہی سوداء عکر الدم سے پیدا ہوتا ہے یا سوداء اصلی سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا رنگ آباری یعنے بشکل سرب سوختہ کے ہوتا ہے اور کبہی سقیروس کا حدوث سوداء مخلوط بلغم سے ہوتا ہے اسکا رنگ بدن کے رنگ کیطرف مائل ہوتا ہے اور کبہی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہے یعنے جس بلغم مین کسیطرحکی صلابت عارض نہوئی ہو سقیروس خالص کا رنگ اکثر مثل اسرب کی ہوتا ہے اور اوسمین تمدد شدید اور صلابت بہت زیادہ ہوتی ہے ۔ اور کبہی اوسمین جفنتے سے پڑتے ہین اور کہرکہرا ہوجاتا ہے اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت ممکن نہین ہے کبہی وہ سقیروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہے منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف ہوتا ہے اوسکا نام فرنوس رکہا جاتا ہے اور کبہی جسد کے ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہے نہ اوسمین بلندی ہوتی ہے اور نہ کسی طرف منتقل ہوتا ہے ۔ جو سقیروس ہے یا بلندی ہوتا ہے یا مستحیل سقیروس بلندی تہوڑا تہوڑا ظاہر ہوتا ہے اور بڑہتا جاتا ہے اور سقیروس مستحیل فلغمونی مواد سے پیدا ہوتا ہے خواہ کسی خالی مقام کے پہوڑے سے پیدا ہوتا ہے اکثر اعضا مین جو صلابت عارض ہوتی ہے بعد ورم حار کے ہوتی ہے اور اگر سقیروس کا علاج مبردات بالزوجت سے کرین سرطان کیطرف منتقل ہوجاتا ہے سقیروس اور سرطان کا فرق اور تمیز بموجب کثرت اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفاء ضربان کے اور ظہور رگون کا واگرد ورم کیا رگونکا ظاہر نہونا اس سے دریافت ہوتا ہے **علاج** جو ورم سقیروس ایسا ہو کہ اوسمین حس ہو اوسکا علاج کرنا چاہیے بعد ازانکہ پہلے بدن کا تنقیہ اوس خلط سے جس سے مرض پیدا ہوا ہے کرلین اور اکثر یہ تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہین اگر خون مین کثرت سوداکی ہو اوسکے علاج مین اعتماد ایسی دواؤن پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلئین ساتہ ہی پیدا کرین اور جو دوا تحلیل اور تجفیف پیدا کرے اوس سے اسکا علاج نہ کرنا چاہیے کہ اس سے بشدت تحجر پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ مین تجفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہوجاتی ہے ۔ اور واجب ہے کہ اوسکے علاج کی دو دورے کیے جاوین ایک دورہ مین تحلیل ایسی دوا سے جسمین زیادہ تجفیف کی قوت نہو اسواسطے کہ دواے محلل اکثر مجفف بہی ہوتی ہے اور جس دوا مین ترطیب کا اثر ہو اوس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہے اور دواے محلل کا درجہ اگر دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تجفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہو اور دوسرا دورہ معالجہ کا تلئین کا کرنا چاہیے اور یہ دورے دونون متعاقب ہون اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا ہے اور تحلیل کے دورہ مین عضو متورم کو اوسکی غذاے خاص سے باز رکہنا چاہیے اور اوسی عضو کی جانب مقابل کیطرف جذب غذا کرنا چاہیے اسطرحپر کہ عضو مقابل مین حرکت پیدا کرین اور اوسمین ریاضت ایسی پیدا کرین کہ اپنی غذاے خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہے اوسکی غذا کو بہی جذب کرلے اور جب دورہ تلئین کا آئے غذا سے عضو متورم کو سیر کرین اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے قابل جذب غذا کا کرین اور رفت کا طلا کرین ادویہ محللہ اور ملینہ کی قوت اور ضعف بمقدار تحلل اور تکاثف تجویز کرنی چاہیے ایضا شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بہی قوت ادویہ مین لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اوسمین دونو قوتین مجتمع ہون حمام مین بکثرت ٹہہرنا ایسے بیمارونکو نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہوکر سخت

[illegible]

زیادہ پیدا کرتا ہے اور اتنی قوت حمام میں نہیں ہے کہ مادہ کثیفہ کی تحلیل پیدا کرے۔ جن محللات میں کسیقدر تحلیل ہے وہ بھی ہیں جیسے شحوم دجاجی اور مرغابی اور بط کی چربی اور بچہ گاو اور نرگاو ان اور ابابیل خصوصاً بچہ ہاے ابابیل کی چربی اور بکرے کی چربی اور گدہے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانوروں کی جیسے شیر اور بھیڑیا اور چیتا اور ریچھ وغیرہ کی از قسم لومڑی اور سوسمار کی خواہ چربی شکاری طائروں کی جیسے باز اور باشہ جرہ۔ واجب ہے کہ ان چیزوں میں مثل شحم لبنہ اشق اور مقل و شورہ اور میعہ اور مصطگی کی بروقت آمادگی تحلیل کے ملائیں اور تنہا یہ دوائیں بروقت آمادگی تلیین کے مستعمل ہوں سب چیزوں سے بہتر شحوم مذکورہ بالا میں شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہے کہ انمیں تحلیل اور تلیین دونوں کی قوت ہے۔ واجب ہے کہ ان چیزوں میں اور بھی دیگر ملینات میں نمک کی شرکت نہو اسلیے کہ نمک سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت زیادہ بڑہتی ہے بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کے اور دہوپ کے ہو کہ جسطرح دہوپ میں موم پگہل بھی جاتا ہے اور نرم بھی ہوتا ہے اوسی طرح ان دواؤں میں بھی یہی قوت ہو کہ تلیین اور تذویب دونوں پیدا کرے اور درجہ تجفیف تک نہ پہونچیں۔ منجملہ ان ادویہ محللہ کے جنمیں تلیین بھی ہے مقل صقلبی اور زیت کہنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لاذن اور میعہ سائلہ اور زوفاے رطب ہے اور بہتر یہ ہے کہ کہنگی میں زیادہ نہو اور رطوبت میں اشد ہو مصطگی بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے ہے اور روغن حنا روغن سوسن اور انجرا اہلی اور روغن بیدانجیر میں تحلیل و تلیین ساتھ ہی اسقدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے منجملہ ملینات کے تیل جہینٹ روغن بزرک اور تیل جہینٹ روغن کنجد غیر مقشر کے دونوں کو جوش دیکر اور بعد خوب جوش دینے کے اوتار لیں اوسپر ڈالیں اور استعمال کریں دوائی جید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہو یہ ہے کہ قثاء الحمار اور خطمی کی جڑ دونوں کو پیس کر مطبوخ بنائیں اور دونوں کے ہمراہ میعہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضاً جسوقت ورم میں نرمی ظاہر ہو چاہیے کہ پرانی شراب میں اشق کو محلول کریں بہت دنوں تک اور تلطیخ کی طور سے استعمال کریں اور پھر دوبارہ تلیین کی تدبیر کریں۔ خواہ شورہ اور جاوشیر کو پگہلائیں یا شورہ اور اشق اور مقل کو پکا کر کے پیسیں اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملاکر اور تہوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کرکے جب مثل مرہم کے ہو جاوے اوسوقت استعمال کریں چرک حمام بھی اس بارہ میں زیادہ نافع ہے اگر اورام صلبہ کے مراہم کو داخل کریں اور اگر چرک حمام دستیاب نہ ہو اوسکے عوض میں خطمی اور نطرون داخل کریں۔ اضمدہ جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہیں جو خنازیر کی تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور ضماد نارسن اور قیروطیوں بھی مفید ہے اگر ورم میں غلاظت زیادہ ہو اوسوقت سرکہ کا استعمال ضرر ہے کہ تقطیع پیدا کرکے قوت میں عضو کے سستی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چھوڑ دیتا ہے اور زیادہ تحلیل مادہ کا اوس سے ہو جاتا ہے اور جو سبب خارجی مادے کے تحلیل وغیرہ میں اثر کرنے والا ہے اوسکی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کر دیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال کرنا کا اور شرکت اوسکی ادویہ مذکورہ میں آخر زمانہ ورم میں ہونی چاہیے اول زمانہ میں اسکا استعمال مناسب نہیں ہے اور جسوقت تلیین میں مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دورات تلیین میں تحلیل کی فترات ہو چکے ہوں اوسوقت بہ نرمی استعمال سرکہ کا کرنا چاہیے۔ اگر سرکہ کے استعمال میں نرمی کا لحاظ نہ رہے گا ضرر پٹہہ کو سخت ہوگا اور تحجر پیدا کریگا زیادہ تر تجربات طبیب کے استعمال میں سرکہ کے اوسوقت مناسب ہے کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی میں پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ میں ورم سقیروس ہو گیا

کبھی محل متورم پر سرکہ طلا کرتے ہین اور تنجیر موضع کی سرکہ سے کرتے ہین بعد اوسکے جاوشیر کو طلا کرتے ہین بعد ازان اشق کو طلا کرتے ہین ۔ لیکن ابتدا مین بہت کم اور اوسکا لیپ کرتے ہین اوسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہین بعد اوسکے رفتہ رفتہ تلیین تک پہونچتی ہین ۔ واجب ہے کہ ورم پر ایسا روغن لگائین جسمین قبض مطلق نہو ایسا روغن بہ نسبت پانی کے بہت مناسب ہے خصوصا روغن شبت جو تر و تازہ سوے کی سے طیار کیا جاے اور اگر اوتار مین صلابت پیدا ہوئی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم [illegible] پیدا ہوا ہو اوسکا علاج مقطعات سے کرنا چاہیے ۔ ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہے کہ حجارہ تفسیدہ سے تنجیر کرین خصوصا حجارۂ [illegible] سنگ آسیا سے بہت بہتر یہ ہے کہ سرکہ سے تنجیر کرین اوس سے بہتر یہ ہے کہ مارقشیشا پیس کر سرکہ مین ملا کر تنجیر کرین اور واجب ہے کہ تنجیر اور تدخین مین اسقدر مبالغہ اور اہتمام کرین کہ عرق نمودار ہو جاے اور تنہا مارقشیشا یا ہمراہ سرکہ کے ملاتے ہین وہ بھی نفع کرتی ہے ۔ اور سرکہ کے استعمال مین رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور ہے ایسا نہو کہ ترقیق مادہ لطیف کی [illegible] مادہ کثیف کر پیدا ہو اور ایسا نہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جاے ۔ اور حد افراط پر استعمال سرکہ کا ابتدا مین ردی ہے لہذا مناسب ہے کہ اوسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کرین اور زمانہ فترہ مین ایسی چیز کا استعمال کرین جسمین تلیین کی قوت ہو جب منتہی کو پہونچے تنجیر عضو کی ایسی دوا سے کرین جو اوپر مذکور ہوئی اور طلا ادویہ مناسبہ سے کرین اور یہ ترکیب عضو لحمی کو ورم [illegible] مین انشاء اللہ تعالے بہت اسلم ہے **صلابت مفاصل کا بیان** کبھی مفاصل مین صلابت ایسی عارض ہوتی ہے کہ اوسکی تحریک کو منع کرتی ہے اور آسانی حرکت مفاصل مین پیدا نہین ہو سکتی ہے اور حس باطل نہین ہوتی اور کبھی یہ صلابت عصبانی ہوتی ہے اور کبھی لحمی ہوتی ہے اور علاج سبکا وہی ہے جو معلوم ہو چکا **مسامیر کا** مسمار ایک گرہ گول اور سپید ایسی پیدا ہوتی جیسے کیل کے سر پر گرہ ہوتی ہے اور اکثر یہ گرہ بوجہ خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا ہوتی ہے خواہ خراجات کا علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہے بعد ازان تمام جسم مین مسامیر کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر اسکے حدوث کا مقام پاون اور پاون کی انگلیان اور اسافل بدن ہے کہ چلنے پھرنے سے مانع ہوتے ہین واجب ہے کہ اوسے چاک کرکے نکال لین خواہ [illegible] سے تراشی کرتے رہین اور اسرب کو جو فرنی ہو لگائین اوس مقام پر مسمار مین جہان اخراج ممکن نہو اور اکثر مسمار کا جب علاج نہین کرتے ہین بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہے **سرطان کا بیان** سرطان ورم سوداوی ہے اوسکا تولد اوس سودا احتراقی سے ہوتا ہے جو مادہ صفراوی کے احتراق سے پیدا ہو خواہ اوس مادہ کے احتراق سے جسمین مادہ صفراوی ملا ہوا ہو اور بلغم [illegible] احتراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سوداے عکری سے یعنے جو سودا عکر دم ہے ۔ سقیروس مین اور سرطان مین یہ فرق ہے کہ سرطان مین درد اور حدت اور ضربان ہوتا ہے اور بہت جلد بڑھتا جاتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور انتفاخ بھی اسمین زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ اوس مادہ مین جوش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہے جسوقت یہ مادہ سرطانی منفصل ہو کر کسی عضو پر گرتا ہے ایک فرق سرطان اور سقیروس مین یہ بھی ہے کہ سرطان اپنے گرد چند ریشے اور رگین ایسی چھوڑتا ہے جیسے کیکڑے کے پاون ہوا کرتے ہین اور یہ رگین ویسی سرخ نہین ہوتی ہین جس طرح فلغمونی مین پھیلتی ہین بلکہ سرطان کے پاون خواہ رگین مائل بہ سودا اور کدورت اور سبزی ہوتی ہین ۔ کبھی سقیروس اور سرطان مین یہ بھی فرق ہوتا ہے کہ اکثر سرطان کا حدوث ابتدائی ہوتا ہے اور ورم صلب یعنے سقیروس کا حدوث بوجہ انتقال [illegible]

کے ورم حار سے ہوتا ہے۔ اور سرطان مین حس باطل نہین ہوتی اور سقیروس خالص مین حس باطل ہوتی ہے اکثر عروض سرطان کا اعضای متخلخلہ مین ہوتا ہے اور اسی جہت کے عورات مین یہ مرض بکثرت ہوتا ہے اور اعضای عصبیہ مین بھی اکثر پیدا ہوتا ہے۔ اول ظہور اسکا بہت خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے اور جب ظہور سرطان کا ہوتا ہے پھر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے اور پہلے ورم سرطانی ظاہر ہو لیتا ہے اور اسکے بعد اوسکے علامات نمودار ہوتے ہین ابتدا مین ایک دانہ باجرے کی شکل کا چھوٹا اور سخت پیدا ہوتا ہے گول گول اور تیرہ گون اوسمین قدرے حرارت بھی ہوتی ہے بعض اقسام مین سرطان کے درد شدید ہوتی ہے اور بعض اقسام مین درد کم اور ساکن بعض اقسام اوسکے تا بہ تقرح پہونچ جاتے ہین یہ وہی قسم ہے جو حرارت سے صفراوی خالص کو عارض ہوتی ہے اور بعض قسم سرطان کی ثابت رہتی ہے اور متقرح نہین ہوتی ہے اور کبھی انتقال قسم متقرح کا بطرف غیر متقرح کے ہوتا ہے اور کبھی علاج بذریعہ آہن کے سرطان مین تقرح پیدا کرتا ہے اور اوسکی تاثیر ہوتی اور سخت بوجہ استعمال حدید کے پیدا ہوجاتی ہین۔ اس ورم کا نام سرطان شاید دو وجہ سے رکھا گیا ہے اول یہ کہ عضو مین انتشار ورم کا تشبث اور رونگ کرنا مثل تشبث اور پھیلنے سرطان کے اوس آلہ سے ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے سرطان کو شکار کرین جیسے شست اور جال وغیرہ۔ یا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اوسکی صورت استدارت وغیرہ مین اور رنگ مین اور پاؤن وغیرہ مین جو گرد اوسکے رگین ہوتے ہین مثل سرطان کے ہوتی ہے۔ **علاج** جو علاج کارگر اور جسکے نفع کی امید اس ورم کی ابتدا مین ہو سکتی ہے اور جس سے سرطانی مادہ کی روک اور ٹھہرا دینا اوسکا جسقدر ابتدا مین نمودار ہو کہ اوس سے زیادہ بڑھنے نہ پاوے خواہ متقرح نہ ہونے پاوے اور اگر ایسی دوائین اگر ابتدا مین استعمال کیجائین شاید صحت بھی ہو جاتی ہے۔ مگر جب مستحکم ہو جاوے پھر امید صحت کی نہین ہوتی اور اگر عروض سرطان کا باطن مین پوشیدہ ہوتا ہے الغرض اوسکے علاج مین درست تدبیر یہی ہے کہ قول بقراط پر عمل کرین اوسنے کہا ہے کہ ہرگز اوسکی تحریک کرنی نہ چاہیے اسلیے کہ اوسکی تحریک کرین گے منجر بہلاک ہوگا اور اگر بحال خود اوسے چھوڑ دین گے اور کچھ علاج نہ کرین اکثر زمانہ دراز تک سلامت جان مریض کی رہتی ہے خصوصاً اگر غذای صالحہ کا استعمال کرتا رہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تبرید اور ترطیب پیدا کرے اور مادہ سوداویہ کو جسمین مادہ مین نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے بھی ہو جیسے ماء الشعیر اور سمک رضراضی اور زردی بیضہ نیم برشت وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی مین حرارت بھی ہو مخیض بقر جسطرح چاہا ہو جسمین سے اوسکا مسکہ وغیرہ نہ نکالا ہو۔ اور اسیطرح جو غذا بقول رطبہ سے طیار ہوتی ہے حتی کہ ترکاری کدو کی بھی بہت فائدہ دیتی ہے۔ کبھی چھوٹے قسم کے سرطان قابل اسکے ہوتے ہین کہ قطع کیے جائین۔ اگر کسی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور جڑ بہٹ جاوے اور کچھ اوسکا اثر باقی نہ رہے اوسکی تدبیر یہی ہے کہ جو سرطان شدید الاتصال ہو اوسکو ایسی طرح قطع کرین کہ جو چیزین گرد ورم کے از قسم غدد اور عروق ہین وہ بھی کٹ جائین اور جن چیزون سے سرطان کو مدد مادہ وغیرہ کی ملتی ہے اونکا بھی اثر اور نشان باقی نہ رہے اور بخوبی اطمینان فنا ہو مادہ سرطانی کا گرد و پیش کے عروق وغیرہ سے ہوجاوے اور بعد قطع کرنے کے خون کثیر اوس سے جاری ہو کہ رہا سہا باقی مادہ ہمراہ اس خون کے بہ جاوے اور اس کاٹنے سے پہلے تنقیہ مادہ کا بذریعہ اسہال اور فصد کے ہو چکا ہو بعد اس قطع اور تنقیہ کے حفظ قوت کے واسطے غذای جید کمیت اور کیفیت مین دینی چاہیے اور تقویت عضو کی کرنی چاہیے۔ اگرچہ کاٹنا سرطان کا اکثر ضرر اور فساد زیادہ کرتا ہے اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور [illegible] داغ کرنے مین خطرہ عظیم ہوتا ہے جسوقت سرطان قریب اعضای رئیسہ کے ہو۔ بعض اوایل نے حکایت کی ہے کہ ایک طبیب نے ایک پستان جو ماؤف بورم سرطانی تھی جڑ سے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان مین پھر ورم سرطانی پیدا ہوا۔ مرا

گمان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ نہین ہے کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان مین سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان مین پہلے سے مادہ سرطانی جمع ہوتا جاتا تھا اور حسب اتفاق اس مرض کا ظہور اوس پستان مین اوسوقت ہوا جب تدبیر قطع کی اس پستان مین کی گئی اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ مرض سرطان کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام مین پیدا ہو چنانچہ اطبا انتقال پستان ورم سرطانی کا یہی ہے **تدبیر اسہال کی** ورم سرطان مین یہ ہے کہ چند مرتبہ چند دنون تک تھوڑے تھوڑے دنون کا فاصلہ دیکر مطبوخ افتیمون ہمراہ ماء الجبن کے اور ماء العسل کے پلائین خواہ طبیخ افتیمون ہمراہ سکنجبین کے اور جو لوگ قوی مزاج ہین اونکے واسطے ایارج کا استعمال کرین **بیان ادویہ موضعیہ کا خاص** ورم سرطان پر لگانے والی دواؤن سے چار قسم کے اغراض متعلق ہوتی ہین ابطال سرطان کا اصل سے اور بیخ اوسکی مٹانی اور اس غرض کا حاصل ہونا دشوار ہے ۲ دوسری غرض یہ ہے کہ زیادہ بڑھنے نہ پاوے تیسری یہ کہ منفرح نہونے پاوے چوتھے اگر منفرح ہوگیا ہے تو اوسکا علاج کرنا جس دوا سے ابطال سرطان کا کیا جاوے چاہیے کہ اوسمین قوت تحلیل کی ہو بہ نسبت اوس مادہ ردی کے جو بالفعل سرطان مین حاصل ہوگیا ہے اور قوت منع کی ہو بہ نسبت اوس مادہ کے جو مستعد اور آمادہ ہے سرطان مین حاصل ہونے اور آنے کا اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسی دوا مین قوت شدید نہو اور نہ تحریک شدید کرے اسلیے کہ قوی دوائین جتنی ہین سرطان مین شر و فساد زیادہ پیدا کرتی ہین۔ اس وجہ سے واجب ہے کہ ادویہ لذاعہ سے پرہیز کرین اور بنظر اسی فائدہ کے ادویہ معدنیہ مغسولہ کا اختیار کرنا اولی ہے جیسے توتیای مغسول کہ اوسمین روغنہای معلومہ بھی ملائی جاتی جیسے روغن گل یا روغن خیری۔ جس دوا سے مادہ کا رکنا مطلوب ہو اوسمین قوت قطع مادہ کی چاہیے اور غذای مریض خواہ عضو خاص کے غذا کی اصلاح بموجب بیان بالا کے اور تقویت اوس عضو کی بذریعہ ادویہ رائحہ مشہورہ کے اور استعمال لطوخات معدنیہ کے جیسے لطوخ برادہ سنگ آسیا اور برادہ حجر المسن یعنے جس پتھر سے تلوار وغیرہ پر باڑ رکھتے ہین جسے سان کہتے ہین اوسکا استعمال کرین اور اوسکا حل کر کے رگڑنے سے کف سنگ اور اسرب کا کسی رطوبت کی ذریعہ سے مثلا روغن گل خواہ آب کشنیز وغیرہ کی پیدا کرین جیسے صیقل گر گھنگرن وغیرہ پر تیل ٹپکا کر رگڑنے کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہین اور اوسکا استعمال کرین لیکن انکو پہلے ضماد کرنا بھی نہایت درجہ نافع ہے۔ جس دوا سے منع تقرح مطلوب ہو اوسکے واسطے وہی لطوخات مذکور کافی ہین جو واسطے منع زیادتی اور کے مذکور ہوئے اور جن لطوخ مین لذع نہو وہ سب اس غرض کو پورا کرینگے اور نافع بھی ہونگے خصوصا اگر ایسے لطوخ مین عسل وغیرہ کا ہین اور کف بھی اوسمین داخل کیا جاوے اور اگر ان سب دواؤن مین گل مختوم اور گل ارمنی اور زیت انفاق اور آب حی العالم سپیدہ کاشغری عصارہ برگ کاہو لعاب اسپغول سپیدہ قلعی بھی داخل کرین یہ ترکیب بہت ہی جید ہے منجملہ ان دواؤن کے جو زیادہ نافع ہین اور اوسکا نفع بہت ہے یہ بھی کہ سرطان پر بہری تازہ کا ضماد لگائین خصوصا اگر اوسمین اقلیمیا بھی شریک کرین زیادہ مفید ہوگا۔ جو سرطان متقرح ہوگیا ہو اوسکا علاج عمدہ یہ ہے کہ ہر وقت اوسپر پارچہ کتان آب عنب الثعلب مین ڈبو کر رکھا رہے اور جب خشک ہونے لگے پھر یہی پانی اوسپر ٹپکاتے رہین خواہ آب قمح یعنے گندم اور کندر اور سپیدہ قلعی ہر ایک دس درہم گل مختوم گل ارمنی صبر مغسول دو دو درہم کو یکجا کر کے اگر سرطان مین رطوبت ہو بطور ذرور کے استعمال کرین اور خشکی سرطان مین ہو تو بطور مرہم کے استعمال کرین روغن گل کی شرکت سے اونکا مرہم طیار کرین کبھی خاکستر سرطان اور زر عنکار سے کیے قیروطی کا استعمال اس ورم کو نافع ہوتا ہے اور اچھا ہے کہ ہمیشہ زیادہ سرطان کے اقلیمیا بھی داخل کرین کبھی

توتیا اور توتیای مغسول آب خرفہ اور لعاب اسپغول ملا کر نافع ہوتی ہے مترجم کو بذریعہ بعض مجربین کے مرہم اکسیر جسکا نسخہ اگرچہ لکھا ہوا نہین ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہے کہ بیس تیس سال کا سرطان اور اتنی مقدار عظیم کا جسکا بیان مبالغہ سے خالی نہین ہے فقط اوسی مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہے اور اوقات اربعہ مین اوسکا استعمال افعال اور آثار لائقہ اوقات اربعہ کے کرتا ہے اور تجربات مکررہ سے یہ دریافت ہوا کہ اوس مرہم کی صحت مین کسی طرح کا تردد نہین ہوتا والحمد للہ علی منہ و کرمہ اور اورام ریحی اور نفاخات

عضل کا بیان بعض اورام ریحی بخار نرم سے پیدا ہوتے ہین اور وہ اورام مشابہ تہبج اور مقام تہبج کے ہوتے ہین اور بعض اورام بخار ریحی سے پیدا ہوتے ہین اوسکا نام نفخہ ہے اور اوسمین مدافعت اور چمک بھی ہوتی ہے اور کبھی اگر ہاتہ کی ضربت اوسپر پڑے آواز بھی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر تمام جگہ جسقدر متورم ہے سب پر صدمہ ہاتہ کا پہونچے اور عضو متورم مین کسیقدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے معدہ اور امعا اور درمیانی جگہ اون جھلیون کی جو گرد ہڈیون کے ہین خواہ گرد ہڈی اور عضل کے جو عضا محیط ہے اسیطرح جو پردہ اور جھلی گرد اوتار کے ہے اور کبھی یہ ورم اندر فضا کے نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ اعضا متصلہ کو پھاڑ کر اوسمین جدری پیدا کرتا ہے اور بعد تفرق اتصال کے ورم بیچ مین آجاتا ہے خواہ بیچ مین پیدا ہو کر اون اعضای متصلہ کو باضطرار شگافتہ کر دیتا ہے ریح کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور بوجہ کثافت کی محتبس بھی ہو جاتی ہے اور اخلاط ریح مین بوجہ کثافت اوس عضو کے ہوتی ہے جیسے ریح محیط ہوتی ہے اور اوس عضو کے مسامات بند ہوتے ہین کبھی کسی عضو مین جیسے زانو وغیرہ ایک ورم سا محسوس ہوتا ہے جب اوسے چاک کرتے ہین فقط ایک قسم کی ریح نکل جاتی ہے اور پھر کچھ اثر باقی نہین رہتا ہے **علاج** جو ورم ریحی مشابہ تہبج کے ہو اوسکا علاج مثل علاج تہبج کے ہے اور نفخہ کا علاج محتاج تخلخل جلد کا ہوا اور تحلیل اوس شے کا جو کہ جلد مین موجود ہے اور شاید قیام اوسکا موضع مذکور مین زمانہ دراز تک رہتا ہے مگر علاج کو چاہیے کہ بدرجہ غایت لطیف ہو تا کہ وہ دوا بوجہ لطافت اپنی اجزا کے بخوبی غواص ہو کر اندر اثر کرے اور کبھی حاجت وضع محاجم بلا شرط کی بھی ہوتی ہے اور یہ ضرورت نفس نفخہ کی ہے اور منجملہ ادویہ موضعیہ کے روغن ہای گرم مثل زیت لطیف الاجزا کہ اوسمین سداب اور کمون اور بزور لطیفہ مثل تخم کرفس و انیسون اور نانخواہ وغیرہ کے مطبوخ ہون اور مراہم محللہ بھی استعمال کرنی چاہیئین خصوصاً اگر یہ ورم ریحی اعضای وتریہ مین پیدا ہو خواہ اعضای عضلیہ مین لازم ہے کہ چرک کبوتر کی کسی طنجیر مین رکھکر ایک آب نارسیدہ اوسپر اسقدر ڈالین کہ اوسکا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہو اور استعمال کرین کبھی خمیر اور نورہ سے مرہم طیار کرکے استعمال کرتے ہین ایک مرہم معتدل مزاج بہت عمدہ یہ ہے جسکا تجربہ ایسے ورم کی نسبت ہوا ہے ۔ زوفای خشک پیس کر ایک قیروطی جو موم اور روغن سے بنائی ہو اوسپر زوفای سائیدہ کو چھڑکین اور اوسکا مرہم طیار کرین خواہ مطبوخ بنائین ۔ جو ورم ریحی بوجہ نفخہ کے عضل مین کسی کوفتگی اور شکستگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ اوس ورم مین ادویہ حارہ اور حریفہ کے استعمال سے اجتناب کرین تا کہ اعضا مین وحشت بوجہ ان ادویہ کے پیدا نہو اور نہ استمرار یعنی ناگواری اور زبون حالی پیدا ہو بلکہ اگر ایسے ورم کا علاج بذریعہ محللات کے کرین اوس دوا مین مسکنات وجع کو بھی شریک کرنا ضرور ہے جیسے منقع زیت ملا کر صوف زوفا اوسمین ڈبو کر استعمال کرین اور باوجود ورم کے کسیقدر حرارت بھی ہو تو سرکہ مین صوف زوفا ڈبو کر خواہ زوفا سے تر کو روغن گل مین محلول کرکے استعمال کرین اور یہ سب ادویہ نیم گرم مائل بہ حرارت مستعمل کرنی چاہیے اور اتنی دیر نہونے پاے کہ دوا سرد ہو جاے

اسلیے کہ بضرورت ایسے ورم کو مضر ہے اگر ایسے ورم مین ابتدا سے درد بھی عارض ہو موضع ورم پر وہ دہن مستعمل ہوان جنمین تسکین وجع کی قوت ہو اور مادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہین جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جسمین کسیقدر روغن شبت بھی شریک ہو جب کسیقدر خفت پیدا ہو دوا مین محللات زیادہ شریک کرین جیسے نطرون اور سرکہ اوسکے بعد بار الرماد اوسکے بعد مراہم محللہ جیسے اوپر مذکور ہوے

عرق مدنی کا بیان

ہندی زبان مین اسکو نارو کہتے ہین اوسکی ابتدا اسطرح سے ہوتی ہی کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کے پھول جاتا ہے اوسکے بعد آبلہ ہو جاتا ہے پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہے اوس سوراخ سے ایک چیز سرخ مائل بسیاہی نکل کر وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے اور کبھی وہی شے مثل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جلد کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہے کہ حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ نارو در حقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان مین پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیف کا شعبہ ہے جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونون ساق پر دیکھا گیا ہے اور مین نے دونون ہاتھ اور پہلو مین بھی نکلتے ہوے دیکھا ہے اور صبیان کے بدن مین اکثر جبین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو اسقدر کھینچین کہ پورا نہ نکلنے اور ٹوٹ کر رہجاوے بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط اوسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جاوے جالینوس کہتا ہے کہ مجھے اب تک اوسکی کوئی بات صحیح معلوم نہین ہوئی اور نہ اوسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی واضح چیز دریافت کہ اوسپر اعتماد کرون اور وجہ یہ ہے کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوے آنکھ سے نہین دیکھا مین کہتا ہون کہ سبب نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ بلغم محترق غیر جید مع شدت یبس مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض شہرون کے پانی مین ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اوسنے نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام بقول اور ترکاریون کی براہ خاصیت نارو پیدا کرتی ہین اکثر جن غذاؤن سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتی ہین اور جسقدر زیادہ ہو گا نارو اور تیز ہوتا ہے اوسیقدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن مین چالیس و پچاس نارو مختلف مقامات پر پیدا ہوتے ہین اور باینہمہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مرطوب ہین اونمین تولد نارو کا بہت کم ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ استحمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہین خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے ہین اونکے ابدان مین بھی نارو کم نکلتا ہے اور اکثر نارو مدینہ منورہ زاد اللہ شرفا کے باشندون کے ابدان مین زیادہ نکلتا اسی وجہ سے اسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خوزستان وغیرہ مین بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد مصر وغیرہ دیگر بلاد مین بھی پیدا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے ہندوستان مین زیادہ کثرت اس مرض کی بردوہ گجرات اور کوہ ابو جودھپور ملک مارواڑ اور جو ایسے بلاد ہین کہ قرب سمندر کے آباد ہین انکو نہین سنی جاتی ہے علاج اول تو نارو کو نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اون بلاد مین جہان بکثرت نکلتا ہے اور یہ تدبیر منحصر ہے اسی بات مین کہ تخفیف سبب اور مادہ کے کیجاوے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بذریعہ فصد باسلیق یا صافن کے جہان کی فصد مناسب ہو کرین اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت ہلیلہ زرد اور سیاہ سے اور طبیخ افتیمون خواہ استعمال حب قوقایا سے بالخصوص اور استعمال اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جاوے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ سے اور استحمام سے خواہ اور ذریعہ

جو مقامات گذشتہ مین مفصل مذکور ہو چکی ہین اونکا استعمال کرین۔ جب نارو کا پہلے پہل ظاہر ہو تدبیر صائب یہ ہی کہ اوس عضو کی تبرید مفردات مبردہ مرطبہ سے جیسے عصارات باردہ معروفہ مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے۔ ایضاً خاص موضع ماؤف پر جونک لگا کر بھی کسیقدر اخراج مادہ کریدولین۔ منجملہ طلاہای جیدہ کے یہ طلا ہے صبر اور صندل اور کافور اور مہروا اور بذر قطونا شیر تازہ مین ملا کر لیپ کرین اگر مادہ پلٹ جای اور دانہ خواہ آبلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر مانع ظہور اور زیادتی مرض اور پھیر دینی والی مادہ کو بطرف دوسری جہت کو اور موجب تخفیف ایذا او تکلیف کی یہ تدبیر ہوتی ہے کہ بعض پے درپے تین روز برابر ایک درہم خواہ صبر کو استعمال کرین خواہ ایک و نصف درہم اور دوسرے روز پورا درہم اور تیسرے روز ڈیڑھ درہم استعمال کرین اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرین خواہ نارو کے مونہہ پر کھیکوار کے لعاب اور [illegible] کو لگاسے اور اسیطرح ابتدای ظہور مین نارو کی یہی تدبیر درکار ہے اگر کارگر ہو اور نارو نکل آئے اوسوقت تدبیر صائب یہ ہی کہ اوسکی بندش اور پیچیدہ کرنے کی درپے ہو اور کسی چیز سے بہ رفق اور نرمی اوسے تھوڑا باندھے اور یہان تک صبر کرے کہ تمام وکمال نارو اندر سے باہر نکل آئے اور ٹوٹ کر رہ نہ جاسے بہت اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا رصاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جای کہ اوسی کی بوجھ پر اقتصار کرین اور وہی وزن اوسکو اندر سے باہر کیطرف جذب کرنے مین کافی ہوگا اور بآسانی جذب کرے گا ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر مین نہین ہے اور بآسانی نکل آنے مین نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اسیطرح کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخین اور اوسکا ڈھیلا کرنا بذریعہ نطول آب گرم کے اور لعابات مبردہ کے اور ادہان کے جو بارد ہون اور حرارت لطیف بھی اونمین ہو خواہ اور تدبیرات جو ازین قبیل ہون کہ اونکے ذریعہ سے نارو کا اخراج بآسانی ہو جائے کرنی چاہیے کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نارو کا بآسانی نہین ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی کہ روغن خیرو خواہ روغن زنبق بلکہ روغن بان کی تلطیخ کرین اگرچہ کبھی مرہم خواہ زفت کا استعمال کرنا پڑے یعنے اگرچہ اسقدر زیادہ دشواری نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو۔ اگر حدس طبیب مقتضی اسکا ہو کہ چاک کرنے سے تمام وکمال نارو کا اخراج ہو جاے گا اور کوئی اور مانع چاک کرنے سے نہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے اور چاک کرکے نارو کو نکال ڈالین۔ اور اگر اخراج نارو کا نہ بذریعہ جذب کے آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اوسکا آسان نظر آئے اوسوقت نارو کے تعفین اور سڑانے کی تدبیر بذریعہ سمن یعنے روغن زرد کے کرنی چاہیے جیسے اوپر بعض اورام کی باب مین مندرج ہو چکی کہ سڑنے سے وہ تمام اور کمال نکل آئیگا۔ ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نکرے اسلیے کہ ایسے ادویہ کا مال کار اکثر بطرف آکلہ کے ہوتا ہے۔ اگر ادہان مین اسکے تھوڑی تھوڑی نمک کی بجاے [illegible] کی مالش کرین اور ہمیشہ بہ لطف اور نرمی اسیطرح ملا کرین تمام وکمال نکل آئے گا خصوصاً اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور اوسکو چاک کرین اور ایک سلائی کو اوسی مقام پر داخل کرین اور اوٹھائین یعنے اونچا کرین اور ہمیشہ ملتے رہین اور نمک لگا کر تھوڑا تھوڑا نکالین کہ اسیطرح اگر تدبیر کرتے رہین پورا نارو نکل آئیگا۔ اگر ٹوٹ کر نارو اندر کیطرف رہ جای اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے کوئی چارہ نہو گا چاک کرکے اوسکا پتا جب لگ جای اور پھر از سر نو اوسکا سر نظر آئے پھر وہی تدبیر کرین گے اور اسیطرح نکالین گے اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جاسے۔ فقط تمت المقالہ۔ جذام کے بیان مین

ماہیت جذام کا بیان اور اسکے سبب کا

جذام ایک مرض ردی ہے اسکا حدوث بوجہ انتشار مرہ سودا کے تمام بدن مین ہوتا ہے یعنے مرہ سودا تمام بدن مین پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور ہیئت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہے اور اکثر اسکا فساد اسقدر زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص پر ہے وہ بھی باطل کر دیتا ہے تا اینکہ سڑ سڑ کے اعضا گرنے لگتے ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے

جذام کے مثال ایسی ہے گویا سرطان عام تمام بدن میں پیدا ہوا ہے یعنے کبھی متقرح ہوتا ہے اور کبھی تقرح نہیں بھی ہوتا ہے۔ کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے۔ خلط سوداوی کبھی ایک ہی عضو یا ایک طرف دفع ہوتی ہے اور اوس وقت صلابت خواہ سقیروس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے آکلہ پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف جلد کے دفع ہوتی برص پیدا ہوتا ہے خواہ بہق اسود اور قوبا یعنے داد وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی خلط سوداوی تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے اگر اسوقت عفونت بھی اس خلط میں پیدا ہوگی تو حمی سوداوی عارض ہوگی اور اگر منتشر ہوکر ٹھہر جاوے اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہے۔ جذام کا سبب فاعلی جو مقدم مرض پر ہو سوء مزاج کبد کا یعنے جگر کا مزاج مائل بحرارت اور یبوست ہوتا ہے اور خون احتراق پیدا ہوکر سودا بن جاتا ہے۔ خواہ سبب فاعلی جذام کا تمام بدن کا سوء مزاج خواہ دونوں ملکر سبب جذام کے ہوتے ہیں اسطرح کہ خون بسبب ان دونوں سوء مزاج کے کثیف اور برودت پیدا کرتا ہے۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤنکا جو مولد سودا ہیں اور جن اغذیہ سے بلغم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام اوسوقت ہوتی ہیں جب پے در پے تخمے بعد استعمال اون اغذیہ کے پیدا ہوں اور حرارت اونمیں عمل کرکے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنا دے۔ اسیطرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے احتراز نہ کرے اور بیدھڑک بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے یہ امتلا اور خورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اوپر حدوث جذام کے یہ ہیں کہ مسامات کا انسداد ہو جاوے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت غریزی اندرون جسم کے مختنق ہوتی ہے اسیوجہ سے خون میں برودت پیدا ہوکر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال یعنے مرض طحال کا بوجہ سدے کے عارض ہوا ہو اور خاص طحال میں ضعف پیدا ہو کہ جذب سودا بخوبی نکرسکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرح سے ہوسکے خواہ قوت دافعہ احشا میں ضعف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہو اوسکا دفع عروق متعددہ اور رحم کیطرف نہ کرسکے خواہ مسامات راہ اندفاع کی بند ہوں۔ کبھی ان سب معینوں کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہے اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور اون سے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہے اسلیے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متوارثہ کی ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اوس رحم کے جہاں اس نطفہ نے قرار پایا ہے بھی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اوس رحم کا یہ ہے کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا ایام حیض میں ہو جسوقت حرارت ہوا غذا کی رداءت کے ہمراہ جمع ہو جاوے مثلاً غذا از قسم مچھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ لحوم غلیظہ یا گوشت خر کا ہو خواہ سور کی غذا اختیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہوگا جسطرح کہ اسکندریہ میں چونکہ اتباع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ خلط سوداوی جب خون سے ملتی ہے اگر تھوڑی سی ہو بھی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلیے کہ خون میں اسکے ملنے سے دو وجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اول تو جوہر خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجمید کی اس خلط میں بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی غلظت ہوتی ہے اوسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اوس خون کی تجفیف بآسانی ہوسکتی ہے۔ کبھی مجذومین کی خونکی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فصد اونکی کھولی جاوے خونکی عوض ایک شے مثل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جذام کو داء الاسد بھی کہتے ہیں وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول ہے کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور رنگ مثل شیر کے ہو جاتا ہے اور

شخص چہرے کا مشابہ سحنۂ اسد کے ہوتا ہے اس جہت سے اسے دار الاسد کہتے ہین اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہین کہ چونکہ مجذوم کو جو شخص پکڑے اوسپر مثل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہے اسوجہ سے اسکا نام دار الاسد رکھا ہے۔ اگر جذام مزمن ضعیف او خفیف ہو علاج دشوار ہے اور قوی جذام کا علاج بنظر قواعد متعارفہ طبیہ کے ممکن نہین ہے۔ جب یہ مرض شروع اور زمانہ ابتدا مین ہو اوسوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج نہین رہتا ہے۔ جو قسم جذام کی سوداء صفراوی سے پیدا ہو اوسمین ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اوسکی نہایت سخت اور سوزش مین شدت اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور جس جذام کا مادہ سوداء ثفل خون ہے وہ نہایت الم اور اوسکے اعراض مین سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقرح نہین ہوتا ہے جو قسم جذام کی سوداء محترقہ سے پیدا ہو مشابہ سوداء صفراوی کے اعراض مین ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیر مین کرتی ہے۔ اس مرض کا خاصہ ہے کہ ہمیشہ اعضا کے مزاج کو فاسد کرتا جاتا ہے اسلیے کہ اس مرض کی کیفیت یعنے برودت اور یبوست خلاف کیفیت مابہ الحیوۃ یعنے روح کی ہے کہ وہ حار رطب ہے تا اینکہ جب اس مادہ کا اثر اعضاء رئیسہ تک پہونچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف اور اعضاء نرم سے ہوتی ہے کہ اوس مقام کے بال پراگندہ ہو کر بالونکا اور اون مقامات کا رنگ متغیر ہوجاتا ہے اور بیشتر نوبت تقرح کی بھی پہونچتی ہے۔ پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن مین پھیلتا اور اثر کرتا ہے۔ یہانتک کہ اگرچہ اول تولد اس مادہ کا احشا مین ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی مین ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہین اور مادہ کا اثر قبول کرنے پر زیادہ مستعد ہین بلکہ مجذوم اکثر مرجاتا ہے اور اثر مرض کا احشا تک پہونچنے بھی نہین پاتا یعنے باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا درجہ یہانتک ہوتا ہے اور پھر احشا محفوظ ہوتے ہین اور اسیطرح اعضاء رئیسہ بھی سالم ہوتے ہین مگر اطراف سب خواہ اکثر آفت زدہ ہوتے ہین اور موت ایسی مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص کے جذام کو کہتے ہین اور جس عضو مین سرطان پیدا ہوا اوسکی صحت اور اوسکا عود حالت اصلی پر مترقب نہین ہوتا پھر جذام کہ سرطان عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کردیتا ہے اوس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ ہان اتنا فرق ضرور ہے کہ جذام مین ایک ہی چیز تمام بدن مین ہوتی ہے یعنے مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کرین اشتغال دفع مرض مین ہوگا اور جو اعضاء ساذجہ ہین یعنے سوداوی خلط سے سالم ہین اونمین بار نہ ڈالین گے اور سرطان مین یہ بات نہین ہوتی ہے **علامات جذام** جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی مایل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہے اور آنکھ مین تیرگی مائل بہ سرخی پیدا ہوتی ہے سانس مین تنگی آواز بیٹھ جاتی ہے اسلیے کہ ریہ اور قصبہ ریہ کو ایذا پہونچتی ہے۔ اور چھینکین زیادہ آتی ہین۔ آواز مین غنہ پیدا ہوتا ہے جسے عوام لوگ ناک مین بولنا کہتے ہین اور بیشتر ناک مین سدہ پڑجاتا ہے اور خشم یعنے فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے اور بالونمین کمی اور دقت یعنے باریکی پیدا ہوتی ہے سینہ اور چہرے کے اطراف مین پسینا زیادہ نکلتا ہے بوی بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی بو منتن یعنے بدبو ہوتی ہے اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی کے ہین سب نمودار ہوتے ہین مثلاً نیت فاسد اور حقد یعنے کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہون اور سوتے وقت اوسے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر بار عظیم پڑا ہوا ہے اور اوسکے بالونمین انتشار شروع ہوتا ہے اور سپید ہو جاتے ہین خصوصاً جو بال

چہرے پر ہوتے ہین خواہ چہرے کے گرد جسقدر بال ہین کہ وہ ضرور سپید ہو جاتے ہین اور کبھی بالون کی جڑون مین شگاف پیدا ہوتا ہے اور ناخن پھٹ جاتے ہین صورت بُری اور خشن ہو جاتی ہے اور چہرہ لوجہ بھر بھری اور تہبیج کے باعث اور بہیانک ہوتا ہے اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہے اور تمام مفاصل بدنی کے خون مین انجماد پیدا ہوتا ہے اور بدن پر گرہین گرہی سی اور صورت مین شبیہ اوس حیوان کی ہون جسے یونانی زبان مین ساطوس کہتے ہین) پیدا ہوتی ہین دونون ہونٹ موٹے ہو کر سیاہ ہو جاتے ہین ضیق نفس کی اسقدر ہوتی ہے کہ نوبت عسر النفس کی پہونچتی ہے اور بُہر جو ایک دمہ کی قسم خاص ہی ہو جایا کرتی ہے آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے۔ اوسکے بعد بدن مین قرحے پیدا ہوتے ہین۔ اگر جذام ساکن ہو یعنی مادہ جذام کا متحرک ہو تو ناک کا غضروف سڑنے لگتا ہے اور اسیطرح جو غضروف اطراف اور جوڑون پر واقع ہین اونمین بھی آکل پیدا ہوتا ہے اور صدید یعنی رطوبت بدبو بہنے لگتی ہے آواز پست اور مخفی ہو جاتی ہے اور تمام بدن مین کوئی بال باقی نہین رہتا جو گر نہ جاے اور رنگ بہت ہی سیاہ ہو جاتا ہے۔ نبض مجذوم کی ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ قوت مین اسکے ضعف پیدا ہوتا ہے اور حاجت ترویح کی بوجہ برودت مرض کے کم ہے اسی جہت سے بطی ہوتی ہے مگر تواتر ضرور ہوتا ہے اسی واسطے کہ جب سرعت اور عظم نہو تو تواتر کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ فن کلیات مین ثابت ہو چکا ہے علاج واجب ہے کہ جذام کے مرض مین مبادرت اور جلدی استفراغ اوس کے کرین اور تنقیہ عام اتنا جلد کرڈالین کہ مرض کا استقرار نہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن مین خون فاسد کی کثرت ہے بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور خوب گہری فصد کرکے اخراج اوس خون کا کرین اگرچہ دونون ہاتہ کی فصد کیون نہو اور اگر یہ بات یعنے کثرت خون فاسد کی دریافت نہو پھر فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ فصد بڑی رگ کی اکثر مجذوم کو زیادہ مضر ہوتی ہے اور اوسکی مضرت بہ نسبت منفعت کے بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض مین فصد کی اجازت متفرق اوقات مین دینی چاہیے کہ چھوٹے رگون کی فصد کھولی جاے جیسے عرق جبہ اور دواجین اور ناک کی رگ وغیرہ اگر بڑی رگون کی فصد کرنے مین خوف مضرت کا ہو اور خون سوداوی بارد ظاہر بدن مین دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت حجامت کے زیادہ نافع ہوگی اسیطرح جونک لگانے سے بھی زیادہ نافع ہے۔ لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض مین فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے ایک تو بھی ضرورت فصد کی ہے کہ ضیق نفس خواہ عسر نفس کو فصد زیادہ مفید ہے اور کبھی وداج کی فصد کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب کہ بحۃ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق پیدا نہو جاے۔ جب مجذوم کی فصد کھل جاے پھر اوسے ایک ہفتہ تک راحت دینی چاہیے بعد ازان استفراغ دوسرے قسم کا کرین اور مسہلات مین ایارج لوغاذیا اور ایارج شحم حنظل کو اختیار کرین اور اون مطبوخات اور حبوب سے استفراغ کرین جو افتیمون اور اسطوخودوس بسفایج ہلیلہ سیاہ بلیلہ کابلی خربق سیاہ لاجورد حجر ارمنی سے مرکب ہون اور اگر شحم حنظل اور سقمونیا کو ان اجزا کے ہمراہ مرکب کرین کچہ خطر نہین خصوصاً اگر خلط صفراوی بھی ہمراہ خلط سوداکے ہو ضرور ہے کہ اجزای مذکورہ بالا پر صبر اور قثاء الحمار کو اضافہ کرین اور بادریطوس ان چارون کے واسطے بہت عمدہ ہے اور ایارج فیقرا خصوصاً اگر سقمونیا سے اوسکی تقویت کرین مجذوم کا عمدہ مسہل ہے خصوصاً اگر کسیقدر خربق بھی داخل کرین خواہ حجر ارمنی کو شریک کرین گرمی کی فصل مین واجب ہے کہ دوا مین تخفیف کا لحاظ رہے اور مطبوخ مین کوئی دوا قوی الاثر ملا کر تاکہ مادہ کو ثوران اور جوش مین لاے اور بعد اسکے تعدیل مین خلط کے اسی طرح اخراج خلط کے واسطے ایسی دوا اختیار کرین جو

تو ان خلط کا پیدا نہ کرے مطبوخ مجذومین کیواسطے ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ہر دو دس درہم نانخواہ پانچ درہم ہیرا ہینگ نصف درہم زبیب منقی برادہ دہ نصف درہم تین ابریق پانی مین جوش دین اور جب ثلث باقی رہ جای نچوڑ کے صاف کرین اور آٹھ درہم شہد خالص داخل کر کے استعمال کرین ۔ بدن مجذوم کی تمریخ روغن زرد کی کرنی چاہیے اور بعد مالش کے دھوپ مین بیٹھے تاکہ روغن پگھل جای خواہ اشتر قدم پھیلا اور داہنے بائین اور الٹے پلٹے اور پیٹ اور پیٹھ کے بل لیٹے اور زردی شہد کے ساتھ کھاے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی سات روز پلانی چاہیے اور ہر روز مطبوخ جدید درکار ہے ۔ جن لوگون کا مرض مستحکم نہین ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ اونکو کافی نہین ہے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینے مین دو مرتبہ خواہ ہر مہینے مین ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال مریض کا حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے ۔ کبھی ایسی ایک دوا ہر روز پلاتے ہین کہ ایک مسہل خواہ دو آجایا کرین وہ دوا اوسی قسم کی ہے کہ چالیس دن تک مقدار شربت مین کم کر کے دیجاتی ہے اور یہی ادویہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہوچکین انہین مین سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے تجویز کیجاتی ہے ۔ جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دواے غیر قوی بمقدار کثیر اوسکا استعمال سال بھر مین ایک مرتبہ فصل ربیع مین اور دو بارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو مرتبہ استعمال کرتے ہین ۔ مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ اون غرغرون کے جو امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین ضرور ہے اسیطرح جو سعوط امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے نسخہ سعوط دار فلفل بامیران شیطرج بیخ کبر ایک درہم عصارہ چقندر تین قوال پانی مین جوش دین تاکہ سب پانی جل جاے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھین اور جب تک کافی ہو دونون نتھنون مین ناس لیا کرین اور جب کثرت ایسی ناس کا استعمال ہوچکے جس سے خشکی پیدا ہوتی ہے تو سعوط مرطب ایسا استعمال کرین جو سعوط سابق کی تعدیل کرے ۔ یہ بھی واجب ہے کہ مجذومین استعمال سے ایسی دوا کی جو تجفیف اور تحلیل رطوبت غریزی ہو باز رہین اور تعب اور غم سے بھی اونکو بچانا چاہیے ۔ اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کیطرف جو مخالف اثر ہوا اول کے ہو اونکو لیجانا چاہیے اور ہر ایک تنقیہ کے بعد ادہان کا استعمال شروع کرانا چاہیے جیسے روغن بادام ہمراہ دوشاب انگور لیکن یہ تدبیر اوسوقت درکار ہے کہ چند مرتبہ تنقیہ ہوچکا ہو اور یبس کے پیدا ہوجانے کا خوف ہو ۔ اور صبح کو بعد قضاے حاجت اور رفع فضول اعضا کی ریاضت اونسے کرانی چاہیے اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ کوئی کام اور مشق آوازی کرنا اونہین ضرور ہے اور آواز لگا کر اوسی طرح رہنا چاہیے اور کود پھاند کی مشق کرین اور کشتی لڑین ۔ اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلک اونکے بدن کا کیا جاے جب پسینا نکلے پونچھ ڈالین اوسکے بعد گرمی مین ادہان معتدلہ سے تدہین کرین اور جاڑے مین ادہان مرطبہ سے اور اکثر اوقات مقویات اور انکا کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ اوایل مین انکو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے ہلیلہ اور بادام ہمراہ مسکہ کے اور بہتر تمریخ روغن کے ہمراہ عورت کے دودہ کے مناسب ہوتی ہے اور اسیواسطے جب یبس زیادہ بڑھ جاے اسی کا سعوط بھی کرایا جاتا ہے اگر شہوت کا ہیجان ہوتے کرانی چاہیے بہتر یہ ہے کہ پہلے استحمام کرین اوسکے بعد تمریخ کیجاے جب استحمام کرین اوسکے بعد تمریخ روغن آس اور روغن مصطگی اور روغن تفاح کرم یعنی شگوفہ انگور سے اور روغن دار شیشعان اور روغن قسط سے اطلا پر کرنی چاہیے اوسکے بعد معالج کو چاہیے کہ اوسکے گوشت کے ٹکڑے افعی مین راحت دے اور پھر ذبیحہ پر وغیرہ کے ٹکڑے کراکے بعد ازان [illegible] فربہ مین پلاے اور اگر اسکے بدن کی تمریخ مین حاجت طلاق کے جنون کھاون اور کبریت پیدا ہوتی ہے اور غسل [illegible]

اور سیر لش جو نجار بذریعہ اوسکے زندہ خواہ آری وغیرہ سکے برادہ نکالتے ہین بلکہ رائی اور صعتر اور فلفل اور دار فلفل عاقرقرحا معہ بیخ اور
خردل اور جبیر اور فربیون سکے ہوتی ہے اور انہین ادویہ سے ضماد کرنے کی اجازت ان لوگون کو اونکے بدن سکے اوصال پر دینی چاہیے
بلکہ پنیر احتیاج فربیون تک کی ہوتی ہے اور یہ تدبیر اوس وقت کرنی چاہیے جب بہ تکلف اونسے استحمام کرایا جاوے تاکہ اونکے فضول کی تحلیل
ہو اور پسینا اونکے بدن سے برآمد ہو اسلیے کہ پسینا مجذوم سکے بدن سے نکلنا قاعدہ جید ہے مجذوم سکے علاج مین کبھی انکے بدن کی تمریخ
سرکا اور سلیقا اور قفارغان یعنی قفطارغان سے بھی کیجاتی ہے اور کبھی ایسی ادویہ سے تمریخ انکے بدن کی تیز دھوپ مین ضرور
ہوتی ہے بہت عمدہ اونکے حمام مین نہانے سکے واسطے وہ پانی ہے جسمین حلبہ اور صابون سپید کو جوش دیا ہو ۔ مجذوم پر
واجب ہے کہ جماع سے پرہیز کرے جو دوائین انکے پینے کے لائق ہین سب سے بڑھکر تریاق فاروق ہے جو بشرکت سانپ کی پوست کے
طیار ہووے اور قفارغان اور تریاق اربعہ اور دیک بر دو رنگ چنانچہ اوسکا بیان آگے ہم کرینگے اور کبھی انہین ادویہ سے سفوف بھی
کرالیتے ہین اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہین بوزن ایک مثقال سکے ایک اوقیہ شراب مین جو غلیظ ہو خواہ انہین اقراص
کو طلا کرکے استعمال کرتے ہین اور اقراص عنصل بھی مفید ہین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سانپ کا گوشت خواہ جس چیز مین ہو
اور اثر ایسے گوشت کا بہت عمدہ دوا ہے مجذوم کے واسطے ۔ مگر مناسب نہین ہے کہ سانپ زمین شورہ زار کا ہو خواہ بکثرت آب
شور کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات سکے سانپ مین زہر کم ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی اور شاید ایسا سانپ
زہر دار ہو کہ جس سے فرط پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر ڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام سانپ سکے مشہور ہین جو
پرانے تنکے پر رہتے ہین نعوذ باللہ من شرورہا بلکہ پہاڑی سانپ خصوصاً سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سر اور دم اوسکی
ساتھ ہی کاٹ کر ملاحظہ کرین اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہے ورنہ اوسے ترک کرین اور جسمین
یہ صفت نہ پائی جاوے اوسکو اختیار نہ کرین کہ موافق اس مرض سکے وہی سانپ ہے جو سر اور دم کاٹنے سکے بعد دیر تک تڑپے اور
خون اوسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازانکہ اوسکا تڑپنا برطرف ہو آلایش سے پاک کرکے اوسی طرح پختہ کرین جیسا ہم آگے بیان
کرینگے اور پختہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیے ۔ جس شراب مین سانپ مرجاوے خواہ کیچوہ پیدا ہو اوسکے
استعمال سے ایک قوم نے بعض براہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کرنے ایک مجذوم کو پلایا تاکہ وہ مرجاوے اور اوسکے گزند سے راحت
ملے مگر بتقدیر خداے عزوجل مجذوم کو شفا سے عاجل یا آجل ہوئی خواہ یہ شراب جسکو ہم کہہ آئے اسلیے پیدا کرنے مرگ مفاجات کے پلائی گئی
یا ایسے سانپ کو فقط براہ اطاعت کسی خواب اور رویا کے کھلایا خواہ کھلایا گیا افاعی کا گوشت بہت مفید ہے مجذوم کو اور شوربا
افاعی کے ساخت کی تدبیر یہ ہے کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر صاف کرکے اندر کی
آلایش سے کرات اور شبت اور حمص اور تھوڑے نمک کی شرکت کرکے پکائین بہت سے پانی مین تاکہ مہرا ہو جاوے اور اوسکے
اور سلیمان بنتی کر الگ کرین اور گوشت سے پہلے دیر پا گوشت کو کھلائین اور اوسکے اوپر شوربا پلاوین اسطرح جیسے کہ مچھلی کے
روٹی کا ٹکڑا کھلا کر تھوڑا تھوڑا شوربا پلائین خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھا کر پی جاوے ۔ کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچہ بھی پختہ
کرتے ہین تاکہ خوش ذائقہ ہو جاوے ۔ اس کا نفع کبھی ابتدا مین کچھ بھی ظاہر نہین ہوتا اور تھوڑے دنون بعد دفعتہً اسکا فائدہ
بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے ۔ اور کبھی صحت اور عافیت مریض سے پہلے چند روز زوال عقل مریض کا ہو جاتا ہے ۔ علامت ظہور

فائدہ کے اس مرض مین بعد معالجہ مذکورہ کے اور نیز علامت نیک بختی او سوقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ احسن ادا کرین یہ ہے کہ مجذوم کا بدن پھوٹنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد انفتاح کے عقل اوسکی زائل ہو جاتی ہے اوسکی بعد پوست بدن کے گر پڑتی ہے پھر اچھا ہو جاتا ہے۔ اگر مجذوم کو سدر یعنی زوال عقل نہو اور نہ بدن اوسکا پھول جاوے مگر بھی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہو جاوے۔ اطبا نے مجذوم کے علاج مین ایک بھی دوا بیان کی ہے کہ سود سالخ یعنے کالا جو کینچلی ڈال چکا ہو ذبح کرکے دفن کرین یہانتک کہ اوسمین کیڑے پڑ جائین اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جذام بافراط عارض ہوا ہے تین دن ہر روز بوزن ایکدرہم کے کھلائین اوسکے اوپر شراب عسل پلائین۔ جس چیز مین قوت سانپ کی ہے اوسکی مالش بھی مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیت مین سانپ کو پختہ کرکے مالش کرین۔ اسیطرح کی یہ بھی دوا ہے۔ کالا سانپ جو کینچلی ڈال چکا ہے اوسے لیکر ایک دیگ مین رکھین اور پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ شیطرج تر و تازہ بیخ لوف یعنے اروی [illegible] اوقیہ داخل کرکے آتش نرم مین پختہ کرین تا اینکہ سانپ خوب پھرا ہو جاوے بعد ازان اوسکی ہڈی پسلی نکالکر بدن کے بال ترشوا کر مالش کرین اور آٹھ دن تک یہی تدبیر کرتے رہین یہ امر تجربہ مین آچکا ہے کہ ادویہ افعویہ کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال گر جاتی ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے گرتی ہے اور اوسکے بدلے جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کے ادویہ مرطبہ معتدل سے جسمین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جب پیاس زیادہ ہو بہت مفید ہے اسیطرح ان ادویہ سے سعوط کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اوسمین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین۔ ایضاً چربی درندہ جانور کی اور چربی گدھ سیاہ اور سپید کی اور چربی طیور کی اور اسیطرح روغن قسط اور دار شیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے ضرر کو بچاتی ہے اور قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی۔ مشروبات جیدہ مین سے [illegible] اور دوا اور معالجہ دودھ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق النفس یا عسر النفس خواہ بخار پیدا ہوا ہو جو زمانہ فترا اور آرام دہی کے دو استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہے اوسوقت بھی دودھ کا استعمال مناسب ہے لیکن واجب ہے کہ دودھ کا استعمال دوہنے کے بعد فوراً کرین کہ ابھی اوسکی گرمی باقی ہو پھر گدھی کا دودھ زیادہ مفید ہے اور اوسیقدر پلانا چاہیے کہ ہضم ہو جاوے اور اگر تنہا اسی پر اکتفا کیا جاوے لیکن بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنے کوئی ضرر ادویہ کے ترک سے پیدا نہو وہ بھی جائز ہے اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرور ہے اور بے آمیزش کے چارہ نہو سوائے نمک نفطی یعنے صاف اور پاکیزہ نمک کو حسب امکان اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حملان وغیرہ کا ملائین جو آیندہ ہم بیان کرینگے اور جب سانس کسیقدر درست ہونے لگے لازم ہے کہ دودھ کو ترک کرین اور ایسے حریرے اور [illegible] استعمال مین لائین کہ جسمین [illegible] اشتہا کی جہت سے تا کہ کسی ادویہ کی ضرورت نہو اور استفراغ اون چیزون سے کرائین جو اوپر مذکور ہو چکین پھر اگر بیمار کو حاجت ہو دودھ کا استعمال پھر کرین اوسی حدتک جسکا ابھی ذکر ہو چکا ہے اور واجب ہے کہ تا سہ سال ہر برس مین چند مرتبہ کرین۔ جن بیمارونکا مرض مستحکم ہو چکا ہے اونکی فصد کرنی کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اونہین مسہلات تیز دینے کی ضرورت ہے اسلیے کہ مقصود اونکے معالجہ مین کچھ ازالہ مرض نہین ہے اور چونکہ اونکے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور اون فضول کا انفصال بدن سے نہین ہوتا اور نہ اونکا اخراج ممکن ہے فقط تنقیہ اونکے مواد کی اس واسطے کیجاتی ہے تا کہ بطرف اعضا کے

امالہ بھی اور اسہالات ضعیفہ اس خلط کو پورا کرسکتے ہیں اور خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائیگی جو انتعاش اور تحلیل پیدا کرے منضجات صالحہ میں سے اور اوسکے واسطے ایک یہ دوا ہے سرکہ ڈیڑہ اوقیہ قطران ڈیڑہ اوقیہ عصارہ کرنب بری تین اوقیہ سب ملاکر سبکو استعمال کریں اور شام کو بھی برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اور روغن زرد کے استعمال کریں خواہ بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ فلفل بوزن دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے ہو خواہ گوند [illegible] پانچ درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کی مثل لعوق کے استعمال کریں۔ عصارہ فودنج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک اسکے واسطے مفید ہے اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کریں اور کل حریف اور تیز چیزون سے اجتناب کریں مگر واسطے قے کرنے کے اونکا استعمال جائز ہے خواہ بطور ابازیر کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہیں مگر وہی چیزین جو صالحہ گرم ہیں بُری ہیں اور تیز بھی ہیں جیسے فلفل سیاہ وغیرہ۔ کبھی بذریعہ کی اور داغ دینے اعضاے مخصوصہ پر بھی اونکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یافوخ اور درز جو بنا سر کے اور بیچ بنجرہ صدغین اور قفا اور دونون ہاتہ کے مفاصل اور پاؤن کے جوڑ بند بعض اطبا کہتے ہیں۔ کہ ابتداء مرض جذام مین مقدم سر پر جو یافوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اوس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہان بال سر کے بطرف پیشانی نہیں اوگتے ہیں ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک بائین طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنی گدی کے اوپر اور دو داغ نزدیک دو درزونکے جنکا قشریین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک آلہ سے لطیف و باریک سے لگائے جائین اور سر پر اگر داغ لگایا جاوے چاہیے کہ ہڈی تک پہونچے تاکہ ہڈی کھلجاوے گو یہ بات چند بار مین پیدا ہو مگر اسکا خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک نہ پہونچے کہ اوسکے مزاج کو فاسد کردے اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتہ سبک نہین ہوتا اکثر اونکو ہلاک کرڈالتے ہین مرکبات ادویہ جو مجذوم کو نافع ہین بزرجلی اور جتنی جو قائم مقام لحم افاعی کے ہے اس مرض مین اور منجملہ اونہین ادویہ کے دوا السلاحہ ہے بزرجلی کے نسخے بہت سی ایسی ہین کہ اونکو حکماے ہند نے ذکر کیا ہے اور تجربہ اونکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے۔ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی ہر یک دس درہم دار فلفل پانچ درہم بتیس سپید اڈہائی درہم کوٹکر روغن گاو مین لت کرکے بذریعہ شہد کے معجون کریں مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک قوت بدن کے اگر اسکے ہمراہ ہموزن دواء المسک بھی شریک کرین اسکی سودیت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دواء المسک بزرجلی کے واسطے بمنزلہ فادزہر کے ہے صفت ایک معجون کی جسکا نام بزرجلی اکبر ہے اور اوسکو جواندران دارو کہتے ہین جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق اور قوبا اور بار امتفرا اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل مین ثبات پیدا کرکے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کیواسطے بھی مفید ہے اور غشی کو نافع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسکو علماے ہندوستان نے اپنے بادشاہونکے واسطے ایجاد کیا ہے اخلاط اوسکی ہلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوز بوا قشور کندر اور منور تو۔ اور فلفل دار فلفل فلفلمویہ تار تیمر یعنی ناگیسر اور دارشیشکت اور کندس اور عصارہ اسقیل سائج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال جبن کبود بستہ ہر چار مثقال یہ سب دوائین کوٹ پیسکر چھانی جائین اور ہلیلین کو جدا گانہ پیسنا چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا منہہ اور ناک کے نتھنے بند کرکے اور قبل بند کرنے کے روغن گاو سے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اوسکو پیسے اوسکے بعد قند چرائی بہت عمدہ خواہ قند چینی بوزن ان ادویہ کے بغدادی لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک شیشی دیگ مین رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جسمین قند گھل جاوے اور سفید

قوام بھی پیدا ہو اوسکے بعد آگ پر سے اوتارے اور خوب طرح سفوف ادویہ کو چھڑک کے اور اچھی طرح ملا کے اور بعد خوب ملانے کے ادویہ کو گولیا بوزن ایک مثقال کے ملیا کریں اور نہار منہ ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ نبیذ کے تناول کریں صفت معجون سلاحہ کہ وہ بھی دوا ہندی ہے از قسم بزرجلی کی اور یہ دوا بھی نافع ہے کہ بالوں کی پراگندہ ہونے کو اور بال کے سپید ہو جانے کو اور بہر یعنے دمہ کو اور خفقان کو منع کرتی ہے اور خواہش طعام میں اگر فتور پیدا ہو خواہ اسہال مفرط اور استسقا اور یرقان عارض ہو یا قلت نزج اور ناسور کو مفید ہے اور پیری میں لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور حکہ اور قروح کو بھی سود مند ہے صفت اوسکی سلاحہ یعنی بول بزنہ کو بھی جو پاکیزہ اور مغسول ہو دو سو ساٹھ مثقال اس دوا کا نام سلاحہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ پہاڑی بکرا جن دنون ہوتا ہے ایک پتھر پر اوس پہاڑ کے پیشاب کرتا ہے جسکا سلاحہ نام ہے اسکے پیشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہو جاتا ہے اور مثل قار کے چکنا اور رقیق ہو جاتا ہے الغرض دو سو ساٹھ مثقال سلاحہ اور ہلیلہ بلیلہ آملہ اور دہمشت یعنی غار اور قرفہ جوز بوا بسباسہ اور عود اور بالہ اور زنگار اور طباشیر اور کہربا اور بسفائج اور راقیس اور نارقیسر طا یعنی ناگیسر کہ چار مثقال اور مقل یعنی گوگل دو سو ساٹھ مثقال شکر طبرزد ایک سو چالیس خواہ ۱۴۴ مثقال زر سرخ چاندی خالص نحاس احمر لوہا اور سیسا اور فولاد ہر واحد آٹھ مثقال اجساد فلزات کو جلا کر کشتہ کریں اور کوٹ چھان کر ہمراہ ادویہ کے پھر دوبارہ چھانیں اور سب دواؤں کو شہد کے ذریعہ سے ملائیں اور کسی سبز رنگ کے برتن میں رکھیں اور ایک مثقال اسکے مقدار شربت ہے شیر گوسپند کے ساتھ خواہ ہمراہ آب گرم کے اگر اوسمیں شہد کف گرفتہ چہار سو ساٹھ مثقال اور روغن زرد چونتیس مثقال داخل کریں بہتر ہے اور اگر بعد ملانے شہد وغیرہ کسیقدر آنچ بھی دکھا دیں نہایت عمدہ ہوگا اسلیئے کہ پکانے سے کچھ مقدار بھی بڑھے گی اور اکیس دن میں بوجہ اعانت حرارت خارجی کے مزاج پکڑ لائیگی صفت احراق فولاد کی لوہے کی تیر بنائیں اور بعد ازان ہلیلہ بلیلہ آملہ پانی میں جوش دیں اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کریں اور تانبے کی دیگ میں رکھیں اور اوسکو نرم آنچ کریں اور فولاد کے تیروں کو اوسمیں گرم کریں جب سرخ ہو جائیں اوسی پانی میں بجھائیں پھر دوبارہ آگ میں سرخ کریں اور پھر بجھائیں اسطرح اکیس مرتبہ بجھا کر اس پانی کو نتھاریں جو کچھ ثفل اسمیں نشین ہو وہی فولاد کا کشتہ ہے بعد ازان اوس دیگ کو پھر آگ پر پیشاب اوہ گاو پھر چڑھائیں اور فولاد کے ٹکڑے گرم کر کے اوسمیں بجھائیں اکیس مرتبہ اور اوسکا بھی ثفل جو کچھ ہو جدا کریں تا آٹھ مثقال اسکا ثفل اور آٹھ مثقال فولاد کا جو پہلے پائیں ایسا سب جمع سولہ مثقال ہو جائے اسیطرح نحاس کو بھی بجھائیں کہ اوسکا ثفل بھی آٹھ مثقال کو پہونچے اور چاندی کی احراق کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے بذریعہ سوہن کے ایسا باریک برادہ کریں جیسے مٹی پسی ہوئی ہوتی ہے بعد اوسکے ماء الملح خواہ نمک محلول میں کسی لوہے کے برتن میں پکائیں تاکہ بخوبی جل جائے اور دفعۃً نمک کی پانی میں پکانے سے احراق نہو کسیقدر زرد کہنہ ملا کے اوسمیں شریک کریں کہ اب ضرور سوختہ ہو جائیگی اور آٹھ مثقال اسمیں سے بھی لینا چاہیے اور سونا بھی اسی طرح پہلے برادہ کر کے ایک مثقال سیسا بھی سوہن سے برادہ کریں اوسکے بعد کسی ظرف آہنی میں دونون کو رکھ کر ماء الملح ڈال کر جوش دیں تاکہ سب پانی جل جائے اور سونا اور سیسا باقی رہ جائے اوسکے بعد ہاون دستہ میں اسقدر پیسیں کہ خوب باریک ہو جائے اور بعد ازان ادویہ میں آمیختہ کریں کشتہ سلاحہ کی تدبیر یہ ہے کہ آب خشک اور بول البقر دونون کو سلاحہ پر کسی ایسے جدید برتن میں رکھ کر ڈالیں کہ سلاحہ کو اوپر تک آجائے اور دھوپ میں تمازت کی رکھیں پورے ایک گھنٹہ تک بعد ازان خوب ملائیں اور پانی اوس سے جدا کر کے کسی شیشے کے برتن میں رکھیں اور تین دن تک اس پانی کو دھوپ میں رہنے دو اور جو کچھ ثفل اس پانی میں ٹھہر جائے اوسکو الگ کر لیں پھر بار دیگر

اسی طرح آب خشک او سبول البقر اور تمبر ڈالین اور وہی تدبیر جو اوپر گذری کرین حتی کہ تین مرتبہ اسیطرح تدبیر کرین اور بعد ازان اکیس روز دہوپ مین رکھین تاکہ غلیظ ہو جاے اور مشابہ شہد کے ہو جاے قوام مین اور سیاہ مثل قار کے ہو صفت سلاحہ صغرے اور اوسکے منافع بھی مثل منافع سلاحہ کبرے کے ہین۔ سلاحہ مصفی ایک جزو اور گوز یعنی مقل چار جزو لیکر دونون کے ہموزن شہد خالص اور سب کے برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاو ملاکر کسی شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور ایک مثقال شیر بادہ گاو نیم گرم کے ہمراہ استعمال کرین صفت دوائی جو نافع ہے جذام کو ہلیلہ سیاہ خستہ برآوردہ ہلیلہ زرد ایضاً خستہ برآوردہ زنجبیل ہر یک دس درہم نانخواہ ۵ درہم بیر اپینگ تین درہم زبیب خستہ برآوردہ نصف رطل کل بارہ رطل بقدر ادوی مین جو ہموزن تین دوارق کے ہے جوش دین اور جب ثلث یعنی آٹھ رطل پانی جلجاے اور چار رطل باقی رہجاے اوتار لین اور صاف کرین اور خوب نچوڑین اور صاف کرکے شہد بقدر ضرورت ڈالین اور بقدر ایک رطل کے مقدار شربت ہو۔ اور جس طرح مریض بیٹھا ہے بدون تحریک اوسکے بدن کی مالش روغن گاو سے کرکے اوسے دھوپ مین بٹھائین اور اتنی دیر تک بٹھائین کہ پسینا برآمد ہو اور اگر طاقت وفا کرے ستر قدم ٹہلنے کی تکلیف اوسکو دین اور تھوڑی دیر تک اوسے داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائین کروٹ لٹائین اور کسیقدر پیٹ کے بل اور اسیطرح پیٹھ کے بل لٹائین اور روٹی اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہین اور ہر روز دوا کو خوشبو کرکے استعمال کرین صفت طلا کی جو واسطے جذام کے کالا سانپ جو کینچلی گرا چکا ہو لیکر ذبح کرین اور کسی دیگ مین اوسے رکھکر اوس پر پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ اور شیطرج ہندی تر و تازہ اور بیخ لوف ہر یک دو دو اوقیہ سب کو آتش نرم مین پختہ کرین تاکہ سانپ بالکل مہرا ہو جاے بعد ازان اوسکی وغیرہ سے ایسا صاف کرین کہ ہڈیان اور پسلی وغیرہ جدا ہو جائین اور بعد ازان ثفل کو کسی شیشہ کی ظرف مین رکھدین جب ارادہ استعمال کا ہو یکبارگی دونون ابرو اور سر کے بال منڈوا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کرین دوسرا طلا مویز اور ہلیلہ اور آملہ ہر واحد ہموزن لیکر زیت انفاق مین پختہ کرین۔ اور مقام مناسب پر لگائین۔ لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جوشاندہ مویز اور گلنار سے اوس مقام کو دہو لینے کی ضرورت ہے غذا مجذومین کی وہی چیز ہے جو سریع الہضم جید الکیموس ہو جیسے گوشت اون طائرون کا جو معروف اور مشہور ہین اور اونکا شوربا طیار کرکے استعمال کرین اور مچھلی تر و تازہ جو خشک نہوئی ہو اور اوسکا گوشت سبک ہو اور اوسمین ابازیر کی بھی شرکت کرین جو ضروری ہین جیسے اوپر اونکا بیان ہو چکا بہتر غذا مجذوم کی جو مقشر کی روٹی اور خندروس یعنی جوار کی روٹی اور حریرہ جو ان دونون سے بنائے جاتین اور بقول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوس غذا مین چقندر خواہ مولی اور گندنا بھی ملائین۔ مقطعات کے استعمال سے غفلت کرنی نہ چاہیے خصوصاً ثقل تنقیہ کے جیسے کبر اور رازیانج اور کراث وغیرہ اسلیے کہ ان دواؤن سے اونکی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذا کی تنقیہ ہو جاتا ہے اور فضول کو انکی اندفاع بخوبی ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی اس تدبیر کا استعمال کرنا چاہیے مچھلی نمکین اس فن مین غذای جید ہے اور ہم مریض کو زیادہ امادہ کرتے ہین مچھلی کے استعمال پر جسوقت اوسے قے کرانے کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اوسے مسہل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کشب کا استعمال بھی مریض جذام کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ محض براہ خاصیت کے ہی۔ اور روٹی ہمراہ دودہ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجیر اور انگور تازہ خشک اور بادام بریان اور قرطم اور حب صنوبر اور جو چیزان ادویہ سے بنائی جاے وہ بھی نافع ہے۔ اگر ہضم ہو جاے

دن بھر میں دو مرتبہ غذا دینی چاہیے اسلیے ایک مرتبہ کی غذا انکو مضر ہے اور شراب کا استعمال بروقت ہیجان مرض کے مناسب نہیں ہان تھوڑی سی شراب کا مضایقہ نہیں ہے اور جب ہیجان مرض میں سکون ہوا وسوقت اگر شراب رقیق سفید ہو کہنہ ہو مقدار معتدل تناول کریں جایز ہے جو بال بھون اور پلکون وغیرہ کے گر پڑے ہیں اونکا علاج داء الثعلب یعنی بال خورہ کا کرنا چاہیے اور جملہ وہ چیزین جو باب زینت میں ہم بیان کرینگے اونکے علاج کے واسطے مفید ہیں **فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان** سوای اون چیزون کے جو متعلق جبر کے ہیں اور اس فن میں چار مقالہ ہیں **مقالہ پہلا جراحات اور زخمونکا بیان**

بیان عام تفرق اتصال کا ہم نے کتاب اول فن کلیات میں بیان تفرق اتصال کا جسقدر اوس مقام کے مناسب تھا کر دیا اور باقی ماندہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملا چند احوال ایسے بیان کرتے ہیں جنکا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضرور ہے سو اب ہم کہتے کہ بھکو اکثر بعض ایسے اعضا جنکا اتصال جاتا رہا ہے اور اونمین تفرق اتصال پیدا ہوا ہے اونمین اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر از سر نو اونکا اتصال برطرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا ویسا ہی ہو جاے اور یہ بات لحم زاید میں مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کی تفرق اتصال میں اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا کا ایک دوسرے سے تماس اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نکرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال میں مقصود ہوتی ہے ہان اگر کوئی ہڈیان چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہیں اونمین کبھی حالت سابقہ پر عود کرنیکا خیال اور اصلاح کامل کی امید ہوتی ہے بچو اور بڑی ہڈیونکا یہ حال ہے کہ بعض اطبا اونکا بھی دوبارہ جڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جانتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اونکی اصلاح اسقدر ہو سکتی ہے کہ تماس اتصالی محفوظ رہے یعنے دونوں ٹکڑے آپس میں متصل ہو کر ملجائیں اور بیچ میں کچھ فاصلہ باقی نہ رہے یہ نہیں کہ جڑ کر مثل واحد کے حالت سابقہ کے ہو جائیں اور ایک قوم کی یہ راے ہے کہ دوبارہ جڑ کر ایک ذات ہونا فقط شرائین میں ناممکن ہے بچے میں چنداں دشوار نہیں ہے جالینوس نے براہ تجربہ اور قیاس اس راے کو باطل سمجھ کر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شرائین کا التحام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجربہ عقلی دونون کی مخالف نہیں ہے مشاہدہ کی یہ کیفیت ہے کہ باسلیق کی نیچے جو شریان ہے اور کنپٹی کی شریان اور ساق کی خود جالینوس نے جڑتی دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کی ایسا عضو ہے کہ بدن میں اوس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہیں ہوا ہے گویا آخر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سواے اطفال کے وہ بھی بقلت التحام نہیں قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی میں واقع ہے کہ زیادہ ملتحم ہوتا ہے اور جیسا ہڈیکا اتصال محال خواہ نادر ہے اوسیطرح گوشت کا عدم التحام بعید از قیاس ہے اور عروق اور شرائین نرمی اور سختی میں ہڈی اور گوشت کی درمیانی ہیں قیاس مقتضی اسکا ہی کہ اس صفت میں بھی بین بین رہیں یعنے بہ نسبت گوشت کی قبول التحام میں کم ہو اور بہ نسبت ہڈی کے انکا التحام سہل اور آسان ہو پس مناسب یہ ہی کہ اگر بمقدار قلیل کا شق عروق اور شرائین میں ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جڑ جاے اور اگر ایسا نہو التیام نہو سکے مگر یہ قیاس جالینوس کا برہانی نہیں ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے لہذا چنداں اعتماد کے قابل نہیں ہے اعتماد اس مقام پر فقط اوس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس میں آچکا ہے **فصل**

بیان جراحات کا بعض اعضا ایسے ہیں کہ اونمین اگر جراحت واقع ہو مرض عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر نوبت ہلاکت کی پہونچتی ہے اور شاذ نادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے مثانہ اور گردہ اور دماغ اور امعاء دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی

ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب مین کیسی ہی خفیف جراحت کیون نہ پہونچے اوسکے بعد جانبر ہونے کی امید نہین ہوتی اگر کسی شخص کو جراحت بطن کی پہونچتی ہے جب اوسکو اوبکائی اور ہچکی یا روانی شکم عارض ہو مرجائیگا اگر جراحت چند مقام پر ہوگی تو اور ورم کی شدت مزید ہوگی جیسے رگوں مین عضل خواہ عضلات کی تمامی کے مقامات جو عصبانی ہین اور جب تک ورم پیدا نہو یہی معلوم کرنا چاہیے کہ زخم اندرونی جانب مین ہے کہ انصراف مواد کا بطرف اوسکے ہوا ہے جراحت کے واسطے کسیقدر زیادہ نہین پہونچتا ہے جو ورم پیدا کرے جو احکام اور قواعد باب قروح مین مذکور ہین اونکا تامل بھی جراحات کی تدبیر مین درکار ہے اسلیے کہ اکثر امور قروح اور جروح کے مشترک ہین اور یہان تک اون احکام مشترکہ کا ذکر کرنے فقط یہ غرض کیا کہ مناسبت اور موافقت دونون مین تھی بیان عام جراحات لحمیہ کا گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور بسیط ہوتا ہے یا گول اور ذو اضلاع ہوتا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ اوسکا گوشت کسیقدر کٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہے کہ اندر کیطرف زیادہ اور باہر سے کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے یہ جملہ اقسام جراحات کو خون کے بند کرنے مین یکسان ہین اور یہ تدبیر سبکو واسطے مشترک ہی اور اس خاص تدبیر کے بیان کیواسطے ہم نے ایک باب جداگانہ تجویز کیا ہے کبھی سیلان خون کا بقدر معتدل ہوتا ہے کہ اوتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم کے واسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہوتا ہے اور تشنج یعنی کھنچ کھنچا ہونا اور تب بھی ہونے نہین پاتی اسلیے کہ عمدہ تدبیرات جراحات کی یہی ہین کہ زخم مین ورم پیدا نہونے پاوے اور جب ورم پیدا نہوگا ہر طرحکا علاج اور ہر ایک طرح کی تدبیر ہوسکے گی پھر اگر زخم کی جگہ مین ورم ہو خواہ رض اور فسخ عارض ہوا ہو زخم کو درد کسیقدر خون ایسا جمع ہوگا جسے آمادگی ورم پیدا کرنے کی خواہ پیپ بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدون اصلاح اور تدبیر خون کی ممکن نہوگا پھر اسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیے اگر مقام رض مین کسیقدر خون جمع ہوا ہو اور مقدار اوسکی معتدبہ بھی ہو بہت جلد اوسکے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہے اسطرح پر کرین کہ اوسکا احالہ پیپ کیطرف ہوجاوے اور تحلیل بھی اوسکی کرنی چاہیے اور یہ غرض ہر ایک شے جاذب اور مرہم سے پوری ہوتی ہے اور اون اشیا کا بیان اوپر ہوچکا ہے اور اسواسطے واجب ہے کہ سیلان خون کی اعانت کرین اگر نکلنے مین خون کے کسیقدر نقصان پیدا ہوا ہو۔ پھر اگر زخم بسیط اور مستقیم ہو اور کسیقدر گوشت ساقط نہوا ہو اوسکی تدبیر فقط بندش سے ہوسکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت کے استعمال سے بچنا چاہیے اور مناسب امر کی ضرور ہے کہ دونون ہاتھون سے کھینچین کوئی شے از قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہونچ جاے جو مانع التیام کی ہو اور فراخ عضو کا جو زخم رسیدہ ہے بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سوای خون طبعی کے کسیطرح کا خون غیر طبعی کا جذب اوس مقام تک نہونے پاوے اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آپس مین نہ مل سکین اسوجہ سے کہ [illegible] ہے اور دور دور بوجہ پھیلنے کے ہوگئے ہین یا اوسکی شکل مختلف ہے خواہ کسیقدر جوہر لحم کا اوس جگہ سے کم ہوگیا ہے اوسکا علاج ٹانکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانکے لگانے کے ایسی تدبیر چاہیے کہ اوس مین کسی قسم کی رطوبت جمع نہونے پاوے استعمال ادویات مجففہ کا اور استعمال ملصقات کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اس غرض کو پورا کریگا۔ اگر زخم گہرا ہو اوسکی بندش کبھی کافی ہوتی ہے اوسکے الصاق مین اور کچھ کھولنی کی ضرورت نہین ہوتی ہے اور بعض شرائط امکان ہوتی بھی ہے اور یہ ضرورت اوسوقت ہوتی ہے جب بندش باستواری سے کچھ زخم کو فائدہ نہو چنانچہ آیندہ ہم تفصیل بیان کرینگے [illegible] چاہیے درست بندش اصل غور یعنی

یعنے خاص مقام پر گرمی ہے کی درست بندش نہو سکے پس بوجہ تنگی پیدا نہونے کی انصباب مواد کا اوسکی طرف ہوتا ہے اور ضعف عضو کا جسمین انصباب مواد پر ہوتا ہے خواہ وجع اور درد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجوہ جذب مواد کے ہوتے ہین جنکا ذکر ہم باب قروح مین کرینگے جب کسی زخم کو کھولنے کی ضرورت ہوا اوسوقت روئی وغیرہ اوسکے مونہہ پر اسواسطے جذب رطوبت خواہ زخم پوچھنے کی ضرور رکھنی چاہیے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام عضو پر درست نہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہوچکا خواہ زخم کی جگہ ایسی ہو کہ مادہ ردی کا خارج ہونا اوس زخم سے بدون پوچھنے اور صاف کرنے کے ممکن نہو خواہ زخم مین کوئی ہڈی واقع ہو خواہ زخم بہت کہنہ ناصور ہوگیا ہو خواہ اوسمین رطوبت ردی بہت زیادہ پہونچی ہو کہ اوسوقت وہ زخم قروح کے حکم مین ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا

عالم فن جالینوس نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونون سرے یکجا ہوجائین اوسی وقت ہوتا ہے جب ارادہ الصاق اور التحام کا کیا جاے لیکن اگر ارادہ یہ ہو کہ اوسمین از سر نو گوشت پیدا ہوا اوسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہین ہے بلکہ ایک مرتبہ محتاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اوسکے مونہہ پر ہے نکل جاے اور پھر اکثر تبہ حاجت بندش کی اسواسطے ہوتی ہے تاکہ دواے ملحم اوس مقام پر ٹھہری رہے اوسی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان ایسا ہو کہ ادھر سے گمان چرک دفع ہوسکنے کا ہے اوسے کسقدر چاک کردین اگر یہ چاک ٹھیک اوسی جگہ پر واقع ہو جو مکان قابلیت خروج ریخ اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اوسکو اس شکل پر چاک کردین کہ باسانی اودھر سے مادہ نکل کر اوسی مکان تک پہونچ جاے۔ وہی حکیم کہتا ہے مین نے بہت سے زخم ایسے اچھے کردیے ہین کہ اونکا گڑہا زانو مین تھا اور مونہہ بطرف ران خواہ ران مین اونکا مونہہ تھا ایسے زخم کے علاج مین کچھ مجھے اسکی حاجت نہوئی کہ اونکے واسطے کوئی اور مونہہ پیدا کرتا جو زانو سے نیچے ہوتا بلکہ مین نے ران کو اسطور پر نصب کیا کہ گڑہا زخم کا اوپر ہوگیا اور مونہہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہوئی۔ اسیطرح کبھی ساعد اور کف کو مین نے اسطرح لٹکا دیا ہے کہ زخم کا مونہہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اوسی مونہہ کیطرف سے نکل جایا کیا یہ قول جالینوس کا تھا۔ مین کہتا ہون کبھی جراحت ایسی مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کو جدا کرنے کے کچھ چارہ نہین ہوتا ہے۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت کٹکر نکل گیا ہوا اوسوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت پیدا کرین اور فقط وہی دوا جو مجفف رطوبات اور مانع جذب مواد ہو کافی نہین ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف اور مانع ہو اسواسطے کہ جسکی وجہ سے انبات لحم ہوتا ہے اوسکو رد کرتی ہے۔ کبھی غور اور نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑہا تمامہ بھر نہین سکتا ہے بلکہ وہ گڑہا باقی رہجاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا ہوتا ہے۔ جس مریض کے زخم مین گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذاے محمود جید الکیموس اوسکے واسطے تجویز کرین۔ کبھی دوا جو منبت لحم ہوتی ہے اوسمین یہ طاقت نہین ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کردے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اوس جلد کی جگہ سخت گوشت ایسا پیدا کرتی ہے کہ اوسپر بال نہین اوگتے۔ رگون کا حال یہ ہے کہ اکثر اونکے شعبے جدید پیدا ہوتے ہین اور مثل گوشت کے اونمین انبات از سر نو ہوتا ہے۔ بعض اقسام جراحات کے ایسے ہین کہ اونمین خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب اور اطراف عضل مین واقع ہون اونکا بیان ہم احوال عصب کے ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کے تابع اعراض بد اور ردی ہوتے ہین جسطرح کہ اگر زخم کنارہ عضل کا تغیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض بعد تواتر اور صغر کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی

پہونچی ہے اور قوت ساقط ہوجاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ زخم جو زانو کے نزدیک صفنہ یعنی اوس ہڈی کے جو بطور ڈھکنی کے واقع ہے پہونچے کہ اسکے بعد بری اعراض بد اوسکے پیدا ہوتے ہین اور وہ اعراض مہلک ہین کمتر اوس سے جان بری ہوتی ہے اگر ایسے جراحات مین جو عضل پر واقع ہون تشنج واقع ہو اور قبول علاج کا نہو سکے اوس عضلہ کو عرض مین قطع کر دینا چاہیے اور اوسکے فعل کے ابطال پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہو سکے اس تدبیر مین تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نکرینگے یہی حال رکبہ یعنے زانو کی جراحت کا ہے اور یہی ضرر آکر بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج شق صلیبی کی ہوتی ہے یعنی اس شکل کا + چاک اور احتیاط مقتضی اسکی ہوتی ہے کہ اوسکے ورم اور قرحہ مین فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کرین تا آنکہ دونون سرے بخوبی مل جاتین اور پھر تدبیر التحام کی کرین

ادویہ منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اکالہ کا بیان

دوا منبت لحم وہی ہے جو خون صحیح کو بستہ کر کے گوشت بنا دے اگر ایسی دوا مین تجفیف زیادہ ہو خون کے ورود کو موضع جراحت مین روکے پس مادہ گوشت بننے کا پیدا نہوگا اور اگر دوا مین قوت جلا کی زیادہ ہوگی خون کو رقیق اور سائل کر کے جو مادہ موجود لحم ہے اوسے مفقود کر دیگی لہذا واجب ہے کہ اس دوا مین نہ جلا شدید ہو اور نہ زیادہ تجفیف ہو بلکہ ایک حد معین پر تجفیف بھی ہو اور کسیقدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کر دے اور زیادہ قبض معتد بہ کی ضرورت نہین ہے اور حرارت اور برودت مین یہ دوا اسقدر احتیاج جراحت اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالضد کرین کہ زوال ہو جاوے اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنے اوسکا زوال بقدر معتد بہ نہوتا ہو بلکہ کسیقدر باقی رہتی ہو اوسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا چاہیے کہ حار کا حار سے اور بارد کا بارد سے اور تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہے یعنے جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہے اوسکا حال بھی ہر وقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہوگا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہو جاویگی ۔ ادویہ ملحمہ وہی ہین جو زخم کی دونون باڑھون کو اگر کھلی ہون ملا دین اور اوس دوا کو زیادہ احتیاج تصرف اور عمل کی زخم مین نہین ہوتی فقط زخم کے سطح مین اثر کرکے بوجہ اوسی نداوت اور تری کے جو کہ جوہر سطح مین اور دونون سرون مین زخم کے ہے وصل پیدا کر دیتی ہے اور اگر کسیقدر خون موجود ہو یہ دوا ملحم خون کی تجفیف کر کے اسقدر خون جو الصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے اور تجفیف خون کی اتنی جلد کرتی ہے کہ قیح نہین پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تجفیف کی اوسمین زیادہ ہو لیکن ضرور ہے کہ اوسمین قوت جلا کی نہو اسلیے کہ جلا التحام مین ضد ہے وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہو کہ جو خون موجود اور حاصل ہے اوسمین لس اور چپک پیدا کرے اور جالی دوا سے یہ خون رقیق ہو کر بہ جاویگا اور جس مادہ کی پیدا ہونے سے امید چسپیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہو جاویگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا وہ بھی کم ہو جاویگا یہ دوا ملحم تجفیف کی نقصان کے محتاج نہین ہے جیسی کہ منبت لحم کو اسکی حاجت ہے اسلیے کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کر کے اسکی طرف آوے اور تجفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوا ملحمہ محتاج مادہ کی نہین ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اوسی مین اثر کرتی ہے لہذا اسکو تجفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے ۔ جو دوا اندمال اور خاتم ہے یعنے زخم مین پپڑی پڑنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اوسی احتیاج قبض کی ان دونون سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنے اوس شے کی جو بالطبع خشک ہو یعنے جلد مین جو رطوبت زخم کی ہے اوسکے خشک کرنے کے بعد جلد مین بھی جب خشکی پیدا ہو اور قوت

تک اس دوا کو فعل تجفیف کرنا پڑتا ہے اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونوں کو فنا کرنا اس دوا کو لازم ہوتا ہے اور وہ تینوں اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہیں اور رطوبت اصلی میں اسیقدر خشکی پیدا کرنے کی اونکو ضرورت ہے کہ چسپیدگی پیدا ہو اور قوام غلیظ ہو جاے اور جوہر اصلی رطوبت میں کمی نہونے پائے۔ جو دوا اکال ہے اور گوشت گرا دینے کے واسطے خواہ کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اوسمین جلا کی زیادہ ضرورت ہے۔

زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنے کیواسطے

جالینوس کا قول یہ ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اوسی جگہ سے چاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکیک خواہ رقیق اور پتلا ہو وہاں سے چاک کرنا چاہیے اور شگاف کا طول نہ اوسطرف ہو جدہر سے مادہ پیپ وغیرہ جاری ہو کر نکل جاے اور اوسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہو چکا ہے اور چاک کرنے میں استرہ کا خیال رہے کہ جو شکن اور چین اوس عضو میں ہیں اونکو بچا کر اور اونکے اور سیدھی توریب کا بچاو جیسا اوپر مفصل بیان کر دیا ہے سب اچھی طرح ملحوظ رہیں اور خراجات اور پھوڑے چاک کرنے میں جو جو نظر اور قواعد لکھے گئے اونکو دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے سوا اون مقامات کے جنکو مستثنیٰ کر دیا ہے کہ وہاں ضرورت اس حفاظت کی نہیں ہے اور سب جگہ ضرورت ہے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھیں۔ ان مقامات سے البتہ ارنبہ یعنی کنج ران اور زیر بغل میں چاک اسطرح کریں کہ جلد کو ہمراہ کسیقدر اندر وار بھی چاک کا اثر پہنچ جاے لیکن اعصاب اور شریانات ایسے رکھیں جنمیں لذع نہو اور وہ مجففات جدول ادویہ مفردہ میں بخوبی اور بہ تفصیل تمام بتایئے کے لکھدی ہیں۔ دقاق کندر ایسے وقت کندر سے افضل ہے اسلیے کہ دقاق کندر میں قبض بہت زیادہ ہے۔ جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کریں افضل یہ ہے کہ پانی اوس مقام پر نہ لگنے پائے اور اگر مریض کو بے استحمام کیے ہوئے چارہ نہو جیسے ہندو وغیرہ پس واجب ہے کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپا لیں تاکہ اثر پانی کا زخم تک نہ پہنچے خواہ تیل میں کپڑا ڈبو کر زخم سے اوپر رکھ لیں جو اب حمام اور رطوبات حمام میں اور پانی میں حائل ہو خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر جسطرح ممکن ہو اوسکو کریں۔

تدبیر اون زخموں کی جنمیں ورم اور درد ہو

ایسے جراحات اور زخم محتاج نرمی اور رفق کے ہوتے ہیں اور اسکا اعتقاد بالجزم کرنا چاہیے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم کے نہیں ہو سکتا ہے اور ورم کی تسکین اوسی چیز سے ہوگی جسمیں اول تبرید اور تجفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر ارخا کا بھی اوس دوا میں موجود ہو۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایسے جراحات کا علاج مماثل وہی ہے کہ اورام کا علاج جسطرح ہوتا ہے۔ اور خاص علاج ایسے زخموں کا از سر تا پا ایسا جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا میں فائدہ اوسکا یقین سے یہ ہے کہ ایک انار شیرین لیکر شراب قابض میں اوسے پختہ کریں اور موضع مجروح سے اوپر ضماد کریں۔ واجب ہے کہ حال ورم کا بغور بتامل دیکھیں کہ انجام کار اسکا کسطرف ہونے والا ہے مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کریں اور اسکے استعمال سے سرخی اوسکی بڑھتی جاے اور چھالے پیدا ہونے لگیں اوسوقت مبردات کی طرف زیادہ مائل ہونا چاہیے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور ترہل خواہ صلابت زخم کی بڑھتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کریں۔

جراحات احشاء ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان

باطن میں کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ پھٹ جانے کا اگر احتمال ہو اوسکے علاج کی غرض یہ ہے کہ جلدی سے التحام ہو جاے اور اندر کیطرف خون منجمد ہونے نہ پائے اور بکثرت خون بطرف خارج کے بھی نہ ہونے پائے پہلی دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر لبلاب یعنی خشخاش زبدی کو سرکہ میں پختہ

کر کے استعمال کرین بر اند کار ہو جائیگا یا نشطوریون کبیر ایک درہم خوراک اختیار کرین جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم ایسی شے ہے کہ اوسکے استعمال کے بعد پھر دوسری دوا کی احتیاج باقی نہین رہتی۔ اور تیسری غرض یعنے منع نزف الدم کے واسطے ڈیڑھ دانگ بزر البنج بارد العسل کے ہمراہ استعمال کرین خواہ جملہ ادویہ جو باب نزف الدم مین مذکور ہو چکین اونمین سے جسے چاہین اختیار کرین جو زخم اور شگاف ظاہر مین ہو اوسکے واسطے قول اقرا با عالکا یہ ہے اگر مراق بطن کو پھاڑ کے بعض امعا باہر نکل آئی ہو اوسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ امعا کیونکر آپسمین ملائی جائینگی اور اونکے انضمام کی کیا تدبیر ہے اور اونکے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہو سکتی ہے اور اگر ثرب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہے اوسوقت اسکی تدبیر مین خیال واجب یہ ہے دیکھین کہ استوار بندش ہے اور کی بندش مناسب ہے یا نہین اور اس بندش سے جراحت مین اتصال ہوگا یا نہوگا اور ٹانکے لگانے کی گنجایش ہے یا نہین جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح مین اوسکا بیان کر دیا ہے جالینوس کا قول تو یہ ہے کہ موجب بیان مذکور تشریح کے مناسب یہی ہے کہ اگر موضع بہرہ یعنے وسط بدن مین خرق اور شگاف عارض ہوا ہے موضع عضلون تک ٹانکے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کچھ خطرناک ہے اور خطر ان دونو جانب داہنے اور بائین طرف مین بمقدار چار انگشت کی بہرہ یعنے درمیان جسم سے واقع ہین۔ جالینوس کہتا ہے اگر شق موضع بہرہ مین واقع ہوگا ضرور امعا بھی نکل آئینگی اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا اسلیے کہ امعا کو جو چیز روکے ہوئے تھی وہی دو عضلے تھی جو طول بدن مین اوتری ہین سینہ سے تا استخوان عانہ اور جبکہ ایک عضلہ بھی ان دونون مین سے منحرف اور کج ہوگا بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئینگے اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم مین نمو اور بلندی پیدا ہوگی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ صدر مین ہے اوسکی تنگ گیری سے یہ تر کی ہوئی تھی اور وسط مین کوئی اور عضلہ قوی [illegible] جو اسے روک رکھے پھر اگر ایسے اسباب آمادہ اور مہیا ہون کہ جراحت عظیم ہو جاوے چند امعا باہر نکل آئینگے اوسوقت اونکا اندر داخل کرنا اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے زخم مین بھی اگر ادخال امعا کا بہت جلد نکیا جاوے پھولکر غلیظ ہو جاتے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہے اوسی کے پیدا ہونے سے زخم پھول جاتا ہے اور اسی وجہ خرق اور شگاف کے اندر داخل نہین ہوتا۔ اسی وجہ سے اسلم جراحات وہی ہے کہ باوجودیکہ مراق کو اوسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر مقدار اوسکی عظیم اور او بیضر مین معتدل ہو۔ پھر جالینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کیطرف پھیر لیجانا اور جو آنت باہر کیطرف نکل آئی ہے اوسے اپنی خاص جگہ پر پہنچا دینا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ بعد اسکے کہ اوسکو اسکے اصلی مقام پر پہنچا دین ٹانکے لگادین۔ تیسرے یہ کہ بعد ٹانکے لگانے کے اوپر دوا کے موافق اور مناسب لگا۔ چوتھے اس امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجاے کہ اعضای شریفہ کو ان تدبیرات کیوجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ ایذا نہ پہنچے۔ اب مین کہتا ہون کہ اگر زخم چھوٹے ہونیکے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر بیٹھ نہ سکے اوسوقت معالج پر واجب ہے کہ تحلیل اوس ریح کی کرے جس سے انتفاخ پیدا ہوا ہے یا اس شگاف کو بڑھا دے اور ریح کا تحلیل کر دینا زخم کے بڑھانے سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو۔ آنت کو پھول جانیکا سبب برودت ہوا کی ہے اس وجہ سے واجب ہی کہ اسفنج کا ٹکڑا آب گرم مین ڈبوئین اور نچوڑ کر سینک کرین۔ شراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکمید کرینگے ایسے موضع پر وہ بھی نافع

ہوگی اسواسطے کہ شراب مین تسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہے اور اسکا قوت بھی دیتی ہے ۔ پھر اگر معاً تحلل ہوا اور یہ علاج کچھ اثر نکرے اوسوقت زخم کے بڑہانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑھائین وہ آلہ ہے جو بنام مبضع نواصیر معروف ہے اور وہ چھریان اور چاکو جو چاک کرنے کے واسطے جراح لوگ بہت تیز بناتے ہین اوسیطرح جنکے دونون سرے بہت تیز ہوتے ہین اونسے حذر کرنا چاہیے ۔ بہت مناسب شکل مریض کی کھڑی کرنے کی بشرطیکہ جراحت نیچے کے دھڑ مین ہے یہ شکل ہے کہ اوسے اولٹا کھڑا کرین اور اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہے اوسکے ٹھہرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونون صورتون مین غرض اصلی مریض کے ٹھہرانے کی یہی ہے کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے اوسپر اوسکا بوجھ نہ پڑنے پائے جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہوا کہ اگر زخم داہنی جانب ہوگا مریض کو بائین جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائین جانب ہو داہنے شق کی میلان ضرور چاہیے یعنے جانب زخم کے اوپر اور خلاف جہت مرکز ثقل مین ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات مین عام ہے اور عظیم النفع ہے ۔ اور آنت کا اوسی مقام پر محفوظ رہنا جس موضع سے اوسے خصوصیت ہے بعد ازانکہ وہ اندر کی طرف داخل کردی جاوی بشرطیکہ جراحت عظیم ہو اس بات کو پورے ہونے کے واسطے ایک چوڑی رسن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا بربستہ ہاتھ مین گرفتہ کرکے دونون سرے زخم کے ملا دینے چاہیے اور دونون کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتے جائین اور آنت کو اندر داخل کرتے جائین خواہ ٹانکے لگاتے رہین اور جہان ٹانکے لگا چکے ہین اوسے بھی زور سے گرفتہ کیے رہین ایسا نہو کہ ٹانکا ٹوٹ جاوے خواہ ڈھیلا ہو جاوے تا اینکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائین اور باستواری خیاطت سے فراغ حاصل ہو اگر تسمہ وغیرہ سے بندش نہوگی یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی سا اب مین اندر کے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہون کہ اوسطور سے زخم اندرونی کا سینا اور ٹانکے لگانا بہت عمدہ اور بے خطر ہے ۔ پس کہتا ہون کہ چونکہ غرض اصلی خیاطت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہے کہ باہم صفاق اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کیطرف دبائین اور ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کیطرف سے کرین جب سوئی ڈوب جاوے اور اوس عضلہ تک پہونچے جو طول بدن مین سیدھا پہونچا ہے اوسوقت کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی باڑہ کیطرف واقع ہے اوسمین سوئی کو زیادہ نافذ نہ کرین بلکہ اوس سے نکالکر دوسرا سرا صفاق کا اندر سے لیکر سوئی کو اوسمین پیوست کرین کہ اندر ہی پھر دوسری باڑہ مین مراق کی سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آوے اور جسطرف زخم ہو اودھر پورا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنے جدھر زخم مائل ہے اودھر کا سرا اور پارہ ٹانکے مین داخل ہو جاوے ایسا نہو کہ اودھر ادھورا ڈوب رہے کہ اوسکے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اوس جانب مین لگا کہ باہر کیطرف چلاکے سوئی کو نکال لائین اور دونون سرے کو مع اوس جلد بیرونی کے وصل کرین جدھر زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کیطرف لیجائین اور دوسرا سرا صفاق کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اوسے دوخت کرین اور اسیطرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کرین کہ جسطرف زخم مائل ہے اودھر کا سرا صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ملاتے رہین اور اوسکی دوخت مین اسکا کام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانکے لگانے والے اس ترکیب کو اپنی محاورہ مین کہتے کہ ایک طرف زیادہ دبا دے کہ ٹانکا گہرا لگے اور دوسری طرف اوچھا ٹانکا لگانا چاہیے ۔ دو ٹانکے کے درمیان مین فاصلہ مین ڈوری کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیے بلکہ جسقدر گھنے اور قریب قریب ٹانکے بطور بخیہ کے ہون وہی بہتر ہے ۔ پھر زیادہ اتصال مین یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوراخ سوزن کے متصل ہونگے ۔ احتمال ہے کہ سب روزن مل کر ایک ہو جاوی

اور چاک سا پیدا ہوکر فائدہ دوخت کا برطرف ہوجاوے یعنے سب ٹانکے کھل جائین اور دونون بارھین الگ الگ ہوجائین جیسے بہت دور ٹانکے لگانے مین خوف یہ ہے کہ بخوبی وصل پیدا نہوگا لہذا واجب ہے کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانکے لگائین ۔ جس دھاگے سے ٹانکے لگاتے ہین اگر سخت اور مفتول ہوگا تو ضرر اور ردائت دوخت کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر کم زور مثل کچے تاگے کے ہوگا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا دوڑا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان بٹے ہوئے اور بدون بٹے ہوئے کے ہو یعنے کسیقدر بٹا ہوا کہ اوسمین استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہو اسیطرح اگر پوری جلد مین سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ چھپ جانے سے امن ہوگی لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سی اجزا ایسی رہ جائینگی کہ اونکا التحام درست نہوگا اور بہت سی اجزا چھوٹ جائینگی کہ اونمین وصل پیدا نہوگا لہذا اسمین بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے ۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے مین غرض یہ ہے کہ صفاق مراق سے پیوند ہوجاوے اسلیے کہ اسکے التصاق اور پیوند ہونے مین دشواری ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق عضو عصبانی ہے ۔ بعض لوگ اسطرح ٹانکے لگاتے ہین کہ جو پارہ مراق کے خارج کیطرف ہے اوسمین سوئی گڑو کے اندرونی پارہ مین اوسے داخل کرتے ہین اور دونون کنارے صفاق کو چھوڑتے ہین اور پھر جب ڈوب پورا ہوگیا دوسرا ٹانکا لگاتے ہین اور کسی ٹانکے مین صفاق کا کسیقدر جزو شامل نہین رکھتے اور بعد ازان دوسری طرف سے صفاق مین بھی ایک ٹانکا جدا لگا نہ اسطرح لگاتے ہین یعنے مراق کے ٹانکے الگ اور صفاق کے الگ رہتے ہین ایسا نہین کرتے کہ چارون تہ صفاق اور مراق کی یکجا کرکے انکی ٹانکے مین داخل کرتے ہون اور اسطرحکی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فراغ نہین ہوتا ہے زخمی کو تکلیف زیادہ اوٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ چارون تہ کو یکجا کرکے انکی ٹانکا لگاتے ہین گو وہ جلد لگا دیتے ہین مگر اوسطرحکی خیاطت مین وہی ضرر تفرز اور چھپ جانے کا جو سینے بہت متصل بخیہ کا حال بیان کیا ہے اسمین بھی متصور ہے جیسے بعض درزی کپڑا جو تہہ ایک ہی ڈوب مین سی دیتے ہین کہ اوس دوخت کا بھی وہی حال خراب نظر آتا ہے اور صفاق اور مراق کے الگ الگ سینے مین کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا کرتی ہے ۔ پھر اوسی حکیم نے کہا ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت مین زیادہ ہے اور صوف کو [illegible] اور روغن زیت مین بھگو کر اطلین اور جانبین پر اسطرح لپیٹین کہ چارون طرف سے لپٹ جائین اور بعض ادویہ ملحمہ سے (جیسے ادہان اور لعابات) زخمی کو حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہے ۔ اگر جراحت امعا تک پہونچی ہو اور آنت نکل کر باہر پہونچ گئی ہو اوسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے ۔ مگر اوسوقت حقنہ شراب اسود اور قابض سے کرنا چاہیے چونکہ ہم بخصوصا اگر جراحت نافذ ہوکر معاء صائم تک پہونچی ہو اوسکے اچھے ہوجانے کا یقین نہین ہوسکتا اسلیے کہ جسم اوسکا رقیق ہے اور رگونکی اوس مین کثرت ہے اور طبیعت معاء صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انصباب مرار کا اوسپر ہوتا ہے اور حرارت اوسکی شدید ہے اسلیے کہ معاء صائم بہ نسبت اور امعا کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کیونکر اچھا ہوسکتا ہے ۔ اور اسافل بطن کی جراحت مین ہمکو دوا کرنے اور تدبیرات کی جسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان مقامات کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا التصاق اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین کہا ہے کہ غرض معالج کے بروقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے یہ ہونی چاہیے کہ اوسمین ایسے ٹانکے لگائے جائین تاکہ

صفاق اور مراق مین باہم اتصال پیدا ہو جاوے اسلیے کہ یہ عضو عصبانی ہے اور التحام دیر مین قبول کرتا ہے اور یہ غرض اوسی طرح کی ٹانکے سے پوری ہو سکتی ہے کہ ویسے ٹانکے درست اور مضبوط لگائے جاوین جو ہمنے بیان کر دیے ہین کہ اون ٹانکو نسے جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک ڈوب مین واجب ہے کہ مراق کے ساتھ صفاق کی بھی دوخت ہوتی رہے لہذا کہ جب کوئی آنت باہر نکل آوے تو شراب اسود قوی لاکر گرم کرین اور اوسمین صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھین تاکہ اوسکا انتفاخ کم ہو جاوے اور سمٹ جاوے اور اگر شراب مذکور دستیاب نہو تو عفص اور سیاہ قابضہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہین اونہین استعمال کرین اگر وہ بھی نہ ملین فقط آب گرم سے تکمید کرنی چاہیے تاکہ انتفاخ امعا کا برطرف ہو جاوے اگر اسقدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہو سکے زخم کو زیادہ چاک کر دینا چاہیے بقراط نے کہا ہے کہ اگر ثرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی ہی دیر باہر رہیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور ثرب مین یہ بات بہ نسبت اور امعا کی زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلیے کہ امعا اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج مین ٹھہرینگے تاہم برودت خارج بھی اونمین اثر کر سکے اونہین ضرر کر دے پھر بھی جب اونہین اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پورا بھیگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کیطرف عود کرینگی اور ثرب کا حال ایسا نہین ہے اگر تھوڑی دیر بھی خارج مین ٹھہرے گی اور پھر جب اوسے اندر رد کرینگے جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہو جاویگی اسواسطے اطبا نے یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلتی ہے اوسے فوراً کاٹ ڈالتی ہین اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اوسکو ہرگز اندر کیطرف واپس نہین لیجاتی اگر کسی کے ثرب مین اس خاصیت کے خلاف عدم تعفن بعد ادخال اندرون کے پایا جاوے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور غالب بھی ہے کہ ایسی خاصیت نہ پائی جاوے اگر ثرب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے کے ہے یا نہین اور اوسکا زخم قابل ٹانکے لگانے کے ہے یا نہین اور اگر سیا جاوے تو کیونکر دوخت کرین پھر اگر زخم بھر مین یعنی وسط البطن مین ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اسواسطے کہ اوسی جگہ اطراف اون عضلات کے ہین جو شکم پر پوشیدہ ٹھہرے ہین اور شکم اون سے منڈھا ہوا ہے اور اگر زخم خاصرتین مین ہو اور خاصرین دونون جانب مین وسط بدن کے داہنے اور بائین بقدر چار انگشت کے واقع ہین یہ زخم اسلم ہے کہ اوس مقام مین اطراف عضل عصبیہ مین کوئی شے نہین ہوتی ہے لیکن موضع بھر کے ٹانکے لگانے بھی نہایت دشوار ہین اسلیے کہ اکثر امعا اوپر ہو جاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اوسکا اندر کیطرف رد کرنا دشوار ہوتا ہے وجہ دشواری کی یہ ہے کہ امعا کو جو پھیلائے اور گرفتگی ہوئی تھی وہ بھی دو عضلے تھے جو طول البطن مین دراز ہو رہے ہین اور خود لحمی ہین اور سینے سے رکب تک یعنی استخوان عانہ تک اوترے ہین اسواسطے جب اس مقام مین جراحت واقع ہوتی ہے ان عضلات کو قطع کر دیتی ہے اور اوبھا ہوا امعا کا اشد ہوتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ عصر مین اسی امعا کو کم کرتا ہے وہ یہی ہے اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ جو بقوت امساک عضلہ کو کرے باقی نہین رہتا پھر اگر باوجود کٹ جانے اس عضلہ کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہے کہ چند امعا باہر نکل آئین اور اونچی بھی ہو جاوین اون کا اندر کیطرف داخل کرنا بہت ہی دشوار ہوگا **کیفیت جراحت کی بندش کی** اب زخم ظاہری اور شگاف کی بندش کا بیان ہم کرتے ہین اگر ارادہ یہ ہو کہ زخم اور شگاف مین التحام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہے اوس عالم کا یہ قول ہے کہ اگر کسیکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ملتحم ہو جاوے بشرطیکہ زخم بڑا نہو اور شگاف بھی زیادہ واقع نہوا ہو ایک پٹی اوسکی

گرداگرد لیسٹ دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم ہو اوسکی بندش کے واسطے زیادہ مثلث درکار ہے پھر اگر مقام زخم کا متحمل ہو اور خالی جگہ ہو باوجود بندش مثلثی کے خیاطت اور ٹانکے لگانا بھی ضرور ہے۔ اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ ہے بہ نسبت زیادہ مربع کے تمام اقسام مین جراحت اور شگاف کے اسلیے کہ بندش بطور مثلث کی فقط چاک اور شگاف کو سمیٹتی ہے اور ایسی بندش اس صورت پیہ ہوتی ہے 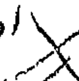 اور 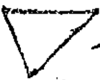 اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرتی ہی چاہیے کہ چاک کا خط مستقیم درمیان دونون مثلثون کو ہو اور دونون زیادہ بشکل مثلث کے اونہین سے فرض کرو ایک ب ج ہے اور دوسرا ج د اور یہ دونون درست باندھے جاتے ہین اوسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوتی ہے۔ پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست ہو جاوے اور دونون سرون سے رباط کی استواری ہو اوس صورت مین گرفت رباط کے موضع شگافتہ کی بابت مستحکم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوتی اسواسطے زخم کے ملانے کے واسطے سوائے دوسری واسطے رباط کے اکثر جائز نہین ہے اور انہین زیادہ مثلثہ کہتے ہین اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری لگا تھا کہ اوسکا غار قریب ارنبہ کے پہونچا تھا اور زخم کا مونہہ قریب رکبہ کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ ہمنے اوس زخم کو بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس تدبیر سے کہ اوسکے رکبہ کے نیچے مخالف لیے آلہ ایسی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہین جیسے قلبہ خواہ پھاوڑا رکھکر رکبہ کو اونچا کر دیا اور اتنا سیدھا کیا کہ اوس زخم کا مونہہ اونچا ہو گیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسیطرح ہمنے بہت سے زخم جو ساق اور ساعد مین تھے اونکو بھی باسانی اچھا کر دیا پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اوسے بیشک معلوم ہو جائیگا کہ جو زخم ایسے لگتے ہین کہ اونکا خون بہونیکا محتاج ہوتا ہے یعنے اونکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ بدن پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس اوس خون کا اندر زخم کے ٹھہر رہنا تاکہ کل رطوبت جسقدر اوس مقام پر ہے بطرف بدن کے متغیر ہو جاوے بہت عمدہ ہے اور بغیر حالت زخم کی واسطے بسرعت ہونے کے ہے اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور کھنچے ہوئے ہون پہلے اونکی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونون سرے آپسمین مل جاتے ہان اگر سرون کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہوا اوس وقت البتہ یہ تدبیر مناسب نہین ہوتی خواہ اگر زخم مین ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سے سخت وجع پیدا کریگی اگرچہ بندش نرمی سے بھی کیجاوے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضو عریض مین گوشت پھٹ گیا ہو کہ وہ کبھی جمع نہو سکے کا لگا اوسکے اندر ایک فتیلہ رکھین گے اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد مین التحام اور وصل پیدا ہو لیعنے مشکل کہ زخم ہنوز بھرنے نپاوے اور جلد مندمل ہو جاوے اور اندر پیپ رہجاوے پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی حال ہے کہ جسوقت ہم جلد سرکو چاک کرین اور کھینچ دونون سرون کے کوئی شے ایسی رکھین جو اوس چاک کے بھر دیوے کبھی زخم کی وہ دونو سرون کی جلد بطرف اندر کے قرحہ کے خشک ہوتی ہے اوسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اوسکو باہر کیطرف کھینچ لاسکے۔ اگر جراحت طول مین واقع ہو اوسوقت اکہری بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کر دیتی ہے اور اگر جراحت عرض مین ہو احتیاج ٹانکے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جسقدر زخم گہرا ہو اوتنا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانکے کا گہرا لگانا بہ نسبت زخم کو بھرنے کے کی بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم کبھی باوجود اس زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہین جبکہ وہ جراحت تنگ کیطرف ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر اوسکو کھول نہ دینگے تو دیر لگی جاویگی اتنے مین جسم کی بھر جانیکی اور اندر کیطرف پیپ باقی رہجاوے [illegible]

بروقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو مجروح کی ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کرے گا اوس سے نکلنا اور روان ہونا مدہ کا ممکن نہوگا اور نہ اوسکے اندر کوئی دوا داخل ہو سکے گی اور اگر اوس شکل پر اسکو رد کرین جس شکل پر زخمی ہوا ہے درد کا ہیجان ہوگا باین لحاظ ہم مضطر اوسکے چاک کرنے کیطرف ہوتے ہین اور بطور مناسب زیادہ چاک کرتے ہین مگر مجملاً اسقدر ضرور یاد رہے کہ جو زخم عضلہ کی عرض مین واقع ہوا اسکی دونون باڑھون مین تبعد اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے دونون سرون کے ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید درکار ہے ایسے زخم کی تدبیر مین اور بیشتر بدون خیاطت اور ٹانکے لگانے چارہ نہین ہوتا ہے اور بدون استعمال رفادہ مثلثہ کے جو اوپر مذکور ہو چکا اسکی درستی ممکن نہین ہوتی ہے — خصوصاً اگر ایسے زخم کا وقوع موجب نقصان لحم کے ہوا اور جو زخم طول مین واقع ہوا اوسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہین ہوتی ہے ادویہ ملحمہ خراج کے ایسی دواؤنکا بیان ہمنے بخوبی کر دیا ہے اور اونکی قوت اور موضع استعمال کو بھی بیان کر دیا ہے اسمین کچھ شک نہین ہے کہ جو دوای ملحم خشک چھڑکی جاتی ہے بطور ذرور کے اوسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہین ہے بہ نسبت ادہان اور قیروطی کے اور ادہان اور قیروطی کیطرف حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک دوائین خصوصاً جیسے مردار سنگ خواہ اور ادویہ معتدل قعر زخم مین در نہین آتی ہین اور نہ مسامات مین درآتی ہین جب انہین ادویہ سے قیروطی بناتین اسلیے اونکا اثر تا سافل اندر تک پہونچ جایگا اور سیلان وہین کا جہان تک کہ دوا کو پہونچنا ضرور ہے وہان تک پہونچا دیگا — یہ ادویہ ملحمہ کبھی از قسم معدنیات کے ہوتی ہین اور کبھی نباتات کے قسم سے ہوتی ہین اور کبھی از قسم حیوانات کے ہوتی ہین اور ہر قسم مین سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہے یعنے نباتات مین شاخ اور برگ اور بیخ اور تخم اور حیوانات مین ہر عضو خواہ تمام اعضا و علی ہذا القیاس معدنیات مین ہی جیسے سفیدہ کو روغن آسمین اور موم مین داخل کرتے اور نباتات مین اوراق یعنی بر بطور الذکر کا ضماد کرین خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ صنوبر سبز اور پوست ریشہای باریک اور برگ سرو اور اوسکی شاخین اور برگ قنطافلون ہمراہ شہد کے ممزوج یعنی علک البطم بالتخصیص جب زخم قریب اعصاب کے ہو ثمرات اور حبوب مین جو تازہ پائین پیسکر اور نمک یا شراب کو برگ حماض اور برگ چقندر یا کاہو کی پتی خواہ امرود جنگلی کی پتی مین جوش دین اور اوسمین اتنا فائدہ زیادہ ہے کہ کام نزلہ بھی ہے اور جوز السرو اور ثوم جالکرا اور غبار آسیا اور لوبی سوختہ خصوصاً مشائخ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن گل کے پھولونمین جیسے بندھی ہوئی کلی زعرور اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب بہ شنو کسی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک لحم کے ہو یا عضلات کے سرون کے قریب زخم پڑگیا ہو حیوانات مین جسکا دودم ترش ہے الصاق زخم اور جراحات عظیمہ کا کرتا ہے مرکبات مین دوا رمادوسن اور دوای زہی اور دوای سقولاوس اور دوا انجلاف ہمراہ مشکطر امشیع کے اور مرہم کتان ادویہ مدملہ اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے ان دواؤن کے طبایع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ذرور مین اتنی قوت درکار نہین ہے جسقدر مرہم مین ہونی چاہیے اب اتنا اور جاننا چاہیے کہ اسطرحکی دوائین اوسوقت استعمال نہ کیجائین جب سطح گوشت سخت کی جلد سے بخوبی برابر ہو جاے — جو گوشت نرم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی زیادہ بھی ہو جاتا ہے لیکن جب اوسمین خشکی پیدا ہوتی ہے بعد جمع کی طرف اوتر جاتا ہے اور جلد کو چھوڑ دیتا ہے — بلکہ ایسی ادویہ کو اوس گوشت مین استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور اطمینان ایسا ہو کہ اگر خشکی پکڑ لائیگا جلد کے برابر ہو جائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور جراح کامل کو زیادہ وقت اسکی شناخت مین نہین ہوتی — لہذا واجب ہے کہ دوای مدمل کا استعمال قبل ایسے وقت کی کرین کہ زخم مین گوشت نیا پیدا نہوا ہو اور اتنا پیدا نہوا ہو کہ

کہ اندمال زخم کا خود بخود ہو جاوے۔ اس واسطے کہ دواے مدمل کا یہی اثر ہے کہ لحم کے حجم مین زیادتی پیدا کرتی ہے تا اینکہ مندمل ہو جاوے اور قوت طبیعہ مین بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہے۔ بلکہ اس دوا کے استعمال مین یہ شرط ملحوظ رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجاوے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کرکے اپنا فعل خاص کرنے لگے اوسوقت طبیعت اتنا گوشت پیدا کرے جو مقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہونے سے دواے مدمل اپنی انتہای فعل کو پہونچ جاوے تا کہ جلد اور گوشت دونو ساتھ ہی اس کیفیت پر درست ہون کہ دونون برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کردین اور تاہم مقدار مناسب پر ٹہرکر ملجائین اور اگر کوئی جراح اسوقت اور صفت کی رعایت نہ کریگا یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہوجائیگا دواے خام استعمال پہلی تری اور رطوبت کے ساتھ کرنا چاہیے اوسکے بعد خشک دوا جب زمانہ پڑی پڑنیکا قریب آجائے تو بھی مناسب اور اسی وقت اوس دوا کو سلائی وغیرہ کی نوک سے زخم پر پہونچانا چاہیے۔ ادویہ خاتمہ جیسے ریشہ باریک اور زنگار سوختہ صنوبر کا کہ اوسکی قیروطی روغن گل اور روغن آس مین بنائی جاوے اور زرنیخ یابس قیسوم بریان قشور نحاس زفاق کندر مرداسنج قنطوریون صغیر اور عروق لیف بلدی خصوصاً آبنا بلدی بہت عمدہ ہے اسی طرح استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ مین قوت اندمال کی زیادہ ہے اور پھٹکری مازو خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح ہے بقراط نے اس دوا سے کنایۃً رجل عقعق کرکے تعبیر کی ہے جیسا بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور ہمارا یہ خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقعق سے وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہین اور جو کتا ہڈیان کھاتا ہو اوسکی پلیدی اور سوسمار کی پلیدی گر اسمین بہ نسبت کتے کی پلیدی کے قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اوسکا انکسار بشرکت ادویہ قابضہ اور اصل السوس آسمانگونی اور پوست انار یکسان عسل جاوشیر اور توتیا سے کیا جاوے۔ قروح پاک کرنی والی دوا جسکا فعل عجیب ہے بشرطیکہ قروح کا مزاج حار ہو اور ورم بھی اومین پیدا ہو سنبل اوسی دوا کے صندل اور نیلوفر اور صبر ہے خصوصاً اطراف مقعد اور مذاکیر مین اور کبھی ادویہ مین زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہے اگرچہ یہ دونون از قسم ادویہ اکالہ کے ہین اور مقدار گوشت کی کم کردیتے ہین لیکن اگر زخم مین رطوبت شدید ہو اول یہی کرسکتے ہین خصوصاً اگر پھٹکری کو جلا کر استعمال کرین اوسوقت قوت مدملہ قوت اکالہ سے کم ہوتی اور اگر بعد جلانے کے دھو ڈالین پھر تو قوت اندمال کی زیادہ ہوجاتی ہے۔ زنگار اور جو دوائین قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہین اونکا استعمال بدون اصلاح اور تدبیر قوی بغرض اندمال کرنا نہین اور اگر بعد ایسی تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو اونہین جراحات مین جائز ہے جنمین رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق اگر بعد جلانے کے دھو دیا جاوے اندمال کیواسطے بہت عمدہ ہے قلقطار سوختہ اور مرتک اور سفیدہ بھی مفید ہے ان دواؤن کی ساخت کی کیفیت یہ ہے کہ مرداسنگ اور سفیدہ سرکہ مین گھول کر استعمال کیا جاوے اور اقلیمیا کو پیس کر اور عمدہ یہ ہے کہ اقلیمیا کو جلا کر اوسمین داخل کرین اور قلقطار بھی شریک کرلین اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض مین ترکیب کرین کہ جسقدر ہو جاوے اور بیشتر زاج سوختہ بھی وہ بہ زیادہ کرتی ہین اور گلنار اور مازو بھی شریک کرتے ہین اگر جراحت اور قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اوسکا نسخہ یہ ہے پارچہ کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر پہلے اوسے کوٹین اور ایسا باریک کرین کہ مثل غبار اور سرمہ کے ہو جاوے اوسکے بعد نہایت ہی قوی القبض یا روغن آس کو لیکر اوسمین تھوڑا سا شورہ ڈالکر کھولاتین اور کھولانے کے بعد کتان ساییدہ اوسمین ڈالین اور مرہم طیار کرین اور استعمال کرین۔ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم اسود بھی کبھی انبات لحم کرتا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا زیادہ کرنا منظور ہو اوسمین تھوڑی سی کندر اور جاوشیر کہ سب کا وزن برابر اور ادویہ اربعہ مرہم اسود کے ہموزن اضافہ کردین۔

ذرور خفیف سپیدہ اور مرداسنگ ملا ایک حصہ خبث رصاص اور مر اور مازو ہر واحد نصف جزو پیس کر ذرور کرین ذرور دوسرا صدف سوختہ بارہ عدد انار کوچک جو درخت ہی سوکھ کر خود بخود گر پڑین سولہ عدد قلقدیس ہموزن انار کے بارہ سنگھا جلا ہوا قیسور اقلیمیا اثناخ بیخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو بلد رہم دوسرا ذرور قوہ استخوان سوختہ مرداسنگ ہر واحد دو درہم کندر صبر ہر واحد تین درہم انزروت ماميثا ایک ایک درہم ذرور کی صفت ورد اسفیداج رصاص تخم گل شب یمانی ہموزن ہیکل الفضا اصل السوس جاوشیر ہموزن زراوند دو مثقال دقاق کندر ایک مثقال صفت مرہم سے جو مشائخ کے واسطے مفید ہے جو کہ جلا کر روغن گل اور روغن آس اور سپیدہ قلعی مین مخلوط کرکے قیروطی بناتین ادویہ منبت لحم خراج اور قروح کے اوپر کے ابواب مین صفت ادویہ منبت لحم کی مفصلاً بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیے یہان پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ ادویہ منبتہ لحم کا استعمال اوسوقت کرنا مناسب ہی کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ جراحت استخوان واقع ہو یعنے زخم کا مقام انتہا ہڈی ہو اور کوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اس ہڈی کو خوب پاک کرین اوسطرح کی کدورت خواہ کسی طرحکا فساد ہڈی مین سرایت کی ہو اوسکے اور سواے رطوبت خاص کی جو ہڈی مین ہوتی ہے اور کچھ باقی نہ رہے تک یہ کہ اوسکی تخفیف کرچکے ہون خصوصاً اگر یہ ہڈی سر مین ہو تو اسکے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کرین اسواسطے کہ ہڈی ملاست اور اوسکی رطوبت منجملہ اون اسباب کی ہے جو مانع انبات لحم کی ہڈی پر ہوتے ہین اور جب ہڈی کو چھیلین اور خشونت اوسمین پیدا کرین جو مادہ اوسکی طرف ایسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کریگا بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہیگا اور بوجہ چکنے نہونے کے پھسل کر بہ جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض دوائین یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص مین انبات لحم کرتی ہے اور دوسرے بدن مین نہین کرتی ہو اوسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدن مین زیادہ تخفیف پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے انبات لحم نہین کرتی ہے اور یہ بات موافق مزاج دونون بدنکی پیدا ہوتی ہے خواہ اور وجوہ جو بخوبی مذکور ہو چکے مانع اور مقوی ہون دوا کی قوت انبات ظاہر ہونے مین اور کبھی کوئی دوا بعض بدن مین بافراط جلا پیدا کرتی ہے اور کسی بدن مین افراط جلا نہین پیدا کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اوس سے ظاہر نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اس دوا حاجت کسیقدر تخفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک مقدار معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونون تخفیف اور جلا محتاج الیہا کا اندازہ بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہے نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تخفیف اور جلا کے اس دوا کو ہو پھر چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسکی مقدار بہ نسبت بعض امور کی مختلف ہو بالضرور اوسکی تاثیر بھی ایسی چیزون مین یکسان نہوگی جنمین قوت انفعال کی مختلف ہے یعنے یہ دوا بھی اثر مختلف مختلف بدن مین پیدا کریگی سو جو دوا مجفف ایسی ہو کہ اوسکا اجفاف بہ نسبت اوس بدن کی خشکی کے کم ہو جس بدنکا علاج اوسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لحم مین یہ دوا قاصر رہیگی بلکہ ضرور ہے کہ دواے منبت لحم کا یبس زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اوس بدن کے جسکا معالجہ اس دوا سے کرنا منظور ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات لحم نہین کرتی جسکی یبوست درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کا ٹھہر جانا یا انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک اور وسخ کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے اگر دریافت ہو کہ اثر تخفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ اوتنی تخفیف مین انبات لحم کا ہونا دشوار ہے تو اوسوقت کسیقدر ترطیب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو تو دوا

یابس کی زیادتی درکار ہے اور جس زخم میں انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہے اوسی بحال خود اور برقوت خود چھوڑ دینا چاہیے کبھی بعض ابدان کو مناسبت بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی علت بخوبی بیان نہیں ہو سکتی لہذا واجب ہے کہ دواؤں میں چند قسم کی ادویہ ضعیف اور قوی شامل کر کے استعمال کریں مرہم کا بنانا اور جو حاجت مرہم کی استعمال کی ہے اوسکا بیان بخوبی ہو چکا ہے کسی دوا میں فقط ترطیب پر اختصار کرنا جائز نہیں ہے اور نہ فقط تجفیف پر کمی کرنی چاہیے بلکہ دونوں فاعلی کیفیتوں کی رعایت ضرور ہے جس طرح کہ پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں اور نہ ترطیب اور تجفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونوں فاعلی کیفیتوں کی ضرور ہے بلکہ با انہمہ رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہوتا ہے اور قرحہ میں یبوست ہوتی ہے اور کبھی بدن اور قرحہ دونوں میں رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونوں یابس ہیں پہلی صورت میں واجب ہے کہ دوائے ضعیف کا استعمال کریں جیسے دقیق کندر اور آرد باقلا اور آرد جو وغیرہ ـ اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ میں رطوبت ہو اوسوقت احتیاج ایسی دوا کی ہے جسمیں قوت تجفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت اون ادویہ کے جو منبت لحم ہیں یعنے جسقدر تجفیف ادویہ منبتہ کرتی ہیں اوس سے زیادہ قوت تجفیف کی اوس دوا میں ہونی چاہیے جیسے زراوند اور اصل جاوشیر اور زاج سوختہ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورہ بالا کے رہی اوسمیں متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایرسا یعنے بیخ سوسن اور دقیق ترمس کبھی بعض دوا میں ایسے اوصاف ہوتے ہیں کہ اون اوصاف کی حاجت ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تجفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف ان ادویہ میں بافراط ہوتے ہیں اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت تجفیف کی اوس چرک کو خشک کرتی ہیں جو زخم میں پڑتا ہے اور اوس مادہ کو جو سیلان میں ہے مانع ہوتی ہیں اور بوجہ زیادہ جلا کی نوبت اسکی پہنچتی ہے کہ وہ دوا اکال ہو جاتی ہے جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد مستعمل ہو ـ اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت میں اس دوا کی ہو اسکی قوت مفرطہ کو توڑ دیتی ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اوسوقت اسی مجموع مرکب میں خاصیت اندمال کی پیدا ہوتی ہے واجب ہے کہ زنگار جس قدر کہ خواہ مرہم میں شریک کیا جاوے بقدر دسویں حصہ مجموع اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا اوسوقت درکار ہے جب ایسے ابدان کے علاج میں مستعمل ہو جنکی یبوست زیادہ ہے اور بارہواں حصہ کل کا زنگار اوس بدن کے واسطے مفید ہے جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ میں بیان ہو چکا ہے اوسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہے [illegible] کو حاجت ایسے ادویہ کی ہوتی ہے جنمیں حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلا آرد کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا اصل السوس زراوند آفیلسیا چوب جاوشیر اور جسوقت کوئی دوا اپنے فائدہ سے ممتنع ہو جاوے یعنے کسیطرح کا فائدہ اوس سے ظاہر نہو دوسری دوا تجویز کرنی چاہیے اور جب اوس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو جو خاص علاج قروح کا ہے اوسکا استعمال کرنا چاہیے

جراحت سحاج کا بیان ہڈی کے شکستگی کی تدبیر اور جو اعراض اوس سے پیدا ہوتے ہیں اور خوفناک ہوتے اونکی تفصیل اور اصلاح کے واسطے باب استخوان میں مذکور ہیں وہاں دیکھنا چاہیے اور جو قروح ہڈی سے خارج ہوں اونکے التحام کے واسطے فقط وہی چیز کافی ہے جسمیں تھوڑی سی تجفیف ہو فقط دواے اسی کا چھڑکنا کافی ہے اور دواے راسی کی ترکیب صبر اور مر اور کندر اور دم الاخوین سے ہوتی ہے اسیطرح دیگر ادویہ خفیفہ جو پھوڑوں کے علاج میں مذکور ہو چکیں اگر اوس زخم سے خون کا سیلان ہوتا ہو ادویہ مذکورہ درباب نزف الدم سے خون کو بند کردیں ـ غذا ایسے شخص کو دماغ ہریسہ بریان کی استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان اسی کا استعمال ضرور ہے کہ بنا بر مشاہدہ اور تجربہ ایک قوم کے مجمع کا

بھیجا بھنا ہوا مقوی دماغ بھی ہے اور حابس نزف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ اسکی نسبت برائی بھی تجویز کرتے ہین اسیطرح آب انار میخوش کا استعمال غذا مین کرنا چاہیے اور ضماد عصی الراعی کا لگانا چاہیے ایک دوای جید کہ جراحت اور نزف الدم دونون کو مفید ہو یہ ہے کہ خمیر ترش اور خشک کو پیسکر زخم پر چھڑکین اور اوسپر تر نگرین — اور ورم پیدا ہونے کی تدبیر یہ ہے کہ آرد جو جو پسیدہ زوفای تر مین ملاکر استعمال کرین خواہ آرد جو اور فوتنج کے ہمراہ استعمال کرین اسکے رض کو مفید ہے اور باقیماندہ تدبیر باب عظام مین بتفصیل مذکور ہے

دوسرا مقالہ سحج اور رض اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان مین

کتاب اول مین مذکور ہوچکا ہے کہ فسخ اور ہتک کے کیا معنی ہین اور وثی کے معنے یہ ہین کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کسیقدر ہٹ جای لیکن بتمامہ جدا نہو اور اوسکا اوترنا خواہ زایل ہوجانا بخوبی ظاہر نہو ورنہ خلع کا اطلاق اوسپر ہوگا اور وہن بنسبت وثی کے کبھی کمر ہٹنی کو کہتے ہین شاید وہن اوس اذیت کو کہتے ہین کہ رباطات مفصلیہ مین کسیقدر تمدد پیدا ہونے سے ایذا ہو پہنچے اور اگر یہی تمدد گرد مفصل کے جو لحم ہی اوسمین پیدا ہو جو اذیت زوال مفصل مین ہوتی ہے اوتنی ایذا پیدا نہو اوسکا نام وثی ہے بعض اطبا وہن کو اور اوس شی کو جس سے معنے وثی مراد لی ہے باسم واحد موسوم کرتے ہین اور بعض لوگ وثی کو معنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہین جیسے ایک جانب کعب کی ہٹ جای خواہ رسغ یعنے باریکی پیوند دست و پا کے کوئی جانب منفصل ہو اگرچہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو پہلے بیان کرنا ضروری جانتے ہین اور اوسمین کلام کیا چاہتے ہین وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط مین عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف مین عضل کے عارض ہو

فسخ اور ہتک کا بیان

جسوقت کسی عضلہ مین فسخ عارض ہوتا ہے اوسکے اجزا مین جسطرح کا تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اوسکی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کمتر ضرر اوسکے احوال مین یہ ہے کہ خون مجتمع ہوکر متعفن ہوجای اسلیے کہ اکثر امداد اوسکی تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصاً وہ راہین جو صدمہ فاسخ سے تنگ ہوگئی ہین خواہ وہ تنگی بوجہ حدوث ورم کے داخل کیطرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اوسکا تدارک بخوبی نکیا جای فساد اوس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ فسخ اور سقطہ اور صدمہ یعنے کوفت کی چند امور پیدا ہوتے ہین چاہیے کہ اوسکے علاج مین مبادرت کرین ایسا نہو کہ بطرف سرطان کے مایل ہوجای اور ہتک کی علاج مین دوبارہ اتصال اوس لیف کا جو منقطع ہوگئی ہے کرنا اور اوسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے علاج کبھی اس مرض مین سوای فصد کے کوئی اور چارہ نہین ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہین اور اگرچہ بدن کا تنقیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر بھی فصد ضرور کھول دیتے ہین اگر فصد کے بعد فوراً استعمال اشدہ بانبدہ اور مشدہ کا کیا جای پھر وہ خرابی پیدا نہوگی جو محتاج علاج مخوف اور گردانیدہ کے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے اور اگر اس تدبیر مین تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی شگاف اور خلل مین شروع ہوجای اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اوسکے علاج مین اس خون کا اخراج پہلے پر ضرور ہے تاکہ یہ خون نافع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ رہے اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ زلولا سیاہ حارہ کے تحلیل کردیا جای بشرطیکہ مسامات مین تسخیف پیدا ہوجاے یا خود ہی قبل از تدبیر بذا کے سخیف ہون چوٹ کی مقام پر جو پینے مین لگائی جاتی ہین اونکا یہان بھی استعمال کیا جاتا ہے — ایضاً جو دوا یہ خون مردہ کے نشاف ہین اور اوس خون کو فنا کردیتے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو ادہان محللہ اعیا اور ماندگی کے زوال مین بکار آمد ہین وہ بھی مفید ہین بلائی کو

دوا بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر معین ہو اوسکا بھی استعمال ضرور ہے اور اوسپر اقتصار بھی ہو سکتا ہے۔ جو شربت وغیرہ معین تحلیل پر ہین سب جیسے فقد الیہود اور قسط اور فنطوریون غلیظ ہمراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بذریعہ تقطیع کے تحلیل پر معین ہو جو ادویہ مردار خون کو نشف کرتی ہین جیسے آرد جو اور زوفای رطب اور سپیدہ بانخین گوندہ کر اور اس سے زیادہ قوی جیسے فودنج کو بھی ہمراہ آرد جو کے خصوصاً اگر یہ صدمہ سر مین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز مین ارخا اور حرارت لطیف موجود بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تخفیف لطیف بھی اوس سے پیدا ہوگی اس لیے کہ جس چیز مین تحلیل اور تخفیف شدید ہو اوسکی تاثیر بعجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کرکے کثیف کا حبس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تخفیف کے پس مضر ہوگی۔ لہذا وہی سبک دوا اوس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہان تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہو اور اندر کیطرف غائر نہو اور اگر تفرق اتصال قریب جلد کے نہو خواہ چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کیطرف غائر ہو اور ظاہر جلد سے دور ہو اور بدون شرط کے چارہ نہو اور حال مریض کا ایسا ہو جیسا کہ اورام اور قروح ردی مین ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کیسی اوسکی کیفیت نہ ہو اسلیے کہ مضروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد مین تقرح پڑنے کی نوبت پہونچتی ہے اور یہ تفرق اتصال جس سے ہم بحث کر رہے ہین غائص اور غائر ہوتا ہے اسی وجہ سے مطیع ادویہ خفیفہ کا نہین ہوتا ایسے وقت مین استعمال غذا قوی کا ضرور ہے کہ پچھنا یا نشتر لگاتین اور کبھی اس سے بھی زیادہ دشواری اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف متورم ہو جاتا ہے اور خارج ورم نمایان ہو جاتا ہے ایسے وقت مین واجب ہو کہ بہت جلد تدبیر ایسی کرین کہ ورم منقیح ہو جاوے اور ریم پڑ جاوے اور جسقدر مادہ مجتمع ہو چکا ہے اوسکا مدہ بن جاوے تاکہ درد مین بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلل مادہ کا بوجہ تقیح کے ہو جاویگا اسلیے کہ یہ ورم بہرحال کبھی نہ کبھی منفتح ضرور ہوتا پھر اگر بذریعہ علاج اور اختیار طبیب کے منفتح ہو بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ خود بخود بعد امتداد زمانہ کے منفتح ہو کبھی تحلیل ورم کی ادویہ مفتحہ سے بدون تفتیح کے بھی ہو جاتی ہے خصوصاً اگر ان ادویہ مفتحہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور مسامات مین وسعت پیدا ہو بعد اس تدبیر کے ادویہ مسقطہ اور صعوبت مین سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرلی جاتی ہے اور جو بندش اور پٹیان فسخ کیواسطے درکار ہین اونکی نسبت اسطرح بیان کیا ہے کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہوا اوسکی بندش کرلی جاوے کہ رباط النفس موضع فسخ اور رض پر استوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کیطرف دور تک پہونچانا چاہیے اور نیچے کیطرف بہت کم تا مناسب ہے اور زیادہ پیچ اور زیادہ کی یہان کچھ حاجت نہین ہے اور نہ اوسپر زیادہ گرم چیز طلا کرنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ ہر جگہ محتاج اسکا ہو کہ خون مردار کی تحلیل ہو جاوے اور اوپر کیطرف رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہے تاکہ اسکی طرف انصباب کسی رطوبت کا نہو اور جو سرا اوپر کیطرف پٹی کا لیجاتین لازم ہے کہ اوسے ڈھیلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ کپڑا باریک اور پتلا خواہ مضبوط ہو تاکہ بندش سے پھٹ نہ جاوے اور بہت جلد انصال بطول کا اوس پر ہو جایا کرے اور عضو ماؤف کو اوپر کیطرف اونچا کردے تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم مین بھی یہی تدبیر کرتے ہین اور اوس علاج یعنے بندش کا وقت قبل ورم کے ہو اسلیے کہ جب عضو مین ورم پیدا ہوا پھر سوای بندش معتدل کی کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہین کر سکتا ہے چہ جائیکہ ادہی بذریعہ بندش کے دبادین کہ اوسوقت زیادہ ضرر پیدا ہوگا اسیواسطے ایسے وقت مین بذریعہ ضمادات اور گرم پانی پہونچانے کے علاج کرتے ہین۔ جو عدد تابع فسخ کے ہون اونکا علاج بذریعہ آویزان کرنے اسرب کے کرتے ہین اور اسرب کو اوسپر [illegible]

ہین تاکہ غدود مین زیادتی پیدا ہو اور اس تدبیر کو ہندوستان مین زیادہ استعمال کرتے اور چھپاک کے سینہ کو ڈوری سے باندھتی ہین) کبھی یہ غدود سے بڑھ جاتے ہین اور اونمین فسخ پیدا ہو جاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت کا الم اور اونکی ایذا بوجہ فسخ اور رض کے پہونچتی ہے اور اونمین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال عضو ان کے ہوتا ہے خواہ اوس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو اعشا کی جھلی یا عصب یا عروق کو بارہین واقع ہو ایضاً اسمین خطرہ شدت الم کا بھی ہوتا ہے اور جسقدر جثہ آدمی کا بڑا ہو گا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہو گا اسیواسطے اطفال اگرچہ دن بھر مین بارہا گرتے ہین مگر اونہین زیادہ اذیت نہین پہونچتی جیسے کہ جوان اور مسن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہے — اور گرنے اور کوفت اور ضرب پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہین اور اونکے تدارک مین بھی احتیاج اونہین تدبیرات کی ہوتی ہے جو پہلے اوپر بیان کیے ہین کبھی صدمہ اور سقطہ سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہین کہ دل کی کوئی جانب منقطع ہو جاتی ہے خواہ معدہ کی کوئی شق قطع ہو جاتی اور آدمی فی الفور مرجاتا ہے مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہین ملتی ہے کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہے کہ بول و براز بند ہو جاتا ہے خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہو جاتا ہے اور کبھی قے الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر مین ہو عارض ہوتا ہے خواہ جو رگ جگر مین اور طحال مین ہے اوسکی انقطاع سے رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی نفخ شکم اور سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہو جانا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ پہونچے اور کلام کرنا بند ہو جاسے اور اوسکا سر نیچے جھک جاوے اور سانس اوکھڑ جاوے اور پیشانی کی رگین پھول جائین خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی سے جدا ہو جاوے اور چہرہ زرد خواہ سبز ہو جاوے ایسا شخص گویا مردہ بمشکل زندہ ہے اور تھوڑی دیر مین مرا جاتا ہے — لکڑی کی چوٹ جسکے لگی ہو خواہ اور کسی قسم کی ضرب اور صدمہ کھایا ہوا جسے پہونچے اور فوراً قے الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مرجاویگا اسیطرح حال اوس شخص کا ہے جسے قے خون کی ہو اور خون کے ہمراہ غذا بھی برابر ہو خصوصاً اگر ظاہر جسم مین ورم بھی پیدا ہوا ہو پھر اگر کبھی ورم باطن مین بھی پہونچ جاوے اور بیٹھ جاوے اور بعد سکون کے قے ہین اور اوسکے مادہ برابر ہو وہ بھی اوسی جگہ مرجاویگا جہان قے کی ہے بلکہ اوسی جگہ سے مہلت اور کی نہ پاویگا جس شخص کے سوراخ گوش یا خوکان مین چوٹ کا صدمہ پہونچے اور خون کثیر جاری ہو لابد یہ ہے کہ ورم پیدا ہوا اور بعد ورم کے ہلاک ہو جاویگا جس شخص کے سر پر سقطہ کا صدمہ پہونچے اگر اوسکا کلام کرنا بند ہو جاتا ہے اگر تیسرے روز تک اوسکا یہی حال رہا اور کسی طرح کی کمی بیشی نہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اوسکی استفراغ کی تدبیر کرین اور ساتوین روز تک انتظار کرین لیکن کسی قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نکرین جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہوا اور موضع سقطہ سرخ نہو جاوے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو عصبی ہے علاج اگر کسر اور خلع عارض نہوا ہو اور نہ نزف الدم پیدا ہو واجب ہے کہ عضو صدمہ رسیدہ کو فصد کی خواہ جس عضو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہے اوسکی تدبیر بعجلت کرین اور کوئی ایسی چیز اوسپر رکھین جو عضو کو سفید کر دے یا اینہمہ معالج کو ضرور ہے کہ بخوبی شناخت کرلے اور ثبات حواس اور باطمینان خاطر پہلے ادراک اس امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہین ہے جس سے اتلاف اور ضیاع فوری پیدا ہو گا پھر اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہوا اور مقتضائے حال کے نظر سے فصد واجب ہو لازم ہے کہ فصد کھولنے مین جلدی کرے اور لعوقات رقیقہ کا استعمال کرین اوسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استفراغ سہولت کی کرسکے اور مہینہ تک بھی ہو سکے شاید کہ شفا حاصل ہو جاوے بشرطیکہ اوس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کرینگے بشرط امکان کے

بہت جلد ایسی تدابیر کا استعمال کرے یہ جو اوپر ایسی جگہ اونکی حاجت ہوتی ہے وہ ہین کہ شدید ہون اور شدید دوا ضروری
بھی ہون اور تحلیل مادہ کی نرمی اور ارخا سے کرین جیسے کہ فسخ مین درکار ہوتی ہین اور دوای مجمد اور الصاق پیدا کرنیوالی کام
ہین لیکن اوایل مین بھی درکار ہین جو دوائین پینے اور کہانے کی لایق اوس شخص کے ہین جسے فسخ خواہ کوفت یا سقطہ ہوگیا ہے اون
مین عمدہ مومیائی خالص ہمراہ شراب کی اور اوس روغن کے جو بنام رسق کے مشہور ہے نمذا مونگ اور چنے سے بہتر کوئی چیز
نہین کبھی مومیائی کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ پانسے زر یا وندچینی کے ہمراہ ایک مثقال فوہ الصبغ جسے مجیٹھ کہتے ہین
شراب اور گل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اور اسکے بدلا کی جو خاص حتّی ہو اور ارمنی اور سماق اور عفر روت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ
التحام پیدا کرتا ہے شب یمانی بھی بوجہ قبض شدید کے نافع ہے اور نفع اوسکا زیادہ ہے ۔ زرنیخ مین قوت عجیب ہے کہ جسقدر
فوائد درکار ہین سب کو تنہا کافی ہے کہ التحام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آیندہ سب کو مفید
ہوتی ہے بشرطیکہ اوسکا استعمال کیجاوے عصارہ قنطوریون کبیر اور ریوند اور قسط اور مقل جب ہمراہ سکنجبین کے یہ سب اجزا مستعمل
ہون نافع ہوتے ہین ۔ اطلاق طبیعت کیواسطے التماس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہین قرص جید ریوند چینی
تین جزو لک مغسول فوہ چار جزو گل مختوم تین جزو ان سب کی قرص طیار کرین ۔ اور یہ موضع مین سے زہرہ اور
مرہی اور مصطگی اور معنات سے جسوقت ضماد کرین خواہ پلائین اوسکی بھی خاصیت عجیب ہے اور خلع اور کسر اور دثی اور فسخ اور جرح
اور سقطہ اور صدمہ کے معالجہ مین مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التحام بسرعت اور درد مین تسکین حاصل ہوتی ہے
اور اگر بوجہ آفت کسر اور ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہوگئی ہو سخت اور قوی کردیتی ہے اور یہ ضماد وہ سے افنیا
بھی عجیب النفع ہے اور دنی الجسم بہت عمدہ ہے اور صبر اور مقل ارمنی الولائی اور گل مختوم اور مونگ اور سماق اور گج اور
اور چونا بجھا ہوا اور گندم سا بیدہ بھی مفید ہے ملصقات سے ضرورت ہے اور کہادات سے برگ سرو پانی مین پختہ
کرکے اور پھوڑ کر زفت ملاکر اسیطرح برگ اثل پینے جہاڑ اوسکا بھی فائدہ ہے اور اوسمین شب یمانی داخل کرین صفت دوای
مرکب منفعت تین جزو خطمی ابیض عفر زرد ایک ایک جزو زعفران تھوڑی سی سب کو ملاکر ضماد کرین یہ ضماد عجیب النفع
ہے کہ اسکی قوت اندر تک پہونچتی ہے ۔ پھر اگر چوٹ لگنے سے سوای درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف اسکا
ورم عظیم پیدا ہونے کا نہو جسکی اصلاح کیواسطے تنقیہ بدن کا تعجیل ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تفرح کا ہو اور نہ اوس چوٹ کے
مقام پر کوئی عضو مخوف اور تہی شکم ہو اوسوقت واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ارخا کی بذریعہ زیت گرم وغیرہ کے کرین اور اونکے
کے لایق وہ مریض ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ یا ران پر چوٹ لگی ہو کہ یہ تدبیر ایسے شخص کی بہت تسکین دیتی اور بہ تدبیر
غایت مفید ہوتی ہے بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا مین پہونچے بہت سے امور اور اقسام اسکے کتاب
سوم مین ہم اسقدر بیان کرچکے ہین کہ اب یہان کچھ بیان کرنیکی حاجت نہین ہے بلکہ اوسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا
ایسی تجویز کیجاوے جو لطیف اور سریع الہضم ہو جیسے لہلاب و شوربا چوزہ مرغ کا اور خبازی اور مفرحات سے بارتنگ بہتر ہے اور ابتدا مین مسہل
مسہل جنمین کوئی جزو بین بھی داخل ہو جیسے قنفرو عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ الماء الجبن کے استعمال کرین
لعوبات ضمادات مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ اسپغول ایک جزو لیکر کوٹین اور لک اور کہربا ہر واحد نصف جزو اور ربع جزو زعفران

[illegible]

ساتوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموع سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین۔ خواہ اجزای مذکورہ ذیل سے باین ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہربا دس جزو گل سرخ پانچ جزو اقاقیای مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھ جزو اکلیل الملک دس جزو مصطکی چار جزو قشور کندر چار جزو گل ارمنی سات جزو زعفران سات جزو جوز السرو آٹھ جزو ان سب اجزا سے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین مگر یہ قرص بالخصوص بعد تجاوز مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہے **دیگر** تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین جوش دین تاکہ پانی جذب کرکے نرم ہوجای اور بآسانی پس سکے اور اوسمین سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاذن سی بیس جزو گلسرخ ٹھولہ جزو سنبل مصطکی اقاقیای مغسول ہر واحد سے چودہ جزو سب کو آب سرد افشردہ اور آب بارتنگ اور آب کرنبہ جو بھی پسند زیادہ ہو اوسمین گوندہ کر ضماد کرین اور یہ بھی جائز ہے کہ روغن سوسن ملا کر ضماد کرین **بیان حال اوس شخص کا جو کوڑی اور زنبیل سے مارا جائے** جو کوئی شخص کوڑے اور رسن وغیرہ سے مارا جای اوسی پانی کے عوض آب نخود پلانا چاہیے اسطرح کہ چنے بھگو دین اور اوسکا پانی نتھار کر پلاتین اور جو ادویہ مصدوم اور ساقط کو تجویز کی ہای خصوصاً گل ارمنی بہت مفید ہے۔ ایضاً ریوند چینی زنجبیل آس مجموع ڈیڑہ درہم ہمراہ آب گرم کے پلاتین چوٹ کی مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہے کہ پوست گوسپند کہ بعد ذبح کے فوراً اودھیڑی ہو اور ہنوز اوسکی گرمی اور رطوبت کم نہوئی ہو وسی زخم پر لگاتین تاکہ چسپیدہ ہوجای اور اوس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایک ہی دن مین اچھا کردیتی ہے اور دوسرے روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہوجاتی ہے اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصاً اگر اوس پوست کے نیچے تھوڑا سا نمک پیسکر اور بہت باریک کرکے چھڑک لین کبھی وہ مٹی جو بھٹی اور چولہے سے زرد ہوکر چھوڑائی جاتی ہے اور اوسمین بھی کسیقدر شوریت ہوتی ہے اس کھال پر چھڑکتے ہین نسخہ مرداسنج اور سفیدہ ہموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین یا قیروطی بذریعہ روغن گل اور موم کے بناتین ایضاً کتیرا اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال ان ادویہ کی کچھ نشان باقی رہجای زرنیخ کے لگانے سے اوسکا بطلان اور زوال ہوسکتا ہے کہ ہرتال کو ہمراہ حجر فلفل کے استعمال کرین بعض لوگ اس مقام پر خون مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اوسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہے **وثی کا بیان** بہتر علاج وثی کا جو مفاصل مین واقع ہو یہ ہے کہ آلیا اور مر کو اوس پر بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہوجای ہم نے ہڈیون کے ٹوٹنے کے بیان مین ادویہ چند ایسی کہی ہین کہ وہ سبکے سب وثی کی علاج مین بکار آمد ہین ناظر کتاب خود وہان ملاحظہ کرے اگر اس مقام پر درد باقی رہجای بعد درستی وثی کے اوسکی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نکرنی چاہیے **موزے وغیرہ کی رگڑ لگنے کا بیان** سحج کے معنی خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین انقشار اور چھل جانا کسی درشت شے کے چھونے سے اگر عارض ہو اوسکو اصطلاح مین سحج کہتے ہین کبھی سحج کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون ورم کے بھی سحج عارض ہوتا ہے کبھی تمام جلد مین سحج پیدا ہوتا ہے اور رگڑ سے چھل جاتی ہے اور چھلکر منقطع ہوتی ہے خواہ لٹک جاتی ہے اور اوسکے الصاق اور ملانے کی حاجت پڑتی ہے اوسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا لازم ہے جو باب جراحات مین مذکور ہوچکی ہین اور تا امکان واجب ہے کہ جلد کو قطع نکرین بلکہ جلد پھیلاتے رہین گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہوکہ آخر مین الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر سے الصاق پیدا نہو تو بذریعہ مراہم کے ملائی جاوے گی یعنے جو مراہم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہین۔ کھلی ہوئی جلد مین اگر سحج کھلا ہوا واقع ہوا ہو تو الصاق دوا کا بدون بندش کے درکار ہے ہان اگر بدون بندش کے ممکن نہو اوسکی تخفیف

بذریعہ ادویہ مجبوبیت ہوا کے گرمی چاہیے اور بہتر یہی ہے کہ ہوا کی اعانت سے دوا مخففین کا اثر اوپر پہونچے یعنے کھلی ہوئی رہے خفیف سحج جیسے موزہ وغیرہ خواہ کفش پا کی وجہ سے جس سحج پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہے کہ پرانے کفش پا کسی حیوان کا خصوصاً بچہ بز کا جلا کر اوسپر لگادین وہی اچھا کریگا اور اگر ورم پیدا ہوا ہو پرانی چمڑی کو جلا کر خواہ روغن گل اور مرہم شمع کا استعمال کرین اور گیہون سوختہ عجیب النفع ہے اور قابل اعتماد ہے سونہ کی رنگت کے واسطے منجملہ ادویہ خاتمہ اور ملحمہ وغیرہ کے کل دوائین ہین جنہین کچھ بھی سا قبض ہو جیسے اقاقیا اور مازو خصوصاً مازو سوختہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سحج مین کرین شاید یہی کافی ہوگا خواہ سحج منشیہ یعنے جو رگڑ کے باعث سحج کے عارض ہوئی ہو اوسمین بھی ہو اور کافی مفید ہے اور اکثر اوقات مین فقط مرہم اسفیداج کا استعمال کافی ہوتا ہے ایک قوی دوا یہ ہے کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس روغن بید انجیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب مین محلول کرین اور ان دونون سے مرہم طیار کرین اور کبھی تنہا مرداسنگ شراب اور سماق سے کہ ... خفیف ہوتا ہی او سحج از قسم خفیف کر مرہم کو منع کرتا ہے منجملہ مطلوبات کے خصوصاً اگر شقاق بوجہ سحج کے پیدا ہوا ہو یہی کہ آب عدس کر اوسپر طبیخ کشن یعنے اور آب ورد یا مرہم استعمال کرین او تغمید ... خشک کی کرین لیکن تمام جلد اوڑ گئی ہو اوسوقت منع ورم کی تدبیر ایسی دوا کی حاجت ہوگی جسمین تغذیہ ... اور ختم قوت ہو اور اوسکا علاج بھی صعوبت سے خالی نہین ہے

بیان وخز اور خرق اور کانٹے کا گڑنا خواہ پیکان رہجانے کی

کریچ چبھنا وخز یعنے نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خرق مطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونون قریب ہین اسلیے کہ دونون صورتون مین ایک جسم تیز اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اوسی وجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہے فرق اتنا ہی کہ کوئی شے باریک چبھیگی اوسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی تیز موٹی چبھتی ہے اوسوقت شگاف موٹا پیدا ہوتا ہے پس وخز باصطلاح اطبا وہی صدمہ ہے جو باریک شگاف پیدا ہوا اور چھوٹا ہوا اور خرق بڑا ہو مجروح ہو سبب جو عظیم ہوا اور جسکا جسم بڑا ہوا اور شاید وخز باوجود تنگی اور چھوٹے ہونے چبھنے والی شے کی مقدار طول مین چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے یعنے چھوٹا اسقدر ہو کہ شاید جلد بڑہ کر گوشت تک نہ پہونچے اور ایسا وخز کم رکھتا ہو اگر اوسکے درپے نہ ہون اور چھوڑ دین تو بڑا ... اگر اوسی حال خود چھوڑ دین گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد مین واقع ہوا ہان اگر وہ گوشت شدید الرداءت ہوگا تو البتہ ورم اوس مقام پر پیدا ہوتا ہی اور ضربان بھی عارض ہوتا ہی خصوصاً اگر نیزہ اور وخز شدید ہون اور بطون چبھنے کے ایسی واقع ہو کہ اوسکا وصول گوشت تک ہوا ہو تو ایسی صورت مین بڑا علاج از روی فائدہ کے یہ ہے کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی کیجائے اور تدبیر جراحت کی چندان حاجت نہین ہوتی خرق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہی اور جراحت کی تدبیر کے ہمراہ تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرور ہوتی ہے اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور جسقدر کافی تدبیر ہے سب کا ذکر باب جراحات مین تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جسکا ذکر ضرور ہے تدبیر ... از خرق ہے یعنے وہ کیا بات ہے کہ بدن مین جو چیز چبھ کر پھنس رہی ہے کانٹا ہو خواہ نوک کسی چاقو یا سوئی وغیرہ کے اوسکا پہلا انخراج ضروری ہے اسکو کا نکالنا کبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہون جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لین جیسے انتزاع نصل کا یعنے تیر وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کلبتین کے ہوتا ہی جسکے سرے پر دو کانٹے سے ہوتے ہین تاکہ اچھی طرح آ لگجائے اور قاعدہ عام یہ جس آلہ سے نوک وغیرہ کو نکالتے ہین اوسکی نوک ٹوٹ کر رہجائے اگر خوف ہو اور جس چیز کا نکالنا مرکوز خاطر ہے زبان تک راہ اسکا

اگر کہ پہونچنے کی وسیع ہو کہ اسکے بخوبی ٹھہرنے اور گرفت کرنے کی جگہ ہو اور چاہیے کہ نکالنے کے طریقوں سے سہل ترین کو اختیار کرین اور اگر دونون طرف سے نافذ ہوئی ہے اوس جانب کی توسیع کرنی چاہیے جدہر سے اوسکا نکلنا اولی ہے اور بقدر حاجت اوسکو پھیلانا چاہیے اس آلہ کا خواہ موچنے کا ٹوٹ کر رہ جانا اوسکا حیلہ یہ ہے کہ دفعۃً اسکو حرکت قوی نہ دینی چاہیے بلکہ پھانس اور نوک وغیرہ کو پکڑکے جسقدر اوس نوک کا چبھنا اندر کی طرف ثابت ہو اوسی قدر ہلانے کی تدبیر کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش مین آکر سیدھی نکل آئے۔ اور اگر یہ تدبیر بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چند روز تک اوسے نہ چھیڑین تاکہ خود اپنے مقام مین جنبش پیدا کرے اور بعد ازان نکل آئے اس صناعت کے بعض علمانے اس بارہ مین جو کچھ کہا ہے۔ ہم اوسی بعینہ بیان کرتے ہین وہ یہ ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہے کہ پہلے اقسام سہام کو دریافت کرین اسلیے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہے اور بعض کی ساخت نے اور بانس وغیرہ سے ہوتی ہے اور گانسی تیر کی خواہ نیزہ کی انی لوہے اور تانبے اور قلعی اور شاخ کی خواہ اور ہڈیون کی خواہ کسی قسم کے پتھر کی خواہ لکڑی اور نے وغیرہ کی ہوتی ہے بعض کی انی خواہ گانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہل کی ہوتی ہے اور کسی مین ایک ہی انی خواہ دو یا تین ہوتی ہین اور کسی مین ایک ہی انی نوکدار ہوتی ہے اور کسی کی انی مین نوک نہین ہوتی اور نہ گانسی مین نوک ہوتی جیسے تعلیم تیر اندازی خواہ تعلیم نیزہ بازی مین خراہ باناک سکھا کی ——— کہ اوسکی نوک پیچھے کیطرف مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہے کہ اگر بعد ورود انکے جسم مین اوسے کھینچین چربی تک نکل آئے اور بعض کی نوک آگے کیطرف مائل ہوتی ہے تاکہ بخوبی اندفاع اوسکا ہوسکے اور بعض کی انی مشابہ لولب کے ہوتی ہے جب اوسے باہر کیطرف کھینچین انسباط پیدا ہوگا اور تیر کا نکلنا دشوار ہوگا بعض کی انی بہت بڑی ہوتی ہے اور اوسکا کنارہ بقدر تین انگل کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہین اور بعض کی بقدر ایک انگل کے ہوتی ہے اور اوسکا نام زنابہ ہے یعنے دنبالہ دار ہے اور بعض کی انی خواہ گانسی اکہری ہوتی ہے اور کسی انی پر چند نوکین باریک باریک بنائی جاتی ہین کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزہ کی ڈانڈ نکال لین یہ گچھا لوہے کا اندر جسم کے رہجاتا ہے جیسے کوئین مین گری ہوئی برتن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بناتے ہین اوس شکل کی یہ گانسی وغیرہ بھی ہوتی ہے بعض تیر کی گانسی خواہ نیزہ کی انہین سری خواہ ڈانڈ پیوست کیجاتی ہے اور بعض کی انی خواہ گانسی سری اور ڈانڈ مین پیوست ہوتی ہے بعض کی ساخت مین استواری اور مضبوطی کیجاتی ہے اور بعض کی انی وغیرہ مین استواری نہین ہوتی اوس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جب بدن مین گرجائے اور باہر کھینچین سری اور ڈانڈ نکل آئے اور انی وغیرہ پیوست رہجائے بعض انی اور گانسی کو زہر مین بجھاتے ہین اور بعض مسموم نہین ہوتی الغرض جب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسدرجہ تفاوت پر ہوا مجملاً اوسکو نکالنے کے دو طریقہ مقرر ہین ایک بذریعہ جذب اور کشش کے دوسرا بذریعہ دفع کے اسلیے کہ اگر تیر وغیرہ خارج مین جسکا کھینچ اوسکا نکالنا بذریعہ جذب کے ہوتا ہے اسیطرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہے جب تیر عمق جسم مین دراے اور جس مواضع مین تیر کی پیکان ہے اگر نکالی جاے نزیف الدم مہلک جانسوز ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا۔ دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اوسوقت نکالتے ہین جب گوشت مین پیوست ہوا اور جن اجسام مین اسکی گرانی پیدا ہوئی مقدار مین کم ہون اور اوس جگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصب اور شریان وغیرہ کے نہو پھر اگر ہڈی مجروح ہوئی ہو اوسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور سہم ظاہر مین نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اوسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہے۔ کہ اگر زخمی کو اوس شکل پر باقی رہنا دشوار نہو جس شکل پر زخمی ہوا تھا ابتدا اوسی صورت پر صبر کرسکے جسوقت انی خواہ گانسی وغیرہ نکلنے کی یعنے بروقت نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کی ہاتھ

بانون سے ٹوٹنا اور تڑپنا وغیرہ اوس سے صادر نہو پس مناسب ہے کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کرین اگر جب کہ مجروح کا دشوار معلوم ہو چاہیے کہ اوسکو چت کرین اور جہان تک ممکن ہو اوسکی شکل ایسی درست رکھین کہ نکالنے مین حرج اور دقت نہو بعد اوسکے کاٹنے نکالنے کی ترکیب خواہ دبانے اور توڑنے کی تدبیر کرین اور اگر گوشت مین پیوست ہوگئی ہو چاہیے کہ ہاتھون سے خواہ لکڑی سے جذب کرین بشرطیکہ وہ لکڑی یعنی تیری خواہ دانتہ الاث ہوگئی ہو خصوصاً اگر دانتہ اور سری ان کی نہو پھر اگر لکڑی کر پڑے چاہیے کہ بذریعہ سوچنے یا سنسی خواہ کسی اور آلہ کے جس سے انی اور گانسی نکالتے ہین نکال لین اور بعض مقامات پر گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دو بار زیادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ چاک کرنے سے نکلنا ممکن نہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح کو اگر نکل گیا ہو اور جلد سے پیوست ہوا ہو اوس طرف سے نکلنا ممکن نہو واجب ہے کہ وہ مقامات چاک کرین جدہر کو توڑ کر نکلا ہے اور اسی طرف سے نکالین بذریعہ جذب کے خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان رہ گئی ہو اور اگر لکڑی الگ ہوگئی ہو پس لکڑی کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالین اور مناسب یہ ہے کہ اوسکے دفع کرنے مین کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کرین اگر پیکان دوسرا ہوا اور ٹٹولنے سے اسکا پتہ لگ جاتا ہے ایسی پیکان کو اوس آلہ کے اندر مین داخل کرین جس سے کہ نام کو نہ ہے اسلیے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اوسے دیکھین کہ اوسمین چند مواضع محفور ہین یعنی گڑھے گڑھے پڑ گئے ہین اونمین اس سے زیادہ عار اور لکین ادہین باریک باریک ہون جو نظر نہ آتی ہون اوسوقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیے اور خوب تلاش کرکے اوسے نکالنا چاہیے۔ اگر ان نوکون مین سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ ٹکڑا نظر آئے اوسے بھی نکالنا چاہیے اونہین جاہون اور [illegible] سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین۔ پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہون اور نکلنا اوسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ بڑھائین بشرطیکہ قریب اوسکے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو تاکہ جب خوب منہ کھل جائے آسانی ہم اوسے نکال لین بعض آدمی اس چاک کو ایک تل مین داخل کردیتے ہین تاکہ گوشت اسکے ہمراہ نکل نہ آئے۔ پھر اگر زخم مین سکون اور تورم نہو گیا ہو اور ورم گرم نہ ہو ٹانکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگادے اور اگر جراحت مین ورم گرم عارض ہوا ہو مناسب ہے کہ اوسکا علاج نطول اور ضمادات سے کرین زہر مین بجھائے ہوئے تیر کی تدبیر اولی یہ ہے کہ جہانتک گوشت مین اثر زہر کا پہونچا ہے اور جدہر سے تیر گذر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالین اور کاٹ ڈالین اور شناخت اوسکی یہ ہے کہ گوشت سیاہ کا رنگ اچھے گوشت کی رنگت سے متغیر ہوتا ہے اور تیرہ گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا کسی ہڈی تک پہونچ گیا ہو اوسکو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال لین گے اور اگر اوس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اوسی تراش لین اور شق کرکے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالین اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر مسدود سا ہوتا ہے اور جنبش نہین کرتا ہے اور جب ہم اوسے ہلاتے ہین کسیطرف کو نہین جھکتا ہے لہذا ہم پر واجب ہے کہ پہلے ہم اوتنی ہڈی کو [illegible] گرادین جہانتک تیر وغیرہ پیوست ہوگیا ہے بعد اوسکے گرداگرد اوسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کرین کہ تیر کا نکلنا دشوار نرہے اور یہ ترکیب اوسی ہڈی مین کرنی پڑتی ہے جو ہڈی ثخین اور کندہ ہے۔ اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس مین دراسے جیسے دماغ خواہ قلب خواہ ریہ یا امعا اور رحم یا جگر مین پیوست ہوا ہو اور علامات موت کی نمودار ہون لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کرین اسلیے کہ ایسے وقت جذب پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب زائد پیدا ہوتا ہے اور ناکام محل ملامت جہان کی ہون اور با اینہمہ کچھ نفع نہین پہنچتا مریض کو کبھی جذب پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہین ہوتا اور اگر علامات ردی ظاہر نہون ایسی تدبیر اختیار کرین جسکے کہ عصب اور مجوف کا ہم کو

از قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف ہے اوس سے الگ ہو اور پہلے ہم اوسکا ذکر گذشتہ سطور مین کر چکے ہین اور جو امور مہلک اور یا [illegible] عارض ہوتے ہین اون سبکا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہین اوسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہین اور اگرچہ زخم اعضاے رئیسہ [illegible] مین اکثر لوگ ایسے زخم کھا کر اچھے بھی ہو جاتے ہین اور جانبر ہوتے ہین اگرچہ سب سلامت نہین ہوتی ہے اور نہایت تعجب ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہے اور کسیقدر صفاق اور پردہ بھی باہر نکل آتا ہے جو شکم پر اور [illegible] پر زخم ہو واقع ہو اور اوسکی وجہ سے موت واقع نہین ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا مین بعینہ چھوڑ دین فقط اوسکی باقی رہنے سے کبھی پر موت بہرحال طاری ہوتی ہے اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہین عوام اور جہال بیرحمی سے منسوب کرتے ہین اور اگر اسکا خیال نکرین اور پیکان کو جس طرح ہو سکے نکال لین اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہے ادویہ جاذبہ واجب ہے کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا ہے وہان جگہ پر اشق [illegible] کہ وہ جاذب قوی ہے خواہ سرکنڈے کی جڑ پیسکر ضماد کرین اور کبھی روئی اور شہد مین گوندہ کر استعمال کرین۔ ایضاً برگ خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ آرد جو اور بزر البنج خصوصاً ہمراہ قلقدیس کے اور اسیطرح [illegible] کا پھل سلم اور اسیطرح جڑ ہی کے جمیع اصناف اور زراوند اور بصل النرجس ادویہ حیوانیہ بہت سی ہین مثلاً سیڑک کہ اوسکی کھال اوتار لی ہو ہڈی اسمین جمع ہو [illegible] پیکان کے لیے عجیب النفع ہے اسیطرح دالہ کے اوکھڑنے مین نہایت سود مند ہے اسیطرح سرطان کو پیسکر استعمال کرین اور دونون قسم کے ارنب اور جمیع حیوانات کی انفحہ بعض کی رای یہ ہے عضایہ جو ایک جانور مشہور ہے اوسکا [illegible] کبھی چبھی ہوئی چیز کی جذب مین بہت موثر ہے ادویہ مرکبہ مین عصابہ کا سر اور زراوند طویل اور سرکنڈہ کی جڑ اور بصل نرجس آپس مین ترکیب دیکر استعمال کرین اور خاص فاسد ہڈیون کے نکالنے والی دوا قروح [illegible] کے بیچ سے جسقدر ہین اونکا ذکر ہڈیون کے بیان مین آتا ہے **قانون علاج آگ کے جلنے کا** آگ کے جلنے کے علاج مین دو غرضین متعلق ہوتی ہین اول تو یہ کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پاے دوسرے جسقدر جل گیا ہے اوسکی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے کے مانع وہ دوا ہے جو تبرید کرے اور لذع پیدا نکرے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے ہوتا ہے جنمین جلا بھی کسیقدر ہو اور اوسکے ہمراہ تجفیف بھی لیکن زیادہ تجفیف کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اوس دوا مین لذع کسیقدر ہونی چاہیے اور باینہمہ حرارت اور برودت مین معتدل ہونا ضرور ہے اور جب احتیاج دونون قسم کے علاج کی ہو پہلے چھالا بھی نہ پڑنے پاے اور جلنے کا بھی علاج ہو جاے پہلے مبردات سے تدبیر کرین بعد ازان اگر دوسرے قسم کی دوا کی حاجت باقی رہے اوسے بھی استعمال کرین ورنہ کچھ حاجت نہین۔ لیکن اگر جلا ہوا مقام پختہ ہو جاے اور چھالا پڑ جاے اوسوقت دوسرے قسم کے علاج کا استعمال واجب ہے اور اوسکے واسطے ادویہ یہ ہین کہ اسپغول لیا اور جو مٹی کہ اوسکا حجم سبک ہو جیسے چولہ کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی یعنی روشنائی جو ہندوستان مین طیار ہوتی ہے اور اسی قبیل کی ادویہ کا استعمال کرین اور کندر خواہ علک البطم وغیرہ اس غرض کے واسطے صلاحیت نہین رکھتے اسلیے کہ بعض ان ادویہ مین سے نہایت گرم ہین اور قوت لذع سے خالی نہین ہین اور بعض مین رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہے ادویہ [illegible] حسب غرض اول سے ہے صندل اور فوفل اور خشت سپید جدید خواہ ٹھیکری کو پیسکر آب برگ عنب الثعلب اور گلاب مین مخلوط کرکے ضماد کرین یا زردی بیضہ اور روغن گل سے مرہم طیار کرین ایضاً کاسنی اور آرد جو مغسول اور زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوق ہمراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب اوسکے بعد چونے کو خوب دھو کر سپیدہ اور

افیون اور سپیدی انڈے کی اور کسیقدر دودھ بھی شریک کریں ایضاً برگ خبازی ایک مٹھہ پانی میں اوبالیں اوسکے بعد وہ چیزیں
اور [illegible] از قسم درد تہ نشین ہو دین اونسے پاک کریں اسکے بعد مرداسنگ بریدہ اور سپیدہ قلعی ایک [illegible] جزء اور روغن گل [illegible]
جزء آب برگ ملو اور آب برگ کشنیز ایک جزء داخل کرکے استعمال کریں اور یہ [illegible] موافق غرض دوسرے [illegible]
اس غرض کے واسطے مرہم نورہ کا ہے اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ چونہ کو ایک سات مرتبہ دھوئیں تاکہ اوسکی تیزی اور حدت
دور ہو جاوے اوسکے بعد روغن گل اور زیت میں کھپائیں اور تھوڑا سا موم بھی ملادیں اگر اوسکی حاجت ہو اور کبھی ملائیں [illegible] ان اشیا
پر اضافہ کرتے ہیں اور سپیدی بیضہ اور تھوڑا سا [illegible] شراب بھی داخل کرتے ہیں دوسرا [illegible] مرہم نورہ کا جو [illegible] بدستور
مذکور [illegible] ہوا [illegible] اور آب برگ چقندر اور آب برگ کرنب اور روغن گل اور موم ملا کر طلا کریں اس مقام کے مناسب [illegible] چھالا
[illegible] اور [illegible] کا خوف نہو ایک دوا یہ بھی ہے کہ جھاؤ کی پتی اور [illegible] ملا کر [illegible] لوگ [illegible]
[illegible] کا دس درہم مرداسنگ تین درہم [illegible] چار درہم [illegible] چار درہم [illegible] آب [illegible] چند بار پانچ
درہم [illegible] پانچ درہم طین قبرسی اور [illegible] اور ارمنی اور سپیدہ قلعی ایک سات درہم [illegible] العراقی کوفتہ دس درہم [illegible]
[illegible] چھ درہم [illegible] سات درہم [illegible] لبلاب خواہ برگ لبلاب دس درہم [illegible] برگ خطمی اور خبازی [illegible]
دس درہم سوسن آزاد اور [illegible] اور [illegible] زعفران کا پانچ درہم کافور چار درہم روغن گل اور [illegible]
حاجت ملا کر مرہم بنا لیا کریں ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہے اور قلیل الحرارت ہے اوسکا استعمال کرنا چاہیئے یہ ہے کہ برادہ [illegible]
اور برادہ آہن کو طین [illegible] خواہ طین [illegible] کے ساتھ کسی شئے خواہ [illegible] میں [illegible] اور [illegible]
تخفیف کی حاجت ہو [illegible] خواہ روغن گل ملا کر طلا کریں [illegible] قبل یہ دوا ہے [illegible]
لیپ کیا کریں [illegible] روغن گل ملا کر طلا کریں عجیب النفع ہے جن مقامات میں [illegible] جل جانے سے [illegible]
اور [illegible] خواہ [illegible] اور [illegible] بہت نافع ہوتا ہے اگر اسکا [illegible]
جھاؤ کی پتی خواہ خرنوب نبطی کی پتی طلا کر استعمال کریں اور [illegible] اور یہ [illegible] قروح خبیثہ کا استعمال کرنا
واجب ہے پانی سے جل جانا کبھی کھولتے ہوئے پانی کے [illegible] خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہے
اور وہی اثر پیدا کرتا ہے جو آگ سے پیدا ہوتا ہے [illegible] مناسب یہ ہے کہ اسکے علاج میں عجلت کریں قبل ازانکہ [illegible] آبلہ پڑجا
اور صندل اور گلاب اور کافور کو طلا کریں اور دوا کو خشک نہونے دیں بلکہ ہر لحظہ دوا پر ایک کپڑا آب سرد [illegible] برف
میں بھیگے ہوئے کو پھیرتے رہیں [illegible] آبلہ پڑنے سے [illegible] بعض اطبا [illegible] اس مقام پر آب [illegible]
خواہ آب [illegible] کو تجویز کرتے ہیں اور بہتر ہے کہ ان دونوں پانی میں سے کسی ایک کو آرد جو میں [illegible] استعمال کریں اور [illegible]
بھی مفید ہے اور جو دوا [illegible] بنائی جاتی ہے اور [illegible] عجیب النفع ہے اور ایسے [illegible] جلنے سے [illegible]
پڑجاتے ہیں اونکا علاج [illegible] خواہ [illegible] اور یہ سب [illegible] بہتر دوا ہے اور [illegible]
جلنے کی اوپر کے باب میں بیان ہوگئے ہیں وہ سب بکار آمد ہیں نزف الدم اور حبس دم کا بیان فن کلیات میں بیان
ہوچکا ہے کہ خون کا نکلنا عروق سے ہوتا ہے خواہ کسی رگ کا منہ کھل جانے کے سبب [illegible] اوس رگ کے خواہ اوس [illegible]

امتلا ہی خون زیادہ حاجتین سے ہو جاے خواہ کوئی حرکت قوی سختے کہ کھینچنا اور چلانا اور کودنا پھاندنا کہ اس سے بھی رگ کا مونہہ کھل جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی متصل ہو جو بحرارت اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سے پھٹ جاے اور وہ سبب بادی قاطع ہو یا قسانع خواہ کسی طرح کی سڑاہن اندرانی خواہ بیرونی اعضا مین پہونچے یا کوئی حرکت شدید ہمراہ امتلا کے حادث ہو یا رگ سے خون بطور ترشیح کے ٹپکے بوجہ اسکے جرم اوس رگ کا ڈھیلا ہو جاے اور صفاق جو اوس رگ پر ہے اوسمین تہلہل پیدا ہو نہایت اولی اور اقدم واسطے سیلان خون کی تیز راہ ملنے کی ان رگون مین سے شریان ہے کہ اوس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اوسکا جرم متحرک ہے اور جو کچھ شریان مین ہے کبھی سمٹتا ہے اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان مین شریان کی تنگی واقع ہو بعد تفرق اتصال کے اور خلا پیدا ہو انجام کار ایک ورم ایک طرف ہوتا ہی جسکا نام ام الدم ہے اور شریان اگرچہ اوس قسم مین سے ہے جو ملتحم ہوتی ہے لیکن بہت دشواری سے اوسکا التحام ہوتا ہی اور اکثر یہ ہے کہ شریان ملتحم نہین ہوتی ہی اور جو چیز گرد شریان کی ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہی اور جبکہ گرد کی چیز مین بوجہ التحام کے تنگی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے شریان مین تنگی پیدا ہو کے جریان خون کو مانع ہوتی ہے اور زیادہ اور بقوت سیلان خون کا نہین ہونے پاتا ہی بلکہ بطور ترشح کے خواہ نہایت پتلی دھار جسقدر رسائی باقی رہجاتی ہے اور ملتحم نہین ہوتی ہے اوسیقدر راہ سے آہستہ آہستہ خون نکلتا ہی جب اسکی تدبیر بہتر ہی بذریعہ عصر اور دبانے کی کرین پھر خون کا سیلان رک جاتا ہے اور جہان کا نشان ٹھہر جاتا ہے جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہی اور بیشتر وہ رگ تنہا نہ بہ جلد ٹھہر جاتی ہے اور بذریعہ نبض کے اوسکی جنبش سے معلوم ہوتا ہی اور اکثر یہ ہے کہ شریان کو اندر کیطرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہے اور جلد بدستور مسلم رہتی ہے اوسوقت جلد کے نیچے ایک ورم پیدا ہوتا ہے اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور ریح کے ہوتا ہی اور اوس ورم کا سکون بوجہ عصر اور دبانے کے ہوتا ہے اور یہ کیفیت اکثر عنق اور ارنبہ یعنے کش ران مین عارض ہوتی ہی اور بالبض مین کبھی خود بخود یہی کیفیت ہوتی ہے اور اکثر اسکا عروض بسبب کسی امر خارج کے ہوتا ہے اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہے اکثر اطبا نے گمان کیا ہے کہ ہر ایک فتق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتحم نہین ہوتا ہے بلکہ جو عضو شریان کے گرد ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور ورم مشہور بہ الورسما پیدا ہو جاتا ہے اور خود شریان بعد شق ہونے کے کبھی نہین جوڑتی ہے حالانکہ ایسا واقع مین نہین ہے کہ شریان کبھی ملتحم نہو بلکہ جوڑ سکتی ہے۔ جو لوگ شریان کے جوڑنے سے مانع ہین اونکی دلیل قیاسی بھی ہے اور تجربہ سے استدلال کرتے ہین قیاسی دلیل یہ ہے کہ شریان کا ایک طبقہ منجملہ دو طبقون کے غضروفی ہے اور غضروف کا التحام نہین ہوتا ہے پس بحکم ضرب دوم شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہین ہو سکتی اور تجربہ کا بیان اس طرح پر کرتے ہین کہ ہمنے کبھی کسی شریان کو جوڑتے نہین دیکھا جالینوس نے ان لوگونکا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونون طرح سے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر جالینوس نے کیا ہے خیالی ہے یعنے اوسکا صغری از قسم مظنونات خواہ مقبولات کے ہے صورت اوس قیاس کی یہ ہے کہ شریان بین بین ہے گوشت اور ہڈی کے اور گوشت ملتحم ہوتا ہے اور ہڈی مطلق نہین جوڑتی ہے پس چاہیے کہ شریان جوڑنے اور نہ جوڑنے مین بین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہے کہ بہت دشواری سے ملتحم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ نقل کیا ہے کہ اکثر لوگونکا علاج کیا کہ اونکی شریان کا التحام ہو گیا اور شاید یہ بحث ایسی ہے کہ ہم اسکے بیان سے فارغ ہو چکے اور اوپر کے ابواب مین اسکو ذکر کر چکے ہین لیکن پھر ہم کہتے ہین کہ اعضا کا حال بروقت انبعاث خون کے مختلف ہوتا ہے کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہے اور جب وہ عضو شگافتہ ہو جاے خون بکثرت جاری ہے جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسے

ہین کہ اونسے کم نکلتا ہے اور ان دونون قسمون مین بعض سے خون نکلنا پرخطر ہے اور بعض عضو سے ایسا پرخطر نہین
ہے جیسے پھیپھڑے سے خون کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہے خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برامد ہوتا ہے پھیپھڑے کا
خون نکلنا پرخطر ہے اور ناک کیسیقدر خون برامد ایسا ہو خطرناک نہین ہے اور جیسے برامد ہونا خون کا مثانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت
ہی قلیل برامد ہوتا ہے بلکہ بیشتر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام بدکیطرف پہونچتا ہے رگون سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتین
ہین کسی شریان سے خون برامد ہونے کی صعوبت زیادہ ہوتی ہے اور خطرہ بھی زیادہ ہے جیسے ہاتھ اور پاؤن کے بڑے بڑے
شرائین کہ انسے اگر خون جاری ہو اکثر نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور بند نہین ہوتا ہے اور بعض شرائین کا خون ایسا پرخطر نہین ہوتا
جیسے شریان قحف یعنی جو استخوان سر کے پاس ہے کہ اوسکے خون کا بند کرنا سہل ہے اور فقط باندہ دینا اوسکا کافی ہے اور اکثر چھوٹے
چھوٹے شرائین سے خون جاری ہوتا ہے اور خود بخود بند ہو جاتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق
بیان کرتے ہین کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا ارغوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہے اور مائل بہ سواد مثل خون وریدکے
نہین ہوتا ہے اور نہ اقتم ہوتا ہے ــ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصاً استفراغ دموی [illegible]
اور استفراغ حد افراط کو پہونچ جای اور نوبت تشنج کی پہونچے نہایت ردی ہے اسیطرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہوتا ہے
اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو باعث جلد موت واقع ہوگی اور ہذیان اور اختلاط عقل بعد استفراغ خون
کے مہلک اور ردی ہے اور اگر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہوا اکثر قاتل ہوتا ہے **قانون علاج نزف الدم** نزف الدم
کے علاج مین ابتدا حبس خون کی تدبیر کرنی چاہیے بعد ازان اگر قرحہ پڑ گیا ہے اوسکا علاج کرین اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہو اور اسکا
بند کرنا ممکن نہین ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجرای خون کا ہے کہ جب تک ازالہ اوس سبب کا نکرینگے کیونکر بند ہوگا
پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ کسی اور وجہ سے کہ اتنی مہلت نہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کرلین بعد ازان حبس خون کرین جو حابس خون کی ذریعہ سے
ناچار اوسے بند کرینگے اور حابسات خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول مین ہو چکا ہے تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کسیقدر
ذکر کرینگے ــ واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض وہ ہین کہ بہت خرج کو بدل دیتے ہین خواہ ایسے ہین کہ جسطرف سے خون جاری
ہو اوسی طرف آنے کو روکتے ہین اور مقام جریان تک پہونچنے نہین دیتے اور بعض حابسات ایسے ہین کہ خاص مقام جریان
خون سے اوسکو نکلنے نہین دیتے اور بعض حوابس کا اثر مرکب دونون اثرون سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتے ہین
اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہین خواہ تینون فائدون کے جامع ہوتے ہین پہلی صورت یعنے جو چیز خون نکلنے کی
جہت بدل دے اور خلاف جہت کیطرف مائل کرے اوسکی بھی یہ کیفیت ہے کہ فقط جذب بطرف خلاف جہت کی کرے اور کوئی دوسری
راہ براند خون کی جہت مخالف مین بھی پیدا نکرے جیسے جگر پر وضع محاجم اگر واسطے حبس نزف الدم کے کرین داہنے نتھنے سے
رعاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہین ہوتا اور کبھی ایک نیا مخرج بذریعہ جذب خلاف کی پیدا ہوتا ہے جیسے
صاحب رعاف کی اوس ہاتھ کی فصد کھولی جاے جو محاذی اوس نتھنے کی ہو بشرطیکہ فصد ضیق ہو اور زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم
یعنے روکنے والی شے ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اوسکے نفوذ کی ہو اور یہ صفت اوسمین
یا بسبب احتراق کے ہوتی ہے یا بوجہ تبرید کے ہوتی ہے اور تبرید زیادہ ہوتا ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی بدنکی جیسے

غشی کا واقع ہونا کہ اکثر بوجہ غشی واقع ہونے کے حبس نزف الدم کا پیدا ہوتا ہے تیسری قسم یعنی جو خاص موضع نزف دم پر خون کو روکے کہ وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو مخرج کو بند کردے خواہ بذریعہ بندش سخت کی یا بذریعہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سوراخ میں بھر دینے کی جیسے کوئی دوا خواہ کپڑا وغیرہ بھردیں یا فقط رخنہ بندی کریں اور سوراخ میں کچھ نہ بھریں خواہ موضع نزف الدم خشکریشہ پیدا کریں بداغ دینے سے یا کوئی دوا ایسی لگائیں جس سے پپڑی پڑجاسے خواہ جمود اور بستگی ایسی پیدا کریں کہ خون رگ کا جمے خواہ کوئی دوا اسقدری ادویہ چسپندہ لگائیں خواہ تخفیف پیدا کریں خواہ ادویہ ملحمہ کا استعمال کریں خواہ اوس گوشت کو جو کہ رگ کے نیچے اوس میں تنگی پیدا کریں تاکہ اوسے بند کرلے یہ تدبیر مسدود کرنیکی ضروری یہ بات جاننے کے قابل ہے کہ اگر جراحت کے ہمراہ ورم بھی ہو اگرچہ یہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہوچکے ہیں اونکا کرنا دشوار ہوگا اسلیے کہ اوسوقت نہ بندش نہ بذریعہ ڈورے کے ممکن ہوگی اور نہ فتیلہ وغیرہ کا داخل کرنا بن پڑیگا اور بہ دشواری سے بندش ہوسکیگی ہاں اوسوقت استعمال ادویہ مغریہ کا ضرور ہوسکتا ہے اور قبض اور تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسیقدر غلیظ اور خاثر کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم میں درد زیادہ ہو کیا جاے وہ نہایت ردی ہے اور جو نشست برخاست ایسی واقع کرے جس سے درد پیدا ہو وہ بھی ردی ہے اور اوٹھانا عضو مجروح کا لازم ہے کہ جامع دو باتونکا ہو اول تو درد نہونے پائے دوسرے جو طرف خون کا سیلان ہے اوسکی جہت مخالف میں لیجاکریں پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تدلیہ اور تعلیق کے نہ کرنی چاہیے یعنی ایسی طرح اوس عضو کو جھکانا اور لٹکانا درست نہیں ہے کہ اخراج خون کا آسانی ہوجایا کرے اگر ان دونوں غرضوں کا حاصل ہونا یکبارگی متعذر ہو یعنی درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اور یہی شکل پر اوٹھانے میں منحصر ہو کہ جس شکل میں خون بآسانی نکلنے کا گمان ہے خواہ برعکس اوسوقت مشاہدہ حال مریض سے جو غرض زیادہ مناسب ہو اوسی کو اختیار کریں اور جسکا تحمل مریض پر آسان تر ہو اور بہتر درست جو مفید زیادہ ہو اوسی کا لحاظ زیادہ کریں اب اسوقت ہمکو احتیاج ایک اور بات بیان کرنے کی ہے بعد ازان کہ ناظر کتاب ہذا اس امر کا لحاظ بخوبی کرلے کہ جس رگ سے خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہیں ہے بلکہ ورید ہے اور وہی تشخیص جو اوپر جہندگی خون اور رنگت وغیرہ سے بیان ہوچکی اوسکے ذریعہ سے اطمینان کرلے تاکہ اگر شریان سے اجزاء خون کا احتمال خواہ یقینی ہو اوسکی تدبیریں قوی ترلیں جو ورید کا ہے اور ورید کی نزف الدم میں چندان اہتمام زائد نہیں ہے بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ جذب بطرف خلاف جو بطرف مخرج دم ہو اوسکی تدبیرات مختلفہ میں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ عضو مخرج کو الم اور ایذا بذریعہ ربط و بندش کے پہونچائی چاہیے خواہ بذریعہ محاجم کے ایذا دینی چاہیے اور جس عضو کیطرف جذب کرنا ہی واجب ہے کہ وہ عضو عضو ماؤف کا مشارک ہو اور دونوں ایک ہی خط مستقیم طولاً خواہ عرضاً واقع ہوں اور دونوں جہت عرض اور طول میں جو دوری ہو بہ نسبت عضو ماؤف کے اوسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور قریب کیطرف مناسب نہیں ہے جیسے اگر جذب منخر سر کے دونوں جانب کا کسی ایک جانب سر کے خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اوسی ہاتھ کے دوسری جانب میں کہ دونوں جذب قریب ہیں انکا چندان فائدہ ظاہر نہوگا اور پورا انحراف اور جذب نہوگا اور یہ قواعد ایسے ہیں کہ ہر وقت انکو سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہے جنہیں ہم نے کتاب اول فن کلیات میں ذکر کیا ہے جہاں پر قوانین استفراغ کے بیان کیے ہیں۔ بندش خواہ دلک وغیرہ جو کچھ کریں واجب ہے کہ اوس عضو کے قریب ہو واقع ہو جس

خون کی روانی ہو رہی ہے پھر اوس سے اوتر کر دوسرے مقام پر کہیں اور شریانوں کے شگافتہ ہونے میں ان تدابیر سے اسکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے کہ بس یہی تدبیرات کافی ہیں اور حابس خون فقط انہیں تدبیرات سے ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو معین ٹھہرا کر استعمال کریں اور یہی حال فصد جانب مخالف کا ہے جو ابتدا فطرتوں میں کھولی جاتی دوسری قسم کی ایک صورت یعنی خون کے غلیظ اور جامد کرنے کی صورتوں میں ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہو اوسی اغذیہ غلیظ الکیموس کھلائیں جو خون کو گاڑھا اور غلیظ کریں جیسے عدس اور عناب وغیرہ اور دوسری صورت یہ ہے کہ تبریدات اور اشیاء سرد کا استعمال کریں اور بدن پر اور پیروں سرد رکھیں اور کبھی غشی جو خود بخود واقع ہو خواہ کسی تدبیر سے پیدا کیا جاوے ایسی مفید ہوتی ہے کہ نزف الدم کو بند کر دیتی ہے قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ اوسمیں فقط ایک ہی مادہ کی رعایت درکار ہے یعنی مثلاً کوئی کوئی شریان متصل قلب کو ایک ہی جانب سے ہوتی ہے اور دونوں جانب اوسکی متصل نہیں ہوتی اگر اسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے کر دیں روانی خون سے امان اور اطمینان ہو جاویگا اگر یہ شعبہ دوسری جانب سے بھی ایک شعبہ متصل ہوتا ہے دوسرے شریان کا اگر ڈوب جاتا ہے اور خون اوسکی طرف ہو جاتا ہے اور شریان کو بند کیا ہے اوسکی دوسری جانب سے خون اوسمیں آ جاتا ہے اور شعبہ دوسری بھی بندش کرنی پڑے گی اور قبل از بندش اوس جانب کی شناخت کرنا چاہیے جو اس رگ کا مبدا ہو اور جو اوسکی نیچے یہ رگ پیدا ہوتی ہے بعض مواضع میں مبدا اوسکا اسفل کیطرف ہوتا ہے جیسے عروق میں اور بعض مقامات میں مبدا اوسکا اوپر کیطرف ہوتا ہے جیسے ران اور پانوں میں جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جاوے اوسوقت فصد اور ربط کا استعمال کرنا چاہیے ایک تدبیر اسکی یہ بھی ہے کہ اوسی چیز وغیرہ سے رگ کو باہر نکالیں اگرچہ اوسکا نکالنا بدون چاک کرنے تھوڑے سے گوشت ممکن نہ ہو اور گوشت کو اور اوس گوشت کو جو محیط اوسی رگ سے ہے اور اوس رگ کو چھپائے ہوئے ہے اوسکے بعد اون ادویہ کو جنکا ذکر ہم کر چکے ہیں استعمال کرو اگر یہ رگ ضارب ہو یعنی مثل نبض کے چلتی ہو اور خوب اوسکی حرکت محسوس ہو مناسب یہ ہے کہ خوب قطع کر ڈالیں اور اوسکی بندش کریں اسیطرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اوسمیں سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند نہ ہوتا ہو اور جب تدبیر کرکے فراغت حاصل ہو اوسکے بعد ان استعمال دوا و نکالیں اور تین دن پٹی نہ کھولیں خواہ چار روز تک اور اس اثنا میں اگر دوسری کو دیکھیں کہ خوب چسپاں ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہے پھر اوسے ہرگز چھیڑنا مناسب نہیں ہے بلکہ اور زیادہ اہتمام کرے کہ اوسکی گرد اوسی قسم کی دوا لگا دیں جو کسیقدر چپکنے والی ہو اور اوسکے خشکی کی وجہ اپنی رطوبت کو کم کر دینے۔ اور اگر دوا کے اوپر پٹی خواہ کپڑے اور کاغذ وغیرہ کی چھوڑ رکھنے سے وہ دوا بھی اوکھڑ جاوے موضع دوا کو اونگلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کریں کہ خون کا اوچھلکر نکلنا رک جاوے اور جسقدر دوا چھوٹ کر الگ ہو گئی ہے باقی ماندہ بھی جو الگ ہو گئی ہے اوسے جدا کر دیں اور اوسی جگہ اوس دوا کو ڈھیلی کرکے گرا دیں اور دوسری دوا اوسکی جگہ پر بدلکر رکھیں اور ہر وقت دوا چھوڑ رکھنے کے عضو مجروح کو اسی طرح اوٹھائیں جیسا اوسکی نسبت مناسب ہو اور یہی تدبیر طریق جنکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور عمدہ طریقہ اوسکا یہ ہے کہ زخم کا عضو موضع مبدا رگ سے اونچا ہو مثلاً اگر پہنچے کے اسفل میں ہو خواہ رحم میں ہو ایسا فرش بچھایا جاوے کہ اونچی کر اعضا کو اونچا کر دے اور اوپر کے اعضا پست کر دی اور باندھ اس شکل کی پیدا کرنے سے درد پیدا نہ ہو جب لپٹا جاوے اوسکی لپیٹنے خواہ کھینچنے کا درست ہو جاوے یہانتک روز تک مریض کو اوسی انداز پر رہنے دو تا وقتیکہ خون بند ہو جاوے۔ گوند وغیرہ بھر کے خواہ اور کوئی چیز زخم سے لگا

داخل کرکے جو تدبیر ہو اوسی وقت چلیگی جب کہ شریان عظیم ہو اوسکی ترکیب یہ ہو کہ ابریشم ارنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک روئی یا پورانا کپڑا کتان کا لیکر اوسپر ادویہ وغیرہ اور ادویہ مانع خروج کو چھڑکین اور فتیلہ یعنے بتی سی بنا کر شریان کے اندر داخل کرین اور اوسکے اوپر پٹی باندھین اور کبھی فقط ابریشم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملانے کی ضرورت نہین رہتی لیکن بندش ایسی درست اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جبتک التحام پیدا نہو کھل نہ جای اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہے اوسکے خارج کرنے کی تدبیر طبیعت آپ ہی خود کرلیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورا ہوتا جاتا ہے بتی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ بتی ہٹتی جاتی ہے اور پتلی ہوتی جاتی ہے اور دب دب کر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے۔ دوم بلا التقام یعنے زخم کا مونہہ بند کرنا اور اوسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نہ رکھنا اوسکی صورت یہ ہے کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے مونہہ پر رکھین اور اندر رگ کے داخل نہ کرین اوسکے اوپر گدی رکھکر باندھین خصوصاً اسفنج کی گدی اور پٹی ایسی درست باندھین اور خوب کسکر کہ احتمال کھلجانے اور ڈھیلے ہونے کا نہو۔ اور جذب کے واسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلی اور نادرست ہونی چاہیے اسلیے کہ پہلی بندش سے غرض یہ ہوتی ہے کہ زخم کا مونہہ بہم ملجائے اور پہلا پیچ پٹی کا خوب تنگ اور کسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت اپنے ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہے اور یہان پر یعنے جذب کیواسطے برعکس اسکے بندش چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سی گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہون اکثر اونسے ضرر شدید یعنے جذب کا پیدا ہوتا ہے اور منفعت سد کی یعنے حبس دم کی حاصل نہین ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اوس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہو جای نہ اینکہ الم اور ایذا ہو۔ ہان اگر پہلی ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہین ہے کہ سختی سے بندش کرین بعد ازان تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے جائین۔ اکثر احتیاج اسکی بھی ہوتی کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سیین اور دونون باڑھین یکجا کرکے اوسکے بعد پٹی وغیرہ باندھین اور بیشتر فقط دونون باڑھونکا ملادینا اور ایسی گدی اور پٹی وغیرہ جو زخم کے ملے رہنے کی حافظ ہون جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہے۔ لہذا اوسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو ملحمہ ہین اگر کوئی رگ مثل دواج کے پھٹ جای واجب ہے کہ اوسے ابتدا مین ایک ہاتھ کی اونگلیون سے ملاکر ادویہ اور پٹی وغیرہ اوسپر دوسرے ہاتھ سے چڑھائین اور لگائین۔ دوم بذریعہ علقہ کے کبھی بوجہ استواری علقہ یعنے لٹکنے والی چیز کے جو مونہہ پر شگاف کے لٹکی ہو اور ہر وقت اوس مونہہ کو سمیٹتی رہے حاصل ہوتا ہے کہ وہی علقہ اسقدر سمیٹتا ہے کہ آخرکار مین خون کو بستہ کر دیتا ہے اور فائدہ دوم کا پیدا ہوتا ہے خواہ کوئی شے زیادہ تبرید پیدا کرے اور خون کو منجمد کر دے اور اوسی مقام مین گوشت پیدا کرکے شگاف مین تنگی پیدا کرنیکا طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ مثلاً رگ کو عرض مین قطع کرین پس دونون طرف سے وہ سمٹکر پہلے ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کرینگی کہ اوسپر گوشت دوڑ جایگا اوس طرف جدھر سے سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اوسی مقام مین درست پڑیگی جو موضع لحمی ہو اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کی کنارہ سے ہوتی ہے تاکہ وہ طول اوسکا اندر کیطرف باستواری ہو بعد ازان اوسپر دوا لگائی جاتی ہے۔ اکثر التحام مجری کا بدون ام الدم کے ہوجاتا ہے بیٹری پڑنے کیوجہ سے استواری زخم کی فتیلہ رگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کاویہ مثل چونہ وغیرہ کی بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کی اقسام اور اقسام زرنیخ کے اور کمون وغیرہ کی جو ضعیف العمل ہین کہ ان ادویہ کو مقام شگافتہ پر چھڑکتے ہین اسیطرح زبد البحر سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اکثر یہ دوائین چھڑک کر موضع ماؤف کی بندش کر دیتے ہین۔ پس خون بند ہو جاتا ہے مگر اسمین خطرہ یہ ہے

کہ اس تدبیر سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہے باسانی الگ ہوجاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ اوسنے تفاوت سے کسی جسم کی پپڑی اودھڑ جاتی ہے۔ بلکہ اندر کا خون جسوقت روانی پر آکر پپڑی کی مدافعت کرتا ہے فقط اوسی خون کی روانی سے کہ صدمہ سے یہ پپڑی اکھڑ ہوجاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی سبب سے بھی اس خشکریشہ کا زوال ہوجاتا ہے اور اسکے گر جانے کی بعد پھر بھی دشواری پیدا ہوتی ہے اسیواسطے اطبا نے تجویز کی ہے کہ آگ کے سینکنے سے جو پپڑی ڈالنی مطلوب ہو تو چاہیے کہ کسی لوہے کے ٹکڑے سے جسکی گرمی بہت زیادہ ہو اوس سے داغ دیویں تاکہ خشکریشہ ایسا پیدا ہو جو گہرا ہو اور اوچھا اور کم زور نہو اور باسانی گر نہ سکے اور بہت دنوں تک گرے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اوس پر ثابت ہو گیا ہے اسلیے کہ اگر داغ ضعیف لگاتے ہیں اوس سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہے اول تو ضعیف کہ اوسنے سبب سے گر جاتا ہے اور باینہمہ مادہ کثیر کو جذب کرتا ہے اور تسخین شدید پیدا کرتا ہے۔ اور جو داغ بقوت لگاتے ہیں اوسکا قوی اور رخنہ جلدی خشکریشہ قوی سے ہوتی ہے اور شگاف کو زائل کردیتی ہے اور اگر شگاف وسیع ہو اوسکو چھوٹا کردیتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے منجملہ داغ لگانے کے تدابیر سے ایک عمدہ اور معتدل تدبیر یہ ہے کہ سپیدی بیضہ کی آہک نا رسیدہ سے ملا کر پشم خرگوش وغیرہ اوس میں آلودہ کریں اور مقام شگافت پر رکھیں اور باندھ دیں اس تدبیر سے بہتر یہ تدبیر ہے۔ کہ زرنیخ اور چونا پیس کر مقام شگافتہ پر رکھیں اور ان دونوں میں قلقطار بھی اضافہ کرتے ہیں زاجیات یعنی جملہ اقسام پھٹکری ہوں کہ بھی اسی قبیل ہیں کہ اونمیں تقبیض اور کی دونوں کی قوت ہے اور بوتہ میں فقط آگ کی قوت ہے اور قبض کی قوت چونہ میں بہت کم اور مفقود نہیں ہے۔ جو خشکریشہ ایسی دوا کی کاوی خواہ محض آگ کی ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور اوسمیں قبض بھی ہو ایسا خشکریشہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہے اور عمیق بھی ہوتا ہے کبھی کے غلیظ کا عروق پھوڑا ہوا اور خود بھی غلیظ باوجود بحدت کی تفریق کی بھی قوت رکھتا ہے۔ سوراخ کے بند کرنے والی دوائیں جیسے مغسول اور علک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسیا اور صمغ اور کندر اور قیانخ ایضاً زبیب عنب اور ضفدع یعنے مینڈک بھی اسی قبیل سے ہے جیسا کہ کتبی میں ایضاً کولنیاموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے جو دوائیں بذریعہ تجفیف اور التحام کے حبس خون پیدا کرتی جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زبیب جو خوب باریک پسا ہوا ور مانند ہمراہ روغن کے کہ اوسی جلاتیں اور جب شعلہ دینا موقوف ہوجای بجھا ڈالیں اسیطرح بردی سوختہ اور قیانخ اوصد الحدید بریان یعنے زنگ آہن اور گھوڑے کی لید اور گدہے کی لید دونوں جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور ہڈیوں کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھوکر انکا نمک جدا نکیا ہو اسلیے کہ دھونی کے بعد یہ خاکستر از قسم مغری ادویہ کے ہوجاتی ہے اسیطرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب میں ڈبو دیا ہو اور ڈبونیکے بعد اوسے جلا ڈالیں اسیطرح بالونکو جلا کر استعمال کرنا **بیان ادویہ بسیطہ او مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف الدم کرتی ہیں** اور جالینوس نے اونمیں ذکر کیا ہے اور بہت مبالغہ اونکے وصف میں کیا ہے اور جالینوس کی بعد اور لوگوں نے اونکا تجربہ کیا درحقیقت اونکا نفع زیادہ پایا ہے منجملہ اون ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہے قلقطار بیس جزو کندر سولہ جزو صبر علک البطم خشک اور فلفل اور علک یابس ہر ایک آٹھ جزو زرنیخ چار جزو جیسیں۔ کبھی پیسکر چھانیں اور بیس جزو داخل کریں اور کل ادویہ سے ذرور طیار کرکے فتیلہ پر چھڑک کر استعمال کریں خواہ موضع نزف پر چھڑکیں عجیب النفع ہے۔ یا عنزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو پیسکر فتیلہ پر چھڑکیں اور باستواری باندھیں۔ یا صبر اور کندر فقط ہمراہ پشم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے استعمال کریں۔ خواہ اسفنج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے استعمال کریں۔ اور خشت سوختہ سائیدہ اور چرک قلعی اور توتیا اور

خواہ صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سے ذرور طیار کرین — یا استعمال فتیلہ کا سپیدی بیضہ کے ذریعہ سے کرین — خواہ قلقدیا زاج سوختہ اور کندر اور دقاق کندر آٹھ جزو اور زاج پانچ آٹھ جزو جسمین محرق آٹھ جزو خواہ قاقطار اور نحاس محرق اور قلقدیس اور جنکا بیان ہوچکا استعمال کرین — عمدہ علاج نزف دموی کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہوتا ہو یہ ہے کہ صبر ایک جزو اوس بدن میں جو رطوبت کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزو صبر کا اوس شخص کے واسطے جسکا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور دقاق کندر خشک مین ایک جزو اور خود کندر جب بدن لین مین ایکجزو اور اونہین دونون پر اقتصار کیا جاوے خواہ انکے ہمراہ دم الاخوین اور انزروت بھی شریک کرین اور سب کو سپیدہ بیضہ مین گوندہ کر کے شیم ارنب کے ہمراہ خواہ موضع نزف پر بطور ذرور کے استعمال کرین — مقالہ تیسرا قروح کے بیان مین

بیان عام قروح کا

قرحہ جسے ہندی مین گھاؤ یا خواہ زخم گہرا کہتے ہین اوسکی پیدائش زخم سے ہوتی ہے اور پھوڑون کے پھوٹنے سے خواہ بثور اور پھنسیون کے پھوٹنے سے اسلیے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر تک ٹھہرے خواہ زیادہ بڑھ جاوے اور اوسمین قیح پیدا ہو اوسوقت اوسکا نام قرحہ رکھتے ہین — قیح پڑنے کیوجہ یہی ہے کہ جو غذا اوس مقام تک پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے وجہ فساد کی یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف ضعیف ہو جاتا ہے اور اوسکے ضعف کی وجہ سے جو غذا اوسکو پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر افساد غذا کے اوسکی طرف فضول اعضاے مجاورہ یعنی قریب کو منجذب ہوتی ہین اور متحلل ہو کر اوس عضو کیطرف آتے ہین — خواہ علاج اوسکے تفرق اتصال کا ایسے مرہمون سے کیا گیا ہے کہ اون مراہم نے عضو کو ڈھیلا اور بتاہ کر دیا ہے اور اون مرہمون کی رطوبت اور چکنائی نے اسقدر اثر کیا کہ قوت عضو ماؤف کی ضعیف ہو گئی ہے اسوجہ سے قرحہ پیدا ہو گیا ہے — قیح کی جو قسم رقیق ہو اوسکو صدید کہتے ہین اور جو قسم غلیظ اوسکو وسخ کہتے ہین اور وسخ ایک چیز خاثر یعنی نرم مثل سپیدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بسواد ہوتی ہے یا مثل دردی کے ہوتی ہے — صدید کی پیدائش رقیق اخلاط سے ہوتی ہے اور اخلاط کی مائیت سے اور اخلاط حادہ سے اور وسخ کی پیدائش اخلاط غلیظ سے ہوتی ہے — صدید کی زیادتی تولید خون سے ہے اور محتاج مجفف کا ہوتا ہے اور وسخ کو حاجت بطرف دواے جلا کے ہوتی ہے — قروح کبھی ظاہر مین زیادہ اوبھری ہوتی ہین اور اندر کیطرف زیادہ نہین غائر ہوتی ہین اور کبھی اندر تک گڑھا پڑ جاتا ہے — جو قروح غائر ہوتے ہین اگر اونکے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہے اونکا نام ناصور ہے اور ناصور کی شکل یہ ہے کہ جیسے چھوٹے نل عضو کو اندر سے کاٹی ہے اور اگر اونکے گرد کا گوشت سخت نہوا ہو اوسکا نام مخبئی و کہف یعنی غار رکھا جاتا ہے اور بعض اطبا اوسکا نام مجن اسواسطے رکھتی ہین کہ زیر جلد اونکا نفوذ ہو گیا ہے اور جلد اوس سے جدا ہو گئی ہے اور کہف اسواسطے کہتی ہین کہ بدن کی ہڈی کے بیچ خواہ زیر لحم وہ قرحہ پیچیدہ ہو گیا ہے اور اوسکی وسعت بڑہ گئی ہے — اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ قرحہ واسع کو کہف کہتے ہین اور جو قرحہ تنگ اور عمیق ہو اوسکا نام ناصور ہے اور نام رکھنے مین کچھ نزاع نہین ہے جسوقت صلابت اور سختی گوشت وغیرہ کے قرحہ ظاہری مین ہو اوسکا نام قرحہ خرقیہ ہے — ناصور بڑا وہی ہے جو نظر نہ آئے اور جسقدر جس لپرسے دور ہے اور اوسکو چھوٹے کہتے ہین اوتنا ہی زیادہ بڑا ہے — ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم ناصور کی ٹیڑھی ہوتی ہے — اور جو ناصور عصب تک پہونچ جاتا ہے درد زیادہ پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر جانب اسفل اوس ناصور کے سلائی وغیرہ سے چھوئین اوسوقت درد بہت زیادہ پیدا ہوگا — کبھی جس عضو مین ایسا ناصور درد پیدا کرنیوالا پڑتا ہے اوس عضو کے فعل مین فتوری

پیدا ہوتی ہے اور اوسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہے جیسے اوس ناصور کی رطوبت جو ہڈی تک پہونچا ہو یا کہ ہڈی میں پیدا ہوا ہو ۔ جب ناصور کسی رباط تک پہونچتا ہے اوس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہے ایسی ہی رطوبت ہوتی یعنے رقیق اور لطیف مگر ہڈی اور رباط کے ناصور میں درد زیادہ نہیں ہوتا ہے ۔ جو رطوبت اوس ناصور سے نکلتی ہے کہ ہڈی تک پہونچا ہے رقیق اور مائل بہ زردی ہوتی ہے ۔ اور جو ناصور ورید اور شریان تک پہونچتا ہے اکثر اوسکی رطوبت دردی ہوتی ہے اور کبھی جو ناصور ورید تک پہونچا ہو اوس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہے اور جو ناصور شریان تک پہونچا ہے اوس سے خون اشقر بطور نزف کے برامد ہوتا ہے خواہ بطور نزف اور خواہ رشح کے یعنے ٹپکتا ہوا ۔ اور جو ناصور گوشت تک پہونچا ہے اوس سے رطوبت چسپندہ اور غلیظ باکدورت اور خام برامد ہوتی ہے ۔ کبھی ایک ناصور کے بہت سے منہ پیدا ہوتے ہیں اوسکے علاج میں دشواری زیادہ پیدا ہوتی ہے اور یقین دریافت کہ یہ ایک ناصور ہے یا چند ناصور یکجا ہو گئے ہیں اور کسی منہ سے اوس ناصور کی رطوبت رنگین برامد ہوتی ہے ۔ اسکی شناخت اسی طرح کرنی چاہیے کہ اگر ناصور واحد ہے سب سوراخوں سے ایک ہی رنگ کی رطوبت نکلے گی اور اگر چند ناصور مجتمع ہیں رطوبت بھی چند اقسام کی نکلے گی مترجم کہتا ہے اگر ناصور مختلف ہو رطوبت واحدہ نکلے اوسکا ذکر شیخ نے اسلیے ترک کیا کہ تدبیر واحد اون سب کو واسطے کافی ہے ۔ بعض ناصور کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سرخ اور کوئی ناصور اور رنگ کا ہوتا ہے ۔ قروح کے بھی اقسام بہت سے ہیں بعض قرحہ میں درد ہوتا ہے اور بعض قرحہ میں درد مطلق نہیں ہوتا ہے کسی میں ورم ہوتا ہے اور کسی میں ورم نہیں ہوتا ہے کوئی قرحہ آلائش سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرکآلودہ ہوتا ہے اور غیر نقی قرحہ کی وہی قسم ہے جو ڈھیلی اور گیلی ہو اور اوسکے اخلاط کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت ردی نہو ۔ بعض قرحہ میں وسخ ہوتا ہے اور بعض میں صدید بعض قرحہ متعفن ہوتا ہے اور ایسے قروح عفنہ کو باد جنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہیں ہے اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو بہی نہایت مضر ہے جیسے بہار کی باد مثل ہندوستان میں پروا چلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور مزاجوں کو کسقدر زحمت اوسوقت عارض ہوتی ہے ۔ بعض قروح متآکل ہوتے ہیں یعنے سڑ جاتے ہیں اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں سرد ہوں خواہ گرم ایسے نرم قروح میں جو بال اوسکے متصل ہوتے ہیں اونکے التقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کبھی بعض قروح رشاحہ ہوتی ہیں یعنے اونسے صدید زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہے اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت نکلتی ہے اور اسقدر گرمی اوس رطوبت میں ہوتی ہے کہ اوس قرحہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہے ۔ یہ قرحہ مہلک اور ردی ہے ۔ بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہے جو قرحہ متعفن سے متآکل نہیں ہوتا اگرچہ دونوں پھیلتے ہیں اور اوس جگہ کو خراب کرتے ہیں اور کبھی کوئی قرحہ ایسا آکال ہوتا ہے کہ اپنے متصل اعضا کو وغیرہ کو بوجہ حدت کے سڑا دیتا ہے اور عفونت اوسمیں نہیں ہوتی اور نہ گرمی اوسمیں یقینا ظاہر ہوتی ہے ۔ لیکن جو قرحہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اوسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہوسکے ہے اور یہ حرارت اوس سے جدا نہیں ہوتی جالینوس مثل قروح نار فارسی اور نملہ ساعیہ کو قروح متآکلہ کا نام رکھا ہے اور قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے تجویز کرتا ہے اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہے جسکا بیان کرینگے ۔ جو قروح صلب اور سخت ہوں اور بطرف سپیدی کے اونکی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہوں اور اسیطرح

۔ اور جو قروح نرم اور ڈھیلا اور سرد اور سپید رنگ ہون اونکی راحت ادویہ مسخنہ سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے قروح جو سخن اور حار بالفعل ہون اور ان قروح کی رنگت سرخ مائل ہو جاتی ہے ادویہ باردہ سے اور ہوای بارد سے انہین راحت پیدا ہوتی ہے۔ قروح ردیہ کے ہمراہ اگر بدن کا رنگ بھی ردی ہو جاے مثلا سپید خواہ سیاہی خواہ زرد ہو جاے فساد مزاج کبد اور فساد ہر اوس خون کی دلیل ہوگا جو قرحہ کی طرف آتا ہے اور اسی وجہ سے اندمال ایسے قروح کا دشوار ہوگا۔ جن قروح کی جڑین باریک اور تیز ہون اور انمین کھجلی بھی ہو وہ فضول حار سے پیدا ہوتے ہین اور جنکی جڑین موٹی اور سپید رنگ اور کھجلی اونمین کم ہو اونکا مزاج سرد ہوتا ہے۔ جو قروح بعد امراض کے پیدا ہون وہ بھی ردی ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت نے بقیہ مواد فضول فاسدہ کا بطرف اون قروح کے دفع کیا ہے۔ جو قروح اپنی گرد کے بالون کو پریشان کردین وہ بھی ردی ہین **علامات موت کی جو سریع ہونے والی** ہے اونمین سے بعض علما نے یہ علامت بھی ذکر کی ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن مین اورام اور قروح لبتہ ہون اور اوسوقت اوسکی عقل زائل ہو جاے فوراً مر جاتا ہے۔

۔ قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو پاتی ہے بدنمین خواہ کوئی تدبیر مفسد اوس بدن مین ہوئی ہو بعد اوسکی جراحت پیدا ہوئی ہو کبھی قروح خبیثہ تابع بثور ردی کی ہوتی ہے اونمین کوئی قرحہ بہت جلد متعفن ہو جاتا ہے بعد نشتر کے یعنی بعد فصد کے خواہ داغنے یا چیرنے کے۔ قرحہ پر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اوسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور دشوار ہی اچھا ہونا باوجودیکہ علاج مین غلطی نہو سب امور دلالت کرتے ہین **افضل دلائل** جو سلامت قرحہ پر دلیل ہون خواہ قرحہ کے اچھے ہونے پر دلالت کرین انجام کار مین مدہ کا پڑجانا ہے چاہیے وہ مدہ بذریعہ استعمال دوای منضج کے پیدا ہوا ہو یا کہ طبیعت نے خود بخود اوسکو پیدا کیا ہو۔ اسلیے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا بمقتضای حرارت طبعی کے ہے اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا نہین ہوتا ہے اور مدہ کے ہمراہ ہی اندمال قروح ردیہ کی پیدا نہین ہوتی خصوصاً اگر مدہ محمودہ سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام ایسا ہو کہ اوسکا نضج تمام ہو چکا ہو اور اوسمین بو بالکل نہو اسلیے کہ عفونت اوسمین نہین ہے اور کبھی کسیقدر بو بدبو بھی ہوتی ہے مگر بہت کم اسلیے کہ مدہ کی پیدائش حرارت غریزی کی مساعدت سے ہوتی ہے اور حرارت غریبہ سے بھی مدہ پیدا ہوتا ہے اور اوسکا بیان ہم نے اور مقام پر کیا ہے

۔ جو قروح تشنج پیدا کرتا ہے اور قرحہ منتنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ جیر بنیہ اور قرحہ متاکلہ و نیز از ین قبیل اور قروح ہین کہ اونمین مدہ پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ جسوقت قرحہ مین مدہ خواہ ورم ظاہر ہو یہ علامت بہتری کی ہے اور اب اوسکی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا نکرنا چاہیے اگر وہ قرحہ ایسے اعضا مین ہو جہان کے قرحہ مین خوف تشنج وغیرہ کا ہوتا ہے جیسے اگلے پچھلے اعضا۔ ہان باوجود ظہور ورم اور مدہ کے پھر تشنج کا خوف اوسوقت ہوتا ہے کہ جب کوئی امر عظیم پیدا ہوا اور حد اعتدال سے تجاوز کر جاے کہ اوسکا تحمل بہ نظر طاقت کے نہو سکے اگر کسی قرحہ کا ورم دفعتہً غائب ہو جاے اور بعد قیح کے نکلنے کے متحمل نہوا ہو اور کبھی قرحہ خواہ ورم قریب اعضای عصبیہ کے ہو جیسے پشت کے قروح کہ وہ قریب پٹھون عضلات کے ہوتے ہین خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم مین پیدا ہوتے ہین یا مقدم رکبہ کے [illegible] حادث ہوتے ہین کہ یہ قروح کبھی اون عضلات عصبیہ پیوستہ ہین جو ان اعضا مین واقع ہین لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہے اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے۔ اور اگر قروح رگ دار اعضا مین واقع ہون اور اگر یہ قروح مقدم منور بدن مین ہوتی ہین ان قروح سے خوف اسہال خون کا ہوتا ہے اگر نصف اسفل مین منور بدن کے واقع ہون اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب کے بعد تشنج کا خوف بعد ذات الجنب کے خواہ نفث الدم کا خوف اول قروح سے ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف منور بدن مین واقع ہون تشنج

کے مقتضی ابتدا سے کتاب سوم یعنے فن اول کتاب معالجات میں بخوبی بیان ہو چکے اور اسی قسم میں اختلاط اقل کا بھی ہوتا ہے منجملہ علامات جید قروح کی یہ ہے کہ اونکے گرد کے جو بال ہیں منتشر اور پوشیدہ ہو گئے ہوں وہ بال اوگ آئیں بہت لایق اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہیں جنکا مزاج اچھا ہو اور جنمیں رطوبت فضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید بھی اون ابدان میں موجود ہو اور جو بدن زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اوسمیں یبوست زیادہ ہو اوسکا قرحہ علاج کو بدیر قبول کرتا ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ جس بدن میں رطوبت زیادہ ہے جیسے لڑکوں کے بدن اوسمیں قابلیت اثر پذیری علاج کی بہت کم ہے بہ نسبت اوس بدن کے جسمیں یبوست زیادہ ہو جیسے شیخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی بھی خشک ہو اور اوسمیں خون پاکیزہ اور عمدہ نہ ہو اور بالجملہ وہ بدن ڈھیلا ہو اور اوس جہت سے جو لوگ مرض استسقا میں مبتلا ہوں اونکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے اور حاملہ کے قروح بھی دیر میں اچھے ہوتے ہیں اسلیے کہ اونکے فضول اوسمیں بند ہو سکے خون حیض کے محتبس اور زیر سے کے ہوتے ہیں اور مشائخ کے قروح بھی اسی وجہ سے اور بھی بوجہ قلت خون جید کے اچھے نہیں ہوتے۔ اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ قرحہ اچھا اور درست ہو کر پھر اوسمیں کسیقدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوسمیں جو گوشت قبل التیام کے پیدا ہوتا ہے اوسکا احتباس ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہیں ہے ہوا اور یہ سبب ہے کہ جو اندمال نیا پیدا ہوا ہے اوسمیں دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی نواصیر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ اچھی ہوگئی اور ایک خشکی سے پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک مسا کا اور کہ خشکی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے اور اوسکو طبیب معالج کی ایک قناعت سی پیدا ہوتی ہے اور گمان کرتا ہے کہ اب یہ صحیح اور درست ہو گیا اسلیے کہ اوسوقت اوس نواصیر کی حالت بالکل ایسی ہوتی ہے جو مشابہ صحت کے ہو جیسا ہم آیندہ اوس حالت بیان کرینگے لیکن بعد چند روز اوس حالت کے یکبارگی تھوڑی سی حرکت کے عارض ہونے سے خواہ تھوڑے سے لیٹنے سے یا مثلاً کہانسی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ تھوڑا صدمہ پہونچنے سے خواہ بری طرح پر لیٹنے سے پھر اوس نواصیر کا حال دگرگون ہوتا ہے اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت عود کرتی ہے جو قبل گمان صحت کے تھی یا اوس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے۔ جس قروح میں گوشت پیدا ہوتا ہے کبھی زیادہ از حاجت پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہیں پیدا ہوتا ہے۔ اور غالباً جن قروح میں گوشت زائد پیدا ہوتا ہے وہی قروح ہیں کہ بدون تنقیہ کے استعمال ادویہ مدملہ کا اونمیں کیا جاوے۔ اور جن قروح میں گوشت زائد پیدا نہیں ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہیں کہ اونکا تنقیہ کرکے استعمال مدملات کا کیا جاوے۔ جب کسی قرحہ کے لبوں کا کنارہ دراز ہو جاوے اور سخت ہو جاویں اور غلیظ ہو جاویں اور جوہر اصلی عضو کے بہت کچھ جاتا رہے اوس قرحہ کا اندمال متوقع نہیں ہوتا ہے۔ ہاں اگر جوہر اصلی موضع متقرح کا بطرف غور اور عمق بدن کی کم ہو گیا ہو یعنے وہ قرحہ گہرا زیادہ ہوا ہو اور طول و عرض میں زیادہ نہ ہوا ہو اوسکے اندمال کی امید البتہ ہو سکتی ہے خصوصاً اگر ایسے نسبت اندمال قروح کے اوسوقت زیادہ ہوگی کہ قرحہ کہنہ ہو جاوے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا اونکے قرحہ منحرف ہو یعنے اوسمیں اعضو چپٹنے لگے۔ اور جو قرحہ قدیم ہو جاتا ہے ضرور اوسکی بزرگی اور بڑی سے تجاوز کر جاتی ہے جو گرد اوس قرحہ کے ہے۔ قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہے ہاں اگر ایسے قروح سوداویہ میں جسقدر ریشے فاسد متشنج ہیں سب کی سب نکالڈالی جاویں اور جو فساد اونکا گوشت تک پہونچا ہے وہ بھی دور کرڈالا جاوے اور گوشت اور ہڈی دونو صحیح اور آفت سے بچی ہوئی ہوں

اوس وقت اونکی صحت کی امید ہو سکتی ہے جو اسباب ایسے ہیں کہ اونکے عروض سے قروح میں فساد پیدا ہوتا ہے اونہیں اسباب میں سے ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہے دوسرے برا ہونا اوس خون کا جو اس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے اور برائی اس خون کی یا کیفیت میں ہو یا کمیت اور مقدار میں کیفیت میں خون کی رداوت بجہت خراب ہونے مزاج کبد کے ہے اور اس وقت خون کا رنگ سپیدی مائل برصاصی خواہ زردی مائل ہوتا ہے — خواہ رداوت کیفیت خون کی بوجہ خرابی مزاج طحال کے ہوتی ہے اوس وقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا کہیں سپید اور کہیں سیاہ ہوتا ہے یعنے نقطہ ہای سپید اور سیاہ قطرات خون میں نمودار ہوتے ہیں اور ایسے وقت میں خرابی تمام اعضا بدنی کے پیدا ہوتی ہے — اور ایسا خون ردی کہ جس سے گوشت نہیں بن سکتا ہے اور اوسکا استحالہ بطرف لحم کے نہیں ہو سکتا ہے اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا ضرر بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی وجہ سے چرک زیادہ پیدا ہوتا ہے کیفیت خون کی رداوت ہے کہ مقدار محتاج الیہ کم ہو یا زیادہ ہو — کم ہو تو یہ نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا نہ ہوگی جس سے قرحہ میں گوشت پیدا ہو اور قرحہ اسقدر صاف اور پاک رہیگا کہ قبل از وقت مناسب کے ایسی پپڑی جمنے لگیگی اوس سے شکاری حاصل نہوگی اور جب تک نیا لحم پیدا ہو نہ جائے یہ خشک لیتہ ٹھہر نہ سکیگا یا اوکھڑ جائیگا اور یہ ضرر اوس وقت پیدا ہوگا جب ان میں مواد ردی کی زیادتی نہو اور خون بھی اونمیں بقلت پیدا ہوتا ہو — تیسرا سبب فساد قروح وہ تحریف ہے جو قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ میں عارض ہو — چوتھا سبب اون رگوں کا اتساع اور پھیلا ہونا جو اسمیں واقع ہیں اور ممتلی ہیں اون بدنوں کا ہے جو متصل قرحہ کے واقع ہیں خواہ فساد قروح کا اسطور پر کہ اونکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو یا زردی مائل ہو جائے — خواہ کوئی عضو جو قریب اوس قرحہ کے ہے اوسکا مزاج فاسد ہو — ایسے قروح جنکا علاج دشوار ہے اور اونکی صحت میں دشواری ہوتی ہے جیسے قروح منذرہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہو چکی اگر لڑکون کے بدن میں پیدا ہوں قاتل ہوتی ہیں اسلیے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت وجع کی نہیں ہوتی اور نہ علاج دشوار کا تحمل کر سکتے اور نہ عفونت قروح کی اونہیں برداشت ہو سکتی ہے **قانون علاج قروح کا** پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قروح تجفیف کے محتاج ہیں سوای اوس قرحہ کے جو رض عضلہ سے خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخا اور ترطیب کا ہوتا ہے اور باوجودیکہ قروح اولا محتاج تجفیف کا اکثر احوال میں ہوتے ہیں مگر کبھی کبھی اور احوال کیطرف بھی اونکو حاجت ہوتی ہے جیسے تنقیہ خواہ جلاب اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجوہ سے ہوتی ہے جو قرحہ کو لاحق اور عارض ہو جاتی اور بیرونی عوارض کیوجہ سے یہ اسباب پیدا ہوتی ہے نفس قرحہ کو ان احوال کا محتاج نہیں ہوتا ہے — جسقدر قرحہ بڑا اور گہرا ہوگا حاجت تجفیف کی اوسمیں زیادہ ہوگی اور اوسکے اجزا منتشرہ کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا اجفاف اور نہایت درجہ کی تجفیف دوا میں ہوگی اور ایسے جراحات کا منفصل ہونا اور اسکے لگانے کی بھی ضرورت ہوگی مگر مقدار حاجت کا لحاظ کرکے مبالغہ تجفیف اور جمع اجزا کی تدبیر میں کوشش کرنا چاہیے اور اونہیں قواعد کی رعایت جو باب جراحات میں بیان ہو چکے ہیں یہاں بھی کرنی چاہیے — پھر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج میں کبھی محتاج ادویہ سیالہ نافذہ کے ہوتے ہیں جو بدبودار خواہ پیپ کاری سے ہو جاتی جاتی ہیں اور گہرا ست کبھی ہوں ایسے وقت میں ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قیروطی کے ہونا ضرور ہے — چاہیے کہ بلطف وہ دوائیں مجفف کامل ہوں یعنے اثر خشکی کا پیدا کریں خصوصا جو دوا قروح ناصور کے علاج میں مستعمل ہو

اور انکی پیوست کی قوت رطوبت جذم پر زیادہ غالب ہونی چاہیے۔ کبھی ان قروح کی دواؤں میں حاجت آمیزش ایسی چیز کی ہوتی ہے
جو کسی دوسرے سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہے تاکہ رطوبت لزج اور التصاق پیدا کرنے والی پیدا کرے
اسکا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیے۔ قروح محتاج پٹی اور بندش کے تین وجہ سے ہوتے ہیں ۱ اول چرک کو بہاتا ہے اور روان کرتا
لہذا واجب ہے کہ استواری بندش کی ابتدا اور اطراف اندرون قرحہ کے جو عمیق ہو اور منہ کے قریب کی بندش ڈھیلی ہو تاکہ خون یا
اور فضلہ وغیرہ جو باہر کا آسان ہو سکے دوسرا سبب انکی بندش کا یہ ہے کہ دوا کو متصل کرے اور الگ ہونے سے محفوظ رکھے اور جو وقت
التیام اور گوشت پیدا کرنے کی دوا میں سے بوجہ التزام محل کے اوسمیں کسی طرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول محتاج اسی
بندش کا نہیں ہے مثلاً اسطرح تنہا بندش ہی مجتمع ہوتا ہے کہ قرحہ کے دونوں سرے آپسمیں ملکر کہا ہو جاتے ہیں اس فائدہ کی
وجہ سے لازم ہے کہ دونوں بازوں کے پاس بندش ڈھیلی نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ دونوں سرے بخوبی مل جائیں اور درست انکی طرح
اتصال پیدا ہے مگر ایسی بھی سخت بندش کچھ مفید نہیں ہے کہ اوسکی وجہ سے درد اور اذیت پیدا ہو اور ورم عارض ہو اسلئے کہ
واجب ہے کہ ایسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم نہ ہونے پاوے اور جو چیزیں مانع ورم ہیں اور طبیعت کی اعانت کرتا ہے اسلئے کہ ابتدا
ورم سے تا زوال ورم قرحہ کا علاج نہیں ممکن ہے پھر اگر ادویہ منع ورم کا استعمال ممکن نہ ہو اور ورم ظاہر ہو جاوے تو اوسوقت علاج ورم کا
کرنا چاہیے بغیر اعانت قرحہ کی کبھی چلی جاوے تا اینکہ علاج سے ورم کی فراغ ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اسیطرح اگر راس کے
گرد بیچ کی چیزیں فاسد ہو جائیں مثلاً سبز ہو جائیں خواہ سیاہ ہو جائیں اوسکا علاج بذریعہ چھیلنے کے کرنا چاہیے اور ان کا
کو نکال ڈالنا ضرور ہے بعد ازاں اسفنج خشک اور سر جیسا ان کرینگے اور اسکے بعد ادویہ مجففہ کو استعمال کریں۔ جب قرحہ خالی رہ
یا قرحہ سافرچ مادہ ہو پہلے زائل کرنا چاہیے کہ بدن سے کوئی شے بطرف قرحہ کی ریزش کرتی ہے یا نہیں کرتی ہے تاکہ جو طریقہ
قرحہ کے کرتی تھی اب اوسکا انصباب طرف ہو گیا ہے اگر اوسکا انصباب بقوت ہو گیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اور اگر ابھی تک انصباب کی وغیرہ
کا بطرف قرحہ کے ہو رہا ہے پہلے اوس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور قے کے ۔
اسلیے کہ ترشح ایسے وقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہے اگر قروح کے اندر کی کوئی
ہڈی کی خواہ ہڈی جھلی وغیرہ کے ہوں خواہ اور کچھ پڑ گیا ہو اوسکے نکالنے میں عجلت نہ کرنی چاہیے ہاں وہ تدبیر کرنی چاہیے جو
عظام میں بیان ہو چکی ہے ۔ پہلے جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ یہی ہے کہ اوسمیں قیح پیدا ہو جاوے بذریعہ استعمال دوا کے
پھر اوس قیح کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا بعد ازاں انبات لحم کی تدبیر اور اندمال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک صاف ہو گیا
تو علاج بھی اور نا ہموار ہی اوسمیں نہ ہو اور زیادہ گہرا بھی نہ ہو فقط اوسکا اندمال کافی ہے مگر ایسی [illegible]
نہ ہو ۔ اور جو قرحہ چرک آلود ہے مداوا جالی اور لاذع کا استعمال اوسمیں ضرور ہے اور پہلے جو علاج اوسکا کیا جاوے لاذع کا
محتاج ہو گا اسلیے کہ حصول اوسکا اور اک بخوبی نہیں کر سکتی ہے پھر رفتہ رفتہ لذع میں کمی کرنی چاہیے جیسے جیسے حس اوسکی ذکی کیا
تا اینکہ جب انبات لحم کی دوا کی نوبت پہنچے ایسی دوا استعمال ہونی چاہیے کہ بقدر لذع ہو اور ہر وقت اسکا استعمال ہو اور خیال اور
اہتمام اسکا ضرور ہے خصوصاً اگر قرحہ میں حرارت خواہ التہاب ہو کہ درد پیدا ہو سکے تو تجویز اسباب ایسے التہاب کے درد
کے ہیں اونکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہیں جنہیں ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کرکے علاحدہ ذکر کیا

اور وہ سبب قرحہ کو مائل بہ رداءت کرتے ہیں اسلیے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرحہ کا ممکن علاج نہوگا اور اگر کارگر ہوگا ۔ اکثر جوہر مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہے وہی اصلاح قرحہ کی بھی کر دیتی ہے اور اگر جب قرحہ مندمل اور ڈھیلا ہوتا ہے اوسپر گوشت ردی پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بہ سرخی اور متعفن ہوتا ہے اوسکا علاج ادویہ مجففہ لحم سے جو گرد قرحہ کے ہے کرنا چاہیے جیسے آب برگ کنگل اشنی اور صبر کہ اور طلاء مندمل خواہ وہ طلا جن میں فوری کی شرکت ہو اور بہت سی مجففہ آگے کا استعمال کرنا چاہیے کہ قرحہ مندمل ہو جاوے اور چھوٹا ہوتا رہے۔ جو قروح ایسے ہوں کہ اونمیں درد شدید ہو اونکے علاج میں پہلے اشتغال اور توجہ تسکین درد میں کرنا ضرور ہے اور درد کی تسکین اونمیں ادویہ سے کرنی چاہیے جنکو بخوبی ہم بیان کر چکے ہیں اگرچہ وہ ادویہ نفس قروح کی اصلاح کی اضداد بھی ہوں اسواسطے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نہ کرینگے علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس مجتمع نہ ہونگے اور جب درد میں سکون پیدا ہو جاوے تدارک اوس ضرر کا بھی کر لیں گے جو ان ادویہ مسکنہ کی استعمال سے پیدا ہوا ہو۔ جبکہ آلودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہیں وہی قروح ہیں جنمیں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور بہا کرتی ہے اور بکثرت سیلان رطوبت کا اونمیں رہتا ہے۔ کبھی شہد کے ذریعہ سے ایسی قروح کی صفائی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی ذرورات کے استعمال سے خواہ مراہم کے استعمال سے جب تک قروح چرک سے پاک نہ ہو جاویں کوئی دوا اونکی خاص جمیع تک نہ پہونچ سکیگی خصوصاً جو ادویہ بطور ذرور کے استعمال ہوتے ہیں کہ اونکی رسائی بہت دشوار ہو لہذا اول یہ کہ پہلے تنقیہ اور صفائی اونکی کر لی جاوے بعد انبات لحم یعنی گوشت اوگانے کی دوا کا استعمال کیا جاوے۔ جو دوا منقی ہے وہ بیشتر رطوبت کو پاک کرتی ہے اوسمیں جلا زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے بالضرور اوسمیں جلا بہت کم ہوتی ہے اور کبھی گوشت خراب اور ردی بھی پیدا کرتی ہے لہذا واجب ہے کہ کھانے کی دوا اور تیز اختیار کیجاوے اور طلا کی دوا خارج بدن میں مبردات ادویہ میں سے اختیار کریں پھر اس طلا کو اونمیں تدبیر دان سے جو قریب ہیں جن سے خشکریشا اور سیاہی کو چھڑا سکتے ہیں بعد ازاں علاج مناسب کریں اور یہی علی التقریر ہوا یا اولا واجب ہے کہ علاج کا بھی ہے اسلیے کہ ہم کو احتیاج پہلے اونکے صاف کرنے کی ہوتی ہے اور بعد ازاں علاج خاص کو اختیار کرتے ہیں ۔ ایک ہی دوا بنسبت بعض بدن کے منبت لحم ہوتی ہے اور بنسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ بدن نرم اور زیادہ ڈھیلا ہو اور بنسبت تیسرے بدن کو وہی دوا نہ جالی ہوتی ہے اور بنسبت لحم اسیواسطے دوا کی قوت کا اوتار خواہ زیادہ کرنا اور بڑھانا خواہ اوسکا وزن کم و بیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کے ذریعہ سے اوسکی قوت کم اور بیش کیجاوے خواہ کسی دوا کی مقدار گھٹائیں خواہ اوسپر کوئی دوا زیادہ کریں کہ اوسمیں تخفیف یا جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت بھی دوا اکال ہو جاوے یہاں تک کہ اوسکا وزن کم ہو جاوے خواہ اوسکی قوت بہت زیادہ ہو جاوے خواہ اور بعض ادویہ تالیفہ کا اوسی دوا پر اضافہ کریں۔ زیادہ تر لائق دوائے قوی کی وہی قروح ہیں جنکا اندمال متعسر ہو واجب ہے کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دیں بعد ازاں اوسکو چھوڑا دیں اسلیے کہ اب اگر یہ دوا پھر استعمال کرینگے کچھ اثر نکریگی۔ روغن کو قروح میں متصل نہ کریں اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہ ہو روغن بید انجیر یا عدس اور روغن مصطگی کو اختیار کریں اگر قرحہ میں اور کسی طرح کی خرابی نہ ہو لازم ہے کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہے اور اوسمیں قرحہ پڑ گیا ہے بہ رفق اور نرمی علاج اوسکا کرنا چاہیے اور دوائے قوی سے اوسکو ایذا نہ پہونچائیں۔ اور جس عضو کی حس بلند ہو اوسکے معالجہ میں جو واجب ہو درگذر نہ کرنا چاہیے۔ جو قرحہ کسی عضو باطنی میں پڑے خواہ کسی عضو شریف میں واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ پیدا ہو خواہ وہ عضو کثیر النفع ہو یا کہ قبول آفات کو جلد کرتا ہو یہ سب قسمیں عضو کی الحس کے حکم میں داخل ہیں اور انکے اضداد کا حکم [illegible]

داخل ہے خواہ ضعیف الحس میں اور اسی وجہ سے قروح باطنی متحمل دوای سخت کی نہیں ہوتے جیسے زنگار وغیرہ خصوصاً جبکہ وہ [illegible]
زیادہ جذب ہو جاتی ہیں اور بدن کی اندر دور پہنچ جاتے ہیں۔ اور یہ قروح باطنہ مشروبات ادویہ کے زیادہ محتاج ہیں جیسے کثیرا اور صمغ عربی خواہ
وہ دوائیں جو اندر مختص زیادہ ہوتی ہیں خواہ انکی خاصیت درمیانی ہے [illegible] اور اسباب علاج قروح میں یہ ہے کہ اعضاء متقرحہ ساکن رہیں
اور حرکت نہ کرنے پائے اور حرکت دیئے جائیں اگر پہلے زمانہ میں حرکت ملائم اور خفیف دیجاوے اور انکی مضرت [illegible] بہ نسبت اسکے
کہ بعد زمانہ ابتدا کے حرکات قوی کا تحمل ویسے کرایا جاسے خصوصاً اوس بدن میں جسکے اخلاط ردی ہوں۔ خاص [illegible] ہے کہ علاج قروح میں
اسکا خیال رہے کہ قریب کے اعضا میں التحام پیدا نہ ہو جاوے جیسے لفق ہوا ایک قسم کے قروح زائد درمیان انگلیوں کے [illegible] پیدا ہوتا
خواہ دو انگلیوں کی باہم گوشت یا کھال پیدا ہو کر انکو متصل کر دیتی ہے۔ کیونکہ بغیر [illegible] کا قرحہ اور بدوں قرحہ [illegible] کے زیادہ
مستحیل ہوتا ہے اور جو قروح شرائین اور اوردہ سے تجاوز کر گئے ہیں انکی جہت سے قریب کے گوشت نرم وغیرہ میں ورم پیدا ہو جاتا
جیسے کنج ران میں ورم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور پس گوشت بھی سبب جیسے خارش کا [illegible]
اور بعضے یہی علت اسکی موجب ہوتی ہے خصوصاً اگر بدن میں حرارت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کہ اسوقت درد [illegible]
ہوتی ہے اور عفونت قرحہ کی پہنچتی ہے۔ لہذا واجب ہے کہ علاج بدن کا بذریعہ تنقیہ کے کریں اور جو [illegible]
نہ کر رہو نگی ہو اسکو استعمال کریں اور جب تک ورم کا تنقیہ نہ ہوگا اوسکے علاج کی امید نہیں ہو سکتی ہے اور اس علاج
اسکی بھی حاجت ہے کہ اسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرتے رہیں اگر تنقیہ بدن کا ہو چکا ہو اور تنقیہ کرلی
دقت بھی ایسی تدبیر کریں کہ ایذا قرحہ کو نہ پہنچنے پاوے۔ ایک حیثیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہے وہ یہ ہے کہ جب
دوا وغیرہ سے علاج قرحہ کا کیا جاتا ہے یا تو موافق ہوگی یا غیر موافق اور دوای موافق اگر فی الحال اوس سے کوئی اثر ظاہر نہ ہو لازم
ہے کہ اوس سے کسیطرح کی مضرت بھی پیدا نہ ہو۔ اور غیر موافق یا اس وجہ سے کہ اوسکا عمل ضعیف ہے اسکی پہچان اسطرح سے کرتے ہیں کہ
غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہے اثر اوسکے ضد کا ظاہر ہے مثلاً اگر بغرض تجفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہے افزونی مادہ کی اور [illegible]
زیادہ ہوتی جاتی خواہ کوئی اور فساد سوای ان دو فساد مذکور کے پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ اوس دوا کی قوت بڑھائی جاوے یا انحطاط
اس دوا کا اور وجہ سے ہو مثلاً اوس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہے اسکی جہت سے حرقت اور التہاب پیدا ہوتا
اوسوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کی جاوے اور اوسکے التہاب کو فوراً بجھا دینا چاہیے کسی مرہم سرد [illegible]
سے خواہ اس دوای ناموافق کی استعمال سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کمودت کو مائل ہو جاتا ہے اوسوقت معلوم ہوگا
کہ دوا قرحہ میں تبرید پیدا کرتی ہے اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخین پیدا نہیں ہوتی پس لازم ہے کہ اوسکی تسخین کی زیادہ
زیادہ کیجاوے۔ خواہ وہ دوای ناموافق ترطیب اور ڈھیلا پن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اوسوقت واجب ہوگا کہ اوسکی قوت قابضہ زیادہ
کیجاوے جیسے گلنار اور مازو وغیرہ خواہ اوس دوا سے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اوسکا تدارک ایسی دوا کریں جو ہم آگے
ذکر کرینگے خواہ دوای ناموافق قرحہ میں آکل پیدا کرتی ہے اور عمق اوس قرحہ کا زیادہ کرتی ہے جیسے آئندہ سطور میں اوسکا ذکر آتا ہے
لازم ہے کہ ایسی دوا کی قوت جلا توڑ ڈالی جاوے اکثر دوا اس سبب سے ناموافق ہوتی ہے کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص کی
حد افراط کو پہنچا ہو لیکن اوسوقت لازم ہوتا ہے کہ جو دوا مقام پر مستعمل ہو اوس کیفیت کی ضد مقابل ہو تاکہ مزاج اوسکا معتدل

ہو جای اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو **علاج قروح صدیدیہ کا** یہ قروح صالح استعمال ادویہ مجففہ کے ہوتے ہین کہ صدید سے قرحہ پاک ہو جاے اوسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ منبتہ لحم کا کرنا چاہیے اگر یہ قروح ڈھیلے ہون اور گوشت اوگانیوالی دوا کا استعمال کیا جای زیادہ زخم غائر ہو جاے گا اور عفونت بڑہ جاے گی اسلیے کہ اکثر ان قروح کے ضعیف ہوتے ہین بلکہ واجب ہے کہ پہلے انکی تجفیف کرلی جاے تاکہ انکے سختی پیدا ہو اوسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرنیوالی لگائی جاے اگر ایسی دوا کا استعمال ہوا اور رطوبت قرحہ کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جاے اوسوقت یہ دریافت ہوگا کہ اس دوا مین اتنی قوت نہین ہے کہ اس بدن مین جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اوسکی قوت مجففہ زیادہ کرنی چاہیے اور تھوڑی سی جلا کی قوت بھی اوسمین بڑہانی چاہیے مثلاً شہد کی آمیزش کرکے ادویہ قابضہ جیسے گلنار اور پھٹکری وغیرہ اور شرکت روغن کی بہت کرنی چاہیے اور اگر کوئی روغن اوسمین پڑے تو ایسا ہو جسمین قوت تجفیف کی ہوتی ہے ۔ اسیطرح اگر قرحہ کی خشکی حد افراط کو پہونچی ہو ادویہ تجفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیے اور جلا اور قبض کی قوت مین کمی کرنی لازم ہے اور اسمین ادویہ کو جالیہ ادویہ منبتہ لحم مین پاور رکھنا چاہیے ۔ اور ایک ہی دوا کے استعمال مین شدت اور تعاقب نہ کرنی چاہیے خواہ باوجود ظہور غلط اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا اوسکی مثل اثر پیدا کرنے والی دوا بار بار استعمال نہ کرنا چاہیے مثلاً دوا مین قدر حاجت سے زیادہ جلا نہ ہو اور اگر ہوگی عضو مقروح کو کھا جاے گی اور اوسکی لحمیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کریگی جو مثل اوس صدید کے ہے جو قرحہ مین پیدا ہو رہا ہے اور باوجود ظہور اس ضرر کے پھر معالج قوت جلا کی بڑہاتا جای یہی غلطی مراد ہے کہ جو ابھی ذکر ہوئی کہ اور اس کیفیت کی دوا قرحہ کو زیادہ گہرا اور زیادہ گرم اور مشابہ ورم کے اور مشابہ پکے ہوے خواہ ترچھے منھ کی کردیتی ہے اور جلد کو اس دوا کا استعمال سے ایک لذع ظاہر محسوس ہوتی ہے یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قرحہ کو خشک کرتی ہین انمین سے بعض ادویہ مین تبرید زیادہ ہوتی ہے جیسے بنگ اور افیون اور بیخ لفاح اور بعض ایسی دوا ہین جنمین تسخین زیادہ ہوتی ہے جیسے [illegible] اور زفت پس معالج کو لازم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور ترکیب مثلاً مرہم جو ہر مرض اور دوا کی [illegible] مرکب کرے ـــ جو دوائین صدید خواہ ریم کا تنقیہ کرتے ہین وہی دوائین ہین جو خشکی پیدا کرتی ہین جیسے پھٹکری اور مازو اور پوست انار اور قشار کندر اور مرداسنگ آرد جو خواہ سویق جو اور شقائق نعمان اور برگ درخت شجرۃ البحر [illegible] اگر برگ نیز تازہ خواہ خور تازہ کا ضماد کرین کہ سطح جوز کو پیسکر لگاتین خواہ اوسکے شراب مین جوش دیکر استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور رطوبت کو خشک کریگا بدون کسیقدر ایذا کے مرہم جید مرداسنگ کبھی ہمراہ سرکہ کے اور کبھی ہمراہ زیت کو استعمال کرین تاکہ پیپ ہو جاے بعد اوسکے [illegible] اور بیخ اور بلدی اور مازو اور گلنار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور اقلیمیا و فضہ سب کو پیسکر ملکر چھڑکین اور باریک پیسکر ہر دوا کے چھٹے حصہ برابر مرداسنگ مذکور ملاکر سب کو استعمال کرین ـــ وہ ادویہ جو قرابادین مین ذکر کیے ہین اونکا استعمال کرنا چاہیے ـــ اکثر مرہم وغیرہ فعولی کی حاجت سیال چیزون سے ہوتی ہے چنانچہ اوسکا بیان قروح خاصہ کے علاج مین ہم آینگے منجملہ اون سیال اور روان چیزون کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے پھٹکری کا پانی بھی چرک کو دھو ڈالتا ہے اور وجع اور تخفیف بھی پیدا کرتا ہے یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئے ہین بروقت ورم کے مفید ہوتی ہین ـــ اگر انکو مفرصہ کرین یا نہین پکاکر چرک کی دھونی مین استعمال کرین تجفیف اچھی طرح پیدا کرتا ہے جو شاید [illegible] اور

جو شاہدانہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے **علاج قروح وسخہ** کا وسخ کے معنی اوپر مذکور ہوچکے ایسے قروح کے علاج مین ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کرین جو قوی زیادہ ہو اور لذع بھی زیادہ پیدا کرے جسطرح قانون عام مین ہمنے بیان کیا ہے بعد ازان رفتہ رفتہ قوت گھٹاتی چاہیے مثلاً شیطرج ہندی اور زراوند ہمراہ شہد کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً علک البطم اور اوسکے مثل روغن گل خواہ روغن گاو ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے ایضاً آرد کرسنہ اور گیاہ جاوشیر کا استعمال یون سے مرہم ہندی اور سبز رنگ کا مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہون یا اوسمین اشق وغیرہ داخل کیجاوے اور مراہم قلیسوریا اور جو مرہم دقیق کرسنہ سے خواہ مرہم نمک اور قرص اسود اور قرص اخضر یعنی سبز جو بنام قرص حالس مشہور ہے خفیف ادویہ مین سے ایک یہ دوا ہے ورق زیتون اور شہد اور پھٹکری برابر ہموزن لیکر استعمال کرین خواہ سپیدا جیبد یعنی عنبر بید ہموزن اور جب وسخ زیادہ بڑھنے لگے اوسوقت فراسیون ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہے منجملہ ادویہ جیبدہ کے زیتون کلم یعنی نمک ملا ہوا اور یہی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ مین مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسی دوا کی بیمال کی پڑتی ہے جو وسخ کو دھو ڈالے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سبب دوا لیکن ہر وقت مرہم قروح کے مفید ہین **علاج قروح غائرہ اور بطروف اور مجالی** کا قروح غائرہ سے مراد گہرے قروح اور بطروف یعنی غار کے ہے اور مجالی یعنی جو زخم جو نظر نہ آوے یہ تینون اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہین اور گوشت کا بھرنا بدون زیادتی غذا کی ممکن نہین ہے اور بدون غذا کے زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہے اور اسکے بعد احتیاج اون دواؤنکی ہوتی ہے جنمین تنقیہ زیادہ ہو اور تنقیہ بھی کرین اور استعمال ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رکنے نہ پاوے بلکہ ہمیشہ جاری رہے اگر ایسا مقام ہو بسبب اتفاق پہنچے اور قرحہ کی جگہ عضو کے اوپر کیطرف ہو اور موہنہ قرحہ کا نیچے کی جانب مین ہو یہی مطلوب اور اگر اسکے برعکس اور اولٹا ہوا اور مریض کو تبدیل وضع بتکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہوجاوے جب بھی وہی فائدہ حاصل ہوگا گو اوٹھانا اور بٹھلانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا نہو اوسوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہوگا اسطرح کہ اوسکی جڑ تک چاک کرین یا چاک لیا کرین تاکہ گوشت یا اتنا بچکے سقدر ایسا باقی نہ رہجاے کہ اوسکی رطوبت کا نکلنا دشوار ہو یا کوئی راہ اور بھی چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کرین اوسکی جڑ مین اور جو موہنہ اوسکا پہلے سے ہے اوسکے علاوہ دوسرا موہنہ پیدا کرین بعمل جراحی اور دستکاری کے اور اس جدید موہنہ کے پیدا کرتے وقت حال مین عضو کے تامل کرین کہ اسکے موہنہ کے پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہین ہوتا ہے جب یہ موہنہ بنا چکین قرحہ کی بندش پٹی وغیرہ سے اسطرح کرین کہ موہنہ کی طرف سے شروع کرین اور جڑ کیطرف پہونچین یعنی وہ مقام جو نیا کھولا ہے اور پہلی صورت کی قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہے یعنی جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہین ہے اوسکی بندش جڑ کی طرف سے شروع کرکے موہنہ تک باندھتے جائین اور زیادہ ہمواری بندش کی دونون صورتون مین اوپر کیطرف درکار ہے اور اتنے زور سے بھی نہ باندھین کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہوجاوے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا موہنہ نکالنا ممکن نہو جس وقت قرحہ کا ریم وغیرہ دھویا کرین اور وہ فتیل جو منبت لحم ہین اونکو اندر وارد داخل کیا کرین اور جو فتیلہ باوجود قوت انبات کے چرک وغیرہ کو بھی پاک کردیتے ہین اونکا استعمال کرتے رہین تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے اونکی قوت انبات باطل نہوجاوے

اسلیے کہ دونون قوتونکا اجتماع اونکی قوت کو روکے رہیگا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے اور یہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور قنطوریون اگر قرحہ مین بھردی جاے عجیب النفع ہے اگر اوسکے بعد سوقوطون بعد اوسکے ایرسا اوسکے بعد آرد کرسنہ اگر مجالی کا تنقیہ کامل اور اچھی طرح دفع چرک وغیرہ نکیا جاے کبھی اونکی جلد مین التصاق پیدا نہین ہوتا لیکن اتنا ہوسکتا ہے کہ جلد مین خشکی پیدا کرکے اس حالت پر کردین کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہوجاے گہرے قروح اور چوڑے زخم اور کہف کا تنقیہ کامل دواؤن سے نہین ہوسکتا ہے اور نہ اونمین گوشت پیدا ہوسکتا ہے ہان اگر تر چیزون کے ذریعہ سے پچکاری وغیرہ مین بھر کر ڈالدیا کرین خواہ اونمین ہر وقت فتیلہ اور بتی رکھی رہے خصوصاً اگر انکی شکل ایسی نہو کہ فقط اونچا کرنے سے اونکی چرک اور ریم وغیرہ نکل جاے خواہ نچوڑنے سے وہ ریم اور چرک نچوڑ جاے خواہ دھونے کیوجہ سے اونمین صفائی پیدا ہوا کرے خصوصاً جب اونمین شراب ملا ہین خاکستر کا پانی بھی بہت قوت سے چرک کو دھوتا ہے مگر جو زخم چرک بہت کم رکھتا ہو وہ متحمل اسکا نہین ہوسکتا ہے آب دریا بھی اسی کے قریب ہے کہ چرک کو بھی دھوتا ہے اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے پھٹکری کا پانی غسال بھی ہے اور باانیہمہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہو اوسکا مانع بھی ہے۔ اگر ورم ہوگا انمین سے کوئی چیز قابل استعمال کے نہین ہے اور شراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہوگی بلکہ ضرر پیدا کریگی۔ ان سب قروح کی دوا کو مناسب یہ ہے کہ پٹی کے اوپر چھاپہ ہے ڈبوکر رکھی جاوین ایسی دوائین جسکی طرف عضو متقرح اپنے مزاج کی اصلاح مین محتاج ہو اور اون مرہمون کی قوت کی مقاومت کرسکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہین تاکہ موہنہ پر قرحہ کے وہ بھاہا رکھا جاے جسمین دوائے ضروری الاستعمال لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت اوسمین سے کم برابر آوے پھر اوسکے جو اعضا ہین اونمین آرام اور سکون پیدا ہو اور اکثر قرحہ سے بذریعہ نچوڑنے کے جو بندش کے زور سے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے نچوڑتا ہے دفعۃً رطوبات کثیرہ برامد ہوتے ہین بعد ازان خشک ہوجاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے **قروح کے کیڑون کا علاج** عصارہ فودنج نہری قروح کے کیڑون کو بہت ہی نافع ہے اور جو دوائین کان کے کیڑون کے واسطے کتاب سوم مین مذکور ہوچکین اونکو اوسی مقام پر ملاحظہ کرو **قروح مین گوشت پیدا کرنے کی تدبیر** جب تک تنقیہ قروح کا نہوئے ہرگز گوشت اوگانے والی دوا کا استعمال جائز نہین ہے اور جبتک بطرف قرحہ کو غذا جدید کا جذب نہوسے اور اگر غذا قرحہ کی مقدار قلیل ہو اوس تک پہونچیگی جب قرحہ چرک وغیرہ سے پاک ہوجاے پھر کوئی دوا لذاع او رجالی اوسپر لگانی درست نہین ہے کیسے ہی قروح کیون نہون اور کسی مقام پر کیون نہون واجب ہے کہ استعمال ادویہ منبتہ لحم مین وہ دقیقین جو ہمنے اوپر بیان کی ہین سب کا لحاظ رکھین کہ زیادہ رطوبت پیدا نہونے پاوے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو تدبیرین قروح صدیدیہ کے باب مین مذکور ہوچکی ہین اونہین پر عمل کرین مگر وہ تدبیر فقط اسی غرض سے نہین ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہوجاے اور اونمین خشکی پیدا ہو اور بس بلکہ علاوہ ان دونون باتون کے یہ بھی غرض ہو کہ اوسمین گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ اور خشکی نہوگی گوشت کیونکر پیدا ہوگا غرضکہ اون چیزون سے جو قرحہ مین خشکی زیادہ نہ کرین اول تو یہ ہے کہ اوسے بہت دیا کرین اور روغن اور موم زیادہ کرین اگر دوا بطور مرہم کے مستعمل ہو اور اگر تغلیظ مادہ کی کرین خواہ اوسکے خاثر کرنے کی تدبیرات کرین اور چکنائی دوا کی کم کرڈالین اور مقدار دوا کی زیادہ کردین ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور شہد بھی ان ادویہ مجففہ مین زیادہ کیا جاتا ہے۔ گوشت پیدا کرنیکی غرض سے مرہم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر مین پیدا کرتا ہے اور ذرور کے استعمال سے اگرچہ پیدا ہونا گوشت کا دشوار ہے مگر جلد پیدا ہوتا ہے تاہم کبھی ذرور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ دونون تدبیر یکجا کردین پہلے ذرور چھڑکین

اور گرد اوسکے مرہم لگائیں اور شراب خصوصاً شراب قابض **دوای جید جمیع قروح کی** جس دوا سے دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا ریم وغیرہ سے اور تقویت پیدا کرنا سب فائدہ اوس سے ہوتے ہیں اونکو ہمنے باب جراحات میں اور ادویہ منبتہ لحم کے ذکر کردیا ہے اور اب مناسب ہے کہ اونمیں سے جو جو ادویہ اچھی اور اس مقام کے لایق ہیں اونکو بیان کریں — سرمہ سوختہ اور انزروت اور سریشم ماہی اور علزون سائیدہ اور توبال سار پورقان اور الابان محرق اور ابار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اور لوف اور سعد خصوصاً واسطے حرک کے ناگرموتھا اور جعدہ بہت قوی ہے اور قنطوریون سے بڑھکر کوئی دوا نہیں ہے اور آبگینہ سوختہ بھی عجیب النفع ہے کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اوس سے حاصل ہوتا ہے **علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ کا** قاعدہ کلی علاج جمیع قروح متاکل اور خبیثہ کا یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کریں یا اوس عضو خاص کا تنقیہ جسمین قرحہ ہے بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسد سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اسطرح پر کہ اوسمیں پچھنے لگائیں اور جونک لگائیں اور اوس عضو کا مزاج بذریعہ طلا وغیرہ کے بدل دیں اور غذای صالح اوسکی تجویز کریں اور اسمیں بیقدر تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دیں اسلیے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح میں فساد زیادہ بڑھتا ہے کبھی تاکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہے کہ قطع کرنے عضو کی ضرورت ہوتی ہے — جس قرحہ میں تاکل اور عفونت نہ ہو اوسکو آب سرد کی تنطیل خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب عصی الراعی کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ میں حرارت نہ ہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہوا بروقت حرارت قرحہ کی اسیطرح اور بھی میاہ باردہ کا نطول ایسے وقت میں سودمند ہوتا ہے بشرطیکہ ان نطولات میں قوت تجفیف کی بھی ہو — اگر قرحہ میں عفونت ہو تو آب دریا وغیرہ سے نطول کرنا چاہیے اور ادویہ جنکا ذکر ہم کرینگے قروح متعفنہ کے بیان میں اونسے نطول وغیرہ کریں پھر بالنہمہ عمدہ علاجات ایسے قروح کا استعمال قوابض مجففہ کا ہے جو تبرید بھی پیدا کریں جیسے پوست انار اور عدس اور برگ مصطکی اور تخم گل اور شوکہ مصری اور حب الآس اور وہ نطولات جنمیں یہ ادویہ داخل ہوں اور انکی تقویت کیجئے شب اور زاج وغیرہ سے کی ہو اسیطرح ضماد برگ حماض اور حماض کی شاخوں کا شراب میں جوش دیکر خواہ ضماد طین رومی سرکہ خواہ سکنجبین میں گوندہ کر یا کدوی خشک سوختہ اور بارتنگ وغیرہ ہمراہ سویق کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ وغیرہ میں ملاکر **علاج قروح متعفنہ ردی کا** ان قروح ردی کا علاج اصلی یہی ہے کہ بدن کا تنقیہ کریں اور اسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی تنقیہ کریں وہ کی تنقیہ خاص ہو جو از قسم محجمہ وغیرہ ممکن ہو اور پھر استعمال طلا کا واسطے اصلاح مزاج کے بموجب بیان بالا کے کریں اور غذای جید کا استعمال کریں اور اسکے علاج میں سستی نہ کرنی چاہیے جتنا یہ قرحہ کہنہ ہوگا اوسیقدر اسمیں فساد اور شر زیادہ بڑھیگا اور ایسی تدبیر سے جو ورم گرم پیدا کرنے والی ہے اس قرحہ کو محفوظ رکھیں تسکین ایسی قرحہ کی بنگ اور سویق وغیرہ سے بھی اچھی طرح ہو سکتی ہے اور ایسی قسم کے قروح میں جب فساد بافراط پیدا ہو جاوے کبھی اونکا استیصال اور بیخ دین سے دور کرنا بذریعہ آگ کی داغ دینے سے ضرور ہو جاتا ہے خواہ کسی دوای حادہ سے یا کاٹ ڈالنا کہ سوای گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہے سوای اوس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہے اور رنگ بھی اوسکا گوشت صحیح کا ہے اور سوای استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خرابیوں سے پاکیزہ ہے کچھ باقی نہ رہے — دوای حادہ جمیع خراب گوشت ناقص وغیرہ کو کھا جاتی ہے اور نکال کر باہر پھینک دیتی ہے اور اس دوا سے جو الم اور ایذا پیدا ہوا اوسکا تدارک روغن زرد رکھنے سے کیا جاتا ہے کہ وقتاً فوقتاً رکھتے ہیں اور بستے لیتے ہیں ایسے قروح اگرچہ بعد تنقیہ ہو چکے ہوں اور اچھے ہو گئے ہوں جب بھی ردی اور خبیث ہوتے ہیں اور کبھی محتاج اسکے ہوتے ہیں کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالیں تاکہ عفونت سے محفوظ رہے — جو نطولات ابھی مذکور ہو چکے اونمیں سے آب دریا اور جو بابہ فواصیر میں مذکور ہیں ان قروح کے واسطے بکار آمد ہیں — قروح وغیرہ

اور اقسام قروح کے سب میں یہی قاعدہ ضروری ہے کہ بعد استعمال دوا کے چند روز بحال خود چھوڑ دیں تا کہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور بار بار اسکا کھولنا اور باندھنا نہ چاہیے جو ادویہ خاص قروح متعفنہ کی ہیں جیسے دقیق کرسنہ یعنی مٹر کا آٹا اور ہمیں کسیقدر پھٹکری یا گوشت مچھلی نمکین کا جو مقدد ہو یعنی نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسیقدر ثلث جزو اور زراوند اور بیخ کرنب بیخ چقندر بیخ قثاء الحمار تخم کتان جو ہمراہ قلقدیس یعنی سبز پھٹکری اور حاشا کے پیسی جاوے خواہ زبیب یا انجیر یا برگ انجیر یا نطرون اور زنبیرہ اور آرد جو ہمراہ شہد کے اور ضماد بصل الفار یعنی پیاز کی جڑ شہد میں اور کرنب تنہا شہد میں خواہ کدو خشک اور برگ زیتون تازہ **دوائی مرکب** زراوند دحصّہ شفتالو ایک ایک جزو زنگار نصف درہم ان دواؤں سے نطرون پانی کے ذریعہ سے مثل قوام شہد کے طیار کریں کبھی احتیاج اسکی تقویت کی عصارہ قثاء الحمار اور سوری یعنی سرخ پھٹکری سی ہوتی ہے اور خشک قرا و صبر ڈالتے ہیں ایضاً زراوند اور بازو اور زفت برابر لیکر اسطرح طیار کریں کہ اوسکو پورا سرکہ میں بوزن نصف تو طولی کے پختہ کریں تا کہ تمام سرکہ جل جاوے بعد اسکے اوسکی سلائی سی بنا کر قروح پر لگاویں ایضاً قلقطار اور زاج ہر ایک بیس بیس جزو افیون جدید ۱۲ جزو بازو جس میں سوراخ نہ کیا ہو آٹھ جزو خواہ نمک جرشدف یعنی نمک سوختہ کا نمک ایک جزو پھٹکری یمنی ہوئی اور برادہ نحاس اور قیسور سوختہ نصف جزو ہر ایک ہم حصہ انزروت اور [illegible] اور بازو اور زنگار اور زراوند کسیقدر علک البطم کے ہمراہ ملا کر بنا لیں تا کہ اوس میں لزوجت اور چسپ پیدا ہو اور کچھ آگ کے [illegible] استعمال کریں یہ دوا انتہا بہت مجرب ہے [illegible] ایک آب نارسیدہ ۱۲ جزو پھٹکری ۱۲ جزو پوست انار [illegible] کندر اور بازو ایک ایک [illegible] موم ایک [illegible] ایک طولی زیت [illegible] دوسری دوا بھی [illegible] سوختہ [illegible] کے ذریعہ سے خاک کیا ہوتا یا جلا ہوا [illegible] اقلیمیا [illegible] دو دو درہم [illegible] رسناج [illegible] اس ہر واحد [illegible] درہم [illegible] والی چیزونکو [illegible] مناسب [illegible] کے اور [illegible] والی دوائیں [illegible] طیار کریں جالینوس و غیرہ نے اس **دوائی مفید** کے اجزا جمع کیے ہیں توبال نحاس [illegible] ایک اوقیہ موم نصف رطل [illegible] ڈیڑھ اوقیہ بطور مرہم طیار کریں یعنی پینے والی چیزونکو [illegible] والی چیزونکو گھلا کر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اوسی طرح کریں اس جگہ اطبا [illegible] کیا ہے کہ [illegible] دعاتیس کو مخلوط کریں اور جالینوس نے اسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہے — اگر یہ قروح مثلاً مقام ذکر پر واقع ہوں اور یہ دوا کاغذ سوختہ اور دوائے اندرون اور کدو خشک جلا کر اور صوف [illegible] جلا کر یا ضماد برگ [illegible] خواہ برگ و لب یعنی چنار سوختہ کا استعمال کریں

علاج قروح عسیرۃ الاندمال اور قروح جرد نیہ

کا پہلے واضح ہو کہ بعضو قروح بدشواری مندمل ہوتی ہیں یہی قروح ہیں کہ متاکل و متعفن ہوں جیسے ایک عام چیز دو خاص کی متصور ہوتی ہے اسلیے کہ قروح متاکلہ و متعفنہ پہلے ہیں یہ قروح عسیرۃ الاندمال پہلے نہیں ہیں اور ایک ہی حال پر بہت تک رہتی ہیں اسطرح یہ قروح تو اسی ہی الگ ہیں لیکن یہ قروح مرکب ہوئی ہیں خلاصہ یہ کہ جو قروح متعفن خواہ متاکل خواہ [illegible] ناصور کے ہو عسیرۃ الاندمال ضرور ہو گا اور کچھ ضرور نہیں ہے کہ جو عسیرۃ الاندمال ہو وہ متعفن [illegible] بھی ہو قروح جرد نیہ وہی قروح ہیں جنکا فساد درجہ ثابت کو پہونچ جاوے اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس معلوم ہو ایسے قروح کی علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سبب قرحہ کا رداءت مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہیں پس غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت میں اور اگر قلت خون کی سو جب ان قروح کو ہو غذا

کثرت کرنی چاہیے اور غذا سے جید ہین لو کرنا چاہیے ۔ پھر اگر سبب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلا پن ہو خواہ زیادہ چرک پیدا ہونیکی وجہ سے پیدا قروح پیدا ہوئے ہون جو علاج خاص ترہل اور وسخ کا وہی کرنا چاہیے اور اگر بسبب یبوست زائد کے قرحہ پیدا ہوا ہے اور ابھی تک حد ناصور کو نہین پہونچا ہے بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم کے بخارات عضو متقرح مین پسینا پیدا کرین اور اوسکی تکمید اور سرخ رنگ کرنا اور انتفاخ یعنے پھلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اوسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نکرنی چاہیے اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہین ہے اور نہ مناسب ہے کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کرین گے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھنچیگا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کی دوا ایسی لگائین جسمین تجفیف کم ہو کبھی فقط نیم گرم پانی مین تر کیا ہوا کپڑا رکھنا کافی ہوتا ہے اور کبھی احتیاج قرحہ کی کھجلانے کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اوس عضو سے اور اوسی عضو کی مالش اور استعمال مراہم جاذبہ جسمین زفت یعنی رال پڑی ہو۔ اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گردپیش کے گوشت وغیرہ کی ہو اوسکا علاج بذریعہ کھینچنے وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہے اور خون فاسد اوس مقام کا سب نکال ڈالین اور بذریعہ مجففات کے تدارک کرین اور اگر قرحہ بڑھنے کا از قسم دوالی کی ہو اوس قرحہ کو قطع کر ڈالین اور خون اوس سے روان کرین اور طول مین چاک کرین کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور امتلا بدنی ہو ابتدا فصد سے کرین اور خلط سوداوی کا استفراغ کرین اگر خلط سوداوی موجود ہو بعد ازان بطرف دوالی کے متوجہ ہون اور اوسکے سے بھی خون بقدر امکان نکالین تاکہ ایسا نہو کہ دوالی سے تعرض کرنے مین قبل تدبیر مذکور کے وہ ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت زیادہ سخت ہے بعد اوسکے جراحت کا علاج کرین جو دوالیہ کی وجہ سے عارض ہوئی ہے اور اوسکے بعد علاج قرحہ عسیرۃ الاندمال کا کرنا چاہیے اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہے اور یہ ضعف بوجہ سوء مزاج کے پیدا ہوتا ہے لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہین ہو سکتا ہے بلکہ وہی سوء مزاج جو بحد افراط ہوا اور اوس اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب اوس عضو کے ہے حرارت خواہ برودت سے جو چیزین تابع مزاج کے ہوتی ہین تحلل مفرط یا تکاثف زائد از حد اور پہلی صورت یعنے تحلل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت کے ہوتا ہے اور تکاثف بیشتر تابع برودت اور یبوست خواہ فقط یبوست کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ موجب اور سبب کا علاج کیا جائے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اوسکا استعمال کرین اکثر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو جذب کرتی ہو خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کے علاج مین احتیاج مبردات قابضہ کی ہوتی ہے اور اگر سبب قرحہ کا ناصور ہوا اوس وقت خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سبب قرحہ کا اوس ہڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہو ہڈی کو کھولکر اور نمودار کرکے دیکھین اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کی ہڈی پر لگی ہے اور وہی باعث دوام قرحہ کا ہوا وسی کو چھیل ڈالنا چاہیے اور پوری مقدار اوسکی الگ کر دین گے اور اگر کوئی شے جداگانہ اسکا سبب ہو خود ہڈی کو کاٹ ڈالین گے اور اور وہی تدبیر کرین جو باب استخوان مین بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہتا ہے ایک لڑکے کے سینے مین ناصور پڑ گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان قص تک یعنی وہ ہڈی جو وسط مین واقع ہے پہونچ گیا تھا مین نے استخوان سرسینے کو کھولا اور جمیع اشیا از قسم جلد وعروق وغیرہ جو گرد اوسکے ہین سب کو چاک کرکے دیکھا تو اس ہڈی مین فساد آگیا تھا اب ضرورت ہوئی کہ اوس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اوس ہڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ غلاف قلب اوسپر مستقر تھا اس بات کو دیکھنے سے نہایت درجہ رقت قلب عارض ہوئی اور اوس فاسد ہڈی کے دور کرنے اور کاٹ ڈالنے کو

کو بہ نظر ضرر قلب کے ہرگز جی نہ چاہا اور دردوالے نے اجازت نہ دی اور جو جھلّی اوس ہڈی کو ڈھانپے ہوئے تھی اندر کی طرف سمجھو اوسکے بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ یہی تھا اور مجھ کو مرکوز خاطر تھا کہ جس طرح ممکن ہو یہ جھلی محفوظ اور بجائے خود سلامت رکھی جاسکے حالانکہ جو چیز اس ہڈی سے بطرف استخوان سینے کے ملی تھی وہ بھی سڑ گئی تھی پھر جالینوس کہتا ہے کہ جب مین قلب کی طرف دیکھتا تھا اوسکی جھلی کا حال بھی یہی تھا جو بنظر ظاہری استخوان سینہ کا دیکھا گیا تھا آخر بیماری مین نے اوس ہڈی کو مع متعفن چیزون کے کاٹ کر جدا کر ڈالا اس جراحت سے اگرچہ گمان غالب یہی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ رہیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہاں پر پھر ویسا گوشت صحیح پیدا ہوا اور ایک دوسرے سے متصل ہو کر قلب کو بھی اوسنے ڈھانپ لیا اور جسطرح پہلے سر غلاف قلب کا دل کے چھپانے اور پوشیدہ کرنے مین کام دیتا تھا اسی گوشت نے وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کے یہ بھی کہا کہ ناسور اور زخم کچھ اون جراحات سے بڑا اور خوفناک زیادہ نہ تھا جن زخمون سے سینے مین سوراخ پڑ جاتا ہے (مراد اوسکی شاید یہ ہوگی کہ اون زخمون سے بیمار بھی اکثر بچ جاتے ہین) اور مین کہتا ہون جب قروح متعفن ہو جائین اور کہنہ ہو جائین رای نہایت یہی ہے کہ سینگی کے ذریعہ سے خون اونکا بہا دیا جاوے جسقدر مناسب اور لایق اونکے ہو جو دوائین مختص واسطے عسر اندمال کے ہین اور اکثر حالات مین بکار آمد ہوتی ہین وہ یہ ہین توبال نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور توبال سابورقان اور توبال سائر الحدید یعنی لوہا اور لصاق ذہب یعنی سونے کا مرہم جو زخم کے اچھے ہونے تک نہ چھوٹے کہ ان ادویہ سے قیروطی بناتے ہین اور قلقطار اور زاج اور چیزین اسکے مشابہ ہین مع اون چیزون کے جو مانع کھنچنے مادہ کے طرف عضو متقرح کے ہین اگر مادہ کھنچ گیا ہو جیسے پھٹکری اور زاج ایک جو دوا ایسی ہے کہ اوس سے قروح عسیرۃ الاندمال کا علاج کرتے ہین اقلیمیا اور لزاق ذہب یعنی سونے کا وہ مرہم جو زخم کو اچھا کرکے چھوٹے اور شب یمانی ہر ایک سے آدھا جزو زنگار سوختہ نحاس ہر واحد ایک ایک جزو صمغ سرو چار جزو موم اور روغن بقدر مناسب حال اور وقت کے ہو ایضاً قلقطار اور اقلیمیا کو آب دریای شور مین سرد کرکے خواہ آب انگور مین یا شراب مین بجھائین اور پھر جوش دیا گیا خفیف جوش دیا ہو بحسب مزاج عضو متقرح کے اور بعد بجھانے کے قلقطار اور اقلیمیا کو اس پانی مین ڈالین اور دھوپ مین رکھیں گرمیون کے دنون مین اور جب خشک ہو جائے بعد صاف کرکے جدا کرین مگر اسکا خیال رہے کہ آب دریا کے پانی کا نمک اوس پر جم نہ جاوے ورنہ شوریت سب جدا ہو جاوے گی ایضاً نحاس محرق اور ریتا بنج اور ملح اندرانی ہر ایک سے دو درم اور روغن بقدر کفایت کہ ان قروح کو اور ناسورون کو بھی مفید ہوتی ہین جسوقت وہ ادویہ خشک ہو گئی ہین ڈالی جاتی ہین ازانجملہ آٹا اور زنگار سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی اور ان مختلف چیزون سے ایک ایک چیز جس وزن کے لائق ہو وہ لے کے براوہ مس اور براوہ آہن پھٹکری کے پانی مین ڈالین اوسکو سرخ مٹی جیسی گل وغیرہ کے گل حکمت کرکے تنور مین جلائین اور بعد جلانے کے نکال کر خوب سا پیسین اور بطور ذرور کے استعمال کرین یا مرداسنگ ملا کر مرہم طیار کرین صفت مرہم اور یہ مرہم بھی جیسے مرداسنگ سفیدہ ہر ایک من اور موم اور زیت چھبیس مثقال زنگار سولہ مثقال اور سرداتی چالیس مثقال براوہ رائج مرداسنگ چالیس مثقال مفردات اور قرابادین کو اور رائج کے معنی مفصل بیان ہو چکے ہین روغن کہنہ مین پہلے مرداسنگ اور ذہب اور زنگار کو ڈالین بعد ازان باقی ادویہ کو داخل کرین ۔ ایضاً تنور کی پھٹکری اور خاکستر شبہ یعنی ردی کی خاک اور قلعی سوختہ مغسول اس سے مرہم طیار کرین روغن آس ملا کر اور ضرور اس مرہم کو مرداسنگ سے قوام دینا چاہیے

اوسکا طریقہ یہ ہے کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دو اوقیہ بہ نرمی ملاکر اسقدر حرکت دین کہ مرداسنگ اسمین آمیختہ ہوجاوے اور گاڑہا ہوکر ملجاوے اور سوختہ خواہ اور قروح خبیثہ کے واسطے یہ دوا ہے قشور نحاس زنگار آہک مغسول جو اچھی طرح دھویا گیا ہو ان سب سے ذرور طیار کرین خواہ شب یمانی سے پیسکر ذرور طیار کرین یا زوفا چار جزو قطران دو جزو اس سے ذرور بناتے ہین اور پہلے زخم مین شہد آلودہ کرین اوسکے بعد اس پر ذرور کو چھڑکین قشور نحاس دو جزو شب یمانی دو جزو قیر دہلی دس جزو اور شنا مرا ہو جسکو زبان ہندی مین بھی مرد سنگ کہتے ہین) دھوپ مین مالش کرین اور بعد ازان استعمال کرین یا سپیدہ پھٹکری آٹھ جزو قشور نحاس ملح اندرانی کندر زنگار پوست انار ہر ایک سے دو جزو نورہ ایک جزو موم دس جزو اور دو ثلث روغن آس بقدر کفایت کے ایک مرداسنگ زیت ایک ایک اوقیہ زرد اندازد سے سوراخ کیا ہوا ایک ایک اوقیہ افتیمون ایک اوقیہ زفت کندر دو دو اوقیہ آگ پر چڑھا کر لطوخ طیار کرین اور سرگین کی جڑ سے ہلاتے جائین **علاج نواصیر کا اور اون جلد قرحونکا جو سپید ہون** نواصیر کی ماہیت اور اوسکے احکام جو مقام حدود مین بنا تہے وہ سب بیان ہوچکا اب جو تدبیر اوسکی علاج مین درکار ہے اور اوسکی صدید اور ریم نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جو رطوبات فاسدہ نواصیر سے نکلتے ہین اونمین لطوبہ ثقبیہ یعنی اونکا اینٹے خواہ پاک کرکے اور جسطرح باسانی اونکا اخراج ہوسکے اوسکا ذکر بھی کسیقدر اوسکے بیانات مین کیا گیا ہے۔ اب علاج خاص نواصیر کا بیان کرتے ہین نواصیر کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہے اسلیے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہین اور بعض کہنہ اور سخت ایسے ہوتے ہین کہ اونکے دار اور تہ گاف گوشت تک پہونچ جاتے ہین اور زیادہ تر اونکا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے یہ اقسام نواصیر کے بدشواری قبول علاج کرتے ہین ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جسقدر غار اور راہ سپید کی اونکی جہت سے واقع ہوئے ہین پہلے اوسکو بذریعہ قطع بتر کے اطراف اور جوانب سے دور کرڈالین چھری وغیرہ سے خواہ آگ مین جلاکر اوسپر داغ دیکر خواہ کسی دوا تیز کے ذریعہ سے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر ناسور تہ تک پہونچکر واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف سے قریب ہو اور بیشتر مریض کا میلان خاطر اسی طرف ہوتا ہے تا اسکے یہ علاج کیا جاوے اور جسقدر مرض ابتدا اور انتہا کو پہونچتی ہے اوسکی برداشت کیا جاوے اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تخفیف کرین اور جسقدر چربی بتر کے گوشت کی سیاہی کی اندر کی طرف دور کرین اور گوشت کو باقی رکھین اور خشکی اوس مردار گوشت مین پیدا کرکے اندمال کی تدبیر کرین اور تھوڑی دیر تک اوسی سے نکال چھوڑ دیا کرین سینے دین اور اسی زمانہ مین اگر چہ اندمال تام حاصل نہو لیکن کوئی اور قسم کی تدبیر کرین جسمین شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنیکا ہو جاسے کہ پہلا ناسور کو گوشت فاسد سے پاک کرین اور جو جو لطوبہ سکے فاسد نظر آتی ہو اوسے الگ کرکر اوسکے اندر خشک دواؤن کو بھرے اور تھوڑے تھوڑے دنون تک اسیطرح چھوڑ دے کہ وہ زخم سحال ختم کی باقی رہیگا بشرطیکہ پھر کوئی سوء تدبیر اور خطا از قسم امتلا اور رطوبت فرج خواہ رطوبت بالائی کی خارج سے اوس تک پہونچے خواہ پیشتر کی شکل ایسی بڑی نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ پہونچاوے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جسکی وجہ سے جذب رطوبت بطرف زخم کے ہوجاوے خواہ کہانسی بیقراری کے طور پر اوسکو یا جنبش بدن مین ایسی پیدا ہو کہ مضرت پہونچا سکے۔ نواصیر کے قطع اور استیصال کا علاج یہ ہے کہ اگر نواصیر کہنہ اور خبیث ہو اوسکی دوا سوای قطع بد گوشت وغیرہ سکے خواہ داغ دینے سے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہین ہے چنانچہ ہم آیندہ بیان کرتے ہین اور جو نواصیر ٹیڑھی اور اوسکی سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور پیچ پیچ ہین اوسے چاک کرڈالنا چاہیے اور داغ لگانے مین شناخت اسکی بھی ضرور ہے کہ یہ داغ کہان تک پہونچیگا اور اوسمین احتیاط اور حذر بھی ضرور ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ ایسا داغ لگایا جاوے کہ جڑ سے یہ نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادہ کے جیسے نورہ اور نوشادر اور زرنیخ اور کبریت اور زنجار

کشتہ پارہ بھی نہیں ادویہ میں داخل ہے اور انہیں ادویہ میں داخل کیا جاتا ہے اور برادہ آہن اور نصف وزن اوسکی سجی اور پارہ اوسکا نصف چونا لیکر قدر الاثال میں تصعید کرتے ہیں اور اس تصعید سے پارہ اوڑکر قریب گردن اوس دیگ کی جو شدہ وصل کرکے آگ پر چڑھائی گئی ہے منخنق ہوجاتا ہے اور بار بیخ خواہ پارہ تصعید و نہین جب ادویہ مجففہ مذکور ملاکر تصعید کریں خاک ہوجاتا ہے جیسے ارباب اکسیر کی کتب میں مفصلا اسکا بیان ہے اور مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے خصوصا نواصیر کے علاج میں کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم کا ہے داخل کرکے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہیں کہ اونکا ذکر مبالغہ سے خالی نہیں بہرحال اجزای مذکورہ بالا میں یہ خاک سیماب کی بھی داخل کرکے جب استعمال کرتے ہیں ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو بریان کرکے خصوصا وہ چیز جو مثل چربی کے ٹھری اور زخم کے گرد گوشت کی ہوتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور گوشت سے جدا کر دیتا ہے پھر اوس فاسد چیز کو کلبتین کے ذریعہ سے پکڑ کر نکال ڈالیں اور ہمیشہ اسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہیں جب تک کہ سب فاسد چیز نکلجاے اور فقط گوشت مردار باقی رہجاے اور ہمیشہ روغن زرد اوس عضو پر چھڑکتے رہیں تاکہ درد میں تسکین پیدا ہو اور بعد ازان قروح کا ایسا علاج کریں جو ناصور تر و تازہ ہوجاتا ہے کہ پہلے اونکو ادویہ قویہ سے دھو ڈالیں اور قطران سے بہتر کوئی دوا دھونے میں مستعمل نہیں ہے اور آب خاکستر اور آب دریای شور اور آب صابون جسمیں زرنیخ اور نوشادر ملا ہو اور جو پانی زرنیخ اور نوشادر سے بذریعہ تصعید کیا جاے بوقت خشک ہونے دونوں کے خواہ دونوں کو قند اور تر کیے ہوں کہ یہ اسقدر کہ سیلان میں آجائیں اور روان ہونے کی نوبت پہونچی اسیطرح جسمیں سجی اور چونہ پوست بیضہ کا اور نورہ یعنی چونا کہ اس سے بھی تنقیہ ناصور کا کیا جاتا ہے جب دھونے کے بعد چرک وغیرہ سے ناصور پاک ہوجاے اوسپر دوای خردہ یعنی جسمیں پھر زرنیخ شریک ہو اور مرہم زرنیخ سوختہ و غرب یعنی ناصور چشم کو بہت نافع ہے اور دوای جالینوس جسمیں کا عفص پڑتا ہے اور جو ادویہ مرکب اج اور قلقدیس اور نحاس محرق سوختہ اور زنگار اور سوا اسکے قنطوریون اور دقیق کرسنہ اور ایرسا اور سوسو مفسوطون — تجربہ ہے اسقولوقندریون کی جڑ بھی مفید ہوتی ہے کہ جب ناصور کو اس سے بھردیں فورا ابھر جاتا ہے اسیطرح اگر خربق سے ناصور کو بھر دیں اچھا کر دیتی ہے بشرطیکہ تین روز تک دوا کو اوسیطرح بھری رہنے دیں اسیطرح سوری اور اسیطرح عصارہ قثاء الحمار ہمراہ علک البطم یا عصارہ بیخ محروث یعنی بیخ الحذر اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ انجبار اور قلقدیس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ لڑکونکا بول جو سن صبی کو پہونچے ہوں یا سن طفولیت کو پہونچے ہیں اور ایک کھرل میں پیتے پیتے قلعی کے دستہ تا اینکہ گاڑھا ہوکر سوکھ جاے ایسی دوا کو اہل اسکندریہ استعمال کرتے ہیں بیخ جاوشیر پھٹکری بریان اور قلقطار اور زنگار اور شب یمانی ہر ایک سے ایک جزو ذراریح نصف جزو اس سے ذرور طیار کریں خواہ مرہم بنائیں یا ہمراہ خل یعنی سرکہ کے جسمیں ذراریح کو لگایا ہو اور بعض نسخوں سے ذراریح کو حذف کر دیا ہے اور داخل نہیں کرتے اور کبھی اوسکے ہمراہ شہد ملاتے ہیں ایضا صبر اور مرداسنگ اور زنگار اور سفیدہ اگر اسکو جلا کر خاکستر کر لیا ہو وہ زیادہ قوی ہوگا اور آلیمیں مخلوط کرکے استعمال کریں ایضا اور یہی ادویہ قوی ہیں جنکو ہم نے قروح عسیرۃ الاندمال کے باب میں ذکر کیا ہے جب گوشت جیسا اور اچھا نمودار ہوجاے اب وہ ادویہ مستعمل ہونگی جو چسپیدگی پیدا کریں اور گوشت نیا اوگائیں اور اگر اوسکے قریب ہڈی ہو اور فاسد ہوگئی ہو واجب ہے کہ اوسکی اصلاح کرکے علاج کریں اور جب رطوبات صدیدیہ کم ہوجائیں اور بطور بدہ کے رطوبت براید ہونے لگے اب شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا **جراحات پر گوشت زائد کا بیان** جو گوشت زخموں پر زائد ہوتا ہے اوسکا علاج محتاج ادویہ جالیہ مجففہ کا ہوتا ہے اور جسقدر ان دواؤں میں لذع کم ہوگا اوسیقدر خوب ہی واجب ہے کہ اس گوشت کو کم کرنے میں طبیعت

بدنی سے معاونت طلب کی جاے جسقدر سنے گوشت کے پیدا کرنے مین طبیعت کو اعانت درکار ہوتی ہے اسلیے کہ نیا گوشت پیدا کرنا خود فعل طبعی ہے اور اوسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہے فقط دواے اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون شرکت دوا کے مخالف فعل طبیعت کو صادر ہوتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ ایسے وقت زیادہ اعانت پر معتمد علیہ فعل دوا کا رہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیے جاتی ہین جب تک پورانی نہون اور تازہ رہین جب ہی تک اونکا اثر باقی رہتا ہے اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ رہ سکین چاہیے کہ اونکی حفاظت بذریعہ تشمیس اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ مین کی جاے — اکثر اطبا اس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہین اور میرے نزدیک کچھ چندان ممدوح نہین ہے اور نہ مین اس راے کو صحیح جانتا ہون بلکہ اوس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیان اوسکی طیار کرنی حفظ قوت کیواسطے کافی اور وافی ہے — اور جو بعض آدمی کہتے ہین کہ بقاے قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے تیزاب زرنیخ خواہ لہسن کے پانی یا عرق سرکہ کی ہوتی ہے یہ تجویز ناروا ہی ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہوجاتی ہے اور ہواے مفسد ادویہ کو افساد قوت پر معین ہوتی ہے — جو دوا زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح باقی رکھتی ہے — وہی دوا اس کام مین زیادہ مفید ہو اور یہ فائدہ کچھ بنظر قوت اوس دوا کے نہین ہے بلکہ اسلیے کہ قوت مین کبھی دواے لطیف زیادہ ہوتی ہے مگر دواے غلیظ چونکہ ہوا اور اخلاط مزاج سے منفعل کم ہوتی ہے اور اوسمین تغیر کم پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے اوسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے یہ ادویہ جیسے قشور نحاس اور صدف سوختہ اور دونون قسمین قنفذ یعنے خارپشت کی جلی ہوئی مع گوشت کے گو قنفذ کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو مقدار مناسب سے گھٹتی زیادہ ہے مجملا ادویہ معدودہ کی زہرۃ البحر بھی یہ ایسا ہے اور اوس سے زیادہ قوی سرخ ٹھیکری اور [illegible] اور قلقطار اور زاج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذع دونون کم ہوجاتی ہین اور لطافت زیادہ ہوجاتی ہے اور زہرہ نحاس بھی اس عمل مین قوی ہے لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم ہے خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جاے سجی بھی گوشت زائد کو بخوبی فنا کردیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے اکثر اوقات آب دریاے شور مین کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر رکھنے سے گوشت زائد کٹ جاتا ہے اور جس پانی مین گرد انک گھولا ہو وہ بھی اسفیدہ سفید ہے کبھی سجی اور آہک نارسیدہ کو سات گنا پانی ملا کر دھوپ مین سات دن برابر رکھتے ہین اور ہر روز کسی وقت خاص مین اوسکو ہلا دیتے ہین تا اینکہ غلیظ ہوجاے اور مثل کیچڑ کے گاڑھا ہو پھر اوسکی قرص طیار کرکے رکھ چھوڑتے ہین اور بروقت حاجت اونہین اقراص کو استعمال کرتے ہین اسیطرح جیسے قرص بنطلیقون اور مرہم سبز عجیب النفع ہے اور سبز مرہم جو ملح اندرانی کی شرکت سے بنا ہو اور جس مرہم کا نام اسفریلیاطی ہے وہ بھی گوشت زائد کو [illegible] اور گندگی کو اوڑا دیتا ہے اور دواے درد یا اور جو دوا پوست نحاس سے بنائی جاتی ہے اور دواے ذفاق کندر اوس گوشت کی اصلاح کرتی ہے جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل جھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو اسیطرح وہ سب ادویہ جو دونون پیڑو بینی کے پھول جانے اور بڑھ جانے کی اصلاح مین مستعمل ہین وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہین **تدبیر اون قروح کی جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہین** جو قروح بعد اندمال کے پھول جائین اونکا علاج یہ ہے کہ جسقدر گوشت بڑا ہو اور جسقدر ہڈی بڑی متصل ان قروح کے ہے پہلے اوسے دور کرین اوسکے بعد قروح کو خشک کرنے کی تدبیر کرین جیسی اوپر بیان ہوچکی ہڈی نکالنے والی چیزین کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہین جیسے برگ خشخاش سیاہ کو جسوقت ورق سرو اور سویق بزر البنج کے ہمراہ ضماد کرین اور ہموزن ہر دوا کے قلقدیس بھی داخل ضماد مذکورہ کرین بعد قروح

اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہون بعد قروح کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہ جاتے ہین خواہ زخم کی صحت
کے بعد جو نشان رہ جاتا ہی اوسکو دور کرنے مین حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہے کہ جنمین قوت جلا کی زیادہ ہو اور تنقیہ کی بھی قوت
اونمین زیادہ ہو اور اونکی قوت کو قابل قوت اوس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کے واسطے اونکا استعمال کیا جاے۔ اور جس دوا
مین قوت جلا کی کم ہو اوس نشان کے دفع کرنے مین مستعمل ہوگی جو بہ نسبت اون کے کم ہو اور ادویہ منقیہ جو قوی ہون وہ بھی قوی
نشان کے واسطے درکار ہوتی ہین اور اونکی مثال ایسی ہے جیسے سحالہ آہن ہمراہ لک کے اور اطریفل کے اور اسکا طلا نشان باقی
ماندہ پر کیا جاتا ہے۔ اور میرے نزدیک مناسب یہی ہے کہ لوہے کا زنگ اوس سے بہتر ہے اسیطرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے
سوراخ کرکے اندر پہونچا دین اور اوسکے اوپر چونا اور شہد کو طلا کرین اور خواہ مویزج اور شہد کو خواہ عصارہ فوتنج اور اسپیدی انڈے
کی اور جو نشان زخم کا دور تک پیوست ہو اوسکے مٹانے کے واسطے ہڑتال اور حجر فافل کو استعمال کرو جو ادویہ خفیف اور سبک ہین
اونکے واسطے نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم ترب اور زوبہ یعنی جھبڑا اور طین رخو یعنی چکنی مٹی جو مخصوص ہے
اور بورہ ہو اور پوست خربوز گدھے کی چربی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اوسمین بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہین شریک کرین
خواہ انہین ضعیف ادویہ کو اس چربی کے ہمراہ استعمال کرین تار سفے سے جو نشان پڑجاتا ہے اوسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا
کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعد ان ادویہ کے ابواب دوائین جو باب
زینت مین مذکور ہونگی اونمین بھی دیکھنا چاہیے جو چوتھا مقالہ پٹھے کے تفرق اتصال کے بیان مین اور ہڈیون کا تفرق اتصال جو درست
نہین ہوسکتا ہی

فصل بیان مین جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح اونہین اجسام کے

پٹھے مین چونکہ حس زیادہ ہے اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہی لہذا اسکی جراحات سے دردہای شدید عارض ہوتے ہین اور آلام عظیم
پیدا ہوتے ہین جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور اوس سے پہلے کوئی الم صعب و تکلیف زائد
محسوس نہین ہوتی اور اسکی جراحت مین ضرور ہے کہ ورم عظیم بدون وجع اور درد کی عارض ہو آسان تر احوال اور اعراض جو پٹھہ
کے زخم سے عارض ہون یہی ہین کہ حمیات پیدا ہون اور اورام کثیرہ جو ایسے مواضع مین عارض ہون جہان زیادتی حرارت
نہین ہوتی اور پیاس اور بے خوابی یعنی بیداری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اوس جگہ ورم پیدا ہو جاے ایسا ہی حال اوتار عضلہ کا
ہے خصوصاً جب عضلہ کے سرے پر زخم لگے جسوقت پٹھہ خواہ اور کوئی عضو عصبانی متورم ہو جاے اور اوس مقام پر برودت کا
اثر پہونچے تو تشنج پیدا ہوگا اور اگر اوس جگہ عفونت پہونچی وہ عضو فاسد ہو جایگا بوجہ ورم کے اور عفونت ایسی عضو کیطرف بہت جلد پہونچ
جاتی ہے اسلیے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھہ رطوبت سے منجمد ہوکر پیدا ہوا ہے اور برودت ذاتی اوسے متعفن کیا ہے اور ایسی چیز کیطرف عفونت
بہت جلد بوجہ حرارت رطبہ اور رطوبت کے پہونچتی ہے اور اوسمین پختہ ہو جاتی ہے اس جہت سے آب سرد پٹھہ کو بوجہ برودت
کے مضر ہوتا ہے کہ تشنج پیدا کرتا ہے اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرتا ہے اور یہی حال روغن کا بہ نسبت پٹھہ کے ہے
لیکن روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کی ضرورت ہوتی ہے خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت مرطبہ کی
مقاومت وہ ادویہ کے اثر سے پیدا ہوتی ہے یعنی روغن کی ترطیب کے ضرر سے حفاظت وہی ادویہ جنمین روغن کی شرکت
ہوتی ہے کر لیتی ہین اور ادویہ مجففہ یعنی جسکے استعمال سے بدن مین کانٹے سے چبھین وہ تنہا اس کام کو کر لیتے ہین کبھی مجروح عصب جدا

ہوتے ہیں جنکے بدن میں ظہور ورم کا دیر میں ہوتا ہے اور علاج اوس ورم کا نضج اور قبول کرنا علاج کا بھی دیر میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی قروح عصبیہ التیام اور نضج دیر میں قبول کرتے ہیں جو زخم پٹھہ میں لگے یا بطور نخس کے ہوگا یا بطور شق کے اور شق ہوجانا کبھی اسطرح ہوتا ہی کہ پٹھہ کھل جاتا اور نظر آنے لگے اور کبھی پٹھہ کھل نہیں جاتا ہی اور یہ سبب زخم یا طول عصب میں واقع ہوں یا عرض میں جو زخم پٹھہ کے طول میں واقع ہو وہ زیادہ اسلم ہے بہ نسبت اوسکے جو عرض میں لگے اسلیے کہ زخم عریض کی اذیت لیف صحیح میں پہونچکر بوجہ اتصال عصب کی ایذا دیتی ہے اور یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہی اور دماغ میں پہونچنے سے خوف تشنج اور اعراض غلیظہ کا ہوتا ہی بہ نظر اضطرار کے عصب مجروح خواہ منخوس یعنی چور ریزہ ریزہ ہوگیا ہے اوسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اوسکی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہے اور جتنے اعراض ردی ہوتے ہیں خواہ جنکے پیدا ہونے کی امید ہو سب دور ہوجاتے ہیں جھلی کے زخم بہت خفیف ہیں بہ نسبت اوتار کے زخم کے مثل پٹھے کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت ہے یعنی نہایت خفیف ہونگی جھلی کا زخم ایک شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اور باب تشریح میں جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے اونسے بھی جھلی کا حال بخوبی عیان ہے اور چونکہ جھلی طلی ہوتی ہے اور اوسمیں طولاً مسالک لیف کی دکھائی نہیں دیتے ہیں اس سے اور بھی جھلی کے زخم میں چنداں ضرر نہیں ہے اور وتر غشائی میں مسالک لیف کے طولاً نظر آتے ہیں اور وتر غشائی قفی میں زیادہ ہے اور جھلی اسقدر سخت نہیں جھلی کو تحمل خیاطت اور ٹانکے لگانے کا ہے لہذا اوسکی جراحت اور بھی آسان ہے جو زخم خواہ پھٹ جانا اون رباطات کو پہونچے جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچے ہیں اوسمیں چنداں قباحت نہیں ہے اور وقت سے سخت علاج کا تحمل اوس جراحت کو ہوسکتا ہی — جو تفرق اتصال عصب کا بطور بتر کے یعنے عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت تشدیخ یعنے طولی تفرق الاتصال کے اوسمیں زیادہ خوف نہیں ہی اور اسیطرح یہ انقطاع بعض اعصاب کا بعض سے جو عرض میں واقع ہو اوسکی بہ نسبت بھی بتر میں خوف کم ہے اگرچہ عضو مجروح اوجہ بتر کے اوسکا کار رفتہ ہوجاتا ہے مگر اعراض مہلک پیدا نہیں ہوتے **قانون علاج تفرق اتصال عصب** کا دوائیں جنکا زخم کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت میں اسقدر ہو جنکہ لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اوسمیں جذب مواد قبض کی قوت ہرگز نہ ہو جس چیز میں حرارت لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہے وہ شے قوت جذب سے خالی ہوگی اور قبض کے اثر سے جراحات عصب کے علاج میں پرحذر رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ میں ہاں اگر قبض ہمراہ جلا کے پایا جاتا جیسے روسختج اور توبال نحاس وغیرہ میں ہے اوسکی تلطیف بذریعہ پیسنے کے اسلیے سرکہ میں جو زیادہ قابض نہو پیدا کرکے استعمال کرنا کچھ مضائقہ نہیں ہی اور کبھی بوجہ سرکہ کے اوسکی تلطیف خاص سے کسی دوا کی کثیف حرارت کامنہ کا اظہار مترقب ہوجاتا ہی اگر کبھی دوا قوی الحرارت کی حاجت علاج عصب میں ہوتی ہی اوسوقت سرکہ کا ملایا جانا بوجہ فائق کرنے دوا کے ضرور ہوتا ہے مگر چونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہی اوسکا ازالہ ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کردے پس سخونت بڑھا بنظر مقدار کے اور تجفیف پیدا کرے بنظر قوت کے اگر عصب مجروح کھل گیا ہو اوسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کی ہوگی جو حدت شدید پیدا کرے اس دوا کا ضرر اوس سے زیادہ پہونچیگا اوسیطرح جو دوا دیر تک لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہوگی جو کپڑے اور پٹی وغیرہ پٹھہ کی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہیں اور بار بد بالفعل ہوتی ہیں اونکا ضرر بھی عصب زیادہ پہونچتا ہے — جب زخمی کی پٹھہ میں کسی قسم کی جراحت پیدا ہوجاتی ہی اوسکے التحام التیام میں جلدی مناسب نہیں ہی مگر ابتدا کی تسکین وجع میں البتہ کرنی چاہیے یعنے گرم کپڑوں سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغنہای گرم سے بازیت الانفاق سے تکمید کریں کہ اوسمیں کسیقدر قبض بھی ہے اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اوسکی سخونت نیم گرم کی سخونت سے زیادہ ہے اسلیے کہ آب نیمگرم قسم بارد میں داخل ہی

اسیطرح کرسنہ یعنے مٹر اور نخود اور ترمس تلخ اور سویق شعیر وغیرہ بلکہ یہ دوائین بھی قبل ازانکہ ورم پیدا ہو استعمال کرنی چاہیین اور کبھی کبھی بوجہ استعمال دوای خفیف کے بھی فائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہے جب یہ تدبیر جراحت عصب کی ہو چکی اور بزر انصباب فضول کیطرف سے بوجہ کھولنے فصد اور کرنے استفراغ کے اطمینان حاصل ہو جاے اوسوقت تدبیر التحام کی کرنی چاہیے۔ ان زخمون کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً جائز نہین ہے بلکہ ایسے روغن کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کرین جو لطیف الاجزا ہوا اور اوسمین کسیقدر قبض نہو اور وہ روغن گرم بحد افراط نہو اسلیے کہ جو چیز بافراط گرم ہے خواہ بارد بحد افراط ہے یہ دونون پٹھہ کو مضر ہین اکثر زخم پٹھہ کا قریب بصحت ہوتا ہے اور کسیطرح برد کی مضرت اوسے پہونچتی ہے پس اوسمین درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی ایذا جو پہلے تھی عود کرتی ہے اوسوقت فی الفور محتاج اسکا ہوتا ہے کہ تدارک اس اذیت کا بہت جلد کرین اور تسکین درد کی تدبیر مذکورہ بالا کرین اور بذریعہ دوا اوبان گرم تنطیل کرین۔ پھر پٹھہ چھیل گیا ہو اور قطع جانب طول مین واقع ہوا ہو اوسکے چھپانیکی تدبیر گوشت کے ذریعہ سے کرین اور وہی دوائین اوسپر رکھین جنکو ہم اوپر بیان کرچکے اور چوڑی پٹی سے اوسکو خوب مستحکم باندھین کہ دونون سرے زخم کے مل جاوین اور بندش کے وقت کسیقدر صحیح موضع جو قریب مجروح کے ہے اوسکو بھی بقدر ضرورت شامل کرلین اگر زخم مذکور عرض مین ہو اوسمین ٹانکے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانکے نہ لگنے مین درد شدید پیدا ہوتا ہے جیسا امر عظیم اور کار دشوار واقع ہوا اور عرض مین عفونت پیدا ہونے کا خوف ہوا اوسوقت اوسکا ٹانکا ڈالنا عرض مین ضرور ہے اور جہانتک ہوسکے ورم سے اوسکو بچانا چاہیے اور عفونت سے بھی اوسکا محفوظ رکھنا بہت ضرور ہے اسلیے کہ ورم اور برودت کا پہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہو جاتا ہے اسواسطے واجب ہے کہ زخم کا سرا پہلے پہل جوڑنا اور درست کردینا اچھا نہین ہوتا ہے جبتک کہ اندر سے زخم بالکل اچھا ہوکر بھر نہ جاے اگر زخم مین تنگی ہو اور اوسکا کشادہ نہو پھیلا دینا چاہیے اور کشادہ کردینا ضرور ہے اسواسطے کہ زخم کا کشادہ نہونا موجب عفونت جراحت کا ہوتا ہے چونکہ اوسمین اجتماع صدید کا ہوکر ایک بمقدار زائد اکٹھا ہو جاتی ہے لہذا متعفن ہو جاتا ہے اور باوجود متعفن ہو جانے کے درد بھی اوسمین بشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ جذب ہے اوسطرف زخم کی ہوکر تعفن زیادہ پیدا کرتا ہے پس چاہیے کہ تدبیر التحام کی بدون کسیقدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کی نہ کرین کہ اوس خشکی کی وجہ سے اطمینان ورم اور عفونت دونون سے ہو جاے گا بایین نظر پٹی کو دوا کے اوپر سے بہت جلد کھولدیا کرین گو دوسری جگہ کی پٹی اسقدر جلد کھولنا کچھ ضرور نہین اور رات دن مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پٹی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوسی دن کی رات مین خواہ اوسی رات کے دن مین پٹی کھولدین جسوقت شبانہ روزی مین پٹی باندھی گئی ہے لیکن بلکہ بارہ گھنٹے سے شب و روز زیادہ ہون مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر پٹی کا کھولنا ضرور ہے۔ خصوصاً اگر اس مقام پر لذع بھی ہو اور اگر حاجت پٹی کھولنے کی جو بیان ہوئی ویسی نہو پھر اسکی شدت ان ضرور نہین ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام پٹی کا کھولنا کافی ہوگا واجب ہے کہ اوسکی دوائین رعایت اسکی رکھین کہ نہ حاجت سے زیادہ تسخین کرنے پاے اور نہ تسخین مین اوسکی کمی درجہ ضرورت سے ہو اور اسیطرح جلا اور تخفیف اور ان دونون کی ضد مین اعتدال اور قدر حاجت کا لحاظ رہے۔ اگر کسی دوا کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جاے فوراً تدبیر سے اوسکی اصلاح کردینی چاہیے اسقدر کہ زیادتی تسخین کی گھٹ جاے اور بقدر ضرورت باقی رہجاوے۔ کبھی قیروطیات وغیرہ کا تجربہ ساق انسان پر لگا کر کرتے ہین لیکن بلکہ وہ آدمی صحیح ہو اور اوسکا اور مریض مجروح کا مزاج یکسان ہو اور سخنہ بدن بھی قریب قریب ہو پھر اگر قیروطی اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگانے سے زیادہ تسخین پیدا کرے

یا مطلق گرمی پیدا نہ کرے خواہ تسخین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کرکے اور ایک اندازہ مناسب پر مریض کے بدن میں استعمال کرنا چاہیے۔ اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگا کے تجربہ کریں سو بہتر یہی ہے کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مریض کے ہو اوس پر تجربہ کرکے نسخہ دوا کا ایک تخمینہ سا حاصل کرلیں اوسکے بعد مریض پر تجربہ کریں اسلیے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کرکے پھر استعمال مریض پر کرنے میں زیادہ تغیر اور اصلاح کی حاجت باقی نہ رہے گی۔ باانہمہ پھر بھی اگر پٹھہ کھل گیا ہو اور زخم چوڑا اور وسیع ہو اشیاء حارہ قویہ مثل افربیون وغیرہ کے متحمل نہوگا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا اسطرح جو آب مغسول سے فوراً طیار کیجاے اور دیر میں جو نا دھو رکھا گیا ہو اسلیے کہ دیر کے دھونے سے حدت زیادہ بڑھتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہے کہ جو روغن قیروطیات میں عصب کے خواہ لطوخات میں مستعمل ہو مثل روغن گل اور روغن آس کی ہو اور نمک کا لگاؤ اوسمیں نہ ہوا ہو اور علک بطم کندر وغیرہ جیسی اشیا کا اوسمیں استعمال کیا ہو وہ بھی مستعمل ہوں اور توتیا کو مغسول کرکے استعمال کریں اور اسیطرح حکالیج اوسقدر حدت باقی نہ رہے اور کھلے پٹھہ کے علاج میں اگر کسیقدر قبض ہو اسکا مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اوسکے ہمراہ قوت محللہ بھی ہو اور لذع نہو خصوصاً اگر مریض ضعیف المزاج ہو سرد چیز اور پانی وغیرہ کی تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ اوسی پٹھہ کو بچانا واجب ہے جو کھل گیا ہو اسلیے کہ ان اشیا کی مضرت اوس پٹھہ میں بہت کم ہے جہاں اثر ان اشیا کا بواسطہ پہونچے۔ بخلاف اوس عصب کے جسپر بلاواسطہ یہ اشیا پہونچ جاتی ہیں اور گردوپیش کی چیزوں کے ذریعہ کو کچھ ان کی مضرت کے پہونچنے میں دخل نہو لیکن اگر ایسے کٹے ہوے پٹھے پر بدن پہونچاے برودت وغیرہ کے کچھ چارہ نہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر ذکر ہو چکی ہیں کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کی اعصاب خلقت اصلی میں قوی ہوں سب خطر اقراص بولیداس اور اقراص فالاطا اور اقراص اندرون اور اقراص فراسیون ہمراہ سکنجبین خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہیں جاوشیر خواہ ہمراہ زیت لطیف کے اور گندہ بیروزہ روغن گل اور کندر اور علک البطم اور بارزد لیکن مقدار میں بہ نسبت کھلے پٹھوں کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے کسی قسم کی جراحت کیوں نہو تدبیر جیاکسب یہی ہے کہ پہلے دواؤں کا اطلاق اوسپر کریں اور اوسکے اوپر نرم سوتی زیت میں ڈبو کر لپیٹ دیں اور بطرز کھلا ہوا پٹھہ لائق بچاؤ کے ہے اوسکے لیے یہی ہے کہ دوا میں نرمی کیجاے اور سخت قسم کی دوا اوسپر نہ پہونچے۔ اسیطرح رباطات جو ہڈیوں کے درمیان میں اوگتے ہیں لائق بچاؤ کے اوسکے لیے یہی ہے کہ اوپر دواے قوی کا متحمل کرایا جاے اور جو رباطات متصل بہ عضل ہیں اونکا حال بین بین ہیں۔ یہی اسیطرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحت ہے جو عصب میں پہونچے اوسی طرح سردی اور گو بہت کم سردی کیوں نہو پٹھہ کی جراحت کو بہت مضر ہوتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اوسکے استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہیں بجز تسکین درد کہ اسوقت گرم کرکے لگانا جائز ہے۔ پٹھہ کے زخم کو پانی خواہ روغن سے دھونا کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ اگر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اوسکو کپڑے سے پونچھ ڈالنا کافی ہے خواہ صوف سے جو نہایت نرم ہو صاف کر ڈالیں اسفنج سے بھی اوس زخم کو دھونا ضرور نہیں ہے ہاں اگر اسفنج کے ذریعہ سے اطمینان ہو جاے اوسوقت کیا مضائقہ ہے۔ اگر کوئی سبب قوی مقتضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم پٹھہ کے اوسپر پہلے اسفنج لگا کر پھر زیت کا استعمال کریں جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کو صدمہ پہونچا اور کوفت کا ایک اوسکے کے گرنے سے جسکا سرا باریک تھا پہونچا اور بسبب کوفت کے کسی قدر پٹھہ [illegible] پہونچا اور ایک طبیب نے قوی مرہم تجویز جس سے چند زخموں کا التیام اور پورا زخم کا مشاہدہ کرچکا تھا اوسپر رکھا اور [illegible] اوس مرہم سے درست کرچکا تھا ایسی مرہم کے رکھتے ہی مقام زخم میں ورم پیدا ہوا اور [illegible] جیسے آرد گندم اور پانی اور زیت وغیرہ کا

استعمال شروع کیا اس واسطے انجام کار مریض کا یہ ہوا کہ اوسکا ہاتھ شل ہو گیا اور مر گیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہے۔ اگر بوجہ قروح کی تشنج عارض ہو بشرطیکہ جلد میں شگاف ہو گیا ہو اوسے زیادہ کھول دینا چاہیے اور جو دوا اون قروح کو بالخصوص نافع ہوں کہ اونمیں تجفیف پیدا کریں اور لطافت زیادہ رکھتی ہوں اونہیں کا استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان یہی کوشش رہے کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جاے اور اگر جراحت بطور چبھنے نیزہ وغیرہ کے ہو اور اوسمیں نخس بھی پیدا ہوا اور ورم نہ ہوا اوسوقت عمدہ علاج یہی ہے کہ موضع علاج کریں اور حرارت اور تجفیف اونمیں قوی ہونا چاہیے بہ نسبت اوس زخم کی جو بطور شق اور پھٹ جانے کے ہو اسلیے کہ ایسی جراحت اندر کیطرف بآسانی پیوست ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ تدبیر عصب مجروح کی لطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو۔ اور اگر ورم یا درد پیدا ہو پھر طعام وغیرہ اقسام اغذیہ سے تدبیر ایسے وقت کوئی چیز نہیں ہے خصوصاً اگر جراحت عرض میں ہو کہ اسوقت فصد رگ کی باخوف اور بدون توقف اسکے ہوتی ہے۔ اگرچہ غشی کی نوبت پہونچے۔ اور واجب ہے کہ بستر خواب اوسکا شہر کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کے ہوں اونکی [illegible] وغیرہ سے ضرور کرنی چاہیے۔ اسیطرح سر و گردن اور زیر بغل کی بھی تدہین کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑ میں ہو۔ اسیطرح پیڑو اور کش ران کی تدہین واجب ہے خصوصاً اگر جراحت نیچے کے دھڑ میں ہو اور اطراف ساق میں واقع ہو اور تشنج **عصب اور قروح عصب** کی علاج علک البطم نہایت اچھی دوا ہے پٹھہ کی جراحت کے واسطے لڑکے اور عورتیں خواہ جنکا مزاج مرطوب ہے اور بشدت رطوبت مزاج کی اونمیں موجود ہے ایسے لوگوں کو فقط علک البطم کا ذرور کافی ہوتا ہے کہ اوسمیں تھوڑا سا زیت اسقدر ملائیں جو اوسے نرم کردے اور اسقدر چسپیدگی اجزاے دوا میں پیدا کردے اگر خشکی زیادہ ہو اور بدلہ اس دوا کے راتینج بھی بکار آمد ہے لیکن جس شخص کا مزاج یابس ہے اور اوسکا گوشت زیادہ سخت ہے اوسکے علاج میں تھوڑی سی فربیون بھی ہمراہ راتینج کے داخل کرنی ضرور ہے خواہ مثل فربیون کوئی اور دوا کہنہ ہو یا تازہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ جیسا مزاج بیمار کا ہو اور جسقدر دوا کی سختی ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اوسکی مقدار بارہواں حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیے یعنی اگر ۱۲ اجزاء قیروطی ہو ایک جزء دوا ہو قوی اور تازہ اوس قیروطی میں ڈالی جاے جسکا استعمال کرنا منظور ہے خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہائی ہے اور زیادہ سے زیادہ بمقدار ثلث قیروطی کے جائز ہے خواہ اوس مرہم وغیرہ جسمین روغن مذکور کی آمیزش کریں۔ کبھی ایسی قیروطی یا مرہم میں [illegible] فربیون کے اور شیر دار ادویہ یعنی یتوعات بھی شریک کرتے ہیں اوسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور حلتیت اور سکبینج اور جاوشیر بھی مفید ہوتی ہیں۔ [illegible] الاثر دوا ایسے وقت میں جیسے بورہ ارمنی اور اوسکا کف اور کبریت زیت میں گرم کیا ہوا اور چرک حمام اور زہرہ [illegible] اور جو چیز جذاب رطوبات ہو کہ اوسکو طرف خارج کی جذب کر لاوے اور اسیطرح زاج اور خاکستر جس سے نابجا [illegible] کرتے ہیں اور راسن سنج اور لصاق ذہب اور کبھی ابتداے جراحات میں سواے خمیر کے اور کچھ اختیار نہیں کرتے ہیں اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہے اور اندر سے بہت اچھی طرح جذب کرکے باہر کیطرف لاتا ہے۔ اور اکثر شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ بشرطیکہ فربیون ہم نہ پہونچے استعمال کرتے ہیں اور مفید ہوتا ہے۔ خواہ شلیم یعنی [illegible] جو گیہوں میں پیدا ہوتا ہے اوسکا استعمال بکار آمد ہوتا ہے اسطرح کہ راکھ کے پانی میں بھیگا ضماد کرتے ہیں۔ استعمال علک البطم کا علاج اولی ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہیں اوسکے بعد مرہم باسلیقون کو اوس محتاج الیہا سے قوی کرکے خواہ اوسی سے اور کسی دوا اونکو قوی کرکے استعمال کرتے ہیں۔ اور کبھی قیروطی وغیرہ میں بغرض تسخین کے چونہ بھی ملا دیتے ہیں۔ لیکن واجب ہے کہ چونا دھویا ہوا اور بہتر یہ ہے کہ آب دریا سے اوسکو دھویا ہوا اور خوب گرم اور تیز

دھوکر خشک کیا ہوا ور جسقدر زیادہ دھوئین گے اوسی قدر نفع اوسکا بڑھتا جائے گا۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے ایک یہ دوا ہے جسکو جالینوس نے ذکر کیا کہ وہ مرکب موم اور راتینج اور فربیون اور رفت یعنی رال اور زیت غلیظ کہ ہر ایک ادویہ مذکورہ بقدر نصف جزو اور زیت ایک جزو ۔ روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہی مگر زیادہ گرمی پیدا نہین کرتا ہے **مین کہتا ہون** اسکی وجہ یہ ہے کہ روغن بلسان چونکہ بسرعت متحلل ہوجاتا ہے اسیوجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہین کرتا ہو۔ اگر زخم بطور چھینے اور کٹنے کے پیدا ہوا ہے اور اوسمین ورم یا عفونت نہین ہے اوسوقت مرہم افربیون اور بخال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور جو بدن لطیف ہی اوسکے واسطے فربیون اور کثیف بدن کے واسطے بخال کبوتر کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کی ہوتی رہیگی اور بموجب سنہ اور مزاج کی تغیرات مین اختیار ہے اور باینہمہ زخم کے کٹنے اور چھینے کا مونہہ بند ہونے نہ پاوے اور پر گوشت ہونا مونہہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے پاوے اور اگر مونہہ تنگ ہو تو بڑھا دیا جاوے۔ یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ ایسے زخم کی دوا مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہے بہ نسبت اوس زخم کے جو بطور پیسنے کوفتہ ہو جانی کے پیدا ہوا ہے اور اگر خون مین عفونت پیدا ہوا اوسوقت سکبینج اور آرد کرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہوا ہو تو آرد جو کا استعمال لازم ہے اور آرد باقلا اور آرد کرسنہ کو اونکو یکجا کرکے استعمال کرین اور جسوقت ورم پیدا ہو آرد جو اور آرد کرسنہ اور آرد باقلا بھی آب خاکستر مین پختہ کرکے خواہ آب خالص مین جسمین تھوڑی سی سکبینج ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال منضج کا اور [illegible] کرنا چاہیے اور دوا کو اوسی مین بھگوکر گرم کرکے ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھین **بیان اون اورام کا جو عصب کو بحالت جراحت عارض ہوتے ہین** اور معلوم ہوچکا ہے کہ قاعدہ جراحت عصب کی علاج کا کیا ہے اور اگر اوسمین ورم پیدا ہو تو اوسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہوچکا ہے لیکن اب ہمکو منظور ہے کہ بشرح و بسط اس معالجہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے کتاب قاطاجانس مین لکھا ہے اوسے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہے کہ اگر جراحات عصب مین ہون خواہ اعضاے عصبانی مین ورم ظاہر ہو پیدا ہوا اور اوسمین التہاب زیادہ ہو تو مناسب ہے کہ اوسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کرین جنمین سرکہ اور احجار معدنی داخل ہون اور وہ احجار اوسکے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین اور اکثر یہ ادویہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کے مذکور ہین یعنی کتاب قاطاجانس سے دوسرے مقالہ مین اونمین ادویہ مین سے ایک دوا یہ بھی ہے۔ قلقدیس الکیرہ درہم اور ربع درہم زاج پوسنے دس درہم توبال نحاس دو اوقیہ اور اڈہائی درہم قشار کندر ڈیڑہ اوقیہ بارزد ایک اوقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سواد رطل خشک دواؤن پہلے سرکہ مین دس دن تک بھگوئین اور گھلانے والی چیزونکو گھلا کے سرد کرین اور کسی دیگ مین سب کو ملا کر بلائین اور خوب ہلا کر جب سب اجزا یکذات ہوجائین اوتار لین۔ عضو مجروح اور پٹھو ورم پر دن بھر مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ زیت کو ٹپکائین اور جسوقت یہ دوا عضو پر اوسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت مین ترکرکے گرم گرم رکھین بشرطیکہ اوسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ سخت نہو اسلیے کہ پٹھے کے حق مین خصوصاً جو پٹھہ مجروح اور علیل ہو برودت سے بڑھ کر کوئی چیز مضر نہین ہے۔ پھر اگر کسی حال مین ایسے اعضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اوسمین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہی کہ ایسے کو پکا کر استعمال کرین اور آٹا اوسمین مٹر کا داخل کرین اور اگر آرد کرسنہ میسر نہو آرد باقلا اوسکی جگہ داخل کرین خواہ آرد جو کو ملائین پٹھہ کا کوفتہ ہونا اور پھنچ جانا اور بیکار ہوجانا کوفتہ ہونا عصب کا اگر بدون جراحت کے ہوا اور ورم بھی پیدا نہوا اوسکا علاج تسکین وجع سے کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم پیدا ہوگیا ایسی دوا سے جو تسکین کا فائدہ کرتی ہے اوس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے اور

بھی علاج کرو اسی طرح واجب ہے کہ تحلیل کریں اوس عضو پر روغن گرم کی اور ہمیشہ نطول کرتے رہیں اور جس روغن سے نطول کرنا چاہیے کہ اوسمیں قوت ارخا اور تحلیل کی ہو بہت عمدہ روغن اس کام کے واسطے روغن شبت اور روغن اقحوان اور روغن سداب ہے اسیطرح جو ضمادات اس عضو کے موافق ہوں۔ اور خطمی کا فائدہ عجیب ہے اگر گوشت کر عصب کوفتہ پر رکھیں اور صدف کا گوشت بھی عجیب النفع ہے اکثر ملبوس مہرا سے بھی اسکا علاج کرتے ہیں۔ پھر اگر ورم پیدا ہو گیا ہے اور اسکے تسکین درد کی آسان تدبیر یہ ہے کہ شیرہ انگور ہمراہ شراب کی خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار میانہ استعمال کریں اور معتدل گرمی بھی اوس عضو کو پہونچائیں اور میلا صوف اسی دوا میں ڈبو کر خصوصاً صوف زوفا کا اوس پر رکھیں اور اگر یہ صدمہ اور الم ہو اضع مفاصل میں پہونچا ہو وہاں کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر ہونی چاہیے اور ایسے اجزا سے مرکب ہونی چاہیے جنمیں قوت تحلیل اور تفتیح و دفع کی ہو لیکن اسقدر قبض بھی اوسمیں ضرور ہو کہ مقابلہ ورم کا کر سکے اور ورم کو زیادہ نہ ہونے دے۔ پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیے اور ورم کا خیال کرنا ضرور ہے ان دونوں میں جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اوسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے۔ اور اگر درد مطلق نہ ہو سکتا ہو تو استعمال ادویہ قوی کا کرنا چاہیے آب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضاً اگر ورم میں طول ہوا ہو دوائے قوی کا علاج کریں اور قوت تحلیل کی دوا میں زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگائیں کہ اوسمیں تقبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب رماد سے بنائی جاتی ہے۔ خواہ جو دوا چرک کبوتر صحرائی سے بنتی ہے۔ اور اگر جلد میں زخم بھی ہو اوسوقت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہے جسمیں قوت تجفیف اور جمیع اجزائے متفرقہ کے اوسے ہموار کرنا اور ملانا اجزائے کوفتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشے۔ پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ رض اور کوفت کا نہ پہونچا ہو زخم کا بھی اثر جلد میں نہ ہو اوسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جاتے ہیں اونکا استعمال کرنا لازم ہے اور ایسی دوائیں یعنی ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہے۔ اور اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تجفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اوسمیں زیادہ داخل کرنا چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ تجفیف پیدا کرنیکا ارادہ ہو بیخ سوسن کو بڑھادیں اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اوسکی طرف التفات کی کچھ ضرورت ہی نہ ہو بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جائیگا فقط تنقیہ کا علاج ایسی قسم کا کر جو دفع ورم کو نافع ہو اور جسم کے علاج کی طرف ہرگز التفات نکرنا چاہیے۔ اس فائدہ کے واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے۔ اور اکثر علاج ایسے وقت اوس قیروطی سے کرتے ہیں جسمیں [illegible] کی شرکت ہو اور کندر اور مر کا ضماد بھی دونوں حالت میں عموماً نفع کرتے ہیں اور اگر ان دونوں صورتوں کے ہمراہ درد شدید ہو تو بھی واجب ہے کہ دوا کو زفت سے ملا کر ضماد کریں اور گرم ضماد کرنا چاہیے واجب ہے کہ پٹھہ کے جمیع اقسام جو قوی ہیں یا جنکا کسیقدر لگاؤ ہوسکے [illegible] گرم پانی ہو یا دسر و بلکہ ادہان قویہ کا استعمال کریں جن میں پھول خوشبو اور لطیف اور جالبض ہوتے ہوں اور خشکی مزاج میں سختی ہو یا وہ دوائیں گرم اور خوشبو جنمیں گرم مصالحہ کہتے ہیں کہ اونکا یہی حال ہے حکم عصب فاسد کا کبھی عصب کی رگ میں ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اوس نوک کو نکال ڈالیں جیسے بازو کو نکال ڈالتے ہیں عصب کا سخت ہونا اور جمع ہو جانا یا ضربہ کے شدید چوٹ لگنے سے خواہ گرنے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر درستے دبا ہے [illegible] معلوم ہوگا علاج صلابت عصب کا قریب ہے علاج اورام سخت کی اور تشنجات کی ہم جدول ادویہ مفردہ میں اور قرابادین میں خاص ادویہ مفردہ اور مرکبہ اسکی تفصیل بیان کی ہیں اور اس مقام پر جسقدر دوائیں ہم ذکر کرتے ہیں وہ سب مجرب ہیں اور خصوصاً المؤنث ہے یا جیسے مقل الیہود یا زن دس درہم کے پانی میں گھول کر خواہ گھول کر استعمال

کریں یا گوندہ کر استعمال کریں مثل اسی کے خطمی کی جڑ ہیں کہ ضماد کریں یہ بھی بہت خوب ہے اسیطرح بیخ سوسن کو دو شاب انگور مین معجون کرکے اور اسیطرح اشنج اور شورہ اور فربیون اس سب کو روغن زیت کے ہمراہ جمع کریں ایضاً تخم مرو ہمراہ بنفشج کے ضماد کریں ایضاً داخلیون اور اوسکا نصف وزن بکری کی مینگنی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہے **ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان** ریح شوکہ کا سبب اخلاط حادہ ہوتے ہیں جو ہڈیون میں نفوذ کرتے ہیں اور ہڈی کو سڑا دیتے ہیں کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے ہے فرق یہ ہے کہ مادہ وجع مفاصل کا گوشت میں ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان میں پیوست ہو جاتا ہے اور اوسکے پیوست ہونے سے ہڈی تھوڑی فاسد ہو کر بگڑ جاتی ہے بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ شوکہ تمام بدن میں تشنج پیدا کرتا ہے بسبب قرحہ کے اور اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے **علامات فساد استخوان کے** جسوقت کسی ہڈی میں فساد عارض ہوتا ہے اوسکے اوپر کی ہڈی میں ترہل اور بودا پن پیدا ہوتا ہے اور سبزی ہو جاتی ہے اور بدبو آنے لگتی ہے اور صدید پیدا ہو جاتی ہے اور نفوذ اوسمین باسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اوسکی بندش بھی اوسکے فساد پر دلالت کرتی ہے اسطرح کہ اگر ایک سلائی ڈالکر اوسکی گرد پھیرین دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہیں ہے جو کھنچی ہو کہ اوس سے پھسلنا ممکن ہو بلکہ اوس سے کسیقدر چمٹ جاتی ہے اور گویا ایک چیز غیر ثابت سی معلوم ہوتی ہے کہ دانہ سا پڑ گیا ہے اور متعفن ہو گیا ہے اور کبھی بالکل ردی اور نرم ہو جاتی ہے خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدائی نہ ہو اسلیے کہ ابتدا میں بذریعہ سوچنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ بیشتر افراط ریق سے اوسکا فساد دریافت کیا جاتا ہے اسطرح کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جھلی اوسپر سے الگ ہو گئی ہے اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی جہت سے عارض ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہے اوسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اوسکو کھول دین اوسکا رنگ اصلی رنگ سے متغیر نظر آئیگا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اوسکی پہلے سے ہو جاتی ہے بعد ازان ہڈی کا فساد دوڑتا ہے **علاج ہڈی کے فساد کا** علاج یہی ہے کہ اوسے کھلا رکھیں اور چھیل ڈالین اور جسقدر فاسد ہو گئی ہے اوسکو دور کردین اور کاٹ ڈالین اور پراگندہ کردین ناصور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیے کہ چھیلنا اوسکا خواہ تراشنا اور داغ دینا اسقدر ضرور کہ اسقدر فاسد پوست ہو کر گر پڑے ضرور ہے اور صحیح غیر فاسد باقی رہجاے اور کبھی ہڈیون کے پوست بذریعہ چند ادویہ کے بھی گر جاتی ہے جیسے سر کی ہڈیون کے پوست گرانے میں خواہ اور مقامات کی ہڈیونکی یہی تدبیر ہے اور وہ دوا یہ ہے زراوند ایرسا مرسی رلینہ برگ جاوشیر قلیل سوختہ توبال نحاس قنطوریون صنوبر ان سب اجزا کو یکجا کرکے استعمال کریں عجیب النفع ہے کہ پوست ہڈیون کا گرا دیتی ہے اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو بعد اوسکا کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور اگر حرام مغز تک فساد پہنچ گیا ہو اوسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد مذکور سرایت کرے قطع اور نشر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل نہو سکے اوسوقت موضع اور اوس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیے جہان تک کاٹنا درکار ہو اور اوسکی شناخت اسطرح کرین کہ چاکو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیرین تا اینکہ جہان پر ہڈی گوشت سے ملی ہو وہان پہونچ لیں یہی حد انتہاے فساد کی ہے اور اوسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر یہ ہڈی مہرہان خواہ راس سر کی خواہ مہرہ پشت کی ہو اوسکے علاج سے مستغنی اور دست کش ہونا بہتر ہے اسلیے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرات نہین ہو سکتی ہے اور اگر ہڈی کی فساد سے اوس گوشت کا فساد منظور اسامر کا ہو کہ تابع اوس گوشت کے فساد کی ہے جہان یہ ہڈی واقع ہے اوسکو سمجھنا

بدا کرو بنا لیں یہی اوسکا علاج ہے۔ واجب ہی کہ تبرید عضو صحیح کی جو متصل استخوان فاسد کے ہے اونہین طلاؤن سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین کرتے رہین جہان فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور جو علاج جو گوشت کھلا ہوا ہے اوسکی تبرید بھی برابر کرنی چاہیے **صفت نشر عظم فاسد کی** حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کرین اور گوشت سے اوسے جدا کرین اسطرح کہ ہڈی کے کنارے پر ایک وڑا باندھکر اوپر کیطرف اوسے کھینچین اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اوس عضو کو کھینچین نیچے کیطرف تاکہ آری وغیرہ کے دانت اوس عضو مین نہ لگین بعد ازان تراشنا شروع کرین اور اگر احتیاج کسی ایسی پسلی خواہ ہڈی کے تراشنے کے ہو جسکے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو شریف ہو جیسے صفاق اضلاع خواہ نخاع اوسوقت آری کے ایک پٹری وغیرہ ایسی رکھ لین تاکہ دندان ارہ کا گزند اوس عضو شریف تک کسی طرح نہ پہونچے اور اگر گوشت اپنی پوری شکل مستدیر کھلا ہوا ہو اوسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالین اسواسطے کہ ہڈی تمام جوانب سے کھل جاتی ہے پر اوسپر گوشت پیدا نہین اوگتا ہے اور اگر اجزای گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہون مفصل سے اونکو نکال ڈالنا چاہیے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد ہو گئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیے اور ران کے سر کی ہڈی اور مہرہ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہو جای اوسکا علاج نہین ہو سکتا ہے بلحاظ نخاع کے ہڈی کی کرچین اور ریزے جو قروح مندملہ مین رہ جاتی ہین بہتر یہ ہے کہ اونکے اخراج مین عجلت نہ کرین بلکہ طبیعت پر حوالہ کرین اور طبیعت کی اعانت تھوڑی سی جذب کی ذریعہ سے کرین جو بہت جلد اخراج نہ کردے اور بذریعہ ادویہ خواہ عمل جراحی کر اس کرچ کی تحریک نہ کرین اسلیے کہ کرچ باستکراہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور اوسکے نکلنے سے قرحہ ناصوری پڑ جاتا ہے اور جب طبیعت اوسکو خود بخود بطرف جلد کے متحرک کرے اور جلد تک پہونچا دے اور نکلنا اوسکا شروع ہوا ور کسیقدر جدا ہوتی معلوم ہوا اسوقت گوشت کسیقدر جدا کر دین اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کی زخم کا التحام کرین اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہے خواہ جھلی ہڈی کی جو قرحہ مین رہجای کہ اوسکے بھی ایسی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا اسقدر کہ خود بخود نکل آئے بہتر ہے بہ نسبت تعجیل اخراج کے اگر جلدی باستکراہ طبیعت نکالین گے خطرہ تشنج کا رہے گا اور اختلاط عقل اور حمیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہیگا اور اگر خود ہی چھٹکر نکل آئیگی اوسمین چندان مضرت نہین ہے ایسی باقیماندہ چیزون کی نکالنے والی دوا اگر اوسکا استعمال بہ عجلت ممنوع ہے اگر اوسکا بیان ہم کرتے ہین کہ شاید بوقت ضرورت بکار آمد ہو۔ زیت کہنہ موم زرد دھات ڈھالنے کی کھریا کا میل اور چرک اور یہ دونون برابر زیت کے وزن مین ہون اور پھر سبکو گھلا کر ایک جزو فربیون اور ایک جزو شیر یتوع اور تین حصہ زراوند ان سب اجزا سے مثل قیروطی کے طیار کرین۔ ایضاً اشق اور مقل کے دو قبلبان ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سبکو پیس کر ہم درست کرین اور اوسی جگہہ پر رکھین جہان کرچ وغیرہ رہگئی ہے کہ اسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت جلد باہر آجاتی ہے **ہڈی کا ٹوٹ جانا** بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اسکا ہے اوسے ہم آیندہ سطور مین لکھین گے اور اور دوا کے ذریعہ سے جو علاج ہے اوسے ہم یہان بیان کرتے ہین کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کے واسطے مفید ہے طلا جو ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہونے کو مفید ہے مغاث یعنی مینڈک مونگ مقشر ہر واحد دس جزو صبر خطمی سپید اقاقیا ہر واحد پانچ جزو گل ارمنی پیس کر ہم سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کرین اگر ورم گرم ہو۔ ایضاً برگ طرفا یعنی جھاو کی پتی اور برگ سدر برگ آس برگ بید سب تازی اور ہری ہون اور سبکو کوٹ کر عرق نچوڑین اور مشک اور ورد اور بصل نرجس اور مر

اور بافیلون اور صندل سرخ گل ارمنی لاذن اور فوفل برادہ چوب طرفا خطمی مونگا اقاقیا اکلیل الملک مرزنجوش اور ورد اوسمین زیادہ کرین اگر حاجت تسکین کی ہو مرزنجوش اور آس اور مرو کو اضافہ کرین اگر ہمراہ کسر اور وثی کے ورم حار ہو یہ دواہی۔ مونگا حبس ورہم مغاث جلنار اقاقیا انھین کا ضماد کرین کہ یہ زیادہ قوی ہی بہ نسبت ادویہ کے ایسے وقت مین برگ آس اور لاذن اور سنگ دسے زعفران اور طین ارمنی ہے الیضاً وثی اور رض دونون کے واسطے مفید ہے اور رہن بیضہ سستی کو بھی مفید ہے اور کسر اور وثی کو نافع ہے اور خلع یعنے ہڈی اوتر جانے کو ہی مغاث ماش اقاقیا خطمی گل ارمنی صبر آب آس کے ذریعہ سے طلا کرین **فن پانچوان جبر کے بیان مین** اور اسمین تین مقالہ ہین **مقالہ پہلا خلع کا بیان** **بیان عام خلع کا** خلع کے معنی یہ ہین کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہو جائے اون چیزون سے جو ہڈی کے قریب اور گرد و پیش کی چیزین ہین اور نکلنا اوس ہڈی کا پورا ہو یعنے کسیقدر اپنی اصلی موضع اور وقع طبعی پر باقی نرہے اور اگر تمام وکمال نہ نکلے گی اوسے زوال مفصل یعنے جوڑ کا سرک جانا خواہ نکل جانا کہین گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کیطرف اور بذریعہ حس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وثی رکھتے ہین اور وثی کے معنے بیکار ہو جانی کے ہین اور اگر فقط ایذا ہو اور ہڈی نہ نکل آئی ہو لیکن اوسکے گرد کی چیزین کوفتہ ہو جائین اور سستی حرکات مین پیدا ہوا اوسکا نام [illegible] اور وہن قسم مین وثی کے داخل نہین ہے کبھی مفصل مین ایک تیسری قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ طول اوسکا زیادہ ہو جاتا ہے اور ابھی تک انخلاع کے درجہ تک نہین پہونچتا ہے لیکن اوسکا انخلاع آسان ہو جاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ مین پیدا ہوتی ہے بعض آدمی براہ خلقت کی خلع مفاصل کے مستعد ہوتے ہین اسلیے کہ گڑھے اونکے ہڈیون کے خوب گہرے نہین ہوتے بلکہ اوتھلے ہوتے ہین اور گرفت جوڑون کی بخوبی اونکے مفاصل مین نہین ہوتی اور جو لقم یعنے جوڑون کے پاس کے غدود اور رباطات وغیرہ جنکے اندر جانے سے وصل اور جوڑ کی بنا ہے وہ بخوبی اندر نہین جا سکتے اور نہ گنجایش اونکو جانے کی ملتی ہے اسیطرح رباط وغیرہ کی بندش اونکی مستحکم نہین ہوتی بلکہ خلقت اصلی مین ضعیف اور نا استوار ہوتی ہے اور باریک اور رطب قابل تمدد و کشش کے ہوتی ہے اونہین مقامات کی طرف رطوبات لزجہ فریقہ گرا کرتے ہین اور نوکین گٹھون کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہین اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہونے اور گرفت کا ہی وہان پر بخوبی گرفت پیدا نہین ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار ہو جاتے ہین اور جو چیزین مانع اوتر جانے مفاصل کی ہین اونکے جوڑ و بند نہین ہوتے ہین اسوجہ سے اکثر اوسکے جوڑ اوتر جایا کرتے ہین مفاصل کا اپنی اصلی خلقت مین حال تین طرح کے ایک تو ابھی بیان ہو چکا کہ اونکا انخلاع اور اوتر جانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفاصل کی اسکے برعکس ہوتی ہے کہ اونکا اوترنا سخت دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے یعنی مفاصل بآسانی اوتر جاتے ہین اونکی مثال ایسی ہی جیسے زانو کا مفصل کہ اسکے رباط چونکہ نرم پیدا کیے ہین اور نرم ہونے کے منافع وہی ہین جو کہ باب تشریح فن کلیات مین بیان ہو چکے اسوجہ سے زانو کا مفصل بآسانی اوتر جاتا ہے اور اسی سبب سے معین فلکہ کا ہو اور جسطرح سے یہ جوڑ بآسانی اوتر جاتا ہے پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر پلٹ بھی آتا ہے۔ اسلیے کہ بآسانی اپنی جگہ پر آجانا مثل بآسانی اوتر جانے کے ہے یعنے جو شے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی بآسانی قبول کرے گی اور جسقدر دشواری ایذا دیتی ہوگی اور جس شکل اصلی سبب کے واپس آنے مین پڑے گی اونہی اصلی ہیئت سے پھر جانے مین ہوتی ہے مفصل مونڈھے کا بھی مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام مین ہوتا ہے اور جو لوگ فربہ اور طیار ہین اونکے مونڈھے کا جوڑ ایسا نرم اور نازک نہین ہوتا ہے جو مفاصل دشواری سے اوترتے ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے اونگلیون کے جوڑ کہ یہ اوترتے ہی نہین

بلکہ ٹوٹ جاتے ہین اوترنے کے بعد اور اسیطرح مفصل مرفق کا حال ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعد اوترنے کے پھر اونکا اصلی حالت پر واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہے جو بفاصل انخلاع اور اوترجانے مین متوسط ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل ورک کبھی جو مفصل آسانی سے نہین اوترتا ہے کسی امر خارج کیوجہ سے اوسمین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بآسانی اوترجاتا ہے اور درست بھی آسانی سے ہوجاتا ہے جسطرح حق الورک یعنے ڈھکنی ورک کی رطوبت زائدہ سے بھر جاتی ہے اور اسیوجہ سے اونکا اوترجانا آسان ہوجاتا ہے اور پھر چڑھانا بھی اوسکا آسان ہوتا ہے اور مرض عرق النسا مین اس عضو کا یہی حال ہوجاتا ہے کہ ہر وقت اوسکا ورک اوترتا اور چڑھتا رہتا ہے اور تھوڑی سی حرکت خواہ دوڑنے سے بھی کیفیت اوسپر طاری ہوتی ہے اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہے کہ بعد اس ترکیب کے پھر یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے بہت دشوار خلع کی وہی قسم ہے جسمین کونے پٹھے کے جو متصل ہڈی کے ہین اور اوسکے سرے منقطع ہوجائین اور ایسے خلع کے بعد مفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہین آتا ہے اور اکثر یہ قسم راس ورک مین پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد راس عضد مین اور دونون پاؤن کے گٹون مین کعبین کے نزدیک اوترجانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ برا ہے کہ اوترنے کے بعد پھر اصلیت پر عود نہ کرے اور شکست کا جبر ہوسکے **علامات خلع کلی** کے جو مفصل اپنی جگہ سے اوترجاے اوس جگہ پستی اور گڑھا سا پڑجاتا ہے اور وہ گڑھا غیر معہود ہوتا ہی جیسے کہ شانہ کی ہڈی اوترنے سے ظاہر ہین یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پاؤن کے جوڑ مین یہی صورت نظر آتی ہے اور اس سب سے زیادہ یہ مفصل مرفق کے اوترنے مین یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس اور مقابلہ سے اسطرح ہوتا ہی کہ جو مفصل اوسکے مقابل ہو اسی اور اسطرح ہو کی کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھین تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ کی حرکت موقوف ہوجاوے اور حرکت نہ کرسکے اوسوقت ضرور تعین کرنی چاہیے کہ یہ جوڑ اوتر گیا ہے جیسے اگر پوری حرکت جمیع جہات مین جیسی ہمیشہ کرتا ہو اوسی طرح کرے اور کسی طرف حرکت مین کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے یقین کامل ہوگا کہ زوال اور اوترجانے کا مرض نہین **علامات سبل** یعنے حباب جانے کی علامات وہ یہ ہے کہ تقعر اور گڑھا ہمراہ کسی قدر بلندی کے دوسری جانب مین نظر آئے اور حس لامسہ سے جو بلندی اندوار شکل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہو اور بعض حرکات بھی عضو زائل سے صادر ہوسکین **مفصل کا طول زیادہ ہوجانا بدون خلع کے** اوسکی علامت یہ ہے کہ عضو مفصلی لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اوسی مقام طبعی پر [illegible] دبائین بلا تکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جاوے پھر جب دباؤ کے زور کو برطرف کرین اوسیطرح نادرست ہوجاوے اور یہ شکل بالمرض حاصل ہوتی ہے وہی پھر پلٹ آتی اور ایک گڑھا سا پیدا ہوجاتا کبھی اوسمین اونگلی سما جاتی ہے جہاں اگر گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے مونڈھے کا یہی حال ہے **علاج سبل اور خلع کا** خلع کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی اوسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہی مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہے اوسوقت خیال کرے کہ خلع اتنا خفیف ہے کہ تھوڑی سے دبانے سے اوترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کیطرف پلٹ جاتا ہے اور قرحہ وغیرہ مین درد بوجہ خلع کے درست کرنے کے نہین ہے اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہین ہوتا کہ ورم غیر متحمل اسکی وجہ سے پیدا ہو اوسوقت خلع کی درستی پہلے سے کرلینی چاہیے اور اگر زیادہ درد جو باعث ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہے کہ پہلے علاج قرحہ اور زخم کا کرین اور بعد اسکے درستی خلع کی کرین خصوصاً اگر یہ مرض مفاصل مین پیدا ہوا ہو یعنے جو بڑے بڑے جوڑ ہین اونمین یہ مرض لاحق ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرین بیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہے خصوصاً اگر ایسے اعضا

کے مفاصل میں ہو جو قریب اعضای شریفہ کے واقع ہیں اور یہی حال اورام کا ہے اگر ہمراہ خلع کے جمع ہوں ۔ انحصار تدبیر الیہ وقت یہی ہیں ہے کہ ہم تجربہ کریں اگر امر آسان ہو یا اوس سے درد وغیرہ کا ہیجان نہوتا ہو اور بہ دشواری رد کرنا خلع کا نہوتا ہو جب اور درستی خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ تدبیر دوسرے مرض کی کرینگے اور اگر درد پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کی اولا درپئے نہ ہونگے اور اگر تسکین کرینگے بعض الابطال ریلے کا لیکن بشرطیکہ موضع ہموار و درد پیدا اگر نہ ہو ضرور کرینگے اور اگر آب سائی یا داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھ ہی اوسکو کرینگے اور قرحہ کا بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھ ہی عارض ہوں اور شل اگر [illegible] جہت میں ہو اور دونوں کی تدبیر ساتھ ہی ہو سکے دونوں تدبیر ساتھ ہی کرینگے تا الصناعت نے حکایت کی ہے کہ ایک [illegible] ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونوں جدا ہو کر کنارہ عضو کا جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اوسکے نیچے سے چنبر گردن کا سرا اوتر گیا اور بعض جہال نے جو کہ جسدی اور بیباک زیادہ تھا ہڈی کو درست اور برابر کر کے گوشت اور جلد وغیرہ اوسی طرح ہموار کر کے اور ملا کر بندش کر دی اوسوقت تو کچھ معلوم نہوا آخر اوسکا حال یہ ہوا کہ گوشت میں سڑاہند پیدا ہوئی اور فاسد ہو گیا اور اوسکے قریب کی جو ہڈی تھی فاسد ہو گئی اور رنگت ہڈی کی سبز ہو گئی اوس جاہل کو تمیز کی یہ بات دریافت ہوئی کہ ایسا گوشت جس پر اس قسم کا صدمہ پہنچا اوسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا اور مقام ماؤف کو زیت کہنہ سے داغ دینا چاہیے تھا اسلیے اگر ہمراہ خلع کے ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کریں اوسکے بعد درستی خلع کی کریں اگر خلع مفرد اور شارح یعنی کھلا ہوا ہو اوسکی تدبیر یہ ہے کہ جس طرف اوتر گیا ہے اور جدھر سے زایل ہوا ہے اوسکے برعکس دوسری جانب کھینچیں تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجائے بعد ازان اوس مقام تک پھیرین جہان سے نکل گیا ہے پس اسی تدبیر سے چڑھ جائیگا اور اصلی حالت پر عود کریگا اگر چڑھ جائیگا بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہے اوسکو بھی دلالت ہوتی ہے اور جب چڑھ جاوے پھر بندش رباط سے کریں اسلیے کہ ہڈی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا ہونے میں ہوتی ہو اور احتیاج منع ورم ضعیف اور درشتی کی زیادہ ہے اسلیے کہ درستی اوترتی ہوئی چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی اصلی صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کی ممکن نہیں ہے ۔ خشک کپڑا قریب اوترنے ہوئے عضو کے لپیٹنا مکروہ اور ناپسند ہے اسلیے کہ تسخین پیدا کرتا ہے اور ورم کو برانگیختہ کرتا ہے بلکہ چاہیے کہ اسکی اصلاح اور درستی میں مشغول ہو واجب ہے کہ قیروطی سرکہ ترکیا ہوا ہو خواہ شراب بازو سے بھگو لیا ہو ۔ علاوہ یہ ہے کہ انقراط کی وصیت میں یہ امر ہے کہ اوترے ہوئے عضو کا چھوڑنا اور کھینچنا تین دن خواہ چار دن تک جایز نہیں ہے کہ بند اعضا ہیں کہ نہیں تشنج کرتا ہے مثل اور جھکنا بھی مثل خلع کے ہوتا ہے یعنی اوترنا بھی تاخیر استقدر درکار ہے اوسکے بعد پھر پٹی کی بندش کرنی چاہیے ۔ جب کوئی عضو ہر ایک حرکت میں اوتر جاتا ہو اور جب وہی چڑھائیں اور درست کریں پھر نہ ٹھہرے اور اوترجای یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کے پیدا ہوتی ہے ضرور ہے کہ داغ لگائی کی تدبیر کریں ۔ اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کسیقدر صلابت اور سختی باقی رہجای اور مثل ورم کے محسوس ہو چاہیے کہ ضماد اور نطول وغیرہ کا استعمال کریں جو ملین ہوں اور ابتدا میں حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہے ۔ اور بہتر یہی ہے کہ بندش پر نطول ضرور کریں اور عورات کی علاج میں روغن گرم کی مالش جو مقوی ہوں اور بارالعسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے ۔ غذا اخلاع کی ایسی چیز سے ہو جو مقوی ہے اور یہ وہی دوا ہے جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھہرا واجب ہے اوسی صورت بوجہ تقویت کے کر دیتی ہے **علاج طول مفصل کا** واجب ہے کہ استخوان مسترخی کو اندر کی طرف پھیرین اور جس جگہ سے مسترخی

ہوکر طولانی ہوگئی ہے اوسیطرف پھر لیجائین اور ایسی دوائین ضماد کرین جنمین قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخنہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنار اور اقاقیا وغیرہ کو ملا کر استعمال کرین کہ اونمین کسیقدر جند بیدستر اور قسط اور شونیز بھی داخل ہو ایضاً جوز السرو اور ابہل پر اقتصار کرین اسیطرح وہ سب ادویہ جو ضماد عتق مین پڑتی ہین بعد اوسکے بندش ایسی کرین جیسے سر کی بندش ہوتی ہے جبڑہ کا اوتر جانا کبھی نیچے کا جبڑہ اپنے رقبہ سے اوتر جاتا ہے اوسوقت مونہہ کھلا ہوا رہجاتا ہے اور اگرچہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر واقع بھی ہوتی ہے پوری واقع نہین ہوتی ہے لیکن اوترجانے کے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہے بخلاف اوس استرخا کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہے اور نیچے کا جبڑہ اوتر جانے کے بعد اوپر کے جبڑے سے بدشواری ملتا ہے پھر بھی جو حرکت جبڑے کی بوجہ اون عضلات کے ہے جو بیچ سے جبڑے مین آسکے ہین وہ حرکت معدوم نہین ہوتی اور کبھی جبڑا ایک ہی طرف سے اوتر جاتا ہے اوسوقت اوسکی شکل اور ہیئت اسپر دلالت کرتی ہے یا جھکاو جبڑے کا آگے کی طرف ترچھا ہوتا ہے علاج سب قسم کا ایک ہی لیکن اوسے اپنی حالت اصلی کیطرف بہت جلد پھیر لانا چاہیے ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے مین ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہے کہ پھر اپنی شکل کیطرف بدشواری عود کرتا ہے اگر باسانی اپنی شکل کیطرف واپس آجاے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور ٹالتے جائین اور پوری تدبیر نہ کرین سخت ہوجائیگا اور ورم بھی پیدا ہوگا اور عضلات کھچ جائینگے اور حمیات لازم اور صداع مستحکم پیدا ہوگا اسلیے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث ہوتے ہین اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دسوین روز موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسے ہی شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہے اور مجفف فضول صفراوی دستون مین دفع ہوتے ہین اور تپ صفراوی بھی عارض ہوتی ہے اسیواسطے علاج مین مبادرت واجب ہے اسکے چڑھانے کی تدبیر یہ ہے کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنے والا اپنا انگوٹھا اوسکے مونہہ مین ڈالے اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جبڑے کو ہرطرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہہ بہت سے عضلات واقع ہین کہ اگرچہ جبڑا اوتر گیا ہے جب بھی اونمین تعرض بشدت باقی رہتا ہے بہرحال جب سب طرف سے جبڑے کو مریض ڈھیلا کر دیچا ہوگا اوسکے مونہہ کو اپنے باتین حرکت مین پھر فقط اور اسکے مونہہ کو کھینچین لیکن ان جبڑے کو اصلی جگہ لانے پر کرین یہ جبڑا جس مقام سے جدا ہوگیا ہے اور اوتر گیا ہے اوس مقام پر دوبارہ پیچھے کی طرف سے داخل ہوتا ہے لہٰذا اسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ بروقت درست کرنے کے ایسی طرح اوسے دبائے کہ جب سنبھالنے لگے پیچھے کی طرف انگوٹھہ جاے جبڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی نشانی اور شناخت یہ ہے کہ رباعیات یعنی چار دانت جنمین چار چار جڑ ہین آمنے سامنے ہوکر وہ برابر اور سیدھے ہوجائین اور مونہہ بھی سیدھا ہوکر بند ہوجاے اسکے بعد پٹی سے بندش کر دین اور قیروطی موم اور روغن گل لگائین پھر بہت جلد درست ہوجائیگا اگر بسبب اتفاق جلد اسکے چڑھانے کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہوجاے اب اوسوقت واجب ہے کہ تلیین اور ترخیہ کی تدبیر کرین اور نطولات ملینہ جیسے اسپغول اور روغن سے نطول حمام مین کرین اور نطول بھی بہت زیادہ کرین تا اینکہ نرمی پیدا ہوجاے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پیچھے اور جبڑے کو پیچھے کی طرف کھینچے تاکہ درست ہوکر چڑھ جاے اور استوار ہوجاے اور اسکے بعد مریض کو چت لٹائین کسی ایسے تکیے پر جو نرم روئی سے بھرا ہو اور کوئی آدمی اوسکا سر تھامے رہے تاکہ سر ہلنے نہ پاے کہ ہلنے سے پھر وہی خرابی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اوسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہوجاے اور کسیطرح کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے **پنجم گردن کے اوتر جانے کا بیان** اوسی حکیم نے کہا ہے کہ مہرہ

اندر کی طرف سے جدا نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ سینہ سے متصل ہے اور اوس سے جدا نہین ہے اور یہی وجہ ہے کہ اوس طرف اوسکو حرکت بھی نہین ہوتی ہے اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جو کچھ پہونچا اور نادرست ہو جاوے اوسکی درستی ہوسکتی ہے اور وہی علاج اوسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہے ہان وہ کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہے اور اوس سے جدا بھی ہوتا ہے وہ زیادہ تر نہین اوترتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ کہ اوسکے دونون طرف ہین اوسکو اوتر جانے سے منع کرتا ہے اور راس کتف بھی اوسے اوترنے سے منع کرتا ہے۔ ترقوہ کو حرکت شدید بھی عارض نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسی واسطے ہے تاکہ سینہ مین تفرق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہو جاوے اور اسی واسطے سواے انسان کے اور کسی حیوان مین ترقوہ پیدا نہین کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ شگافتہ ہونے کے اوسکے خواہ اور کسی طرح سے پھر اوسے درست کردینا اور اپنی اصلی موضع پر رد کردینا کچھ دشوار نہین ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہو جاتی ہے خواہ گدی اور پٹی سے بندش کرکے درست کرتے ہین اور جیسی بندش اوسکے واسطے لائق ہے اوسی بندش سے باندھتے ہین یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسی طرح سے اپنے اصلی موضع کیطرف پھیر لایا جاتا ہے جس چیز سے ترقوہ اور منکب مین ربط پیدا ہوتا ہے وہ ایک ہڈی غضروفی ہے کہ دبلے بدن مین موٹی ہوتی ہے اور جب وہ ہٹ جاتی ہے ناتجربہ کار کو گمان ہوتا ہے کہ سر بازو کا جدا ہو گیا اور اپنی جگہ سے الگ ہو گیا اسلیے کہ سر شانہ کا اوسوقت بہت باریک نظر آتا ہے اور جس جگہ سے انتقال اوسکا واقع ہوتا ہے وہان گہرا اوسا نظر آتا ہے مگر واقف کار ہوشیار کو چاہیے کہ اوطرف علامات کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہاتھ سر تک نہین پہونچتا ہے اور اسطرح منکب کا یہی حال ہے

منکب کے اوتر جانے کا بیان کبھی مونڈھا اوتر جاتا ہے اور شانہ کے اوترنے مین البتہ کسیقدر شک ہے اور بظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہے کہ شانہ اوتر جاوے ہان کبھی عضل منکب کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ بسہولت اوتر جاتے ہین اسلیے کہ نقرہ اور رباط ان عضل کا زیادہ گہرا نہین ہے اور رباط اوسکے غیر موثق ہین بلکہ سلس اور بنرم مخارق ہوئے ہین اور ایسی خلقت نرم اونکی فقط بغرض آسانی حرکات کے ہوئی ہے اور اس عضلہ کا اوتر جانا جسقدر کہ معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی جہت مین دریافت ہوتا ہے اور اوسی طرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے اسلیے کہ اوپر کیطرف اسمین انخلاع نہین ہوتا ہے اسلیے کہ بلندی بازو منکب کی اوسکے مانع ہوتی ہے اور نہ پیچھے کیطرف خلع عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اودھر کتف اور شانہ اوسکو روکتا ہے اور نہ بطرف جانب بطن ہے اسلیے کہ عضلہ دوسرے والا آگے کی طرف سے اسی مانع ہوتا ہے اوسی طرح سے جیسے راس منکب مانع ہے ہان عضد فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کے زائل ہوتا ہے اور تھوڑا سا زوال اوسکو عارض ہوتا ہے اور بجانب اسفل مین خروج کثیر عضد کا جو لوگ بہت لاغر اور نحیف ہین کہ ان لوگون کو عضد مین خلع بھی بآسانی پیدا ہوتا ہے اور اپنی جگہ سے چھوٹ بھی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور موٹے آدمیون مین دونون [illegible] ہوتی ہین اگر عضد مین انخلاع عارض ہو بروقت ولادت کے یعنی جو ولادت دشواری سے ہوتی ہے جیسے کہ معلوم ہے خواہ بروقت چاک کرنے جنین کے اور جب ٹھیک درست نکیا جاوے پھر بعد اس صدمہ کے نشو و نما اوس عضد کا طول مین نہین ہوتا اور مرفق پتلا اور رقیق باقی رہجاتا ہے اگرچہ صلاح بھی اوسکی کردین ہم کبھی بعض لوگون کو قبول اصلاح بھی نہین کرتا ہے مگر عضد قصیر اور دقیق باقی رہجاتا ہے اور عضلہ اور ساعد دونون باریک ہوجاتے ہین اور اکثر لوگ کہ جنھون نے اصلاح کر لیا ہے اور اچھا خوشنما ہو جاتا ہے لیکن ایک نوع سے کوتاہ اور مشابہ قائمہ ابن عرس کے ہو جاتا ہے ران کی کیفیت ہے کہ سبب ضرر کے بدن خالی از نقصان نہین ہوتی ہے اور جس وقت عضد مین

بجانب ترقوہ کے برعکس پیدا ہوا اوسکے بعد درست کیا جاوے پھر بطرف خلقت اصلی کے رد کیا بدون ٹوٹ جانے کے نہو سکیگا علامت
عضد کے اوتر جانے کی یہ ہے کہ مونڈھے کے سرے کے پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہے اور بغل بھر جاتی ہے اور ایک
گہراو سا واقع ہوتا ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ یہ بات کچھ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہیں ہے بلکہ بسبب بدل جانے اور پلٹ جانے
اوس کتف کے بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا کنارہ ہنسلی کا اس کنارہ سے پتلا نظر آتا ہے بشرطیکہ اوس کنارہ کو زوال کسی
طرف کا عارض نہوا ہو یا کہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جوڑ بھی اسکے سرے پر سے اوتر سے صدمہ کسی طرح کا نہ پہونچا ہو اور جب
تدبیر علاج سے کہ اوس صدمہ سے سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ اب کچھ خوف باقی نہیں رہا اور جو عضد اوتر گیا ہے اوسکا
سرا بطور کرہ کے بلند ہو جاتا ہے بطرف بغل کے اور عضد کا الصاق بھی خوب نہیں ہوتا ہو اور اوسکا پہلو بھی ٹھیک نہیں بیٹھتا
ہے جیسے کہ صحیح اور درست بازو میں الصاق پیدا ہوتا ہے اور اوسکے قریب ہوتا ہے بدون گردن کے سہارا ہوسکا اور بدون
درد شدید کے اور اگر ہاتھ اوٹھانے کا قصد کریں اوپر کی طرف خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اوسمیں نہیں ہوتی اور اسطرح اور
قسم کی حرکات بھی ہم اوسکی واسطے تجویز کریں کہ ایک اندازہ شناخت کا معلوم کرتے ہیں یہ سب علامتیں کبھی بوجہ دقت یعنی بیکار ہونے
اور ورم کے یا بوجہ گھلانے کے بھی پیدا ہوتے ہیں علاج اگر ان کے بدن خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہیں چونکہ اونکا علاج آسان
ہے فقط ہاتھ سے کھینچو اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ رکھکر درست کر دینا چاہیے بلکہ اوس مقام کی گرفت کرکے خواہ اوسکے
قریب پکڑ کے بجانب فوق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیے اور دوسرے ہاتھ سے عضد کو نیچے کی طرف کھینچنا چاہیے اور بہتیرے بعض اطفال
کے لیے ضرورت ہوتی ہے کہ راس عضد کو بیچ کی اونگلی سے برابر کرکے اسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہیں پس فقط اسی طرح سے درست
ہو جاتا ہے اور جو بدن سخت ہیں اور خلع شدید اونمیں پیدا ہوتا ہے عمدہ طریقہ اونکے عضد کے چڑھانے کا یہ ہے کہ درست
کرنے والا اپنا پاؤن پہلو میں علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے گڑھے خواہ کوئی چیز گولا مثل گیند کے جسپر تیل لگا ہوا یا روغن
کیا ہوا ہے وغیرہ قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ درد پیدا ہوا ہو اور بیمار کو چت لٹا کر اپنی طرف اس طرح کھینچے کہ گویا اوسکو
اوٹھانا چاہتا ہے کہ شانے پر سے اوتر جاوے اور اپنے ہاتھ کو بھی اسی طرح کھینچتا ہے کہ جو مکان عضد کے لٹکنے کی جگہ ہے یہ طریقہ سب طریقوں سے
اصوب اور عمدہ ہے۔ ایضاً ایک ایسا آدمی جو نسبت علیل کے قد آور ہو اور اپنا قد رکھتا ہو اپنے مونڈھے علیل کے بغل کے نیچے
رکھکر اوسکو زمین سے اونچا کرے اور اوٹھانے اسطرح کہ اسکے مونڈھے پر تمام بدن کا مریض کے بوجھ پڑے اور اسنے لٹکا کے رہے
پکڑ اوسکا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہے اگر علیل کا بدن سبک اور ہلکا بہ نسبت اوس اوٹھانے والے کے بدن کے ہے۔ اسکے ہاتھ پر زیادہ بوجھ
اور ثقل اوسکے بدن کا نہ پہنچا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اسکے ہاتھ کے سہارے سے لٹکا رہیگا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے
قائم مقام ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہیں اور اوسکے سرے پر بہت سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیتے ہیں اور اوسی جگہ ہیں
جو آدمی کے مونڈھے کے نرم اور گول بن جاتی ہے علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہیں اسیوقت مجبر یعنی جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو
دوسری طرف سے کھینچتا ہے اور پاؤن کو ٹیک لگاتا ہے اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہو اور جب عضد کا چڑھانا
دشوار ہو خواہ اوترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اوسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے تطویل اور استحمام وغیرہ تلمیس
بخوبی کرکے ایک ڈنڈا مثل ہراوہ کے بناتے ہیں جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اوسکے سرے پر گول گول

بناتے ہین اس شکل سے۔ پر اور آسان یہ ہے کہ یہ گول مونہہ گڑوان وغیرہ سے بناتے ہین کہ اوسمین نرمی بھی ہوگی اور اسی آلہ کو مندلہ بھی اور اس گول شے کو بیچ بغل کے رکھکر اس اوترے پٹھے کو چڑھاتے ہین جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہے چاہیے کہ ایک آدمی قوی ہر اوہ کو پکڑکے اوسے اوپر کی طرف کھینچے خواہ اوسے اوپر کیطرف کھینچتا ہوا خواہ وہ آدمی مجبر یعنی درست کرنیوالا کی زور سے مقاومت کرین جسوقت کہ وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک آدمی اوسکے دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعۃً اوٹھ کھڑا نہ ہو خواہ اس دوسرے مونڈھے کو مجبر یعنی درست کرنے والا اونچا کرے اسطرح کہ اوسکے ہاتھ کو اسطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے ہاتھ کو دوہرا کرے خواہ دوہرا کر دے کے اوکھاڑ ڈالے اور اندر کیطرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے اوسوقت عضد اپنے جوڑ مین آجائیگا پھر اوسوقت اوسی گول مونہہ کو ونڈے کے بغل سے خوب چسپاں کرے اور اوپر کی طرف اوسے دبایا ہو یعنی راس سے عضد کیطرف نیز یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک ونڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو اور نیچے کیطرف نہو ورنہ عضد ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد جبر اور درستی کے اوسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہین ہوتا جیسا معلوم ہو چکا کبھی تسلم کے ذریعہ سے تدبیر کرتے ہین اور تسلم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو عتبۃ السلم یعنی چوکھٹ پر رکھتے ہین اور اوس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب گدگدی اور نرم کر لیتے ہین اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اوسکی صورت ایسی کر لیتی ہین جو قابل کام کے ہو جائے اور آدمی دوسری جانب سے اوس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کرکے راس عضد کو اپنے خاص موضع مین داخل کرتا ہے لیکن واجب کچھ لٹکنا اور عتبہ یعنی سوراخ بازوی سلم یعنی چوکھٹ کے بازو کا سوراخ کا قریب راس عضد کی ہڈی تاکہ ٹوٹ نہ جائے۔ اور کبھی بدلہ عتبہ اوسکے کرسی ایک سی جو یہی کام دے تجویز کرتے ہین اور اسی مقام خاص سے اوسکا بھی استعمال کرتے ہین اور اس مقام پر اوتر کے دوسری جگہ سے علاقہ نہین رکھتی ہین کہ اس سے خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے۔ اور کبھی اور وجوہ سے بھی اسکی درستی کیجاتی ہے لیکن اون طریقون مین تعب اور مشقت زیادہ ہو اونہین طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہین ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ جب عضد اوترا ہوا اپنی جگہ پر پہونچ جاوے اور اچھی طرح بیٹھ جاوے اوسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ گولا مذکور مونڈھے کے ہمراہ باندھین اور چوڑی چوڑی پٹیان الٹی باندھین جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہو جاوے اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی جو لپٹی ہوئی ہے خواہ دوسری ار پار کرکے دوسرے شانہ تک لیجائین اور خوب سخت اور کھنچی ہوئی رکھین اور اوسکی سختی خواہ گرہ اوس مونڈھے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہے بعد ازان عضد کو پہلو کے ہمراہ نیچے کیطرف کس دین اور جکڑ بند کرین اور مرفق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کیطرف بجانب گردن کو خوب کھینچکر باندھین اور ایک ہفتہ تک اس بندش کو نہ کھولین اور غذای مریض کی وہی تجویز کرین جو بیان ہو چکی ہے۔ اگر باوجود چڑھانے اور درست کرنے کے بار بار اوکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہ کو باستواری گرفت نہ کر سکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اوتر جانا اور اسکا بیان اوپر ہو چکا ہے کہ نا ممکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہین چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوتر جانا کبھی وہ چھوٹی ہڈی جو راس منکب پر ہے اپنی جگہ سے اوتر جاتی ہے پس ایک گڑھا سا پڑ جاتا ہے جیسے خلع مین اسی طرح کی تقعیر پیدا ہوتی ہے علاج اسکا یہی بمقدار کھینچنے ٹوٹے ہوئے کے اسے کھینچنا نہ چاہیے مگر تنگ کرکے اور انگلیون سے مضبوط پکڑ کے اپنی جگہ پر اسے لانا چاہیے اور جسطرح سے ترقوہ یعنی چنبر گردن پٹی اور گوسلے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہے اوسی طرح اسے بھی

درست کرنا لازم ہے اسلیے فقط کہ خالی بندش بھی اکثر اس ہڈی کو اپنی جگہہ پر پھیر لاتی ہے اور یہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کی ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ ہڈی خود بخود اپنی جگہہ پر نہین آتی ہے بلکہ بندش کے زور سے اپنی جگہہ پر عود کرتی ہے اور بندش کیسی ہی سخت کیون نہو کچھ خوف نکرنا چاہیے جیسے اکثر قوہ کی بندش مین خوف ہوتا ہے مرفق کا اوتر جانا یہ جوڑ ایسا ہے کہ اسکا اوترنا بھی دشوار ہے اور بعد اوترنے کے پھر درست ہونا اور چڑھنا بھی مشکل ہے اسلیے کہ اسکے رباطات کی شدت ہے اور چھوٹے چھوٹے رباطات اسکے گرد واقع ہوئے ہین اور نقرہ یعنی گڑھا جو اسمین ہے وہ اسکے زوال اور عود کا معارضہ کرتا ہے اور کبھی مرفق مین زوال قلیل عارض ہوتا ہے اور کبھی انخلاع تام پیدا ہو جاتا ہے مگر یہ بعض اوقات مین ہوتا ہے اور جب اوتر جاتا ہے اسکے اوترنے پر ایک جانب کا محدب ہونا اور کاسہ کی شکل پر ہو جانا دوسری جانب کا دلالت کرتا ہے بہت برا وہی اوترنا ہے جو پشت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہین ہوتا ہے اور اکثر جو پہونچا اوترتا ہے وہ زند اسفل مین صدمہ پہونچاتا ہے اور یہ اوترنا بہت ہی بدتر اور بد شکل ہوتا ہے اسلیے کہ اسے تردد اور نکلنا بیٹھنا زیادہ عارض ہوتا ہے اور اوپر کا زند کم اوس سے خلع عارض ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے اوتنا بدتر اور بد قطع نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اوسے اتصال کف دست سے زیادہ ہے اور حرکت اوسکی بعید ہے اور یہ بھی نہین ممکن ہے کہ زند اعلی خواہ اسفل اوتر جاوے اور بہ نسبت پہلے کے اوسکی دوری اپنے مقابل کے زند سے ہو یعنی اوپر کا زند اگر اوترے گا نیچے والے زند سے دور ہو جائیگا اور اسیطرح نیچے کا زند بعد خلع کی اوپر کے زند سے دور ہو جائیگا علاج گٹے کی خلع کا بہت جلد کرنا چاہیے اسلیے کہ ورم حار اس جگہہ بہت جلد عارض ہوتا ہے اور بعد اس ورم کے پیدا ہونے کے پھر علاج دشوار ہو جاتا ہے اور اگر بعد ورم بعض چڑھانے اور درست کرنے کے کھینچین اذیت شدید ہوتی ہے اور نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور پھر درست بیٹھ نہین سکتا ہے جب تک ورم موجود ہے کبھی اپنی جگہہ اصلی پر عود نہین کرتا ہے اگر گٹا تھوڑا سا ہٹ جاوے اوسکے درست کرنے کو ادنی زور کرکے دبانا اور ہتھیلی کی جڑ کی طرف بٹھانا کافی ہوتا ہے اور اگر بالکل اوکھڑ جاوے اوسکی دو صورتین ہین یا تو آگے کیطرف ہٹ جاوے اوسکی تدبیر آسان ہے اور اگر پیچھے کی طرف اوکھڑے اوسکی دوسری تدبیر ہے جو گٹا آگے کی طرف اوتر گیا ہو اوسکے درست کرنے اور بٹھانے کی تدبیر یہ ہے کہ اوسکے ساتھ مونڈھے پر چوٹین لگائین تھپڑ خواہ گھونسے وغیرہ سے خوب ضرب مونڈھے کو پہونچائین اور ہاتھ کو خوب دبا کرین اور اوپر کو اوٹھائین اور دونو ہاتھ سے اوٹھانے مین مدد چاہین اسی تدبیر سے اپنی جگہہ مین درست بیٹھ جائیگا اور اگر گٹا پیچھے کیطرف اوتر جاوے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے خوب سا کھینچین بعد ازان پیچھے کیطرف چوٹ لگائین اگر یہ تدبیر کارگر نہو اور درست نہ بیٹھے کلائی اور پہونچے کو چند آدمی جو قوی اور زور آور ہون خوب گرفت کرین اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چپڑ کے پہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملتے ملتے چونکہ اثر اس روغن کا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور ہڈیون اور اعصاب وغیرہ مین نرمی پیدا ہو جاتی ہے گٹا درست بیٹھ جاتا ہے اور اگرچہ یہ روغن خارج سے مستعمل ہے لیکن مالش کی حرارت چونکہ ارخا سے لطیف کا فائدہ دیتی ہے اثر اسکا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور جب گٹا درست اپنی جگہہ پر بیٹھ جاوے لازم ہے کہ بندش اوس مقام پر اچھی طرح کرین اور ایک ایسی بندش تجویز کرین جو کہ بیچ مین ایک زاویہ پیدا کرے اور وقتاً بوقتاً اوس پر دوڑے وغیرہ کو تنگ کرتے جائین تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہو جاوے

فصل پہونچے کا اوتر جانا

سنیے مقام باریک جو جسم پر حیوانات کے ہین خواہ مقام جو ہاتھ اور پاون کے جوڑ ہین اونکا بعد خلع کے اپنی جگہہ پر رد کرنا اور درست بٹھانا چندان دشوار نہین ہے مگر بٹھانے کے بعد انکا ٹھہرنا دشوار ہے اسلیے کہ اگر ایک عضو کو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائین تو بآسانی آ جاتا ہے مگر اسکا داخل ہونا دوسرے کے خانہ مین

دشوار ہے اور دشواری کی وجہ یہ ہے کہ قریب جو اجسام واقع ہیں اونہیں لیجہ زوال اور خلع رسغ کے ورم پیدا ہو جاتا ہے اور ورم کی وجہ سے بخوبی درآنا ایک ہڈی کا دوسری میں دشوار ہوتا ہے اور جگہہ ترک جاتی ہے — طریقہ کھینچنے کا یہ ہے کہ ایک آدمی گٹہ کو پیچھے کیطرف کھینچے اور بٹھانے والا جراح وغیرہ کف دست کو خلاف میں اوس کشش کے کھینچے یعنے آگے کی طرف کھینچے اور ایک ایک اونگلی کو اسیطرح کھینچے اور انگوٹھے سے کھینچنا شروع کرے اور خنصر تک کھینچتا چلا جاوے اسیطور سے کھینچنے کھینچے درست ہو جاویگا بعد اوسکے ضماد مناسب کرکے بندش کردے **اونگلیوں کا اوتر جانا اور اوسکی علامات کا بیان** جب کوئی اونگلی اوتر جاتی ہے باطن کف کی جھکتی ہے اور اوسی جگہہ اندر وار ایک بلندی سی پیدا ہوتی ہے اور بطرف مخالف کھینچنے سے درست ہو کے گڑھا سا پڑ جاتا ہے اسیطرح رسغ کی ہڈیوں کا حال ہے ہر وقت اوتر جانے کے علاج اونگلی جب اوتر جاوے فورًا پھر اپنی جگہہ پر البتہ دشواری اور وقت سے درست بیٹھتی ہے اور واجب نہیں ہے کہ پیاپے کھینچتے رہیں اور بٹھا لکر نہ ہلایا چاہیے اوسکو پکڑ کے اور اسکو اونچا کیجئے کہ اوسی ہاتھ سے جو اوسکی جڑ کے نیچے اوسی جگہہ سے جہاں سے گرفت کیا ہے اور اوپر کیطرف اس طرح اوٹھاتیں جیسے اونگلیوں کو اوکھاڑنا منظور ہے اسی ترکیب سے وقت اوتری ہوئی اپنی جگہہ پر درست بیٹھے گی اور چٹ سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ اوس آواز سے شناخت اوسکی درست بیٹھنے کی کیجاوے گی **انفکاک رسغ کی ہڈیوں کا** واجب ہے کہ جہانتک ممکن ہے اونکے درست کرنے کی تدبیر کریں اور ہر ایک میل اور جھکاؤ کو اور ہر ایک اونچائی کو اوسکے خلاف جہت میں درست کرنا چاہیے اور پٹی جسے جبیرہ کہتے ہیں اوپر رکھکے بندش کرنی چاہیے اور بندش کرکے چھوڑ دیں اور سیسہ کا لنگر جس سے ہمواری اور درستی پیدا ہو اور وضع خلقی پر اون ہڈیوں کو محفوظ رکھے اور پھر دوبارہ اوترنے سے منع کرے لٹکانا چاہیے لیکن جبیرہ اور لنگر کے رکھنے سے پہلے واجب ہے کہ ضماد مقوی سے لیپ کرلیں جیسا کہ اوسکا فائدہ اوپر کے ابحاث میں بخوبی بیان ہو چکا ہے اور کسی قسم کی حرکت نہ پہونچائیں **مہرہ گردن کا اوتر جانا اور ٹل جانا** فقرہ پشت اور گردن کی اگر بالکل اوتر جاتیں پھر ہلاکت مریض میں کچھ شبہ باقی نہیں رہتا اور اگر بالکل اوتر نہ جاتیں بلکہ اپنی جگہہ سے زائل اور دور ہو جاتیں اور زوال اکثر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتی ہیں وجہہ یہ ہے کہ نخاع میں انکے زوال سے تنگی ضرور پیدا ہوتی ہے اگرچہ کوئی شخص جو اکڑوں کرے اور اوسی حال پر رہنے دے پھر اگر فقرہ اوسکے گردن کا خواہ اوسکے متصل کا فقرہ اوتر جاوے سانس کی آمد و رفت بند ہو جاویگی اور وہ ذی روح فورًا مر جاویگا اسلیے کہ عضو تنفس میں اوسوقت تنگی پیدا ہوتی ہے اور اپنا فعل نہیں کرسکتا اور اگر فقرہ پشت کا بطرف بطن کے اوتر گیا ہو اوسکا بھی علاج ممکن نہیں ہے اور بہت جلد مہلک ہوتا ہے شاید اگر کسی چند روز مہلت ملی اور سانس کی آمد و شد کا نقصان ہوا اور بہت زیادہ ہو جاویگا اور اس صورت میں بھی قتل کر دیگا جیسا کہ اس مرض کا بھی حال ہو جاوے اور نخاع میں زیادہ تنگی پیدا ہو اور خواہ تنگی لاحق ہو کہ ورم پیدا ہو خواہ ورم ہو کہ کسی قدر سکون ہو جاوے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت نخاع میں اور کبھی اوس جگہہ پر اتفاقًا [illegible] واقع ہو ضرور ہو جاویگی اور فضول بدنی بد حال [illegible] ہو جائینگے اور اگر اس فقرہ کا انخلاع پشت کی طرف ہوا اوسکا ضرر نخاع کو بہت کم پہونچیگا لیکن کسی قسم کا ضرر اس سے بھی ضرور پیدا ہوگا اور جو پٹھے اسکے نیچے ہیں آفت اون میں ضعف ضرور پیدا ہوگا اور پاؤں میں ضعف عارض ہوگا اور فضل [illegible] صندوق عارض ہوگا اور قوت [illegible] اور دفع شدید کیطرف اس فقرہ کی رد کرنے کے بغیر نہیں حاجت ہوگی اور ایسی زور سے دھکا لگاؤ پڑیگا اور اثناء ہونا [illegible] ہوگا کہ شاید جیسا اون گزشتہ کو [illegible] اس فقرہ کی جیسا ہے اپنی جگہہ پر بیٹھے اور اس سے پہلے لوٹ کر چلا جائیگا اور جس فائدہ سے مہرہ کا کیا ہوگا بالکل جاتا رہیگا

یہ فقرہ اپنی جگہ پر نہ پہونچے گا اور ان ٹھوکرون کے صدمہ سے سناسن وغیرہ ٹوٹ جاتین گے اور کبھی یہ فقرہ دونون طرف سے اوکھڑ جاتا ہے اور یہ امر عارض ایسا ہے جسکا بیان شاید ہمنے حدب اور کوز پشت کے مرض مین اچھی طرح کر دیا ہے اوسی مقام سے اسکی تفصیل دریافت کرنی چاہیے اور اسکا حکم تنگی عصب اور بدشواری روکر سکنا ویسا ہی ہے جیسا اوس مقام پر مذکور ہو چکا **علامت** فقرات کے خلع کی یہ ہے کہ یا تو جو فقرہ اوکھڑ جاتا ہے اوس جگہ کسیقدر بلندی ظاہر ہوتی ہے خواہ تصفیع یعنے بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سنسنہ کوئی ٹوٹ گیا ہے اسکے ٹوٹ جانے مین اتنا خوف نہین ہے مگر فقرہ کے اوتر جانے مین خوف ہلاک کا ہے **علاج** اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اوتر جاوے اوسوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہے اور کمتر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہے اور اگر پشت کی طرف اوتر جاوے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ دونون گھٹنے جاکر اور خوب طاقت اور قوت کو کام مین لاکر درست کرین جس طرح حمامی مشت مال کرتے وقت زور کرتا ہے اوسیطرح اوسکے بٹھانے اور درست کرنے والے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیٹ کے بل لٹکا کر اوسکے اوپر چڑھین اور مالش کرین مروڑی سے جس طرح نان پز آٹے کو زور زور سے گوندھتا ہے اور مشت زنی کرتا ہے اور اس تدبیر سے کشود کار کی امید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو تو لاچار ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کے جسم کے برابر ہو تلاش کرین خواہ دوکانچہ ایسا ہی تلاش کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول مین اوسیقدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ گھٹے نہ بڑھے اور طول اوسکا دیوار کیجانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بعید نہو اوس ایک پر بچھونا برابر علیل کے قد کے بچھائین اور علیل کو حمام کرا کے اوسی تختہ خواہ دوکانچہ پر پاون پھیلا کر مونھ کے بل لٹائین اور سینہ پر اوسکے ایک نہالچہ وغیرہ لپیٹین اور اوسکے اطراف کو دونون بغل کے نیچے سے باہر نکال دین اور دونون قدم کو دونون کتف سے باندھین اور اطراف نہالچہ کو ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھین اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کرین بطور عمود کے اوس تختہ کے کنارے جس پر علیل کو لٹایا ہے خواہ اوسی دوکانچہ کے کنارہ پر کھڑا کرین جو اسکے لیٹنے کا مقام ہے اور ایک خادم جو سرہانے علیل کے کھڑا ہو اوسے پکڑا دین کہ مضبوطی سے اسکو تھامے رہے اور خوب گرفت لیوے اور ایسی ہوشیاری سے وہ خادم کھڑا رہے اسے لیکر کہ اسکا نیچے والا کنارہ کسی ایسی ٹیک سے مستند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہے اوسکو وہ خادم کھینچے رہے اور جسوقت ضرورت اور حاجت ہو اور جو وقت اوسکے کھینچنے کا آتا ہے اوسوقت فوراً اسے کھینچ لے اور دونون پانون علیل کے ساتھ ہی اور پورے پورے ایک اور نہالچہ سے باندھے جائین اوپر رکبہ کے اور اوپر کعبین اور اسی طرح جو موضع بلند ہے اوس مقام پر جہان انکا اجتماع ہوتا ہے کسی اور چیز سے اوس موضع کو باندھین اور ان سب رباطات اور بندش کی چیزون کے اطراف یکجا کر کے کسی اور لکڑی سے باندھ دین جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو یعنے جیسا دستہ ابھی مذکور ہو چکا اور نزدیک کنارہ اوس لکڑی کے جو قریب علیل کے پانون کے ہے اس دستہ دوسری کو اوسیطرح کھڑا کرین جسطرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اور اوسکے اعوان اور انصار کو حکم کرین کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اوترنے فقرے کے کھینچین اور خوب زور لگائین بعض آدمی اس کھینچنے کے واسطے اور قسم کے آلات تجویز کرتے ہین اور یہ آلات بطور سہام کے اوسی لکڑی پر چڑھے ہین جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی ہے خواہ اوس دوکانچہ کے قریب یعنے وہ دونون کنارے جو متصل اور دونون پانون کے ہین جب یہ سہام اور توکین گھومتی ہوئی حرکت کرتی ہین اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہو کر کھنچ جاتے ہین۔ اور بہتر اور یہ ہے کہ شکنجہ اس درجہ پر پہونچکر مدبر کا اپنے جسقدر

کوبڑ کا اوبھار ہے اصل کتفین سے دفع کیا جای اور اگر احتیاج اوسی کوبڑ کو بمقام تحدب پر کھینچنے کی ہو تو ضرور ہے اس فعل کو کرین اور کچھ خوف نہ اوسمین خطر سے نکرین پھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہ پر بیٹھین اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ کارگر نہ ہون اور علیل کو تحمل تنگ گیری اور چند روزہ کا بھی ہو تو مناسب ہے کہ ایک گڑھا کھودین کسی دیوار مین جسکا طول شبیہ پہنا کے ہو سامنے اسی کو پشت کر اور طول اوس گڑھے کا بقدر ایک ذراع کے ہو اور زیادہ اونچا اور بلند فقرات علیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور پست ہو بلکہ چاہیے کہ گڑھا ایسا ہو اور برابر مقابل پسلیون کا ہو اور بعضے اسی جگہ سے اوپر بھی کہا ہے کہ جو لکڑی دیوار کے قریب رکھی جاتی ہے وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازان ایک لوح خواہ تختی جسکا طول و عرض مناسب ہو لیکر ایک کنارہ اوسکا اسی گڑھے مین داخل کرین جو دیوار مین بنایا گیا ہے اور اوسکے وسط مین رکھین خواہ جس مقام کی رسائی اوسکی کوزہ پشت تک ہوتی ہے اور دوسرا سرا اسی لکڑی کا نیچے کیطرف رکھین تا انکے فقرات سب برابر ہو کر معلوم ہو جای کہ درست ہو گئی اور خوب بیٹھ گئے ہین بقراط نے ذکر کیا ہے کہ نقود کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس ناہمواری کو درست کر دیتا ہے اور یہ بھی اوسکا قول ہے کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہے۔ اگر یہ قول بقراط کا صحیح ہے اور بدون زحمت اور زیادہ کلفت کے درستی ہو سکتی ہے تو بہتر کیا ہو کہ ہم ویسی کوشش سے جو بیان کر چکے ہین ابتدا مین اوس قسم کی استعمال کرین جسکا امر زوال فقار ہے اور اسقدر استعمال اوس کوشش کا ہو تختہ بندی کی نہ پہونچے کرین۔ اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی کہ جسکا عرض تین انگشت کا ہو اور طول اوسکا اوسقدر ہو کہ کوزہ پشت پر برابر بیٹھ جای اور صحیح فقرات کو محیط ہو جای) بنائین اور اوسپر ایک کپڑا کتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی ضماد اور دوائی لگا کر لپیٹ کر باندھین تا اوس لکڑی کی رگڑ جلد مین خراش پیدا نکرے اور کمر یون پر اوسی تختی کو رکھکر پٹی وغیرہ سے باندھین اور علیل کو غذا لطیف کھلائین اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی بقیہ باقی رہجای اور کسی قدر حدبہ یعنی کوبڑ باقی رہے سزاوار یہی ہے کہ استعمال علاج کا ایسی دوا سے کرین جو مرخی اور ملین ہون اور وہ تختی بھی باندھے رہین جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے ہین بجای اس لکڑی کے تختہ کے اور اگر خلع ایک ہی جانب مین ہو تو بذریعہ پیچ و کے درست اور برابر کیجای گی ایک جبارہ ہو یا کہ دو ہون اور جبارہ اوس چیز کو کہتے ہین جو دو لکڑی ہڈیون کی درستی اور سیدھا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہین اور اونسے بندش کیجاتی ہے سب خلع فقرہ کا عنق مین بطرف خلف کی ہو اور یہی قسم ایسی ہے جسکا علاج ممکن ہے۔ پس واجب ہے کہ مریض کو مستلقی کرین اور اسکے بعد سر کو اوپر کیطرف کھینچین اور بہ نرمی فقرہ منخلع کو برابر اور درست کر دین اور پالش کرکے جب برابر بیٹھ جای اوسپر ضماد مقوی رکھین اور بذریعہ دو چوبون کے اونچا کرکے اوسپر جبارہ مذکور باندھین اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کی ہو اور طول مین بھی گردن کے برابر ہو پھر اوسکے بعد سر اور سینہ تک بندش کرین مگر حلق کو بندش سے بچاوین اور بہت دنون بعد اس بندش کو کھولین اور جبین ڈورے اسکی بندش کے مناسب ہے کہ وہ کپڑے کے کنارے اور حاشیہ سے نکالے ہوئے ہون جو گنڈی اور استری کرنے سے چکنے ہو جاتے ہین اسلئے کہ گول ڈورا اذیت زیادہ پیدا کرتا ہے۔ **عصعص کے اوتر جانے کا بیان** عصعص استخوان کو کہتے ہین جسپر زور دیکر آدمی بیٹھا ہے یہ ہڈی جب اوتر جاتی ہے بذریعہ حس کے اسکا اوتر جانا دریافت ہوتا ہے اور ہڈی کا اوبھار کبھی بذریعہ حس لمس کے دریافت ہوتا ہے اور اسطرح بھی دریافت ہوتا ہے کہ علیل اپنا پاؤن پھیلا نہین سکتا ہے نہ موضع خلع مین اور نہ قریب رکھ سکے بلکہ دوسرا زانو کا اوسپر بہت ہی شاق اور گران ہوتا ہے تدبیر اسکے بیٹھانے اور درست کرنے کی یہ ہے کہ بیچ کی اونگلی مقعد مین داخل کرکے اسقدر درست او ہموار کرین کہ سامنے بمقام خلع کے اونگلی پہونچ جای اور بعد ازان بقوت تمام اوپر کیطرف اونگلی کو دبائین اور دوسرے ہاتھ سے عصعص کو بھی دبا کر

رہین اور دباتے جائین تاکہ ہڈی عصعص کی برابر ہو جاوے خواہ اوس پر ضماد لگائین اور بندش کرین اور غذا بھی علیل مین تقلیل کرین تاکہ براز بھی کم برامد ہو مگر پھر بھی ایسی غذا ضرور کھلائین جس سے قوتین طبیعت مین بنی رہے **ورک کا اوتر جانا** کبھی ران مین بھی وہی صدمہ پہونچتا ہے جو صدمہ عضد کو پہونچتا ہے کہ نیچے کی طرف اوتر کر مثل مسترخی کے ڈھیلا ہو جاتا ہے اور جب ران اوتر جاتی ہے پاؤنکا دراز ہونا اور بخوبی پھیلنا دشوار ہوتا ہے نہ اوس مقام کے قریب ہی جہان خلع عارض ہوا ہی اور نہ زانو کے قریب ہی بلکہ زانو کے قریب سے زیادہ دشوار ہوتا ہے اور ران اندر کیطرف بھی اوتر جاتی ہے اور باہر کیطرف بھی لیکن اکثر اسکا انخلاع باہر کیطرف ہوتا ہے اور اندر کیطرف کمتر واقع ہوتا ہے اور کبھی آگے اور پیچھے کیطرف بھی اوتر جاتی ہے اور اسباب وہی بعینہ ہوتے ہین جو اور اعضا کے خلع مین بیان ہوچکے ہین اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کر کے نکالتے وقت اوتر جاوے اوس پاؤن کی خلقت کوتاہ ہو جاتی ہے اور ساق یعنے پنڈلی باریک ہو کر بدن کے بوجھ اوٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوائم جسم کی اور تحریک پر نہین ہوتی ۔ **علامات** ورک کے اندر کیطرف خلع سے کبھی وہ پانون جسکا ورک اوتر گیا ہے بہ نسبت دوسرے پانون کے طولانی نظر آتا ہے اور زانو نرم ہو جاتا ہے کہ قادر دوہرا ہونے کے نزدیک کش ران کی نہین ہوتا ہے اور ابھرا ہے یعنے کش ران منتفخ اور پھولا ہوا اور متورم نظر آتا ہے اسلیے کہ سر ورک کا اوسمین دھسا ہوا ہوتا ہے اور اگر ورک بطرف خارج کے اوتر جاوے پانو چھوٹا اور قصیر ہو جاتا ہے اور کش ران مین عمق اوسکے مقابل پیچھے کیطرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہے اور زانو کا حال یہ ہوتا ہے جیسے گویا مڑا ہوا ہے اندر کیطرف اور اگر آگے کی طرف اوتر جاوے پاؤن اطول ہو جاویگا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت معین تک پاؤن کو دراز کر سکتا ہے مگر دوہرا کرنا پاؤن کا بدون الم شدید کے اوسے ممکن نہین ہوتا اور چلنا البتہ کسیقدر اوس سے نہین ہو سکتا ہے اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پاؤن دوہرا ہو جاتا ہے اور کبھی اسی وجہ سے کش ران مین ورم بھی عارض ہوتا ہے اور بول مین احتباس پیدا ہوتا ہے اور اگر پیچھے کی طرف اوتر جاوے پاؤن اوسکا قصیر ہو جاوے گا اور پھیلانا اور سمیٹنا دونون متعذر اور دشوار ہوتے ہین لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا بہمراہ دوہرے کرنے کش ران کے ممکن ہوتا ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی دوہرا کرنے ساق سے ہے بموجب تصریح شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہے کہ کہ ساق کا دوہرا کرنا بدون دوہرے کرنے ران کے ممکن نہین ہوتا بطرف کش ران کے ایسا نہین ممکن ہے جس طرح صحیح لوگ خواہ جو لوگ ران کو آگے کیطرف دوہرا لیتے ہین جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کر لیتا ہے اور یہ نقصان اس مریض کو لاحق ہوتا ہے اگر یہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کیے ران کے دوہرا لیتا اور اب اسوقت اسے قدرت نہین ہے کہ ساق کو بدون دوہرا کیے ران کے دوہرا کرسکے فقط ران کی جڑ مین ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سر انسی کا کسیقدر کج ہو جاتا ہی **علاج** بہت جلد اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسلیے کہ اگر جلدی سے درست نکرین گے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھے تو اکثر اوسکی رطوبات کا انصباب ہوتا ہے اور وہ رطوبات متعفن ہو کر فساد عضو تک نوبت پہونچاتے ہین اور تمام عضو کو فاسد کر دیتے ہین اور اسکے تابع جو خطرہ ہے وہ کسی پر مخفی نہین ہے ران کے پیچھے کیطرف اوتر جانیکی درستی اسطرح کرنی چاہیے کہ پاؤن کو کھینچ کر اوسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے پہلے پاؤن کو داہنے اور بائین اسقدر ہلائین اور حرکت دین تاکہ سامنے اوس مقام کے آجاوے جہان سے اوس کا بیٹھنا مطلوب ہی اور تنگ اسپ کیطرح ایک تسمہ خواہ دو تسمہ کی پٹی یا نواڑ وغیرہ لیکر بشکل رکاب کے ایک چیز بنائی جاوی اور ساق کے اوپر استوار باندھی جاوے اور پھر ران پر مضبوط کر کے بندش کرین اور چند پھیرے اسیطرح باستواری لگائین

اور ایسی طرح مضبوط باندہیں کہ منکب یا ران کو لٹکا دیں ایسی طرح کہ ساق کو دراز ہونا اور اس تعلیق سے ممکن نہو اگر خلع ورک اندر کیطرف ہوا ہو اوسے رکوع کرنے کی اجازت دیں گے اور ایک آدمی قوی اوسے تھامے رہے ایک طرف سے اور شخص بیمار کا [illegible] والا اپنے دونوں پاؤں ران کے سرے پر نزدیک انثیین کے لائے اور اندر کیطرف اوسے کھینچے اسطرح کہ دوسرے کنارے کو اوپر کیطرف [illegible] مین دفع کرے اور اگر اس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تحریک مین کرے اور کسی پٹی خواہ ریسمان کی سہارا سے قادر اعانت پہونچاوے تو بہت ہی خوب ہوگا اور بعد اوس ران کو جڑ جانے کے بندش کر دی جاوے اگر ران بطرف خارج اوتر گئی ہو درست کرنیوالی کو چاہیے کہ ران کے اوس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک انثیین کے ہے اور اوسے حرکت خلاف جہت خلع مین اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسی طرح خلاف جہت منحصل ول کی حرکت دیوے سہارا اس دوسرے کو رسی اور عصابہ وغیرہ سے ملا ہو اور ران اگر بطرف مقادیم بدن کے یعنی آگے کیطرف اوتر گئی ہے خواہ پیچھے کیطرف اور کٹری ہے پچھی کو چاہیے کہ بیچ ران کو کسی نہالچہ وغیرہ سے مضبوط باندہ کر اور مونڈھے کو اوس جہت مین ملے جدہر ران کو جو خلع کر مائل ہوا ہو اور پاؤں علیل کا دونوں کنارے نہالچہ سے گرفت کرے اور پھر سب کرسے جتنے آدمی درستی پر لگے ہوں اور ایک سنبھالے ہوئے رہیں کیا کی کھینچیں اور زور کریں اور علیل کو ہوا مین معلق کر دیں اور اسی ترکیب سے اور صورتین خلع کی جو اوپر ہو چکی ہین اونمین بھی درستی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بذریعہ بیرم کے جو ایک آلہ خاص ہے اوس سے ہی درستی انکا اوتر جانے کی کیجاتی ہے — بیرم کی کیفیت اور صورت بعض اطبا نے بہت ہی اچھی بیان کی ہے اور کہا ہے اوسی حکیم نے کہ پہلے ایک گڑہا کہودیں اور وہ گڑہا مستطیل ہو کسی لکڑی مین کہودا جاوے اور وہ ساری لکڑی کا گڑہا مشابہ خندق کے ہو اور عرض اور عمق اس گڑہے کا تین انگشت سے زیادہ نہو اور جسقدر گڑہے اسی لکڑی مین کہود دیے جاتین اونمین آپس مین دو دو انگشت سے زیادہ نہو تاکہ بیرم انہین گڑہوں مین سے کسی ایک گڑہے مین رکہا جاوے اور باندہ دیا جاوے اور دفع ہونا اور ہٹ جانا بیرم کا اوسی طرف ہو جدہر اوسکا دفع کرنا مناسب ہو اور وسط مین اوس لکڑی کے خواہ کسی دو کانچہ کے بیچ مین ایک اور لکڑی نصب کیجاوے اور عمود علی الافق ہو اور اون لکڑی کا طول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اوسکی بقدر چوب دستی تبر کی ہو تاکہ جب علیل بیٹھ کے بل لیٹے یہ لکڑی درمیان رددوہای معلومہ اور اس فخذ کے گھوم جانے کے لیے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہو کہ جو لوگ پاؤن کیطرف سے کھینچتے ہین اونہین جھکنے خواہ کرنے سے روکتی ہے اسلیے کہ اکثر حاجت اوپر کیطرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے اور باوجود اسکے جس وقت نیچے کیطرف کھینچا جاتا ہے یہ لکڑی ران کے سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہے اور لائق اور سزاوار یہی ہے کہ نیچے کیطرف اوسی طور سے کھینچیں اور یہ بیان کر چکے ہین خصوصاً پاؤن کو اوسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے پھر اگر سر ران کا اس تدبیر سے اپنی جگہ پر داخل نہو اور درست ہو کر بیٹھے مناسب ہے کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نکالکر دو اور لکڑیاں دو طرف اسی لکڑی کے نصب کریں کہ ہر طرف ایک لکڑی مثل چتیان دروازہ کے ہو اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ نہو اوسکے بعد اون دونوں لکڑیوں پر ایک اور تیسری لکڑی لگائین تاکہ صورت اس مجموعہ کی مثل ترکیب خشبہ سلم یعنی چوکھٹ اور بازو وغیرہ اور تینوں لکڑیوں کے اجتماع سے ایک شکل شبیہ اوس حرف کی پیدا ہو جسے یونانی مین تبطا کہتے ہین اسلیے کہ یہ شکل اوسیوقت پیدا ہوگی جب تیسری لکڑی بیچ مین دونوں کنارے رکھی جاوے گی بعد ازان علیل کو صحیح جانب کی کروٹ لٹائیں اور چرخ ران کھینچیں اور [illegible]

اوسے کھینچین انہین دونون پشتیبان کے درمیان مین جو بیچ اوس لکڑی کے ہین جو مشابہ پشتیبان سلم کے ہے اور جو ران علیل ہو اسی پشتیبان کے اوپر رہے کی تاکہ سر ران کا پشتیبان کے اوپر سوار ہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب پیچیدہ کر کے بچھا دین تاکہ لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہونچے اور ران کو چھلنے خواہ رگڑنے کا صدمہ نہ ہو اوسکے بعد ایک اور لکڑی جسکا عرض معتدل ہو اور طول اوسکا اسقدر کہ ران کے سر سے کعب تک پہونچ جاے طیار کر کے ساق کے نیچے طول مین رکھین تاکہ سر ران کا کعب تک اس ڈنڈی کی گرفت مین آجاے اور خوب طرح اس سے پاون کو باندھ دین اوسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کرین خواہ اوس لکڑی سے جو مشابہ دستہ ہاون کے ہے جسکا استعمال کوبڑا ور حدبہ کے مقام مین لکھا گیا ہے خواہ اوسطرح کھینچین جو ہمنے خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہے لیکن یہان پہ مناسب ہے کہ ساق کو نیچے کیطرف مع اوس ڈنڈی کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہے کھینچین تاکہ سر ران کا اپنے موضع صحیح اصلی پر اس حد شدید کی وجہ سے آجاے ایک اور بھی قسم درستی کی ہے کہ جس سے راس فخذ اپنی جگہ پر درست ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور لکڑی سے علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہین ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہے جسکی بقراط حکیم بھی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ بقراط کہتا ہے کہ علیل کے دونون ہاتھ کسی نہالچہ وغیرہ سے باندھین اور دونون پاون بھی اوسکے خوب مضبوط کسی قماط یعنے نہالچہ وغیرہ سے باندھین مگر یہ کپڑا کھینچین اور رکھین پر نہ پہونچے اور ہر ایک کو بعد بہ نسبت دوسری ہاتھ یا پاون کے چار انگل سے زیادہ نہو اور جو ساق اوتری ہوئی ران سے ملی ہے وہ بہ نسبت دوسرے پاؤن کی ساق سے پھیلی ہوئی ہو یعنے چار انگل اسکا پھیلنا زیادہ ہو اور اوسکا کم ہو اور زمین سے دو ذراع کے اونچی ہو اوسکے بعد ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گود مین لے اور نزدیک پہونچانے اوتری ہوئی ران مین اوس مقام پر جو نہایت موٹا ہے اور وہین پر ران کا سر ابھی ہے اور علیل کو دفعۃً لٹکا دے کہ اگر یہ حرکت بیارے سے کریگا بہت آسانی سے ران اپنے اصلی موضع مین درست ہوکر بیٹھ جائیگی اور داخل ہو جائیگی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبون سے اچھی اور آسان ہے اسلیے کہ اسمین اور اعمال کی ضرورت نہین ہے جو جو باتین اوپر کی ترکیب مین درکار ہوتی تھین اسصورت مین کسی کی حاجت نہین ہے پھر بھی اکثر علاج کرنیوالے اس ترکیب کو اچھا نہین کر سکتے اور خوب مشاقی سے اسکا عمل درست اونسے نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ وہ سستی اور تہاون کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھکر اس سے باز رہتے رہتے لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کیطرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران اوس کو جسطرح کہ ہمنے کہا ہے دراز کرلیں اوسکے بعد طبیب کو چاہیے کہ بذریعہ مرہم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے مگر پہلے مرہم کو سرے کو کسی گدے وغیرہ مین رکھدین تاکہ کیا اوس جگہ نہو سکے اور بعض لوگ مددگار صحیح اور درست ران کیطرف سے ہون کہ اودہر سے بھی رفع کیا جاے اور تھوڑا تھوڑا لین تاکہ زیادہ دفع نہو جاے اور اگر خلع بطرف قدام کے ہو لازم ہے کہ جو ران اوکھڑ گئی ہے اوسی کو کھینچین اور بعد ازان ایک مرد قوی زور اور اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی جڑ کش ران علیل پر رکھکر اوسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرے ہاتھ سے اور باوجود اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب الو کے دراز کرے اور اگر خلع بطرف خلف کی ہو اوسوقت بیمار کی ران کو نیچے کی طرف دراز نہ کرے بشرطیکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور بلند ہو لیکن اوسوقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر ورک بطرف خارج کے اوکھڑا ہو اوسوقت بھی اسیطرح سے کسی سخت چیز پر رکھکر دراز کرے جیسے ہمنے حدبہ اور کوز پشت کو رفع کرنے مین بیان کیا ہے پس لازم ہے کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دو کانچہ وغیرہ پر رکھکر کھینچین اور رباطات خواہ ڈوری وغیرہ جس سے بندش کرنی منظور ہو اونہین ورک پر باندھین بلکہ ساق پر باندھین جیسے ابھی ہم کہہ چکے ہین اور مناسب ہے کہ استعمال کرین یعنے خاک آلودہ ہونے اور لوٹنے کا اوسی تختہ پر متصل رودون کے ہو اور متصل اوس مقام کے ہو جو بدن سے متصل

نکل گیا ہے پس ہمکو اسقدر اقسام خلع مین ورک کی بیان کرنا تھا جسے ہمنے ذکر کیا اور یہ خلع وہ ہے جو ورک کو کسی ایسی علت [illegible] عارض ہوتی ہو جو اوسمین ہو اور پہلے ہو سے لیکن کبھی بوجہ کثرت رطوبت کی بھی ورک اوتر جاتا ہی جیسے کتف بھی اسی وجہ سے اوتر جاتا ہی ایسے وقت اہین لازم ہے کہ داغ دینے کا استعمال کرین جس طرح ہمنے مقام خاص مین بیان کیا ہی **خلع رکبہ کا** رکبہ یعنے زانو بہت جلد اوتر جاتا ہے اور کبھی بدون سبب ظاہری کے بھی اوتر جاتا ہی اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑے سے پھیلنے سے بھی اوتر جاتا ہی جیسے لچی بھی اکثر بلا سبب اوتر جاتا ہی بدون انگڑائی لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سی اوتر جاتا ہے سوای آگے کی جانب کی بسبب فلکہ یعنے چرخہ کے اور اوسکی معالجہ [illegible] علاج یہ ہے کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھاکر قریب زمین کے دونون پانون اوسکے تھوڑے سی اوٹھائین اور بلند کرین بعد ازان اوسکے دونون پانون کیطرف اور نیچے کیطرف اوٹھائین اور دراز کرین اور خوب قوت سی کھینچین اور درست کرینوالا منفصل رکبہ کو اپنی اصلی حالت کیطرف اوسے پھیر دے اور اقسام کے خلع مین بحکم کلی بیان کیا ہی اور بعد ازان اوسپر بندش کردین **رفقہ کا خلع** اور یہی زانو کا [illegible] جب اوسمین خلع عارض ہوتا ہی واجب ہی کہ پانون کو دراز کرکے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیر لاتین اوسکے بعد [illegible] اوسکے شکم کو خرقہ وغیرہ سے [illegible] ہونے سے منع کرین اور اوسپر چھپرے اور لکڑیان جو مانع میلان کی جہت میل مین درست کرکے باندھ دین جب خوب درست [illegible] سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاوی اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کرے پھر زانو کو جلدی دوہرانا چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دنون بعد [illegible] لازم ہے تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہو کہ دوہرانے سے پھر اوکھڑ جاوی **پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا** اوتر جاتا کبھی [illegible] بھی اوکھڑ جاتا ہی اوسوقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت [illegible] وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہی پھر جب عود کرآئے چلنے پھرنے کو بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چالیس روز تک [illegible] تاکہ پھر دوبارہ اوکھڑ نجاوی اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہے اوسکے واسطے تھوڑی سی کشش کافی ہوتی ہی اور اوسکے بعد اپنی جگہ پر [illegible] چاہیے اور اگر تمام وکمال جدا ہو جاوی اور اوکھڑ جاوی پس واجب ہی کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نکرتا ہو اور سطح [illegible] نہو کہ اپنی جگہ پر واپس آئے جیسے حکماء اوائل نے کہا ہی اوسی طرح تدبیر کرین اونکی تدبیر یہ ہے کہ تھوڑا سا پھیلا کر پیٹھ کے بل زمین پر دراز ہو جاوے اور تکیہ لگائین اوسپر جو درمیان دونون ران کے ہے اور رودون کے ہے اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گرا ہوا ہو تاکہ اوسکے [illegible] بروقت آڑ لگانے کے حرکت اور جنبش نہو اور جسوقت اوسکا پانون کھینچا جاوے یہ تکیہ جسم کو ہٹنے سے روکے اور چاہیے کہ اس تکیہ اعتماد قبیل از استادگی علیل کے کرین اور کوئی بڑی لکڑی جیسی اوپر بیان ہو چکی ہے موجود ہو یعنے جسکے وسط مین دوسری لکڑی لگائی ہوئی ہوتی ہے جو اوسپر بطور ٹیک اور تکیہ کے لگی ہوتی ہے پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہی کہ اور کوئی مددگار پنڈان کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پانون کو اپنے دونون ہاتھون سے کھینچے خواہ کسی تسمہ وغیرہ باندھکر خلاف مددگار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اوس اوکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک مددگار [illegible] اور جو دوسرا پاؤ کو نیچے سے گرفت کیے رہے اور بعد درست کرنے اور بٹھانے کے بہت مستحکم پٹی وغیرہ سے بندش کرین اور بعض پٹیون کی رسائی پشت قدم کی ہڈیون تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور انہین دونون مقام پر انکی بندش کر دینی لازم ہے اور جو ٹھیک پاشنہ پا پر واقع ہی بندش کیوقت اوسی بچانا چاہیے ایسا نہو کہ اوسپر سخت بندش ہو اور کبھی پٹی کے نیچے دو ٹھہر آجاوے ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور چالیس دن تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہے اور اس زمانہ مین [illegible] کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہے اسلیے کہ اگر

یہ لوگ قبل صحت تام کے چلنے پھرنے لگے اچھی طرح سے عضو درست نہوگا اور علاج میں بافساد پیدا ہوگا اگر ہڈی یا شظیہ کی بوجہ کودنے خواہ اور چلنے کے زائل ہوا اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہے اور اس ہڈی کے اوتر جانے سے ورم گرم عارض ہو لازم ہے کہ اس عضو کو اصلاح درست کریں کہ مریض کو موندھے کے بل لٹا کر اور عضو ماؤف کو کھینچیں اور برابر کریں اور جو نطولات اور ادہان میں تسکین پیدا کرتے ہیں اونکا استعمال کریں اور استوار او عضو پٹیوں سے بندش کریں اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دیں اور جب تک عضو علیل بخوبی درست نہو جائے کسی قسم کی حرکت جسم مریض کے واقع نہونے پاوے اور کعب کو خوب طرح سے باندہ دیں اور انگلیوں تک بندش کریں مگر پاشنہ کھلا رہے قدم کی ہڈیوں کا اوتر جانا اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیوں کے اوتر جانے کے ہے اور کبھی اسکی درستی میں فقط اسقدر تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیب خود اوپر اپنے قدم سے اونکو روندے اور کچھ کپڑا حائل کرے پس ایسی طرح پامال کرتے تا درست ہوجاتے ہیں بعد درست کرنے کے ضماد کریں اور بندش باستواری کردیں جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا ہے واللہ اعلم دوسرا مقالہ قواعد کلیہ کسر کے یعنی ٹوٹ جانے اعضا کے بیان میں بیان عام ٹوٹ جانے کا کسر اوس تفرق اتصال خاص کو کہتے ہیں جو ہڈی میں پیدا ہو اور کبھی شکست استخوان کی مقامات میں جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی کرچیں بوجہ اس کسر کی ٹکڑے ہوجاتی ہیں اوسے رض کہتے ہیں اور کبھی متفرق نہیں واقع ہوتا اور جو کسر متفرق واقع نہیں ہوتا اوسکی بھی دو قسمیں ہیں کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی مشعب اور مختلف ہوتا ہے اور کسر مستوی کبھی عرض میں واقع ہوتا ہے اور کبھی طول میں اور عرض میں جو واقع ہوتا ہے وہ کبھی کبھی کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہیں ہوتا ہے طول میں جو کسر واقع ہو اوسکو صدع کہتے ہیں اور قسم اوس کسر کو کہتے ہیں جو بخوبی ظاہر نہ ہو ایک قوم نے اصناف کسر کے بہت سے نام جداگانہ تجویز کیے ہیں پس جو کسر عظیم ہو اور عرض اور عمق میں دور تک پہونچا ہو اوسے قثّی او صوتی کہتے ہیں اور جو طول میں فقط دور تک پہونچا اوسے شطب کہتے ہیں اور جو کسر طول میں پیدا ہوا اور اوسمیں استقراض بھی کسیقدر ہو اوسے ہالی او قضوی کہتے ہیں اور جس کسر میں ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوجائیں اوسے سوقی اور جریشی اور جوزی کہتے ہیں جب کسی ہڈی میں انکسار پورا پیدا ہو پھر دونوں ٹکڑے ہیں ویسے محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھتی نہیں رہ سکتی۔ بلکہ وہ دونوں ٹکڑیاں بالضرور جدا اور ایک ہو جائینگی اور اونہیں محاذات مذکورہ باقی نہ رہیگی اور اسی زوال اور جدائی کیوجہ سے جو گوشت اوسکے اس ہڈی کو محیط ہیں اونمیں ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس تخشن کیوجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور تابع اس درد کو ورم ہوتا ہے پھر اگر جدائی اور فصل مدور ہو اور اوسمیں کوئی شظیہ یعنی نوک وغیرہ پیدا نہ ہو اوسوقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چنداں دشوار نہیں ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے۔ اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جھک جاے یہ بہت اچھا ہے بنسبت اوسکو کہ اندر کیطرف مائل ہو چنانچہ بقراط کا یہی قول ہے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت میں یہ ہے کہ اندر کیطرف میلان کرنے سے عصب کی زیادہ متصل ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ایذا اور الم اندرونی کے میلان میں زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہے جیسے جوڑ یعنی روک کی چیزیں اور حروف یعنی باریکی اور بارہ فقرہ عظام کے ہوتے ہیں جنہیں جوڑ کے سرے درآتے ہیں اور جو گڑہے جوڑ پر ہوتے ہیں جنہیں مہرہ اور کنارے جوڑ کی پنہائی ہوئی ہوتی ہیں وہ سب پس جاتے ہیں اور سب میں کسر واقع ہوتا ہے اور جوڑ مستعد انخلاع اور اوتر جانے کو ہوجاتا ہے اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوا اور پھر درست ہوجائے اور جڑ جائے تاہم دشواری حرکت بر طرف نہیں ہوتی بسبب اوس صلابت اور سختی کی جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہے اور بسبب اوس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اوس حقی کو

کھینچنے کی اسقدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہوجاوے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیوں کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے اور اسیطرح اگر جوڑ اصل خلقت میں تنگ ہو اوسکے انکسار میں بھی ایسی ہی دقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ دشوار درستی اور التحام میں اوسی کسر کی ہوتی ہے جو شکل تدبیر واقع ہو اوسکے بعد جو کج اور مائل ہو کہ وہ کبھی چسپیدہ تو ہوجاتا ہے لیکن بہت دنوں تک ایک بندش خوبصورت اور درست کی حاجت ہوتی اسکی شکل عجیب ہو اور یہ بندش بہت دنوں تک بدستور جب چلی جاوے اوسوقت اوسکی درستی اور جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح بہت دنوں تک وہ غذائیں اور ادویہ ایسے شخص کو دینی پڑتی ہیں جنکا بیان ہم آیندہ سطور میں کرتے ہیں تب کہیں نوبت جوڑنے کی آتی ہے ۔ بدترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف اندر کے ٹوٹ کر جھک جاوے اور باہر کیطرف مائل نہ ہو جیسا اوپر بعضے مقولہ بقراط میں ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ نوشتہ ہڈی کا قطع ہوجانا ہلاک ہے اس بات کے کچھ معنی محصل ہماری سمجھ میں نہیں آتے اسلیے کہ نوشتہ ہڈی کا ایسی چیز ہے کہ کچلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسی طرح قطع نہیں ہوسکتا ہے کبھی بعض اقسام کی شکست میں اعراض جراحت کے بھی عارض ہوتے ہیں اور نیز نفس ورم یعنے خون کا جاری ہونا اور ورم اور ریش یعنے پیپ پڑجانا اور گوشت کا جو قریب عضو شکستہ کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اوسکی تدبیر ایسی جو مانع عفونت ہے نکیجاوے اور پچھنے وغیرہ سے وہ خون نکالا نہ جاوے اوس میں آکلہ و سڑ جانا عضو یا ورم کا پیدا ہوجاتا ہے آدمی اور سن رسیدہ کو بدن کا منشع کسر بذریعہ درد کے اور نیز بذریعہ واقع ہونے اوسی چیز کے جس سے پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پہچانا جاتا ہے اور ہاتھ کے چھونے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے ۔ اور چھوٹے لڑکے کی زبان کی بد نمین شکست اور کسر کے مقام کی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ اوس مقام میں درد اور ورم اور سرخی نمودار ہوتی ہے احکام انجبار اور ضد انجبار کی احکام انجبار کے معنے درست ہونا شکست کا اور ضد انجبار کی یہ ہے کہ درست نہ ہو جو ہڈی ٹوٹ جاوے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنی وضع اصلی کیطرف اوسی درست کرکے پھیر لایا جاوے لڑکوں میں خواہ ہنگام سن قریب سن طفولیت کی ہے ممکن ہے کہ بجا از سر نو وہ ہڈی جوڑ جاوے اسلیے کہ ایسے سن میں ابھی قوت اولی یعنے وہ قوت جو اصل خلقت میں تولید اور تشکیل اعضا کی صانع بیچون نے پیدا فرمائی ہے باقی ہوتی ہے اور چونکہ اوس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہو لہذا اس سن میں ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا آپس میں پیوند ہونے میں انکا وصل و پیوند از قسم اوسی ہڈی کے پیدا کردیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہیں جڑتی ہے کہ ایک ذات ہوجاوے بلکہ بیچ میں ایک لیسدار عضو ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی لزوجت اور چسپیدگی کیوجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے دیکھو کہ سریش وغیرہ سے ٹوٹی ہوئی ناسپے کو جوڑ دیتے ہیں اور بعد جوڑ جانے کے مآل دونوں کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اوسقدر فرق ضرور ہے جو جوڑ اور پیوند ہی میں ہے ۔ سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کو ناقابل ہے اوسکے بعد ساعد کے ہڈی اور جنبر گردن کی اور ترقوہ اگر اندر کیطرف ٹوٹ جاوے اوسکا علاج دشوار ہوجاتا ہے اور بہت قبیح اور بد نما وہی کسر ہے جو زندین میں نیچے کیطرف ہو اور دلیل وہی ہے جو علاج میں مذکور ہوئی ۔ ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اوسکا کسر آسان ہے اور چنداں دشواری انکی ٹوٹنے میں نہیں ہوتی ہے اسلیے کہ ران اور ساق گوشت ہاے سے انکا انسداد موقوف نہیں ہوتا اعضاے بدن کا حال مدت انجبار اور درست ہونے میں مختلف ہے کوئی بہت دیر میں درست ہوتا ہے اور کوئی جلد درست ہوتا ہے ۔ مثلاً ناک دس دن میں درست ہوتی ہے اور پسلی بیس دن میں اور ذراع یا اوسکے قریب اسکے نرمی اور سختی میں ہے تیس دن یا چالیس دن میں جوڑتی ہے اور ران پچاس دن میں اور کبھی مدت زیادہ کھنچتی ہے کہ تین مہینے خواہ چار پانچ مہینے تک ران میں وصل پیدا ہوتا ہے ۔ جوڑنے کی تدبیر میں اگر خطا ہو کیوجہ

سے کوئی عضو شکستہ اگر باطن کیطرف مائل ہو یہ امر بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطرف پشت کے مائل ہو اور جھکاو اوسکا ثقیل جانب میں ہو
جو اسباب ایسے ہین کہ اونکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہین ہوتے منجملہ اونکے ایک سبب یہ ہے کہ بکثرت نطولات کا استعمال کیا
جاوے یا بکثرت پٹی وغیرہ کھولا کرین اور پھر بار بار باندھا کرین۔ خواہ قبل بخوبی جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا
خون لزج اور چسپندہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے سوداوی مزاج اور ناقہین کی ہڈی دیر مین جوڑتی ہے۔ جوڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہے
کہ خون ایسا برامد ہو اور اسقدر کم برامد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا بوجہ کثرت اوس چیز کے جیسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہے
قواعد کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچین اور دراز کرین اسلیے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب
سے کھینچین گے تشنج پیدا ہوگا اور اسیوجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہین اور کبھی اسیوجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات یعنے
زیادہ کشش اون ابدان مین جو رطب ہین ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جو ابدان مرطوب ہین کشش کی قبول کی استعداد اونمین زیادہ
اور اگر زیادہ نہ کھینچین بلکہ بمقدار مناسب سے کم کھینچین اوس سے خرابی پیدا ہوگی کہ بخوبی درست نہوگا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست ہوگا یہ ضرر
کم کھینچنے کا خلع اور کسر مین برابر ہے اور جب وجہ مناسب پر بقدر ضرورت کشش کرین دونون ہڈیون کے برابر اور سیدھی ہو جاوے گی تدبیر
کرینگے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزین جیسے چاہیین اوسی اسلوب پر سب درست رکھین گے اور رفادہ وغیرہ بذریعہ جبائر کے اور
جبائر کو بذریعہ رباطات کے اونچا اور بلند کرین — واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کرین یعنے اوسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے
پاوے ہان اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جاوے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہو اسکا مضائقہ نہین ہے بلکہ بہت
مناسب ہے کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہین تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہو جاوے اور واجب ہے کہ بروقت کھینچنے اور باندھنے
کے درد شدید پیدا کیا جاوے خواہ کسر کے واسطے بندش ہو یا خلع کی درستی کیواسطے ہو اور اگر زیادہ سخت بندش اور دیر مین کھولنے اور
اوسکی نگاہداشت مین کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اس عضو مشدود کی قوت باطل ہو جاتی ہے اور گویا اوسکی حیات جاتی رہتی
ہو جاتی ہے اور متعفن ہو جاتا ہے اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اوس عضو کو کاٹ ڈالین۔ غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہے کہ دشبذ
حاصل ہو جسمین یہ صفت نہین ہے جیسے سر کی ہڈیان کہ انمین نہین پیدا ہوتا ہے واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ خشک اور تھوڑی مقدار
پیدا نہو اور زیادہ غلیظ بھی نہو یعنے جسقدر غلظ محتاج الیہ اور ضروری ہے اوس سے زیادہ غلیظ بھی نہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہے
کہ بڑا ہونا اوسکا بحسب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہے اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوچکی کی ہو آیندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہے
اوس سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہو جاوین گے اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اوس جگہ سے دریافت ہوگی جہان
غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہان پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہان سے بھی دریافت ہو جائیگا۔ جسوقت لعاب پیدا ہونے لگے واجب ہے
کہ حرکات تعب انگیز قطعاً ترک کر دین اور جماع اور غضب اور عریان رہنے کو بھی ترک کرین اوس سے خون رقیق ہو جاتا ہے اور مقام گرم
مین نہ ٹھہرے اور سرد مقام مین ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہین اور اونمین حرارت بھی کسیقدر ہے اور تغذیہ بھی
ہے اوسمین اعانت کرے پس ضمادات مین ابہل اور جوز السرو اور کثیرا اور ادویہ قابضہ داخل کرین کہ کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی مین یہ بات
پیدا ہو کہ وہ کسی طرح نہ جوڑ سکے اور جبر معتدبہ اوسمین پیدا نہو اوسکی اصلاح مین وہی تدبیر چھیلنے کی کرنی چاہیے جو قروح مین بیان کی گئی
ہے یعنے وہ قروح جو بدون چھیلنے کے اچھے نہین ہوتے ہین اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ دونون ہاتھ سے اسقدر مالش کرین کہ جلد زوجت بھری اوسپر

ہوئی ہے اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہوجای گویا دہ رطوبت لزجہ ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتی اور جب یہ لزوجت دفع ہوجاتی اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہوگی خون جدید اوراچھا اوس مقام میں آئیگا اور اوسپر لعاب سا پیدا ہوکر رشید نکو پیدا ہوگی اور ہڈی کی گرفت قوی ہوگی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اوس سے پوست پوست کی شکل پر چھلکوں کا دفع ہونا چھیلنے کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہے ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ میں جبائرہ کا استعمال ہرگز جائز نہیں ہے اور اگر ضرور ہوا اور بدون جبائر کے چارہ نہو فقط ایک رباط جدید پر اقتصار کریں اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کرکے پھر جبر کی تدبیر کریں تو بات اچھی نہیں ہے اسلیے کہ ہڈی سخت ہوجاتی ہے اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جوڑتی ہے اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنے کی ضرورت ہوگی اور بہت سے احوال عظیم اور کیفیات خطرانگیز پیدا ہونگے اور باینہمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہوگا تشنج پیدا ہوگا اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال ہے اگرچہ ترچھا ہوجاے وہ بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ایسی شکست کی درستی میں زیادہ مبالغہ نہ کیا جاے اور اگر ہمراہ کسر کے رض بھی ہوا ہے اور بھی خطرہ ہے عضو کے سڑجانے کا لہذا واجب ہے کہ مقام ورم شکست میں پچھنے لگائیں تاکہ جو خون مقام ماؤف پر ہے سب نکلجاے اور اگرچہ خون باقی رہیگا عضو کی موت واقع ہونیکا خوف ہوگا اور اگر خون جاری ہو تو بعد ٹوٹ جانیکے فوراً حبس کرنا چاہیے اور اگر خوف ورم اور آفت جراحت کی محتاج اسکی طرف کرتی ہے کہ علاج واجب اگر کرینگے تو فساد واقع ہوگا پس اسہال اور تلطیف غذا کریں کبھی بندش کے سبب سے ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہے کہ احتیاج بندش کے کھول ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اسکی حاجت ہوتی ہے کہ آب گرم سے نطول کریں تاکہ رطوبات کی تحلیل ہوجاے اور بقراط کی راے یہ ہے کہ جلیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور غرض اوسکی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا عضو درست کیا جاتا ہے اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جذب اعضا اندر کیطرف ہوگا اور جالینوس خربق کے استعمال کو جائز نہیں رکھتا ہے بلکہ غاریقون سپید کو تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جسمین کسیقدر اثر خربق کا داخل کیا گیا ہو پلانی چاہیے میں کہتا ہوں اگرچہ جواز استعمال خربق کا مخصوص زمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ میں وہ کیفیت قوی اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس ناجائز کہتا ہے تو ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا کہ مقام تعجب ہے کہ ایسے قرب زمانہ میں اسیقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے دونوں تجویزوں میں ایک کی تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقراط کی راے غلط ہے یا جالینوس کی اور جو لوگ دونوں تجویزوں کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہیں اون پر شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا جو یہ اختلاف جائز ہوا متن جب کسی ہڈی کو درست کریں اوسکے بعد درد اور قلق پیدا ہو اوسوقت راے صائب یہ ہے کہ اوسکی شکستگی کی تدبیر کو ترک کریں اور جسقدر درست کرچکے ہوں اوسے بھی الگ کر ڈالیں کہ اکثر مریض درد سے نجات اور آرام پاتا ہے فقط اسی تدبیر اور ہر قسم کے اوجاع سے اوسکو تسکین مل جاتی ہے طول میں جو کسر ہے اوسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ خوب مضبوط بندش کریں اور بہت سخت اور شدید بندش بہ نسبت اور اقسام کسر کے اسمیں درکار ہے اور عضو شکستہ کو اندر کیطرف دبانا چاہیے اور جو شکست عرض میں واقع ہوئی ہے اوسکی درستی میں لازم ہے کہ دونوں ہڈیاں بہت سیدھی کیجائیں اور جہانتک ممکن ہے رعایت وضع اجزاے سلیم کے کرنی چاہیے یعنے جو اعضا اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوے ہیں جسطرح کی وضع اونکی ہے اوسی طرح اس ٹوٹے ہوے ہڈی کو بھی درست

کرکے رکھنا چاہیئے اور یہ بھی دیکھیں کہ یہ استخوان شکستہ کسی اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہیں اگر ہو تو اوسی کی وضع اور محاذات پر اوسکو رکھیں اور درست کریں اور اسکے درمیان میں اور بھی بہت سی چیزیں نظر کرنی چاہیئیں از انجملہ شظایا یعنی نوکیں اور ریزے ہڈیوں کے اور زوائد یعنی زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کی بہ نسبت ہوتی ہے از انجملہ ثلم یعنی سوراخ جو ہڈی کے بیچ میں شظایا کا حال یہ ہے کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہہ پر نہ بیٹھیں گے درمیان ہڈی کے اور اوسکی درستی کے مانع ہونگی اور اگر یہی نوکیں ٹوٹ جائیں گی دونوں پارہ استخوان کے ٹکڑیں گی یعنی بیچ میں دونوں سروں کے آجائیں گے اور اس وجہ سے ایک سرا دوسرے سرے سے بخوبی مل نہیں سکیگا اور اگر شظایا اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے ایک گڑھا سا پڑیگا جسمیں ہمیشہ صدید مجتمع ہوتا رہیگا اور اس صدید اور ریم سے ہر وقت اذیت پیدا ہوگی کہ خود شظایا بھی متعفن ہونگے اور عضو ماؤف میں عفونت پیدا ہوجائیگی پھر پیچیدہ ہونا ہڈی کا بھی مضبوط اور استوار نہوگا اسلیئے کہ استواری اور قوت پیدا ہوتی ہے جب نوکیں اور زوائد سب کے سب اپنے اپنے مقام خاص میں درست بیٹھیں اور وہ مقامات وہی ہیں جو ان کے سامنے دوسری استخوان میں بیچ ہوئے ہیں اور جب اپنے اپنے گھروں میں یہ چیزیں درست ہوکر نہ بیٹھیں گی تو ضرور ہے کہ وصل اور جوڑ میں استواری نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ جس وقت جبر اور درستی کی نوبت ورسی بذریعہ ہاتھ یا رسیوں خواہ بذریعہ اور آلات کے کھینچیں اور جہاں تک عضو شکستہ کھینچنے سے دراز ہو سکے اوسیقدر اسے کھینچ کر پھر ہر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے اپنے گھروں میں درست بٹھائیں جب یہ تدبیر پوری اوتریگی دونوں حصے ہڈی کے جو ٹوٹی ہوئی ہیں وہ اپنی اپنی مسند میں آجائیں گی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہہ میں پیوست ہوجائیں گی اور جو مقامات محاذی ہر ایک نوک اور زوائد کے تھے وہ بھی ہر ایک سامنے آجائیں گے تب جاکے جبر اچھی طرح ہوگا جب اسقدر کھینچکر ہر ایک کو اوسکی محاذی کر چکیں اور خوب یقین ہوجاوے کہ اب ہر ایک شی اپنی محاذی ہوچکی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرتے جائیں اور جس وضع سے سامنا ہوا ہے اوسکی محافظت رکھیں ایسا نہو کہ ڈھیلے پائیں آسکے پیچ تر جاکر نیز محاذات اور سامنا باطل ہوجاوے اور از سر نو پھر وہی زحمت کرنی پڑے جب ایسی درستگی اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہہ میں سما جاوے اور بیٹھ جاوے از سر نو حال ہر ایک درست بیٹھی ہوئی چیز کا ہاتھ سے دریافت کیا جاوے اگر کسی جگہہ بلندی خواہ اونچائی خلاف حالت صحت کی نظر آئے اوسے از سر نو ہاتھ سے درست کر دینا چاہیئے پھر بعد جبر کے پٹی ایسی ضرور باندھنی چاہیئے جو عضو مجبور کی محافظت سکون پر کرے اور پٹی سخت نہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ورنہ حرکت ہو اور زوال ہی عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکیگی وخیر الامور اوسطہا بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان میں ہو ۔ واجب ہے کہ بندش اوس جگہہ سے جہاں پر بل اور جھکاؤ زیادہ ہو پہلے [illegible] دونوں [illegible] ہو ضرور ہے کہ جبر [illegible] جھکاؤ [illegible] برابر کر دیا اور اگر شکست کسی طرف زیادہ ہو اور کسی طرف کم جدھر زیادہ ہو اودھر بندش بھی زیادہ ہونی چاہیئے ۔ اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈیوں میں کوئی شظیہ یعنی نوک خواہ چھوٹی ہڈی بھی ہو اور اوسکے سبب سے درد پیدا ہوتا ہو پہلے اوسکی اصلاح ضرور ہے جسطرح پر ہو سکے اور اگر اوس کے بیچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہیں ہوتا ہو پھر اوسے چھیڑنا کچھ ضرور نہیں اور اگر اوسکو کھینچ کر اوٹھانے کی آواز سنائی دیتی ہے کہ اوسپر چلی جھلی خواہ لعاب وغیرہ جم جاویگی اور درست بیٹھ جاویگی اور اگر کسی طرح کی آواز اوسمیں کسر اور نوک کی سنائی نہ دیوے اور اوسکی درستی سے [illegible] خواہ کسی اور [illegible] کے پاس ہو اور صعوبت اوسکو سنبھال خود چھوڑ دینا نہیں ہے بلکہ [illegible] سنبھال ہو اوس سے درگذر نہ کرنا چاہیئے اگر بوجہ نوک یا کسر وغیرہ کے گوشت میں خراش اور شگاف پیدا ہوا ہو تو مناسب نہیں [illegible] بخیال زخم کے اوس شگاف کو زیادہ بڑھائیں مگر واجب ہے کہ دونوں سرے ہڈی کے اسقدر درست

کھینچین دونون طرف تاکہ سطح کسی جانب کو بلند ہو اسواسطے کہ اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہوگی فساد عظیم پیدا ہوگا جیسے دونون
جیسے غیب ہو کھینچ جاتین اور اسکی شظیہ یعنی نوک خواہ کریچ کیطرف توجہ کرنا چاہیے کہ اوسے اپنی اصلی جگہ پر پھیر لاکر اوسکے بعد بندش کرلی
چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھے جب بھی جسقدر کہ شکستگی [illegible] اسکو زیادہ شگافتہ بڑھانا
چاہیے نہین ہے بلکہ ایک ٹکڑا آہنی کا لیکر اوسمین اتنا بڑا سوراخ کرین کہ شظیہ اوسمین پھنس جاوے اور اوس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ
کردین بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اس چمڑے مین بھی سوراخ ویسے ہی کرین جیسے نمدے کے ٹکڑے مین سوراخ بنایا ہے [illegible]
اور چمڑا درست ہوچکا اسی مین اوس نوک کو پھنسا کر نمدے اور چمڑے دونون کو اسقدر دبائین کہ ہڈی نکل جاوے اور وہ نوک خواہ کریچ ہڈی کی
اس سوراخ مین بخوبی بیٹھ کر پھنس جاوے اور جنبش نہ کرسکے اوسکو باریک آری سے اسی نوک کو تراش ڈالین اور یہ آری ایسی باریک
اور نازک ہوتی ہے جیسے کنگھی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہین ویسی ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اصل اوسی قسم مین
سوراخ پے درپے بذریعہ برمے وغیرہ کے کرتے ہین جسکا نکالنا منظور ہوتا ہے یعنے شظیہ خواہ کریچ مین ہڈی کے سوراخ کرکے
جب اوسکے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہوجاتے ہین پھر اوسے نکال ڈالتے ہین لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہین ہے کیونکہ
کرتا ہوا اوس نوک خواہ کریچ کے نیچے کوئی عضو کریم اور شریف ہوا اگر اوسکو صدمہ برما کا پہونچا اور اوسمین سوراخ ہوگیا پھر کیسی
خرابی برپا ہوگی لیکن یہ تدبیر سوراخ کرنے کی بہت سلیم ہے بہ نسبت اوس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہین اور ہلا ہلا کر
اوسے نوک خواہ کریچ وغیرہ چن لیتے ہین یا قطع کرتے ہین کہ اسکی تکلیف اور ایذا کی کچھ حد نہین ہے کبھی سوراخ کرتے ہین [illegible]
ایسی عمدہ تدبیر کرتے ہین کہ اوسی برمے سے جسقدر سوراخ ہوتا ہے زائد بقدر حاجت نہین ہوتا ہے یعنے اوسمین ایک آنکڑا اور روک
ایسی بنی ہوتی ہے کہ مقدار حجم اور دبیز اوس کریچ کے سوراخ ہوکر پھر وہ برما نیچے نہین اوترتا ہے یہ تدبیر زیادہ لطیف ہے بہ نسبت
آلات ہزازہ یعنے ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کو اگرچہ پہلی تدبیر نمدے کے ٹکڑے کی لطافت اس سے زیادہ ہے لہذا واجب ہے کہ جو لوگ پیشہ
جراحی کا کرتے ہین اور جنہین اس کام مین دستگاہ اچھی ہے اونکے پاس چند اقسام کی برمی وغیرہ طیار اور درست موجود رہین اور برمے کی
نوک وغیرہ خوب درست ہووے اور صاف اور زنگ آلودہ نہوں۔ کبھی کھٹولنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کریچ وغیرہ ظاہر ہوتی ہے لیکن ورم اور
صدمہ بہت ضرور پہنچتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شظیہ خواہ نوک ضرور ہے اور علاج اس صدمہ اور ورم کا [illegible]
کے کیا جاتا ہوا اور [illegible] کر دیا جاتا ہے اور اوسکے بعد [illegible] مناسب وقت [illegible] ہوتی ہے [illegible] کرتے [illegible] اگر
شظیہ خواہ ٹکڑا ہڈی کا [illegible] واسطے [illegible] مین [illegible] ہوا [illegible] اوس وقت شگافتہ زیادہ کرکے [illegible]
نکالنے کی جسقدر [illegible] شکل [illegible] کی جسقدر [illegible] واجب ہے کرلی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی [illegible] زیادہ پارہ پارہ ہوگئی
ہو خواہ زیادہ مقام [illegible] ٹوٹ گئی ہو اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہو اوس وقت سب [illegible] کا نکال ڈالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی [illegible]
پارہ نہ ہوا ہو [illegible] خواہ [illegible] سے زیادہ جگہ پر صدمہ پہنچا ہوا ہے وقت جو مقام زیادہ مجروح ہو اور زیادہ [illegible]
ہے اوسی ہی جگہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جاوے اور باقی ماندہ کو چھوڑ دین کہ اسمین کچھ زیادہ مضرت نہین ہے بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے مین
مضرت زیادہ ہے [illegible] اسواسطے [illegible] شخص [illegible] شکستہ ہڈی کو بندش کرکے درست کرے ہندوستان مین
پیشہ اکثر حجام کیا کرتے ہین الغرض واجب ہے کہ مجبر پہلے نظر کرے کہ ہڈی ٹوٹ گئی اوسکا میلان اور رجوع کا کس طرف ہوا ہے اور

اس بات کی شناخت مجبر کو اسطرح پر ہوتی ہے کہ جو طرف میلان اور جھکاؤ کی ہے اودھر حدبا اور کوبڑ سا پیدا ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جدہر سے میلان پیدا ہوا ہے ادہر تقعیب ضرور ہوتی ہے اور جس طرف کو جھکاؤ اور میلان واقع ہوا ہے اودھر تقعیر اور گڑھا پڑ جاتا ہے اور اکثر اس امر کا احساس اور آگاہی بذریعہ لمس اور ٹٹولنے کی ہوتی ہے۔ دوسری شناخت یہ ہے جس طرف میلان ہے اودھر درد زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ بولنے کی آواز بھی اوسیطرف زیادہ ہوتی ہے انہیں علامات پر بنا کرکے کارروائی کرے گا الغرض مجبر پر واجب ہے کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پھیرے اور ہر وقت بار بار پھیرتا رہے اور اوپر اور نیچے دونوں طرف ہاتھ پھیرتا رہے اور بہت نرمی اور آہستگی کیساتھ ہاتھ پھیرا کرے تاکہ اسکو ٹل جانا خواہ سرک جانا ہڈی کا اور کسی عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اور پستی خواہ کسی قسم کا کوبا اور سرا رگ وغیرہ کا دریافت ہو جاوے تاکہ دوبارہ اوسے بہتر پھر بندش کرے اور جو بندش نامناسب ہو اوس سے اوس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور درد شدید پیدا ہوگا اور آنکھ کے ذریعہ سے کسی قسم کی درستی محسوس اور پیدا ہا بات معلوم ہو جاوے فریفتہ نہو جاوے اور ایسا نہ جانے کہ اب تدبیر انجام کو پہنچ گئی اور عضو مکسور جڑ گیا اور درست ہو گیا بلکہ جب تک صحت اور عافیت پوری پیدا نہ ہو اور اوسکے سب آثار ظاہر نہو جاویں ہرگز اطمینان نہ کرے اسلیے کبھی ورم کیوجہ سے باعث صحت مخفی رہجاتا ہی اور موضع انکسار میں راستی بوجہ ورم کے دباؤ کے پیدا ہوتی ہیں اور حس بصر اوسوقت خطا کرتی ہے اور حقیقت میں درستی اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی رہ جاتی ہے۔ اگر مجبر غافل اوس عضو مکسور کو چھوڑ دے گا کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہیں کرتا ہے بد قوار اور بدشکل ہو جاتا ہے اور اگر بالکل ترک کرتا ہے تشنج اور بھی سخت پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہی کہ اوسے بدشکل رہنے دے اور زیادہ اوسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے اور اگر کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے میں ہڈی ٹوٹی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہوا اور اپنی اصلی صورت وغیرہ میں درنہ آسکے مجبر کو چاہیے کہ بہت سختی اور درشتی اوسکی جوڑنے اور درست کرنے میں نہ کرے اور جس طرح ممکن ہو اوسکی درست کرنیکی درپے نہو اسلیے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہو گی تاہم مریض میں کوئی ایسی آفت عظیم پیدا ہوگی جسکا ضرر نادرستی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہے اور اس ضرر کی بنسبت ہڈی کا نادرست رہنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ اگر کسی عضو کو اپنی اصلی جگہ پھیرنے اور درست بٹھانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہوا اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تک اوسے پھیر سکے اسمیں بیمار کے واسطے رفاہ اور راحت زیادہ ہے خصوصاً جن ہڈیوں کے بہت سے عضلے واقع ہیں جیسے ران اور قحف یعنی کاسہ سر وغیرہ واجب ہے کہ درست ہو جانے پر عضو شکستہ کے سوا عمل جراحی اور جبر کے اور قسم کی چیزوں سے اعانت کریں اور وہ چیزیں وہی ہیں جو بدیہیں درستی پیدا ہونے کی ضد ہیں اور سب کا ذکر خلع کے باب میں ہو چکا اور سب سے زیادہ خون بالذوجیت کا پیدا کرنا معین کامل ہے اور بہت درستی پیدا کرتا ہے **تنصیبہ مجبور کا بیان** یعنے جس عضو کو درست کریں اوسکا اوٹھانے اور اونچا کرنیکا طریقہ کیا ہے۔ جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرتے ہیں اوسے اسی طرح اوٹھانا اور اونچا کرنا چاہیے جو اوسکے درستی کے موافق ہو اور درد پیدا نہ کرے اور سب سے بہتر یہی شکل اونچا کرنے کی ہے جو بالطبع اوس عضو کی ہو اور جس طرح اپنی حالت صحت میں اوٹھتا اور اونچا ہوتا تھا مثلاً ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کی طرف میں زاویہ پیدا ہوتا ہے یہ شکل کلائی کے اونچا کرنے کے واسطے خلقی اور اصلی ہے اور پاؤں کے واسطے دراز کرنے میں جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اوسکی خلقی ہے مگر پھر بھی عادت مریض کی اسمیں دیکھنی چاہیے (کہ بعض آدمی خوگرفتہ ایسی ریاضات کی ہوتے ہیں کہ اونکے اعضا کا نشیب و فراز غیر طبعی بمنزلہ طبعی کو ہو جاتا ہے

جیسے بعضے ارباب ریاضت کف پا کو گردن پر رکھتے رکھتے اسقدر مشاق ہوجاتے ہین کہ دونون پاؤن گردن پر چڑہا سکے ہاتھون کے بل زمین پر چلنا اونمین دشوار نہین ہوتا ہے ایسے آدمیونکو واسطے پاؤن کو دراز کرنے سے جو نصیبا اور اوٹھانا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی مفید نہوگا) اور جس طرح کسی علیل مین لٹکانا برابر اور شکل مستوی واجب ہوتا ہے اسیطرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہے کہ اوسے نہ لٹکائین لازم ہے کہ اوسکے تکیہ کا اور ٹیک کی جگہ کسی برابر شے پر جو پیچیدہ اور لپیٹی ہوئی ہے تاکہ بعض اوس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنے جو عضو شکستہ قابل لٹکانے کے نہین ہے اوسے ایسی ٹیک اور آڑ وغیرہ لگانی چاہیے جسمین خوب دبا ہوا اور سمٹا ہی ایسا ڈھیلا تکیہ خواہ ایسی ٹیک نہ لگائین کہ وہ عضو بخوبی نہ ٹکے عضو شکستہ کے حق مین لٹکانا برا ہے جیسے ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اوٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جبتک کوئی مانع نہ ہو اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کرین تاکہ سیدہا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کرین دونون صورتونمین عضو مذکور پیچیدہ ہوجائیگا اور اوسمین گرہ پڑجائیگی اور کجی اوسمین اوسیقدر پیدا ہوگی جسقدر اوٹھانے اور بچھا رہنے مین خطا ہوئی ہو اور جسقدر علاقہ یعنے وہ رسی اور پٹی وغیرہ جس کے ذریعے سے وہ عضو اوٹھایا گیا اور اوسکے سہارے پر ٹھہرا رہا ہے

رباطات اور زوائد کا بیان رباطات پٹیان جن سے بندش کیجاتی ہے اور زوائد وہ چیزیں جو بندش مین مستعمل ہین خواہ ڈورے اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے چیتھڑے صاف اور پاکیزہ ہونی ضرور ہین اسلیے کہ میلے کپڑے مین سختی ہوتی ہے اور درد بھی پیدا کرتی ہے اور باریک اور پتلا کپڑا ہونا بہت خوب ہے بہ نسبت گاڑہے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ جو چیز اوپر بطور ضماد کے لگائی جاتی خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو اوسکا نفوذ باریک مین بھی خواہ گدی مین بخوبی ہوجاتا ہے اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہین ہوگی دوسرے یہ ہے کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہے اور اوسکا بوجھ موضع ماؤف پر زیادہ نہین پڑتا ہے اور اوسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہین ہوتی اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کسقدر تجویز کرنی چاہیے یعنے خاص مقام ماؤف پر فقط بندش زور سے کیونکر ہوسکتی ہے پس لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام کے ہٹا کر بندش مین داخل کرین کہ اسطور سے بندش کرنی مجبور یعنے عضو شکستہ کے حق مین نافع مفید ہے اور اوسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے پھر ایسی بندش مین افراط اور زیادتی بھی مناسب نہین ہے اسلیے کہ اوس عضو کو تنگ ہونے پر کریگی اور قابل تغذیہ کی نہ رکھنے کی مراد یہ ہے کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش مین کس جائیگا چونکہ غذا اوسی طرف سے آتی ہے اوسکے آنے کی راہ بند ہوجائیگی لہذا بافراط سختی بندش مین نہ کرنی چاہیے — پھر بھی ایسی بندش کرنا جسمین کسقدر عضو صحیح بھی داخل رہے — عضو علیل کیطرف جو رطوبت گرتی ہے اوسے بھی نچوڑ ڈالتی ہے اور کسیقدر روکتا بھی ہے — چوڑی پٹی بہتر ہے بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلیے کہ چوڑی پٹی مین گرفت زیادہ ہے اور جسقدر ضرورت ہو اوسے پھیلا سکتے ہین اور جتنا چاہین سمیٹ لین — لیکن چوڑائی اوسکی اوسی قدر مناسب ہے جسقدر عضو شکستہ مین گنجائش ہو مثلاً سینہ مین جسقدر چوڑی پٹی کی گنجائش ہے اوتنی ہاتھ کی بندش مین کہان ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہین ہے اوسمین چھوٹی پٹی کیونکر درست بندش کی بلکہ ایسے عضو مین اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرح کا انتظام درست نہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہوسکے گی اور جو خوبصورتی بعد بندش کے عضو مذکور مین آنی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئیگی — بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسیواسطے واجب ہے کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اونگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار اونگل کی نہو اور یہ حکم زند یعنے کنارہ کلائی کا جو متصل کف دست کی ہے اور ترقوہ یعنے چنبر گردن وغیرہ مین جاری ہے — کہ اگر ان اعضا مین بندش بہ نرمی نہ ہوگی ممکن نہوگا کہ بندش

کرین اسلیے کہ قروح مین گنجایش عریض پر باندھنے کی نہین لیکن ایسے اعضا جنمین پر باندھنا عریض کی گنجایش نہو وہین بہت پیچ اور بہت سے پھیرے درکار ہین اور زیادہ لپیٹنا قایم مقام چوڑی پٹی کے ہوجاے گا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لفافہ لپیٹنے مین بکار آمد ہوتا ہے اوسکا عرض فقط تین اونگل کافی ہے خواہ چار اونگل کا اور طول دکتابین ہاتھ کا ہونا چاہیے ـ رفائد یعنے گدیان جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہین کبھی اونکے رکھنے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ پٹی کی گرفت برابر ہون اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کرین بلکہ رفادہ یعنے گدی کی دو قسم ہین ایک قسم سے غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو یا وف مین جو گڑھا پڑگیا ہے وہ بھر جاے اور ایسی گدی کے رکھنے مین کوشش اتنی ضرور ہے کہ دونون سرون ٹوٹے ہون ہڈی کے بیچ مین خواہ پٹی اور گدی کے بیچ مین فرجہ اور ڈھیلاپن نہ رہے اور نہ زیادہ اسقدر تہ برتہ ہوجاے کہ مثل پتھر کے سخت اور درست ہوجاے اور جسقدر فرجہ پڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے درست کردیا جاے اور دوسری قسم گدی کی اس غرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی اور ہمواری اور استحکام اوسکے ذریعہ سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کے خیال سے رکھتے ہین تاکہ پٹی کا دوران اور پھیرے اچھی طرح سے بن پڑین اور برابر ہر جگہہ سے گرفت کرے اور کسی جگہہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہہ ڈھیلی نہو اور چیزین جو نیچے رکھی جاتی ہین اونکا لزوم اور اونکی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہے ـ اول قسم کو رباطات اور عصابہ کہتے ہین اور دوسری کو جبیرہ اور نیچے کے رباط کا فائدہ یہ ہے کہ مواد کو دافع ہوتی ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے ـ واجب ہے کہ پیچ اور پھیرے خواہ پرت اور تہ گدی کی اوسی جگہہ ہون جہان پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہے اور اگر جس طرح کا عضو مستدیر ہے اور جسقدر استدارت عضو مین ہے اوسیقدر استدارت پر گدی بھی چھوڑی جاے بہتر ہے اور اسیقدر عدد زوائد کے درکار ہین جسمین وہ شکل پیدا ہوجاے جس سے عضو کے استدارت کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت پرت ہو اور پٹی اوسے بند کیے رہے اور طول مین یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع یا وف پر واقع ہے ـ جو پٹی کہ اوسے دوہری اور دو مونہہ کی کہتے ہین اوسکا استعمال اسطرح ہوتا ہے کہ وہ جبیرہ اور کوز جس سے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہے ـ بیچ مین اور ٹھیک نصف مین پٹی کے خرقہ کی رکھکر دونون آدھی اور دونون حصہ بطرف مخالف ہر ایک کو لپیٹی جاتی ہین اور دونون ہاتھ سے اوسے لپیٹتے ہین جسطرح سے مشہور ہے اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہین ہے کہ ہر شخص اسے جانتا ہے بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل دونون بندش مقام شکستہ کے شروع کرین اور اوسی مقام مین جہان پر ہڈی جھکی ہوئی اور مائل ہے اور اوسی جگہہ سب مقام سے زیادہ بندش مین استواری درکار ہے اور جہان زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہے وہان پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے ـ خلاصہ یہ ہے کہ مقام شکست اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہے وہان بندش کا استوار ہونا ضرور ہے اور جو اوسکی وضع ہے اوسکی محافظت بالضرور کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے ورم کی حادث ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور ورم کی تحلیل بھی ہوجاتی ہے اور باوجودیکہ ورم اور تعفن استخوان سے امان ہوتی ہے پھر بھی اطمینان اوس صدید کے پیدا ہونے سے نہین ہوتا جو خاص ہڈی مین پیدا ہوکے مغز استخوان تک پہونچکر مخ کو فاسد کردیتا ہے لہذا احتیاج کسر آور ملتئین کے بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ وہ ریم اور صدید نکلتا رہے سب سے زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہداشت کی وہ چیز ہے جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے موضع یا وف پر وارد ہوتی ہو علاوہ یہ ہے کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو بالائی کے ایک قسم کا فضلہ دفع کرتا ہے جسوقت عضو عالی بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو ـ پٹی اور گدی کی بندش مین اسقدر سختی مناسب نہین ہے کہ غذاے عضو کو آنے سے منع کرے

یا خون کی آمد کو مانع ہو کہ اس وجہ سے انجبار اور درست ہونے کو مانع ہوگی بقراط کا دستور ہے کہ جب کسی ورم کے دفع کرنے آمادہ ہوتا ہے قیروطیات رادعہ سے بندش کی اعانت کرتا ہے یعنے بندش بھی کرتا ہے اور قیروطی کا بھی استعمال کرتا ہے ہمراہ زیت انفاق اور موم کو کبھی رباطات کی تبرید ظاہری کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہوا خواہ پانی سے اونکو سرد کرین تاکہ ورم حار پیدا نہ ہو اور کبھی تسکین ورم کی روغن بابونہ اور شراب قابض سے کرتے ہین کہ اس سے ورم مین تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف کی تقویت بھی ہوتی ہے ۔ اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑگیا ہو قیروطی کا استعمال جائز نہین ہے ۔ اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل بھی ہو جیسے زیت اور مصطگی اور اشق حاصل یہ ہے کہ جب بندش کا استعمال ہو اور چوٹ تازہ ہے اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہین گذرا ہے ورم پیدا نہوگا اوسوقت مناسب ہے کہ رباطات کتان کے ہون اور کوئی چیز پیر اور سلوع بھی اوسپر لگائی جائے اور کبھی فقط سرکہ اور پانی سے پٹی کو تر کرنا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت قیروطی کی ہوتی ہے وہی قیروطی جسکو پہلے ذکر کیا ہے اور اگر پٹی کی بندش بعد ورم کے ہو اولی یہ ہے کہ اون اور پشمینہ کی پٹی وغیرہ مستعمل ہون اور کبھی روغن محلل مین ڈبوکر جسمین تسکین ورم کی بھی خاصیت ہو باندھین اور ہر وقت اسکا خیال رہے کہ جس پٹی مین قیروطی وغیرہ لگاتے ہین وہ سب نیچے کی تہ اور پٹی مین لگائی جائے کہ اوس سے ورم کی ہیجان کا امان حاصل ہوتا ہے اور اگر اوس مقام پر قرحہ پڑگیا ہو پھر قیروطی کا استعمال جائز نہین کہ ایسے وقت مین اگر استعمال قیروطی کا کرین اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوض قیروطی کے شراب سیاہ کو لگا دین اور چونکہ اکثر شکستہ عضو خالی قرحہ سے نہین ہوتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ قیروطی کا استعمال نہ کرین اور اوسکے عوض شراب مذکور استعمال مین لاتین اور وہ لابنی جیسے گدی کے نیچے والی شراب سے تر کردین سمجھو ایسا پسند معلوم ہوتا ہے کہ جو جو طلا وغیرہ ٹوٹے ہوئے عضو پر لگاتے ہین اونکو ایک جداگانہ فصل مین قرابادین کے ذکر کرین جب بندش کی ابتدا کرین چاہیے کہ مقام واجب اور موضع مناسب سے شروع کرین زیادتی اور کمی لپیٹنے کی بقدر استخوان شکستہ کی خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیے بشرطیکہ ورم بظاہر محسوس ہو پھر اوسی لفافہ کو اوسی مقام پر دو تہرے پیچین بندش کرین اور اسیطرح بندش کرتے ہوئے موضع صحیح تک پہونچین یہ پہلی بندش ہے پہلی پٹی سے بعد ازان دوسری لے کر مقام کسر پر دو فواہ مین پھیرے اور لپیٹ کر نیچے کیطرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوئے اوتارین اوسکے بعد تیسری پٹی کو اوپر کیطرف اوسی طرح سے اوپر کیطرف ڈھیلا کرتے ہوئے لپیٹین اب یہ دونون پٹیان دفع فضول سے عضو مکسور کے ایک دوسری کی معین ہونگی اور اوسکے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو غرض اس شکل بندش کی ہے اوسکے پورے کرنے پر دونون آپسمین معین ہونگی ہان اوپر اور نیچے دونو جانب دور تک پٹی بندش کرنی مناسب نہین ہے نہ قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلیے کہ دور تک کی بندش سے عضو کی رگین بند ہو جاتین گی اور عضو مکسور کو غذا اوسکی نہ پہنچیگی اور بسبب ایسی بندش مفرط سے عفونت بھی اوس عضو مین پیدا ہو جاتی ہے کبھی ایسی بندش جسکی ہم اوپر لکھ چکے ہین نہین کرتے ہین بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہین پھر دوسری پٹی کو نیچے اوترتے ہوئے باندھتے ہین اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اوترنے والی پٹی کے نیچے سے باندھنا شروع کرکے اوپر چڑھنے والے کے اوپر تک پہونچاتے ہین گویا یہ تیسری پٹی دونون رباط صاعد اور نازل کے محافظ قرار دیجاتی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی موضع ماؤف پر بندش مین کرتے ہین ان دونون رباط صاعد اور نازل مین دو غرض مختلف ملحوظ ہین اور جس پٹی سے جذب مادہ کا بطرف عضو کے مطلوب ہوتا ہے اوسکی بندش مین سختی اوس مقام سے بہت نیچے کیطرف رکھی جاتی ہے اور جسقدر قریب عضو ماؤف کے پہونچتی ہے ڈھیلی کر

جاتے ہین اسی کو رباط مخالف بھی کہتے ہین یہ وہ رباطات ہین کہ جبایر کے اوپر بھی ہوتے ہین اور سب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہونی چاہیے کہ عضو علیل کو سمیٹ کر اسقدر یکجا کرے جیسے قطعہ واحد ہے جس سے حرکت ہوجاتا ہے ایسا ہوجاے اور اوسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور خم پڑنے سے منع کرے اور اگر شکست جہت عرض مین ہو اور پوری ہو اوسوقت جو پٹی باندھی جاے چاہیے کہ اوسکا احاطہ اور استواری بندش اور سختی ہر جگہہ سے برابر اور یکسان ہو اور اگر شکست کسی جانب مین زیادہ ہو اور ایسی کسر کو عمون کہتے ہین واجب ہے کہ اعتماد بندش کا اوسی طرف زیادہ ہووے جدھر کسر زیادہ ہے اور بندش گوناگون بدل بدل کر اوسپر نہ کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل مناسب نہین ہے اسلیے کہ اس فعل سے جو چیز شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہوجاتی ہے یعنے وہ لعاب اور دشبد جسکا اوپر ذکر ہوچکا ہے اور ایک قسم کا روایسا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التواے عضو پیدا ہوتا ہے ۔ بہت بڑی بندش وہی ہے جس سے تشنج پیدا ہو اسلیے کہ زیادہ تنگ و سخت بندش کیجاے گی درد پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہے گی کجی پیدا ہوگی اور بقراط کے نزدیک تدبیر صائب یہ ہے کہ ایک دن پٹی کھولین اور ایکدن نہ کھولین پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہے اسمین مریض کو دل تنگی بھی نہین ہوتی اور نہ اوسے عبث اور بیکار کھجلانے کی مشقت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک رطوبت رقیق موذی پہونچتی کہ اوسکو صدید اور ریم ہوجانے کا خوف ہے اگر پٹی کھولکر اوسکا اخراج نکیا جاے بندش کی درستی اور اوسکی محافظت شرائط ضروری ہے کرنیکا سب یادہ زمانہ ہے جو بعد دس دن کے ہو اور قریب بیس دن کے اسلیے کہ اسی زمانہ مین دشبد اور جوڑ کے ملانے والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرلے بعد اوسکے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور ہر مقام مین بندش کی سانس رہنے دین تاکہ تنگ ہو کر دشبد کی پیدایش اور اوسکے فعل الحام کو مانع نہ ہو اور سواے مادہ رقیق کے مادہ معتدل اور بیکار آمدنی کو جذب نکرے اسلیے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے تا آن جسوقت دشبد پیدا ہوکر اسقدر بڑھنے لگے کہ اوسکی ..... کچھ ضرورت نہین ہے اور افراط اوسکی زیادہ حد سے ہو البتہ اوسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش سخت کرین اور قوابض کا استعمال بھی مانع اوسکی زیادتی کا ہے اسلیے کہ قوابض کا اثر یہ ہے کہ غذاے ضروری کو مانع ہوتے ہین اور دشبد کو مضبوط کرتے ہین کہ پھر اوسمین نفوذ غذا کا نہین ہوتا ہے ۔ یہ بھی ضرور ہے کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب مین ندینا چاہیے ان قواعد کو خوب غور سے سمجھکر یاد رکھنا چاہیے

کیفیت بندش کا بیان

واجب ہے کہ جس چیز سے جبایر کی ساخت کرنی منظور ہے ایسے جوہر سے ہو جسمین سختی اور نرمی دونون ہون اور لازم ہے کہ قنے یعنے خوشہ خرما اور چوب دفلی اور چوب انار وغیرہ کو تامل کرین انمین سے جو لکڑی نرم ہو اوسی کو کھپاچین یعنے جبایر بنائین **مترجم کہتا ہے** ہندوستان مین چرکی اور کتھہ اور تون اور لوبان کی لکڑی اس کام مین بکار آمد ہین **متن** یہ جبایر خواہ کھپاچین زیادہ تر گندہ اور موٹی اوسی جگہہ پر ہونی چاہئین جہان پر عضو مین شکست واقع ہوئی ہے خواہ جس جگہہ سے شکست کو زیادہ استواری ہو اور کنارے اور پہلو جبایر کی پتلی اور باریک ہونی چاہئین اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہون کہ اوسکے چھونے مین کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہو بلکہ بوجہ خوب چسپیدہ ہونے کی گدی اور پٹی کو خوب دبالے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبایر کھپاچین چارون طرف سے رکھی جائین اسمین احتیاط زیادہ ہے ۔ اور کوئی مقدار اونکی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اسمین کچھ خوف نہین ہے اور نہ کچھ اسمین مضرت ہے کہ جوڑ کے قریب رہنے تا مقام فصل اور جدا ہونے کے سبب کا سبب جبایر کے نیچے داخل کرلین اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کرین

کھپاچیونکی طولانی جانب ہی ہے جدہر عضو کسور مائل ہو حرکت یعنی جدہر جھک کر حرکت کرے اور پیدا نہ کھپاچ کو لانبا رکھنا مناسب ہے کہ دیکھے سیلان کو منع کریگا پھر اسقدر بھی طولانی ہونا اچھا نہیں ہے کہ اسکا بوجھ عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی نہ چاہیے اور کھپاچیونکو جبایر سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہیں ہے ورنہ جبایر میں اوسوقت مزاحمت اور دباو زیادہ پیدا ہوگا اور جب انہیں کوئی نقصان نظر آئی فورًا اسقدر ڈھیلی کردینی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہیں ہے کہ جبایر اور کھپاچین اوس مقام سے طولانی ہوں جو ہڈی سے کہ زیادہ ہو اور گوشت نہیں ہے بلکہ ایسے مقام کا اتصال چاہیے جو عصبانی اور غضروفی ہو تفصیلی کیفیت استعمال جبایر کی اور انکے [illegible] پانچ دن کے بعد جبایر کو باندھنا چاہیے خواہ پانچ دن سے زیادہ تا اینکہ اور آفات سے امان حاصل ہو جاوے اور جتنا کہ سبب پیدا ہونے ورم کے جبایر کی بندش میں تاخیر مناسب ہے اور اکثر کھپاچیونکی جلد باندھنے میں ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہیں کہ مثلا ورم اور کھجلی اور [illegible] پیدا ہوتے ہیں لیکن جب جبایر کے باندھنے میں تاخیر کیجاوے اور نہ باندھی جاویں قائم مقام جبایر کی ایسی بندش کرنی چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح پیدا ہوتا ہے اور اگر بدون جبایر کے یہ فوائد پیدا ہوں پھر ضرور جبایر کو لگانا چاہیے گو اول ایام میں کیونکہ [illegible] واجب ہے کہ جبایر کے ہمراہ پٹی اور گدی اور قسم وغیرہ اسقدر چسپاں باندھی جاویں کہ خوب مضبوط گرفت کریں اور [illegible] اور خوب درست اپنی جگہ پر بیٹھیں کیونکہ جو جگہ اوسکی نزدیک مقام شکست کے اور زیادہ دباؤ [illegible] بلکہ زیادہ سختی بندش کی تھوڑی بڑہائی جاوے کہ ابتدا میں تحلیل کی حالت کا بجائی خود ہوتا رہی تدارک ہو اور اگر رباطات خواہ پٹیاں اور گدی اونچی اور بلند ہوں پھر اونمیں زیادہ سختی نکرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کس کر بندش نہ کرنی چاہیے آفات بندش سے ایک یہ بھی بات ہے کہ اگر زیادہ اونچی اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہو جاتی ہے اور جو رباطات اوپر والی کھپاچیوں کے اوپر ہیں اونہیں اسطور سے نہ باندھنا چاہیے کہ جبایر یعنی کھپاچیونکو چھیدہ اور ترچھا کرکے اپنی جگہ سے ہٹادیں اور دور کردیں اور درستی وضع سے اونہیں زائل کردیں سزاوار ہے کہ پٹی کھولنے میں ضرورت کا لحاظ کریں اور حالت اختیاری میں ہرگز نہ کھولیں یعنی دوسرے دن ایکدن درمیان دیکر یا بقدر ضرورت کے پٹی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتداے علت میں ہے اور خصوصًا جسوقت کھجلی پیدا ہو اور اسوقت بعد پیدا ہونے خارش کے وہی تدبیر جو پہلے اوپر بیان کی ہے کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سے زیادہ گذر جاویں پٹی کو دیر میں رفتہ رفتہ کھولنا چاہیے اور ہر ایک چوتھے اور پانچویں دن کھولیں امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہے اور اوسوقت کسیقدر بندش کو ڈھیلا بھی کردینا چاہیے تاکہ بلا منع نفوذ غذا اور خون کرنے ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبایر اپنی جگہ پر درست بندھی رہیں اور کھولی نہ جاویں اگرچہ بیس دن تک [illegible] گذر جاوے اور کچھ ضرر نہ ہو پھر ہرگز اونہیں کھولنا نہ چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات میں جبایر کا کھولنا کسی سبب ظاہری کی وجہ سے نہیں ہوتا لیکن محض بنظر احتیاط اسکے اور بغرض حصول اطلاع اس امر کے کہ اتنے دنوں تک بندش سے کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور یہ بھی غرض ہوا کرتا ہے کہ جو مقدار گوشت کی گھٹ گئی ہے اسکا پتا ہو اوسکا رنگ اور حال کسیقدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ بندش اسقدر سخت نہ ہونی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی جانب عضو کسیر کے ہو اسلیے کہ شکستہ کی درستی بدون پہونچنے [illegible] صالح کے نہ ہوگی اور جب تک وہ غذا عضو میں نہ پہونچیگی اور اوسمیں نہ ہوگی ہرگز اتصال اجزا عضو [illegible] میں پیدا نہ ہوگا جبایر کو اوتارا اور جلد اوسمیں عجلت نہ کرنی چاہیے اگر [illegible] اوسکی متعلق نقصان اور ہڈی کی [illegible] دریافت ہو اسیوقت جبایر کو کھولکر [illegible] کو [illegible] اگر [illegible] عضو شکستہ [illegible] ہو جاتا ہے اور جبایر کا بعد درست ہو جانے عضو شکستہ کی بندھا رہنا اوسے [illegible] نسبت

اسلئے کہ قبل از استحکام کھول دینے میں جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے میں کچھ ضرر نہیں ہے

کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر

جب کسی عضو کی ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جاوے لازم ہے کہ مجبر یعنی درست کرنے والا جراح خواہ کمان گر بندش اور ربط کرنے میں نرمی کرے اور جبائر یعنی کھپاچون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصاً جس مرہم میں [illegible] شراب ہو اوسپر رکھے ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ بندش کو دونوں جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر اوسوقت اچھی معلوم ہوتی ہے جب کہ زخم خاص مقام کسر پر نہ ہو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ اوسے کسی چیز سے پوشیدہ رکھیں تاکہ اوسکو ہوا سے بچاوے اور پوشیدہ رکھے۔ اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنے جہان سے ٹوٹ گیا ہے وہیں پر زخم بھی اوسوقت ایک حیلہ بندش کی اشتباک یعنی جا بجا ڈھیلا ہونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط او کھچی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم میں کسیقدر ڈھیلی رہے اور ایسی ڈھیلی اوس مقام پر ہو جیسا اوسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ کھٹی میں تر کرکے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش کا طریقہ یہ ہے کہ سرا پٹی کا زخم کی بارہ پر رکھکر نیچے کیطرف توریب کرنی چاہیے اور ترچھی کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری بارہ پر زخم کے جو نیچے کیطرف ہے تمام بندش کو ختم کرنا چاہیے اور جیسی بندش درست اور مناسب ہو اوسی طور سے پوری کردینی چاہیے اور پھر ایسی توریب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سوا محل زخم کے سب جگہ استوار او مستحکم بندش پا جاوے اور اوس مقام سے پٹیان اوپر او نیچے خوب جکڑی ہوئی ہوں اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش پا جاوے اور مقام زخم ایسا کھلا ہوا ہو کہ اگر کسی غرض سے اوسے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدون سرکنے پٹی اور بندش کے فقط پٹی کے سرکانے سے کھل سکے اور جو کھپاچیں اور جبائر مستعمل ہوئے ہیں اونمیں چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کردینی چاہیئں ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کے انہیں سوراخوں کی راہ سے زخم تک پہونچے اور صدید اور ریم وغیرہ اونہیں کیطرف نکلا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھی ہو جانے زخم کے اگر چاہیں سب کو بند کردیں اور پوشیدہ کردیں خواہ اثنائے علاج میں جب بند کرنا مناسب ہو بند کردیں اور جب کھولنے کی ضرورت ہو کھولیں اسلیئے کہ ہروقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہے خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہے اسواسطے واجب ہے کہ زیادہ تنگ بندش نہ ہو اور رات کیوقت اوسے چھپا دیا کریں جب زخم اچھا ہو جاوے اور کچھ اوسکی صحت میں کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبائر کا بوجہ عدم امکان کی حالت جراحت میں نہ ہو اب کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑھا دینی اسی مقام پر اگر گنجائش نہ ہو مثلاً مقام بندش کا قابل جبائر کے نہ ہو اوسوقت رہنے دیں اور ایسی تدبیر کریں کہ صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اوسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولو وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نہ رہے اور بے لگاو بندش کی کھل جایا کریں۔ بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے وسط سے کرنی چاہیے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ دیتا ہو اور یہ پیپ بعد نضج کے پیدا ہوئی ہو اوسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے تاکہ وسط تک پہونچے عمدہ یہ ہے جو مقدار پٹی کی متصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کیطرف ہو زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی ریم کی اور سیلان میں کچھ کمی نہ ہو اور اچھی طرح سے جاری رہے پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کی ہونی چاہیے اور جسقدر بندش زخم سے ہو اور جتنے پھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہوں بترتیب اونمیں نرمی بڑھتی جاوے اور ڈھیلی ہوتی جاوے اور اگر زخم میں گڑھا بڑا پیدا ہوا ہے مقام غور پر بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے گڑھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش سخت حاصل ہو جاوے فہو المطلوب ورنہ زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کر چکے اور اگر یہ گڑھا زخم کا مقام شکست تک

پہونچ گیا ہو اوسوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو مجروح اور شکستہ اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جسمین برامد کرنا ریم وغیرہ کا آسان رہے جو ریم کہ زخم مین مجتمع ہوتا ہے اور گدیون مین اوس ہی کا مدد کرنا ضرور ہے جو متصل اوپر گرد زخم کے ہے تاکہ ورم کو منع کرے بعض اور اوس مقام پر قیروطی ہرگز نہ لگانا چاہیے بلکہ اوسکے پاس قیروطی کو نہ لیجانا چاہیے خصوصاً گرمیون مین کہ بسبب عضو یا وف متعفن ہوجاتا ہے اگر احتیاج کسی رادع کے استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہے کافی ہے — اگر ہمراہ کسر کے زخم ہے تو فتیلہ بھی ہو اور بعض اوقات کی حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو اوسوقت پچھنے لگانی چاہئین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زخم جسقدر کم مضبوط اور سخت اوپر بند ہوگا اوسیقدر بندش سے نزول بطرف زخم کے کھنچین گے اور اگر بندش مین خطا واقع ہوگی ضرور ورم پیدا ہوگا خصوصاً اگر ڈھیلا رہیگا اور مقام زخم مین بندش بخوبی نہوگی اور اوسکے سوا اور مقام مین سخت ہوگی — اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برامد ریم وغیرہ کی بند ہوجاے تو صدید کا اخراج ہوگا اور نہ درد زخم کی اوس تک پہونچیگی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑ دین گے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ پہونچیگی اس سے موت اور عفونت کی واقع ہوگی اور نوبت ایسی ایسے درد اور حمیات کی پہونچیگی جس سے ضرر بہت پہونچیگا — لہذا الطبیب کو لازم ہے کہ بین بین تدبیر بندش کی کرے اور لحاظ رکھے کہ بندش تنگ کیا ضرر پیدا ہوگا اوسکی تلافی پہلے سے کردے کہ ابھی ضرر مستحکم نہونے پاے اور تدارک ہوجاے کسر کہ کلیان ہڈی کج ہو کر جانا اور ترچھا ہوجانا اسلیے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہین گئی ہو ایسا صدمہ ہڈی پر اکثر پہونچتا ہے کہ بخوبی ٹوٹ نہین جاتی مگر ترچھی ہوکر رہ جاتی ہے اوسوقت دوبارہ توڑنے کی حاجت ہوتی ہے — ایسے وقت مجبر کو حال وشید کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے یعنے جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی مین پڑتا ہو اگر زیادہ اور عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہین ہے اسلیے کہ دوبارہ توڑنے مین اکثر خرابی یہی ہوتی ہے کہ جہان سے جھک گئی ہو وہان سے نہین ٹوٹتی ہو بلکہ اوس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہے بوجہ شدت گرفت اوسی وشید کے جو پیدا ہو رہا ہے اور اگر وشید کا توڑنے کے چارہ نہو پہلے اوسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ وشید مذکور مسترخی ہوجاے اور نرمی پیدا کرنیوالی وہی ادویہ ہین جو باب صلابت مین مذکور ہوچکین اوسی مقام پر جیسے حلبہ الیہ والیہ اور تمر اور قیروطی روغن کے اور امالات یعنی دہون کیطرح ایک خاص قسم کا شوربا ہے کہ اوس مین لعوب حب القطن وغیرہ اور جب نرم ہوجاے تب توڑنا چاہیے اور بالخصوص اوسوقت نطول آب گرم سے اور دخول آبزن کا ایک دن مین چند مرتبہ اور مدت رہے اور اگر یہ تدبیرات نافع نہ اور تجربہ اور بلانا اسی پر دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہے پس لازم ہے کہ اوسنے مقام کا گوشت چاک کرکے کھولدین جتنی وہ ترکیب وشید خواہ جھلی اور لعاب دار شے سخت پیدا ہوتی ہے چھیلنے کی ضرورت ہو اور جتنی دور وہ گرا جسمین یہ رطوبت لزجہ مجتمع ہوتی ہے اوسکے نکالنے کی ضرورت ہے بعد گوشت کے کھولنے اور چاک کرنے اور وشید کے چھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ توڑین اور پھر درست کرین اور زخم کا علاج کرین اگر ایسی ترچھی ہڈی کا علاج بدون توڑنے کے اس طرح بھی ہوسکتا ہے کہ پہلے وشید کی نرمی کی تدبیر کرین بعد ازان بذریعہ کپاح اور جبیرہ کے ایسی بندش اونکی کرین جس سے ہڈی کی کجی جاتی رہے اور سیدھی ہوجاے جب سیدھی ہوجاے اور جسقدر وشید پیدا ہوئی ہو وہ بھی درست اور سیدھی ہوجاے گی اور جو بدن نرم مین جیسے لڑکے وغیرہ اونمین فقط بلاتوڑ ڈالنا دوبارہ کافی ہوتا ہے کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے ہین مفید یہ بیان ہو چکا بموجب عدہ سابق کے کیا جاتا ہے بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے کہ پہلے ہی ہوتے ہین اور جو خارش اوس مقام پر پیدا ہے اوسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ یہ ہے کہ جو سختی مفاصل مین واقع ہوتی ہے اوسکو دفع کردیتے ہین طلا مانع ورم اور دافع خارش جیسے بابت طلا اور بندش مین چند اشارات ہم نے باب مین مذکور کیے ہین کردی ہے اور چند اقسام کی قیروطی اور طلوات ہمراہ شراب عفص کے مذکور ہوچکے ہین اب ہم پھر اونہین چیزون کے بیان کیطرف عود کرتے ہین اور [illegible] مین واسطے [illegible] قیروطی

ایسے وقت مستعمل ہو اوسمین کسی طرح کی خشونت نہو بلکہ جہانتک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کسی وقت ہو ہرگز قیروطی کا استعمال جائز نہین ہے اور نیز اگر اجزا کسر کے چند ہون جب بھی قیروطی کا استعمال نکرنا چاہیے اسلیے کہ اسطرح کی شکست ایسے مواد پیدا کرتی ہے جو صورت عفونت کے ہوتے ہین اسلیے کہ اکثر ایسی شکستگی ہمراہ قروح کے ہوتی ہے ۔ اور البار حارہ یعنے گوشت پستان اوسکی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہے اور اوسکی صفت بھی درج کی ہے کہ اونکا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہے جو خارش اور کھجلی پیدا کرتے ہین اور اوس غذا کو جذب کرتے ہین جو اوس عضو کی واسطے آتی ہے کبھی انکی احتیاج اوسوقت ہوتی ہے جسوقت عضو کی بندش نے اوسمین خشکی پیدا کی ہو اور نحیف ظاہر ہون اور مقدار اسکا معلوم ہے اوپر کے بیان سے **بیان اون طلاؤنکا جو شدید مین صلابت پیدا کرین** اس بارہ مین جو چیزین نافع ہین وہ مطولات ہین جو قابض اور لطیف ہون اور وہ ضماد جو اسی خاصیت کی ہون جیسے طبیخ آس اور روغن آس بشرطیکہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلا برگ آس کی اور حب الآس کی اور طبیخ یعنے جوشاندہ درخت قرظ کا جسے ہندی مین کیکر یعنے ببول کہتے ہین ۔ اور جوشاندہ بیخ ورد اور اوسکے برگ کا جوشاندہ کہ یہ ادویہ پر گوشت اور سخت کرتے ہین اور جو ضماد مونگ کو پیس کر بنائین خصوصاً جب اوسمین زعفران اور مر داخل کر کے شراب بکائی سی اوسمین عمدہ قسم کو داخل کرین اور پوست بہار خرما یعنے جو شگوفہ ایام بہار مین ابتداً پیدا ہوتا ہے وہ بھی بہت عمدہ ہے **بیان تدبیر تعدیل** شدید کا زمانہ ابتدا مین جب تک تازہ ہے تو قوابض مذکورہ کے ذریعہ سے اوسکی تعدیل کرنی چاہیے کہ یہ قوابض اوسکے اجزا کو جمع کر کے مضبوط کرین اور اوسکے حجم کو چھوٹا کرینگے اور اس زمانہ کے بعد خصوصاً جب زیادہ پیدا ہو سے علی الخصوص جو شدید قریب مفصل کے ہو پھر اوسکو چاک کرنا اور چھیلنا ضرور ہے کہ اسی تدبیر سے اوسمین تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات اونہین ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہئین جو ملین صلابت ہون اور اونکی ساخت لعاب اور صمغ سے اور چربیون اور ادہان سے ہو اور اگر اونمین سرکہ تازہ اور نبیذ داخل کرین زیادہ پیوست ہونگے اور اسیکے قریب استعمال مقل اور الیہ کا ہے اور شیرج بھی اسیقدر مفید ہے کہ یہ سب ملا کر ضماد بنائین بہت عمدہ اور مسکن ہوگا ایضاً تخم ارنڈ کو پیس کر نصف اوسکا روغن زرد اور چہارم حصہ شہد ملا کر استعمال کرین اور اکثر قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ انکی ہمراہ جمیع وہ ملینات جو بالا شیر مین مذکور ہوئے ہین وہ بھی داخل کیے جاوین اور جسوقت مزاج مین کسیقدر برودت محسوس ہو دو ابن جند بیدستر اور سکبینج اور جاوشیر کو ملانا چاہیے اور یہ دوا بھی مجرب ہے ۔ درد روغن کتان اور روغن شیرج کا اور کبھی کو پکا کر دودہ مین اور امل الیہ ملا کر استعمال کرین ۔ دوسرا نسخہ یہ ہے کہ بیخ خطمی اور بیخ قثاء الحمار اور مقل اور اشق اور جاوشیر پرانی سرکہ مین محلول کر کے طلا کرین مرہم حاجی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہے لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان اور لعاب قثاء الحمار اور اشق اور لاذن اور زوفا ے رطب روغن سوسن بط کی چربی مقل ابن تبرز و خالص مخ عجل یعنے بچھڑے کا گودہ کسی روغن محلول کر کے استعمال کرین **صفت مرہم جید کی** جو ملین صلابت اسی مفاصل کی کرتا ہے ۔ نسخہ اوسکا یہ ہے اشق ایک جز مقل الیہود نصف جز لاذن نصف جز روغن حنا چربی بط کی ہر ایک سے ربع جز صمغ میعہ سائلہ ربع جز موم زرد نصف رطل سب کو کر کے اسکے اجزا اکٹھا کرین اور ملا دین مرہم مجرب اشق ۲۳ موم ۲۳ صمغ بطم مقل قنہ ہر ایک شی آٹھ اور یہ روغن حنا چار اوقیہ موم کو پیس سرکہ مین تر کرین پھر ایک دن بعد اون مین جو روغن سوسن سے چکنی کر لی ہے اور اسطرح اونکا دستہ بھی اسی روغن سے چکنا کر لین ہاون مین ملکین بعد ازان ہم [illegible] اور شیشہ کی [illegible] دوا پیدا ہوتی ہے کہ ہمین کیون نہ پیدا ہو ہمان وہ خاص خاص مراہم جو اسکے واسطے درکار ہین ہم نے بیان کر دیے ہین اور اور اگر اس سے فائدہ نہو جند بیدستر اور قسط اور بیخ کبر اور خردل کا ضماد کرین کہ یہ دوا نہایت درجہ کی فائدہ مند ہے ملین صلابت روغن سوسن کی ایک اوقیہ حکما البزر ایک اوقیہ میعہ سائلہ اور قنہ اور جاوشیر اور اشق ہر ایک نصف اوقیہ مقل مین ایک اوقیہ بچھڑے کی چربی

خواہ بط کی خواہ مرغی کی یا خنزیر کی اوسکے واسطے جسکے لیے شرع مین رکھا اور سور حلال ہے نزدیک فقہاء اسلام کے بنظر ضرورت دوائی
کی سے ہر ایک ان چربیون مین سے دوا وغیرہ اس سے مرہم طیار کرین مترجم کہتا ہے لگانا ایسے مرہم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ شخص اسکا
بروقت بدن اپنا پرہین سکے خصوصاً شحوم وغیرہ ونجاست کی چیزین پھر نماز کیونکر پڑھیگا اور حلال ہو یا ان اشیا کا جو حکم اسکا ہے کہ انکا استعمال مراد
ہو اوسکا قائل اہل اسلام لہٰذا انحصار علاج کا خاص دوائے حرام مین آئمہ بعض فقہا ہین لیکن شرط زیادہ مشکل ہے اور مطابق شرع کا یہی ہے جو
لکھا گیا ہی بیان ایسی چیزونکا جو استعمال اور کرین اعضا اوسکے سوا ہین تو البعض لطیفہ پر کرنا چاہیے جیسے ایل اور سرو وغیرہ اور نیز بعض
کثیفہ کا استعمال بروقت چاہیے کہ تو بعض مثل زعفران اور دارچینی اور مرکی اور اشق بھی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اوسکو ساتھ تیز کی
کو جوش دیا ہو اور خالصتہ وغیرہ انکو ہمراہ چربی کے اور لوبیا یہ سب چیزین جو شدید سے سخت کر نہین مذکور ہوچکین یہان بھی نکالنا
ہین **استعمال آب گرم اور روغن کا** یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون بروقت جبر کے قابل استعمال کے نہین ہین
اسلیے کہ یہ جبر اور درستی کو مانع ہوتے ہین ہان قبل از جبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونو انجبار پیدا کرتے ہین اور بعد انجبار
کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اوسے دور کر دیتے ہین اور حس شدید کو
رباطات پیدا کرتے ہین جو اعصاب مین ہین پس حرکت ہمراہ اوسکے آسان ہو اوسے بھی مفید ہین جو اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور
چربیون کا اور نیز استعمال مخ کا ہوگا ان آفات سے محفوظ بھی رکھیگا اور انکا تدارک بھی کریگا اور درمیان زمانہ ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے
جسقدر زمانہ ہے اوسمین آب گرم اور روغن التحام اور جبر کا زیادہ مانع ہے کبھی اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہے خواہ جو لوگ نرمی
اندام مین قریب اطفال کے ہین اونکو ابدان مین استعمال کیا جاتا ہے مگر استعمال اوسوقت کرتے ہین کہ ضماد اونکے بدن پر خشک
ہو جاتی ہون اور جسوقت ضماد مین خشکی آجاوے پھر ضرور مقام ماؤف پر بشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اوسکی پٹی باندھی
جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے اور اگر درد مین سکون پیدا ہو اوسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہی اطبا
کبھی بروقت کھولنے پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہین اور اس نطول سے اونکی مراد ایک منفعت
خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام ماؤف کیطرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس نطول کو بالضرور ایسا ہونا چاہیے کہ سیلان کو بقدر
وہ حرارت مین معتدل ہو اور اوسکی برداشت کرسکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہے اور اوس
بدن مین جو مواد سے پاک ہو اور خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ ہو اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہو اوس سے جذب
مادہ بیش از حد واجب کرتا ہے خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہٰذا واجب ہی کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور تریڑا بھی اتنی دیر تک کرین
کہ عضو پھول کر اونچا ہو جاوے اور جب پھول کر سمٹنے لگے پھر نطول کرنے کا وقت باقی نہین رہتا ہے۔ نطول کرنے کے احکام ہم نے باب
خلع مین مفصل بیان کر دئے ہین اون احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھی تو اس مقام پر پسند ہے کہ اگر درد نہو ہرگز روغن نزدیک
نہ لاوین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سواے اوسقدر کی جسکی عادت واقع ہوئی ہے ابتدائے کسر مین بنظر احتیاط اسکے اور جبر ہنا اصل ہو
جبر اور درست ہونے کے سخت ہو جاتین خواہ اونمین صدمہ روئی کا پہونچا تھا یا رض کا اور ضماد تمر اور ایلوا کا کرنا بہت مفید ہے مجبور کے لقیہ
کابیان اور لقیہ کا یعنے کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہئین اونکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کی کسی عضو کے
انجبار کی تدبیر کرنی ہے اوسکی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اوس خون مین لزوجت بھی ہو تاکہ اوس سے شدید نرم پیدا ہو اور بہت

ضعیف اور لودا کمزور نہو جیسے پایے اور ہریسہ اور وجہہ اور کلہ اور پاوں کی کہال اور ریچہ گاو جو پختہ کیا جاوے اور ایسی قبیل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین اور مشروبات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے اور نقل مین شاہبلوط اور رب جنمین حدت نہو اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین سب سے احتراز کرنا چاہیے اسیطرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہے خواہ ایسی چیزین جو خون کے بستہ ہونے کو منع کرتی ہین جیسے شراب رقیق اور جو چیزین کہ اونمین مصالح گرم پڑی ہون اور خلاصہ یہ ہے کہ انکی غذا اور شراب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو ہان اگر اوس مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اوسکا اقتضا تلطیف غذا کا ہے جسقدر اوسکے بڑے اور چہوٹے ہونے کا وصف ہے اور جسقدر خوف اوسکی ایذا کا ہے اوسی کے موافق غذا مین تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہو جاوے اور اوسکے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہو دینی چاہیے اور مشروبات مین بھی ایسی ہی چیزین اختیار کرنی چاہئین۔ جو شخص تدبیر مین احتیاط کا پابند ہو اوسکو لازم ہے کہ تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کے ضرر سے بے خوف رہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال کے ہوتی ہے بعد چندروز کے پس استعمال اوسکا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت ورشید زیادہ پیدا ہو جاوے پھر اوسوقت غذای غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہے

صفت غذای موافق کی جسکا استعمال بوقت انجبار کے کیا جاتا ہے

میدہ کی روٹی اور چاول کا آٹا چربی گاے کی اور دودہ ان سب کو ملا کر ہریسہ ایسا طیار کرین جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوا کی قسم ایسی فربہ ہے کہ اوسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہے جبر اور درست کرنے مین وہ دوا مومیائی ہے کہ ایسے لوگون کے واسطے عجیب النفع ہے اور جو امور نافع کسر اور جبر کے ہے اور اون سب کا تدارک ضرور ہے ایسی فوائد مومیائی مین موجود ہین کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہو جاتا ہے کہ پھر اوسکا ملنا دشوار ہوتا ہے اور اگر اوسے کاٹ نہ ڈالین خود بھی متعفن ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزون کو بھی متعفن کر دیتا ہے مثل ہڈی وغیرہ کے لہذا اوسکی عفونت روکنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ فسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہے اور بقوت رض شدید گوشت مین عارض ہوتا ہے کہ مثل قیمہ کے پس جاتا ہے اوسکا علاج تیغ وغیرہ سے کرنا پڑتا ہے خواہ اون دواؤن سے جو عفونت کو دافع ہون اگر اس عفونت کی تدبیر نہ کیجاوے انجام کار آکلہ اور سڑنے کی نوبت پہونچیگی۔ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہے کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہے اور کبھی جراحات عارض ہوتی ہین اونکی تدبیر جیسے بیان ہو چکی کرنی چاہیے کبھی ورشید زیادہ حد احتیاج سے پیدا ہوتا ہے کہ انجبار کسر مین اوتنی مقدار کی ضرورت نہین اوسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اب زیادہ مقدار ورشید کی پیدا نہو اور تدبیرین اوسی قسم کی جو مذکور ہو چکے تاکہ مقدار متولد کم ہو جاوے۔ کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنے کی استرخای مفاصل عارض ہوتا ہے اور کبھی سیلان ریم اور صدید کا مغز استخوان تک عارض ہوتا ہے اوسوقت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ہڈی کو نکال کر ریم و صدید کی سیلان کو بند کردین

تیسرا مقالہ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان مین

بیان عام مجوف کے ٹوٹ جانے کا

کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا ہے کہ جلد نہین پھٹنے پاتی ہان ورم جلد مین ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب ورم کے علاج مین مشغول ہوان اور کچھ ہڈی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرین اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ہڈی فاسد بھی ہو جاتی ہے اور قبل تعرف خواہ بعد اوسکے چند امراض ردی ایسے پیدا ہوتے ہین جیسے حمیات اور رعشہ زوال عقل و سوداوی اور چند امراض کہ اسوقت جلد چاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکثر جس مقام پر استخوان شکستہ ہوتی ہے اوسکی شناخت یہ ہے کہ مریض اوسے بار بار چہوا کرتا ہے اور اوسی پر ہاتہ پھیرا کرتا ہے اوسوقت کچھ اسکی حاجت نہین ہے کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھیر لانا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ جلد کو چاک کر دینا چاہیے تاکہ اوسمین احتباس صدید کا نہ ہونے پاوے نہ اس ہڈی مین اور نہ کسی اور مقام مین اسلیے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہے کہ ریم

اور صدید کا انصباغ اندر نہ ہونے پاسے ہان اگر اطمینان زیادتی ورم ہو جاسے اور ورم کم ہونے لگے اوسوقت چنداں اہتمام نہ کرنا چاہیے چاک کرنا جلد کا ضرور ہے اگرچہ بہت تھوڑی مقدار ہی چاک کی کیوں نہ ہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو یعنے استخوان مختلف اگرچہ متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوئی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شگافوں کی کچھ ضرورت نہیں یا اینکہ ورم شگافتہ ہو کسی ایک مقام کسر کو ظاہر کردے کہ ایسے وقت مین زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے گمان یہ ہوتا ہے کہ بس اسی جگہ سے ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر صدمہ کسر کا نہیں ہوچکا ہے۔ اس بات کو خوب سوچ سمجھ کر دیکھنا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے۔ بعض مدبرات جو حدس طبیب کو بطرف صواب کی کرتی ہین اونمین سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ سبب ٹوٹ جانے کا دریافت کرین یعنے کس سبب سے ٹوٹ گئی ہے اور کہاں تک اور کسقدر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شے کتنی بڑی ہے اور کسقدر قوت رکھتی ہے اسکی خیال کرنے سے بھی کیفیت کسر کی اور مقدار اوسکی دریافت ہوجاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیے۔ اسیطرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہین وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتی ہین مثلا سکتہ اور سدر اور بطلان صوت وغیرہ اور کبھی جلد سے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اوسکے انتشار پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہے یا چند جانب مین یعنے اگر جلد چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہیں ہے اسلیے کہ اکثر جلد شق نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم مگر ہڈی اندر کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر کسی طرح زیادہ شگاف پیدا نہین ہوتا خواہ تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہے اوسوقت بالضرورت احتیاج شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ آنکھ سے مقام کسر خواہ عضو مکسور نظر آجاے اور ایسے احوال مین جلد کے کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بشکل صلیب جلد مین شگاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شگاف کے جلد کو چھیل کر ہڈی کو ظاہر کر کے دیکھین کہ کہین چھوٹی ریزہ ریزہ ہوگئی ہے اوسکا حال مفصل دیکھین اور اگر جلد مین شگاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو فورا اوس شگاف کو پر کر دین کپڑے سے ملے ہوئے کپڑون سے اوسکے بعد رفادہ اور پٹیان باندھین مگر اونکو شراب مین ڈبو کر اور دوسرے دن تک انکو نہین بندھی رہنے دین اور نہ کھولین۔ جو شجہ یعنے چوٹ صدمہ صفحہ تک پہونچے اور اندرونی عضو کو کھولدے اور نمودار کردے اوسکا علاج باب قروح مین مذکور ہوچکا اور اوس سے پہلے بھی اسکا ذکر ہوچکا ہے اور ہاشمہ اور منقلہ اور سب اقسام کی چوٹین جنکا بیان اوپر کے ابواب مین ہوچکا ہے اور یہان بھی اونکے علاج کا طریقہ مذکور ہوگا کہ بہتر حال ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جاے اور شگافتہ ہوجاے اور دوسری جانب جلد کی بطرف اندرون کے نافذ نہو بلکہ بعض ارباب تجربہ کی راے یہ بھی ہے کہ اوپر کیطرف جلد مسک کر رہجاے اور ایسی قسم شکست کی آنکھ سے پوشیدہ رہ نہین سکتی بلکہ آنکھ سے نظر آتی ہے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے بال سا پڑجاے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہ ہے کہ اوسے اسقدر چھیلین کہ جہان تک صدمہ پہونچا ہو بلکہ چھیل گیا ہے وہ اثر اور نشان مٹ جاے اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سوداوی اوس مقام پر گئی اور مقام رنگ کا مفسود اور مستحکم ہو کے سیاہ پڑجاے گا اوسوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نرہے۔ اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی ناخن گیر وغیرہ موجود ہونی چاہیئین اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اوسکے بعد اوس سے کم عریض اور اسیطرح تا اینکہ بقدر مطلوب چھیل دین اور چھیلتے وقت دواے راسی یعنے چھپانے والے کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہوگا اور یہ راسیہ یہ ہین جیسے ایرسا اور کرسنہ کا آٹا اور دقاق کندر زراوند پوست بیخ جاوشیر اور مر اور انزروت دم الاخوین اور جو خشک ہو اور اوس مین لذع نہو اوسکا علاج مثل قروح کے کرنا چاہیے لیکن اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کی اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ مند نہوگا جب تک ساری جلد کو

نہ جاوے گی اوسوقت ہرگز جراءت تمام جلد کی رگڑ ڈالنے پر بدون خوب سمجھے ہوئے نکرنی چاہیے بلکہ ٹھہر کر خیال کرو کہ کہاں تک صدمہ پہونچا ہے
اور حال حجاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہے یا نہیں اور اپنی وضع اصلی پر باقی ہے یا کہ اوسمیں کچھ تغیر ہوا ہے اگر تغیر نہیں ہے تو اوسوقت
آفت کم ہوگی اور بخوبی اور امن ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت حال علیل زیادہ ہوگی اور کسر بھی مقدار میں چھوٹی ہوگی اور
ظہور قیح نضج کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور جہاں کہ صدمہ کا اسقدر ان تک پہونچا ہو وہاں خطر زیادہ بہت ہوگا اور ظہور اوجاع اور حمیات کا بھی کم ہوگا اسی
طرح اور اعراض جو ایسے صدمات کو عارض ہوتے ہیں وہ بھی کمتر پیدا ہونگے اور ہڈی کا ٹکڑا ہونا بھی کم ہوگا یعنے جلدی ہڈی یا ٹکڑیوں کو قبول نکریگی
اور سیلان قیح صدید یا رقیق کا اوسمیں زیادہ ہوگا اور تحسبات وغیرہ اور تمدد اور غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے اوسمیں
زیادہ ہوگا اور وہ اور قیح زیادہ ہوگی اوسمیں اور بھی زیادہ ہوگا۔ جو اوجاع ایسے اوقات میں عارض ہوتے ہیں بلکہ جو ہروقت عارض ہوتے ہیں اون
سے کہ بروقت بچانا واجب ہے اگرچہ گرمیوں میں بھی صدمہ پہونچے جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہے اسلیئے کہ سردی کے
صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہے۔ جو کسر صادع ہے یعنے اوسکا صدمہ فقط اسقدر ہے کہ جلد پھٹ گئی ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر اس قسم
کے پھوٹ میں بھاؤ یعنے پتلی جھلی سر کی نکل جاتی ہے پس اکثر ایسے صدمے میں فقط بندش کافی ہوتی ہے اور ضماد و مبردات کا اور زیادہ
واسطے ہے کہ پہلے روغن گل کو تمام شگاف پر ٹپکاتے ہیں اور اوسکو نگاہ رکھتے ہیں اوسکے بعد دونوں کنارے زخم کے ملاکر ٹانکا دیں اگر احتیاج دوخت
کے ہو اور ٹانکا لگانے کے بعد جو غبار دراسی یعنے جیسا غبار الاسواد ہیں پر چھڑکیں اور اوسکے اوپر کتان کا کپڑا اسپیدی بیضہ مرغ میں تر کرکے
رکھیں اور اوسکے اوپر گدی جو شراب قابض میں تر کردی ہو اور شراب قابض میں زیت بھی ملا ہوا ہے رکھیں اوسکے اوپر پٹیوں سے نہایت
اور ایسا ہی اور خوشبو بھی اور آرام رہے علیل کی تدبیر زیادہ کریں اور اوسکے سولانے کی فکر زیادہ رہے۔ اور اگر حاجت فصد بھی کھلوانے جاسکے
ہر ایک صدع اور کسر میں اسکی ضرورت نہیں ہے کہ سب ہڈی پر بندش کیجاوے اسلیئے کہ یہ بات ہر جگہ پر ممکن نہیں
ہے لیکن وہ وصیت جسے ہمنے باب جبر اور کسر میں لکھا ہے اوسے یہاں بھی ذکر کرتے ہیں علاوہ یہ ہے کہ اکثر آدمی ہڈیوں کو سروں سے کاٹ
ڈالتے ہیں اور اونپر گوشت اور کھال بھی نہیں اوگتی ہے اور پھر زندہ رہتے ہیں اشخاص اور اوسکے بعد جس کا درجہ ہے پس یہ بات جاننی چاہیے
کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی ہڈیوں سے مخالف ہے بروقت ٹوٹ جانے کے یعنی یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جاوے پھر درست نہیں ہوتی ہے بلحاظ
اپنی طبیعت کی جو اوسپر غالب ہے اور بدا اسپر جو شدید قوی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور ہڈیوں کو ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور اوگتی ہے بلکہ ایک شے
ضعیف اور کمزور ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اوسمیں جوڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہیں ہوتی ہے لیکن ریم کا انصباب اندر کیطرف ہونا نہ چاہیے
بلکہ اوسے باہر کیطرف نکالنا ضرور ہے اگر شجہ نامہ ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر تمام ٹکڑا ہڈی کے جبر کے در پے ہونا کچھ ضرور نہیں۔ گرمیوں میں سات
دن سے زیادہ اسکی تدبیر میں تاخیر جائز نہیں ہے اور جاڑوں میں دس سے زیادہ درست نہیں۔ اور جسقدر جلد تدبیر کریں اوتنا ہی بہتر ہے اور
اور اوسیقدر آفات کو عروض سے دوری رہیگی اس اہتمام اور بعجلت در پے علاج کے ہونیکے اسباب میں سے ایک یہ بھی سبب ہے
کہ اور ہڈیوں سے اسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور بہ نسبت تمام بدن کے ہڈیوں کے اس لیئے کہ اور مقامات کی ہڈیاں ٹوٹ کر
ہوا و فقط بندش سے درست ہو جاتی ہیں اور بیٹھ جاتی ہیں اور سر کی ہڈی پر بندش اوس قسم کی ممکن نہیں ہے اسواسطے جو شکست ایک حد اور
مقدار پر ہو اوسمیں ہڈی کو اصلاح لینی کی ضرورت ہے کہ صدید بقدر حاجت نکالا جاوے یہ بھی ایک ضرر ہے کہ اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے
پیدا ہوگا جس پر بندش بطور رابطہ علاج کے ہوتی ہے۔ یعنے وہ بندش ایسی ہے کہ مادہ کو نچوڑ کر دفع کرتی ہے پس اس مقام سے

ریم پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہونچ گا پھر اوسوقت ہڈی کو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اوسکے صدید کو کھول کر صاف اور پاک کریں پھر جب خاص کسی
عضو میں صدید پیدا ہوا اوسکا کیا حال ہوگا لہذا اوس ہڈی کو چھیل ڈالنا خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہے اور اوسکے التیام اور لیجانے کو روکنا ضرور ہوتا ہے
تاکہ اس ضرر سے امان حاصل ہو۔ اور اگر خوف سیلان صدید کا اندر کیطرف نہ ہو تو ہم کبھی ہڈی کو قطع نہ کرینگے۔ لیکن واجب ہے کہ قطع استخوان کا
ایک مقام مناسب کریں اور مناسب مقام وہی ہے جہاں سے محاذات اور سامنا پیدا ہو صدید کے برابر ہونے کا اور گمان غالب ہو
کہ ایسی جگہ سے ریم کا برآمد ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنے میں بھی سہولت ہوگی اور پھر اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور ازالہ کیطرف اور ضرر از
کرنے کی بھی حاجت نہ ہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیے کہ مقام عصب سے بعید ہو جیسے یافوخ اسلیے کہ اوسکا وسط بسبب اعصاب سے ملاقی ہوتا
ہے اور کوشش کرنی اس بات کی بھی ضرور ہے کہ حجاب کو کسیقدر برودت نہ پہونچنے پاوے کہ یہ بہت ردی ہے اور خطرہ اسمیں زیادہ ہے اور ملایم
تدبیر کرنی چاہیے اور تشبیہ بگرم روغن ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر حجاب پر کسی طرح کی سیاہی پیدا ہو ایسی سیاہی کبھی فقط ظاہر حجاب میں ہوتی ہے
اور اسمیں چنداں ضرر نہیں ہے اور کبھی فقط بوجہ دواؤں کے سیاہی پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح کہ شہد میں چند اوسکا روغن گل
ملاکر اوس سیاہی کو دھوئیں تاکہ اسکا اثر دور برطرف ہوجاے اور بعد دھونے کے اوسی مقام پر دوا جو اوپر مذکور ہو چکی چھڑکیں اور اگر وہ سیاہی
حجاب کی خوب جم گئی ہو اور تدبیر اسکی خواہ دھونے سے نہ چھوٹتی ہو اوس سیاہی کو رہنے دینا چاہیے جسوقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور پیدا کنندہ
کرنے کی ہو خواہ اوسکے کاٹ ڈالنے کی ہو اور [illegible] خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے۔ اور اچھی طرح
پیچ اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ انتظار اوسی مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہے اور اوسوقت پسندیدہ ہے جہاں کہیں وہ
جھلی جسکا نام ام ہے معصوم ہو اور اوسمیں تنگی خواہ شقاق پیدا ہوا ہو اور اوسمیں کچھ گرتا ہوا اسلیے کہ اگر اس جھلی میں نخس پیدا ہوگا فی الحال ورم آجاے گا اور
تشنج بھی پیدا ہوگا اور کبھی سکتہ ہوگا لہذا اس ہڈی کا فی الحال اخراج کر دیں کہ سکتہ سے نجات ہو اور سکتہ کی جیسی زائل ہو کر حالت
خود پلٹ آوے اور اگر ہڈی میں سوراخ پڑ گئے ہوں اسوقت عجلت کا زیادہ موقع ہے۔ اور اگر قحف یعنی سر کی کھوپڑی شکستہ ہوئی ہو اور
حجاب نمایاں ہو اور ورم پیدا ہوا اسکا نام قطرہ ہے اوسمیں بھی اسقدر عجلت کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوئی ہے اور اگر انتظار کرنا ضروری ہو
دو دن خواہ تین دن تک مضائقہ نہیں ہے لیکن اکثر اسکا علاج دوسرے دن سے کرتے ہیں کاٹنا ہڈی کا باریک آری سے ہوتا ہے جسکا ذکر
ہو چکا ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کر کے قریب قریب ہڈی کو توڑتے ہیں اور سوراخ ایسے متصل اور قریب ہوتے ہیں کہ ہڈی بگڑ کر
ٹوٹ کر گر جاتی ہے اگرچہ اسطرح ہڈی کو توڑنا خالی از ضرر نہیں ہے۔ اسلیے کہ کبھی اگر تھوڑی سی غفلت ہوئی سوراخ کا اثر غشا تک پہونچ جاتا ہے
یعنی وہ جھلی جسکا نام ام رکھا ہے۔ ہاں اگر وہ حیلہ جو اوپر ہمنے ذکر کیا ہے کریں تو غشا کی ضرر سے امان ہوگی۔ اس علاج کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے
جو فوائد اطبا نے ذکر کیا ہے اوسے ہم بیان کریں پھر اوسکے بعد خاص تدبیر کا ذکر کریں۔ قدما نے کہا ہے کہ پہلے سر کے بال تراش ڈالیں اور
بعد دو چاک سر میں متقاطع [illegible] پر کریں اور ایک چاک بشکل [illegible] اور اس چاک کو [illegible] ایک چاک اور بھی
جو ضربت اور تشنج سے ہوتا ہے بعد ازاں چاک کی جلد الگ کریں تاکہ ہڈی کھل جاے [illegible] اگر اس چاک
کرنے سے خون جاری ہو جاے کسی خرقہ وغیرہ سے اوسکو پونچھ دیں اور بند کریں [illegible] اور اس [illegible] خون
بند نہ ہو خشک کپڑے سے بھر دیں اور اوس پر ایک گدی شراب میں تر [illegible]
جگہ کے مناسب ہو تاکہ دوسرے روز تک کہ کوئی امر تازہ حادث ہو [illegible] استخوان [illegible]

کریں اور تقویر اس طرح پر کریں کہ علیل کو بٹھائیں خواہ اوسے لیٹنے کا حکم دیں جسطرح پر لائق بحال اوسکے ہو اوسکے بعد دونوں کان اوسکے کسی صوف خواہ روئی سے بند کریں تاکہ چوٹ لگانے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہونچے اور زخم کی بندش کو کھولیں اور جب چھیڑے اور گدی وغیرہ جو جو بندھے ہیں اونکو الگ کریں اور مقام یافوخ کو پونچھیں اوسکے دو خادم کو حکم کریں کہ چار کپڑوں سے مضبوط اوسکو تھامیں اور وہ کپڑے باریک اور نازک ہوں اور جو جلد چاک ہو چکی زاویای قائمہ پر اوسی او یکطرف کھینچیں مراد ہماری اوس جلد سے ہے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر واقع ہے اگر یہ ہڈی رقیق اور ضعیف نہ ہو اور براہ طبیعت اور خلقت کی بودی اور کمزور ہے خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اوسمیں پیدا ہوا ہے اوسکے لیے مناسب یہی ہے کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جاوے اسطرح کہ بعض آلات سامنے بعض کے رکھیں اور جو آلہ سب سے زیادہ چوڑا ہے اوس سے شروع کریں اوسکے بعد باریک آلات کا استعمال کریں۔ اوسکے بعد وہ موچنے باریک جنکو ہم نے شعریہ نام رکھا ہے اونسے کام لیں اور ہڈی اوکھاڑنے اور چن لینے میں نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائیں تاکہ سر پین کو کوئی ایذا اور گزند نہ پہونچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال اوسکے یہ ہے کہ پہلے برمہ وغیرہ سے سوراخ کریں لیکن بشرطیکہ وہ برما زیادہ لانبا نہو جو اندر کی جھلی تک پہونچے اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہیں کہ اونکے کسی مقام میں مناسب ایک بلندی اور گرہ سے بنی ہوتی ہے تاکہ اوس مقدار ہی تک سوراخ کرکے خود بخود ٹھہر جاتے ہیں اور وہی فرونی صفاق اور پردہ تک پہونچنے کو مانع ہوتی ہے۔ پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ میں گڑھا پیدا کریں اور اوسے اوکھاڑ لیں اور ایک ہی مرتبہ نہ اوکھاڑیں بلکہ تھوڑا تھوڑا پھر اگر یہ ممکن ہو کہ انگلیوں سے اوس ہڈی کو اوکھیڑ لیں اس سے بہتر کیا ہے اور اگر یہ چھری موچنے سے اور چمٹے سے خواہ اور کسی آلے سے اوکھیڑیں تو مناسب یہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہوں اور اونمیں فاصلہ بقدر سلائی جانے کے ہو تاکہ قریب استخوان داخلی سطح کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کے بیچ کسیقدر جگہ ایسی باقی نہ رہے جو پردہ سے ملی ہو اور اوسمیں سوراخ نہ ہونے پاوے اور اسیواسطے واجب اور ضرور ہے کہ اثر برمے کا کسیقدر صفاق تک پہونچ جاوے اور یہ بات بدون اسکے نہیں ہو سکتی ہے کہ مقدار برمے کی بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے میں چند قسم کے برمے کا استعمال کریں جہاں جیسا موقع ہو اور اگر شکست اونہیں مقامات میں ہو جو اثناے استخوان میں یعنی جو مقامات ہڈی کے درمیانی مقامات کے ہیں اوسوقت یہی مناسب ہے کہ سوراخ اثنای استخوان میں ہوں فقط تاکہ جس وقت ہڈی کو کھینچیں مناسب ہے کہ خشونت استخوان سر کو برابر کریں مراد یہ ہے کہ جو خشونت بوجہ قلع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہے اوسے درست کریں اور یہ کہ اون بذریعہ سوہن کے دور کریں خواہ کسی اور رابی وغیرہ آلات آہن سے جو اسکام میں مدد دیسکتے ہیں۔ لیکن اوسی آلہ کے نیچے پہلے کوئی ایسی چیز رکھ لیں جو حجاب اور صفاق کو چھپا دے اور اسکا اثر جھلیوں اور پردہ وغیرہ تک پہونچنے نہ پاوے اور اس کے ضرر سے پردہ وغیرہ محفوظ رہے اگر پھر کوئی ٹکڑا خواہ کرچ ہڈی کی باقی رہ جاوے خواہ کیسا اور شظیہ اوسکا نکل نہ سکے لازم ہے کہ اوسے نرمی سے نکالیں بعد ازاں علاج بذریعہ فتیلہ یعنی بتی اور مرہم کے کریں کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور جمیع اقسام علاج سے اسکی آسانی زیادہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسیقدر کھولے اور کوئی جزو استخوان سر کو مکشوف کرے چاہیے کہ اوس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھے جسمیں گھنڈی خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہے اور وہ چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہے اور تیز جانب اوسکی بطرف طول کے ہوتی ہے اور چوڑائی اوسکی جو بشکل دانہ مسور کے گول ہے صفاق پر اوسکا زور ڈالکر چاک کرنا مناسب ہے اور اوسی گول مقام کے اوپر ہتھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن ہتھوڑی ایسی ہو جس سے کام آسانی بر آمد ہو اور اوپر سے ہڈی کے اس ہتھوڑی وغیرہ سے ٹھونکیں اور سر کی ہڈی کو قطع کریں جب ہم یہ تدبیر کرینگے

چیزین ضروری ہماری کرنے والی ہین سب سے ہمکو فراغ حاصل ہوگا اور جو احتیاطین ہمکو پردہ کی بچاؤ مین ضروری ہین سب کا حصول ہوجائیگا اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہوگا اور نہ معالج کو اونکی اور اونکے آنے کی تنگی سے اسلیے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب آلہ کے جیسے ہم بشکل مسور کے کہہ چکے ہین سامنے پڑیگا۔ پھر اگر یہ آلات بطرف استخوان سر کے پڑین سب اپنا فعل کرینگے اور کسی طرح کی ایذا پیدا نہوگی اسکی وجہ یہ ہے کہ اخر اشکل مستدیر عدسی کے ناخن گیر خواہ سرکھانی وغیرہ سے بیچ کیطرف ہونگی پس سر کی ہڈی کٹ جائیگی اور اس آلہ کے سوا اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہین ہے کہ جس سے بآسانی یہ ہڈی کٹ جائے اور اوسکے ٹکڑے الگ ہوجائے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اس کام کو کرسکتا ہے جو علاج بذریعہ آری اور جو بنفیدوس کی ہوتا ہے تازہ اور سال کے اطبا اوسکی مذمت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ردی ہے اور قول اور راے ہماری استخوان سر کی ہڈی مین یہی جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہوجائے اور یہی علاج جمیع انواع کسر مین پسندیدہ ہے جو استخوان سر کو عارض ہو اگرچہ اس علاج کو ذکر کرکے غیر شق کی واسطے اوسکو ذکر کیا گیا ہے حکیم بولس اور جالینوس نے یہی کہا ہے اور ہماری تعلیم وغیرہ اور امراض مین کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ مقدار کی کسقدر توڑنی مناسب ہے یہ ہے جسقدر ہڈی کی قطع کرنے کی مقدار مناسب ہے اوسکے تعین یا اسطرح سے ہوتی ہے کہ جتنی ہڈی شکستہ اور ریزہ ہوگئی ہو اوسکا نکالنا ضرور ہوتا ہے۔ خواہ جتنی مقدار مین تمدد پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہے کہ موضع شقوق مین امتداد کثیر ہوتا ہے اوسوقت مناسب نہین ہے کہ شقوق کو آخر تک نکال ڈالین اور دور کرین اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب سے کوئی ضرر نہین ہوسکتا اگر اور سب افعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب واقع ہون پھر بعد علاج مذکور استعمال آلات قطع اور نشر وغیرہ کے ایک کپڑا کتان کا اور بمقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور روغن گل مین بھگو کر زخم کو پھر کہ زخم پر رکھین اور زخم کا موضع اوس کپڑے سے بند کردین۔ پھر ایک کپڑا اوڑنہ کا خواہ تین پرت کا نہایت درجہ ملائم اور ہلکا اوسپر رکھین تاکہ صفاق اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور بوجھ نہ پڑے اور اس دوہرے خواہ تہرے کپڑے چوڑی پٹی کو ذرا بھی بندش نہ کرین لیکن بندش اوسقدر کرین جتنے سے کہ گرفت ایسا اور جو زخم پر رکھا ہے اوسے ہلنے اور ہٹ جانے سے روکے اوسکے بعد جو تدبیر خارجی مسکن التہاب ہو اور صفاق پر [illegible] دوا دو یا [illegible] کہتے ہین استعمال کرین تاکہ انبات لحم جلد تر کرے اور تپ کو دور کردے اور حجاب کی ترطیب پیدا کرے اوسکا استعمال کرین مثلاً روغن گل سرد قدرے اوپر سے ٹپکایا کرین اور تیسرے روز اس بندش کو کھولین اور بمقام ماؤف کو پونچھین اور جو علاج گوشت کے اوگانے مین جلد موثر ہو اوسکا استعمال کرین اور بعض اوقات مین ہڈی چھیلتے بھی ہین اگر اوسکی احتیاج ہو جسوقت کوئی ہڈی ابھری ہوئی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہین اور جسقدر ادویہ جراحات کے علاج مین مذکور ہوتی ہین اون سب سے علاج کرسکتے ہین۔ حکیم بولس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفاق سر مین بعد علاج جدید کے ورم حار بھی عارض ہوتا ہے تاآنکہ ثخن استخوان سر کا بلند ہوجاتا ہے اور ثخن جلد کا بھی اور بلا عود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے اور اکثر ایسے لوگون کو استدادا اور اعراض اور قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہین اور یہ اعراض آخر کو نوبت بمرگ مریض پہونچا دیتی ہین ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سر مین یا بوجہ اونچے ہوجانے ہڈی کے ایک قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہے یا بوجہ ثقل اور گرانی قبائل یعنے آگے کیطرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہونچنے سے خواہ بوجہ برودت اور کثرت طعام خواہ کثرت شراب پینے کی وجہ سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اوسکا سبب بھی واضح ہو اوسوقت اس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور جلد اوسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اوسکا پوشیدہ ہو اوسکے ازالہ مین کوشش تا رکرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز

مانع نہ ہو فصد کسی رگ کی رگہائے سر سے کرینگے اور طعام اور شراب مین کمی خواہ وہ تدبیرات جو اورام حارہ کے لائق اور مناسب ہین جیسے تنطیل روغنگل سے خواہ ایسی پانی سے جسمین خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بابونہ وغیرہ جوش دیا ہوا اور ضماد جو دقیق شعیر اور آب گرم اور روغنگل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی سوف مین چربی مرغ کی لگا کر ترطیب سر کی اوس سے کرین اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب بھی اوسی سے کرنی چاہیے۔ اور کانونمین کسیقدر ایسی روغن جو تسکین حرارت کرین ٹپکانی چاہیئین اور علیل کو آب گرم مین کسی محفوظ جگہ مین بٹھائین اور مالش کرین ہاں اگر ورم گرم کو بہت دن گذر جائین اور دوائی مسہل کے پلانے سے کوئی مانع نہو مسہل کی تدبیر بھی کرنی چاہیے کہ بقراط نے اسکی اجازت دی ہے۔ حکیم فولس جو احتیاط مین مشہور ہے اوسنے کہا ہے کہ اگر صفاق مین سیاہی پیدا ہو اور وہ سیاہی فقط صفاق کے سطح مین ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اوسے چھوڑ ڈالین خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر کرین اسلیے کہ سیاہ رنگ کی دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہے۔ اوسکے واسطے فقط یہی کافی ہے کہ شہد ایک جزو اور روغن گل تین جزو دونون کو ایک کپڑے مین لگا کر صفاق پر رکھین اور اگر سیاہی صفاق بذات خود یعنی آپ ہی آپ پیدا ہوا ور اندر تک پہونچ گئی ہو خصوصًا اگر اوسکے ہمراہ اور علامات ردی بھی ہون اوسوقت سلامت مریض سے یاس کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ ایسی سیاہی فناء حرارت غریزی پر دلیل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب حرارت اصلی باقی نہین ہے۔ مین نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہین جنکے سر ٹوٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد اونکے سر کی ہڈی ٹوٹی ہوئی نکالی گئی اور پھر صحیح رہے اور ہلاک نہوئے اور اوسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یافوخ مین چپٹا لگنے سے پہونچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کے نکاس کبھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ورم وغیرہ کا انصباب نہین ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کچھ ضرر پہونچا تھا بلکہ وہ فساد سے صحیح اور سالم رہے تھے۔ جالینوس بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کی سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدید اور زیادہ تھی۔ مین نے اوس ٹوٹے ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر بقدر استخوان یافوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اوسی غرض سے جو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو چکی ہے۔ بس یہی تدبیر کافی ہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہو گیا لحی کا ٹوٹ جانا لحی جمع لحیہ کی ہے اور مراد اوس سے وہ ہڈی ہے جسپر داڑھی کے بال اوگتے ہین۔ عالم فن جالینوس کہتا ہے اگر اندر کیطرف نہین ٹوٹتی ہے اور دو ٹکڑے نہین ہوئے ہین اوسوقت اگر داہنی کی طرف استخوان لحی ٹوٹ گئی ہے بائین ہاتھ کی سبابہ اور وسطی ہونٹ مین علیل کے داخل کرکے اور اگر بائین طرف کی لحی ٹوٹ گئی ہو داہنے ہاتھ کی دونون اونگلیان داخل کرکے اور تحدب کسر باہر کیطرف اوٹھائین۔ اور دوسرے ہاتھ سے اوسکو سیدھا کر دین اور برابر کرین اور برابر ہونے کی پہچان شناخت اوسکی ہمواری کی یون ہوتی ہے کہ جو دانت اوس ہڈی پر واقع ہین وہ سب درست اور برابر ہو جاتی ہین اور اگر لحی کے دو ٹکڑے ہو جاتین اوسکو درست کرنے کے واسطے دو خادم درکار ہین ایک تو کھینچے اور ایک گرفت کیے رہے اور طبیب انہی دونون ٹکڑون کو برابر کرے کہ دونون ہڈیان درست ہو کر ملجائین اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائین اور جتنے دانت ہلتے ہین خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہین اونکو باندہ دینا لازم ہے۔ پھر اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی پڑ گیا ہو خواہ ہڈی کا کنارا اور نوک کٹی اور چبھی ہو اوسوقت چاک کرکے اور جگہ اوس نوک کے نکالنے کے بنا کر یعنی وغیرہ کو نکال لین گے اور ٹانکے وغیرہ سے پھر اوسے چاک کو درست کرکے سی دین گے اور گدی اور پٹی جو ملکون [illegible] ہین اور جو دوائین زخم اور جوڑ درست کرنے والی ہین بعد ہڈیون کے اپنی اپنی جگہ پر درست بیٹھ جانے کے استعمال کرین۔ اوسی حکیم نے کہا ہے کہ اس مقام کی بندش اسطرح سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا بیچ نقرہ پر رکھکر دونون کنارے پٹی کے دونون کانون پر لاکر لحی کے کنارہ پر لیجانا چاہیے اور لحی کے کنارہ سے لاکر پھر نقرہ تک واپس لائین اور پھر وہان سے

لی کے نیچے رخساروں پر لاتی ہوئی یا فوخ تک پہونچائیں پھر اوسی نقرہ کے نیچے لیجائیں اور ایک دوسری پٹی پیشانی اور سر کے پیچھے رکھیں تاکہ پہلے بندش کے خوب پیٹے ہیں اور کھسکنے نپائیں اور ایک سبک جبیرہ بھی اوسپر رکھنا چاہیے اور اگر دونوں طرف کی نلی کسی سبب ٹوٹ جائیں چاہیے کہ انگوٹھوں سے خوب کھینچیں اور جب دونوں برابر ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور باہم مل جائیں اور دانت بھی دیکھ لیں کہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہیں یا نہیں بیٹھے اور ٹوٹا یا ہلتے جو دوسرے دانت ہیں اونکو سونے کے تاروں سے باندھ دیں تاکہ جیسی ناک کی بندش کی ہے اور جس طرح پر درست بیٹھنا چاہیے اوسمیں لغزش نہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے اور وسط رباط کا دونا پھر رکھکر اوسکا سرا کنارہ لبی پر لائیں اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دیں اور بولنے اور کلام کرنے سے اوسے باز رکھیں اور غذا اوسکی حریرہ تجویز کریں اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل میں کسی طرح کا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالیں ہاں اگر ورم گرم عارض ہوا اوس وقت نطول اور ضماد سے غافل نہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اسکی رکھیں کہ اونسے تسکین اور تحلیل باعتدال پیدا ہو استخوان فک یعنے لحی اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہو جاتی ہے اسلیے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اوسمیں مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے اسی وجہ سے جڑ جاتی ہے کسر انف یعنے ناک کا ٹوٹ جانا ناک کے اوپر کی طرف ہڈی ہے اور نیچے کی طرف غضروف ہے اور اس غضروف میں کسر عارض نہیں ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنے کوفتہ ہو جانا اور چپٹا ہونا جیسے مقرطس کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتا ہے اور ایک جانب سے دوسری جانب کو ہٹ جاتا ہے۔ اور اوپر کی طرف کی ہڈی کبھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک میں اگر صدمہ کسر کا پہونچے اور کچھ اوسکی اصلاح نہ کیجاوے آخر کو کبھی خشم یعنے بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ترچھی ہو کر سخت ہو جاتی ہے اور اوسی کجی اور سختی پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہیں ہو سکتی ہے لہذا واجب ہے کہ روز اول اوسکے علاج اور درستی میں کوشش کریں اور روز دوم اوسے مہمل نہ چھوڑیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست بینی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جاوے خواہ اونہیں مقامات میں پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اوسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنے سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکر بہ نرمی اوسکو ناک میں داخل کریں اور مقام انتہائے خیاشیم تک اوسے پہونچائیں اور ہاتھ سے اوسکو تھامے رہیں اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست کریں تا اونکہ اپنی جگہ پر ہموار ہو کر بیٹھ جاوے بعد ازاں فتیلہ کے داخل کرنے میں بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائیں اور وہ فتیلہ ایسا ہو جو شکل ہموار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں نتھنوں میں داخل کریں گو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتیلہ کے اندر پر کی جڑ بھی رکھ دیتے ہیں تاکہ خوب سیدھا اور درست ہو اوسکے بعد ضماد کریں ضماد کا پھاہا اچھی طرح چپکا دیں اور فتیلہ کو جب تک خوب درستی نہ آجاوے باہر نہ نکالیں اور جب تک استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہو باہر نکریں۔ ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہاں اگر اوس مقام پر ایک قسم کا کوز اور کوبڑ نکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ تھوڑی سی اور اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اوسکو بٹھا دینے سے شکل کی درستی پیدا ہوتی ہے اوسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے۔ اور اگر شکست ناک کی اجزای زیرین میں عارض ہوئی ہو دوا اونگلیوں سے اوسکا درست کر دینا ممکن ہے مثلا دونوں ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونوں کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت میں ورم حار عارض ہو مرہم داخلیون کا استعمال بہت مفید ہے کہ اوس سے ورم میں تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برابری بھی محفوظ رہتی ہے اور بقوت درستی پر قائم رہتی ہے۔ اسیطرح جو دوا مرکب از زریت اور میدہ اور دقاق کندر سے بنا کر اوسپر چپکائیں خواہ بطور ضماد کے

اوسپر لگائیں اور اگر کسی طور پر ورم سکے عارض ہوئی ہو اور یاس پاس کر دیا ہو اور اسکے بعد ممکن نہیں ہے کہ ناک پھر اپنی حال پر عود کرے بدون اسکے کہ جسقدر ہڈی منقل بجوسے کے ہو گئی ہے اوسکو نکال ڈالیں اور پراگندہ کردیں اور بعد اخراج سکے ذرور کا استعمال کریں اور اگر غضروف میں زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو پھر اوسکو برابر کر دینا چاہیے اور بعد ازان پٹی وغیرہ سے باندہ کر درست کریں کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہو جاے اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندش صنوبری گردن سے اوسطرف جدہر کجی ہے باندھیں آسانی بندش کی اور عمدگی اسطور سے بھی ہوتی ہے کہ حاشیہ کا کپڑا جو صنوبری ہو خواہ تو وال جو ایک انگل چوڑی ہو لیکر اور اوسکے دونون کنارہ پر ریشم یاہی خواہ ریشم کا وسی یا گوند خواہ اور چسپندہ چیزوں سے آلودہ کرکے ناک کے اوس کنارہ پر چسپان کریں جدھر جھکی ہوی ہو اور جب لگ کر خشک ہو جاے ناک کو جبرا قہرا اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی کرین اوسکی اسی دوال خواہ تو اڑ وغیرہ کو کھینچکر ایسی طرح اسکا دوسرا سرا چپکائین کہ وہ کجی سب جاتی رہے اور گردن تک اوسکو کھینچ لائین اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی اصلی صورت کیطرف لاکر ٹھہرا دے پھر اوس ضماد وغیرہ کو لگائین **جنبر گردن کا ٹوٹ جانا** جنبر کی شکستگی کبھی بوجہ کے اوٹھانے سے ہوتی ہے اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ ضربت شدید پہونچے اوس سے ترقوہ ٹوٹ جاتی ہے باانہمہ پھر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل اور صعب ہوتا ہے اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہے۔ ترقوہ کی جبر اور درستی کی تدبیر مین قول اطبا کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ نزدیک استخوان سینہ کی کوفتہ ہوا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ راس عضد نیچے کیطرف کم اوتریگا اور ترقوہ بیچ سے آدھا ہو جاے گا علیل کو ایک کرسی پر بٹھا کر ایک شخص اوس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہے اور اوسی طرف خارج کے کھینچے اور اوپر کیطرف بھی کھینچے اور دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کے اور طبیب اپنی اونگلیوں سے درست کرتا رہے جہان جہان اونچا ہوا اوسے دبا دے اور جہان نیچا ہو گیا ہے اوسکو اوٹھا دے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی ہو بغل کے نیچے ایک گیند یا جو چیتھڑون وغیرہ کا بنا ہو رکھکر مرفق کو اوس سے دفع کرے تا اینکہ پسلیون تک اوسی کو لگا کر لائے کہ انتہی تدبیر جسقدر کھینچنا مطلوب ہے حاصل ہوگا اور اگر کنارہ ترقوہ کا اندر کیطرف زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کے کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست ہو اسلیے کہ وہ اندر زیادہ گھس گیا ہے اوسوقت بیمار کو چت لٹا کر اوسکے مونڈھے کو نیچے کیطرف ٹالین اور دبائین تا اینکہ استخوان ترقوہ اونچی ہو جاے پھر اوسکو برابر کرین اور اونگلی سے اوسکو درست کرین پھر اگر ہاتھ پھیرنے سے کوئی شے بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہوگا کہ ترقوہ کی دونون نوکین اوس جگہ چبھتی ہین واجب ہے کہ اوس مقام کو چاک کرکے نوک خواہ کریچ کو نکال ڈالین لیکن اس کام مین نرمی زیادہ ملحوظ رہے اگر وہ کریچ خواہ نوک نیچے زیادہ اوتر گئی ہو تا کہ سینہ کی جھلی پھٹ نہ جاے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق صدر کا حافظ ہو ہڈی کے نیچے رکھنا چاہیے بعد ازان ہڈی کو دبانا خواہ ڈالنا چاہیے۔ پھر اگر ورم گرم عارض نہ ہو چاک کے مقام پر ٹانکے لگانے اور اوسکا التحام اور ملا دینا درکار ہے اور اگر ورم عارض ہو گدی وغیرہ روغن مین ترکرنا چاہیے اور اگر سرا بازو کا بروقت ٹوٹنے کے ہمراہ ایسے ترقوہ کے نیچے کیطرف اوترا یا ہو لازم ہے کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لٹکائین اور بطرف عنق کے اونچا کرین اور اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کیطرف مائل ہوا ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہے اوسوقت بازو کی تعلیق نہ کرین جسکے ترقوہ مین صدمہ کسر کا پہونچے اوسے چت لیٹنا نچاہیے بلکہ بیٹھے کے لٹیا کرے ایک مہینے مین خواہ مہینہ بھر سے کم مین ترقوہ درست ہو کر استواری پاتا ہے جو پٹیان بندش کی مقرر ہین اونکے بیان مین اطبا نے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کیطرف سے جدا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ وہ سینہ سے

متصل ہے اور سینہ سے جدا نہین ہے اور اسیوجہ سے اوسکو اسطرف سے حرکت نہین ہے اگرچہ باہر سے ضربت شدید پہونچکر اور جدا ہو جاوے پھر فوراً اوسی طرف برابر ہو جاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہے وہی علاج اوسوقت مفید ہوتا ہے۔ لیکن جو کنارا اوسکا بہ طرف شانہ کے ہے اور اوس سے جدا ہو جاتا ہے وہ کنارا زیادہ نہین اوترتا ہے اسلیے کہ وہ عضلہ جیسکے دوسرے ہین اس کنارہ کو اوترنے سے منع کرتا ہے۔ ایضاً سر شانہ کا بھی اوترنے سے روکتا ہے۔ ایضاً ترقوہ حرکت شدید نہین کرتا ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسی واسطے ہوتی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اوسکو پھیلا دے اور اسیواسطے تمام حیوانات مین ترقوہ فقط انسان کے واسطے بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اوتر جاوے بوجہ شگافتہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جو انکے قبیل ہو اوسکو برابر کرکے اپنی جگہہ داخل کرتے ہین اور پٹی ہاتہ سے اور گدی بہت سی جو اوسپر باندھتے ہین وہی ہوتی ہین جو منکب کی علاج مین بھی مفید ہون کہ جسوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہہ سے ٹل جاے اور اوسے پھر بٹھانا منظور ہو اس مراد کو بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش ہمراہ منکب کی کرتے ہین۔ چونکہ وہ استخوان غضروفی اور لاغر اندام گندہ اور غلیظ ہو جاتی ہے اور جب اپنے مقام سے اوتر جاتی ہے ناتجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضد کا جدا ہو گیا ہے اور اپنے مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سر شانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جس جگہہ سے منتقل ہوا ہے اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقعر نظر آتا ہے کہ اوسمین گڈہا پڑ گیا ہے۔ کم طبیب ہوشیار کو چاہیے اونہین علامات اور دلائل پر بنا کرے جو آیندہ مذکور ہوتے ہین کتف کا ٹوٹ جانا شانہ مین جو مقام عریض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے مگر وہی باریک نوکین اور کنارے اور کونے جو کمزور اور نازک ہین مورد آفت کسر کے رہتے ہین اور جب کوئی شے انمین سے ٹوٹ جاتی ہے بذریعہ لمس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے کہ ہاتہ کے چھونے سے اوس جگہہ کوئی شے کڑکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر اکثر ان چیزون مین شکست ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اوسکے خشونت اور کھردراپن پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ لمس کے دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہہ کا درد اور چبھنا اور گڈہا کسی شے کا اگر یہان تک نوبت پہونچے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی علامت نہین ہوتی ہے کبھی یہی چیزین ٹوٹ کر اندر کیطرف مائل ہو جاتی ہین اوسکی علامت تقعر ہے کہ اوس جگہہ شکل پیالہ کی پیدا ہوتی ہے اور حقیقت سے کھٹکی آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنین اور اوسی مقام خاص کو متصل کان کے لیجاتین جب سماعت کارگر ہوتی ہے اور جو ہاتہ اوس عضو مین داخل ہے یعنے جس ہاتہ کا وہ شانہ ہے اوسمین خدر پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا ہے علاج اسکا تلطیف بدہی اور درنگ اور تامل کرنا اس بات مین کہ آگے سے اوسکو جلدی نہ ہٹاتین اور برابر کرنے مین جلدی نکرین۔ اور کبھی محاجم یعنے پچھنیان کے بھی حاجت ہوتی ہے میرے گمان مین یہ احتیاج اس نظر سے ہی تاکہ پیچھے کی طرف جذب کرکے برابر کردین اور اسکی احتیاط ضرور یہی ہو جاتی ہے کہ مادہ جمع نہونے پاوے اور جو مضرت بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہے اوسکا دفع ہو جاتا ہے۔ نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ جاتین اور اونکے ٹوٹنے سے قلق اور نخس یعنے چبھنا عارض ہو اور ایذا پہونچے بالضرور اوسکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہو بلکہ اپنی جگہہ سے بکھری ہوئی ہون اوسوقت اونکو برابر کر دینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد ایسے رباطات سے بندش کرو جو ترقوہ کی بندش مین بکار امد ہوتے ہین لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت اوسے دوسری کروٹ سونا لازم ہے جسمین وہ ٹوٹا ہوا

شانہ پر پڑے۔ **استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا** فص جسکو سر سینہ کی ہڈی کہتے ہین وہ بھی کبھی جدا ہو جاتی ہے اور فقط وہی جدا ہوتی ہے اور کوئی ہڈی اوسکی ساتھ نہین ٹوٹتی ہے۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے۔ پہلی صورت یعنے جدا ہونے کی شناخت یہ ہے کہ چھونے اور ٹوٹنے سے ایک کھڑکا پیدا ہوتا ہے اور دونون جزو اوسکے جدا جدا ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتے ہین اور درد مین بھی اشتداد ہوتا ہے اور دوسری صورت یعنے ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکی وجہ سے اعراض ردی اور ہلاک عارض ہوتے ہین جیسے ضیق النفس و سرفہ خشک اور کبھی ایسا علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ مین تعفن بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ان بیماریونکا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کیطرف جھک جاے اوسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہے کہ بوجہ کسیکے چھپ جاے اور اگر ٹوٹ کر پسلیون مین گھس جاے اور پس وہی مستعمل ہوگی جو صوف سے مستدیر اور گول بنائی ہو اور نیچے اوسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جاے کہ اوسکے بعد دونو پٹیون کو سرے آپسمین ملاوین گے اسلیے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہے **پسلیون کا ٹوٹ جانا** سات پسلیان جنکو صادقہ کہتے ہین اور اصلی وہی ہین اونمین کبھی کسر عارض ہوتا ہے دونون طرف سے اور اضلاع کاذبہ مین چونکہ ان چھوٹی پسلیونکے اطراف اور کنارہ دوسری جانب کی شراسیف کے غضروفات واقع ہین چنانچہ فن تشریح مین بیان ہو چکا ہے لہذا اون اطراف کو سوای رض کے کسر کبھی عارض نہوگا۔ پسلیونکا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور لمس مین پوشیدہ نہین رہتا ہے اسلیے کہ خشونت محسوس ہوتی ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی پڑتا ہے پھر اگر بعد ٹوٹ جانے کے اندر کیطرف پسلی جھک گئی ہو اور اوسکی شناخت عروض سو ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی لازم ہے کہ مجبر اور درست کار اوسکے درست کرنے پر جرات نکرین اور اوس پر ہاتھ نہ ڈالین اس خاص طور پر کہ اوسے باہر کیطرف کھینچین اسلیے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہین بن پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی صورت مین منحصر جان کر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ چسپیدہ دون محاجم کے استعمال سے بہت دشوار ہے اور پچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ اس جگہ اندر کی طرف یکجا ہو جاے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر فساد کا گمان ہے وہ مخفی نہین ہے پھر اوسکے ساتھ نرمی کیجاے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے کچھ خوف کی بات نہین ہے لیکن کبھی علیل کو غذای نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کھلاتے ہین تاکہ اوسکا پیٹ پھول کر نفخ اوس کسر مین مدافعت پیدا ہو اور اوسی وجہ سے کسر بطرف خارج کے پلٹ آئے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات مین ایسی ضروری ہوتی ہے کہ بدون اسکے چارہ نہین ہوتا ہے لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے۔ بعض کاملین فن جبر نے کہا ہے کہ موضع شکست کو ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم مین ڈبو یا گیا ہو اور اوسی کی گدیان پسلیون کے بیچ مین رکھین باندھین تاکہ جگہ بھر جاے تاکہ بندش درست ہو سکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھیر کر لائے جاتین کچھ نادرستی پیدا نہو چنانچہ اسکا بیان سینہ کی بندش مین ہم نے کیا ہے بعد بندش کے صبر کرین جیسے شوصہ کے مرض کے علاج مین صبر کرتے ہین اور اتنا صبر کرین جبتک کہ عضو شکستہ کرسکتا ہے اور اگر کوئی امر شدید بیمار کو درپیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی حجاب مین چبھتی ہو اور ایذا دیتی ہو اوسوقت جلد کو چاک کر کے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اوسکے نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہو سکتی ہے رکھین تاکہ صفاق بوجہ چھینے ہڈیون کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر ورم گرم عارض نہو جائز ہے کہ جہان جہان چاک کیا ہے سب کو جمع کر کے علاج کرین مرہم

اور اگر ورم گرم عارض ہو روغن مین ڈوبی ہوئی گدّی اور پٹی سے ورم کو چھپا دین اور علیل کو غذا دین اور تسکین ورم کا علاج کرین اور جس کروٹ اوسے آرام اور چین ملے اوسی کروٹ اوسکو لٹا رہنے دین کسر کی وجہ سے جو جو حوادث پیدا ہوتے ہین جو جو امور خرزات یعنے گردن کے مہرون کے کسر کے سبب پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے کہ خرزات کی انکسارات مین کبھی تفرق عارض ہوتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور کسر ان کے گوشون مین بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے نخاع کی جھلیان بگڑ جاتی ہین اور خود نخاع مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ نخاع کے صفاق ہین اور خود نخاع مین عصبہ پیدا ہوتا ہے عصب کو بھی گزند اور الم پہونچتا ہے اور تابع اس الم کے موت ہوتی ہے بخصوصاً جب صدمہ گردن کے عصبونکو پہونچے لہذا واجب ہے کہ پہلے سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جاوے اور یہ ہلاکت واقع ہونے والی ہے اوسکی خبر بیان کردی جاوے پھر اگر اوس کی تدبیر ممکن ہو ــــ اور استخوان ہو ہی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکین اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین اور آرام چارہ مین حاصل ہوتی ہو کرین اور اگر کسی قدر لتابہ کے اونچی اجزا مین سے باقی رہجاوے یعنے وہ جز جسکا نام شوکہ ہے اوسکو فوراً نکال ڈالنا چاہیے اور اسکا پتا ٹٹولنے سے اونگلیون کے نیچے بروقت تفتیش کے مل جاتا ہے اسلیے کہ چونکہ الگ ہو جاتا ہے اوسکو حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ اسکو چاک کرکے جلد کو نکال ڈالین اور اسکے بعد ٹانکے لگا کر درست کردین اور دوامی ملحم کا استعمال کرین اور اگر استخوان کاہل یعنے دو کتف کے بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک اور عصعص تک ٹوٹ جاوے چاہیے کہ انگلی ہاتھ کی سبابہ مقعد کے اندر ڈالکر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے درست کرین و اپنے ہاتھ سے تا انکہ اپنی جگہ درست بیٹھ جاوے پھر اگر تمکو معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے اوسکو بھی چاک کرکے نکال ڈالین بعد ازان بندش لائق مقعد کے ہے اور جو علاج اوسکے موافق ہے استعمال کرین عضد کا ٹوٹ جانا استخوان عضد جب ٹوٹ جاتی ہے اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہے اسیواسطے یہی تدبیر واجب ہے کہ جو کسر مین کیجاتی ہے یعنے جس تدبیر سے ٹوٹی ہوئی ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کیطرف پھیری جاتی ہے اوسی طرحکی تدبیر یہان بھی چاہیے اور ہاتھ سے ٹانکے تا سکے خوب برابر کرتے رہین تاکہ بخوبی درست بیٹھ جاوے اور بندش اسکی رباط منضد سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کرین اگرچہ انتہا اس بندش کی منکب تک پہونچے اور اسی پٹی سے اوسکو مضبوط باندہ کر بندش تمام کرین بشرطیکہ منکب کے قریب یہ کسر واقع ہو بعد ازان ایک پٹی اور تر کی ہوئی باندھین اگرچہ مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اور اسکے بعد ایک تیسری پٹی اور باندھین جو نیچے سے اوپر چڑھتی جاوے اور ہاتھ اسطرح لٹکائین کہ زاویہ اور کنج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا اور اوترا ہوا نہ رہے کہ اسمین خرابی زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ عضد کو سینہ سے باندھین اسطرحپر کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عضد کو حرکت نہ ہونے پاوے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر سرکہ اور پانی یا فقط پانی ڈالین اگر کسر مین ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور یہ پٹی خواہ گدی یا پارچہ کتان کے ہونی چاہیے چار انگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہین اور ٹوٹی ہوئی بہت روز ہو چکے ہون اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اوسوقت گدی وغیرہ صوف کی بناکر اور روغن مناسب مین تر کرکے اور باندھنی چاہیے اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا نہ چاہیے بلکہ دسوین روز تک بھی اگر بند ہی رہے بہتر ہے اور بعد اس مدت کو کھول کر پھر دوسری بندش کرنی چاہیے اور بنظر کسی ضیاع کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تیسرے دن کھول لینا

اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہو جاتا ہے اگرچہ انجبار اور درست ہونے میں کسیقدر تاخیر ہوتی ہے جبیرون کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب میں ہو چکا ہے اور جبیرہ کی بندش چالیس روز برابر چلی جائیگی اور اگر بنظر حسن اعادہ کہ جسمین اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چندان زحمت نہو اور نہ کسی معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھائیں کہ اوسکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اوسی کا تکیہ کسی پٹڑی وغیرہ پر جو کرسی میں بنی ہو کرنا چاہیے چنانچہ اوسکا بیان مقام خلع میں ہو چکا ہے اور جہاں پر بغل کا تکیہ ہو اوس پر کچھ بچھا ہو کہ نرم اور گدگدا ہو جاوے اور اوسکے بعد مرفق میں کوئی بھاری شی لٹکائیں جو مرفق کو نیچے کیطرف کھینچے جبتک مقدار مطلوب تک کھینچ کے برابر اور درست کریں اور اگر فقط عصابہ ہای قویہ کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور علیل کو چت لٹا کر جس جگہ عصابہ کی بندش ہے اوسے چند قوی اور زور آور آدمی لیے اوپر خواہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر یہی تدبیر کافی ہے اور زیادہ دقت نکرنی چاہیے اور اگر کسر وسط عضد میں ہو بندش ایسی جگہ کریں جہاں سے مفصل ورجوڑ دونوں طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر شکست کا صدمہ واقع ہوا ہو اور بیچ میں نہو اوسوقت بندش کو زیادہ قریب اوس طرف کے کرو جو دور ہے اگرچہ فقط ہڈی کو صدع اور چیٹ جانیکا صدمہ پہونچا ہے فقط صدع اور شگافتہ ہونے کا علاج کر اور بندش اوسکی مضبوط کرنی چاہیے **ساعد کا ٹوٹ جانا** کبھی دونوں گٹے ساتھ ہی ٹوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایک ہی گٹا ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرا نہیں ٹوٹتا ہے مگر نیچے کا گٹا اگر ٹوٹ جاوے بہت برا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوپر کا گٹا ٹوٹے اور صورت میں برائی نیچے کے گٹے کے ٹوٹنے میں زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوپر کے گٹے ٹوٹنے کے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گٹا ذہی ساعد ہے اور وہی سبب بوجھ اوٹھانے ہوتی ہے اسکا ٹوٹ جانا بڑا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گٹے پر گوشت نہیں ہے پس اسکے ٹوٹنے سے قبح صورت زیادہ پیدا ہوگی ایضًا اوپر کا گٹا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچے والا اسقدر قابل علاج نہیں ہے خصوصًا اگر دونوں ساتھ ہی ٹوٹیں ۔ واجب ہے کہ بروقت گٹے بٹھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو تو ہتھیلی کی جبیرہ پر تکیہ کریں اور ٹیک لگائیں اور مقدار بندش کی دریافت کرلیں کہ کہاں تک بندش کرنی چاہیے ۔ اسلیے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے انگلیوں پر تھوڑا ورم پیدا ہوا ہے خواہ تھوڑا سا درد پیدا ہوا ہو اوسوقت بندش معتدل اور باندازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم اور درد بالکل نہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور بافراط ہو اوسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہے اور جبایر کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہیں ہے اسلیے کہ جگہ دکھاوٹ کی اور کھلی ہوئی ہے لگا دے لیکن کھپاچین اتنی لانبی ہوں کہ تمام کف دست کو برابر پہونچ جائیں اور انگلیوں کی جڑوں تک گھیر لیں بلکہ اس سے کسیقدر مقدار کھپاچون کی کم ہونی چاہیے ۔ لیکن اسوقت بھی واجب ہے کہ انگلیوں کو پیوند اور جوڑ سے مس نہ کریں اور جب کھپاچین باندھ چکیں اور اونکے اوپر بندش بھی کر چکیں چاہیے کہ گردن سے بشکل مزوی لٹکائیں جسکو عوام گل جھنڈا کہتے ہیں اور اسکے لٹکانے کی شکل میں اسکا خیال رکھیں کہ اگر شکست فقط گٹے کی تحتانی طرف میں واقع ہوئی ہے اوسوقت پٹی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی طول کو برابر ہو ۔ اگر ملاقات اس علاقہ یا رومال کی جسمین ہاتھ لٹک رہا ہے فقط مقام کسر سے ہوتی ہے اور سب مقام اوس سے جدا ہے اور اسکا سہارا نہیں پاتا ہے بالضرور التوا اور پیچیدگی عارض ہوگی اور جدھر کف دست بالطبع مائل اور جھکتی ہے اوسیطرف جھکے گی ۔ بلکہ واجب ہے کہ ہتھیلی اور اکثر مقدار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہو اوسوقت لٹکانے کی

صورت اچھی یہ ہے کہ مقام شکست علاقہ سے جدا رہے اور دونون کنارون سے کہ دست کی کم ہوا در مرفق سے اسلیے کہ اگر درمیان اسکا اوس سے الگ ہوگا ہمواری اور درستی شکل پر معین ہوگا اور علاقہ کا کپڑا نرم اور تعلیق اوسکی ایسی ہو جسمین جھول نہ ہو اور نہ زیادہ کشادگی اور درازی ہونے پاسے کہ کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ قریب اٹھائیس دن کے درست ہو جاتا ہے اور شکست جوڑ جاتی ہے **رسغ کا ٹوٹ جانا** رسغ باریک ہڈی جوڑ کی ہاتھون اور پاؤن مین ہوتی ہین اور کمتر یہ ہڈیان ٹوٹتی ہین اسلیے کہ سخت ہوتی ہین اور اگر کوئی صدمہ ضربت وغیرہ کا انکو پہونچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہین اور ٹوٹ کر جدا نہین ہوتی ہین لہذا انکا علاج وہی ہے جو خلع کے ابواب مین مذکور ہو چکا **انگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا** یہ ہڈیان بھی بہت کم ٹوٹتی ہین بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہے ۔ اطبا نے کہا ہے کہ اگر یہ ہڈیان ٹوٹ جائین علیل کو ایک اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جاسے کہ اپنی ہتھیلی برابر کی کرسی پر رکھے اور جتنی ہڈیان ٹوٹ گئی ہین انکو ایک خادم خوب زور سے کھینچا اور درست اور برابر کرے اور طبیب انکو انگوٹھے سے اپنے انکو برابر کرے اور سبابہ کو بھی اور انگوٹھے کے کام مین لائے اور اگر انگوٹھا علیل کا ہتھیلی کی طرف جھک گیا ہو مناسب ہے کہ استعمال رباط کا اوپر کی طرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ ہڈیان مسترخی ہو جاتی ہین اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انمین جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منتہی ہو جاتا ہے اور مضبوطی پکڑتا ہے ۔ اور اگر کسر کبھی استخوان سلامی مین عارض ہو خواہ ایک ہی انگلی مین عارض ہو بشرطیکہ وہ انگلی ابہام ہو مناسب ہے کہ اوسپر خاص بندش جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کرین اور ہتھیلی کو اوسکے ہمراہ باندھین تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جنبش اور حرکت سے کچھ ضرر نہ پہونچے پھر اگر کسر کسی ایک انگلی مین مثل سبابہ یا خنصر کے عارض ہو چاہیے کہ اوسکو ہمراہ قریب کی انگلی کے باندھین اور بیچ کی انگلیون مین کسر واقع ہو چاہیے کہ دو جانب کی انگلیون کے ہمراہ اوسکو باندھین اور سب کو پے درپے درست کرکے بند کرین کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلیے کہ نہ زیادہ ثبات ہوگا اور نہ حرکت بھی زیادہ نہوگی اور جو بات کہ تختہ کی بندش سے پیدا ہوتی ہے وہی اس سے بھی حاصل ہوگی یعنے ٹوٹی ہوئی ہڈیان جو آپسمین بندھین گی بمنزلہ تختہ کے انکا کام دین گی **جوڑ کی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا** کولہے کی ہڈی کبھی شاذ و نادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی ایسے حالات کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کی ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول مین پھٹ جاتی ہے اور کبھی اوسکا حصہ اندرونی اندر کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سب احوال کے بعد اوسمین درد اور تخنس یعنی چبھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران مین خدر پیدا پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب انھین امور کے عارض ہوتے ہین جو عضلہ مین منکب کے ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہین ۔ جب جوڑ کی ہڈی مخصوص کر اوپر ہی ٹوٹ جاے خواہ کسی عضلہ مین کو نہ نکل آئی اوسکے درست کرنے مین بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک [illegible] بھی نقصان عارض ہوتا ہے ۔ علاج اوسکا یہ ہے کہ علیل کو اوسی شکل پر نیم قد کھڑا کرین کہ نہ بیٹھا رہے اور نہ کھڑا ہو اور دو مرد قوی یکبارگی اوسکی دونون رانین خوب کھینچین پر ایک شخص ایک ران کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونون ہاتھ سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اوس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہے نہ کرے اور پیچھے کی طرف اولٹا کر نہ پڑے اور دونون مجبر دونون کو بشدت اور بہ قوت اتنا دبائین تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائین بعد ازان اوسپر ضماد لگائین بعد ازان ایک توشک خواہ نہالی پر جو کپڑے وغیرہ کا ہو اور کسیقدر سخت بھی اوسپر لٹائین اور یہی تدبیر قریب بہ صواب ہے شانہ کی علاج مین اگر ٹوٹ جاے اگر ورک یعنی کولہے

کیجانب سے چوڑی ہڈی ٹوٹ جاے اوسکا علاج قریب ہے ہنسلی کے ٹوٹ جانے کی اور واجب ہے کہ ترطیب کا استعمال بندش پر کریں اور گدیاں اور پٹیاں بہت درست اور برابر رکھیں اور جیسا مناسب بحال اس عضو کے ہے اوسیطرح بندش کریں اور چاہیے کہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹیک و سنبھال گدی وغیرہ کی موضع وطی پر ہو۔ **ران کا ٹوٹ جانا** ران جب ٹوٹ جاتی ہے بقوت کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہے بعد اسقدر کھینچنے کی اپنے ہیئت طبعی پر آتی ہے اوسکی اصلی ہیئت یہ ہے کہ جانب وحشی میں تحدب ہو اور جانب انسی میں تقعیر ہے جیسے شکل اسکی حالت صحت میں نظر آتی ہے۔ ران کے بیچ سے ٹوٹ جانیکا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیے اور اوسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کریں اور نیچے کا کنارہ بھی بغور دیکھ لیں کہ کونسا ٹوٹا ہے اور کون نہیں ٹوٹا اور درست ہو اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب میں مذکور ہو چکے اون سب کا اچھی طرح استعمال کریں اور بندش اوپر کیطرف نیچے سے جاے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجاے خود اسطرح جو بیٹھ جاے کہ پھر جنبش نکرے۔ اطبا نے کہا ہے جسوقت ران ٹوٹتی ہے آگے کے مقامات اور ظاہر بدن کی طرف زیادہ پھر جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ ہڈی چوڑی ہے اسطرف سے ازروے خلقت کے اور ہاتھوں سے اور پٹیوں کے باندھنے سے اور مخالف طور پر کھینچنے سے جو برابر کشش پیدا کریں برابر اور درست کیجاتی ہے۔ خواہ ایک سرا انکا ٹوٹی ہوئی مقام کے نیچے اور دوسرا اوپر کیطرف لگا کر بندش کرتے ہیں اگر شکست وسط استخوان میں واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو چاہیے کہ ایک نہالچہ ایسا بنائیں کہ اوسکے بیچ میں ادنی شے مثل نمدے خواہ کمبل وغیرہ کے لپیٹیں تاکہ اوسکی رگڑ سے گوشت نہ کٹ جاے اور وسط اوسکا عانہ یعنے پیڑو پر رکھیں اور اطراف اوسکے سر کے طرف چڑھائیں اور ایک خادم کو سرا لگا دیں کہ نیچے جھکا کر تھامے رہے اور اگر کسر زانو کے قریب ہو اوسوقت ہم پٹی کو مقام کسر کے اوپر ہی لیجاتے ہیں اور اوسکے دونوں سرے کسی لیے شخص کو حوالہ کرتے ہیں جو اچھی طرح سے کھینچ اور اوپر کیطرف کھینچتا ہو اور رکبہ کو خوب زور سے پکڑے رہے اسکی گرفت کا طریقہ یہ ہے کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علیل مونہہ کے بل لیٹا ہوا ہو اور ساق اوسکی دراز پھیلی ہوئی ہو اگر ہڈی بوجہ کسر کی چبھتی اور گڑتی ہو اوسے جیسے ہم نے بیان کیا ہے درست کریں اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کے اونچی اور بلند ہو گئی ہو اوسکو نکال ڈالیں جسطرح پر ہو سکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق کے عمل میں لائیں یعنے جیسے باب عضد میں ہمنے ذکر کیا ہے ران کی ہڈی بعد ٹوٹ جانے کے پچاس دن میں مستحکم اور استوار ہوتی ہے۔ اور ہم قریب کے بیانات میں خبر دیتے ہیں کہ اس ہڈی کو پھر بٹھانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہے بعد ازاں کہ علاج ساق کا پورا ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسے وقت میں دونوں رانوں کے بیچ میں ایک گولا لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھیں جو اوس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے جس صورت سے اور شکل سے اسکو درست کرنا ہے اور جبر معروف سے جیسے ہر ایک کمان گر اور جراح جانتا ہے اسکی [illegible] کریں مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونیکا ہر وقت خیال رکھیں اور جب ان پر ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قوی ہوتا ہے اور بہت جلد تمام ران پر چڑھ جاتی ہے اسوقت واجب ہے کہ جھٹ پٹ بندش کھول کر تفتیش حال کریں اور بعد کھولنے کے ورم میں خفت پیدا ہوگی اور متفرق ہو جائیگا جو تحلیلات ورم کے دور کرنے کی واسطے مخصوص ہیں اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے قالب اور پینچ جو ہڈی کی لوحیں اسطرح کی بنائی جاتی ہیں کہ اونمیں ایک طرف تھوڑی سی تقعیر اور گڑھا ہوتا ہے تاکہ جہاں ٹوٹ

رکھکر باندھیں درست بٹھہ جائیں اور پاؤں کیجانب طولمیں لٹکا کر انہیں تختی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہیں اونکی یہ صورت ہی کہ اگر چھوٹے ہوں اور ساق پیلوری نہوں بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہوں ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا اور قدر حاجت سے بڑے ہوں مریض کو بیفائدہ تعب اور گزند پہونچیگا علاوہ ہیراں اگر چھوٹے ہونگے تب بھی مریض کو کسی قدر تعب ضرور پہونچیگا۔ قالب کے لانبے ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ جسقدر حصہ پاؤں کا صحیح اور ماؤف نہیں ہے اوسکو حرکت سے باز رکھے [illegible] اوس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو مضر ہو خصوصاً جو وقت غفلت اور نیند کا ہو اور اس بندش کی احتیاج بطرف ان آلات کے بڑی شکست میں ہوتی ہے اور پھر بھی جب تک اور جگہ اور تدبیرات سے فارغ نہولیں اور کسی طرح کی اور تدبیر کا کرنا ہو تب یہ قالب چڑھانا چاہیے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہی اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا نہیں ہے خلاصہ یہ ہے کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہے اور سوا تعب اور مشقت کے اور کیا اسمیں ملتا ہے اور مناسب یہی ہے کہ جب تک اور حیلے تدبیرین ہو سکیں اسکا استعمال نہ کریں ٹوٹی ہوئی ران کا اوٹھانا اور دراز کرنا اوسقدر چاہیے جسقدر حالت صحت میں اوٹھتی اور اونچی ہوتی ہے اور جسقدر پھیلتی اور سمٹتی ہو بوقت صحت کرا اوسیقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت میں یہی ہے کہ جہاں تک ہوسکے اوسکے پھیلانے کی تدبیر کریں۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ران اور کولا جس مقام سے ٹوٹ جاوے کچھ نہ کچھ کج اور لنگ اوس جگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہجاتا ہے اور اگر ٹوٹیں ران اور کولے کے عضل کی منقطع ہو جائیں پہلے جھول پڑیگی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار میں نقصان پیدا ہوگا فلکہ کا ٹوٹ جانا فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہے ہاں اکثر کوفتہ ہو جاتا ہے اور جو صدمہ اسے عارض ہو بذریعہ لپیس کے بچایا جاتا ہی کہ ٹوٹ لینے میں خشونت پیدا ہوتی ہے اور گٹھنے میں کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور قوت اوسکی اوس پر آگاہ ہوتی ہے اور کان لیے بھی وہ آواز سنی جاتی ہے اوس سے بھی شناخت کر سکتے ہیں کہ اگر شکل حالت سابق کے ہو صحیح ہو ورنہ ماؤف ہی علاج اوسکا یہ ہے کہ ساق کھینچیں اور سمیٹے لیں فلکہ کو اپنی جگہ داخل کر دیں اور اگر اجزا اوسکے متفرق ہو گئے ہوں پہلے اجزا کو جمع کر کے پھر اوسی اپنی جگہ داخل کر کے جمائیں اور پھر باندھیں ساق کا ٹوٹ جانا اگر ساق کی چھوٹی نلی ٹوٹ جاوے یہ آسان اور اسلم ہے بہ نسبت اسکے کہ بڑی نلی ٹوٹ جاوے اور اگر چھوٹی نلی اوپر والی ٹوٹے گی تو کجی اوسکی بطرف خارج اور قدام لیے ہوئے ہوگی اگر اوسکا پھیرنا ممکن ہوگا اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جاویگی ساق بطرف داخل اور خارج کے جھکے گی اور اگر دونوں نلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹیں گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کجی باہر پیدا ہوتی ہے کہ ساق سب طرف جھکتی ہے اور کسی جانب اوسکا میلان نہیں ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج ساق کے ٹوٹنے کا بہ قیاس معالجہ ساعد کے ہے اور مثل اوسی کے ہے۔ مگر ساق کا ترچھا اور کج ہو جانا اور گٹھنے کی شکل طبعی سے منحرف ہونا مثل انحراف عضد کے نہیں ہے بلکہ وہ بہ سہولت ہی ہے لہذا واجب ہی کہ ایک مدت تک اوسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جائے۔ اور بہت دنوں تک اوسے اپنی جگہ پر رکھیں کعب کا ٹوٹ جانے کا بیان ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ ہے اسلیے کہ اوسمیں صلابت زیادہ ہے اور اوسکے نگہبانی کرنے والی چیزیں اوسکے گرد بہت سی ہیں اکثر جو صدمہ کعب کو پہونچتا ہے یہی ہے کہ اوتر جاتا ہے اور اوسکی تدبیر باب خلع میں ذکر ہو چکی ہے پاشنہ پاؤں کا ٹوٹ جانا

پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اوسکا دشوار ہے اگر جب ٹوٹتا ہے اسطرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی اونچی جگہ گر کے اپنے پاؤن پر ٹیک لگاے اور اوسی کے بھل سنبھلے کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرف بطون عضل کے عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون اونہین عضلات مین منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے اور یہ امراض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور ارتعاش مفاصل اور تشنج از طرف پاؤن کے پیدا کرتا ہے ۔ اور اگر اسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر نہو اور باہر جلد کے اوسکا حجم نکل آئے اور اوسمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکی دلالت اسی پر ہے کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہے اور اگر ورم پاشنہ پاؤن کا ظاہر ہو جاے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اوسکا شگافتہ ہونا بھی میسر ہو جاتا ہے ۔ اور جب پاشنہ کا انجبار ہو چکے اور بخوبی اپنی جگہ بیٹھ جاے چلنا پھرنا اور سیر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور درد بھی بروقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیے اوتنا درست ہو کر بل نہ جاے اور کسیقدر کجی باقی رہے ۔ ایسا انجبار کچھ مفید نہوگا **پاؤن کی اونگلیان** اگر ٹوٹ جائین اونکے ٹوٹنے اور اوتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی اونگلیون کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار جبر اونگلیون کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہین کہ روندنی روندین تو اونگلیان اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین ۔

فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان اس فن مین پانچ مقالہ ہین پہلا مقالہ اصول اور قواعد کلیہ جو سموم مشروبہ سے معلوم ہین اور اونکا تفصیلی بیان اور ان زہرونکا معالجہ کہ جو حیوانی نہین ہین

بیان عام سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج اونہین سموم کا عام طریقہ ہے ۔ جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہو کوئی اوسکو زہر کھلا دے خواہ پلا دے اوسپر واجب ہے کہ غذائین بہت کھٹی اور تیز نمک کی خواہ حریف غذا یا بہت شیرین خواہ جنکی بو بہت تیز ہے کبھی استعمال نہ کرے اسلیے کہ اکثر زہر دینے والے اسی طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتے ہین اور جس گھر مین اونکو اشتباہ مسموم ہو جانے کا ہو بروقت زیادہ گرسنگی اور تشنگی کی ہرگز وہان نہ جائین اسلیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر پیٹ بھرا آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہو چکا ہے گو دھوکے مین آکر زہر پی لے اوسوقت زہر کو دو عرض اور دو باتین عارض ہوتی ہین اول تو جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین اونمین زہر مدفون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے ۔ دوسرے عروق وغیرہ بروقت سیر ہونے کے سب ممتلی ہوتے ہین لہذا سم کو گنجایش نفوذ کی نہین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگونمین بھری ہوئی ہے اوسمین ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے کھٹکا مسموم ہو جانے کا ہے بنظر احتیاط کے واجب ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال اون ادویہ کا جو دافع سموم ہین جیسے مثرودیطوس کہ اوسکی منفعت دفع سموم مین مجرب ہو چکی ہے خواہ معجون طین ارمنی اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک سداب کے بیس جزو برگ مذکور اور جوز دو جزو اور نمک نیم کوفتہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جزو جدوار بھی اس بارہ مین عجیب النفع ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور اون دواؤن کا بھی دفع سموم مین یہی حال ہے لیکن آج تک بخوبی دریافت نہوا کہ دو دوائین ہین یا ایک ہی ۔ ایضاً تخم شلغم کو چاک ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کے ایضاً نمک بھی ایسا ہی ہے ۔ اسیطرح جو شخص اپنے بچاؤ کا خیال زہر سے رکھتا ہے اوسے احتیاطاً ان سب باتونکی شخص غیر کے کھانے پانی مین فقط نہو بلکہ ہر وقت کہ طعام اور شراب کی اگر اوسمین غیر کی مداخلت نہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیے کہ اکثر عضانہ جو ایک حیوان بھی ہے خواہ رتیلا اور عقرب وغیرہ کھانے اور شراب مین پکنے اور بنانے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گرا اور اکثر ہوا ہے

اور کبھی بالو بعض کھانون کی بو بھی یہان تک خواہ بوی شراب کو نہایت دوست رکھتی ہین اور دوڑ کر اوسکی طرف جاتے ہین اور کبھی اوسمین گر کر مرجاتے کبھی مشکہ مٹھو مشکہ وغیرہ مین سے شراب پی جاتے ہین اور کبھی اوسمین سے قے کرتے ہین اسی واسطے موت دار مکان خواہ سایہ درخت کے نیچے کی چیزین خواہ جن مقامات پر گھاس وغیرہ زیادہ اوگتی ہے وہان کے اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے **بیان عام سموم مشروبہ کا** زہر کے دو صنف ہین ایک قسم فقط بنظر اپنی کیفیت کے اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جوہر جسمانی سے اثر کرتی ہے۔ پہلی قسم وہی ہے جو عفونت پیدا کرے جیسے ارنب بحری اور مثل اوسکے خواہ سوزش اور سخونت پیدا کرے جیسے فربیون خواہ تبرید بیش از حد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسالک روح مین سدہ پیدا کرکے آمد و شد نفس کی بند کردے جیسے مرداسنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلا بیش اور رطیل جسکو لوگ ایک قسم کا گوند بیان کرتے ہین خواہ بیش کا گوند ہے یا قرون سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسیطرح قرون سنبل اور تلخہ پلنگ یعنی چیتا کا پتا اور ازین قبیل اور چیزین ایسی ہین جو تمام اجزای جوہری سے موثر ہوتے ہین اور ایسے زہر نہایت بد اور زبون ہین الغرض بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص پر اونکی سمیت پہونچتی ہے جیسے ذراریح کہ اوسکا ضرر خاص مثانہ پر پہونچتا ہے اور بعض اقسام زہر کی تمام بدن پر اونکا اثر پہونچتا ہے جو زہر تبدیل مزاج کرکے خواہ بذریعہ تعفین یا کسی عضو خاص کو مضرت پہونچا کر مہلک ہو ممکن ہے کہ اوسکا اثر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ سبب کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جسقدر زیادہ دیر تک بدن مین ٹھہرے ردائت اوسکی بڑھتی جاویگی اور فعل اوسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت حال کی تدبیر یہی ہے کہ تحلیل اوس زہر کی خواہ جسمین دفع اوس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہے بذریعہ تعریق وغیرہ کے کرین خواہ علاج بالضد کرکے اوس زہر کے اثر کو توڑ ڈالین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج مین ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری طرح سے فزون ہوتا ہے پھر اوس جگہ جو غالب جانب ہو اوسی کا حکم بھی غالب ہوگا پس اس حیثیت سے کہ مزاج حار قلب مین ہے اور مخدر کی مقاومت کرتا ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور باین نظر کہ ستے مخدر بدن حار سے اوسکی تلطیف ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہے اسلیے کہ جوہر دوای مخدر کا بارد اور ثقیل ہے اور روح خفیف اور گرم ہے اور اسی قوت حرکت شریانات کو اور اونکا جذب جو بروقت حرکت انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دوای مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دوای مخدر کی ابدان حارہ مین شدید ہے خصوصا جب خیال کیا جاوے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کے ہے شاید یہی مضرت سموم حارہ کی بھی بہ نسبت ابدان حارہ کے ثابت ہو جاوے اسلیے کہ مزاج گرم قلب سے اثر سموم حارہ کا بقوت دفع کر دیتا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اوسکی قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن شریانین مزاج گرم مین جذب اثر بقوت کرتے ہین پس وہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات مین بیان ہوا اسیواسطے جالینوس نے کہا ہے کہ قونیون اور میرے گمان مین یہ بیش ہے خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی کو ہلاک کر دیتا ہے اور زرایر ہلاک نہین کرتی ہے اسلیے کہ زرایر کا اثر قلب تک بعد مدت اور اتنے زمانہ کے پہونچتا ہے جب خوب بدن اوس سے منفعل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی بعد سوای استحالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہین رہتا ہے اور آدمی کے بدن مین یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہو جاتا ہے کیونکہ اوس کے مسامات وسیع ہین اور حرارت اوسکی شدید ہے اور شرائین کے حرکات قوی ہین جو بقوت جذب کرتے ہین مین کہتا ہون یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی مگر مناسبات جو درمیان قواے فاعلہ اور

قوای منفعلہ کے ہین اونکا بھی لحاظ کرنا ضرور ہے اوکہان سے معلوم ہوا کہ قوتیون مذکورہ نے سمیت کا بہ نسبت اوس مزاج عریض یعنے مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے نا اینکہ جب یہ دوا اثر پر قادر ہو اور کوئی مانع اسکے تاثیر کا نہو تو محض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل نہو مثل ذراریرہ کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوای مزاج کے بلکہ یہ بھی محتمل ہے کہ قوتیون بقیاس مزاج زرزور کے سم ہی نہو اور اگرچہ زرزور کا وصول مستحیل بہ غذا ہوکر قلب انسان تک مثل قوتیون کے نہین پہونچتی ہے اور مہلک نہین ہوتی ہی پھر بقراط نے ایک عجیب یہ بیان کیا ہے کہ بعض بوڑھی عورتون نے تھوڑی تھوڑی مقدار بیش کی کھانی شروع کی اور اسیطرح بڑھاتے بڑھاتے مقدار مہلک تک نوبت پہونچائی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہوگئی کسیطرح کا ضرر نہ پہونچا اور جرات اسکے استعمال پر ہوگئی - مین کہتا ہون کہ روفس حکیم نے بیان کیا ہی کہ ایک لڑکی کم سنی کہ غذا مین اسقدر زہر کی خوگر کرائی گئی اور ایسا مزاج اوسکا زہر کا اندازہ ہوگیا اوسکے لعاب دہن کی کھانی سے حیوان ہلاک ہوجاتا تھا اور مرغی اوسکے لعاب دہن کے پاس نہین پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہ ہی کہ یہ لونڈی جس بادشاہ کے پاس شب باش ہو وہ اسکے زہر سے ہلاک ہوجاے **استدلال اقسام** سموم پر خاص قسم پر زہر کی کبھی بذریعہ اون حالات سے کیا جاتا ہے جو بدن مین پیدا ہوتے ہین مثلاً بدن مین ایک قسم کی لذع اور تقطیع اور بعض تشنج اور مروڑ پیدا ہوتا ہو اور جیسے اندرونی کوئی شے کھائی جاتی ہے جب یہ اعراض پیدا ہون دریافت کرو کہ زہر از قسم ادویہ حارہ حریفہ کے ہے مثلاً زرنیخ اور سرکہ یعنی سنکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہی - اگر التہاب شدید اور ورود عرق کا اور کثرت ابراد ہوتا پسینہ کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر مین فقط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر سبات اور خدر اور برودت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سوای سقوط قوت اور عرق مانند اور غشی کے اور کوئی اثر ظاہر نہ ہو وہ زہر ایسا ہوگا جو تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہے اور یہ بھی قسم نہایت ردی ہے کبھی رائحہ کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بو سے جیسے ناگوار بو افیون کی اوس شخص کے جسم سے جو افیون کھا پیے خواہ کسی خاص عضو کی بو سے جیسے مونہہ کی بدبو اوسوقت جب کوئی بدبو زہر لی جاوے جیسے ارنب بحری اور اوسیطرح ذرایع کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلیے کہ زہر خوردہ کی قے اکثر جوہر زہر کو بذریعہ آنکھ کے بتلاتی ہی خواہ قے کی بو سے اوسکا پتا لگ جاتا ہی - خواہ قے کے مزہ سے اگر مسموم بیان کرے کبھی شناخت کرلیتے ہین جیسے مردار سنگ بو سے قے کرنے کے آنکھ سے دکھائی پڑتا ہے اور اسیطرح - اور خون لسینہ اور ریشہ لسینہ اور اسیطرح افیون بذریعہ بو کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بحری اور ضفدع بذریعہ رنگت **علامات ردی کا بیان** جسوقت مسموم پر غشی طاری ہونی شروع ہو اور دونون حدقہ چشم اوسکے نیلے ہوجائین اور سیاہی آنکھ کی غائب ہوجاوے پھر اوسکے بچنے کی امید نہین ہے اسیطرح اگر آنکھین سرخ ہوجائین اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہوجاوے اور پسینہ ٹھنڈا نکلنے لگے علامت ردی ہے اور ایسے وقت مین بہت کم زندہ رہتا ہے **قانون علاج زہر خوردہ کا** - زہر خوردہ کے علاج مین سرگرمی چاہیے اور جہان تک ہوسکے بہت جلد خبر گیری کرین جسوقت دریافت ہوا اسیوقت مشغول بعلاج ہون اور قبل اسکے کہ زہر کی بدن مین جگہ ملنے ہو سے پہلے اوسکا تدارک بہت مناسب ہی - آب نیمگرم اور روغن کنجد اور روغن زیتون پلا کر قے کرائین اور قے کرانے مین

کریں جسقدر ممکن ہو اور بہتر یہ ہے کہ اوس دوا مذکورہ بالا میں کسیقدر شبت اور بورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت میں حضض اور شحم اور بھی داخل کرتے ہیں اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جاوے اوسکی مقدار کثیر ہو یعنے بہت سی غذا اور بہت سا پانی قے کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر بالفرض قے نہ بھی ہوگی ضرر سم کا فقط کثرت مقدار ماکول اور مشروب سے ٹوٹ جائے گا اور اوس زہر پر یہ چیزیں غالب آجائینگی اور جب قے ہو چکے اور جسقدر ممکن ہو اوس سے قے کرادیجائے اوسکے بعد بہت سا دودھ پلانا چاہیے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اور اگر دودھ پلاکر پھر دوبارہ قے کرائیں [illegible] اگر جوشاندہ تخم اوشکن ہمراہ روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قے کے یا بذریعہ اسہال کے اوسکے بعد دودھ کا استعمال اجود ہے۔ مسکہ کا استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے۔ ایضاً طبیخ تخم کتان اور اسیطرح شراب شیریں اور چربی پگھلائی ہوئی اسیطرح آب خاکستر چوب انگور بھی نہایت مفید ہے واجب ہو کہ بعد قے کے فوراً حقنہ کریں خصوصاً اگر اعضای اسفل کیطرف کچھ اذیت زہر کی اوترتی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب اوپر کیطرف خواہ نیچے کیطرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے کہ ادویہ مقئی اور مسہل کا استعمال کریں اور دودھ کے پلانے سے غفلت نکریں اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ اوسے بھی استعمال کریں کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی معین ہوتی ہے اور خصوصاً جب ابتدای امر میں اسکا استعمال کیا جاے کہ زہر کو بجنسہ نکال ڈالتی ہے نسخہ تریاق طین مختوم کا حب الغار دو مثقال طین مختوم دو مثقال ایرسا یعنے بیخ سوسن دو مثقال اور سب کو زیت میں معجون کریں مقدار شربت کی بمقدار ایک بندق کی یعنے بقدر ریٹھہ کے ایضاً حب بلسان زوفای خشک تخم نفت بری فلفل ابیض فلفل سیاہ دارفلفل وج ترکی انیسون تخم کرفس مصری فطراسالیون اسارون زیرہ کرمانی بزر البنج ہر واحد سے چار درخمیات سنبل الطیب فقاح اذخر ہر ایک سے پانچ درخمیات سلیخہ اٹھارہ درخمی حماما بیس درخمیات شہد میں معجون کریں شراب باقلای رومی کے ہمراہ استعمال کریں اگر تنہا گل مختوم کو ہمراہ شراب کے استعمال کریں جب بھی یہی نفع پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے زہر کے پلادیں زہر کو براہ قے نکال دیتا ہے منجملہ مفردات کے یہ بھی دوائیں ہیں عصارہ فراسیون عصارہ برگ سفناردین تخم گندنا جندبیدستر سنبل انجیر خشک سداب یہ بھی ایک وقت بہت محمود ہیں کہ شورہ خواہ لونا بقدر چار درہم پلائیں اور روغن مرو ایک درہم شراب شیریں کے ساتھ اور اگر بعد قے کرنے کے التہاب اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل سرد کیا ہوا پلائیں اور پھر قے کرائیں اور اچھی طرح حفاظت کریں کہ مسموم سونے نہ پائے اور نہ اوسکی سانس ڈھیلی خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے ہاتھ پاؤں میں سستی نہ آنے پائے اور اوسکے گرد شور و غل برپا رکھیں مثلاً ہتھیار کھڑکھڑائیں خواہ اور چیزیں کھٹ کھٹائیں جب صورت حال بخوبی کھلجاے اور زہر بخوبی پہچان لیا جاے پھر علاج اوسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کی بابت مذکور ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ حقیقت حال کا دو صورتوں سے ہوتا ہے پہلی صورت یہ ہے کہ دریافت ہو جائے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مقطعات حادہ کی ہے اوسکا علاج دودھ اور گھی اور فالودہ پلانا چاہیے اور روغن بادام اور روغن زرد سے بنایا گیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اوس سے بناکر استعمال کریں۔ خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم ملہبات کی ہے اوسوقت تبرید بذریعہ کافور اور روغن گل اور آب کشنیز وغیرہ کے کریں لیکن یہ سب دوائیں برف میں سرد کر کے استعمال کرنی چاہئیں اور

اعضاء رئیسہ پر ضماد طلب وغیرہ کا لگائیں اور ہر وقت اوسکو سرد کرتے رہیں منجملہ اون چیزوں کے جو ایسی زہر کو مفید ہوتی ہیں گاے کا گھی سرد کیا ہوا اور اگر احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دیں اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہے اوسوقت تریاق اور دواء حلتیت اور دواء مسک اور فادزہر کا استعمال کریں شراب خالص میں اسیطرح توم یعنی لہسن کا بھی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جوہر روح کو مضر ہے اوسکا علاج مثرودیطوس اور تریاق اور دواء المسک اور فادزہر سے کرنا چاہیے اور ماء اللحم اور شراب کا استعمال کریں اور خوشبو مریض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام جسمیں رہتا ہو وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی خوشبودار پہنائے جائیں اور چھینکیں پے در پے واقع کریں اور فم معدہ کی مالش کیجاے اور اوسکے موہنہ میں ہوا پھونکی جاے اور بال کھینچے جائیں۔ لیکن اگر قسم زہر کی بعینہ دریافت ہو جاے پھر علاج خاص اوسی کا کرنا چاہیے جیسا کہ ہم تفصیل بیان کرینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا سموم کو پلائی جاتی ہے یا اوسی سے بغرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جوہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودھ اور فادزہر وغیرہ کہ انکا استعمال انہیں اغراض سے کیا جاتا ہے۔ یا مراد اوس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جو سم بعینہ نکل آئے جیسے گل ارمنی وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ کیفیت زہر کا ہوتا ہے جیسے لہسن کا شراب میں ملا کر پلانا جب بچھو نے ڈنک مارا ہو اور وہ مشترک تمام سموم کے واسطے یہ وہی دوائیں ہیں جو مقابلہ زہر کا کرتی ہیں اور اوس زہر کو قلب تک نہیں پہونچنے دیتی ہیں جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور سب قسم کے فادزہر خصوصاً وہ کہ مجرب ہوں اور گل مختوم اور تریاق جو اوس سے بنائی جاے اور تریاق اربعہ اطبا کہتے ہیں کہ زہرہ دفلی اور برگ اوسکا زہر کے ضرر سے بچا دیتی ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ حب الغار اس علاج میں عجیب النفع ہے اور دواے بےنظیر ہے۔ انجدان اور بیخ انجدان ہموزن ایکدرہم تا دو درہم شہد میں ملا کر آب سیب کے ہمراہ استعمال کریں جو دوا اوس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ پر مفید ہے۔ بیخ بخور مریم اگر ہمراہ شراب کے پلائیں اور فتیج بھی اور تخم شلجم ایضاً غاریقون دو درہم ہمراہ شراب کے پرسیاوشان اور خبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اوسکا شوربا گوشت میں پختہ کیا ہوا ایضاً اور جیسے مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو اوقیہ ہو یا جندبیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم۔ ایضاً گوگرد کا پانی نچوڑا ہوا تخم گزر خصوصاً گزر اقلیطی اور حلتیت یا طبیخ سعد اور طبیخ ناسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے مرکب سکبینج بری ایک درہم جندبیدستر برگ ذی ہر واحد ایک جزو تخم حنظل سعد حنظل وزن جمیع اجزا کا القدر بڑے ریٹھے کے استعمال کریں اور بہت سی روایتیں ایسی ہیں کہ اونکی تاثیر دفع سموم میں بالخاصہ مشہور ہے منجملہ اونکے یہ بھی کہتے ہیں کہ نیولے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا قوی تریں ادویہ واسطے دفع زہر کے ہے مجملاً بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا اونہیں سموم میں سے حجر اردین سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیوں نے حکایت کی ہے کہ پتھروں میں ایک حجر سمی مشابہ بسد کے ہوتا ہے اور وزن ایک دانگ اوسکی قاتل ہے اور اس پتھر کو سموم حقیقیہ میں شمار کیا ہے جو بجمیع جوہر اپنے اثر کرتے ہیں جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اوس پتھر کا علاج اور بیش کا ایک ہے اور سب سے زیادہ فادزہر اوس حجر سمی کے علاج میں نافع ہے زیبق زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہیں اور کچھ ضرر اوسمیں نہیں ہے اسلیے کہ اسفل کی طرف بسہولت نکل آتا ہے ہاں جبکہ کان میں زندہ پارہ ڈالیں اوس سے الم شدید اور اختلاط عقل حادث ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہنچتی ہے اور ایک گرانی شدید اوسی جانب سر میں ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہنچتی ہے اسلیے کہ جوہر دماغ اوسکی برودت سے اذیت پاتا ہے اور دود اوسکا پانا اور پگھلانا اور لوہے پر ملنا یہ سب امور سبب ابتلاے رعشہ و فالج ہوتی ہیں اور کشتہ پارہ کا ضرر نہیں بقول الشیخ ردی ہے

اور مضر ہے کہ تقطیع پیدا کرتا ہے اور اوس سے اعراض مشابہ اون اعراض شارب مرتک کی پیدا ہوتے ہین جیسے مغص اور پیچیدگی امعا کی اور قے الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اوسکے جسد پر ورم پیدا ہوتا ہے اور پیشاب بند ہوجاتا ہے **علاج** بہت عمدہ علاج ابتدا تنقیہ کے خواہ جو تدبیر قائم مقام تنقیہ کے ہو یہ ہے کہ ایسی دوائین پلائین جیسے مر وزن تین درہم شراب مین ڈالکر خواہ ماء العسل وغیرہ کر کے الیضاً ماء العسل سے بورق ملاکر حقنہ کرلین بعدازان علاج سحج امعا کا کرین اور حقنہ بھی بارعایت تقویت قلب کی ادویہ مشترکہ سے کرنا چاہیے ۔ اگر پارہ کان مین بھر دیا ہو چاہیے کہ ایک پاؤن پر کھڑا کرین اور اسی طرف کو گردن جھکائین اور سر بھی اوسکا اسی جانب کج کرین جہان تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ہاتھ مین کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور کبھی فائدہ اخراج کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اسی جانب جھولا جھولائین جب بھی نفع مین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کیطرف چلا نہ گیا ہو اور سیسہ کی سلائی کے ڈالنے سے کہ جسپر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہے اور اوسکے اخراج مین چندان دقت نہ چاہیے اسلیے کہ پارہ جب اوتنا قریب ہو اور یا قریب نہو مگر اوس مقام کے قریب ہو جہان تک سلائی وغیرہ جا سکتی ہے اوسی حاجت بطرف گھوار کی اور ایک پاؤن پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے پھر اوسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین ہوتا ہے

مرتک اور برادہ رصاص جو شخص مرداسنگ کھا جاے اوسکا بدن سوج جاتا ہے اور زبان اوسکی بھاری ہوجاتی ہے پیشاب پاخانہ اوسکا بند ہوجاتا ہے اور کبھی براز بند نہین ہوتا بلکہ بافراط دست آتے ہین اور اوسکے معدہ مین ایک گرانی پیدا ہوتی ہے اور امعا مین گرانی پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ اکثر کنارہ معاے مستقیم کا باہر نکل آتا ہے اور نوبت سحج امعا کی پہونچتی ہے اور اوپر اعضا مین نفخ اور بھربھری پیدا ہوتی ہے اور اوسکے شکم مین ایک گولا سا سخت مثل پتھر کے اوٹھ آتا ہے رنگ اوسکا رصاصی ہوجاتا ہے اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی اور کبھی اسکے بعد اعراض ایلاس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ مثل اسرب کی ہوجاتا ہے ۔ اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے **علاج** اوسکا یہ ہے کہ بہت جلد علاج مشترکہ سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے بطیخ اور تخم کرفس اور انجم اور شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہے کہ مر لو بوزن تین درہم ہمراہ شراب کے پلائین خواہ سنبل رومی ہمراہ بنجال جنگلی کے ہمراہ سکنجبین کے مین داخل کر کے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس اور فلفل خصوصاً لینے تنہا فلفل ہمراہ شراب اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کے خواہ بوزن ایک درہم اور نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائین تاکہ خوب ملجاے اور اوسمین سے بوزن چھ قیراط پلائین خواہ سقمونیا کو ماء العسل مین ملائین غذا اوسکی جو ہمیشہ کھلانے کی لائق ہے وہی شوربے ہین جو کو بچہ کو سفید سے بکا کے چاہئین ۔ علامت اوسکی اچھی ہوجانے کی یہ ہے کہ طبیعت مین انطلاق پیدا ہوا اور قبض جاتا رہے اور بول کا ادرار ہونے لگے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اوسکا حقنہ اور جو دوائین پیشاب لانے والی ہین خواہ ادرار کرنے والی ہین اور مسہل ہون انہین کی ضرورت ہے **اسفیداج** پینے سے پیدا ہو اوسکے پینے سے زبان سپید ہوجاتی ہے اور اعضا مین استرخا پیدا ہوتا ہے اور ہچکی لگنے کی شدت آتی ہے اور ہچکی روم کہتے ہین دیتی عقل اوسکی خبط ہوجاتی ہے بدن سرد ہوجاتا ہے اور دماغ بھی سرد ہوجاتا ہے غشی اور سبر طاری ہوتی ہے کبھی اوسکے حلق مین گھٹا سا خرخرہ معلوم ہوتا ہے اور اوسکی [illegible] زبان مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آجاتی ہے اور ہمیشہ [illegible]

میں تمدد اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی انتہای خناق تک نوبت پہونچتی ہے اور تمام بدن کا رنگ سپید ہو جاتا ہے اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہے علاج مثل علاج مرتک کے ہے اور سقمونیا کو ماء العسل میں اور مدرات بول میں ملاکر پلائیں اور حقنہ بھی کریں اور کسی وقت سونے نہ دیں اور اوسکے قے کرانے میں روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن نرجس داخل ہوتا ہے اور اسکی دوا میں صمغ اجاص اور آب سرخ جو درخت ورد سے ٹپکتا ہے۔ ایضاً اوسکو تل کا چبانا اور کھانا بھی مفید ہے اور اوسکے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے جبسین یعنی سنگ آہک کے کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو سفیدہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن خناق اسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ علاج اسفیداج اور علاج فطر کا بہت جلد کریں بعد ازان لعابات لزج کا استعمال کریں تاکہ خشونت حلق کی زائل ہو جاے اور یہ لعابات نگلیں اوسکے استعمال میں لائیں اور جریرہ ہاے نرم کھلائیں اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت ہوتی ہے اور چند بار مسہل کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اگر امعا میں خراش پیدا ہو خاص معالجہ خراش امعا کا کریں اس زہر کے علاج میں ایک یہ بھی دوا مذکور ہے کہ خاکستر اطراف کرم یعنی انگور کی ٹہنی جلا کر ہمراہ حاشا کے استعمال کریں شنگرف اور سنکھیا ان دونوں سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو اعراض زیبق مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال بھی عارض ہوتا ہے اور یہ علامت خاص ہے سنکھیا کی علاج بعینہ وہی علاج ہے جو زیبق مقتول کا علاج ہے اوسکے بعد ثرید مرغن اور شحوم لینہ کا استعمال کرنا چاہیے زرنیخ کے کھانے اور پینے سے مغص شدید اور حلق میں لذع قوی پیدا ہوتا ہے اور احشا میں تقطیع اوسسے بھی عارض ہوتی ہے اور قروح بھی پیدا ہوتے ہیں علاج اسکا وہی ہے جو زرنیخ کا علاج ہے اور زرنیخ کا علاج ہم آیندہ ذکر کرتے ہیں برادہ آہن اور خبث الحدید انکے کھانے سے وجع شدید شکم میں اور خشکی مونہہ میں اور سوزش پیدا ہوتی ہے اور درد سر کی شدت ہوتی ہے علاج پہلے دودہ کو ہمراہ اوس چیز کے جو بقوت مسہل ہے پلائیں اوسکے بعد گھی اور مسکہ پلائیں تا اینکہ ان اعراض میں سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن اور روغن بنفشہ اور روغن خلاف سرکہ ملا کر اونکی سروں پر ٹپکایا کریں۔ کبھی ایسے مریض کو مقناطیس پیسکر پلاتے ہیں تاکہ اجزای متفرق لوہے کے بوجہ جذب مقناطیس کے یکجا ہو جائیں اور بعد ازان مسہلات کا استعمال کرتے ہیں اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے ہر روز پلاتے ہیں اور اوسکے بعد جریرہ کا استعمال کریں یعنی شوربای روغن دار مزلق ہمراہ روغن گاو کے استعمال کریں تاکہ اسہال پیدا ہو جبکہ معدہ سے نیچے اوتر آتا ہے اور اگر ابھی امعا تک نہین پہونچا ہے بذریعہ قے کے اوسے دفع کرائیں بشرطیکہ ابھی معدہ میں ہو ہڑتال اور چونا جو شخص انمیں سے کسی ایک کو کھا جاے اوسکے اعراض اور ہیں اور اگر دونوں کو یکجا کرکے کھا جاے اور اوسکی کیفیت یہ ہے کہ مغص اور قروح امعا اوسسے عارض ہوگا اور اگر زرنیخ مصعد یعنی ہڑتال اوڑائی ہوئی کھاے تو اوسکا ضرر قریب سنکھیا کے ہوتا ہے اور کبھی کھانسی جو زیادہ اذیت دہ ہو پیدا ہوتی ہے اور جو شخص فقط چونہ کو کھاے اوسکے مونہہ میں خشکی اور درد معدہ اور حبس بول اور روانگی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اوسکی پیشاب میں برآمد ہوگا اور کبھی برد اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا علاج پہلے جو تدبیر بحسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اوسے کرنا چاہیے اوسکے بعد آب گرم اور جلاب ملاکر روغن سے تنقیہ کریں

بعد ازاں طبیخ تخم کتان اور طبیخ ارزا اور طبیخ چرجر خواہ مجموع یہ دونوں اور عصارہ لوکیہ ہمراہ شہد کے پلائیں اور ہمیشہ دودھ اور لعابات اور لزوجات اور دسومات اور شوربا ہی مچھی یعنی جس شوربے کو چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلائیں اور اگر کھانسی پیدا ہوئی ہو تو یہ جبات اور علاج نورہ کے اوسکی تدبیر کریں الفضل کرانی اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضای اندرونی کا اور پائیں یعنی نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہے ہرتال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ میں بعض اطبا نے لکھی ہے ـ بول حمار اور تلخہ آہو بقدر دو دانق کے آب گرم میں پلائیں آب صابون کا حال قریب ہے چونہ اور ہرتال کے حال کے اور علاج بھی یکساں ہے زاج اور شب یعنی سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا استفراغ ہیجان ہوتا ہے کہ نوبت سل کی پہنچتی ہے علاج اوسکا شیرہ بادہ خیر کا پلانا اور گھی اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت بنفشہ وغیرہ کا استعمال کرنا تنہا مسہل ٹھنڈا پانی پینا آب سرد نہار منہ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا خوف مزاج اور جگر کے استسقا سے امن نہیں ہوتا ہے علاج اوسکا دواء الکرکم اور دواء اللک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص کا پینا کافی ہوتا ہے بیان مجملی سموم نباتیہ کا چوبہ زہر از قسم نباتات کے ہیں منجملہ اونکے بیش بھی ہے اور یہ زہر بدترین سموم ہے اسکے کھانے والے کے دونوں ہونٹ سوج جاتے ہیں اور زبان میں بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور آنکھیں بند ہوجاتی ہیں اور پیہم دوار اور غشی عارض ہوتی ہے اور دونوں ساقیں یا دونوں پاؤں کی بیکار ہوجاتی ہیں جب اس حال کو پہنچ تو نہایت زبون حالی پر دلیل ہوتی ہے اور کوئی شخص بعد اس حال کے بچ بھی جاتا ہے پھر دق اور سل میں ضرور گرفتار ہو کر ہلاکت پاتا ہے اور ان دونوں مرضوں میں سے ایک نہ ایک اوسے ضرور لاحق ہوتا ہے اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے مرض عارض ہوتی ہے اور بیش کا عصیر یعنی شیرہ ہیں تیر کو بجھاتے ہیں وہ تیر جسکے ماریں فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہے علاج پہلے بہت جلد اوسے قے کرانی چاہیے طبیخ تخم شلجم سے بعد ازاں عصیر انگور ہمراہ روغن گاؤ کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ کے بعد پلائیں اسیطرح طبیخ قند بلوط ہمراہ شراب کے اور اسکے بعد اصلی علاج اوسکا فادزہر اور دواء المسک اور جدوار اور بوجا یعنی جو گھاس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہے اور وہی اوسکی تریاق ہے (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبیر کا استعمال کریں کہ وہ بھی ایک حد میں مفید ہوتی ہے بہت عمدہ اسکی علاج میں یہ ہے کہ مشک کا استعمال کریں ہمراہ تراشہ فادزہر کے خواہ مقدار ایک درہم دواء المسک اور ایک قیراط مشک کی بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ بیخ کبر اسی بیش کا فادزہر ہے اور جتنی فادزہر ہیں سب بیش کے علاج میں بکار آمد ہیں اور عمدہ ہیں خصوصاً وہ فادزہر جو مثل سپید پھٹکری کے ہے اور اور سپید خطوط اور قدرے سرخی مائل خطوط مرکب کرتے ہیں ـ ایک حیوان جسکا نام فارۃ البیش ہے اور فارسی میں اوسی موش کہتے ہیں وہ بھی اسکے مزاج کی ضد ہے اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی ہڈی ازل کے جسم کی کھلائی جاوے فوراً اثر بیش کا باطل ہوجاتا ہے قول المثل اسکی ماہیت میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ سنکھیا بھی ہے یعنی بیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھاوے اوسیر علامات سرسام کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ ہوجاوے گی اور اوسکے ناک سے خون قطرہ قطرہ ٹپکے گا علاج پہلے علاج مشترک سے قے کرانا چاہیے اسطرح کہ آب جو اور روغن گل نیم گرم ملا کر اور اسکے بعد یہ بھی دوا مشترک ہے کہ ایک مثقال کافور ایک اوقیہ گلاب میں گھول کر پلائیں بعدہ

اور اسکے ضماد ایسے لگائیں جنکی تبرید شدید ہو اور کافور اور صندل او نہین پڑا ہوا ور سویق تفاح ترش کا اور سویق شعیر ہمراہ برف کو دیا اب مین ملاکر پلانا چاہیے اور عصارہ انار ترش کا بھی پلایا جاے **فوفیون** اس دوا کو مین نہین پہچانتا ہون اور بعض وجوہ سے گمان ایسا ہو کہ شاید بیش کے مشابہ ہے اور جو علامات اور امراض خاص اس دوا کے استعمال سے عارض ہوتے ہین بموجب قول اطبا یہ ہین کہ جو شخص اسکو پینے خواہ کھانے مین استعمال کرے لذع اوسکے شکم مین اور ہچکی اور غشی اور زردی سب چہرہ کی خصوصًا ہونٹھ کی اور ٹھنڈی سانس اور ہلا اور بدن کا پھولا ہونا اور سُن ہو جانا اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے بعد گرانی سر کو اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور منقطع ہو جاتی ہے اور پسینا ٹھنڈا نکلتا رہتا ہے اور تخمہ اور بدہضمی پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے مر جاتا ہے علاج مثل علاج بیش کے ہے **بیان چند ادویہ سمیہ** کا جو گرم ہین منجملہ اون ادویہ کے **فربیون** ہے اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہے اور لذع شکم اور ہچکی لاحق ہوتی اور کبھی روانی شکم کی بافراط عارض ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ پہلے قے کرائین بعد ازان تبرید احشا کرین اوسکے بعد روغن گاو اور مسکہ خوب سا پلائین بعد ازان جو علاج قرون سنبل کا مذکور ہو چکا وہی استعمال کرین اور غذا مین آب انار میخوش اور آب سیب میخوش پر اکتفا کرین اور رب الشراب کا بھی استعمال ضرور ہے **البان یتوعات** یہ سات ہین شمار مین ادویہ مفردہ کے اور خصوصًا لبن شبرم اور لبن العشر اور لبن لاعیہ اور ان زہرناک دودھ پینے سے لذع اور اسہال مفرط ایسا عارض ہوتا ہے جیسا فرفیون سے عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ انکی قوت سمی مسکہ اور روغن زرد اور مکھن سے توڑ ڈالی جاے اور جو مرض خاص بعد استعمال کے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون یا بول الدم اوسکا علاج جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے بعینہ کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے ہین کہ لبن شبرم بوزن دو درہم کے قاتل ہو جاتا ہے اور علاج اوسکا یہ ہے کہ استحمام آب برف سے اور لبن عشر درہم کے مقدار پر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اور دو دن کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہے جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے علاج اسکا بھی مثل علاج لبن شبرم کے ہے سقمونیا دو درہم اوسکا استعمال قاتل ہے اور کیفیات اور احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتے ہین جو اوپر مذکور ہوئے واجب ہے کہ اسکی سمیت دوغ پلا کے توڑ ڈالی جاے اور سویق نفاخ اور رب بہ اور رب سماق سے **ماذریون** اور **خافالیون** اسکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہے اور استعمال کے بعد قے اور اسہال مفرط عارض ہوتا ہے سیاہ رنگ ماذریون کو خامالاون کہتے ہین اوسکی سمیت زیادہ ہے اور اوسکے استعمال سے لذع شدید ہوتا ہے ــــ لیفہ اور درد تمام بدن مین اور دغدغہ اور ہچکی اوسکے بعد قے بلغمی اور زردی عارض ہوتی ہے بعد اوسکے کزاز کی نوبت پہونچتی ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے **علاج** لابد ہے کہ شیر تازہ دوہکر پلائین اور روغن زرد بھی اور متواتر پلاتے جائین اور جلاب کا بھی استعمال کیا کرین تاکہ فساد اوسکا برطرف ہو جاے اور جب ابتدا اور دشواری زیادہ ہو تریاق اور مثرودیطوس اور دواء الطین المختوم کا استعمال کرین پھر جب طبیعت ٹھر جاے اوسکے بعد سکنجبین اور کاسنی چند روز تک پلاتے رہین تاکہ سوء مزاج جاتا رہے دفلی کی مقدار کثیر آدمی اور دواب سب کو قتل کرتی ہے اور تھوڑی مقدار دفلی پینے کنیر کے کرب شدید اور انتفاخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور جنس کنیر کا گرم خشک ہے اور لذاع اور مقطع ہے جس پانی مین کنیر کا درخت پیدا ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہو ناچار اوسے کو بعد تقطیر اور میٹھی چیزین ملانے کے استعمال کرین **علاج** واجب ہے کہ طبیخ حلبہ اور تخم شبدر کو مونہہ مین ٹپکائین کہ اوسکے فائدہ عجیب ہے اور تخم شنگشت اور خود شنگشت اور اوسکا جوشاندہ سمیت کا تریاق ہے اور انجیر خشک ہمراہ شہد اور شکر اور جلاب

اور رُب انگور بھی مفید ہے اور ان سب دواؤن کے ہمراہ چکنائی کی چیزین اور لزوجات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال مین لانی چاہیئین اور اونکے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلادر بھلاوین کو کہتے ہین اوسکے استعمال سے منھ اور حلق مین تقطیع اور التہاب اور امراض مادہ عارض ہوتے ہین اور بیشتر بعض اعضا معطل ہو جاتے ہین اور بعد ازان کہ پھر درست ہون خواہ بیکار ہی ہو جاتین وسواس پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ سودے کا احراق ہو جاتا ہے بھلاوین کی مقدار قاتل دو مثقال کا وزن ہے اور کبھی بعض آدمی بنظر خاصیت کے مضر نہین ہوتا ہے خصوصا اگر ہمراہ جوز کے کھایا جاوے اور مین نے بچشم خود ایک شخص کو دیکھا ہے کہ وہ ہمراہ جوز کے اتنی مقدار بھلاوین کی ہضم کر جاتا تھا کہ بہت زیادہ ہے اور کچھ اوسکو خوف اور پروا نہ تھی علاج روغن بادام اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر تازہ اور فرسوبات از قسم شوربا کے اور ازین قبیل سب چیزین جیسے لعاب مین سکون اور مسوڑھون کے درد اور سوزش اور کھجلی مین کمی پیدا ہو اوسکے بعد گاے کا دہی برف مین سرد کر کے اور روغن بنفشہ بھی سرد کیا ہوا اور آب جو اور آبہای فواکہ یہ سب سرد کی ہوئی استعمال مین لائین اور برف بھی سرد کیا ہوا پانی اوسمین ٹھہائین اور سرسام کا جو علاج مخصوص ہے وہی اسکا بھی کرین منجملہ ان ادویہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہے حب الصنوبر اور جوز اسکا فادزہر ہے کیبیکج جسکو ہندی مین لٹومری کہتے بوجہ تیزی اور حدت کے ہلاک کر دیتی ہے علاج اوسکا بلادر کے علاج یکسان ہے اور ادہان سے اسکی مضرت بخوبی دفع ہو جاتی ہے سداب بری یعنے جنگلی تل جو شخص اسے کھائے اوسکی آنکھون مین جحوظ یعنے ساری آنکھ کا اپنی جگہہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ پہلے قے کرائین آب گرم سے اور زیت سے بعد ازان مثل کنیر کے علاج کرین خواہ اور جو سموم مثل کنیر کے ہین اونکا علاج کرین سنا فیما سداب کوہی کا گوند ہے کبھی اوسکا مزہ مثل بادزہر کے ہوتا ہے مزاج اوسکا گرم ہے جو شخص اوسکو کھاے اوسکے بول و براز دونون بند ہو جاتے ہین اور زبان سوج جاتی ہے اور قراقر اور نفخ اور حلق مین سوزش اور معدہ اور جگر مین اور سرخی مونہہ کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ اوسکی حدت کے تمام بدن مین تپش اور جھلتی ہے - اور اکثر نوبت غشی اور ضیق نفس کی پہونچتی ہے علاج یہ ہے کہ پہلے بہت جلد قے کرائی جاوے اور اوسکے بعد روغن زرد اور دودھ اور مکھن اور آب جو پلائین اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کرین اور سکنجبین اور زلال تخمین ایک دوا یہ بھی اطباء کی مثل فادزہر کے مشہور ہے واسطے سافیا کے تخم ــــ اور علک البطم اور اصل محروت اور طبیخ شعیر ہے - ایضاً جند بیدستر مع سرکہ گرم کے خواہ ہمراہ شہد کے مجھے خیال ہے کہ شاید یہ اثر اسمین بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے اوسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے دفع کرتی ہے اور قیاس بظاہر تو مقتضی اسی کا ہے کہ تجربہ سے علاج کرنا چاہیے اور تجربہ ہی اولی ہے منجملہ مناسب اسکے اعراض مثل اعراض کندش اور خربق ابیض اور اسود کے ہین اور وہی علاج بھی ہے جو خربق کا علاج ہے فرفیون سے اسہال عظیم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ قے کرائین اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کرین اسوقت دودہ اور مکھن بار بار پلاتے رہین اور اور اسہال کے روکنے مین رعایت بحال سم ضرور ہے اور کبھی اسکی سمیت کو ضرر اور اسہال دونون کو فقط تریاق کافی ہو جاتا ہے کندش اور خربق سپید اور عرطنیثا اور عصارہ قثاء الحمار اور سوسن کی ایک قسم بردی اور غاریقون سیاہ کندش یعنے نکچھنی سے متلی بے انداز پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ

خناق کبھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عرطنیثا کا ہے اور خربق سے بھی متلی اور قے پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا مادہ جمع ہو جاتا ہے کہ اوسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اوس مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہو جاتا ہے اور یہ سب اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہیں اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خربق سپید اور غاریقون سیاہ اور یہ دونوں تاثیر میں یکساں ہیں جالینوس کہتا ہے نبض اوس شخص کی جسنے خربق کھائی ہو ابتدا امر میں بعض اوقات ضعیف ہوتی ہے اور بطور میں بھی زیادتی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھٹی ہوئی ہوتی ہے یعنی وہ مادہ کثیر جو دوای مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعۃً دوا کا اثر اوس تک پہونچا ہے اور تنہا طبیعت اوسکے دفع پر قادر باستقلال نہیں ہے پھر جب وہ خود بخود عارض ہوتی ہے اوسوقت نبض میں اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکا انتظام اور سلسلہ یکسوئی کچھ باقی نہیں رہتا ہے اسلیے کہ اندرونی قوت مادہ کے نیچے دبی ہوئی ہے اور جب نبض میں انتظام اور استواری حال شروع ہوتا ہے اوسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے پھر اگر توجہ مریض کا بطرف صلاح حال کے نہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہو جاوے اور تشنج واقع ہو اور نبض میں ضعف اور اختلاف زیادہ پیدا ہوگا اور اگر اختناق گلوگیر ہو اور تفاوت غیر منتظم عارض ہوگا اور بطور بھی لاحق ہوگا اسلیے کہ حار غریزی بجھا ہوا ہوگا اور کبھی نبض میں بسبب [illegible] رطوبت کے پیدا ہوگی خربق کتوں کو بھی قتل کرتی ہے علاج واجب ہے کہ بہت جلد خربق کے نکالنے کی تدبیر بلیغ بطریق قے کریں خواہ اوسکے ضرر کو نیچے کی طرف اوتارنے کی تدبیر کریں بذریعہ حقنہ قویہ کے مثل تخم حنظل وغیرہ سے اور بعد اوسکے اختناق کا علاج ویسا کریں جو باب قطر میں کہا گیا ہے اور اگر قے بخوبی کم ہوئی ہو ابتدا میں پھر قے کرائیں اور بہت سی دوائیں پلائیں بلکہ پہلے اوسکا پیٹ آب گرم سے بھر دیں اور اوسکی دوای قے پلائیں اور بعد دوبارہ قے کرائیں اور اگر تشنج عارض ہو دودہ اور روغن زرد پلائیں اور اوسکے بدن کے جوڑ بند پر مالش قیروطی ملین کی کریں اور آبزن معتدل کی مداومت رکھیں اور جو علاج تشنج کا ہے اوسی سے علاج کریں خربق سیاہ کے کھانے سے اسہال شدید اور اختناق عارض ہوتا ہے اور دو درم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کر کے مہلک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹنا کا زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی پے در پے اور نفخ عارض ہوتا ہے اور بعد ازاں حلیل مذکور تشنج کے آثار طاری ہو کر رعشہ پیدا ہوتا ہے پھر مر جاتا ہے علاج تدبیر قوت سمیت کی ادویہ معلومہ سے کریں مثلاً افسنتین کو شراب کے ہمراہ پلائیں خواہ زیرہ اور انیسون اور جند بیدستر اور سنبل ہموزن لیکر مجموع سے قریب دو درم کے استعمال کریں ہمراہ شراب اور مقام نفخ پر چیتھڑے گرم کر کے رکھیں خواہ اور طرح کی سینک جو ورم اور نفخ کو پریشان کرتی ہے اور اوسکے بعد شیر تازہ اور ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلائیں اور روغن دار شوربہ ہر قسم کا اور شراب شیریں جسمیں پانی کی آمیزش زیادہ ہو اگر اسکے استعمال سے نوبت تشنج کی پہونچی ہو وہی تدبیر کریں جو خربق ابیض کے علاج میں مذکور ہو چکی اور جب زیادہ اسہال عارض ہو آب سرد میں بٹھائیں اور ربوب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کریں جیدالق [illegible] گرم وتر کا ہے اگر دو درم اسمیں سے کھائی جاوے خارش اور ورم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہے علاج اوسکا مثل علاج فرفیون کی ہے دوا قرمی ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اوسکی کھائی جاوے مہلک ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ قے کرائیں اور مسہلات ادویہ کا استعمال کریں اور دودہ اور چکنائی کی چیزیں موجب بیان بالا کے استعمال کریں تھلی رینڈی اور

تل کی کہتے ہیں جس کھل میں کسیقدر رطوبت باقی نہو اور خوب نچوڑ کر تیل اوسکا نکال لیا ہو اوسمین سمیت انتہائی ہوا و سم قاتل ہوجاتی ہے اور اوسکا علاج مشترک علاجات سے کیا جاتا ہے چند بید مشتر کو جب کسی طعام میں ڈالکر دم پخت کریں اوسکو کھانے سے اعراض برسام حار کی عارض ہونے میں مع ذبحہ کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن میں قتل کرتا ہے خصوصا جب قسم سیاہ اور بدبو خواہ اغبر ایسی ہے کہ سیاہی مائل ہو علاج یہ ہے کہ پہلے قے کرائیں آب شبت اور [illegible] اور سپستان سے شہد ملاکر اور شیرہ انگور اوسکے بعد حموضات مثل حماض اترج اور رب [illegible] والبضا اور ترشی جو خواکہ سے طیار کی جاتی [illegible] اور سرکہ شہد تنہا اور بادہ گاؤ کا دہی عصارہ تفاح اور شیرہ خربزہ نہایت مفید ہے غشصل بری کے استعمال سے بلکہ [illegible] کی کثرت استعمال سے بھی تفریح اسہال اور اون رگوں کا تفتح جگر کبد یعنی [illegible] اور [illegible] کہلاتی ہیں پیدا ہوتا ہے اور [illegible] پہلے تشنج اور تقطیع عارض ہوتی ہے علاج جب یہ عوارض پیدا ہوں جو ذکر کیا ہو دو دوا [illegible] گرم کرکے [illegible] ڈالے ہوں ہمراہ زردی بیضہ کے جو سرکہ میں ابالی ہو [illegible] ہمراہ [illegible] وغیرہ کے خانق الذئب اور خانق النمر ان میں سے جو کوئی کسی قدر استعمال کریں [illegible] اور [illegible] اور مری بھی یہی کہ کھٹا مزہ پیدا ہوتا ہے اور قصب الذریرہ کی بھی مزہ ہوتا ہے اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اور اوسکے [illegible] بخار [illegible] ہے انجام کار زبان [illegible] اور [illegible] میں اختلاج پیدا ہوکر اوسکے بعد غشی اور تشنج اور تیرگی رنگ کی اور اختناق پیدا ہوتا ہے اور اسکے ساتھ قراقر شکم میں اور کثرت ریاح کی بھی ہوتی ہے اور خانق النمر کو استعمال کرنے والے کو سدر اور ظلمت بصر پیدا ہوتی ہے جسوقت ارادہ اوٹھنے کا کرے اور دونوں آنکھیں [illegible] بھی بھرجاتی ہے اور سینہ میں ثقل پیدا ہوتا ہے خانق النمر زہر قاتل [illegible] ورم میں واقع ہو پیدا ہوتی ہے اور کبھی چند مقامات میں اوگتی ہے مزہ میں تلخ اور کریہ الرائحہ ہوتی ہے علاج بہت جلد قے کرانی چاہیے انہیں چیزوں سے جو معلوم ہیں اوسکے بعد حقنہ کریں اوسکے بعد مثل [illegible] چلے اور قراسیوں اور سداب اور [illegible] اور [illegible] کو ہمراہ شراب اور [illegible] بھی شراب میں ملا کر خواہ روغن بلسان بقدر ڈیڑھ درہم کے شراب میں ملا کر [illegible] بہتر یہی ہے جسمیں لوہا خواہ چاندی یا سونا بجھایا ہوا اور خبث الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہے اور انفحہ یعنی پنیرمایہ خصوصا انفحہ [illegible] اور [illegible] کا بھی عمدہ ہے اوسکے بعد روغن شوربہ آزاد درخت کا پتہ بہائم کو قتل کرتا ہے اور [illegible] درخت کی [illegible] کبھی مہلک ہوتی ہے علاج اوسکا قریب ہی علاج کے ہے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیے فنذر آرز یعنی دھان کی بہوسی جابر قول اوائل اطباء کے جو شخص دھان کی بہوسی کا استعمال کرے فورا اوسکو درد فم معدہ میں اور ورم زبان میں اور درد بھی زبان میں لاحق ہوتا ہے بعد ازاں درد بڑھتے بڑھتے [illegible] اور اوسکی معدہ تک پہونچتا ہے اور امعا میں بھی درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن میں التہاب عارض ہوتا ہے دھان کی بہوسی کو سموم کے اقسام میں [illegible] نے شمار کیا ہے علاج اوسکا [illegible] مثل علاج ذراریح کے ہے اور جس [illegible] سے اوسکا علاج کریں واجب ہے کہ اوسمین [illegible] کیا ہو [illegible] تخم اونٹگن کو کہتے ہیں اوسکے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو غشصل کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں [illegible] کبھی کھانسی بھی شدید عارض ہوتی ہے۔ علاج اوسکا غشصل کا علاج ہے لیکن اسکی کھانسی کا [illegible]

کرنا چاہیے جیسے شربت بنفشہ ہمراہ آب جو کے خواہ اور دوائین کھانسی کی ملین ہین **ترباب کی قسم زبون زرد اور سیاہ** اسکا استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتی ہین جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کا استعمال سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی ویسی ہی کرنا چاہیے جو اونکا علاج ہے اور خاص علاج تریاک کا یہ ہے کہ روغن بادام جرعہ جرعہ پلایا جاوے اور مشترک علاج وہی ہے جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جاوے **تو دیونون** کی طبیعت کو ہم نے نہین پہچانا اور علاج اسکا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور مجھکو گمان ہے کہ یہ اور یہ جادہ تو ہے اور شاید کہ جادہ نہ بھی ہو اطبا کہتی ہین کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور تحیر و ہذیان تک عارض ہوتا ہے کہ منہ مین بھی اس قسم کا تشنج پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت مشابہ ہنسی والے کے ہونٹھ کے ہو جاتی ہے اور اسی واسطے زبان یونانی مین ضرب المثل ہے کہ اس شخص کی ہنسی ایسی ہے جیسے تو دیونون کھانے والی کی ہوتی ہے **علاج** اوسکا بھی مشترک ہے اور بعض کی رای یہ ہے کہ پہلے قے کرائین اوسکے بعد اسکے شہد پلائین اور دودھ کا پینا اور تمام بدن مین تیل لگانا اور ادہان سخنہ کی مالش کرائی اور آبزن حار کا استعمال اور دلک اور ادویہ دافعہ تشنج خبیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہین **طونیون** اس دوا کو بھی مین نہین پہچانتا ہون اور اسیطرح اوسکا علاج بھی مین نہین جانتا ہون مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی اور یہ جادہ ہین سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ مادہ ہین سے ہے بعض اطبا کہتے ہین کہ اوس سے فلغمونی پیدا ہوتی ہے ہونٹھ اور زبان مین اور چھون اور وسواس اور سقوط نبض بھی عارض ہوتی ہین **لبوب زنجیر** انکے احوال قریب قریب اونہین احوال کے ہین جو عنصل اور انجرہ مین مذکور ہوئے ہین اور علاج بھی وہی ہے خصوصاً ربوب فواکہ جیسے رب انگور اور ریباس اور تفاح وغیرہ اور کبھی وہی سے متلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتی ہین اور یہ لبوب مثل جوز کے یا خوبانی کی گٹھلی اور ناریل اور بادام کی ہین **نہار منہ خالص شراب کا پینا** اکثر نہار منہ شراب خالص کے پینے سے خناق اور درد چند اقسام کے اور التہاب پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر بعد ریاضت اور تعب کے اور اوس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق ہوتی ہے۔ **علاج** یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کرین خصوصاً اگر فصد واجب ہو چکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قے کرانی بہت عمدہ علاج ہے اگر باسانی ہو سکے بعد ازان تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور ماء الرائب ترش سے اور آب فواکہ اور اقراص کافور وغیرہ سے کرین **شہد سڑا ہوا خواہ جسمین سمیت آگئی ہو** اور اگر بلاد قلیشا کیطرف سے شہد لاتے ہین اسکی بو ایسی تیز ہوتی ہے جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے لگتی ہین اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہین جیسے عنصل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین خواہ اوسکے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی ہے اور تمدد السینہ برابر ہوتا ہے۔ شہد ایک اور بھی قسم ہے بہت بری اوسکا حال اعراض اور علاج مین مثل شوکران کے ہے **علاج** سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جسکا نام اومالی ہے پلانا چاہیے اور کھلائی جائین اور قے کرائی جائین جب تک ممکن ہو **دلق** مویزک اصلی کو کہتے ہین جو اسے استعمال کرے اوسکے شکم مین قراقر اور ریح اور مروڑ بدون دست آئے گا اور بدون دوار کے پیدا ہوگا **علاج** پہلے واجب ہے کہ پانی اور شہد پلا کر قے کرائین اور حقنہ لین سے احتقان کرین اور اگر افسنتین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائین وہ بھی نافع ہے اور خاص ایسے شخص کی دوا یہ ہے کہ طبیخ جرجیر کا استعمال کرین

ایضاً سنبل اور جند بیدستر اور فلفل بھی مفید ہے اور سرکہ اور آب گرم سے تکمید کریں **مجملی بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات کی قسم میں ہیں** جو شخص افیون کھا لے تو اسکو بدن میں خدر اور برودت پیدا ہوتی ہے اور حکہ یعنے کھجلی پیدا ہوتی ہے اور بعد کھا لینے کے افیون کی بو اسی جگہ سے آتی ہے اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس میں کوتاہی و اطراف میں تیرگی اور ناخنوں میں زردی اور چہرے پر بھی زردی اور صعوبت ایسی جو انہیں محسوس ہوتی ہے اور سبات یعنے پینکی اور زبان کی تنگی آنکھوں کا اندر کی طرف فرو رفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد کزاز کہ جس سے گلو گرفتہ ہو جاوے اور پسینہ سرد نکلتا ہے ٹھنڈی سانس آتی ہے مر جاتا ہے منجملہ اسباب اسکی مقتول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا کہ پھر خون روان نہیں رہتا ہے اور روح کی تبرید کرتا ہے اور آلات نفس میں تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہے دو درہم کی ہے اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہے خصوصاً اگر شراب میں ڈالکر پلائیں اثر اسکا زیادہ ہوتا ہے ہاں اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت اوسکی سمیت کی کرسکے اوسکو قوت زیادہ اثر ہوگا اور ابدان حارہ میں بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مضادت اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے اور نفوذ بھی اوسکی بدن میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام میں بیان کر دیا ہے **علاج** وہی قوانین مشترکہ جو بارہا مذکور ہو چکے اسکے علاج میں مستعمل ہونگے تنقیہ بھی کیا جائیگا اور روغن ملا کر قے بھی کرائیں گے اور نیم گرم پانی اور نمک اور بورہ ارمنی وغیرہ سے قے کرائی جاوے اور اسکے بعد سکنجبین ملا کر اور پانی اور شہد بھی پلائیں اور قوی حقنہ سے امالہ کریں منجملہ ادویہ نافعہ کے سکنجبین اور افسنتین کا استعمال ہے ایضاً افسنتین کو شراب میں ملا کر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہے اسیطرح دارچینی خالص کر اور ہمراہ سرکہ اور سکبینج کے بھی اور اسیطرح جند بیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہے کبھی ایسے مسموم کو اوسکا تریاق مخصوص اس ترکیب سے دیتے ہیں حلتیت اور ابہل اور جند بیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد میں ملا کر معجون طیار کریں۔ مقدار شربت ایک بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہے اور اکثر اسکی سمیت سے نجات اسطرح حاصل ہوتی ہے کہ ایک مثقال حلتیت پچیس درہم شراب ریحانی میں ملا کر استعمال کریں اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع ہے خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو جاوے اور پانی کی آمیزش کی زیادہ متحمل ہو اور اوسمیں کسیقدر دارچینی بھی شریک ہو پھر بھی تریاق کبیر اور سجزینا اور مثرودیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھکر کوئی دوا نہیں ہے۔ واجب ہے کہ اس مسموم کا دماغ چھینک کے ذریعہ سے ہلایا جاوے اور نکچھکنی کا ناس خواہ اور ادویہ معطسہ کا استعمال کیا جاوے کہ علاج یہی اسباب سمیت کو دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہے اور بال مسموم کے موچنے وغیرہ سے اوکھیڑے جاویں اور کسی وقت سونے نہ پاوے اور بدن میں اسکے روغن ہای گرم کی مالش کیجاوے جیسے روغن قسط اور روغن سوسن اور سونگھانے میں جند بیدستر اور مشک کو اختیار کریں اور آبزن گرم میں بٹھاویں تاکہ تشنج سے امان حاصل ہو اور شدت خارش کی نہ ہونے پاوے اور غذا میں شوربا ہای روغن دار اور مغز استخوان اور اقسام شحوم کے اختیار کریں جوز ماثل کو ہندی میں دھتورہ کہتے ہیں اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونوں آنکھوں میں اور غشاوہ یعنے آنکھوں میں پردہ سا پڑجاتا ہے اور سکر یعنے مستی اور سبات یعنے پینکی پیدا ہوتی ہے اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہے کہ ایک ہی دن میں کبھی قتل کرتا ہے خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اوسمیں سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس جاری ہوتی ہے اور ایک مثقال سے کم مثلاً نصف درہم یا اوس سے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہے اور سدر یعنے [illegible] اور

ناتوان آدمیون کے اقویا کو ہلاک نہین کرتا ہے علاج اعظم علاج یہی ہے کہ بذریعہ نطرون اور پانی کے قے کرائین تریاق دھتورہ کا روغن زرد دیوے اور شراب بمقدار کثیر ہمراہ فلفل اور عاقرقرحا اور حب الغار اور دارچینی اور جندبیدستر کے بھی اسکی سمیت سے نجات دیتی ہے اور اطراف کو آب گرم مین رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر گرم کرنا اور بدن مین روغن [illegible] اور قسط سے [illegible] اور [illegible] خوب دوڑایا جاوے اور پوری ریاضت کرائی جاوے اور بعد دوڑانے اور ریاضت کی غذا [illegible] چرب اور شراب شیرین کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرے یبروج بیخ لفاح کو کہتے ہین اور یبروح بھی وہی ہے اوسکے اعراض اور دھتورہ کے یکسان ہین اور ایک حالت مثل لیثرغس کے اور کھجلی کا آزار اور سرخی یعنی گرمی پیدا ہوتی ہے اسکے چھلکے اوسکی زیادہ سمیت رکھتے ہین اور دانہ اوسکے بھی قریب چھلکون کے سمیت مین ہین اور جرم اوسکا بھی کبھی یہی اثر پیدا کرتا ہے علاج اوسکا دھتورہ اور افیون کے علاج کے قریب ہے اور واجب ہے کہ [illegible] ایضاً فلفل جندبیدستر سداب خردل کو استعمال کرین اور سرکہ بھی ایسے لوگون کو نافع ہے اور جمیع محرورین کو [illegible] استعمال مخدرات کو نافع ہے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی ضرور ہے اونہین دواؤن سے جو دھتورہ کے باب مین لکھی گئی ہین اور زفت اور دھوان بھی سونگھتی یا ناک مین پہونچائین اور اوسکے سر پر سرکہ شراب اور روغن گل لگائین اور اتنی مہلت نہ پائین کہ سو جائین بلکہ اگر نیند آئے خواہ اوسکو پیدا ہو بال کو [illegible] اور [illegible] اور چھینک لانے کی تدبیر اور انگلیون کی جڑون کو چٹکنے کے ذریعہ سے بیداری اور ہوشیاری کرتے رہین [illegible] بنج بھی [illegible] قسم مخدرات کے ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتی ہے اور بنگ پیدا کرتی ہے پہلے پہل اس سے متلی اور ہچکی اور [illegible] مروڑا پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ایلاؤس کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی قے الدم بھی عارض ہوتی ہے اور اسہال خونی بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار مین غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور سبات عارض ہو کر موت واقع ہوتی ہے درمیان چوتھی اور ساتوین دن کے لیکن موت سے پہلے دونون ہاتھون مین خدر یعنی سن پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا مشترک ہے بنج اور مخدرات کا ایسا اسکا بھی علاج ہے بنج یعنی بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اوسکے اعضا مین سرخی اور زبان مین ورم اور موہہ سے کف نکلتا ہے آنکھین دونون سرخ ہو جاتی ہین اور دوار اور پردہ آنکھ مین پڑ جاتا ہے اور تنگی نفس پیدا ہوتا ہے کان بہرے ہو جاتے ہین بدن مین کھجلی اور [illegible] ہین اور سکتہ اور اختلال عقل عارض ہوتا ہے کبھی عجیب عجیب قسم کی آواز بھی لگاتے ہین اور گاتے ہین کبھی گدھے کی بولی بولتے ہین کبھی گھوڑے کی طرح ہنہناتے ہین کبھی کوتے اور شتر مرغ کی آواز لگاتے ہین اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زاغ اور ناقہ کی سی آواز لگاتے ہین علاج بہت جلد پانی اور شہد اور شیرہ گاوہ اور شیر بز اور شیر گوسپند بھی ہمراہ شہد کے پلائین خواہ بدون شہد کے اور روغن زرد اور [illegible] شراب مین جوش دی کر ہمراہ زیت کے پلائین اور لوز صنوبر کا استعمال کرین ۔ ایضاً طبیخ انجیر اور طبیخ شراب شیرین بمقدار کثیر ۔ ایضاً بصل مشوی یعنی پیاز بھنی اور تخم ترب اور خردل اور حرف اور تخم [illegible] اور بودینہ اور [illegible] ہو اوسکا بھی استعمال کرین جس سے تقطیع کا فائدہ ہو اور پیاز اور لہسن اور مولی اور اوسکے بیج کا بھی استعمال مفید ہے ۔ پھر بھی مثرودیطوس اور تریاق کبیر اور سنجرنیا وغیرہ اور تریاق افیون یعنی جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج مین مذکور ہو چکا ہے اور ادویہ [illegible]

مذکورہ بالا نہیں ہیں اور قے کرانا علاج خاص سکا ہے شوکران سکے استعمال سے خناق اور برد اطراف اور [illegible] شدید اور حبس سے سانس گھٹتی ہے اور غشاوہ بصر ایسا کہ حلق دکھائی نہیں دیتا ہو اور تخیل بھی باطل ہوتی ہے اور برد اطراف پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد تشنج اور خناق پیدا ہو کر قتل کرتا ہے علاج پہلے حقنہ کا استعمال کریں اور قے کرائیں اسہال پیدا کریں اونہیں قواعد پر جیسا بیان ہوتا چلا آتا ہے شروع معالجہ حقنہ سے کریں اوسکے بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پلائیں کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے اور اسکو بیپاوہ گاو اور فستقین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب کے بھی اور [illegible] اور شراب اور پودینہ اور [illegible] ورق غار اور حب الغار اور ربعا عنب بھی مفید ہے اور تریاق افیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہے بھی بہت مفید ہے اور تخم [illegible] اور بادنجان قردمانا یہ سب چیزیں ہمراہ شراب کے اور [illegible] پوست اور روغن بلسان ہمراہ دودھ کے نافع ہے اور واجب ہے کہ اوسکے بطن اور معدہ پر ضماد [illegible] مرہم اور [illegible] کالیپ کریں مکوی مخدر اور زردی ایک قسم خاص کی مکو ہے اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور ہچکی اور غشی اور قے جسمیں بہت سا خون برآمد ہوا اور نفث الدم اور اسہال بھی اور مخاطی عارض ہوتا ہے اور سونگھنے کا مزہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے دودھ کا مزہ علاج اونکا وہی علاج عام ہے اور شیر تازہ خر بھی پلانا چاہیے ہمراہ شہد کے اور شیر گوسپند ایضاً حلتیت ہمراہ انیسون کے اور سداب یعنی سپیان جمیع اقسام کی نافع ہیں اور سینہ مرغ پختہ کر کے کھلانا اور بادام کا استعمال بھی نافع ہے کشنیز تازہ جب کوئی شخص کشنیز تر زیادہ کھا جاوے اور قریب نصف رطل کے کھا جاوے خواہ آب کشنیز تازہ پی جاوے اور قریب چار اوقیہ کے نوبت پہنچے اوسکے پینے سے سبات اور دوار اور اختلاط عقل اور غلبہ تحیر اور سبات اور ایسی حالت مثل حالت سکر کے اور بدزبانی اور فحش بکنا مثل مست کے پیدا ہوتی ہے اور دھنیا کی بو بھی اوسکے منھ سے آتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے قے کرائیں خصوصاً روغن سوسن اور زیت سے خصوصاً روغن شبت کہ اوسمیں کسی قدر بورق ملا ہو اور زردی بیضہ نیمبرشت ہمراہ نمک اور فلفل کے اور شوربا مرغ فربہ جسمیں نمک زیادہ پڑا ہو اور مرچ سیاہ بھی پڑی ہو اور فستقین اور دار چینی اور فلفل شراب میں ملا کر بھی اونکو مفید ہے اور آب شہد اور سکنجبین اس سے بڑھ کر کوئی علاج نہیں ہے بزر قطونا اسپغول کو کہتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں چھوٹی اور بڑی بہت سا اسپغول کھانے سے بھی سقوط قوت اور سقوط نبض اور برودت سارے بدن میں عارض ہوتی ہے اور غم اور ضیق النفس اور تمدد اور قلق اور خدر مع ضعف کے اور غشی اوسکے بعد پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا مثل علاج کشنیز خوردہ کے ہے **قطر اور کماۃ جو زہردار ہو** قطر بھی کماۃ کی ایک قسم ہے اور کماۃ کو ہندی کھمبی کہتی ہیں یہ دونوں چیزیں بھی سمی ہیں قطر کی مضرت بنظر قسم اور جنس کے اس طرح ہے کہ بعض اقسام اوسکے قتال اور مہلک ہیں اور بعض اقسام قتال نہیں اور بنظر کثرت مقدار کی بھی مضرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی وہی ہے جو کسی ایسے مقام مشہور میں پیدا نہ ہو جہاں کی آب و ہوا اور خواص کی خوبی معلوم ہو بلکہ جیسے وہ پیدا ہو کسی بری اور خراب جگہ میں پیدا ہو جیسے ہوام اور گزندہ حشرات کے سوراخوں کے قریب یا اون اشجار کے پاس جنکی کیفیات ردی غالب ہوں سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ [illegible] رنگ ہو یہ سب ردی ہیں اسکے استعمال سے ذبحہ اور ضیق النفس و درد شکم اور معدہ اور فواق اور غشی اور زردی رنگ کی

خواہ زرد آب شکم اور صفرا سبز ہو اور قشعریرہ اور غشی اور عرق بارد پیدا ہوتا ہے اور اسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ قے کرائی جاوے خصوصاً عصارہ ترب ہمراہ بورق کے اور اسکے بعد خاکستر شاخ انگور ساتھ سکنجبین کے استعمال کریں اور کمثری یعنے امرود اس زہر کا تریاق ہے خصوصاً برگ کمثری بری کا یعنے جنگلی امرود کی پتی اور مری بھی اسکی تریاق ہے ایضاً واجب ہے کہ بعد تنقیہ کے مری نبطی تھوڑی پلائی جاوے اور بورق اور بقل بھی اسکا تریاق ہے اور پنجال کبوتر بھی اگر سکنجبین ملاکر پلائی جاوے اور بورق ملاکر اور نمک ہندی اور عصیر فودنج ہمراہ سکنجبین اور بورق کے اور معجونات گرم جیسے معجون فلافلی اور معجون کرونی تریاق کبیر جو قوی ہو اور زراوند اور بیخ جاوشیر اور دردی شراب اور خردل اور حرف ایضاً [illegible] اور صعتر جبلی اور دونوں کا طبیخ اور طبیخ انجیر بھی مفید ہے واجب ہے کہ گزیدہ زہر ارمنیہ کو اسی طبیخ سے ہمیشہ آبزن کرائیں سموم اصم ارمنیہ ایک شہر ہے اقلیم روم میں وہاں کے تیر زہر میں بجھے ہوئے ہوتے ہیں اور انکے تیروں کے زخمی کا بھی علاج مناسب ہے کہ اسی جگہ لکھا جاوے حکیم نے کہا ہے کہ فوراً شوربا پلانا چاہیے بس یہی اوسکا علاج ہے بعض اطبا نے لکھا ہے کہ جنگلی [illegible] پوست اور اوجھ سے پاک اور صاف کر کے نمک سود کریں اور بریان کر کے ہمراہ دو مثقال شراب کے استعمال کریں مجھ کو ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہے کہ آدمی کا براز بھی اس زہر کا تریاق ہے مقالہ دوسرا سموم حیوانی کے بیان میں حیوانات زہر دار کی چند قسمیں ہیں کسی کا گوشت زہر دار ہے اور تمام بدن اوسکا ہی کیوں نہو اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سمی ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص سمی ہوتی ہے پھر ان قسموں کی دو دو قسمیں ہیں کوئی تو بالذات اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے [illegible] کا گوشت اور کسی کی سمیت بعد تغیر حادث ہونے کے ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شیراز کہ سموم میں کیا ہے اور جب خراب ہوا یا ڈھانپ کیا ہوا اوسمیں سڑاند آجاوے اور دودھ جو معدہ میں بستہ ہو جاوے پنیر کی طرح جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہیں اور یہ اثر اونکا جوہری ہے اور عارضی نہیں ہے اونکی مثال جیسے چھپکلی اور ذراریح اور [illegible] اور ارنب بحری اور خمدلن ایک جانور ہے گرگٹ کی رنگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشابہ سام ابرص کے اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شیراز مسموم

ذراریح کا بیان تیز اور قتال ہوتی ہیں انکے استعمال سے شخص کو اوجاع میں وہ سب ہوتا ہے کہ درد فم معدہ سے شروع ہوکر پھیلا ہوا ہوتا ہے اور ورک اور گردہ اور پشت اور سینہ کے قریب بھی درد ہوتا ہے اور مثانہ میں تقرح ایسا ہوتا ہے کہ درد اور التہاب اور قضیب میں ورم پیدا کرتا ہے اور پیڑو اور اوسکے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہیں اور اس ورم میں التہاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا قطرہ معلوم ہوتا ہے اوسوقت اوٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب پیشاب کرنیکا ارادہ کرتا ہے یا تو قادر ادرار بول پر نہیں ہوتا اور یا تو خون کا پیشاب کرتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی طرف سے گرتے ہیں اور گرتے وقت پارہ پارہ گوشت خواہ خونکی پیشاب کرتے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہے کبھی باوجود اسکے اسہال سحجی اور غشی اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے اور ٹکڑے ہونیکے بعد گر پڑتا ہے اور غشی پیدا ہونیکے بعد مرجاتا ہے اکثر انواع اس جانور کی زہر کی مثانہ میں ہوتی ہے اور معدہ میں ایسے شخص کے قطران اور زفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسے حیوانات کی اوسی زمانہ میں

ہوتی ہے جب طلوع شعری عبور کا قریب ہوتا ہے تو یہ بھادون کا مہینہ شروع ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکے بعد اور خریف مین بھی سمیت زیادہ ہوتی ہے علاج پہلے سے قے کرانی چاہیے اور حقنہ کا استعمال بدستور مذکور سابق اور ادویہ بھی اور نیز حقنہ کی ادویہ مین نطرون کا داخل کرنا ضرور ہے اور جو شاندہ انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہے اور قے کرانے مین خیال تدارک ضرر کرنا چاہیے - اگر مناسب ہو تو بغرض حفاظت مثانہ کی فصد بھی کھول دینی چاہیے بعد ازان سکر سمہ کر دودھ پلا کر لعاب اسبغول اور آب خرفہ اور مکھن بمقدار کثیر کھلاتین اور استعمال حقنہ کا ایسے وقت آب جو اور خطمی اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب تخم کتان سے کرائین خواہ آب جو اور چاول کی پیچ اور بیہی دانہ حلبہ اور بنفشہ اور خشخاش وغیرہ ادویہ کا استعمال کرین اور شوربا چربی ناک روغن بادام اور چربی مرغابی اور زردی بیضہ نیمبرشت اور روغن زرد اور شہد اور جلاب اور روغن بادام اور مغز فندق مفید ہے - امراض البول اور جب صدر کو اور صفرا کو تنقیح ہمراہ چربی مرغابی کے اور شراب جو جوب کہ جوش دیا ہوا ہو بیج تخم خربوزہ تخم خیار بھی مفید ہے اور طبیخ انجیر ہمراہ شربت بنفشہ کے بعض اطبا کہتے ہین کہ دہن سفرجل اسکا تریاق ہے اور روغن سوسن بھی اور اسیطرح لیکن شاہم اور شراب اور اوسکا ڈالنا اسہال پیدا کرنا بھی ایسے آدمیون کو نافع ہوتا ہے اور تازہ روغن گل کا ٹپکانا واجب ہے کہ پچکاری کے ذریعہ سے جائز نہین ہے بلکہ کسی شے باریک اور نرم کے ذریعہ سے ٹپکانا چاہیے - اور آبزن کا نیم گرم استعمال کرین ارنب بحری جو شخص اسکا استعمال کرے اوسے ضیق النفس اور دشواری سانس آتی ہے اور سرخی چشم اور سوکھی کھانسی اور نفث دم عسر البول اور بول الدم خواہ بول برنگ بنفشہ اور درد معدہ اور اوسکے بافراط زنگار باغون کی سی اور یرقان اور کرب اور ورد الیا جس سے ہچکی زیادہ ہو اور اٹھا جاوے یہ سب امراض پیدا ہوتے ہین اور جب استفراغ اور درد مین کمی ہو کہ اٹھنا موقوف ہو جاوے اوسی وقت اوسکی صحت اور نجات کا ہے اور سڑی ہوئی مچھلی کا مزا اپنے منہ مین پاتا ہے اور ڈکار مین بھی ایسی ہی بو آتی ہے اور کبھی پسینے ہوتی اگر جو شخص مرنے سے بچ جاتا ہے مرض سل مین مبتلا ہوتا ہے علاج شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہے اور شیر مادہ خر بھی اسیطرح اور شیر زنان جو پستان سے پلایا جاوے اور شاہم تر و تازہ خبازی اور خطمی کے اوپر کا پوست اوتار کر اور شوربا سرطان نہر کا خاص کر کہ اوسکے کہانے پر قدرت اسکو ہوتی ہے اور بالائی لعابات وغیرہ کو نہین کہا سکتا ہے اور قنفذ بریان جو تازہ ہو خواہ اوسکا خون اور خردون بحری اسے ناگوار معلوم نہین دیتی ہے اور جسمین کسیقدر کہاتا ہے - ادویہ قویہ سے تریاق نہری جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت دنون کا رکھا ہوا اور تیج بوزن آدھ - البتہ تھوڑا سا ہمراہ شراب کی یا قطرات کی مقدار مذکور پلائی جاوے خواہ بطور طلا کے استعمال کیجاوے اور تھوڑی سی خربق شراب مین ملا کر جب دوسرا دن ہیجان اعراض کا ہو اور کسیقدر سکون ہیجان مین پیدا ہو اوسوقت خربق سیاہ اور سقمونیا اور غاریقون اور رب السوس اور کتیرا اسکے سب ہموزن لیکر گولی بناتین - مقدار شربت ایکدرہم خواہ اوس سے کسیقدر زیادہ ہمراہ جلاب کے استعمال کرین علامت صحت کی یہ ہے کہ مچھلی کے دیکھنے سے اوجہل نہ پڑے بلکہ اوسمین سے کسیقدر کھاتی اور اگر مرض سل مین مبتلا ہو اوسکا علاج خاص کرنا چاہیے **چھپکلی اور گرگٹ کا بیان** چھپکلی کا گوشت زہر قاتل ہے کبھی شراب مین چھپکلی گر کر مر جاتی ہے اور باسی باسن ہو جاتی ہے وہ شراب بھی زہر ہو جاتی ہے اور جو اوس شراب کو پیتا ہے اوسکو وجع الفواد بہت شدت کیساتھ عارض ہوتا ہے گرگٹ بھی اسیطرح قاتل اور زہر ہے اور اوسکا پیشاب بھی سمیت رکھتا ہے حتی کہ بعض لوگون کا یہ گمان ہے کہ ایک گھنٹہ مین قتل کرتا ہے اور ہم قریب ہے کہ اوسکا ذکر بیان کرینگے بعض لوگون نے کہا ہے

کہ یہ جانور جسوقت پکایا جاوے اور اوسکا طبیخ آب حمام مین چھڑکین تو شخص اوس پانی مین غسل کرے بدن اوسکا سبز ہو جاویگا اور مدت تک سبزی باقی رہیگی بعد ازان رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا مگر اس قول کی تحقیق مجھکو نہین ہے علاج وہی علاج مشترک ہے اور جسطرح ذراریح کا علاج اوپر مذکور ہوا اوسیطرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیے حردون ایک قسم اس جانور کی سالامندرا بھی ہے اور اوسمین ایک لشابہ بنظر طبیعت کے ہے اور جو اوسکے مشابہ ہے وہ قتال ہے جو شخص اوسکا گوشت کھاوے اوسکی زبان مین ورم اور کھجلی اور سرخی اور سوزش اور غشاوہ چشم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ کنجد اور خرنوب نبطی اور شکر ہمراہ روغن گاو کے استعمال کرین واجب ہے کہ شیر تازہ پلاوین اور روغن سے تمریخ کرین اور استحمام کراوین سالامندرا کے کھانیکا ضرر بیان کیا ہوا ہے چونکہ یہ جانور از قسم جانوران گزندہ کی ہے اسکا ذکر ہم اوسی مقام مین کرینگے جہان کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے بھی اوجاع شدیدہ معدہ مین اور ورم مثل استسقا کے شکم مین اور کزاز اور احتباس بول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا ہے کہ اوسکا نام اطیوس آتدی وغیرہ ہے کہ اسکے استعمال سے ورم زبان اور زوال عقل اور استفراغ بیکار ہونا اور سیاہ ہونا مواضع بدن کا اور بکھر جانا چند اجزای بدن کا لاحق ہوتا ہے اور اکثر اعضا متڑ کر گر پڑتے ہین اگر علاج کسی شخص کا کرین اور اچھا بھی ہو جاوے تب بھی اعضا کا سقوط باقی رہے گا علاج مشترک ہے اور نیز علاج افیون سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیرہ جیسے مثرودیطوس وغیرہ اور اطیوس آتدی وغیرہ کا علاج پہلے ذکر کیا ہے کہ اوسکا علاج مثل علاج ذراریح کے ہے اور خاص اوسکا علاج یہ ہے کہ پنیر مایہ اور علک البطم ایک انمین سے خواہ دونون کو ہمراہ میبہ کے استعمال کرین اور آب طبیخ کمافیطوس جیسے کہ گزر چکی ہین اور اوسمین حب صنوبر چلغوزہ اور ورق سبزہ اور تخم انگدان جوش دیکر زیت کے ساتھ پلاوین اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور پنیر مایہ گوزن کے ساتھ پختہ کیا ہوا بھی نافع ہے ۔

گڑھون کے سبز مینڈک اور دریائی سرخ مینڈک جو شخص انکا استعمال کرے اوسکا رنگ تیرہ مائل بزردی ہو جاتا ہے اور بدن پر ورم بطور ترہل کے پیدا ہوتا ہے یعنے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہو کر متشنج ہو گیا ہے اور حلق مین اور معدہ مین سوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری آمد رفت کرتی ہے آنکھ مین ظلمت اور تاریکی سر مین چکر اور درد اور سونے مین بدخوابی پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشنج مین گرفتار ہوتے ہین اور کبھی استرخاء اعضا مین اور کبھی بد ایسا ہوتا ہے اور کبھی اسہال دوسنطاریا اور متلی اور قے اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلا ارادہ نکلتی ہین اور اگر کوئی شخص ہلاک ہونے سے بچ بھی جاتا ہے دانت اوسکے خراب ہو جاتے ہین علاج زیت اور گرم پانی سے قے کراوین یا شراب کثیر المقدار سے قے کراوین اور ریاضت کراوین اور حمام مین لیجاکر عرق اور پسینہ نکالین اور آبزن گرم کرین اور ادہان گرم کے تمریخ اور مالش کرین اور دوای کرکم بھی نافع ہوتی ہے اور دوا المسک بھی نافع ہوتی ہے اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہے انہین بھی نافع ہے اور شراب کثیر المقدار ہمراہ تین درم بیخ نے خواہ بانس کی جڑ کے بھی اور اسیطرح سعد اور قصب الذریرہ شراب مین حل کر کے بھی مفید ہے زرد مینڈک کو کھانے سے اشتہای طعام جاتی رہتی ہے اور ڈکار کھٹی پیدا ہوتی ہے اور فساد لون اور متلی اور قے اور وجع الفواد ورم شکم اور دونون ساقونکا پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا کرین قسم دوسری جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے اور منجملہ ہر اور جسم کے اوسمین سمیت نہین ہوتی ہے پہلی مچھلی ہے خصوصاً اگر مچھلی کسی ایسی جگہ رکھی جاوے جہان تری اور نمی ہو کہ اوسمین وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہین جو فطر مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی

ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہیں ہوتا **علاج** اوسکا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا جو کچھ ہے وہی کرنا چاہیے **دوسری کباب بھنا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا** واجب ہے جب گوشت پکایا جاوے اوسے ہنڈی کا اور ڈھانپ کر نہ رکھیں بلکہ اتنی دیر تک کھلا رہنے دیں کہ اوسکے بخارات نکل جائیں اور ہوا پہونچتی رہے اسلیے کہ اگر بند کرکے رکھیں گے زہر ہو جاویگا اور علامات ہیضہ کے عارض ہونگے کرب اور دوامی تشنگی وغیرہ اور کبھی اسکا کھانے والا دو دن خواہ ایک دن فاقد العقل ہو جاتا ہے اور کبھی اوسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازاں ہلاک ہو جاتا ہے **علاج** قے کرائیں اور عسل اور شوربا اور شراب ریحانی پلائیں ہمراہ عصارہ سفرجل کے اور عصارہ سیب کے اور گل مختوم بھی مفید ہے اور بعد قے کے اوسکا استعمال عمدہ ہے اور مفید جو اوسکے کھانے سے عارض ہو اوسکا علاج خاص ہیضہ کی علاج سے کرنا چاہیے **جنس دوسری سموم حیوانیہ کی جنکے بعض اعضا میں سمیت ہے تمام جسم سمی نہیں ہے** ازانجملہ مرارات اور تلخہ ہای حیوانات ہیں اور کنارہ نیزوک بارہ سنگھے کی دم کی **مرارہ افعی** یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق موثر اوسکا استعمال ہو اور جس طرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اوسیطرح استعمال کیا جاوے متواتر غشی پیدا ہوگی اور وہ بہت کم نفع کریگی **علاج** اگر سود مند ہونے کی امید ہو پہلے قے کرائیں روغن زرد پلاکر اور کرر قے کرائیں بہت جلد بعد قے کرانے کے تریاق اور مثرودیطوس کا استعمال کریں اور فادزہر دوای جلیل الشان ہے اسکے واسطے اور مچھلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی دیر تک آنے لگے قطرہ قطرہ شراب اوسکے حلق میں ٹپکائیں اور ماء اللحم جوزہ ہای مرغ کا تھوڑی سی مشک **خواہ دواء المسک** ملاکر ٹپکائیں **مرارت نمر** یعنی چیتہ کا پتا جو شخص اسے کھائے مرہ سبز اوسکی قے میں بر آمد ہوتا ہے خواہ مرہ زرد کی قے ہوتی ہے اور ایلوہ کی بو اوسکی ناک میں آتی ہے اور اسی ایلوے کا مزہ اوسکے مونہہ میں ہوتا ہے اور آنکھ میں زردی یرقان کی پیدا ہوتی ہے اور ان اعراض کے بعد مر جاتا ہے بچنے کی امید نہیں رہتی ہے پھر اگر تین گھنٹے ٹھہر جاوے اور نہ مرے امید حیات کی ہوگی **علاج** قے کرائیں جس طرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اسکا ہے وہ بھی استعمال کریں وہ تریاق یہ ہے گل مختوم حب الغار ہر واحد ایک جز پنیر مایہ آہو چار جز تخم سداب اور مرکی ہر واحد نصف جز سب کو شہد میں ملاکر معجون بنائیں مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے اور بالنہیہ قے بھی کرائیں اور آبزن میں اوسکے بٹھائیں اور خوشبو پھول داخل کریں دریائی کتہ کا تلخہ بعض اطبا نے لکہا ہے جو شخص تلخہ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مر جاوے گا **علاج** روغن گل ہمراہ جنطیانا رومی کی اور دار چینی کے استعمال کریں اور پنیر مایہ ارنب بھی اور مرزنجوش روغن خوشبو سے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے فقط بارہ سنگھا **کی دم کا کنارا** جو شخص اسکو استعمال کرے ذرب شدید یعنی اسہال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے **علاج** پہلے قے کرانی چاہیے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد پلاکر قے کرائیں اور روغن زرد میں کنجد اور کھٹکی ملی ہو اوسکے بعد بندق اور پستہ اور مازریون ملاکر خواہ معجون مازریون کھلائیں ہر روز بقدر ایک بندقہ کبیرہ کے اور اسکا استعمال ایک روز میں چار مرتبہ کرنا چاہیے **جنس تیسری از قسم حیوانات** کہ یعنے رطوبت کسی حیوان کی بدن کی جو سمی ہوتی ہے **خون نرگاو کا تازہ** جو شخص خون تازہ بیل کا پی جاوے اوسکو درد لوزتین اور سرخی زبان اور تنگی خون کے جمے ہوئے دانت اور مسوڑھی پر اور متلی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہوتا ہے اور کبھی دانتوں میں سرخی پیدا ہوتی ہے اور اوسکے خناق اور کزاز پیدا ہوتا ہے **علاج** بہت جلد حقنہ کرانے کی طرف متوجہ ہوں اور اسہال کی تدبیر کریں اور قے کرانے میں ایسے شخص کے

خطرہ ہی کہ بعض اوقات ایسی شی برآمد ہوتی ہے جسکے دفع کرنے کی طاقت نہین ہے اسیوجہ سے خناق مین گرفتار ہوکر مرجاتا ہی اور جو دوا جمود خون مین نافع ہے جیسے انجیر خام اور ایسا زم کہ اوسمین دودہ بھرا ہوا ہو اور تخم کرنب اور بیخ انجدان اور حلتیت اور بورہ اور خاکستر چوب انجیر سرکہ ملاکر اور مرچ سیاہ سرکہ مین ڈالکر اور عصارہ برگ توت سے گل سرکہ مین اور پنیر مایہ بھی ساتھ سرکہ کو جب دونونکا استعمال سے خون مین تقطیع پیدا ہوجاے اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اندر اور بطون مین پھیل جاے مسہلات کا استعمال اوسوقت کرائین اور شکم پر ضماد آرد جو کا آب قراطن یعنے ماء العسل خالص کے ساتھ کرین **دواب کا پسینا** اوسکے پینے سے چہرہ زرد ہوجاتا ہے اور ورم بھی پیدا ہوتا ہی اور تمام بدن سے بدبو پسینا جاری ہونا اور دونو بغلون سے بھی پسینا بدبو نکلتا ہی علاج آب نیمگرم سے قے کرائین اور طلا یعنے آب انگور جسکا دو ثلث جلاکر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے استعمال کرین اور تریاق گل مختوم بھی نافع ہے **گرگٹ کا انڈا** بعض اطبانے گمان کیا ہے کہ جو شخص اسے پی جاے فورًا ہلاک ہوگا اور اگر تھوڑی دیر اسکے تدارک مین غفلت کرین پھر کوئی علاج کارگر نہوگا علاج بارکی ہیٹ طلا مین گھول کر پلائین اور قے کرائین اور اچھی طرح سے قے کرائین تاکہ ساری آلایش نکل جاے اور اوسکے بعد نہین تمریخ روغن گاو کی کرین اور سرکہ کی تکمید نمک سے اور انجیر خشک کی خورش ہمراہ عسل اور خبطیا کرائین **بگڑا ہوا دودھ** اوسکی کیفیت یہ ہے کہ جسمین کسیقدر ترشی آجاے اور ترشی کے ساتھ کسیقدر عفونت بھی جاے اوسکے استعمال سے دوار اور متلی اور مروڑ الم معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی ہیضہ قاتل بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے علاج قے کرائین ماء العسل پلاکر اوسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فلافلی کے اور تکمید معدہ کی روغن ناردین سے کرین **خون بستہ** جب شکم مین خون منجمد ہوجاے ضرور سمیت پیدا کریگا اور اوسکی سمیت اوس قسم کی ہوگی جو مزاج خون کا ہے پھر اگر استفادہ سمیت کا کسی امر خارجی سے نہین کیا ہے بلکہ اندرونی اعضا مین جہان منجمد ہوا ہے اور جس عضو مین بستہ ہوا ہے اوسکے خواص اور اعراض دگرگون ہونگے مثلاً اگر سینہ مین بستہ ہوگا رنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض صغیر ہوجاے گی اور ضعیف ہوکر پہلے موذی بطرف تواتر کے ہوگی اور [illegible] مریض کو لاحق ہوگا اور غشی کی نوبت پہونچے گی اور اگر خون معدہ مین بستہ ہوگا تمام بدن سرد ہوجاے گا اور اختناق اور صغر نبض اور غشی لاحق عارض ہوگی اور اگر مثانہ مین بستہ ہوگا اور اسی طرح اگر امعا مین بستہ ہوگا اوسکے اعراض بھی انہین اعراض مذکورہ کے قریب قریب ہین **ادویہ عامہ جمود خون کی** سب اقسام مین یکسان مفید ہین اقحوان سپید اور اقحوان احمر بھی ایسا ہی مفید ہے اور مقل اور حاشا اور پنیر مایہ حیوانات مذکور بوزن تین الولوجات خصوصًا پنیر مایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکہ اور حلتیت اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ جو کہ یہ بنایا جاے یہ ترکیب مذکورہ بالا از آنجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہے کہ دودھ گوسفند کا بقول اطبا جوف مین تمام خون بستہ کو پگھلا دیتا ہے یا انجدان اور کبریت ہموزن لیکر سرکہ مین ملاکر پلائین اور یہ دوا جلیل ہی اور عجیب النفع ہی **معدہ اور مثانہ کے خون بستہ کا علاج** کسیقدر بیان اسکا کتاب سوم امراض جزئیہ مین ہوچکا ہے اور دونون باب معدہ اور مثانہ کے امراض کو مقابلہ کرکے پھر دوبارہ بیان کچھ زیادہ امور بیان کرتے ہین پہلے اس مریض کو تا امکان قے کرنی لازم ہے اور عصارہ کرفس اور شہد کے ذریعہ سے قے کرائی جاے اور تریاق طین مختوم بھی اسی مفید ہوتا ہے اور قرطم سائیدہ جو آب گرم مین گھلائی گئی ہو وہ بھی زیادہ نافع ہی اور یہ دوا بھی نافع ہی طین مختوم آٹھ درہم پنیر مایہ خرگوش چھتیس درہم پنیر مایہ اہوان تین درہم خبطیا نا چار درہم زراوند مدحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد مین طلا کرین مقدار

شربت بقدر ایک جوزہ کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرین — ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ متر ساق ارنب کے جو بمقدار ایک مثقال کے ہو اور مجھے گمان ہے کہ پنیر مایہ ارنب سرکہ شراب مین بھگو کر پلائین اور بیخ اندرانی ہمراہ پنیر مایہ جدی کے خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کرین مین واسطے اوس خون بستہ کو جو مثانہ مین منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہون کہ عصارہ وقت رزین درخت کا استعمال کیا جاے کہ اوسمین ایک خاصیت خاص مین اور عجیب النفع ہے اس بارہ مین اور بعضنے استعمال سکنجبین اور تریاق اور مثرودیطوس اور مدرات قویہ اور برگ برنجاسف اور حلتیت اور عصارہ کرفس اور تخم ترب کہ یہ سب سکنجبین مین اور سرکہ گھول کر دیا کرین اسلیے کہ سرکہ دواے جید ہے خون بستہ کو علاج مین اسیطرح ایک مثقال قردمانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال حلتیت خواہ ایک مقدار شربت غاریقون سے اور سیسالیوس خواہ کسیقدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم اظفار الطیب یا دو درہم عود فاوانیا کا استعمال کرین اور ادویہ مفتت حصات یعنے جنسے پتھری ٹوٹ کر ریزہ ہو جاتی ہے اوسکا استعمال بھی ضرور ہے خواہ مشروبات مین خواہ حقنہ مین خواہ طلا کے طور سے اور مثانہ ثور وغیرہ مین بقدر ایک نوات یعنی پانچ درم یا دو دانگ یا تین مثقال خواہ نیم درم کہ نمک پسا ہوا پانیمین خواہ خاکستر چوب انگور کے پانیمین بھر کر استعمال پچکاری کا کرین اگر یہ تدبیرات کارگر نہون چاک کر کے خون بستہ کو مثل پتھری کو نکال لین **دودھ کا بستہ ہونا معدہ مین** کبھی معدہ مین کسی سبب سے دودھ بستہ ہو جاتا ہے خواہ بوجہ استعداد کے جو دودھ مین ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دودھ کے منجمد ہونے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی ہے اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ مین دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہی جیسے خون کا معدہ مین بستہ ہونا اور اس سے بھی احوال ردی پیدا ہوتے ہین جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ برد تمام بدن کا اور صغر نبض اور اختناق حبس سے ضیق النفس ور غشی پیدا ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اوس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جسکو معدہ مین دودھ بستہ ہو جاے **علاج** واجب ہے کہ دودھ کی پھاڑنے کی چیزون سے پرہیز کرین جو معدہ مین دودھ کو پھاڑ دیتی ہین جیسے نمکین چیزین اسلیے کہ اس سے تجبن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اوسے ضرور پلائین اور فودنج خشک بوزن پانچ درہم کے اوسے پلائین کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیر بستہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اوسمین زیادہ ہے لہذا جاذب کو جمود سے باز رکھتی ہے اسیطرح انافخ کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کیا کرین کہ یہ بھی شیر بستہ کو گھلا دیتی ہین یا بذریعہ قے کے اخراج اوسکا کر دیتی ہین خواہ اسہال کے ذریعہ اخراج کر دیتی ہین اور جو دوائین معدہ کے خون بستہ کو واسطے اوسکے بھی گئی ہین خصوصاً جو دواے مرکب گل مختوم سے طیار ہوتی ہے اور دواے انجدان اور دواے کبریت خواہ دونون برابر پلائی جائین سرکہ مین اور آب خاکستر چوب انجیر بھی جب تک یہ خاکستر ڈال کر تقطیر کرین **مقالہ تیسرا** تدبیر عام نہش کی یعنی کاٹنے سے جانورون کی جو زہر پیدا ہوتا ہے اوسکی تدبیر اور حشرات کو بھگانے کی تدبیر اور علاج لدغ حیات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان ابتداے **قول نہش کے بیان** قانون عام اس زہر کے علاج مین تقویت حار غریزی کی اور اوسکو برانگیختہ کرنا مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور بعضے [illegible] تاکہ سم کو جلا دے اور بطرف خارج کے دفع کرے اور اعضا کی تقویت کی مراعات بھی ضرور ہے اوسکے بعد دفع سم اور ابطال اوسکے فعل کا مشروبات اور اطلیہ سے کرین جن طلاؤن مین یہ اثر ہو

خواہ بنظر اپنی طبیعت کی اوسمین یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم آئندہ ذکر کرینگے اور بیشتر ان اعراض مین اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہو جاتے ہین مثلاً تقلیل رطوبات بدنی اسلیے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا مین دقت اور دشواری ہوتا ہے بسبب اسکے کہ رطوبات مین نفوذ کرتی ہے جسوقت رطوبات کو پانی اور اوسپر سوار ہو یعنی قلیل ہو اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہین۔ بہترین اوقات فصد کا وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن مین محسوس ہو اور جاذب اوسکا نہو سکے خصوصاً جسکا بدن رطوبات اور مواد سے پر ہو کبھی ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت مین جو مخالف جہت اعضاے رئیسہ کے ہو دینی پڑتی ہے پلانی کی دوا اگر جو زہر بدن مین پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہین یا تریاقات اور فادزہرات کلیہ مین یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مضاد اور مخالف سم کے ہین بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہو خواہ بالخاصیت اوسکو مفید ہے یا ایسی دوائین جو سمیت کو بطرف خارج کے متوجہ کرین اسطرح کہ اخلاط مین حرکت دین جسطرح سے ادویہ معرقہ یعنی پسینہ نکالنے والی دوائین لیکن ایسی دوائین جو اخلاط کو دور ہٹا دین اور بطرف زہر کے متوجہ نہونے دین ایسی ادویہ مرکبات مین مثل ادویہ مسہلہ اور مقیۂ کے لسوع کے واسطے اور اسی طرح مدرات کا حال ہے یا ادویہ ایسی ہین جو محرک مواد ہین کہ اعضاے رئیسہ سے دور ہٹا دیتی ہین اور جو مادہ حرکت مین آتا ہے اوسکو دفع کر دیتی ہین جیسے یہی ادویہ مسہلہ اور ملینہ اور مقیہ اور مدرہ اور یہ دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے اوسمین چند اغراض ہوتی ہین ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن مین منع کرے اور یہ بوجہ بندش رباط اور استواری بندش اطراف سے اور نیند کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کیطرف حرکت پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے۔ اور ازین قبیل عضو لسوع کو کاٹ ڈالنا یا اون دواؤن سے جو مکوی ہین اور داغ دینے مین استعمال کیجاتی ہین اور جو اسباب جذب کی ہین اور اسی وجہ سے قابض چیزین مضر ہوتی ہین اسلیے کہ جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہے اور اندر کیطرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہے اوس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہین ہے خصوصاً یہ دوائی جاذبہ اوسوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہوئی ہو ازین قبیل محاجم کا استعمال ہے اور کبھی احتیاج شرطکی بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ پہونچا ہو مگر پہونچنے کی طرف قریب ہو اوسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جا مین سے نکل جاتا ہے اور فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہے کہ وہ فاقہ سے نہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور منہ دھو چکا ہو اور اوسکے دانت مین ٹوٹی ہوئی بو نہ آتی ہو اور شراب ریحانی سے کلیان کرلے اور کسیقدر شراب پی لے اور منہ مین روغن اور روغن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے منہ مین اور کسی قسم کی آفت عارض ہو تا خیر کرے اور پہلے اوسکے دفع کی تدبیر کرے اور جسقدر چوستا جاے اوسنا تھوکتا جاے۔ دوائین لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہین جو پسینہ نکالین اور سرخی پیدا کرین اور جاذب ہون اکثر طلا کر استعمال کیجاتی ہین اور بقول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہون اونکا جذب کبھی تو بقوت مسخنہ ہوتا ہے اور کبھی بسبب مشاکلت کے اپنی ہمصورت کو جذب کرتے ہین جیسے تمساح کی چربی تمساح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانپ کا اوسکے دُم کا کاٹ کر مار گزیدہ کو مفید ہوتا ہے اور سمیت کو جذب کرتا ہے تا اینکہ بعض ادویہ بھی دفع سموم کا کر دیتی ہین لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے بین بین ہوتا ہے اور اس دعوی مین خواہ ثبوت مین اگر دعوی کے حکیم طبعی کو بحث اور فحص کرنی چاہیے اور وہی اسکی استواری اور نادرستی دریافت کرسکتا ہے اور طبیب اگر بہت سے اسے

امور رعایت نہ کرسکے کچھ اوسے بہ نظر فن خاص کے مضر نہین ہے اکثر لطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہین جیسے فرجہ خواہ آبلہ پڑجاتا ہو پس مرہم احبیب ہی کہ جو چیز اوسمین ایسی ہو وہ گرادی جای یہی شرط دوای طلا کی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کو سیلان کا احالہ اور تبدیل ضرور حاصل کردیا ہو تو رطوبت کو منجمد کردی تاکہ اثر زہر کا پھیل نہ سکے جیسے برف برواج کی یہی خاصیت ہی یا احراق سمیت کردے جیسے داغ دینے رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی اگر زیت اور زفت کے ذریعہ سے خصوصاً زفت پگھلایا ہوا کر اوس سے داغ دینا طریقہ اہل مصر کا ہے خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس دوا مین ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کردی خواہ کیفیت حرارت اور برودت مین نفاذ کیوجہ سے سمیت کو تبدیل پیدا ہو اگر ایسا ہین ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال کیا جای اور کسیقدر اثر ظاہر ہو کہ نفع نہین پیدا ہوا اور آثار سمیت کے زیادہ ظاہر ہون اور امر عظیم ہوگیا اگر وہ مقام لسع ہے کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جسقدر ہڈی تک ہو سکے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سی بھی زیادہ ہو تو پہلے عضو مذکور کو کاٹ ڈالین اوسکے بعد داغ دین منجملہ کیفیات اور اثر خصوصی کی ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا مین ایک یہ اثر ضرور درکار ہی کہ مسکن وجع ہو اور تدارک اون اعراض کا کرین جو مخصوص ہین اور لسوع کی تابع ہوتے ہین جیسے قاقطار اسی غرض سی ان ادویہ مین داخل کرتے ہین کہ اگر خون بکثرت جاری ہو اوسے بند کردی منجملہ وصایا کی جو سموم مین خواہ مخصوص ہین قابل حفظ کے ہی یہ ہے کہ اندمال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا پہونچا علیل کو زمانہ صحت تک بخوبی خیال کیا جای **ادویہ مشہورہ بعد کاٹنے حیوانات کی** منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہی کہ تخم جند توتی پانی مین جیسکر پلائین خواہ شراب مین ڈالکر پلائین اور طبیخ انواع فوتنج کا لیئے اوسکے تینون قسم کا اور جند بیدستر عجیب النفع ہے لبن لاغیہ اور میرے گمان مین لبن لاغیہ سی مراد وہ تریاق ہے جسے بنام لوشتی اور قراوی مشہور کرتے ہین یہ بھی جمیع حیوانات کی لسع کو مفید ہے خصوصاً مار گزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور لوجا اور بیش موش اور آذریون اور تخم بادروادر حرف اور گون کی بھی قسم جو کلونجی کے مشابہ ہے اور کاشم اور ثوم اور پوست ودق غرغرہ ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہے جالینوس کا قول ہے جب شراب مین سانپ گرجای لازم ہے مدام کو اوسکا پینا مفید ہوتا ہے پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی تمام سمیات کی مضاد اور مخالف ہی اور مقدار شربت دو مثقال ہی اور بیخ انجدان جمیع سموم کو نافع ہے اور ثمرہ پنجنکشت اور روغن بلسان اور حب بلسان اور پنجنکشت اور جوز ہمراہ انجیر کے اور بندق جنطیانا اور شیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور دلب تازہ کا پھل عجیب النفع ہے نہوش کی بارہ مین دارچینی جو خاص چین سی آتی ہو اور مکڑی کی جالا کہ ضماد کرنا خواہ پلانا اور کماذریوس اور کاشم ایضاً سرطان نہری ہمراہ دودھ کی اور اجوائین سلیخ اپنے ہمراہ شہد کی اور فوتنج اور طبیخ اوسکا شہد کا ضماد لگا اور راسن اور قیسوم اور غاریقون اصل الخنثی تین درہم اسیطرح اندرونی اعضا اس حوض کے معدہ تک جسوقت دھنیا اوسمین بھر دین اور خشک کرین اور بوقت حاجت اوسمین سی بقدر ضرورت لیکر استعمال کرین اور جوشاندہ خبازی بستانی کا اور تخم خطمی و بابونہ کیان خصوصاً ہمراہ انفحہ کے شوربا یولکا جو زندہ ہو اور شوربا موش دشتی کا جو زندہ ہو یہ ہمراہ شراب کی پلائین اور ورق ملح اور سرطانات نہری کا طبیخ اور خون کچھوے کا اور قنبہ عجیب النفع ہی جنطیانا بھی خوب چیز ہی تخم گندنا بری بھی نافع ہی ادویہ باردہ مین سی جو اسکو نافع ہی بیخ بیروج ضماد کرین ہمراہ شہد کے کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہے اور پرسیاوشان بھی اور کبھی غاریقون کو ایک مثقال زراوند طویل سی مرکب کر کے استعمال کرتے ہین **تریاق عجیب** افیون اور مرکی ایک ایک درہم فلفل ڈیڑھ درہم کلونجی پانچ درہم جنطیانا تین درہم سداب دو درہم شہد اور سب

جز جز سے معجون کریں مقدار شربت ہمراہ مطبوخ جید کے۔ ایضاً دواء الطین بھی بہت نافع ہے نسخہ اوسکا یہ ہے حب الغار دو مثقال گل مختوم دو مثقال ابولوس ہمراہ زیت کے استعمال کریں اور بمقدار شربت ایک بندقہ تین اوقیہ ماء العسل میں۔ ایضاً تریاق عام ہے جمیع لسوع کے واسطے اور مشروبات میں سے فلفل دس درہم سنبل الطیب دو درہم زراوند طویل بیخ حنظل ہر ایک سے ایک درہم عصیر خرنوب سے معجون کریں اور دھوپ میں چالیس روز تک رکھیں اور ہر روز ہلاتے رہیں اور جب خشکی پیدا ہو اوسمیں تری داخل کریں اور مزاج پکڑ لے اور طیار ہونے کے بعد ہمراہ آب گرم کے استعمال کریں۔ بعض لوگ مدعی ہیں کہ دواء مذکور بطور مرہم کے اگر لگائی جاوے تب بھی نافع ہے اور طبیخ سرطانات نہری کا اور خون کچھوا کا اور رق ملوح یہ بھی دوا ہر ایک قسم کی نہش کو نافع ہے کلونجی تخم حرمل زیرہ ہر ایک دو درہم خبطیانا زراوند مدحرج ہر واحد ایک درخمی فلفل سپید مرمکی ہر واحد نصف درخمی شہد میں معجون کریں مقدار شربت بقدر باقلاے رومیہ کے شراب میں داخل کر کے۔ ایضاً خبطیانا دو درہم فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہد میں معجون کریں اور کل مقدار کا ایک ہی شربت ہے۔ ایضاً حماما حب بلسان ہر واحد تین درخمی تخم جرجیر تخم گندنا ہر واحد ایک درخمی زراوند بیخ انجدان سیاہ ہر ایک بقدر ایک درخمی کو مرمکی زعفران ہر ایک ایک درخمی طین بحیرہ چار درخمی شہد کف گرفتہ میں معجون کریں اور مقدار شربت بقدر ایک باقلہ کے۔ ایضاً حب بلسان زوفاے خشک بزر لفت بری فلفل سپید اور سیاہ دار فلفل مرمکی ترکی انیسون فطراسالیون اسارون کمون کرمانی بزرالبنج ہر واحد چار جزو سنبل قفاح اذخر ہر ایک سے چھ جزو شہد میں معجون کریں اور مقدار شربت بقدر ایک باقلاے رومی۔ **طلاؤں کا بیان** جانوروں کی کاٹنے کے مقام پر جو دوائیں بطور طلا کے لگائی جاتی ہیں اونمیں سے نفط ابیض اور نفط ازرق اور ثوم خام خواہ ابالا ہوا روغن زرد میں خواہ جندبیدستر ہمراہ زیت کے خواہ آب گندنا جسمیں پانی کا لگاؤ ہوا ہو اور فودنج نہری بہت اچھی طرح جذب کرتی ہے اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنے مرغی اور مرغ جو زندہ ہیں اونکا چاک کر کے مقام لسع پر ضماد کریں اور ساعت بساعت بدلتے رہیں۔ ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دجاج میں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اسیوجہ سے تانبا اگر سالم نگل جاوے اوسکے پیٹ میں گل جاتا ہے اور ریگ اور سنگریزہ بھی پانی ہو جاتے ہیں اور شاید یہ اثر اوسکے پوٹہ میں ہو اور شکنبہ میں اور کلیجی میں یہ اثر نہ ہو منجملہ ضمادات کے نمک اور سرکہ اور تلخہ گاو بادام اور برگ خنثی یعنے وہ گھاس جسکا نام خنثی ہے اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب انجیر اور چوب انگور اور خصوصاً ابتدا میں اور زفت اور نمک دونوں لگاکر یہ بھی اطبا کہتے ہیں کہ ضماد ثوم اور رائی اور بکری کی مینگنی ہر ایک جانور کی کاٹے سے نافع ہے سواے مارگزیدہ کے زہر کے اور چونا اور شہد اور زیت کا لیپ جمیع اقسام لسع کو مفید ہے حتی کہ مارگزیدہ کو بھی نافع ہے۔ ایضاً خردل اور بورہ اور سجی آب صابون خواہ قطران میں پیسکر طلا کریں یا زفت ہمراہ نمک کے پکا کر طلا کریں۔ زیت کو جوش دیکر اگر مقام لسع پر ڈالیں بہت مفید ہے بلکہ سانپ کی کاٹے ہوئے کے زخم پر بھی اسکا ڈالنا مفید ہے اور یہ علاج ارباب مصر کے ایجاد سے ہے اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہے اور بہت عمدہ طریقہ ہے۔ پیاز دشتی ہمراہ سویق کے اور مرہم جو نمک سے بنایا جاوے اور مرہم نطرون کا منجملہ نطولات جیدہ کے آب دریاے شور خواہ تنہا یا سرکہ ملاکر اور طبیخ موش دشتی زندہ کا اور طبیخ بولے کا بھی مفید ہے **ایسے طلاؤں کا بیان جنکے بدن میں لگانے سے ہوام پاس نہ آسکیں** اس تاثیر کی جتنی دوائیں مذکور ہوئی ہیں اونمیں سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور زیت ہے اور مصیعہ کو حب الغار میں گھولیں خواہ زیت میں برگ صنوبر تازہ کوفتہ یا قفاح سرو خواہ حب عرعر اور اسیطرح برگ پنجنکشت زیت میں اور قیسوم بیخ انجدان

اور ضنّی اور دو قویا حب بلسان اور بیخ حرف اور یہ سب چیزیں ہمراہ زیت کے استعمال کرنی چاہئیں اور چند مرکبات بھی ازین قبیل ہیں مثلاً بیخ ابجذان سیاہ اور قفاح سافج تازہ اور حب عرعر ہر واحد ایک جزو بیخ برنج نصف جزو حب بلسان فرفیون ہر واحد تین جزو کوٹکر زیت میں پختہ کریں اور اسقدر پکائیں کہ اوسکا قوام پیدا ہوجاے اتنا گاڑھا جیسا پخال کبوتر کا ہوتا ہے اور بعد ازان بدن پہ طلا کریں ۔ ایضاً ضنّی دو درہم حب بلسان بزر البنج ہر واحد نصف درہم سرکہ در زیت میں ملا کے طلا کریں ۔ ایضاً ۔ قفاح صنوبر ایک جزو بیخ برنج دو جزو بزر البنج تین جزو سب کو زیت میں ملا کر طلا کریں اور اس دوا سے دھونی بھی دیسکتے ہیں ۔ ایضاً ۔ حب عرعر دو جزو میعہ جزو واحد سبکو ملا کر روغن میں طلا کریں اور روغن ترب کا طلا کرنا پشہ کو بھگاتا ہے **طرد ہوام بالکلیہ** مکان کو ایسی چیزوں سے چھڑکیں جنھیں ہم آیندہ بیان کرینگے اور بجھانے کی بھی وہی چیزیں درکار ہیں اور حجرے مکان کے اور کونے میں وہی چیزیں ترٹپیں جنھیں ہم ذکر کرتے ہیں دھونی کے بیان میں خواہ اور ترکیبات میں اوران سب تدابیر سے یہ فائدہ ہے تاکہ ہوام گرد نہ بھٹکنے پائیں اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگا کریں دھونی کرنے کی چیزیں جیسے انار کی لکڑی کا دھواں کہ اس سے بھی ہوام دور بھاگتے ہیں اسی طرح بیخ سوسن کا دھواں اور شاخہاے تازہ درخت انار کا دھواں اس فائدہ میں عجیب الاثر ہے اسیطرح قنہ اور بارہ سنگھا اور اظلاف اور حوافر اور شعر اور مقل اور سکبینج اور حلتیت اور ورق غار اور حب الغار اور فودنج اور شیح اور اسی کا فرش کرنا اور قطران کا فرش اور جعدہ کا اور دھونی بنجنکشت کی اور اوسی کا فرش کرنا اسیطرح حرف بابلی کی دھونی اور فرش اسی طرح خاکستر درخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی افیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا اور کبریت اور بکری کے سم کی بنا کر سلگائیں تو سانپ اور اقسام ہوام سب کے سب بھاگ جائیں ۔ ایضاً میعہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور سوسیا کی خواہ سلاجیت کی ہر واحد ایک جزو موے گوسپند اور سام اوسکا ایک جزو قرص بنا کر دھونی دیں اور فرش کو اس سے تبخیر کریں یہ بھی مفید ہے دوسرا نسخہ فرفیون بیخ ابجذان سیاہ اور میعہ ہر واحد ایک وقیہ پوست بیضہ نعام یعنے شتر مرغ کلونجی تخم خربل ہر واحد دو اوقیہ ایضاً برگ سرو اور صنوبر اور کلونجی اور بزر البنج ہر واحد ایک درہم پوست بیخ برنج ایک درہم سوے گوسپند تین درہم فودنج دو درہم سوسیا کی خواہ سلاجیت چار درہم سب کو ملا کر دھونی دیں اور آگ انگور کی لکڑی کی دھونی کے واسطے اختیار کریں اسکی دھونی سے امان ہر طرح کا حاصل ہے بجھانے کی چیزوں میں سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بجھانے سے اکثر ہوام بھاگتے ہیں سبنر اوجیق اور بنجنکشت ہر واحد ایک جزو اگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کے سلگائیں شیح کا یہی حال ہے اور حلتیت کی بھی خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسیطرح اگر کسی مجلس کے گرد انبار خواہ الاو لگائیں یا راکھ اسیطرح گرد مجلس کے بچھائیں جیسے کہنی کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہیں ۔ ایضاً بہت سے چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے گرد اور الگ ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلیے کہ ہوام اور حشرات روشنی کیطرف دوڑ جاتے ہیں اور اوسی جگہہ جاکے جمع ہوتے ہیں ۔ ایضاً لقلق اور مور کا پالنا اور گھر میں ان جانوروں کا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے اور بعضا بیات اور ابابیل اور قنفذ اور نیولے وغیرہ کا جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہیں اور جن پر اثر ہوام کا نہیں پہونچتا ہے ایسی چیزوں کا گھر میں پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہوسکتا ہے اسلیے کہ اولاً تو ہوام اونکے خوف سے گریزان رہتے ہیں اور شاذ و نادر کبھی اگر نکل آئے یہی جانور اونکو قتل کر ڈالتے ہیں اطبا کہتے ہیں جو شخص گوشہ دان ناسور کا بنا کر اپنے پاس رکھے سانپ اوسکے گرد

نہ بھگے گا اسیطرح جو شخص اسکا کپڑا پہنا کرے لیکن یہ بات جس شخص نے کہی ہے اوسکا چنداں اعتبار اور وثوق نہیں ہے ور زندہ جانوروں کے
ہلاک کرنیوالی چیزیں کہتے ہیں کہ خربق کے کھلانے سے قتل کیے اور مکھی کا اور خانق النمر کے کھلانے سے یعنے چیتا اور خانق الذئب سے
بھیڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سے لومڑی اور کنیر سے اور برگ ازاد درخت سے تمام بہائم قتل کیے جاتے ہیں سانپ کی بھگانے
کی تدبیر بارہ سنگھا کا سینگ اوسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکری کی کھری اور بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور کبریت کی دھونی
سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے بدن میں نوف حید جو ایک قسم کی گھاس ہے لتھیڑے خواہ اس گھاس کا عصارہ یا جوشاندہ
بدن میں لگائے اوسے سانپ نہیں کاٹتا ہے اور کسی مقام کو نوشادر محلول سے چھڑکیں اوس جگہ سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہے اور خردل
سے سانپ مرجاتا ہے اور جس راہ سے سانپ کی آمد و رفت معلوم ہو اگر وہاں رائی کو بچھا دیں ہرگز ادھر ہو کر نہ نکلے گا اور صائم کے منہ کا
تھوک خصوصاً اگر صائم اپنے موہنہ میں نوشادر رکھ لے سانپ کو قتل کرتا ہے بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر جو صائم
حار مزاج ہو اگر بچھو پر تھوک دے فوراً مرجاتا ہے اور طول میں چاک کی ہوئی تونی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اسیطرح مولی کے پتے کا عرق
اور اسیطرح بادروج کا بھی یہی اثر ہے بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے میعہ اور زرنیخ اور بھیڑ کی مینگنی بھیڑ کے شرب کی چربی سب
اجزا ہم وزن لیکر پہلے شرب کو گھلائیں اوسکے اوسکو مخلوط کریں اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دیں باہر نکل آئیگا اگر الٹی ہوئی
مولی بچھو کے سوراخ میں رکھیں اوسے جرات باہر نکلنے کی نہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سونگھائیں اوسی کی بو سے اور ہرتال
کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے کھٹملوں کی بھگانے کی تدبیر اگر جوشاندہ حنظل کا مکان میں چھڑکیں سب کھٹمل مرجائیں اور
بھاگ جائیں اسیطرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ حلیق کا اطبا کہتے ہیں کہ اگر بکری کا خون کسی گڑھے میں بھر دیں سب کھٹمل وہیں جمع
ہو جائیں گے پس اسی تدبیر سے سب کو یکجا کرکے دھونی سے قتل کریں اسیطرح جس لکڑی پر سیاہی کی چربی ملی ہو اوس پر بھی سب
کھٹمل جمع ہو جاتے ہیں اور رائحہ کبریت اور کنیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتے ہیں ہمارے ملک میں ایک گھاس ہے کہ اوسکا نام کنگوانہ یعنے
حشیشۃ البراغیث ہے جسوقت اوسے بچھونوں پر رکھیں کھٹمل بیہوش ہو جاتے ہیں اور اون میں تخدیر پیدا ہوتی ہے اور پھر زندہ نہیں رہتے پسو اور مچھر
کے بھگانے کی تدبیر انگیٹھی میں برادہ چوب صنوبر کو سلگائیں خواہ قلقدیس کو خواہ کلونجی کو سلگائیں اور بہتر یہ ہے کہ سب کو
یکجا کرکے سلگائیں اسیطرح خشک آس اور کبریت اور مقل اور ششو کہنہ جسکا نام قولون ہے اور اخثار لقرا اور حرمل ان سب کی
دھونی دیں اور بچھونے پر رکھیں اور بیروق السرو و جوز سرو کا استعمال کریں اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکیں نفع
کریگا یا طبیخ کلونجی کا یا طبیخ یا جوشاندہ حرمل یا جوشاندہ افسنتین خواہ جوشاندہ سداب پسوؤں کے بھگانے کی تدبیر یہ ہے کہ
سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہے چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مرداسنگ اور خربق سے مرجاتا ہے۔ ایضاً
خربق اور بزر البنج اسیطرح بیخ کرنب بھی اوسکی قاتل ہے۔ اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور بصل الفار اور سنگ سے اگر بڑے چوہے
کی کھال نکال کر کسی گھر میں ڈال دیں خواہ سوس خر کو خصی کرکے یا اوسکی دم کاٹ کر چھوڑ دیں جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن
کھال اودھیڑ کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک چوہا ڈورے سے صوف وغیرہ کے پاؤں باندھ کر اگر کسی
گھر میں چھوڑ دیں جتنے چوہے اوس گھر میں ہیں سب بھاگ جائیں گے اور تجربہ اسمیں تردد ہے چیونٹی کے بھگانے
کی تدبیر چیونٹی کے سوراخ پر اگر قطران کو رکھیں بھاگ جاتی ہیں اسیطرح [illegible] اور تلخہ گاو سے اور اسیطرح زرنفت اور حلتیت سے

اور خود جیونٹی کو بطور دھونی کے اگر سلگائین او سکو دھوئین سے بھی بھاگ جاتی ہے **مکھی کے بھگانے کی تدبیر** ہڑتال کو دودھ مین ملاکر رکھین اسکے پینے سے مکھیان مرجاتی ہین اور ہڑتال کی دھوئین سے بھی اور کندر کے دھوئین سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی ہین **شہد کی مکھی اور بھنورہ کو بھگانے کی تدبیر** گندھک کی دھوئین سے اور لہسن سے بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنے بدن پر خطمی کا ضماد لگائے او سکے پاس نہین جاتی ہے خواہ عصارہ خبازی اور زیت کو ملاکر **کیڑے کے بھگانے کی تدبیر** بنابر قول ارباب تجربہ کے چنار کی دھونی سے اور خصوصاً برگ چنار کی دھوئین سے بھاگ جاتا ہے **دیمک کو بھگانے کی تدبیر** جس گھر مین ہدہد کا آشیانہ ہو خواہ اور کسی طرح رہتا ہو وہان دیمک نہین رہتی ہے اور تقیلا ور جنین اعضاے ہدہد اور اوسکے سر کی دیمک کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہین **سوس کے نکالنے کی تدبیر** کپڑون جو کٹر لگتا ہو اگر افسنتین کپڑے مین رکھین تو کیڑا نہ لگیگا اسیطرح فودنج اور اسیطرح پوست اترج کا بھی فائدہ ہے **اقسام سانپ کی** جو لوگ سانپ پکڑتے ہین اور جنکا فن یہی ہے کہ سانپون کا حال اور اونکے طبائع سے خوب واقف ہوتے ہین اونہون نے سانپ کی تین قسمین کی ہین ایک تو وہ قسم ہے کہ اوسمین حدت زیادہ ہے اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہین دیتا ہے اسکے کاٹنے کا کچھ علاج نہین ہے اور اسی مین اصم یعنے بجاگر اور اصلات داخل ہے اور اسمین سواے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہین دیتا ہے خواہ بہت گہرا داغ لگائین جو اندر تک پہونچ جاے اور سمیت کو جلادے اور بھاری سمیت کہ پھیلنے کے تنگ کر دے کبھی اوسکے علاج مین بعد اس تدبیر مذکورہ بالا کی مچھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا کرتے کراتے ہین اور اسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہین اور اگر سانپ کمزور ہوا اور زیادہ سمیت اوسمین نہو فقط بندش مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اوسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرسکتے ہین دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہے اور کمتر اوسکے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ تین روز تا سات روز تک اطبا کہتے ہین کہ جنگلی اژدہا خواہ اور بڑے بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی السمیت ہوتے ہین انکا علاج فقط اوسی جگہ کیا جاتا ہے جہان زخم کاٹنے سے پڑگیا ہے اور سمیت کی لحاظ سے تریاقی علاج نہین کیا جاتا ہے اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید المرارت ہے اوسکے بھی چند اقسام ہین ایک قسم کا نام ملکہ ہے اور یونانی مین اسے باسلیقوس کہتے ہین اسکی سمیت کا یہ حال ہے کہ جسکی طرف دیکھے خواہ جو شخص اسکی آواز سنے فوراً مرجاے ایک قسم وہ ہے جسکا نام خطاف ہے اسکا رنگ مشابہ خطاف یعنے ششپرہ کے ہوتا ہے اور طول مین قریب ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے سے پہلے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جسکا نام سقلیس خشک ہے کہ اوسکی جلد ظاہری نہایت درجہ خشک اور کھردری ہوتی ہے اور لانبائی تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اوسکا خاکستری خواہ مائل بزردی ہوتا ہے آنکھین اسکی زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہین اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے اونہین اقسام مین سے ایک وہ بھی سانپ ہے جسکا نام نراد ہے اسکو قدرت ہے کہ اپنے کف دہن کو تھوکے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جسپر یہ تھوک پڑتا ہے مرجاتا ہے خواہ جو شخص اسکی تھوک کی بو سے کسیقدر اوسکے دماغ مین چڑھ جاتی ہے وہ بھی مرجاتا ہے اور طول اسکا دو ہاتھ ہوتا ہے اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مرجاتا ہے قبل ازان کہ مقام لسع مین درد پیدا ہو ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ مین اس غرض سے نہین کرتے ہین کہ انکے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور انکے کاٹے ہوے کی صحت کی امید ہو ہان یہ غرض تو ضرور ہوتی ہے کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہوجاے کہ اون سے احتراز کرسکے اور شاید کبھی وہ علاج خود

مذکور ہوا ہی شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہے۔ صم مقعصہ یعنی جو سانپ گونگا اور فی الفور ہلاک ہی اوسکے بھی چند اقسام ہیں اور وہ مصر میں بکثرت ہوتے ہیں اور کبھی بعض اقسام میں معہ زیادتی بطور شاخ اور سینگھ کے ہوتی ہیں اور رنگ اسکے مختلف ہوتے ہیں سپید اور سرخ اور اشقر اور عسلیہ اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل صنانہ یعنی قبضہ شمشیر کے ہوتے ہیں اور یہی جو قاتل ہیں فی الحال وہ بھی اسی طبقہ میں داخل ہیں اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف ہوتا ہے۔ بعض اونمیں سے افاعی اصلیہ ہوتے ہیں اور بعض افاعی بلوطیہ یعنی بشکل بلوط اور بعض افاعی معطشہ یعنی پیاس لگانے والے ہوتے ہیں اور بھی بہت سی اقسام اس طبقہ میں ہیں جنکا ہم بیان کرینگے کبھی سانپوں کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے لیکن نوع میں اختلاف نہیں ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب نر و مادگی کا اختلاف ہوتا ہی۔ نر میں دانت کم ہوتے ہیں اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہی اور بعض سنپیرے کی یہ رای ہے کہ مادہ ہی زیادہ بُری ہے اسلیے کہ اوسکو دانت زیادہ ہیں اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان سانپ بہ نسبت مُسن کے زیادہ بُرا ہی اور بنظر خباثت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ بڑا سانپ زیادہ بُرا ہے بہ نسبت چھوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونوں ہوں اور بنظر مکان اور جای سکونت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلوں اور پہاڑ وغیرہ پر رہتے ہیں اونکی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت اونکے جو سرد زمین اور ترائی میں خواہ پانی میں رہتے ہیں کبھی بنظر بھوک اور سیری کی بھی سمیت میں سانپ کی اختلاف پیدا ہوتا ہی بھوکھا سانپ زیادہ زہر دار ہوتا ہے بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہی جیسے غصہ ور سانپ اگر حالت غضب میں کاٹ کھای زیادہ برا ہے بہ نسبت اسکے کہ وہی سانپ خواہ اوسی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے زمانہ اور فصول کی راہ سے سمیت میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ گرمیوں کی فصل میں سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑوں کی یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا اور موٹا ہو اوسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگوں کو گمان فاسد ایسا ہوا ہی کہ سانپ کا زہر بارد ہے جیسے افیون وغیرہ حالانکہ یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مارگزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ حار غریزی یعنی روح بوجہ مضادت اور مخالفت تاثیر سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اوسی کے بقا سے حرارت بدن میں ہے لہذا بعد فنا حرارت غریزی کے برد اور سردی محسوس ہوتی ہی حار غریزی کے انتشار سے تمام بدن میں حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن میں نہ رہی اور قلب میں کسی قدر خفیف گرمی رہی کچھ ضرور نہیں کہ اطراف بدن میں وہ حرارت پھیلے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہی اونمیں کا زہر بارد ہی اور وہ خون کو جمع کر دیتا ہے اور منجمد ہو جاتا ہے اور اسیطرح جسم متمدد بھی ہے۔ یہ بھی قول درست نہیں ہے ہاں چونکہ یہ زہر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہی اور اوسکی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور جمود خون کا عارض ہوتا ہی اور اس دعوی پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل زمستان میں وہ مرجاتا ہے اور جس کا مزاج گرم ہی اوسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہی یہی دلیل اون لوگوں کی ہی جو اصلہ کو مزاجاً بارد کہتے ہیں اور جو کوئی کیوں نہ ہو اور کیسا ہی بالیقین کیوں نہ ہو ہمارے نزدیک یہ دلیل ہرگز صحیح نہیں ہے اور نہ یہ دعوی حشرات صغار یعنی چھوٹے چھوٹے حشرات میں درست ہی لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہیں اونمیں اسکا کسیقدر ظہور ہے دیکھو زنبور کو کہ اگرچہ اوسکا مزاج گرم ہے لیکن جاڑوں میں مرجاتی ہی اور اوسمیں حس و حرکت باقی نہیں رہتی ہے شاید سانپ جاڑوں کی فصل میں اگرچہ مزاج اوسکا گرم ہے اور پھر حرکت نہیں کرتا ہی اوسکی وجہ یہی ہو کہ چونکہ اوسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہی اور اعتدال وہ

جو اوسے عارض ہوتے ہین **باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان** اور یہ پہلی قسم ہے صم کی یعنی بجاگر اور حریانا کی بھی یہی قسم ہے اور مجھے یہ دریافت نہین ہے کہ حریانا اور صم ایک ہی قسم سے ہین یا انمین کچھ فرق ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکا نام ملکہ اسواسطے رکھا ہے کہ اسکے سر پر ایک چوٹی تاج کی صورت پر ہوتی ہے اور دو بالشت سے لیکر تین بالشت تک لانبی ہوتی ہے اور سر اسکا پتلا زیادہ ہوتا ہے اور آنکھین اسکی دونون سرخ ہوتی ہین رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے جو چیز اسکے بدن سے ملتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور جہان رہتا ہے اوس جگہہ گھاس وغیرہ نہین اوگتی ہے اگر کوئی پرندہ اسکے سوراخ کے اوپر سے اوڑکر نکلنا چاہے گر پڑتا ہے اور ہلاک ہوجاتا ہے اور جو حیوان اسکی چاپ پاتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہین اسکے نزدیک کوئی جانور پہونچ جاتا ہے سُن ہوکر رہ جاتا ہے اور اسکے صفیر اور آواز کے سننے سے ایک تیر کے پہنچنے تک جو آدمی خواہ جانور سنے مرجاتا ہے اور جس شخص پر دور سے اسکی آنکھ کا اثر پہونچے وہ بھی مرجاتا ہے اور اتنی تیزی اس مین ہے کہ جو شخص اسکی طرف دیکھے وہ بھی مرجاتا ہے جسے یہ سانپ کاٹے اوسکا بدن گھل جاتا ہے اور پھول کر صدید اور پانی پیدا ہوکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازان مرجاتا ہے اور جو اس میت کے قریب جاے وہ بھی مرجاتا ہے اور کمتر اسکے جوار اور قرب کے ضرر سے نجات پاتا ہے۔ ہان اگر کسی عصا اور چھڑی وغیرہ سے اوسکو مارے خواہ چھوے البتہ کمتر مضرت پہونچتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ مین آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزہ سے اس سانپ کو مس کیا سوار مع گھوڑے کے مر گیا اور گھوڑے کی تھوتھنی مین اسنے کاٹا گھوڑا اور سوار دونو مر گئے یہ سانپ بلاد ترک اور نوبہ مین اکثر پیدا ہوتا ہے **علامات ملکہ یا بجاگر سانپ کے کاٹنے کی** آدمی خود بخود بدون کسی سبب ظاہر کے مرجاے خصوصاً اگر ایسی جگہہ پر مرے جہان اس سانپ کے رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہین ہے **حریان کا بیان** حریان کا ذکر ہمنے کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکے صفات قریب اوصاف ملکہ کے ہین کہ وہ سیدھا نہین چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہین کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کے سنانے سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسکا گوشت مہرا ہوکر رہ جاتا ہے اور مرجاتا ہے اور جو حیوان اوسکے قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا گیا ہے ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حریان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہین کرتا ہے اور کسیقدر جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے کہ تخم خشخاش دو درہم تک اور جند بیدستر بھی اسیقدر وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے **علامات کاٹنے اوس سانپ کی جسکا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صم کی قسم مین ہے** جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسے ہچکی اور تغیر لون اور جذبہ اور برد اعضا اور سبات اور پلکون کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اوسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجاگر کا ہے اور اوسے ہم بیان کر چکے ہین **علامات اوس سانپ کے کاٹنے کے جسکا نام اسقیوس ہے اور یہ بھی بجاگر کی قسم مین ہے** یہ سانپ جسے کاٹے اوسپر وہی اعراض طاری ہوتے ہین جو خطاف نامی سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین کہ رنگ اوسکا متغیر ہوتا ہے اور بدن مین عرق پیدا ہوتا ہے اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضاے بدن سرد ہوجاتے ہین اور پلکین بند ہوکر خشکی اونمین پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا وہی ہے جو صم کا علاج ہے **ہیراقیہ اور اسقیلیوس کے کاٹنے کا بیان** جس کو یہ دونون سانپ کاٹتے ہین وہ شخص بےحس حرکت بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اوسکی ابتدا اون احوال کے ہوتی ہے جو اسقلیوس کے باب مین مذکور ہوئی ہین

اور جائی سے در پے اور آنکھون کی بند ہونیکی نوبت پہونچتی ہے اور گردن اینٹھنے لگتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے نبض کا انتظام بالکل باطل ہوجاتا ہے اور درد کا احساس اسے نہین ہوتا ہے اور کبھی ابتدا مین ایسا درد جس سے قے پیدا ہو محسوس ہوتا ہے جو اوسکے پاس موجود ہوتا ہے اوسے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی انگلی حلق مین ڈالتا ہے تاکہ قے ہو جاے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ اسقلیوس اپنا سر اوٹھا کر زہر پھونکتا ہے اب مجھ یہ بخوبی معلوم نہین ہے کہ یہ قسم وہی ہے جسکا مین اوپر ذکر کر چکا ہون یا اینکہ یہ دوسری قسم ہے اور اصنافات کی قسم مین داخل ہے لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اسکے کاٹنے کا مقام اسقدر ہوتا ہے جیسے سوئی چبھ گئی اور اوس جگہ ورم نہین ہوتا ہے اور تھوڑا تھوڑا اسکا خون سیاہ اوس سے بہتا ہے اور غشاوہ چشم بھی اوس شخص کو عارض ہوتا ہے جسکو یہ کاٹے اور اوجھلہ اور فم معدہ مین درد پہلے پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد تغمیض بصر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تہائی یعنی تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہین رہتا ہے علاج اوسکا وہی ہے جو صم کا علاج مذکور ہوا **مقرنہ کا بیان** یہ بھی جنس کی ایک قسم ہے طول مین ایک ذراع سے لیکر دو ذراع تک ہوتا ہے اسکے سر پر دو بلندی مثل دو سینگھ کی ہوتی ہے اور اسکے بدن کا رنگ مثل ریگ کے ہوتا ہے اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک اور سخت ہوتے ہین چلتے وقت آواز کھڑ کھڑ کی پیدا ہوتی ہے اور دانت اسکے برابر اور سیدھے ہوتے ہین ترچھے نہین ہوتے اور اکثر ریگستان مین پیدا ہوتا ہے ایک قوم نے کہا ہے اسمین ایک قسم وہ بھی ہے جسے قصیرہ کہتے ہین اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسکے قرن چھوٹے ہوتے ہین اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کسیقدر ٹوٹ کر گر جاتے ہین اور اسکے بھی چند اقسام مین چھوٹے اور صغیر اور دونون طرف کی جڑیا اسکے بڑی بڑی ہوتی ہین اور اسی وجہ سے اسے لحیانیہ بھی کہتے ہین علامت اسکے کاٹنے کی ایسی چبھن مقام لسع پر ہوتی ہے جیسے سوئی کسی نے گڑوئی ہے خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گاڑی ہے اور گرم ہو گئی ہے اور تمام بدن اسکا گران اور بھاری ہو جاتا ہے اور دونون پپوٹے سوج جاتے ہین اور دوران اور ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا بھی صم کا علاج ہے اور خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ تخم ترب ہمراہ شراب کے پلایا جاے اور خصوصاً اگر قے کے بعد یہ دوا پلائی جاے بہت عمدہ ہے اور قے ہو جانے کے بعد زیرہ ہندی اسی قسم بھی نافع ہوتی ہے شراب ملاکر اور جندبیدستر ہمراہ شراب کے اور فودنج بری ہمراہ شراب اور تخم ترب عجیب النفع ہے اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ قطران کے اور پیاز سرکہ مین کوٹا ہوا نافع ہے **اوس سانپ کا بیان جسکا نام اودرلیس اور کرسوذروس ہے** یہ سانپ اگر پانی مین پایا جاے اہل یونان اسکو اوذروس کہتے ہین اور اگر خشکی مین پایا جاے اوسکا نام کرسوذروس ہے اور اصلہ صم سے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور اوس سے اسکی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے اور اسکا غمر اور ضرر بھی نسبت اوسکے زیادہ ہوتا ہے اور جہان کاٹتا ہے اوس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش بھی پیدا ہوتی ہے بعد ازان وہ مقام سبز ہو جاتا ہے اور سیاہ ہو جاتا ہے اور جس کا کاٹا اوسکو دوار اور قے بدبو صفراوی اور حرکت غیر منتظم اور ضعف قوت عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مر جاتا ہے اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہین پاتی اور اگر بوجہ اسکے کہ دریائی قسم مین زہر کم ہوتا ہے کوئی شخص بچ جاے خواہ اسوجہ سے کہ ملسوع کا مزاج قوی ہو اور زہر اثر زیادہ نہین ہوتا پھر بھی امراض ایسے لاحق ہونگے کہ اون سے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا علاج پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص معالجہ اوسکا ایک یہ ہے کہ [illegible] پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درہم ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین اسیطرح زراوند دو درہم ہمراہ شراب کے یا ہمراہ سرکہ کے جسمین پانی ملا ہو اسیطرح عصارہ مغز اسیون بھی مفید ہے اور ضماد چونہ اور زیت اور فودنج کوہی کا اور

بیخ بلوط وغیرہ تنہا ایک ایک جزو ہمراہ سب کو ملا کر اور شیر آب دیجہ ملا کر ہین آذریس کا بیان مین آذریس کا ذکر اس مقام پر اس لحاظ سے کرتا ہون کہ مجھ کو شبہ اس بات کا ہی کہ آذریوس اور آذریس مین کچھ فرق ہے یا دونون ایک قسم ہین اور وجہ اشتباہ کی یہ ہے کہ نساخ اور کاتبون کا تصرف ان دونون لفظ مین ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی مین اسطرح ہو جاتا ہی لیکن شیخ جس کتاب سے یہ مقام لکھا ہے اوسکے مصنف نے اس کے کاٹنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہین اوس مصنف نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے جراحت پیدا ہوتی ہے اور زخم جلد اچھا ہوتا ہی اور رنگ تیرہ ہو جاتا ہے اور اوس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور متعفن ہوتی ہی اور علاج ان لوگون کا بہت دیر مین صحیح ہوتا ہے اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہی اب مناسب ہی کہ اس مقام مین کوئی اور شخص تامل اور فکر کرے اور اسکی تحقیق کرے ٹھیک تا کہ یہ اشتباہ برطرف ہو جاوے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم طریقہ ثانیہ کیطرف منتقل ہو کر بیان اوسکا بہ تفصیل کرتے ہین اور جتنے امور متعلق بہ لسع ہین اونہین مفرد مفرد بیان کرتے ہین **بیان عام لسع افاعی اور اوسکے احکام** کا بدترین افاعی اور بدترین اژدھی کی یہی قسم ہے جو نر ہے اور مادہ بہ نسبت نر کے اسفل ہے اور مادہ کا کاٹنا اسطرح دریافت ہوتا ہے کہ اگر دو دانت سے زیادہ کا نشان پڑ جاوے اور سطرف جدھر سے کاٹا ہے اور کاٹنے کے ساتھ ہی دونون دانت خواہ کل دانتون کے نشان سے خون برآمد ہوا وسکے بعد صدید یعنی غسالی نکلا اور کبھی ابتدا مین صدید مائی نکلتا ہے پھر دہنی پھر زنگاری مستحیل بطرف جوہر سمی کو ہو کر نکلتا ہی اور رنگ بھی اوسکا زہر کا ہو جاتا ہے اور مقام لسع مین درد پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہی اور متحرک ہوتا ہے بعد ازان ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع لسع کا اور منہ مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشا مین التہاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین تپ پیدا ہوتی ہے کہ اوسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہے اوسکے بعد بخار ایسا نکلتا ہے اوسکے بعد فساد لون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بہ طرف سبزی کے ہو جاتی ہے اور زوال اور تواتر نفس کا ہیجان ہوتا ہی اور سانس مین کوتاہی اور متلی اور ہچکی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی قی کسی خلط مراری کی ہوتی ہی اور عسر بول پیدا ہوتا ہے اور مسوڑھے اور سر بھاری ہو جاتا ہے اور بیشتر رعاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیٹھ مین کسی قسم کا بوجھ پیدا ہو کر عرق بارد پیدا ہوتا ہی اور بدن مین کپکپی بہت زور سے اور بیشتر غشی پیدا ہوتی ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے مرجاتا ہی وہ تین دن کے اندر مرتا ہے اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہی علاج مار گزیدہ کا بطور قاعدہ کلی سکے پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ کرنا چاہیے اوسکے بعد قوی علاج یہی ہے کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کرین اور اگر تریاق مذکور کے استعمال مین تاخیر ہو کبھی تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہی اور کبھی ممکن نہین ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزاے تریاق خود آلہ سم ہو جاتے ہین کہ مناسب نہین ہے اسلیے کہ طبیعت باذن خالق تعالی استعمال الات کرتی ہی اور جو سم غریب ہی اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اوس سے ممکن نہین ہے کہ استعمال آلات کرے ہان اگر طبیعت اور امر غریب دونون کا ہیجان واقع ہو اسوقت شاید کسیقدر مفید بھی ہو۔ اگر مار گزیدہ بکثرت استعمال ثوم یعنی لہسن اور شراب کا کرین شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہو جاوے اسیطرح کراث اور بصل ہمراہ شراب اگر بوجہ ہضم نہ پہنچے اطبا نے ذکر کیا ہے کہ ایل یعنی گوزن بریشتہ اگر کھاوین فورا مفید ہوتا ہی حرمل بھی ایسی دوا ہے جو سانپ کے کاٹنے سے نجات دیتی ہے اسیطرح لب حب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک یہ ہے انیسون الکسوفافن یعنی [illegible] دو درہم فلفل چار درہم پوست زراوند مدحرج جند بید ستر ہر واحد ایک درہم تخم سعد طالا یعنی دو [illegible] انگور مسلوخ

سے معجون کرین مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے۔ ایضاً۔ مرمکی جند بیدستر فلفل زرنیخ احمر ہر ایک ایک جزو تخم شبت دو اوقیہ طلا کے ذریعہ سے معجون کرین۔ ایضاً تخم خندقوقی زراوند مدحرج سداب بری اور وہ حرمل نہین ہے جیسا بعض لوگون نے غلط گمان کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہے واجب ہے کہ مسکر بکثرت کھلائین اور خصوصاً پرانا کیونکہ اکثر فقط اسی کے استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے اور آبزن مین دودھ سے بٹھائین اور بہ تکلف اوسے قئی اور بیدار کرتے رہین اور چلنے اور ٹہلنے کی اجازت دین اور بعض اوقات مین حمام معرق کرائین یعنے جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کرین بعد حمام کے بہتر ہے کہ تازہ انفحہ ارنب کا کھلائین کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگر چار اوقیہ شراب کے ہمراہ خوب ملا کر استعمال کرین اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاز دریائی دستیاب ہو اور اوسے چبا کر نگل جائے اوس رطوبت کو جو اوسمین ہے اور پھوک کو ضماداً استعمال کرے تمام سموم مین ہرگز نہ مریگا ایک اور قوم نے شوربا مینڈک کا بار با تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اوسکے استعمال سے مارگزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور نیز وہ گوشت جو سرکہ اور نمک مین پکایا جائے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہین۔ ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ جو جبہ اگر کسی گودڑے وغیرہ مین لٹکائین وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے **بیان تمام مشہورہ ضمادات وغیرہ کا جو سانپ کے کاٹنے مین لوگون نے لکھے ہین** کہتے ہین کہ کرفس صحرائی جسے سمرنیون خواہ سمرنیون کہتے ہین اوسکا پینا بھی بہت مفید ہے اور وج ترکی کی جڑ اور برگ زراوند اور بیخ زراوند اور بیخ مر اور بیخ فاشرا اور فاشرستین اور خار لقیون جو دوا انمین سے بہم پہونچے شراب شیرین ملا کر بقدر ایک درہم کے پلائین اسیطرح عصارہ اباغلس یعنے اذان الفار کا اور اسیطرح عصارہ کمون یعنے زیرہ کا خصوصاً زیرہ کوہی اور عصارہ کرنب یا قسط ہمراہ ابولوبیون اور بیخ بخور مریم خواہ بزر کا ہم خواہ بیخ کا ہم یا بیخ حرمل ہمراہ عصارہ گندنا کے یا بیخ شبث کا۔ ایضاً انفحہ ارنب اور دقیق کرسنہ خاص کر کے اور زنجبیل ہمراہ شیر زنان کے اور بیخ سوسن اور بیخ خنثیٰ جو جراحی اور معروف ہے وہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ خندقوقی بھی اسیطرح مفید ہے۔ بعض لوگون نے خیال کیا ہے کہ برید یعنی کو جسوقت شیر دوشیدہ مین ملا کر استعمال کرین خوب نفع کریگی اور لبن لاغیہ اور میرے گمان مین تریاق فاروقی وہی ہے اور کوئی بھی نافع ہے سانپ کی بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاوشیر بوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے۔ ایضاً قسط بوزن تین مثقال اور خیطیانا۔ ایضاً مینگنی بھیڑی کی شراب مین ریزہ ریزہ کر کے ڈالین اور پلا دین اور کل ایسی چیزین جو مقطع ہین اور تیز ہین خصوصاً لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی اور مولی کا پانی اور سب نمکین چیزین خصوصاً جوف بیوڑی کا اور عقرب بھنا ہوا اور تلخہ مرغ اور کل طیور کا تلخہ جو عصارات شدید النفع ہین اونمین سے عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش اور سرکہ تنہا چار اوقیہ معہ دیگر اور عصارہ اطراف کرنب نبطی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہین **ضمادات جو باہر سے لگائے جاتے ہین** یہ ضمادات وہی ہین جو سمیت کو جذب کرین اور انکا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات اہل اور حب الغار اور بالبوس اور سقیل بریان خصوصاً اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب مین ملا کر استعمال کرین چوزہ مرغ کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور مرغ کا پیٹ چاک کرکے نہایت درجہ مفید ہے اگر باندھا جائے اسیطرح ضماد گوشت افاعی کا خواہ مینڈک چاک کر کے اور ان مین روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن جسمین دق الفار کو پکایا ہو **بیان اون سانپون کا جو کل مسامات بدن سے خون روان کر دیتے ہین** جیسے امورلیس اور سطس یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے اسکے کاٹنے کے بعد تمامی

مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے کہ جو قروح جسم میں کسی زمانہ میں ہوئے ہوں اور مندمل ہو چکے ہوں وہ بھی از سر نو شگافتہ ہو کر اون سے خون رواں ہوتا ہے اور درد متصل پیدا ہوتا ہے اور قے الدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہے۔ قدمائے اطبا نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں سانپ جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہے انکے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور انکے بدن پر نقطہائے سپید ہوتے ہیں اور طول نقطوں کا بقدر طول نقطہائے متفرقہ کے ہوتا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکے قد افعی سے چھوٹے ہیں اور سر اور دم انکی باریک رنگ انکا خاکستری اور بیشتر سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہے اور انکے سر پر لکیرین سپید [illegible] متقاطع ہوتی ہیں اور انکے دانتوں میں آواز کڑکڑانے کی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے یعنی یبوست اندرون دانتوں کے جو نہایت خشک ہوتے ہیں جیسے کوئی غضب میں آکر دانت پیسے اور چال انکی بھاری ہوتی ہے دانت انکے ہموار اور برابر ہوتے ہیں۔ یہ شخص جسنے ان حیات کی یہ صفات بیان کیے ہیں انکو طبقات اولی میں داخل کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہ سانپ نہایت زبون ہیں اور انکے کاٹنے سے تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہیں اور تمام مجاری طبعی کھل جاتے ہیں اور اونسے خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسی طرح نہیں رکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے رواں ہوتی ہے تا اینکہ جو قروح مندمل ہو چکے ہیں اونسے بھی کھل کھل کر یہ رطوبت جاری ہوتی ہے بلکہ آنکھوں میں جو رطوبت ہے وہ بھی بہ بہ کر نکل جاتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور قے عارض ہوتا ہے اور باوجود اسکے معدہ میں درد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقام لسع میں ورم پیدا ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے اور اوسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برآمد ہوتی ہے اور دست جاری ہوتے ہیں اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے حصر بول عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے سب اعضا مسترخی اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور تمام بدن پر ایک حالت ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت گر جاتے ہیں کہ بعد وہ شخص مر جاتا ہے۔

علاج ان لوگونکا قریب بہ علاج اون لوگوں کے ہے جنھیں اصلالات اور افاعی کے کاٹنے کا صدمہ پہنچے اسطرح کہ شراب کثیر پلا کر قے کرائی جائے بعد غذا دینے کے اور غذا اونکی طریخ یعنی ایک مچھلی سے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کی ہوتی ہے اور حلب میں اوسکا شکار کیا جاتا ہے خواہ سمک مالح اور ثوم سے تجویز کیجائے اور مکرر اونھیں قے کرائی جائے اور اسکے بعد روٹی مچھلی کے ساتھ کھلائی جائے جو انگیٹھی وغیرہ پر اولٹی کرکے سینکی گئی ہو اور زبیب اور تخم ترب انکو کھلائی جائے کہ نافع ہے خصوصاً ہمراہ شراب کے اور عصارہ [illegible] ہمراہ اصل السوس کے جو آسمانگونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی انھیں نفع کرتا ہے اور کبھی بجہت نزف الدم ضماد خرفہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور بارتنگ یا مازو اور داغ وغیرہ سے بھی اکثر حبس خون کا اچھی طرح سے ہو جاتا ہے اور داغ اسمان کندش اور اجوائن اور سداب سے ہمراہ آرد جو اور سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہیں۔ حینا سطس کہتے ہیں کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اوسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہے اور اوسکے بدن پر نشانہائے سیاہ بہت سے ہوتے ہیں اور سر اوسکا چھوٹا گردن اوسکی موٹی اور حلق اوسکی موٹی گردن سے شروع ہو کر دم تک باریک ہوتی جاتی ہے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلاد لوبیہ اور شام میں ہوتی ہے اور صورت اوسکی مثل افعی کے ہوتی ہے اور رنگ اوسکا کچھ زرد [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] ہو جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قسم اکثر [illegible] پیدا ہوتی ہیں جسے یہ سانپ کاٹتا ہے اوسکا پیٹ پھول جاتا ہے اندر التہاب اور سوزش پیدا ہوتی ہے پھر اوسکی پیاس کسیطرح نہیں بجھتی ہے گو دریا پانی سے بھی پئے

نہیں بہتا اور پسینہ پانی پتلا بہتا ہے اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے کچھ بھی نہیں آتا ہے تا اینکہ پیٹ اوسکا پھول جاتا ہے اور تمام بدن پھول جاتا ہے اور تمام سر کو نہیں پانی بھر جاتا ہے
علاج بعد تدبیرات مشترکہ کے اور روغن کثیر کے پلانے کی اور قے کرانے کی پھر خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ فصد اور رطوبات اندرونی کا اخراج
کریں اور پانی جسقدر پیا گیا ہے اوسے پیچھے کی طرف جذب کریں اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرفس اور سنبل ہندی اور دارچینی اور اسارون
اور بچا لیوس اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائیں اور خارج بدن پر ضماد نمک اور چونہ اور زیت کا کریں اور وہ ضماد لگائیں جیسے ہم لوا
سکے کے کاٹنے میں بیان کرینگے قفارہ اور طفارہ یہ سانپ چھوٹی اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہیں اور اکثر یہ سانپ درختوں پر
لٹکے ہوتے ہیں اور جو شخص اون اشجار کے نیچے ہو پہنچتا ہے اوپر اپنے تئیں گرا دیتے ہیں اور حملہ آور ہوتے ہیں اسطرح جیسے کوئی نیزہ خواہ بھالا
مارے میں کہتا ہوں کہ ایک قسم ان سانپوں کی میں نے خود دیکھی ہے اطراف دھستان میں مائل بسرخی اور وہ نہایت ردی اور زبون
ہے کہتے ہیں کہ اوسکے کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن میں پیدا ہوتا ہے اگر اوس قسم کا ہو جیسے ہم نے دیکھا ہے اور بارہا
بھی عارض ہوتی ہے کہتے ہیں کہ علاج اوسکا مشترک ہے مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہے کہ نام اوسکا امفسنا ہے اور
کہتے ہیں کہ وہ دونوں طرف سے چلتا ہے اور جب کرتا ہے یعنے سر اور دم دونوں طرف سے حرکت کرتا ہے اور مجھے تحقیق اسکی نہیں ہے کہ فقط
یہی ہے یا کوئی اور قسم ہے مگر اتنی صفت اوسکی وہ لوگ کرتے ہیں کہ اوسکی سر اور دم برابر ہوتی ہیں گندی ہیں اور ضخامت میں موٹا اور گندہ
ہوتا ہے اور نہایت سر اور دم کے پاس ہوتا ہے اور مجھے گمان قطعی نہیں ہے کہ جسے میں نے دیکھا ہے یہ وہی ہے یا نہیں بلکہ ظن ہے جیسے فرد
بھی کہتے ہیں یہ سانپ اون پتھروں کے نیچے رہتا ہے جو گھر وغیرہ میں رکھے ہوئے ہوں اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہے اوسکے بدن کی کھال
اوتر جاتی ہے اور جو شخص اوسے مس کرے اوسکے بدن کی جلد بھی اوتر جاتی ہے خواہ جو اوسکی دوا کرے یعنے دوا کرنے کی وجہ سے اوسکا اثر
بدن پر پیدا ہو اور اس سانپ کی نہایت خبیث اور بدبو ہوتی ہے اور جو کوئی اسکے قتل کو درپے ہو کر تلاش کرے بدبو سے اوسکا
پتا لگ جاتا ہے اور جو اعراض لسع افاعی سے عارض ہوتے ہیں وہی اسکے کاٹنے سے بھی پیدا
ہوتے ہیں علاج وہی ہے جو افاعی کا علاج ہے اور خاص ان لوگوں کو زراوند طویل کا شراب میں ڈالکر پینا اور اسیطرح
ہو گیا وہ مشہور ہے اور افاعی کے علاج میں مذکور ہو چکی ہے مفید ہے کہ اوسے شراب کے ساتھ پلائیں اور ثمر بلوط کی تضمید کریں
یہ قسم سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہے اوسے اعراض زردی وغیرہ
ہوتے ہیں جیسے افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج بھی بعینہ اوسی طرح کیا جاتا ہے بیان اوس سانپ کا
جسکا نام رقشا سیسطالی ہے کہتے ہیں کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونوں طرف سے ہوتا ہے یعنی موٹا اور دم کی طرف
سے زیادہ بڑا اور قاتل ہے اور اعراض اسکے بعینہ وہی اعراض ہیں اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا جیسے رقشا جسکے
رنگ مختلف ہوں بعض حکیموں نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہے کہ دوسرے دن جگہ ملسوع کی سڑ جاتی ہے اور اسکے اجزا ریزہ
ریزہ ہو کر گر پڑتے ہیں اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اسکا علاج وہی ہے جو افاعی صعبہ کا علاج ہے جیبر یا سیسطالیس اسکے سانپ
کا بیان اسطرح کیا ہے کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کیسے ہیں لیکن مقام لسع میں انتفاخ پیدا ہوتا ہے اور صلابت ہو جاتی ہے
اور التفافات عارض ہوتے ہیں اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اوسی مقام سے عارض ہوتا ہے اور عقل میں بھی تفرقہ
بصر اور کزاز مہلک عارض ہوتا ہے علاج اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے اور میں نے اس سانپ کو اس مقام پر تشبیہا ذکر کیا

ہین اسے پہچانتا نہین اور نہ اسکی طبیعت کو پہچانتا ہون اور اسکی جنس کو بتحقیق جانتا ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ اسکا ذکر مکرر ہوا ہو یعنی کسی اور قسم مین داخل ہے انہین فیخر نیتوس کہتے ہین اسکا کاٹنا شبیہ لسع افاعی کے ہی مگر گوشت مین ملسوع کے فساد اور استرخا ایسا عارض ہوتا ہے جیسے مستسقی کو عارض ہوتا ہی اور سبات اور نسیان اور استقام جگر اور امعاے صائم اور قولون مین لاحق ہوتے ہین اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو ارسطالیس مین کہا ہی یعنی مین نے اسی بھی تخمینا ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ مین اسکا ذکر نہین ہوتا ہی بلکہ طبقہ منعفنہ مین ہوتا ہے اور علاج اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے **انمودوطس اور لواعوس کا بیان** طول ان سانپون کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ انکی مثل ریگ کی اور انکے بدن مین نشانات ہوتے ہین کہتے ہین جسکو یہ سانپ کاٹے درد شدید موضع لسع مین اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہی اور صدید دموی اوس سے روان ہوتا ہی اور مثانہ مین اور جگر مین اور مراق بہت شدید اور پایدار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت لسوع کی عارض ہوتی ہی اور ساتوین دن کے بعد پھر مہلت نہین ملتی علاج اوسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور دارچینی اور بیخ قنطوریون جو ان اودیہ مین سے ہو بوزن دو درہم کے ہمراہ شراب کی علاج خاص انکا ہی اور بیخ زراوند خصوصا زراوند طویل کی منفعت عظیم ہی نسبت ان اقسام کے اسیطرح اصل شواصر یعنی مشک الجن خواہ اوسکا عصارہ خاص کر اور بیخ جنطیانا بھی علاج خاص ہی اور ضمادات مین شہد کو پکا کر خشک کرین اور کوٹ کر لیپ لگاتے ہین اسیطرح انار کے چھلکے اور اسیطرح قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم حرمل اور لبلاب اور سداب دشتی اور [illegible] منعفنہ مین وہ بھی انکو مفید ہین **وہ سانپ جسکا نام سہسر ہی** اور یہ منعفنہ سے کہتے ہین کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر مین پیدا ہوتے ہین سر انکے چوڑے اور گردنین پتلی دم چھوٹی پیٹ انکی گول سر پر انکے لکیرین اور خطوط ہوتے ہین اور انکے بدن پر خطوط مختلف الوان کے ہوتے ہین اور جب چلے خواہ چلتے ہین سانپ وہ لکیرین اور خط سیدھے نہین رہتے بلکہ ترچھے ہو جاتے ہین اور جس شخص کو یہ سانپ کاٹے اوسے ورم موجع اور عفونت بدن کی بعد ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے بالون کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی عفونت بہت غالب سرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہی اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی کی ہے علاج وہی علاج اور جو علاج متوسط ہی درمیان افاعی کے اور اسکے بعد علاج اون اعراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض ہوا ہے کرنا چاہیے **اون سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کی ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے** اس قسم مین وہی سانپ معتد بہ ہین جو بڑے بڑے ہین اور خبیث ہین تنین اژدہے کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہی کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہی اور بڑا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اژدہے کی دو آنکھین بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک بلندی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدایش اطراف نوبہ اور ہند مین زیادہ ہوتی ہی اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدہا نوبہ جو بلاد حبش مین ہوتا ہی چار ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور ہند کا اژدہا بہت ہی بڑا ہوتا ہی کہتے ہین اونکا اوصاف وہی ہین جو ہم نے بیان کیے ہین اور چہرے اوسکے زرد اور سیاہ اور ہونہہ بہت بڑے بڑے اور حاجب ایسی ہوتی ہین کہ آنکھون کو ڈھانپ لیتی ہین اور گردن اوسکی کھال لپٹی گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے کی مین تین تین دانت ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہے ایک ایسا اژدہا کہ اوسکی گردن کے کنارون پر بال گھنے اور [illegible] لگے ہوئے تھے کہتے ہین اژدہے کے کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہی اور نر قسم اژدہے کی

پر لپیٹنا زیادہ سے زیادہ عجیب ہے — میں کہتا ہوں خبر صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سوائے ہندوستان کے اور بلاد میں بھی اژدہے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور علاج اژدہے کا وہی ہے جو علاج قروح ردیہ کا ہے فقط افعیوں اور سے پر شاید یہ بھی اقسام سے اژدہے کی ہے کہتے ہیں جیسے افعیوں کے کاٹنے سے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے عارض ہوتی ہیں اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہیں اور سیر کا حال یہ ہے کہ اوسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہیں اور اوسکا خاصہ یہ ہے کہ جسے کاٹتا ہے اوسکے گوشت میں بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اوسکا قرحہ اوس علاج کا محتاج ہوتا ہے جو قروح ردیہ میں لکھا گیا ہے دریائی اژدہے کے کاٹنے کا بیان گندھک اور سرکہ اوس مقام پر لگانا جہاں اسنے کاٹا ہو اور تمساح کی چربی کا ضماد بھی مفید ہوتا ہے اور طرابلا نامی ایک مچھلی ہے اوسکو ساتھ قلعی کے اگر مقام پر زخم کے مالش کریں یہ بھی نافع ہے اور جو ادویہ باب رتیلا میں ہمنے لکھی ہیں خصوصاً تریاق اول اور بادرنجویہ اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہے دو حیوان دریائی ایسے ہیں کہ اونکو بعض علما نے ذکر کیا ہے اور مجھکو گمان یہ ہے کہ وہ دونوں دریائی اژدہے کی قسم میں داخل ہیں خواہ اونمین داخل نہیں ایک کا نام سموریا ہے اسے عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افاعی کے مناسب ہو دوسرا طروغورون ہے اوسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طروغورون کاٹے وجع شدید اور برودت یکبارگی عارض ہوتی ہے اور خدر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور یہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اوسطرح کرنا چاہیے جو مثل زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا نطول بگرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق غار سے ضماد کرنا واجب ہے اور مالش روغن سوسن کی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہیں اور جن روغنوں میں قوت تحلیل اور ابخرہ کی ہو اور مشروبات انکے واسطے فسردہ ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کے خواہ مر اور فلفل اور سداب ہموزن لیکر بقدر ایک درمی کے مقدار شربت تجویز کریں اور تریاق اول جو باب رتیلا میں مذکور ہوا ہے اوسکا استعمال کریں چوتھا مقالہ آدمی اور چوپایوں کے کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ میں وہ آفات بیان ہونگی جو آدمی اور کتے اور بھیڑیے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتی ہیں خواہ اور درندے اور تمساح اور بندر اور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور قلا مرغابی کو کہتے ہیں بیان عام کاٹنے کے علاج کا بہت برا آدمی کا کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت میں سرزد ہو آدمی بھوکا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکا کاٹے جو شخص کاٹنے کا علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عرض پر ایک کپڑا زیت میں ڈبوکر رکھے خواہ فقط زیت سے اوس مقام کو تکمید دے اگر یہ تدبیر کافی نہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہو تو شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کریں لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو چبا کر تازہ ضماد کریں بلکہ اسطرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہے ایضاً طلا مرداسنگ کا اور ضماد مٹر کے آٹے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام [illegible] میں اور کسی طرح کا فساد نظر آئے پہلے اوسے پاک کریں چوسنے کے ذریعے سے خواہ کھینچنے سے خواہ کسی دوائی جاذب سے اور بعد تنقیہ کے اور پاک کرنے کے اوسے چھوڑ دیں اور نگران رہیں اگر پیپ اور ریم اوس میں زیادہ متعفن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقیہ اور جذب قوی اور پورا نہیں ہوا تھا پھر اون ادویہ جاذبہ سے علاج کریں جنکا باب لسوع میں ہمنے بیان کر دیا ہے اور اگر عضو مذکور میں فساد کسی طرح کا نہوا اوسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ ورم نہونے پائے اور جراحت کو التیام کی یہی تدبیر کرے عمدہ قسم مرہم کی

کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا اوسکے واسطے خراطین کے گھیٹنے اور بچہ کے دہن بیضہ کے گوشے کے واسطے وہی مرہم اسود جسکو کیا اسکا استعمال بوجہ جذب سبب فساد موضع مجروح کے کیا جاوے نفع دیگا اوسکی حاجت ہے اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھو ضرور ہے آدمی آدمی کو کاٹے اور اگر زخم ہوگیا ہو بہت جلد پیاز اور نمک کھانا چاہیے شہد ملاکر اور ایک دن اور ایک رات ایسے اوسی طرح رکھا رہنے دیں بعد ازان علاج اوسکا مرہم اسود سے کریں جو موم اور چربی اور زیت سے تیار کیا جاوے اور بارزد کا ضماد کے کاٹے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہے اسیطرح جو سرکہ مین ملاکر بطور ضماد کے لگائی جاوے اور پیاز اور شہد ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استخوان بچہ گاو اسقدر جلائین کہ سپید ہوجاوے تین شہد مین ملاکر ایضاً نمک پسا ہوا شہد کے ہمراہ اور مر اور صمغ البطم کبھی زخم مین پھٹکری خشک ملاکر بھرتے ہین اور باندھ دیتے ہین اور خاکستر کرنب کا اوسپر طلا کرتے ہین کبھی آدمی کو کاٹنے سے اگر فاقہ کسے ہو یا ایسے حبوب کھا چکا ہو جو استعداد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتی ہون اور ان حبوب مین سے بھر خصوصاً اگر مسور کھا چکا ہو اور کسی شخص کو کاٹ کھاوے ایک حالت ایسی ردی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بُری ہوتی ہے لازم ہے کہ موضع عضہ کو زیت سے پونچھیں اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کرین اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائین ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استخوان بچہ گاو اسقدر جلائین کہ سپید ہوجاوے بعد ازان شہد مین ملاکر استعمال کرین ایضاً نمک پسا ہوا ہمراہ شہد کے یا مر اور صمغ البطم کا ضماد کرین کبھی زخم مین پھٹکری جلاکر سوکھی ہوئی بھرتے ہین اور باندھ کر اوسکے اوپر خاکستر کرنب کو طلا کرتے ہین پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہو اور بھیڑیے کا کاٹنا ان دونون کا علاج قریب اوسی کے ہے جو قانون عام مین پہلے بیان کردیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونون کی کاٹ مین بکار آمد ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماؤف کو سرکہ سے چھڑک دین اور چند مرتبہ اوسپر کف دست سے تھپکی دین بعد ازان نمک دن اور سرکہ اوسپر لگائین اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کرین اور خصوصاً اگر خوف عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداب اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور بارتنگ ہمراہ نمک کے اور ککڑی کا چھلکا اور کھیرے کا چھلکا اور فودنج شراب مین کوٹ کر استعمال کرین ایضاً دارچینی کا طلا کرنا اوسپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو گیہون کا آٹا ہمراہ شہد کے لگائین صعتر بری ہمراہ نمک اور شہد کے اور مری جو سرکہ مین بنائی گئی ہو اور جس سرکہ مین نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ بعد دو قسم کے کاٹنے کے بھی مفید ہے دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان کتا وغیرہ جو حیوانات اہلی کہے ہوتے کبھی اونمین ایک بیماری جسے کلب کہتے ہین عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اوس مرض کے ہر ایک حیوان انمین سے دیوانہ اور بوڑھا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اوسکا مزاج سوداوی خبیث کیطرف منتقل ہو جاتا ہے اور اوس خلط مین سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور شراب کے یہ فساد پیدا ہوتا ہے ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط مین احتراق پیدا کرے پس خریف مین دیوانہ ہوجاوے یا برد شدید خون کو منجمد کردے کہ مائل بہ سودا ہوجاوے پس ربیع مین دیوانہ ہوگا غذا اور شراب سے دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہان قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہین اور خون مجتمع ہوتا ہے جیسے لکھنؤ مین بوچڑ خانہ

کی گرمیاں وہاں یہ کہ کتا خواہ بھیڑیا بھوکا ہو اور مردار سڑی ہوئی چیز پی لیکر یا سڑا ہوا پانی پیے اسوجہ سے اوسکے اخلاط اکثر بہ سوداویت ہو جاتے ہیں اور سودا میں عفونت پیدا ہوا اوسکی مخالفت نہیں بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال میں ہر وقت تغیر مزاج کی پیدا ہوتی ہے جیسے مجذوم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن سوج جاتا ہے اور رنگ اوسکے بدن کا خاکستری ہو جاتا ہے اور سبب فساد مزاج اوسکے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اسواسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بیخبر اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک میں کچھ کھاتا ہے اور نہ ہر وقت پیاس کو سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہونچتا ہے ڈر جاتا ہے اور پینا اوسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے اوسکے جوڑ بند میں رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تھرتھری اوسکے چہرے کی جلد میں ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھکر اسقدر خوفناک ہوتا ہے کہ مر جاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہونچے آنکھ میں اوسکے غشاوہ اور پردہ پڑ جاتا ہے اور ہمیشہ لہو میں بحالت جنون مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیوں کو ہرگز نہیں پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کے سرخ آنکھوں سے بطور غصہ وروں کی طرح اونہیں دیکھتا ہے اور بری صورت بناکر گھورتا ہے زبان اوسکی ہر وقت باہر نکلی ہوئی لعاب اوس سے بہتا ہوا اور کف موںہہ سے نکلتا ہوا ناک سے رینٹھ بہتی ہوئی دونوں کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیٹھ میں کوبڑ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسطرف کج ہو گیا ہے خواہ اوپر کیطرف کجی پیدا ہوئی ہے۔ دم کو پیٹ کیطرف دبائے ہوئے چلنے میں ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے متوالا خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور مغموم چلے اور قدم قدم پر اوسکا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی شبیہ یا صورت اوسکی نظر میں آتی ہے اوسطرف جھپٹ کر حملہ کرتا ہے چاہے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکنے کے ساتھ نہیں ہوتا ہے جیسے تندرست اور صحیح کتوں کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ ور ہوتے ہیں بلکہ دیوانہ کتا چپ چاپ ہی حملہ کرتا ہے اور جب بھونکتا ہے آواز اوسکی بڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور صاف آواز بھونکنے میں نہیں نکلتی ہے۔ جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے ہیں اور اوسکے قریب نہیں آتے بلکہ جس طرف وہ جاتا ہو اودھر رخ نہیں کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اوسکے قریب پہونچ جاے دم ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی اور خوشامد کی حرکات کرتا ہے اور اوسکے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کب آنکھ بچے اور کب بھاگ

بھیڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ برا ہے اور اسیطرح جو حیوان مقدار جسامت میں قریب بھیڑیے کے ہے اور شغال یعنے گیدڑ کے قریب ہے باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہو جاتے ہیں بعض اہل تجربہ نے کہا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا خچر دیوانہ ہو گیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اوسی قسم میں سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہو گیا اور اوسکا جنون بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا

احوال جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں

جب کسی آدمی کو باولا کتا کاٹتا ہے اوسوقت تو سواے اوس زخم کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا جسمیں درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنوں بعد فکر بد اور خوابہای فاسدہ اس شخص پر طاری ہوتے ہیں اور ایک حالت مثل حالت غضب کی پیدا ہوتی ہے اور وسواس اور اختلاط عقل اور بدون سوال کے جوابات واہی تباہی دینے خواہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور انگلیاں اپنی اینٹھتا ہے اور اطراف بدن کھینچتا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب معدہ میں اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور پیاس اور خشکی موںہہ کی اور ازدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرتا اور کبھی بعض صورتوں کو بالخصوص ناپسند کرنا اور اونکی دشمنی پیدا کرنی اعضا میں سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً چہرہ میں اور پھر چہرہ میں قرحہ پیدا ہوتا ہے

اور درد زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر رویا کرتا ہے آخر مین پانی سے بلکہ سب تر چیزون سے ڈرنے لگتا ہی اور جو شی اوسکو قریب جاتی ہی اوسے کتا خیال کرکے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہین مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہے اور کبھی مٹی مین لوٹنے کو ناپسند کرتا ہی اور کبھی سیلان منی بلا شہوت اوسے عارض ہوتا ہے اور آخر کار مودی بطرف تشنج اور کزاز کے ضرور ہوتا ہی اور سرد پسینا نکلتا ہے اور غشی طاری ہوکر مرجاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے ان احوال کے مرجاتا ہے اور فقط پیاس کا غلبہ اوسکا مہلک ہوتا ہے اور کبھی پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب مونھ کے لیجاتا ہی ناگوار ہوتا ہی اور پھینک دیتا ہی اور کبھی ایک جرعہ خواہ دو ایک گھونٹ پی لیتا ہی تو اچھو ہو جاتا ہے اور گلے مین پانی پھنس جاتا ہی اسیوجہ سے مرجاتا ہی اور کبھی کتون کی طرح بھونکتا ہی اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور گلا پڑا ہوا اور کبھی آواز اوسکی بند ہو جاتی ہے اور مثل مسکوت کے ہو جاتا ہے اگر کوئی پکارے جواب نہین دیتا ہی اور کبھی اوسکے بول مین ایک شی لحمی عجیب طرحکی برآمد ہوتی ہے گمان ہوتا ہی کہ یہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہے اور گویا کتے کے پلے ہین کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہین اور اکثر اوقات اوسکا بول رقیق ہوتا ہی اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہی اور کبھی پیشاب بند بھی ہو جاتا ہے پھر اوسے قدرت پیشاب کے دفع کرنے کی نہین باقی رہتی ہے اور پیٹ اوسکا اکثر خشک ہوتا ہی عجائب احوال سے اوسکے یہ ہے کہ آدمی کے کاٹنے پر حدلیس اور بعد ہیجان اس مرض کی اگر کسیکو کاٹ کھاے اوسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہین اور اسیطرح اوسکا جھوٹا پانی اور جھوٹا کھانا جو شخص کھالے اوسے بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہی اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہوا اور اوسکی نوبت یہ پہونچی کہ پانی دیکھکر ڈرنے لگے پھر اوسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہین ہو سکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اوسکا حال پہونچ جاے کہ آئینہ مین اپنا چہرہ دیکھے اور نہ پہچانے یا اوسکے خیال مین کتے ہر وقت متخیل ہوا کرین اور جدھر دیکھے اوسے کتے ہی نظر آئین وہ بھی قابل علاج کے نہین رہتا اور اہل اطبائی ایسے مرضا مین سے دو شخص ایسے دیکھے ہین کہ اس درجہ پر اونکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونون مریض ایسے تھے کہ انہین یہ مرض کتے کے کاٹنے سے نہین عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب مین تھا اوسکے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل ازانکہ پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچے اوسکا علاج قریب بہ نفع ہی اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر مین زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض مرجاتا ہے جیسا اکثر و بیشتر ہوا اور مدت درمیانی کثیر الوقوع چالیس روز کی ہے ایک قوم جنکی صداقت مجھپر ظاہر نہین ہوتی ہی اونکا دعوی یہ ہی کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہی اور بعض لوگ اور شاید روفس حکیم کا یہ قول ہے کہ پانی سے ڈرنے اور مٹی کیچڑ مین لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہی کہ یبوست اور خشکی چونکہ اوسکے مزاج مین مستحکم ہو گئی ہی لہذا انسانی او بمقتضاء اوس مزاج جدید اور مستحکم کے کراہیت کرتا ہی اور کیچڑ مین لوٹنے کا آرزومند ہوتا ہی اور اس قول کیطرف میرا میلان خاطر نہین ہے اور نہ مجھے دلیل پسند ہی اسلیے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کے ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے کی بات ہے۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہی اوس مرض مین سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہی جسکے مقام زخم سے خون بکثرت جاری ہو اسیطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا بہنا ہے کہ جو کوئی شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پر پہونچ چکے اوسے نفع ہوتا ہے یعنی اس بداہت حال کو اوسکا انجام نہین ہوتا ہے **فرق دیوانے کتے کے کاٹنے مین اور باولے حیوانات کے کاٹنے مین کیا ہے** کبھی بعض آدمیون کو کتا کاٹتا ہے اور جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہین اونمین سے کوئی اثر اسپر طاری نہین ہوتا ہے اور فقط اسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج مین زخم کے لائق ہے اور اندمال زخم کا کرنا

پہلا اسقدر ضرر ہوتا ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر زخم کا اندمال کریں اور اوس زخم کو متقیح نہونے دیں چونکہ یہ زخم دیوانے کتے کے کاٹنے سے پڑگیا ہے اور اوسکا متقیح ہونا ضرور ہے بایں نظر یہ علاج منافی اوسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسی وجہ سے درپیش ہوتا ہے کہ ابھی تک کوئی اور اثر سوائے زخم کے ظاہر نہیں ہوا اور آیندہ اون آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہے اور جب اون آثار کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر زخم کو بلا تقیح مندمل کردیں ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسی تلاش کیجاتیں جن سے اوس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہوجائے ایسے مریض کی علامات میں بعض اطبانے کہا ہے کہ اگر جوز ملوکی لیکر خواہ کوئی اور جوز زخم پر رکھیں اور ایک گھنٹے کے بعد مرغ کو کھلائیں اگر مرغ اوسے سونگھکر چھوڑ دے اور نہ کھائے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے اور کھاکر مرجائے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہے یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر جو رطوبت اس زخم سے ٹپکی ہو اوسمیں تر کریں اور کتوں کے سامنے پھینکیں اگر سونگھکے چھوڑ دیں دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اوسکی بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی سرد چیز اوسکے بدن تک پہونچے بدن میں سخونت پیدا ہوگی میں کہتا ہوں یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت نہیں رکھتی ہے علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اوسکا زخم پورا نہ بھرنے پائے بلکہ زخم کو بڑھاتے رہیں اور پھیلاتے رہیں اگر خوب چوڑا ہو اور رطوبات کا چوسنا اور کھینچی کا لگانا جو جو تدبیریں باب لسع میں مذکور ہو چکی ہیں اور کم سے کم زخم کا اندمال سے روکنا بلحاظ احتیاط کے یہ ایسی ان درکار ہے اور اگر ابتدا میں جذب مادہ کی تدبیر بھی کیجائے اور پھر زخم پورا نہ بندہ ہوسکے تو اس سے عمدہ کیا تدبیر ہوسکتی ہے اور زیادہ نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براہ خطا عمدہ طور پر جذب نہوا اور زخم مندمل ہوگیا واجب ہے کہ انکو زخم کا [illegible] اور اندمال باقی نہ رہنے دیں اور کمال مبالغہ اور اہتمام ایسے امر میں کریں اور مفتحات کا ضماد اوسپر اوائل ایام میں کریں جیسے جاوشیر اور جوز اور ثوم اور مرہم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکہ کے لیسیں کسیقدر سرکہ لیکن بشرطیکہ پرانا ہو اور خالص ہو اوسمیں زفت ایک رطل اور جاوشیر تین اوقیہ ملاکر استعمال کریں پہلے جاوشیر کو سرکے میں بھگوئیں تا اینکہ گلجائے بعد ازاں اور ادویہ کو ملائیں اکثر ایسے مقام پر لیسن اوسپر پانی کافی ہوجاتی ہیں اور ہر چیز بھی اوبالی ہوئی اور حلتیت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیخہ بھی اور کبھی اوسکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہے جیسے فلونیون اوسکے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے زخم کی پھیلانے والی ادویہ میں سے ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نوشادر دو جزو قلقدیس آٹھ جزو اشقیل بریان ایک جزو زرداب چار جزو لبسدوس جزو نحاس محرق چار جزو زنگار تین جزو تخم فراسیون دو جزو سبکو باریک پیسکر کے مرکب کریں اور ابتدا میں تعریق یعنی پسینا نکالنے کی جو تدبیر ممکن ہو کیجائے چلنے پھرنے سے خواہ حمام میں لیجانے سے اور ایام اولے میں استفراغ پر جرأت نکرنی چاہیے بلکہ جذب مادہ بطرف خارج کو کرنا چاہیے اسلیے کہ استفراغ کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ نفوذ سم کا بطرف عمق کی ہوجاتا ہے اور اگر جذب بقدر امکان کرچکیں اوسکے دو دن خواہ تین دن بعد اوس بقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیے کہ شاید اندر کیطرف نفوذ کرگیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نہ کی ہو اور غفلت سے ایام اول گذر گئے پھر اوسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور اب استفراغ قوی تر ہونا چاہیے اور اگر امتلای خون پایا جائے فصد کھولنی چاہیے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہیں ہے کہ جب رنگ بدل جائے بند کریں بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اوسی مقدار نکال ڈالنا چاہیے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیے جو مسہل سودا ہو تا اینکہ اگر ضرورت ہو خربق کا استعمال بھی کرسکتے ہیں خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارج روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت

عجیب النفع ہو اور قثاء الحمار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہے صفت مسہل جید ہلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون ڈیڑھ مثقال نمک سیاہ نصف مثقال بسفائج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال غاریقون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال ان سبکی گولیان بنالین مقدار شربت دو مثقال اور جب مسہلات قوی سے استفراغ کرچکین ضرور ہے کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیفہ کا بھی استعمال کرین کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب چقندر خواہ اسہال بذریعہ ماء الجبن اور افتیمون کے کرنا واجب ہے کہ غذا اوسکی بعد اسہال دراریج اور فراریج کے تجویز کرین بشرطیکہ وہ چوزی فربہ اور طیار ہون اور بعد اسکے مرقات لطیفہ کا استعمال کرین اور شراب شیرین خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلا یعنی دوشاب انگور ایضاً دودہ اور شراب کی منفعت زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور ملاک امر یہی ہے۔ اور یہ دونو باتین اسطرح حاصل ہوتی ہین کہ عمدہ اقسام طیبہ کا شوربا اور خبز حواری آب سرد مین توڑ کر استعمال کرین اور جس پانی مین حسب بار لوہا بجھایا ہو اوسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے۔ مگر ثوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہے اور قطع سمیت کلب کی بد سہی اوسکو دفع کردیتی ہے۔ اسکا استعمال یاد کرکے ضرور کرنا چاہیے۔ اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام دوا مین بھی داخل ہین یعنی غذای دوائی ہین اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دوای سرطان جو اسی مرض کیواسطے خاص ہے اور قرابادین مین مذکور ہوگی اوسکا استعمال فوراً کرین بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہین کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض مین زیادہ ہے اسیطرح تریاق انافیح جسکا ذکر ہم عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور سرطان نہری کھانا بھی زیادہ مفید ہے بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری کو جلاکر یعنی کوئلہ کے سیاہ کرین انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آنچ بہت تیز نہو اور جب اسقدر سوختہ ہوجاوے کہ پیسنے کے قابل ہو اوسے جداگانہ رکھکر خبطیانا کا کو بلا بھی اسی آگ مین بناتین اور اسیقدر وہ بھی اختیار کرین اور دونون کو پیسکر ہمراہ شراب خالص کی استعمال کرین اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملعقہ کے یعنی چار انگلی سے جا سکے کے قابل مقدار شراب تجویز کرین اسی شراب مین اور دونون دواکو بطور سرمہ کے باریک پیسین دوسرا النسخہ کو بلا سرطانات نہری کا شکار کرکے جمع کیے ہون اوسوقت جبکہ آفتاب برج اسد مین ہو اور بعد شکار کے اونکو تانبے کے دیگچہ وغیرہ مین رکھکر کسی تنور مین بقدر معتدل جلایا ہو اور اونکی خاکستر سے پانچ اجزا لین اور جنطیانا بھی پانچ جزو اور کندر ایک جزو ان سبکو پیسکر کسی برتن مین محفوظ رکھین اور ایام اول مین مقدار شربت اس دوا کی ایک ملعقہ یعنی چمچہ پانی اور کسی کے ساتھ اور بعد ایام اول کے دو چمچہ اور اسیطرح جون جون زمانہ بڑھتا جاوے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تا اینکہ چار ملعقہ تک نوبت پہونچے بعض ادویہ ایسی ہین جنکی صفت اسطرح کی ہے کہ وہ بھی اس مرض مین نافع ہین یہ دوا ہے جیسے دار الذراریح کہتے ہین اور اسے عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دوای سرطان کا استعمال زوال ایام مین کرنا چاہیے ہان جب اسکا اطمینان ہوجاوے کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسے باقی نہوگی اور کبھی اس نسخہ مین جنطیانا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہین۔ اور اگر [illegible] کے پاس [illegible] پہونچا ہو واجب ہے کہ دوای ذراریح کی دو فی مقدار پلانے بہ نسبت اسکے کہ اگر چالیس روز کا فاصلہ کرتا اور یہی حال اور دواؤنکا بھی ہے یعنی وہ ادویہ جنکا ذکر ہم آیندہ سطور مین کرینگے اور اگر سات دن گذر جاوین بعد نوبت مثانیہ کی آئی ہو اوسوقت مقدار دوا کی اور دو چند سہ چند تجویز کرنی چاہیے۔ اور بتدریج کچھ کچھ بھی لگانے چاہیئین اگر ابتدائی ایام مین طبیب مریض تک نہ پہونچا ہو اسکے

اور پچھنے بھی گہرے ہونے چاہئیں اور خوب طرح سے اوس مقام کو چوسنا چاہیے تاکہ سمیت ساری نکل جاے اور مریض کی خبرگیری کی بعد زیادہ ایام کی نوبت پہونچی ہو اوسوقت زخم کے سونہ بڑھانے مین زیادہ فائدہ متصور نہین ہے اور نہ زیادہ تفریق اور کمی کرنا بھی چاہیے ورنہ بیمار کو ایذا بیفائدہ پہونچیگی ہان اسقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم کھلا ہوا رہے اور بند نہ ہو جاے اسلیے کہ زخم کے بڑھانے مین زیادہ فائدہ اسوقت نہین ہے جبکہ تین دن پہلے جو ایام اول ہین گذر چکے ہون اسلیے زہر کا انتشار انہین ایام مین اور قریب مین انہین ایام کے ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کرین اور جتنی تدبیرین معلوم ہو چکی ہین اونکا استعمال کرین یعنے تریاقات مذکورہ کو پلاوین اور استفراغات معلومہ کا استعمال کرین زہر کے پھیلنے کو اکثر طبیعت قوی ہو تو شاید چار دن کا زمانہ درکار ہوتا ہے خواہ چار دن سے کم بھی درکار ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر ساتوین روز قتل کرتا ہے اور اسصورت مین انتشار سم کا بیشک میعاد مذکورہ بالا سے کم زمانہ مین ہوگا۔ جو اوس مین داغ وغیرہ سے بہتر کوئی چیز نہین ہے تا ایام اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو اور پانی سے ڈرنے کا خوف محتمل ہو بعد امتداد زمانہ کی بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ لگاوینگے شاید انجاح مرام کی امید قوی ہوگی اسلیے کہ جس طرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جذب سمیت کی ایسی نہین ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی مانع اور حائل پیدا ہو اون دواونکا استعمال کرنا لازم ہو کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہین جیسے مرہم نمک خواہ ادویہ محمرہ مثلاً ضماد خردل وغیرہ اور ایسے زمانہ مین علیل کو حمام مین داخل کرنا جایز نہین اسقدر کہ بدن اوسکا تر ہو جاے اور طبیعت مین اوسکے خواہش پیدا ہو اسلیے کہ اگر حمام ایسے مریض کو کراوین گویا اوسکے قتل کی تدبیر کرینگے بعض لوگ کہتے ہین کہ ابزن مین علیل کا بیٹھنا نفع بہت کرتا ہے اور مجھکو گمان غالب یہی ہے کہ شاید اوایل ایام مین اسکا فائدہ کچھ ہوگا۔ ہر صورت سے پانا مریض کا ضرور ہے اور کبھی اوسوقت خواہ بعد ازان احتیاج فصد کی دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اوسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہین ہے جیسے اوپر مذکور ہو چکا پھر اگر قراین سے دریافت ہو جاے کہ رطوبت ہو اوسوقت زیادہ اہتمام کرکے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے اور بہت سا پانی نیم گرم اوسکے بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل سے مالش اوسکے بدن کی کرنی لازم ہے جب اوسکا حال اس درجہ کو پہونچے کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہین جب تک وقوع اس حالت کا بالفعل نہو جاے اور یہ کیفیت طاری نہو جاے کہ اوسکو اپنا چہرہ آئینہ مین پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہین کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہین پہچانتا ہے اور کبھی آئینہ دیکھکر اوسے کتے کی صورت آئینہ مین متخیل ہوتی ہے بہرحال اوسکو لوہا بجھا ہوا پانی پلانا چاہیے اور اس پانی کے پلانے مین جو تدبیرات اور حیلے ہم آیندہ ذکر کرتے ہین اونکا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو اوسمین فروگذاشت نہ کرنا چاہیے اگرچہ ہاتھ پانون باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہونچے اور معدہ پر تضمید سیر واسنت کی کرنی ضرور ہے تجربہ مین آچکا ہے کہ شراب مین نصف پانی ملاکر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہے انفحہ ارنب اور طین بحیرہ جو اسکندریہ سے لائی ہوئی ہو حب عرعر جنطیانا ہر ایک چار درہمی حب الغار مرمکی ہر ایک آٹھ درہمی شہد مین معجون کرین مقدار الشربۃ ایک باقلاے مصری کی چاہیے۔ ایضاً سر مہر مٹی بحیرہ کی اور حب عرعر ہر ایک دس جزو اور انفحہ کلبی انفحہ ارنب جندبیدستر زراوند مدحرج حب الغار مرمکی حماما تخم سداب بری ہر واحد تین درہمی شراب شیرین مین اسے گوندھ کر مدبر کرین اوسکے بعد شہد اوسیقدر شربت بقدر ایک باقلا کے ایضاً۔ گل مختوم آٹھ مثقال حب بسہست یعنے حب الغار آٹھ مثقال انفحہ ارنب سولہ انفحہ کلبی چوبیس اصول جنطیانا چار مرمکی چار ان

جمع کرکے شہد ملا کر رکھو اور بمقدار شربت بقدر چنے کے ہمراہ آب گرم کے استعمال کرو اور بعض آدمیوں نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کا دانت جو شخص لٹکائے رہے اوسکے سامنے سے دیوانہ کتا ہٹ جاتا ہے اور اوسکی طرف رخ نہیں کرتا ہے اوسی طرح سب قسم کے کتے اوسکی طرف سے بھاگ جاتے ہیں اور گرد اوسکے نہیں پھٹکتے ہیں لیکن اس شخص کے قول پر اعتماد نہیں ہے اور نہ یہ شخص موثوق بہ ہے ادویہ مشہورہ بسیطہ یعنی مفردہ پس جیسے حضض اور حلتیت اور افسنتین اور جعدہ اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور کلونجی بھی عجیب النفع ہے حتی کہ اسکا نام لغت یونانی میں ایسے مادہ سے مشتق ہے جسمیں کتے کے کاٹنے کے معنے پیدا ہوتے ہیں اور مری بھی جید ہے پلاتے ہیں اور لیپ کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جنطیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہیں ہے اور کماذریوس کا بھی فائدہ اسیقدر بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ حکایت کرتے ہیں کہ چشم ہای سرطان اگر پیس کے پلائی جائیں اونکا فائدہ یہی ہے اور انفع اشیا بہ نسبت اس مرض کے جو اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ چھوٹا چوہا جو کھیتونمین ہوتا ہے اوسکا انفحہ اگر پانی میں ملا کر پلائیں فوراً تسکین حاصل ہوگی اور بعض لوگونکا گمان ہے کہ دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہے اور مجھے اسکے استعمال پر جرأت نہیں ہوتی ہے اسیطرح جگر دیوانے کتے کا اور اوسکا دل بھونکر کھلانا بھی سود مند کہتے ہیں خصوصاً جس شخص کو اوسی کتے نے کاٹا ہو اوسکا جگر بریان کرکے کھلانا بہت مفید ہے کہتے ہیں جب پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچ گئی ہو اوسکے بعد جگر مذکور اوسی طریقہ سے کھلانا یا دل کو بصفت مذکور کھلانا خواہ منجمد ہوجاوے کو بھونکر کھلانا چاہیے کہتے ہیں اگر اوس مریض کو ناہار دانہ ہمراہ جند بیدستر کے ایسے وقت کھلائیں اور اسی کا شیاف بطور حمول کے استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا ادویہ مرکبہ منجملہ اوسکے دوای جالینوس ہے اور تریاق کبیر بھی قریب اونہین اجزا کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں سرطان نہری سوختہ اور جنطیانا بالسویہ ہر واحد پانچ درہم کندر فودنج ہر واحد تین درہم گل مختوم دو درہم نہار منہ بقدر تین درہم کے ہمراہ آب نیمگرم اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کرین نسخہ دواء الذراریح کا جو خاص ان لوگونکو نافع ہے۔ ذراریح یعنی پنڈہ زہردار اور جسکے بدن پر خال سرخ اور سیاہ ہوں اونمیں سے جو خوب فربہ اور بڑے ہیں پکڑین اور قوائم اربعہ یعنی ہاتھ پانون اور سر اور پر و بازو توڑ ڈالیں اور صاف کرین انمیں سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اوسکے برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب قرنفل فلفل دارچینی ہر واحد سدس جزو سب کو نرم نرم پیسین خصوصاً ذراریح کو اور پانی میں گوندھکر قرص طیار کرین بمقدار دو دانگ کے ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیمگرم کے استعمال کرین اور اگر مثانہ میں سوزش پیچ اور مروڑ سے پیدا ہو جوشاندہ عدس مقشر اور روغن بادام اور مسکہ اور گھی کا استعمال کرین اور حمام میں ہر روز داخل کرین بعد اس طبیخ کے پلانے کے اور آبزن میں اتنی دیر تک بٹھائیں کہ اوسمیں پیشاب کردے اور غذای مرطب کا از قسم شوربہ بچہ ہای مرغ فربہ استعمال کرین اور نبیذ کو پلائیں اور سردی سے بچائیں نسخہ مختصر دواء الذراریح کا ذراریح اوسی طریق سے جو ابھی مذکور ہوا ہے لیکر دہی میں ایک شبانہ روز بھگوئیں اوسکے بعد وہ مقدار [illegible] کی کہ اگر تازہ دہی چھوڑین اور پھر ایک شبانہ روز بھیگا رہنے دیں اسیطرح تین مرتبہ دہی بدلیں اوسکے بعد سایہ میں خشک کرین اور بعد خشک کرنے کے ہموزن عدس مقشر ملا کر پیسین اور پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کرین مقدار شربت دو دانگ ہے ہمراہ شراب خفیف نیمگرم پانی کے ساتھ اور بعد اسکے استعمال کے اتنی تدبیر کرین کہ پسینا خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ اوڑھنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو تو بقدر ایک سکرجہ کے زیت خواہ روغن زرد پلانا چاہیے اور آبزن کا استعمال بدستور بالغ کرے اور اوسمیں پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جاوے پانی کر

ڈسنے کا خوف جاتا رہیگا ضماد است وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہین علیت کا ضماد جید ہے اور بعض لوگ کہتے ہین دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد اوسکے نافع ہے اور ایک جماعت اطبا نے اسکی نفع کی گواہی دی ہے اور لہسن کا ضماد کرنا اور شیر کا استعمال بھی مفید ہے اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے منجملہ ان ادویہ کے جو سمیت کو بقوت جذب کرتی یہ دوا ہے کہ مقام پر نشان گزیدگی کے پیشاب اوس لڑکا کا جسکا عقیقہ کیا ہو خصوصاً ہمراہ نطرون کے اور خاکستر چوب انگور تنہا خواہ ہمراہ سرکہ کے اور نقیع ہمراہ نمک کے اور جاوشیر بھی عجیب النفع ہے برگ انار بستانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہے کبھی اس دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہے کہ مقام گزیدہ پر پشم ماہی کا چند مرتبہ ضماد کریں۔ ایضاً چیونٹی کوٹ کر ضماد کریں۔ ایضاً نمک اور زنگار ہمراہ چار جزو چربی بچہ گاو کی تازہ جزو بطور مرہم کے استعمال کریں۔ ایضاً الملاب تین جزو بورق دو جزو سمندر پھین ایک جزو بط کی چربی دس جزو اور دو ثلث روغن حنا بقدر حاجت کریں پانی پلانے کا طریقہ مختار ایک شخص نے اوایل اطبا مین سے ذکر کیا ہے جسکا نام نیلقوس ہو کہ جب علیل کلب لگک کا پانی سے ڈرنے لگے اوسوقت اوسی پانی پلانا سوسمار کی کھال مین مناسب ہے اور دوسرے طبیب نے کہا ہے کہ جس برتن مین پانی پلائین اوسپر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصاً اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہوا ہو اور بعض اطبا نے کہا ہے نیچے اوس برتن کی خواہ اوپر ایک خرقہ یا کپڑہ رکھا ہو۔ اور اطبا نے کہا ہے کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہین ہین۔ بعض لوگون نے پانی پلانے مین اپنے مریض کے ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک بلبلہ طلائی خواہ سونڈھ کی شکل چمڑے کی لانبی بنا کر اوسکے حلق مین رکھے اور اوسمین پانی دور سے گرادے کہ پوشیدہ اوسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچے اسیطرح بعض لوگون نے سونے کی انبوبہ اور نل بنائی اور اوسمین پانی بھر کے پلایا منجملہ حیلون کے ایک حیلہ یہ بھی ہے کہ جوف دار اشیا اندر سے خالی جیسے شہد کی مکھی کے چھتے کے خانے خواہ موم کی گولی بنا کر اوسمین پانی بھرین اور علیل کو پلادین یہ بھی نافع ہوتا ہے **چیتا اور باڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور انکے پنجونکے زخمونکا علاج** یہ جانور درندہ خواہ انکے مثل جثہ مین اور جانور مثل صحیح کتے اور آدمیون کے نہین ہین بلکہ انکے دانت اور چنگل بالطبع خالی سمیت سے نہین ہین اگرچہ سچ ہی خود صحیح اور سلیم ہون اسلیئے اول علاج اوس شخص کا یہی ہے جسکو انکے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہونچا ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جاوے اوسکے بعد زخم کے التحام اور پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب کرنے مین کافی ہوتی ہے **تمساح کے کاٹنے کا بیان** جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کتے کے کاٹنے مین یعنی جو کتا دیوانہ نہ ہو اوسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج یکسان ہے لیکن تمساح کے زہر کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہے اسلیئے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا منجر بہ سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزیدہ سمیت سے خالی نہین ہوتا ہے اور جذب اسکا نطرون اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیے جب تنقیہ سے فراغ ہو جاوے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور مرغابی کی زخم مین بھرنی چاہیے شہد ملا کر اور اوسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التحام زخم کے واسطے بہت نافع چیز ہے۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر عضو لحمی وغیرہ چبالیا ہو اور بدن مین کمی پیدا ہوئی ہو اوسپر تمساح کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہے **بندر کے کاٹنے کا علاج** جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کی ہو جاوے بشرطیکہ آثار سمیت کے ظاہر ہون اور جذب اوسکا تصفیہ سے ادویہ ذیل کی کرنا چاہیے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام یا مرداسنگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد

اور ورم مین سکون مرداسنگ کے لگانے سے پیدا ہوتی ہے اور تسکین ورم کی شہد اور کلونجی اور شبت اور شہد سے کرنی چاہیے بلّی کے کاٹنے کا علاج کبھی بلّی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہوجانا بدن کا عارض ہوتا ہے۔ علاج ان لوگوں کا وہی علاج عام بطور طریقہ ہو کرکے پھر ضماد پیاز اور ضماد فودنج بری کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کھانے مین بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے۔ نیولے کے کاٹنے کا علاج کہتے ہین کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ مین کمودت عارض ہوتی ہے۔ علاج اوسکا قریب بہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کرین اور کھائین بھی اور انھین کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونون کو کھا کر کرنا چاہیے اور انجیر خام ہمراہ آرد کرسنہ کے کتاب تریاق مین بعض لوگ لکھتے ہین کہ خود بندر کا پوست اور اوسکے اوسکے کاٹنے ہوئے زخم پر خواہ دلوانے کتے کے کاٹنے ہوئے پر اگر لگائین فوراً صحت حاصل ہوتی ہے موغالے کے کاٹنے کا علاج اور اوسکو علا بھی کہتے ہین بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ تیرگی با لطافت اور باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور موہنہ اوسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھکے جست کرکے اوسکے خصیہ مین لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا ہی ہوتا ہے اور بلندی اوسکی پشت کی یعنے ریڑھ اوسکی بطور باڑھ کے تیز ہوتی ہے اور آنکھین دونون چھوٹی ہوتی ہین اور دانت اسکے تین طبقہ رکھتے ہین ایک پر ایک جما ہوا اور تھوڑا سا خم اور کجی بھی اوسمین ہوتی ہے اور ہر کیطرف کہتے ہین اسکے کاٹنے سے اوجاع شدیدہ اور نخس پیدا ہوتا ہے تمام بدن مین اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہان جہان اوسکے دانت لگتے ہین خواہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمیت رکھتے ہون اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانے پڑجاتے ہین اونمین رطوبت دموی بھرجاتی ہے اور قواعد یعنے ان دانون کے کمودت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ تیرہ ہوتا ہے اور جب بیچ کیطرف سے چاک کیے جائین سپید رنگ گوشت نیچے کیطرف کا نظر آتا ہے اور کبھی اوسمین کسیقدر احتراق بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سڑکر گرجاتا ہے۔ کہتے ہین کہ پہلے اس زخم سے قیح صدیدی برآمد ہوتا ہے بعد ازان متعفن ہوکر سڑجاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی یہان تک نوبت پہنچتی ہے کہ امعا مین مغص اور مروڑا اور عسر البول اور عرق بارد اور فاسد پیدا ہوتا ہے علاج واجب ہے کہ موضع گزیدہ پر تنہا قند خواہ سرکہ ملاکر رکھین اور آب شور کو گرم کرکے نطول کرین اور جو طریقے عام معالجات کے اوپر مذکور ہوچکے وہ سب عمل مین لائین یا او سیر آرد جو اور سکنجبین بطور ضماد کے رکھین خواہ چوپایہ کی آلیچہ کر زخم مذکور پر باندھین اور گرد زخم کے عاقرقرحا پیس کر چھڑکین خواہ ثوم یا خبازی کوٹی ہوئی خواہ رائی پیسی ہوئی چھڑکین اور یہ سب تدبیرین جب کرنی چاہئین جب ورم نہو اور اگر ورم ہو بیٹھے تو اسکے چھلکا بنا کر ضماد کرین پلانے کی دوا مثلاً شیح ارمنی شراب مین جوش دیکر اور حب غار اور نمام اور جوز السرو ہمراہ شراب کے اور عاقرقرحا اور تخم جرجیر اور قرطم ان دوائون سے اقوی یہ ہے کہ بذر مریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاوشیر اور بیخ حنظل یا نانخواہ اور انفحہ جدی اور انفحہ خرگوش یعنے پنیر مایہ بچہ کا یہ دونون بہت عمدہ ہین اور دودھ ہمراہ سکنجبین کے بھی بہت نافع ہے۔ بعض علمای فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق غار کا جو تر و تازہ ہو ہمراہ شراب کے بدرجہ غایت مفید ہے اور طبیخ جرجیر یا طبیخ قیصوم یا طبیخ لبلاب ہمراہ شراب کے مینہ بھی بہت عمدہ ہے اسکے واسطے اگر ملائین اوسکا استعمال کیا جاوے اور ہمراہ شراب کے پلائی جاوے اور اسیطرح اگر اشیاء مذکورہ کو بجنسہ بدون توڑے اور کوٹے پیسے کھالین وہ بھی مفید ہین اور جسوقت گوشت فاسد گرجاوے قرحہ کا علاج وہی کرنا چاہیے جو قروح کے باب مین گذر چکا ہے مقالہ پانچوان ختم

کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان اور رتیلا کے اقسام **لسع حشرات کا بیان** اس مقالہ مین ہم بچھو اور رتیلا اور زنبور یعنی شہد کی مکھی اور بھوڑ وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کرینگے اور جو جو علاج متعلق ہر ایک کے ہے اوسے جداگانہ لکھین گے اور پہلے بچھو کی حشرات کا ذکر کرینگے **اصناف عقرب** کی ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دو برابر ہوتا ہے اسلیے کہ نر بچھو پتلا اور نحیف ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہے - کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنک ہوتے ہین جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہین اوس شخص کے بدن مین جسے ڈستا ہے اور مقام لسع پر ٹھنڈا اور تمام بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی سرد پسینہ بھی نکلتا ہے - وہ بچھو جو بال و پردار ہو جثہ مین بڑا ہوتا ہے اور اکثر اوسے ہوا اوڑنے مین کرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کے دم پر گرہان اور حلقے پیدا ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھہ عدد گنڈے ہوتے ہین کہ اونہین جمکٹ کہتے ہین زمانہ طلوع شعری عبور مین جو چین بھادون مین ہے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہین رہتا ہے مترجم کہتا ہے ایک جانور جو مشابہ بچھو کے ہے جسے چھہ بنا کہتے ہین اوسکی سمیت البتہ ہندوستان مین اسیقدر مشہور ہے جیسا شیخ ذکر کر رہا ہے مثل بعض بچھو کی دم پر چھہ عدد سے کم مثلاً پانچ خواہ چھہ گرہان ہوتی ہین ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہین سپید زرد سرخ خاکستری اور تعجب یعنی سرخی سیاہی مائل ہوا اور سبز شہری جسکا دانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک میگون ہوتی ہے اوسکی ڈنگی ہو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نیم کانٹو کر چھپے ہین اور سردرد غوطی پیدا ہوتا ہے ایک قسم دخانی رنگ کی ہوتی ہے اور اوسکے ڈسنے سے قہقہہ اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے **اعراض بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہین** جس مقام پر ڈنک مارتا ہے فوراً ورم سخت اور سرخ پیدا ہو کر اوسمین درد اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور کبھی التہاب اور سوزش اور کبھی سردی بدن مین پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرتا ہے جیسے اوسکا بدن کو بوجہ سنگسار ہونے کے ہوا ہے اور برف گرا پڑتا ہے اور رفتہ رفتہ درد پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے ہین اور اوسکے بعد پسینا نکلتا ہے اور ہونٹھ مین اختلاج اور پھڑکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور قے مین خواہ لعاب کی طور سے ایک رطوبت لزج ایسی نکلتی ہے کہ نکلنے کے ساتھ ہی منجمد ہو جاتی ہے اور قشعریرہ اور بلند ہو جانا بالونکا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش یعنی جوڑ بند مین تھرتھری پڑ جاتی ہے دونون پرہ بینی اونچے ہو جاتے ہین قضیب لانبا ہو جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا ہوا بیساختہ گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصاً اگر ڈنک بیچ کے اعضا مین لگا ہو بغلو مین ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہین خصوصاً اگر ڈنک اوپر کے اعضا مین لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہو جاتا ہے اور بچھو نہایت ردی اور زبون قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض ردیہ پیدا ہونگے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہونگے اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن مین ہوگا اور تمام بدن مین لرزہ اور سردی پڑ جاویگی اور ہونٹھ سے اوپر رطوبت لزج پیدا ہو کر اوسپر بستہ ہو جاویگی اور آنکھ سے رطوبت نکلے گی اور اوسکے بعد کیچڑ جم جاویگی دونون کونے مین اور سحنہ کا تغیر پھیلتا ہوا نظر آئے گا اور مقعد ہیراز باہر نکل آئیگا اور ذکر مین ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہو جاتی ہے اور دانت پر دانت بجنے لگتے ہین اور اعضاے اصلیہ مین تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہین پھر اونکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے اگر بچھو کا ڈنک شریان پر لگتا ہے غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پٹھہ پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہے - اور اگر اوردہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی **علاج** پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم اور تکمید نمک اور باجرہ

وغیرہ سے کرین اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کرین اور سر ودا او سکے سب ملحوظ رہین جو اکثر بیان ہو چکے ہین اور جتنے طریقے جذب کے مذکور ہو چکے وہ سب کام مین لائین اور او دویہ حادہ لطیفہ جنسے بسرعت التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت اور لہسن اور عاقرقرحا کا استعمال کرین اور ہندی تو نہایت عمدہ دوا ہے اسیطرح ریٹھم کا بیخن اور جس گھاس خواہ بیج کا پتا مثل مرزنجوش کے ہو اور زمین پر پھیلی ہو اور پھیلے اور قطر او سکا ایک بالشت کا ہو اور او سکے مزے مین لزوجت ہو اور بعینہ مزا او سکا بہق یعنے سپید کا ہو وہ سپید جو تازہ ہوتا ہے اور او سکو پانی مین پیسکر پلاتے ہین پس وردین سکون پیدا ہوتا ہے اطبا نے بہت سی حشائش اور بہت سے درخت نام بنام ذکر کیے ہین کہ ہم اونہین اچھی طرح نہین پہچانتے ہین اور بعض نے ایک درخت کا ذکر کیا ہے کہ او سکی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیان برابر برابر او سکے پیدا ہوتی ہین اور بقدر ایک ذراع کے بلند ہوتی ہین اور او پر مثل برف کی ایک شے منجمد ہوتی ہے مزہ او سکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اوسکو پلانے سے وردین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور لعبت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل العنصل بھی عجیب النفع ہے اگر اسکا استعمال کرین اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس اور تریاق عزیزہ نامی بکہم کی اور تریاق اربعہ اور سنجبینا اور دوائے حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہے اور پانشرا اور حجر یل آج کل تجربہ مین آئے ہین اور قیرطم بری ایسی ہی کہ شہادت حاذق حکیم او سکا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن مین باندھ دیجاوے وردین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قیرطم از قسم [illegible] خار دار کی ہے اور مسیحی کے نزدیک حلتیت جیسے بعض بلاد مین ایسا اچھا اگا کہتے ہین غنا بیداس سے مراد وہ ہو تو بعض لوگ کہتے ہین کہ بمقدار ایک تل کے بیش کا استعمال کرین سکون وردین پیدا ہوگا اور او سکی سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اتنی مقدار قاتل بھی نہین ہے اسلیے کہ مہلک کی مقدار نصف درہم تک ہے اور منجملہ ادویہ جید کے لہسن ہے شراب کے ساتھ اسیطرح کہ پہلے لہسن کا استعمال کرین او سکے تھوڑی دیر بعد شراب پلائین خصوصاً اگر ثوم کے ہمراہ او سیقدر جوز بھی ہو اور ہر روز قدر ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال ثوم اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جہان پر وہ ہنگنی وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا نہ لگے کچھ اوڑھا کر اسے بٹھانا چاہیے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے او پر او سے اوٹھائین یعنے نیچے سے گرمی بخار آب گرم کی او سے پہونچے یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیرون سے یہ ہے کہ پسینا نکل آئے کیا اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہے کہ مواد کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام مین داخل کر کے پسینا نکالا جاوے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کے حمام سے شراب خالص پلانی چاہیے تریاق جید خاص ایسے لوگون کے واسطے یہ ہے زراوند طویل جنطیانا حب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل افسنتین نبطی سعد صعتر فارسی اسب کو شہد ملا کر معجون کرین دوسرا تریاق بھی جید ہے تخم سداب بری کمون حبشی تخم جند قوقی ہر واحد کو بقدر ایک اکسوثافن سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جسمین سرکہ بالزوجت ہو جاوے سب ادویہ کو جمع کرین اور مقدار شربت کی ایک درہمی ہے اوس سے زیادہ خطرناک ہے بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو لہ نصف گھنٹہ کے نصف درہمی پھر دینا چاہیے تریاق دیگر یہ بھی جید ہے ثوم اور جوز ایک ایک جزو برگ سداب یابس اور حلتیت اور مر کی ہر واحد نصف جزو پیسکے چھانے انجیر مین معجون کرین او سے دو کہ مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کے تریاق جید جند بادستر فلفل ابیض مرافیون ہموزن اسکو قرص بنالیا کرین مقدار شربت تین ابولوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے ایضاً

ریتلا کے کاٹنے مین بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے۔ ایضاً۔ جاوشیر مرکی قنہ جندبادستر فلفل سپید کو مبیعہ اور شہد ہموزن مین معجون کرین دوا انجسکلہی اور اوسکے بنانے کی ترکیب بیخ حنظل بیخ کبر افسنتین زراوند مدحرج طرخشقوق یہ سب اجزا برابر لیکر ملیا کرین مقدار شربت لڑکے کے واسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہے اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے جملہ مشروبات منجملہ ادویہ مشروبہ حلتیت ہے۔ ایضاً فاشرا اور قردمانا بوزن ایک درہم ہمراہ شراب کے اور سعد یعنے ناگرموتھہ اور حب الآس اور بادروج اور تخم بادروج اور تخم حماض بری اور طرخشقوق اور کاسنی بیخ یہ سب اور یہ پلائین اور طلا کرنے مین مفید ہین اور فقنج بری اور سرطان نہری اگر ہمراہ شیر خر کے پلائین وہ بھی مفید ہے اہل عرب گزدم گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل پیسکر پلاتے ہین اوس سے بھی نفع ہوتا ہے ایک قوم نے تجربہ کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک کفدست کے بھی زیادہ نافع ہے۔ اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ اشنان سبز جب روغن گاو مین کوٹ کر اور چھان کر پلائین اور اوس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ نوباشہ کے استعمال کرین بہت نافع ہوگی اور جو ہوگی خواہ بادروج کھا چکا ہو اوسی عقرب سے ضرر نہ پہونچیگا جرادہ جسکے بال و پر نہین ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اوسکا نام خرکوک ہے جب سوکھا کر ہمراہ شراب کے پلائین وہ بھی نافع ہے۔ ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اوسنے افیون اور بزرالبنج ہموزن شہد ملا کر کھلائی اور نافع ہوئی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ مداد ہندی بھی شرباً نافع ہے جیسے بطور طلا کے مفید ہے خار لیفون کی منفعت عجیب ہے۔ ثمرہ خنثی اور اوسکی کوپل اور حب الغار خصوصاً اور تخم خیار قوقی اور برگ ترب اور کاکنج حمراء یعنے انار بحتہ بھی شرباً نافع ہے۔ ایضاً زراوند کلونجی بیخ جاوشیر بزر جرجیل اجزا ہموزن لیکر بمقدار شربت دو درہمی ہمراہ شراب کے استعمال کرین۔ ایضاً عاقرقرحا زراوند ایک ایک جزو فلفل نصف جزو محروث یعنی ربع جزو اور مقدار شربت بوزن ایک باقلا کے۔ ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا ہموزن شہد مین معجون کرکے مقدار شربت دو درہم ہمراہ شراب کے۔ ایضاً۔ مرکی جاوشیر افیون ہموزن فاشرا چار جزو ان سب سے اقراص طیار کرین۔ ایضاً۔ قشور بیخ زراوند طویل عاقرقرحا ہر واحد ایک جزو بقدر وا حب ان اجزا سے استعمال کرین بعض اطبا نے کہا ہے کہ دردی شراب چھہ جزو کبریت زرد آٹھہ جزو تخم سداب تین جزو جندبیدستر تخم جرجیر ہر واحد سے دو درہم دریائی کچھوے کے خون مین یکجا کرین اور پلائین اور ایک درہم پانچ اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کرین **اطلیہ اور اضمدہ کا بیان** خود بچھو کو پیسکر ضماد کرنا ایک عمدہ ضماد ہے واسطے جذب سمیت عقرب کے بوجہ مشاکلت کے ایضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہے۔ ایضاً۔ ایک گھاس جسکا نام ذنب العقرب ہے اور مشابہ بچھو کی دم سے ہوتی ہے اوسکا ضماد بھی مجرب ہے اور اوسکی یہ بھی خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت مین کسی مقام پر بدن کے اوسکا ضماد کرین خدر اور سن پیدا کرتی ہے اور جسقدر خون اوس مقام پر ہے اوسے مردہ اور منجمد کر دیتی ہے جیسا بعض یہود نے گمان کیا ہے۔ اور چوہے کا پیٹ پھاڑ کے بچھو کے مقام لسع پر رکھین باجماع سمیت مفید ہوگا یعنے تمام زہر کو ایک ہی جگہہ کھینچ لیتا ہے اور پھیلنے نہین دیتا اور اسیطرح مینڈک کا بھی حال ہے اور ہمنے خود تجربہ کرکے دریافت کیا ہے کہ طلاے مداد ہندی بہت نافع ہے اور درد مین سکون پیدا کرتی ہے اسیطرح کچے انجیر مین جو رطوبت سپید مثل دودہ کی نکلتی ہے اور جندبیدستر اور بلادر بھی بقول اطبا عجیب النفع ہے کہ درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور سجی ہمراہ سرکہ کے ضماد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریت زندہ یعنے کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ راتینج کے خواہ علک البطم کے ساتھ اور گوشت سمک مالح کا اور لہسن مطبوخ اور گھی گرم گرم ضماد کرنا۔ ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونون یکجا کرکے ہمراہ نمک کے۔ ایضاً دقیق شعیر عصارہ سداب کے ہمراہ خواہ اوسکا جوشاندہ۔ ایضاً جو کی بھوسی اور پنچال کبوتر کو پختہ کرکے ضماد کرنا بادروج بھی اطلیہ نافعہ سے ہے کہ فی الحال

مسکن وجع ہوتی ہی اسیطرح بیخ حنظل او بیخ کاسنی اور طرخشقوق اور حنا ہمراہ بادروج کے طلای جید ہے اور خشک مرزنجوش بھی نافع ہے طین البول بھی ایسی دواہی کہ اوسکے بعد کوئی دوا نافع نہین ہے ایک یہ بھی طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھو نے کاٹا ہو سنگریزہ کو آگ مین گرم کرکے اوسپر سرکہ ڈالین اور جو دھوان اوٹھے اوسے مقام لسع تک پہونچائین منجملہ نطولات خاص کے یہ ہے کہ طبیخ شخالہ اور طبیخ اشنان اور طبیخ بابونہ بھی عجیب النفع ہے آب دریای شور گرم کرکے اوسکا نطول بھی مفید ہے عصارہ خندقوقی خواہ اوسکا طبیخ بھی عجیب النفع ہے اور نفط ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیت مین چھپکلی پختہ کرکے اگر مقام لسع پر ٹپکائین زیادہ مفید ہوتا ہی عجیب النفع ہی

فصل بیان مین عقرب جرارہ کے ۔ اقسام جرارہ مثل اون بچھوؤن کے ہوتے ہین جو اہجدان مین ہوتے ہین اور باوجود ننھے ہونے کے [illegible] انکی کبھی ہوتی اور زہر انکے تیز اور اکثر گروہ بر خواہ لشکر بزرگ پر حملہ آور ہوتا ہی اور مقام اوسکا بھی ہین ہا ور صحاون اہجدان مین بھی پیدا ہوتا ہی جسوقت ڈستا ہی فوراً کچھ اثر ظاہر نہین ہوتا ہی بلکہ دوسری دن خواہ اوسکے بعد اوسکا زہر منتشر ہوتا ہی اسطرح کہ اوسپر کرب ظاہر ہوتا ہے اور لون مین تغیر پیدا ہوتا ہی اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہی اور زبان سوج جاتی ہے اور مقام لسع پر ترچھا پڑجاتا ہی خون کا پیشاب کرتا ہے اور کبھی طبیعت مین حبس ہوتا ہے اور کبھی انجام کار اوسکا ہلاکت کیطرف ہوتا ہی اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا مین نمودار ہوتی ہی اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور درد کم ہو اس دھوکے سے اوسکے علاج مین سستی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اسکا زہر نہایت ردی اور برا ہوتا ہی علاج بعد علاج عام اور مشترک کی افضل معالجہ یہ ہے کہ موضع لسع کو داغ دین اور مشروبات مین سے آب کاسنی تلخ اور طرخشقوق اور بارالشعیر اور جمیع اشربہ مطفیہ خصوصاً جسوقت جگر مین شدت ہو اوسکا افضل علاج اور مجرب یہ ہی کہ سویق تفاح آب سرد کے ہمراہ دین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیخ جعدہ پانی کے ہمراہ پلائین وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی دوای جید ہے جیسا لوگ کہتے ہین اور تریاق عسکری بھی اسکی دوای جید ہے نسخہ تریاق عسکری کا پوست کبر جنطیانا افسنتین رومی زراوند مدحرج طرخشقوق بار سب کو ہموزن لیوین اور مقدار شربت اسکی دو درہم ہے دوسرا تریاق انہین لوگونکی واسطے طرخشقوق یابس اور برگ تفاح برشتہ کشنیز سب اجزا ہموزن لین اور کوٹ پیسکر طیار کرین اور بقدر تین کفدست کے مقدار شربت ہی اگر التہاب مین شدت زیادہ ہوگی آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عصارات سرد فواکہ کے ہین اونکے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا تو شراب تفاح شامی اوسکو نافع ہوگی اور سویق تفاح اور روغن ترمس ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب مین شدت ہوگی آب فواکہ ہمراہ [illegible] کے جو ہضم کر لیا ہو اور اگر طبیعت مین احتباس پیدا ہو حقنہ کرین اور اگر بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہیے اور جو علاج خاص بول الدم کا ہے وہ کرنا چاہیے اور اگر زبان مین ورم پیدا ہوا وس رگ کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے ہے اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائین اور اگر مقام لدغ مین آکلہ پیدا ہو دوای حاد سے اوسے دفع کرین اور اوسکے گرد طین ارمنی اور سرکہ کو طلا کرین اور قروح خبیثہ کا علاج جو مذکور ہوچکا ہے اوس سے علاج کرین

بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا رتیلات کے اقسام ارباب تجربہ اور احتیاط نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہین پھر تفصیل مین ہر ایک صنف کو اور صفات مین اونکی عبارات مختلف ہوئی ہین بعض معتمد اطبا کا یہ قول ہے کہ پہلی صنف اوسکی جسکا نام رافیون ہے مدور الشکل ہوتی ہے اور عناب رنگ اور حنائی رنگ سے وہ کم ہوا لیتے ہین جو سرخ مائل لمبا ہی ہو دوسری قسم کا نام لوقوس ہے اور یہ قسم جسم مین چوڑی زیادہ ہوتی ہے پہلی قسم سے جسکو ہم نے مدور الشکل لکھا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہین اونمین گریبان کی سی ہوتی ہین اور منہ پر

اوسکے تین چیزین بلند نمودار اور متخالف حلکی حلکی ہوتی ہین تیسری قسم سوہیفسون ہے اونکا سر چیونٹی کے برابر ہوتا ہے وہ بڑی چیونٹی جسکا نام عجروف ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ خاکستری اور اوسکے بدن کو چھوٹے اجسام اونچے اور سرخ رنگ ڈھانپے ہوئے ہین جو ہر وقت اوسکے ظاہر ہونے کے۔ چوتھی قسم سیقیلوقفلون ہے اسکا سارا بدن اور سر سخت اور با صلابت ہوتا ہے اور اسکے بازو چیونٹی کے ایسے ہوتے ہین وہی بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ پانچوین قسم سقولیقون اوسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اوسکے بدن پر نقطہای چند خصوصاً سر اور گردن کے قریب چھٹی قسم قرانولطیس یہ طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل ابرہ کے یعنے سوئی کے اوسکی گردن کے نیچے ہوتا ہے اور یہ طبیب جسنے اقسام رتیلات کی یہ سب بیان کیے ہین سبکے اعراض یکسان ذکر کیے ہین اور اور لوگون نے کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہین جو ہر قسم کے خاص اعراض ہین سوای اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہے کہ رتیلا ایک قسم ہے مشابہ اوس عنکبوت کے جسکا نام خنید ہے اور وہ مکھی کا شکار ہے یعنے جس مکڑی کو مکھی شکار کرتی ہے اور اسکے مشابہ رتیلا ہے۔ پھر یہ بھی کہا ہے کہ اقسام رتیلات کی بہت ہین اور بنا بر قول جالینوس کی اقسام رتیلا کی بارہ ہین سب سے بڑی قسم وہ ہے جو مصری کہلاتی ہے اونہین اقسام مین سے سرخ رنگ ہے گویا کہ گول مکڑی کی ایسی ہوتی ہے اور اونہین اقسام مین سے سیاہ رنگ وغائی جو مشابہ عنبیہ کے ہوتی ہے اور اونہین اقسام مین سے رقطا ہے اور اونہین اقسام مین سپید اور گول پیٹ کی ہوتی ہے اور موٹا ہے اوسکا چھوٹا اور اونہین اقسام مین سے کوکبیہ ہے اور اوسکی پیٹھ کی جانب پر اور خطوط اوسپر نمایان براق ہوتی ہین اور اونہین اقسام مین سے زرد رنگ اور ایسی ہوتی ہین کہ خطوط زرد سپید اوسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتی ہین اور اونہین اقسام مین سے عنبیہ ہے جو اوسی نام سے خاص ہو اوسکا موٹہ اوسکے سر کے بیچ مین ہوتا ہے اور اوسکے پاون چھوٹے چھوٹے پیچھے کیطرف پھرے ہوتے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی ہے دونون پیر فقط زور دیکر تن جاتی ہے اور قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی رطوبت موٹہ سے گراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو عنبیہ کی گذر چکی ہے اوس سے زیادہ الطف ہوتی ہے اونہین اقسام مین سے ایک قسم نملیہ بھی ہے مشابہ مور سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی ہے اور پشت اوسکی سپید ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگ برنگ اوسکے بدن پر ہوتے ہین اونہین اقسام مین سبز رنگ اور اونہین اقسام مین سے زنبوریہ ہے اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہے پھر یہ سب بیان کرکے اسی شخص نے ہر قسم کے اعراض خاص کو ذکر کیا ہے اور اونہین اقسام مین سے کرسنیہ ہے اوسکا نام کرسنیہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گویا مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے موٹہ اوسکا چھوٹا پیٹ اوسکا اشقر اور قوائم اوسکے سپید رنگ اور پچھلی [illegible] زیادہ اور مصریہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اوسکا پیٹ بڑا اور سر بھی اوسکا بڑا ہوتا ہے اور اوس مکھی سے مشابہ ہوتی ہے جو چراغ کی گرد اوڑتی پھرتی ہے۔ سبب کو رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین اونکا بیان اجمالی اور تفصیلی یہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ رتیلا کا ڈنک اسقدر اندر جسم کے نہین سرایت کرتا جیسا بچھو کا گہرا لگتا ہے اسیوجہ سے پسینا اسکے کاٹنے سے نہین نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا ہے اکثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہے کہ رتیلات کی کل چھ قسمین ہین اور اون چھ قسمونکو اسامی مخصوصہ سے نام زد بھی کیا ہے چنانچہ اونکا بیان ابھی ہو چکا ہے وہ سب قسمین اس بات مین متفق ہین کہ مقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام کمتر اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مائل کہ اوسمین کھجلی زیادہ اوٹھتی ہے اور جو مقام اوسکے گرد اور قریب کا ہے اوسمین بھی کھجلی ہوتی ہے اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک

پہونچتی ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہین کہ نتو اور بلندی ورم مین زیادہ نہین ہوتی اور نہ اسقدر التہاب اور سوزش ہوتی ہے اور اول شخص جسنے چھہ قسمین بیان کی ہین اوسکا قول یہ ہے کہ اعضای عصبیہ اور ہڈیون مین سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ یعنی ہر وقت زانو اور قطن اور پشت اور ہتھیلیان ہاتھہ پاؤن کی سرد رہتی ہین اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اوسوقت رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے وہی حکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع مین شدید اور بے چین کرنیوالا پیدا ہوتا ہے اور سہر یعنی بیداری مفرط اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایان ہوتی ہے آنکھین ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے عادت سے زیادہ اونمین رطوبت پیدا ہو آنسو قطرہ قطرہ متواتر ٹپکتے ہین اسفل بطن خصوصاً پیڑو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور کچھ نہین ہے اور اوپر کی راہ سے طبیعت مادہ مائیہ کا دفع شروع کرتی ہے اور نیچے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے کبھی اسی مادہ مین ایک چیز مشابہ مکڑی کے جالے کے برامد ہوتی ہے اور دونون چڈھون مین اور انثیین مین انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل مین تقبض اسی طرح کا پیدا ہوتا ہے جس طرح تشنج مین ہوتا ہے اور برابر انبساط اونمین نہین ہو سکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور متلی بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا برامد ہوتا ہے اور کبھی درد سر شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والون کو سر مین ہوتا ہے اور اطبا نے علامات مین جو زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن مین گرانی اور بول مین حرقت اور کبھی حرقت کے ہمراہ احتباس البول بھی اور کبھی بالہمہ مثانہ مین ایک شے مثل عنکبوت کی برامد ہوتی ہے اور قضیب اور رفانہ اور رکبہ مین تمدد شدید پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح معدہ مین بھی اور زبان مین انکسار اور بستگی اور جماع مین شدت پیدا ہوتی ہے اول حکیم جسنے چھہ قسمین کی ہین وہ کہتا ہے ایک قسم قراد البطن کے کاٹنے یا مارنے سے درد شدید معدہ مین اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہے کہ کتاب ذخیرہ مین جو تفصیل ذکر کی ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ قسم حمرا یعنی سرخ رنگ کی کاٹنے سے تھوڑا سا درد پیدا ہوتا ہے جسمین سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور سودا اور قطا کی کاٹنے سے وجع شدید اور تھرتھری اور سردی اور رعشہ اور رانون مین گرانی پیدا ہوتی ہے اور سپید قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اوسکے ڈنک مارنے سے تھوڑا سا درد مع کھجلی اور مروڑی کے اور استرخای شکم اور اختلاف بطن بھی عارض ہوتا ہے اور کوکبیہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور تھرتھری اور خدر اور گرانی سر اور استرخای بدن عارض ہوتا ہے اور غلبیہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور غشی مین اور برودت بدن مین اور اقشعرار اور انقباض اور کزاز اور عرق سیال وہ بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور حس تمام بدن مین یعنی پیٹ مین ورم اور قضیب توتر یعنی سیدھا کھڑا رہنا اور انعاظ اور ایک شے مثل بزر اور اوسکے قضیب کی طرف سے نکلتی ہے اور بول مین کدورت پیدا ہوتی ہے اور دو سیاہ قسم جو خاکی رنگ کی ہے یہ بھی خبیثہ اوسکے کاٹنے سے درد معدہ اور ہمیشہ متواتر قے ہوتی ہے اور درد سر اور کھانسی مبہم اور تھکاوٹ اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد ہلاکت عارض ہوتی ہے اور زرد رنگ جو چھوٹا سا ہوتا ہے اوسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اور رعشہ اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگون نے عنبیہ کے کاٹنے مین چند اعراض اور بھی لکھے ہین کہ انعاظ اور کھڑا ہونا قضیب کا اور آواز کا بند اور منقطع ہو جانا اور منی کا بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چندان معتبر نہین ہے کہ ہم اوسکی رعایت کرین غلیہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اوسمین کم ہوتا ہے اور دو وجہ سے تمام بدن مین آبلے پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع مین اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف

دونون زانو مین پیدا ہوتا ہے کہ سینہ سک کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عنبیہ کے بیان مین ہوچکے لیکن عنبیہ کے اعراض سے یہ سخت اور باصعوبت زیادہ ہین مضرت کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اوسکے بعد موت عارض ہوتی ہے علاج انکا بھی وہی ہے کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جای یعنے جذب اور قبض اور چوسنا مادہ کا اور نطول موضع ماوف پر آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا جو باب عقرب مین مذکور ہین اور حمام اور آبزن سے بہت جلد سکون انکے اعراض مین ہوتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے اسلیے کہ یہ لوگ ادھر آبزن مین بیٹھے اور درد مین سکون پیدا ہوا اور ادھر آبزن سے باہر نکلے اور پھر درد پیدا ہوا لہذا واجب ہے کہ ہر ساعت حمام کرائے جائین تریاق جدید رتیلا اور تنین بحری اور سانپونکی اکثر اقسام کو مفید ہے کہتے ہین کہ سموریا اور طرعون کے کاٹنے مین یہ دوا پلانی چاہیے فلفل سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمانگونی ناردین عاقرقرحا دوقو خربق سیاہ زیرہ حبشی ورق مہوب افیطرون انار کی ٹھنیان پنیر مایہ خرگوش دارچینی سرطان نہری میعہ عصارہ خشخاش حب بلسان واحد ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کبر مین گوندہ کر قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درخمی ہے اور یہی اوسکی مقدار شربت بھی ہے کہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین۔ اور بعض نسخون مین اصل السوس ابیض اور دونون لکڑیان بلسان کی اور تخم حندقوقی اور جوز السرو اور تخم کرفس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کو حب صنوبر زیرہ حبشی برگ درخت دلب اور اوسی کے چھلکے اور تخم حندقوقی اور تخم سیاہ خصوصاً بری یعنے جنگلی جیسا حب الآس بھی بہت خوب ہے اور تخم قیسوم تخم شبت زراوند ثمرة الطرفا عصارہ حی العالم کاہوی بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤن سے دو مثقال ہے نہی چاہیے اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی جس شراب مین جوز السرو خصوصاً دارچینی بھی جوش دی گئی ہے اور شوربای سرطانات اور شوربای مرغابی جوشاندہ بیخ لیمون ہمراہ شراب کے عمدہ مشروبات مین سے مرکب کرکے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کرین تریاق مجرب اسیواسطے ہے کلونجی دس درہم دوقو کمون ہر واحد پانچ درہم ابہل جوز السرو ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرکے مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کرین اطلیہ مین سے بہت عمدہ طلا یہ ہے کہ خاکستر درخت انجیر شراب مین ملاکر اور نمک اور قلقدیس ورانج سفنج سرکہ مین ڈبو کر اور پھر نچوڑین اور زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ مین ملاکر استعمال کرین اور برگ بالم اور گندنا اور عصا الراعی اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے ضماد انار کے چھلکے اور زراوند آرد جو سرکہ مین ملاکر بعد دھونے زخم کے استعمال کرین اور زخم کو پانی اور نمک سے دھوڈالنا چاہیے۔ نطولات جو مفید ہین منجملہ اونکے آب دریای شور ہے گرم کرکے اور طبیخ حرشف اور طبیخ جوز السرو بھی مفید ہے

یشت کا بیان اور علاج اوسکا یہ جانور بڑی مکڑی کی ہمصورت ہوتا ہے چارون قوائم اسکے بڑے بڑے اور لانبے ہوتے ہین کہتے ہین جسے یہ کاٹتا ہے اوسے درد معدہ اور قی اور عسر البول اور عسر براز عارض ہوتا ہے اور جب یہ نوبت پہونچ جای پھر قاتل ہوتا ہے اور اوس شخص کو بچنے کی امید نہین ہوتی اور قسم سفری اس حیوان کی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ اس قسم سفری کا کیا حال ہے شاید یہ وہی ہی جو باب رتیلا مین مذکور ہوچکا ہے یا کوئی اور شی ہے علاج اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہے

عنکبوت کا بیان اور اوسکے علاج عنکبوت جس شخص کو کاٹے اوسکے شکم مین ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور قشعریرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہے اور علاج اوسکا مثل علاج رتیلا کے ہے اور تھوڑی دیر بعد شراب پلانی سے بھی اونکو نفع پورا ہوتا ہے اگر تمام روز تا بہ شام اوسکا استعمال چلا جای اور حمام مین شراب پلاکر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور کلونجی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ سعد کوفی بھی وزن

شریک ہو دو حیوان غیر معلوم ایسے ہیں کہ بعض اہل علم نے اونکا ذکر کیا ہے اسطرح کہ وہ دونوں بھی اونہیں حیوانات کے اقسام میں سے ہیں جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے یعنے زہردار حیوان ہیں مگر مجھکو ان دونوں کا حال کچھ بھی دریافت نہیں اور نہ میں اسبات سے آگاہ ہوں کہ یہ دونوں مذکورہ حیوانات کی اقسام میں داخل ہیں یا نہیں اور انہیں اور گذشتہ حیوانات میں کچھ فرق ہے یا نہیں فرسنگے **چار جبڑونکا حیوان** اوسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور رتیلا کی قسم سے ہوتا ہے ایک تو چوڑا ہوتا ہے کہ اوسکے پاؤں سپید اور سر پر آگے دو بلندی بصورت چوٹی کی ایک مقدم ہونیک اور شرقی ہے سپید ہی اور دوسری اس چوٹی سے دونوں میں تقاطع کرتی ہے اور اسکی تقاطع کیوجہ سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اسکے دو مونہہ ہیں اور چار جبڑے ہیں اور ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ بدلے دونوں چوٹی کے اوسکے سر پر دو خط ہوتے ہیں اور اونکی وجہ سے بھی ایسا ہی متخیل ہوتا ہے کہ دو مونہہ اور چار جبڑے رکھتا ہے اور دونوں قسم کے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو بچھو کے ڈنک سے ہوتے ہیں اور درد شدید اور سپید ہو جانا رنگت کا تمام بدن کے اور نیز تمام لبون کی رنگت کی سپیدی اور پیلا ہونا چہرہ اور سر کا اور بیداری مفرط عارض ہوتی ہے علاج اسکا وہی ہے جو رتیلا کا علاج ہے اور رتیلا کے علاج میں جتنی ادویہ مفید ہیں اونہیں سے چار دوائیں اونکو اس سے زیادہ خصوصیت ہے جیسے حبق اور بیخ جاوشیر اور جندبیدستر اور ثوم ایک اور حیوان ہے جسکا نام [illegible] ہے اس کا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے درد شدید اور حمرت اور حبس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اسکے گزند میں مبتلا ہو اوسے ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور کمون بری اور دوسری اور ثوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے **شحمۃ النسر کا بیان** جسکا نام فارسی میں ششدال اور صمو کی یونانی میں اور طیالوس بھی کہتے ہیں یہ بھی مثل جون کی ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا قردان — جالینوس نے کہا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہے اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہیں آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ ادھر کاٹا اودھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور نکسیر بھی جاری ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہیں اور قے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑے اور دانتوں کی جڑوں سے بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا اسکے فائدہ کی قابلیت نہیں رہتی ہے علاج اسکا وہی ہے جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے پچھنا جاوے اور سیر فارسی کو طلا کریں اور عصارہ کاہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کریں اور پلانے میں شیر دوشیدہ لبن ماعز اور مسکہ اور گل مختوم اور جدوار اور فرفخ اور اوسی کا عصارہ اور اسبغول اور لعاب اسبغول اور تمام ادویہ مطفیہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ طبیع اور **حرزابن کا بیان** اس جانور کے پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے ویسے ہیں جو شحمۃ النسر کی فصل میں بیان ہوئے **زنابیر کا بیان** زنبور ہندی میں بھڑ کو کہتے ہیں اسمیں تسخین اور گرمی شہد کی مکھی سے زیادہ ہوتی ہے اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے بعضے اقسام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہیں یعنے اونکے سر کے گرد سیاہ دوائر سے ہوتے ہیں یہ قسم مہلک ہے اور جب زنبور کی گزین زیادہ ہوں کسی قسم کی کیوں نہو وہ سب سے زیادہ قاتل ہوتی ہے اور اسیوجہ سے کبھی نوبت تشنج کی پہونچتی ہے اور کبھی دونوں زانو میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلہ پڑ جاتے ہیں اور زبان میں ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ مقام جبر پر اوسنے کاٹا ہو اوسے بطور معلوم خوب سا چوسیں اور اگر زیادہ ایذا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ پیدا ہوں تو ایک درہم تخم مرزنجوش پلاویں

کہ ورم اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور درد مین بھی سکون پیدا ہوگا ۔ یا تین کفدست بھر کشنیز خشک کا استعمال کرین جن عصارات سے تبرید پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہین اونکا بھی استعمال کرنا اپنے وقت مین بہت مفید ہے ۔ کبھی برف کا شیاف دینا بھی مفید ہوتا ہے طلاے خبازی بھی استعمال کرنا چاہیے اور اگر بادروج اور خبازی کو ملا کر طلا کرین عجیب النفع ہے اور اسکا نفع بالخاصیہ ہے اسیطرح خطمی بھی نافع ہے اور چولائی اور مکوی خشک اور کنجد ساییدہ بھی مفید ہے اور انجیر خشک کا ذرور اور سرکہ اور گل خوشبو جسے طین الحر کہتے ہین اور آب انگور اسیطرح اوجہ کا مو کا خصوصا سرکہ کے ساتھ لگانا اسیطرح برگ نمام اور ورق غار تازہ اسیطرح افیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے ۔ پارچہ کتان کو سرد پانی مین ڈبو کر مقام گزیدہ پر رکھین اور اوسکے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کرین ۔ اسیطرح طحلب یعنے کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے ۔ اسیطرح جو سبزی کنارہ آب پر جم جاتی ہے بنا بر قول بعض اطبا کی اوسکی تکمید پانی اور نمک کے ہمراہ مفید ہے ۔ درخت انجیر کا دودھ بھی طلا کرنا مفید ہے ۔ دیوار دن پر جو لونا پھولتا ہے مثل شورہ کے اوسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا ۔ کبھی ان چند پانیون سے اور سلاقات سے اقسام اقسام کے نطول بنائی جاتی ہین اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جاے کو گرم چیز مین رکھین اور ایک گھنٹے تک رہنے دین اور یکبارگی اوسے ایسے پانی مین داخل کرین جسمین سرکہ ملا ہوا ہو فورا اوس درد مین سکون پیدا ہوتا ہے ۔ مکھی کی مالش مقام گزیدہ زنبور پر بھی فورا سکون درد پیدا کرتی ہے

فصل بیان مین نحل کے کاٹنے کے اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے ہے ہان اسکا ابرہ یعنے ڈنک کبھی مقام گزیدہ مین رہ جاتا ہے اوسکو نکالنے کی تدبیر اوسکی تدبیر کی سی ہے

فصل اوڑنے والی چیونٹی کے بیان مین اور ایک شی جو اوسی کے مشابہ ہے اور اوسکا حال قریب بہ حال نحل کے ہے بلکہ اوس سے اسلم ہے یعنے ایذا کم دیتی ہے ۔ مین کہتا ہون کہ منجملہ اون پرندون کے جو کہ نیش اور ڈنک رکھتے ہین ایک وہ بھی شی ہے جو مشابہ پردار چیونٹی کے ہوتی ہے لیکن یہ جثہ مین اوس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چھوٹے بھونرے کے برابر ہوتی ہے مگر زنبور سے طول مین زیادہ ہوتی ہے ہان موٹی اوتنی نہین ہے اور اوس کے پاون زنبور کے ایسے ہوتے ہین طول مین تو مکڑی کے پاؤن سے بڑی اور بلکہ اسکا گھر مٹی کا ہوتا ہے اوسمین بہت سے دروازے ہوتے ہین زرد و زرد اور تجویف اسکے لیے ہے وہ چھوٹی ہے اور اسکا چھتا بھڑون کا سا نہین ہوتا اور مکڑی کے طور سے بچے دیتی ہے اور جب اپنے آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کے چلتی ہے جیسے یعنی اسکے پر نوپیچ ڈالے ہین اوسکے بعد اوڑنے لگتی ہے ۔ میری راے مین اوسکا حکم علاج وغیرہ مین وہی ہے جو زنبور کا بیان ہوا

فصل سام ابرص وغیرہ کے بیان مین جب کسی کو یہ دونون کاٹتے ہین تو اوس مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت اوس جگہ رہجاتے ہین جب اون دانتون مین سیاہی آجاتی ہے ہمیشہ اوس مقام پر درد رہتا ہے اور بڑ بڑاتا ہے اور کھجلاتا ہے ۔ اسکی تدبیر یہ ہے سنا فرسے اون دانتون کو نکال دو ۔ اس لیے پس ریشم وغیرہ سے اون دانتون کو لیکر الگ جھاڑ دو اوسیوقت درد مین سکون پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی اون دانتون کو روغن اور راکھ سے چھڑاتے ہین اور بعد ازان اوسی مقام کو خوب چوستے ہین لوگون نے ذکر کیا ہے کہ جنگلی کاسنی کھانا اسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے پھر اگر درد مین زیادتی ہو تریاق رتیلا کا استعمال کرین

فصل اربعہ اور اربعون کے بیان مین اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے ہین بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہے اور اوسکے ہر ایک طرف جسم کے بائیس پاؤن ہوتے ہین اور کبھی قدم پر چلتا ہے اور کبھی اولٹا بھی چلتا ہے یعنے پیٹھ کی طرف گھوم جاتا ہوتا ہے اور بعض لوگ اسمین سمیت بھی بیان کرتے ہین اور جو درد اسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک رہتا ہے

اور فوراً سکون پاتا ہے زہرۃ الخنفسا اسکی تریاق ہے اور بیشتر اسکے واسطے استعمال نمک کا ہمراہ سرکہ کے کافی ہوتا ہے **فصل بیان سالامندر** اسکے کاٹنے سے کے میرے زعم مین یہ ایک جانور شبیہ عظایہ کے ہوتا ہے که اوسکے چار پاون ہوتے ہین اور کہتے ہین که جو ہر قسم کے ہوتے ہین اور یہ جانور آگ سے نہین جلتا ہے اگر چولہے یا انگیٹھی مین ڈالدین اوسکی آگ بجھا دیتا ہے جسے کاٹتا ہے درد شدید اور التہاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے آگ لگی ہے اور ورم حار زبان مین پیدا ہوتا ہے اور زبان بند ہوجاتی ہے اور تمتمہ یعنی اکثر حروف کو تھم اور رکے بولنا اور لرزنا اور خدر پیدا ہوتا ہے اور اکثر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہوجاتا ہے که وہ سیاہی باستدارت یعنی گول ہوتی ہے یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہے علاج کہا ہے که اوسکا علاج چوزہ ہای مرغ کھلانا اور خاص تر علاج اسکا یہ ہے که راتینج جسے صنوبر کے درخت کا گوند کہتے ہین ہمراہ شہد کے او طبیخ کمافیطوس اور طبیخ سوسن اور برگ ترلیبن و زیت اور بعض لوگونکو مینڈک پکاکر کھلائے جاتے ہین که فقط شوربا او نہین پایا جاتا ہے اور مینڈک کا شوربا کھلاکر بوٹیون کا ضماد کیا جاتا ہے اور کچھوا بحری اور بری کے انڈے بھی پکاکر کھلاتے ہین **فصل سقولوقندریون بری اور بحری کے بیان مین** مجھے اسکی شناخت نہین ہے اور کچھ بعید نہین که وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے ہین اطبا نے کہا ہے که اسکے کاٹنے سے بشرطیکه بری ہو اور دریائی نہ ہو مقام گزیدہ مین کدورت اور تیرگی آجاتی ہے اور گونہ گلابی رنگ ہوکر رہجاتا ہے خوب سرخ نہین ہوتا بلکه زیادہ سمرت آجاتی ہے اور درد شدید پیدا ہوتا ہے اور کھجلی بدن مین اوٹھتی ہے اور اگر یہ جانور بحری ہو اوسکا مقام گزیدہ پانی کے رنگ پر ہوتا ہے اور شاید اوسکا علاج قریب بہ علاج رتیلا وغیرہ کے ہو اور بعضون نے کہا ہے که نمک کا ضماد کرنا چاہیے یا خاکستر اور شراب یا راکھ کو سرکه عسل مین ملاکر یا کلنجا سوختہ اور شراب کا ضماد یا پہلے زیت سے نطول بکثرت کرین گرم پانی ملاکر بعد ازان یہ دوا اوسپر رکھین **فصل دریائی بچھو کے بیان مین** میرے گمان مین یہ ہے که جسے دریائی بچھو کاٹے اوسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور استسقا کی صورت پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اخراج ریح اوسے بلا ارادہ ہوتا ہے واجب ہے که اسکی شناخت مین بیش از حد کوشش کیجائے اور اسکا علاج مثل بحری اور رتیلا کا ہے اور ایک گروہ جسکے قول پر مجھے وثوق اور اعتماد نہین ہے اونہون نے کہا ہے که عقرب بحری کا سم حار ہوتا ہے **فصل ضفادع یعنی مینڈک دریائی کے بیان مین** جو سبز رنگ ہوتے ہین ایک گروہ علما نے کہا ہے که یہ قسم زیادہ خبیث اور ردی ہوتی ہے اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہین اور دور سے گریز کرتے ہین اور اس جانور کو کاٹنے کا موقع نہین ملتا تو پھونک مارتا ہے که اوس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے اور کاٹنے سے اسکے ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد ہلاک ہوجاتا ہے جسے کاٹے اور مجھے ایسا خیال ہے که اسکا علاج تریاق کبیر وغیرہ سے کرنا چاہیے **فصل بیان تمامی جملہ دریائی ہوام کے** جنکے زہریلے جانور ہر ایک کے ہین اونکے علاج مین اطبا کا یہی قول ہے که تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور سموم باردہ کا جو علاج ہے اوس سے علاج کرنا ضرور ہے اور ادویہ مذکورہ فصل رتیلا مین اور جو تریاقات اوسکے بیان ہوئے اونسے علاج کرنا لازم ہے الحمد للہ وحدہ

❊ ❊ ❊

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فن ساتوان کتاب الزینت یعنی بیان زینت کا ہے اور یہ فن چار مقالات پر شامل ہے **پہلا مقالہ شعر یعنی بالون کے بیان مین** اور اسمین خضاب کا بھی ذکر ہے **فصل پہلی** ماہیت شعر کی یہ ہے که بالونکی پیدایش بخار دخانی سے ہوتی ہے جبکہ قوت

وہ بخار مسام مین بستہ ہو جاوے پس وہی بخار بستہ ہو کر بال کی شکل پیدا کرتا ہی اور پھر جسقدر بخار دخانی اوس جگہ آتا جاتا ہے اوسی بال کیطرف مستحیل ہوتا جاتا ہے لہذا بال بڑھا کرتا ہے خصوصاً اگر رطوبت بدن کی بالزوجیت ہو اور اوسکے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت نباتی خواہ اوسمین طینیت کی خواص نہون چنانچہ درختون کا بھی ایسا ہی حال ہی کہ جن درختون مین دہنیت غالب ہو اونکی بیخ زیادہ نہین پھیلتی ہین۔ کتاب اول یعنے فن کلیات مین بیان ہو چکا ہے کہ بالون کی سیاہی کا سبب کیا ہی اور پیری جلد کیون آتی ہی اور جملہ اقسام کے رنگ جو بالون کے ہوتے ہین اونکے اسباب کو بتفصیل وہان بیان کر دیا ہی۔ مگر زینت اور آراستگی مین بالون کے جو امور متعلق ہین اونمین سے ایک تو یہ ہی کہ جو بال نہ چاہی ہون اونکو تدبیر سے نکالنا یا ناقص بالونکو اوکھیڑ کے دور کر دینا (۲) بالون کے شمار کو زیادہ کر دینا اگر کم ہون یا بہت گھنے ہون اونکو کسی تدبیر سے کم کر دینا (۳) یا حجم مین اگر بہت باریک ہون اونکو موٹا کرنا یا موٹے ہون اونکو باریک کر دینا یا اون کو دراز کر دینا (۴) یا شکل بالونکی سیدھی کرنی یا گھونگروالے بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کہ اونکو سیاہ کر دینا خواہ میگون اور سپید بنانا الغرض اس مقالہ مین ہم انہین امور سے بحث کرینگے جو لکھے گئے

فصل دوسری سبب بطلان شعر کے بیان مین

بالون کا جاتا رہنا یا کم ہو جانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہی کہ جس مادہ دخانی سے انکی پیدائش ہے اوسی مین کوئی فساد پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی ور مقام مین قصور پیدا ہوتا ہے جو مقام بالونکو اوگنے کا ہی۔ مادہ کو فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمین کمی ہوتی ہے یا آنکہ بکثیر مادہ پیدا ہی نہوتا ہو کمی مادہ مین یا تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ دخانی کسی چیز مین ڈوب جاتا ہے یا آنکہ جو حرارت رطوبت کو بال بنجانیکی طرف کرکے اوسکو متغیر بدخان کرتی ہی وہی کم ہو جاوے یا جوہر بخاری مین فعل تولد کم ہو جاوے جیسے کہ بخار دخانی لڑکون مین اور عورتون مین بہت کم ہوتا ہی اسلیے کہ بخار رطب کی اونکے ابدان مین کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے داڑھی اونکے نہین ہوتی اصل جوہر مادہ شعر کی کمی یا تو کسی امر عارض کیوجہ سے ہوتی ہے اور وہ امر غیر امور طبیعیہ الیہ سے ہی یا وہ امر امور خارج از طبیعت سے ہو امور غیر طبیعیہ کی مثال جیسے ناقہین اور لاغر اندام لوگ جنپر ایام مین بسبب امراض طویلہ کا گذرتا ہی خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت مین جیسے دق وغیرہ مین گرفتار ہو کر ناقہ ہو جاتے ہین اب اونمین مادہ ہی باقی نہین رہتا جسے بالون کو غذا پہونچے لہذا اونکے بال گر پڑتے ہین اور نئے بال نہین اوگتے اونکے بالونکی وہی کیفیت ہی جیسے کسی گھاس یا کھیت کو پانی دے کے سینچتے ہین جب سینچنا موقوف کر دین نہ تو وہ شے ہری ہوگی اور بڑھے گی اور نہ اوسکی بیل پھیلی گی یا جیسے خواجہ سرایان اور ہیجڑے لنس کٹے وغیرہ کہ اونپر رطوبت اور برودت کا اسقدر غلبہ ہوتا ہی کہ اگرچہ اونمین بالون کے نکلنے کا امکان ہی لیکن اونکی برودت اعضا یہان تک بڑھ جاتی ہے کہ اعضای شریفہ تک پہونچتی ہی پس اونمین بھی برودت پیدا کرتی ہی اور اسی سبب سے اونکی رطوبات کی تحلیل نہین ہوتی کہ کسی امر مخالف کیطرف اور جسقدر اونکی رطوبت مین تحلیل ہوتی ہے وہ ایسی کم اور رقیق ہوتی ہی کہ مسامات مین باقی نہین رہتی بلکہ نکل جاتی ہے۔ اسیطرح جو لوگ بڑے بڑے بھاری عمامے سرون پر باندھتے ہین اونکے بال بھی اسیوجہ سے کم پیدا ہوتے ہین۔ چونکہ بالونمین بوجہ اصل طبیعت کی کمی ہوتی ہے جیسے صلع یعنے کھوسا ہونا کہ یہ امر اسوجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالونکی پیدائش ہے اوسمین براہ اصل خلقت کی کمی ہوتی ہے یا آنکہ دماغ کو استخوان قحف سے ایسی پیوستگی ہوتی ہے کہ اوس حالت اتصال مین مادہ شعر یہ وہان رک نہین سکتا۔ جو سبب مقام روئیدگی مین بالون کو ہوتا ہی اونکی تین وجہین ہین ایک تو یہ کہ اوس جگہ مادہ کا نفوذ نہ کر سکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کر سکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہے مگر ٹھہر کے کسی نامناسب کیفیت یا مناسب کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے۔ نفوذ کرنا اسی سبب سے ہوتا ہے کہ اوسمین تنگی زیادہ ہوتا ہی یعنے گھنی بال ہونا اگرچہ مسام بند ہون جسطرح کیفیت

معین پہ حدوث مرض صلع ہے اور بہت جلد حار مزاج کے آدمیون مین پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے جو بہت جلد صلع کو ہوتے ہین اونکے بدن پر اور سینہ پر بالونکی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ اونکے تھوڑے سے بال بھی دشواری سے اوکھڑے جا سکتے ہین یا اگتے ہین بالونکا سبب آثار قروح سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قرع مین یعنے سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے۔ جس شخص کو بدن مین مادہ شعر بہ مناسبت یعنے مسامات مین نہین ٹھہرتا ہے بسبب شدۃ تحلل کے یا بسبب اسکے کہ مسامات اوسکے زیادہ وسیع ہین چنانچہ یہی ایک سبب سے باب مانعت داڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اسکا یہی سبب ہے کہ جسقدر بال داڑھی مین باقی رہین وہ بہت اور باریک ہون اور بسہولت اوکھڑ جائین۔ اور آخر عمر مین چونکہ یبس کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام مین تنگی آجاتی ہے باوجودیکہ مزاج مین رطوبت ہوتی ہے حرارت کی قلت کو اثر اس امر مین ہے کہ صلع نہین ہونے دیتا ہے جیسا کہ عورات اور خصیان مین مشاہدہ کیا جاتا ہے جس شخص کے بدن مین بالونکے مواد فاسد ہوجاتے ہین یہ فساد یا تو کسی خلط خبیث کے سبب سے ہوتا ہے جو کہ مسامات مین ٹھہرا ہوا ہے جیسے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ مین جسے بالخورہ کہتے ہین یہی سبب ہوتا ہے یا فساد مادہ کا بوجہ قروح خبیثہ کے ہوتا ہے جو ردی اور اکال ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام قرع مین یہی سبب ہوتا ہے۔ صلع کا معالجہ دشوار ہے اگرچہ قبل شروع ہونے کے محض بروقت ظہور آثار اور علامات مقدمہ کے اوسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن کہ اسکا ظہور بہ تاخیر ہو۔ بقراط کے کلام مین جو یہ امر مذکور ہے کہ اگر صلع کو جب دوالی عارض ہون تو یہ مرض جاتا رہے گا اور بال اونکے اوگین گے۔ اس سے مراد بقراط کی یہ ہے کہ جن لوگونکے بال مرض داء الثعلب وغیرہ مین گر پڑے ہین بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ اسفل اندام کیطرف آجائیگا اب اونکے بال اوگنے کا کوئی مانع نہ رہے گا لہذا اونکے بال اوگ آوینگے۔ بچون اور [illegible] بال بہت جلد جو نہین گر پڑتے اسکا سبب یہ ہے کہ منبت یعنے جای روئیدگی بالون کی انمین استوار اور عضو غضروفی ہے مستحکم الخلقت ہے اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرتا ہے جسم حبشہ یعنے حبشیون کا اور زنگبار کے آدمیون کا اسلیے کہ اونکے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالونکو گرنے سے بچاتی ہے۔ جسطرح سخت جلد مین سوراخ بدشواری ہوتا ہے اور بروقت برآمد ہونے بالون کے بھی دشواری اور سختی جلد کی حبشیون مین باعث پیچیدگی بالون کی ہوتی ہے ایسی جب بال نکل آوین پھر بھی سخت جلد بالونکی بسرعت گرنے اور منتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہے جو لوگ الثغ ہین یعنے سین کو ثاء مثلثہ اور راء مہملہ کو غین معجمہ اور لام کو یا حطی بولتے ہین وہ مرض صلع مین مبتلا نہین ہوتے اسلیے کہ اونکے دماغ مین رطوبت کی کثرت ہے اور اسی سبب سے اونکو ذرب یعنے اسہال کا مرض زیادہ ہوتا ہے بوجہ کثرت نوازل کے۔

فصل تیسری بیان مین اون ادویہ کے جو حافظ بالون کی ہین جن دواؤن مین لطیف حرارت ایسی ہے کہ اوسکی جہت سے قوت جاذبہ کی اونمین حاصل ہے اور قوت قابضہ بھی ہے وہی ادویہ حافظ شعر ہوتی ہین اور بعض ادویہ بالخاصیت اثر حفظ شعر کا رکھتی ہین باب ادویہ مفردہ مین ہم نے ایسی ادویہ کو بہ تفصیل اونکا ذکر کیا ہے اور قرابادین مین مرکبات اسی قسم کے لکھے ہین اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہین۔ ادویہ بطور جید لائق حافظ شعر کے ہین اور جسوقت بال گرنے شروع ہون اونکا استعمال اس مرض کا تدارک کرتا ہے بشرطیکہ اون امور کی رعایت کیجاتی جو شروط کہ آگے چلکر ہم بیان کرینگے تدبیر حفظ شعر مین۔ منجملہ اونہین ادویہ کے آس اور حب الآس لاذن آملہ ہلیلہ کابلی مر سیحپا اشنان اور کبھی ان ادویہ مین مازو بھی شریک کیا جاتا ہے بوجہ قبض کے اور قلقطار سرخ یعنی [illegible] خصوصاً کسی شربت قابض کے ساتھ اور [illegible]

آس اور روغن مصطگی خواہ ماء الآس یا عصارہ برگ ارا درخت اور نکلین یا نی کتان سوختہ کا سبع اوسکی تخم کے کسی روغن کے ہمراہ طلا کرین۔ ایضاً قشور جوز سوختہ روغن آس ملاکر یا شراب قابض آمیختہ کرکے لگاوین خصوصاً صبیان کے واسطے مرکبات ادویہ حب الآس اور بازو اور نمک کور و غونگل اور روغن آس مین پختہ کرین۔ ترکیب معلوم ہے اور ہمیشہ استعمال کرین ایضاً۔ برگ آس تازہ اور سیاہ اور لاذن اور عوسیج اور اطراف سرو اور حب الآس سب مرہم بطور غلاف کے چڑھائین زیت مین کوٹ کر۔ ایضاً حب الآس اسود تخم کرفس اور اطراف آس اور تخم خیندر اور اطراف عوسیج اور جرجیر برسیاوشان لاذن ہر واحد نصف جزو اور شراب اسود چھ جزو مین ادویہ کو بتدریج طبخ کے ہمراہ کرین تاآنکہ ثلث حصہ شراب کا باقی رہے اوسکے بعد زیت کو بقدر ادویہ کے مثل ہر واحد دو جزو کے ملاکر کے از سرنو پھر طبخ دین کہ تھوڑی جوش آجائین بعد ازان پانی روغن دار دواؤن سے خوب نچوڑ کے جدا کرین اور کسی برتن مین رکھکر خوب سا ہلائین اور بوقت حاجت کے استعمال کرین کہ یہ دوا حفاظت بالونکی بھی کریگی اور سیاہی بھی لائیگی۔ ایضاً۔ تخم کرفس تخم خیندر برسیاوشان کندر ہر واحد دو اوقیہ جوز پندرہ عدد قشور صنوبر ایک رطل رات بھر سب کو تنور مین بریان کرین اور جس برتن مین دوا بھری ہو اوسپر گل حکمت ہو اور اسقدر آنچ دین کہ سب ایسی جلجای کہ قابل پیسنے کے ہو جای بعد ازان پیسکر ایک رطل چربی اور بیسے ریچھ کی اوسمین داخل کرین کہ ریچھ کی چربی مرغابی اور قاز کی چربی سے اچھی ہے اور چربی داخل کرنے کے بعد دوا کو ٹکڑ کر اوٹھا رکھین بوقت حاجت خوشبو روغن ملاکر استعمال کرین یہ دوا صلع ابتدائی کو بھی نافع ہے۔ ایضاً۔ ڈیڑھ رطل شراب قابض اور لاذن ایک اوقیہ قشور صنوبر سوختہ دو اوقیہ برسیاوشان سوختہ دو اوقیہ ریچھ کی چربی ایک رطل عصارہ عنب الثعلب ساڑھے چار اوقیہ لاذن کو طلاسینے ماہی توہ مین پختہ کرین اتنا کہ وہ گرم ہو جاے پھر اوسپر سب دوائین ڈالین اور مخلوط کرکے اوٹھا لین جب حاجت ہو اوسمین سے تھوڑی سی دوا لیکر کسی روغن خوشبو مین ملاکر استعمال کرین اور بہتر یہ ہے کہ روغن ناردین کے ہمراہ طلا کرین اور بیدون آمیزش روغن کے بھی طلا کرسکتے ہین۔ ایضاً۔ ایک خفیف دوا ہے مر اور لاذن اور روغن آس خصوصاً جو بنایا گیا ہو روغن خیری اور ماء الآس اور شراب قابض اور اتنا ملانا چاہیے جو مشاہدہ حکم کرتا ہے اور طلا کرین۔ ایضاً۔ ورق شقائق النعمان ہمراہ روغن آس کے سر پر ملین اور رات بھر رہنے دین بعد ازان نہانا چاہیے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالونکی سیاہی کی محافظت کرتی ہے۔ ایضاً برسیاوشان اور خاکستر قشور صنوبر اور ریچھ کی چربی اور شراب بازو سیاہ اسقدر جو کافی ہو روغن مصطگی اور آس ملاکر استعمال کرین۔ ایضاً مہندی کُٹی ہوئی اور مثل غبار کے باریک پیسی ہوئی نصف رطل اور بازوی سنبل پیسا ہوا دس درہم دونون کے ہموزن سرکہ کہنہ ملاوین اور قرع انبیق سے مقطر کرین جو مقطر نکلیگا وہ حافظ شعر ہوگا۔ ایضاً برسیاوشان اور لاذن ہموزن لیکر بقدر کفایت روغن آس شامل کرین۔ ایضاً۔ کندر اور سوسمار کی بلیدی یعنی غلیظ اور دریائی ساہی کا غلیظ ہر ایک بجزو یکم شراب قابض کے ساتھ پیسکر ریچھ کی چربی ملاکر استعمال کرین۔

فصل چوتھی ابرو کے بالون کی حفاظت کی ادویہ کا بیان

ورد شقائق النعمان چار حصے اور رعی الحمام اور اوسکی بیخ اور اطراف انجبار کے ہر ایک انمین سے ایک حصہ لاذن تین حصے برسیاوشان دو حصے سبکو پیسکر ہموزن روغن مصطگی کے ہمراہ استعمال کرین۔ ایضاً بیخ فاشرا بیخ اشراس ریوشنج کے نزدیک مجرب دواؤن مین بیخ خنثی ہے ہم اور خاکستر درخت صنوبر تازہ ہر واحد ایک جزو لیبدہ دو جزو روغن خوشبو اسمین ملاکر استعمال کرین یہ سب دوائین تو وہی ہین جو اکثر مستعمل ہوتی ہین۔ لیکن اگر ان بالون کے گرنے کا سبب خشکی مزاج کی اور قلت خون کی ہو بدن کو

تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے ایسی غذا ہو کہ جید الکیموس ہو اور ہلکی غذا اور ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کی طرف
مزاج کو مایل کرنا چاہیے اور کل شور اور ترش اور کھٹی چیزون سے اجتناب کرنا چاہیے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیے
اور جو شراب کہنہ ہو اوسے بھی ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیے صابون اور نطرون اور اشنان
کو بدن کے پاس نہ لیجانا چاہیے اوس سے موی بدن کو نہ دھوے بلکہ اگر اُبٹنا وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلی تخم خربوزہ اور مٹی اور بزر قطونا
وغیرہ ایسی چیزین ملنا اور نہانا چاہیے۔ اور اگر مسامات بدن کے زیادہ بند ہو گئے ہون اوسوقت محللات کی ہمراہ ایسی دواؤن کی بھی احتیاج
ہوگی جو تخلخل پیدا کرین پس غذا مین بھی مفتح چیزون کی شرکت چاہیے جیسے خردل اور لہسن اور گندنا اور بدن پر طلا ہو تافسیا اور
خردل اور فربیون اور سداب اور بصل کا کرنا چاہیے حمام آبہای محللہ سے کرنا اور سر کو بورہ اور زبد البحر سے دھونا چاہیے۔ ایسے شخص پر
واجب ہے کہ جملہ اقسام کے روغنون سے اجتناب کرے اور اگر بالون کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو اوسوقت وہ ادویہ
مفید ہوتی ہین جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو مایل بقبض مسامات ہون اور اطلیہ اور ادہان قابضہ کا استعمال اور حمام مین جانا
اور نیمگرم پانی سے نہانا اور نہانے سے نیمگرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے **فصل پانچوین بیان مین**
بالون کے دراز کرنے والی ادویہ کے اکثر بالونکی طولانی کرنے والی دوائین وہی ہین جنمین لزوجیت اور چسپندگی ایسی
کہ اونکا لعاب سے بال مثل تار کے کھنچ سکین جیسے برگ سمسم اور کدو کی تہی اور تیل وہ ہون جنمین حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن
کہ اوسمین سرمہ جلا کر ملائین یا جیسے روغن حنا اور روغن آس کہ ان مین تطویل شعر کی خاصیت ہے اور کبھی بالون کی درازی کے واسطے
حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی مین بھگو کر۔ یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ مین گل حکمت کر کے بھرین اور دھیمی آنچ
سے کوئلی کی لو سے بادامنت پگھلائین روغن زیت کے ہمراہ سفوف کر کے اوسپر چھڑکتے ہین تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے
یہ سب اجزا باہم آمیختہ ہو جائین اور استعمال کرین۔ ارا درخت کی تیلیون کو اس بارہ مین اور اونکی برگ کے عرق کو خاصیت جیدہ
ہے۔ آلسی کو بلا کر کے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کرین مرکب دوام برگ ارا درخت پر سیاوشان رومی جو تازہ ہو اور
مر اور آملا ان سب دواؤن کو سر پر تھوپین بر وقت بعض اقسام انفصال مخصوصہ کے جو مشہور ہین۔ ایضاً خردل کو طبیخ
چقندر مین ڈالکر اوس سے سر کو دھوئین اوسکے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالون مین لگائین۔ ایضاً تلخہ گاو اور تلخہ گرگ اور
ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ اور سیاہ داوران اور مازو مسلم ہر واحد ایک جزو کو عصارہ عنب الثعلب مین سات دن تک پرورہ
کرین بعد ازان خشک کرین اور ہمراہ طبیخ کے طلا کرین اور طلا کرنے سے پہلے سر اور داڑھی کو پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ
سے دھولین۔ ایضاً سبوس بریان تیس درہم آملہ پانچ درہم پانی مین خوب جوش دین کہ پانچوان انکا اثر آجاے بعد ازان اوس پانی
کو چھان کر اوسمین روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کنجد برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا
ہر ایک دس درہم انکو بہانشت جوش دین کہ پانی جلجاے اور تیل باقی رہجاے۔ نسخہ دوسرا جو کندی کیطرف منسوب ہے شیر آملہ
بیس درہم پانی مین جوش دین جب چہارم رہجاے اور تھوڑا سا پیمانہ کی روغن ناردین اور شونیز سفید اور تھوڑی سی لاذن
ملا کر اسقدر جوش دین کہ پانی جلجاے اور روغن باقی رہے **فصل بنات موہا کی قوی کے بیان مین** اور اسی مین
علاج اوس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار جو اسباب مذکورہ سے ہو دن کی بالونکو ایسے مرض کا علاج کرے اوسکا حفظ والر

اور گھسنا کرنا وغیرہ ذلک ۔ جمیع ادویہ جنکا ذکر باب داء الثعلب مین کیا جائیگا اور جملہ تدابیر مثل مالش سر اور اوسکا سرخ کرنا ملنے سے اور پھر سر پر پچھنے لگا استعمال کرنا اوسکے بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جنمین قوت جذب و تحلیل کی ساتھ ہی ہو کیونکہ ایسی تدبیر گویا جیسے داء الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدابیر صلع مین بھی نافع ہین اور حاجب کی بال اوگانے کے واسطے یا بال اوکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال نکالنے کے لیے اسی طرح داڑھی کے بالون کے واسطے مفید ہین بیخ غرب کی پوست پھر ادویہ کی تقویت اور حفاظت اور تسویہ مین خاصیت رکھتی ہے ۔ جن ادویہ کی ذکر کرنے سے یہان غرض متعلق ہے اگرچہ وہی ادویہ داء الثعلب مین بھی نافع ہین لیکن اعتبار اور لحاظ کرنے اون امور کے جنکو ہم نے آخر باب حفظ شعر مین لکھا ہی وہ دوائین یہ ہین ۔ نسخہ ذراریح تازہ اوسکے سر اور پاؤن کاٹ کر سایہ مین خشک کرین اور روغن بنفشہ مین پیسین یا جرش مین یا تیل مین اور استعمال حرش وہین کہ غلیظ القوام ہو جاے بعد ازان جس جگہ چاہین اوس پر ضماد کرین پہلے نقطے نقطے سے پڑین گے بعد ازان بال اوگ آئینگے اسی طرح عسل بلاذر جب ایسی مقامات پر لگایا جاتا ہے جہان کے بال اوکھڑنے سے گر گئے ہون یا انکے کنارون کو روغن بیضہ بیضہ مین پیس کر طلا کرین جہان چاہین اور ایسی فکر کرنی چاہیے کہ بال پیدا ہو جائین گے ۔ دوسرا نسخہ سم حمار سوختہ او سینگ جلا ہوا اوسکو روغن کنجد غیر مقشر کے ساتھ طلا کرین کہ یہ دوا بھی قوی ہے چوہون کی انڈے روغن بان کے ہمراہ بھی لوگون نے بال اوگانے والی ادویہ مین شمار کیا ہے اور عامۃ الناس کی رای یہ ہے کہ یہ انڈے بال کے اوگنے کو منع کرتے ہین مجربات سے یہ بھی دوا ہے کہ عظا یہ جو ایک جانور شبیہ سالامندرا کے ہوتا ہے اور اسے گھرون مین مر جاے اوسے خشک کرکے کسی روغن کے ساتھ طلا کرین ۔ ایضاً ۔ آبگینہ فرعونی کا برادہ ہمراہ زیبق کی استعمال کرین اور ایک سبک دوا یہ ہے کہ کھرل اوسکو قلعی سی بناکر اور اوسمین اونہین روغنون مین سے کوئی روغن جو مخصوص ہین بالون کی واسطے مذکور ہو چکے ڈالین یا کوئی شحم یعنی چربی اونہین چربیون سے ڈالین جو اوپر مذکور ہو چکین الغرض اسقدر پیسین کہ قوت اوس کھرل کی جو قلعی سے ہے اس دوا مین آجاے بعد ازان مقام مطلوب کو اوسی دوا سے آلودہ کرین اور اوسکے بعد پھر انجیر پختہ جو اچھی طرح مہرا ہو گیا ہو یا کسی قدر بریان کیا گیا ہو اوسپر ضماد کرین ۔ ایضاً ۔ سبل بندق یعنی ریٹھہ کا چھلکا لاور پیسے اور روغن قرطم کی ہمراہ استعمال کرے ۔ ایضاً وہ لکڑی جسکا نام خرگوش او قضیب حمار اور اوسی کا طحال دونون لیکر بھون ڈالین اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن جیش گرنی وزن مجموع کی پہلے لاذن کو شراب مین حل کرین بعد ازان سب دواؤن کو ملاوین ۔ ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے ۔ سپیدگاو نمک سی ہوئی چھیانوے درہم اشنان اور ثافسیا ہر ایک بارہ درہم مر آٹھہ درہم لاذن آٹھہ درہم پرسیاوشان اڑتالیس درہم قضیب حمار اٹھتالیس درہم طحال حمار چھیانوے درہم طحال اور قضیب باریک کرکے تراش ڈالین اور ساری اجزا کو شراب سود مین ملاکر درست کرین بعد ازان سر مونڈ کر اسی دوا کو طلا کرین اور پانچ دن تک لگی رہنے دین بعد اسکے سر دھو ڈالین اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کرین اگر سر مین زخم پڑ جاے تو مرغابی کی چربی سے علاج زخم کا کرین ۔ ایضاً قریطن کا نسخہ چھہ عدد خرگوش کی لیدین کو لیکر سایہ مین یا خفیف گرمی مین خشک کرین اور کسی دیگ مین جو طین فخار سے گل حکمت کی گئی ہو جلائین اور اوسپر برگ عوسج اور برگ آس اوسی کے ہموزن اور پرسیاوشان ۹ اوقیہ ملاکر پھر دوبارہ جلائین شیشہ کی برتن مین بعد ازان پیسین اور تین رطل ریچھہ کی چربی اور اسیقدر روغن سوسن ملاکر اوٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین کسی روغن خوشبو کو ملاکر ۔ حب الغار اور تخم سیداب انجیر کا روغن اور روغن قاقلہ ہر ایک انکین سے بالون کی اوگانے مین اعانت کرتا ہے ۔ ایضاً خاکستر برنجاسف حسب زینت کہنہ سے ملاکر داڑھی پر لگائی جاے کہ جس داڑھی کے

بال دیر مین نکلتے ہون جلدی بال اوگنے لگین گے۔ کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ داڑھی کے واسطے اور خصوصاً حاجبون کے لیے بہت موثر ہے ایضاً خاکستر صدف اور بندق ہندی جلا کر اور لاذن اور داریج اور تنکانی کسی کنگنی مین ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائین کہ سیاہ ہوجاے اور ہموزن اوسکے غالیہ یعنی خوشبو دوائین ملا کر پہلے اوس مقام کو خوب سی مالش کرکے بعد ازان طلا کرین ایضاً حواجب کے واسطے دو عدد جوز لیکر جلاوین یہان تک کہ پس جائین اور اوسکے ہموزن خستہ خرما جلا کر ملاوین اگر وہ بھی اسقدر جلے کہ پیسنے کے قابل ہوجاے اور مایزہ دار مرچ ملا کر طلا کرین ہمراہ روغن گل کے ایضاً پرسیاوشان اور حب الآس اور تخم کرفس کو اسقدر جلاوین کہ سیاہی آجاے بعد ازان ریچھ کی چربی اور روغن شبت ملا کر استعمال کرین دوای آخر جس سے حاجب کے بال اوگتے ہین کندر چار درخمیات غلیظ تمساح اور غلیظ قنفذ بحری اور سداب جبلی ایک درخمی شراب قابض مین پیسکر ریچھ کی چربی ملا کر استعمال کرین دوسری دوا اگر ابرو کے بال جھڑتے ہون اور بدت سی یہی کیفیت ہو اور علاج مین دشواری ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اوسکا نسخہ یہ ہے۔ شیح ایک جزو اور زبد البحر آٹھ جزو فربیون اور حب الغار تین تین جزو زفت تر چار جزو روغن سوسن مین بھگو کر اوسپر فربیون کوٹ کر ڈالین بعد ازان جملہ ادویہ کو ملاوین نسخہ دیگر قصب یعنی نے سوختہ سات درہم خاکستر ہیکل کی پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم بیخ اشراس تین درہم روغن غار کے ساتھ پیس کر استعمال کرین

فصل بیان مین داء الثعلب اور داء الحیہ کے

یہ تو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے کہ داء الثعلب کا حدوث ایسے مادہ ردی سے ہوتا ہے جو بالون کی جڑون مین اوس جگہ ٹھیرا ہوا ہوتا ہے جہان سے بالونکی روئیدگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادہ تیز اور اکال ہوتا ہے لہذا جڑونکو فاسد کردیتا ہے اور جس مادہ سے اونکی غذا پہنچتی تھی اوسکی بھی روک کردیتا ہے اور اس مرض کو داء الثعلب اسوجہ سے کہتے ہین کہ اکثر ثعلب یعنی لومڑی کو یہی مرض ہوتا ہے داء الثعلب اور داء الحیہ مین فرق یہ ہے کہ داء الثعلب مین تو فقط بال منتشر ہوکر گرجاتے ہین اور داء الحیہ مین علاوہ اسکے بالون کے ہمراہ جلد رقیق بھی گرجاتی ہے جس طرح سانپ کی جلد گرتی ہے اور بعضے بعد گرنے بال اور کھال کی شکل بھی ویسی ہی ہوجاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض مین ہوتی ہے۔ جو مادہ داء الثعلب اور داء الحیہ کا موجب ہوتا ہے کبھی صفراوی ہوتا ہے اور کبھی سوداوی اور گاہے بلغمی اور کبھی خون فاسد سے اور ہر ایک قسم پر استدلال علامتون سے کیا جاتا ہے یعنی جب استرہ سے بال مونڈین جو رنگ جلد کا برامد ہو اوسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصاً اگر بعد استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملین۔ اور کبھی تدبیر متقدم سے بھی پتا مادہ کا لگتا ہے اور جو اعراض ہمراہ اوس مادہ کے ہوتے ہین اونسے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سے خلط کا غلبہ ہے چنانچہ بارہا بیان ہوچکا کبھی دیر مین علاج پذیر ہونے یا جلد اچھے ہوجانے کی بھی شناخت ہوتی ہے اسطرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اوس جگہ سرخی آجاے اور خون کھینچ آوے تو معلوم کرنا چاہیے کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آوے یا کمتر آوے تو دیر مین علاج پذیر ہوگا۔ علاوہ بران زیادہ مالش سے بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرحہ پڑجاتا ہے کہ وہ قرحہ خود مانع بال اوگنے کا ہوتا ہے علاج بیشک تدبیر صائب تو یہی ہے کہ خلط غالب کا استفراغ کرین اور پہلے اوسی خلط سے بدن کو پاک کرین جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور غذا ایسی تجویز کرین جسکا کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی تاکہ حرارت اور حلاوت جو رقیق اور صاف ہو اوس سے تغذیہ بخوبی ہوگا اور حمام بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہیے کہ پہلے اوس خلط سے بدن کو

پاک کریں مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کریں اگر ضرورت ہو بعد ازاں خاص سر کا تنقیہ کریں جیسے کہ بیان ہو چکا ہے مسہلات اور نشوقات اور غرغروں سے کہ وہی مناسب ہوں جو باب امراض راس میں مذکور ہو چکے ہیں کہ ہر ایک فصل میں جدا جدا ان ادویہ کا بیان بخوبی کر دیا ہے بعد ازاں جلد کی اصلاح کیطرف متوجہ ہوں اسطرح سے کہ پہلے خاص اوس مادہ کو دور کریں کہ جو زیر جلد اوس مقام میں ہے یعنی اپنشوہ بھیرا سے یا تحلیل اوس مادہ کی کریں مگر اسکی تدبیر میں جلدی کریں ایسا نہ ہو کہ جلد اس مادہ کی خباثت سے کوئی کیفیت ردی حاصل کر لے کہ پھر اوس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کو بھی دشوار ہو اسمیں شک نہیں ہے کہ جن دواؤں سے استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہے وہ سب مقطع اور محلل ہوں گے مگر تحلیل اونکی اتنی نہونی چاہیے کہ تجفیف پہونچ جاوے اور شدہ خشونت کو ایسی خشکی جلد میں پیدا کرے جو آئندہ جا کر سقوط شعر کا سبب ہو جاوے اگرچہ درست ایسی تیز دوا مرض داء الثعلب کو دور کر دیتی ہے مگر قابل اعتماد نہوگا۔ پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے تافسیا اور یہی تافسیا اس مرض کی گویا اصلی دوا ہے کہ اسکے بدون چارہ نہیں ہوتا ہے لازم ہے کہ اسکی حرارت کم کر لیں روغنہای معتدلہ کو ملا کر اور اتنی آمیزش روغن کی کریں جو اس گرم دوا پر غالب ہو خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی برطرف کر دیں تافسیا عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور تین سال کی پرانی ضعیف الاثر ہوتی ہے۔ اور نئی تافسیا کا استعمال مناسب ہے مگر کم مقدار سے ہو اور مزاج کی صورت حرارت توڑ ڈالی جاوے اور جس مقام پر اوس سے لگائیں جھٹ پٹ پھر چھوڑ دیں اگر کہنہ اور ضعیف الاثر ہو اوسکے مزاج کی تبدیل کچھ ضرور نہیں اور نہ اوسکا جلدی سے چھوڑنا چاہیے اور یہ واجب ہے کہ قریب ہے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اوسکی جلد میں نفوذ نہ کریگی۔ یہ بھی واجب ہے کہ ادویہ میں تقویت اور منع کا بھی اثر ہو تا کہ پھر کسی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہیں ہے کہ ہمراہ اس قوت کے قبض کی بھی قوت بکثرت کہ مانع ہو ورود مادہ کو اوسی مقام خاص پر اور مسامات میں نفوذ کرنے سے منع کرے اگر وارد بھی ہو جاوے۔ واجب ہے کہ ان ادویہ میں جذب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور بخارات اوسکی بدن میں چھپاں ہوں بعد ازاں کہ تحلیل اوس مادہ فاسدہ کی کر دیں جو کہ جا بجا تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب موضع کے تھا اوسکی تحلیل کرے گی اور جو مادہ صالح اوس جگہ سے دور تر تھا اوسکو کھینچ لائے گی اور یہ اثر بعد تنقیہ مذکورہ کے پیدا ہوگا۔ جب ان ادویہ کا استعمال کیا جاوے لازم ہے کہ اونکی تاثیر پر لحاظ رہے ابتداً ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر نے قلت مقدار پر کیا اثر کیا پھر اگر مریض کو متحمل اور اثر دوا کو جید پائیں اسوقت تیز دوا کو بڑھانی مقدار استعمال کریں اور اگر مریض متحمل نہو اور اثر زیادہ پیدا ہو یا مقدار میں اور کمی کر دیں یا دوا ضعیف کو اوسی مقدار سے استعمال کریں اس مرض میں پوری کوشش رہے کہ زخم نہ پڑنے پاوے کہ اونسے ورم پیدا ہو خصوصاً اون ابدان میں جو بلغمی مزاج ہوں یا سن اور جنس اونکی نرمی بدن کی مقتضی ہے۔ پھر اگر بہ غلط زخم پڑ جاوے خواہ ورم آجانے کی نوبت پہونچے چیزوں کو طلا کرنے سے اوسکا تدارک کرنا چاہیے جیسے بط کی چربی خواہ مرغ کی چربی یا قیروطی دودھ کی اور جب ورم اور قرحہ میں سکون پیدا ہو پھر اوسی دوا کو بقدر مناسب اور اتنی کہ متحمل ہو سکے لگانا شروع کریں جب پھر اثر عظیم پیدا ہو پھر آغاز دہ اوسی تدارک کا کریں اور پھر اسیطرح کرتے رہیں جب تک کہ مادہ فاسدہ کی بخوبی تحلیل ہو جاوے اور خون جید کا جذب ہونے لگے۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض میں یہ ہے کہ دوا چھوڑ کر اگر نرم نرم مالش سے مقام ماؤف کو ملیں سرخی جلد پر آ جاوے کہ قبل استعمال دوا اگر اتنی مرتبہ اس آسانی سے مالش کرتے سرخی پیدا نہ ہوتی۔ اگر مالش سے تبدیل سرخی کیطرف نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ

ابھی دوا بہت ضعیف ہو لیس اوس سے زیادہ کسی قدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر چھینٹون سے ملنا سرخی پیدا نہ کرے اور اسقدر شدت سے دلک کرے کہ انقشار یعنی پوست چھلجانے کے قریب ہوپنچے بعد ازان پیاز سے مالش کرین پھر اگر اس سے سرخی نہ آئے پچھنے لگانے کی حاجت ہوگی اور رسن وغیرہ کی طلا کرینگی۔ منجملہ اون امور کے جنکی حاجت تنقیہ جلد مین مادہ بالخورہ سے ہوتی ہے وہ بال خوردہ جو نہایت ردی اور خبیث ہو کہ جونک اور پچھنے کا استعمال کرین اور بہت سی سوئیان چبھوئین اور جلد اوسپر پوست اور چھیلین اون ادویہ حادہ سے جنکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہین اور پھاڑ ڈالنا جلد کا اسقدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین اور اوسے جدا کردین کہ بال نکل آئین۔ تحلیل مادہ پر بالون کی بنی ہوئی ٹوپی معین ہوتی ہے اگر رات اور دن ہمیشہ پہنے رہین کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور تنقیہ ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ استرہ سے دو دو تین تین مرتبہ اور جب بال نکل آئین پھر فوراً مونڈنا چاہیے۔ اور قبل استعمال طلا کے سر کو استرہ سے مونڈنا ضرور ہے اور پھر اوسی طور سے مالش کرنی لازم ہے جو ابھی ہمنے بیان کی ہے کہ خرقہ با خشونت سے ہمراہ پیاز اور مولی کے چھلکے کے اسقدر ملین کہ سرخ ہوجاے اور قوت دوا اوٹھانے کی قابل ہو اور مسامات پھول جائین اور بشترہ تمام قائم مقام اس مالش کے اندر مین ہوتا ہے اور اگر مونڈنے کی نوبت نہ آئے او سوقت دوا کو رقیق لگانا چاہیے تاکہ جڑ تک پہونچے۔ استفراغات کی یہ صورت ہے کہ صفراوی مادہ طبیخ ہلیلہ مین کسی قدر خربق اور افتیمون کی قوت دیکر استعمال کرین اور حسب قوقایا اور ایارج فیقرا۔ ایضاً ایارج شحم حنظل جیسا علاج تنقیہ ہے خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تھوڑی سی خربق سیاہ اوسمین ملادین اور اگر صفراوی خلط ہو بلغمی کے ہمراہ سقمونیا ملانی چاہیے۔ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا دونون جیسا ہین خصوصاً سوداوی کو واسطے اکثر اوقات یہ مرض استفراغ ہی سے زائل ہوجاتا ہے۔ اصناف ان مسہلات کے کتب سابق مین نہایت تفصیل سے معلوم ہوچکے ہین۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو ایارج فرکو شحم حنظل سے مرکب کرکے دینا چاہیے۔ تربد کا استعمال مہینے مین تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہ ہو تکرار کرنا چاہیے مگر بیچ مین دو استفراغ کی راحت دیدیکر آرام۔ جب سر کی جلد اور رگین سرخ اور ممتلی معلوم ہون فوراً فصد کھولنی چاہیے پہلے تو فصد عام اوسکے بعد فصد خاص رگہاے سر کی اگر راے ہو تو کھولنی چاہیے اور فصد پیشانی اور کنپٹیون کے رگونکی اور اگر راے نہ ہو تو ان رگونکی فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہے اس مرض خاص مین جسقدر خون ہوگا اوسیقدر اوسکی اصلاح وغیرہ کرکے علاج کارگر ہوگا۔ غرغرہ اور سعوط وغیرہ کے بیان سے تو ہم پہلے ہی فراغت پاچکے جب کہ علاج امراض رأس کا بیان کیا ہے۔ ادویہ موضعیہ مین سے وہ مرہم جو لبید سالہ سوا قوی ہے بس فربیون کو اوسی قانون سے مدبر کرکے جو بیان ہوچکا ہے استعمال کرین فربیون کے بعد نافنیا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اوسکے خربق اور خردل اور خاکستر ذراریح کی جو زفت مین گوندھی جاے یعنی زفت رطب مین یا موبیزج کو روغن غار مین پیسکر اوسمین ہیر ستمیمات کے دودھ جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ اونکو بالخورہ پر اسطرح ڈالین کہ نقطہ او چھتیان پڑ جائین بعد ازان پوست کو ادھیڑنے تاکہ اوسکے نیچے جو مادہ ہو وہ نکلجاے جب پوست مثل چھلکے کے اوتر جائیگا اوسکے نیچے بال نمایان ہونگے داڑھی کے اوس مقام پر جہان بالخورہ تھا۔ کنکچ یعنی لٹھوری مقام بالخورہ پر تھوڑی دیر تک رکھی جاتی ہے لیکن یہ سخت اور تیز دوا ہے اوسی بالخورہ پر رکھنی چاہیے جو قدیمی ہو اوسکے بعد کبریت اور دونو خربق اور تخم جرجیر اور کف دریا بورہ کا اور دونون قسمین زبد البحر کی اور پوست قصب الذرکی

جڑ مین جلا کر اور چوہے کی مینگنی جلا کر اور دار فلفل اور بندق سوختہ اور برگ انجیر اور نکچھکنی ہردوق ماميران اور قطران اور کبھی اسمین نانخواہ و بھی ڈالدیتے ہین اور اسکے بعد بادام تلخ سوختہ مع پوست کے اور کندر جو چند دفعہ سرکہ مین پیسی ہو اور جڑ نے نخلی بھی اس مرض کی دوا ہے۔ افضل ادویان جو اس مرض مین قابل استعمال ہین روغن غار اور روغن بید انجیر اور افضل ادویہ شمعیہ یعنی آگ پر پگھلنے والی قطران ہے اور اسکے بعد زفت اور افضل سب چیزون مین ریچھ کی چربی اور خصوصاً اگر دریائی دستیاب ہو لیکن طبیخ جیسے جڑ دوالہ قطران کے ہمراہ مستعمل ہو صفت مطبوخ قوی جو نافع ہے یون اور ثافسیا مین الغار واحد دو مثقال کہ بہت زیادہ یعنی جلی نہ ہو اور زرنیخ اسود ہو یا ابیض ہر ایک انہین سے ایک مثقال ہو اگر فرفیون بقدر ضرورت سرکہ ملاکر طلا کرین ایضاً بورہ ارمنی دو جز نوشادر ایک جز ان دونون کو سوختہ کرکے سرکہ کہنہ مین پیسین اور بعد ملنے مقام بالخورہ کے طلا اسپر کرین اور تین گھنٹے کے بعد دوا دھو ڈالین کہ دوا اسوقت جلی ہو اور تین روز تک لگایا کرین پھر اگر پوست مین قشر سے پیدا ہوتی ہین وہی تدبیر کرین جو اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ ایضاً ذراریح اور خردل کسی روغن مناسب مین پختہ کرکے اتنا غلیظ قوام ہو جاوے جیسا غالیہ کا ہوتا ہے بعد ازان اسی دوا سے بالخورہ کا مقام منقط کرین اگر مریض قوی ہو اور برداشت کرسکتا ہے اور ضعیف مزاج کے لیے اس دوا کی قوت کم کردین ایک دوا اس سے خفیف تر ہے اور نفع اسکا عجیب ہے وہ یہ ہے نسخہ سرکہ کہنہ اور اسکے برابر روغن گل جو عمدہ ہو لیوے ان دونون سے تخلخل ہونگیا ہین بعد ازان محل مرض کو کھردرے کپڑے سے خوب سا ملین اور اسی دوا کو طلا کرین ایضاً ایسے بالخورہ کو جسمین کہ شافیہ بڑی ہو نافع ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اطفال کو فقط سر کا علاج بالخورہ مین کافی ہے اور جو طفل قریب بلوغ کے ہو اوسے نصف درہم حب قوقایا اور دو سالہ کو دوا کی دو دانق حب مذکور بس ہے **فصل بال اڑانے والی دواؤن کے بیان مین** نورہ یعنی چونہ دو جز اور زرنیخ ایک جز دوا مین تھوڑا سا ایلوا ملا کر طلا کرنے سے فوراً بال اوتر جاتے ہین۔ اگر چونہ زیادہ ہو اور ہڑتال وزن مذکور سے کم ہو نہایت قوی ہے اور چونے کی زیادتی سے عمل اور اثر مین دیر تو ہوگی مگر اثر ضرور ہوگا۔ کبھی چونہ اور زرنیخ دو جز اور ایک جز ایلوا پانی مین پکاتے ہین اسقدر تیزی آجاے کہ پر کے بال اوتر جانے لگین اور اگر بکری پانی مین پختہ کرین زیادہ اثر دار ہوگا کہ دھوپ مین رکھنا نسبت پکانے کے اجود ہے پھر اس پانی کو لیکر اسمین تھوڑا روغن اور بہت سا وہی پانی ملاکر پکاتے ہین تاکہ روغن مین اثر تیزاب کا آجاے بعد ازان اسی روغن کو طلا کرین کبھی اوس پانی کو انھی دونون کے ساتھ گھسو دیتے ہین اور لیتے ہین کہ تنک ہو جاے اور اس تنک کو پانی مین ملا کر استعمال کرتے ہین سب کا چونہ ہمراہ ہڑتال کے نورہ بنانے مین بیکار ہوتا ہے اور لطیف ہوتا ہے۔ اگر چونہ کا پانی ٹپکا کر لیا گیا ہو دھوپ کی گرمی دیکر خواہ پکانے کے ذریعہ سے اور اس پانی مین ہڑتال پیس کر ملاتے ہین بہت عمدہ ہوگا۔ کبھی سبز چونا جو زیادہ پست کو پہنچ ہوتی ہے وہ بھی بیکار ہے اگر منظور ہو کہ نورہ سے بال گرنے کے بعد اور بال جو نکلے وہ باریک ہو تو نورہ مین خاکستر انگور کی ملانی چاہیے یا اوپر اور نورہ کو زیادہ اولٹ پلٹ کر لگاتے ہین بعد ازان آرد باقلی اور آرد جو اور تخم خربوزہ سے دھو ڈالین۔ کبھی نورہ کی ترکیب چونہ اور زرنیخ اور آب کشک اور چاولون کی پیچھ سے ہوتی ہے اور کبھی اسمین مر اور صندل اور مشک بھی ڈالتے ہین اور کبھی زبد البحر سے اعانت کرتے ہین **فصل علاج اوس شخص کا جو نورہ سے جل گیا ہو** واجب ہے کہ اوس مقام کو ہاتھ سے بہت اولٹ پلٹ نکرین اور جلد سے دھو ڈالین اور اوس کے بعد روغن گل لگاتے ہین جبکہ گرم پانی سے دھو چکین پھر اوسی سرد پانی مین بھگاتے ہین کہ یہ علاج بہت ہی اچھا ہے بعد ازان اوسپر سبز کشنیز کو گلاب اور صندل مین پیسکر طلا کرین خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہو پس مرہم اسفیداج کا لگانا ضرور ہوگا یا روغن گل جو سپیدی بیضہ مین پرورده کیا ہو اور روغن گل

اور کافور **فصل** نورہ کی بو کھونے کی تدبیر اور نورہ لگانے کے وقت مٹی ملنی چاہیے جو کسی خوشبو میں گوندھی گئی ہو یا گلاب سے۔ برگ شفتالو کو نورہ کی بو دور کرنے میں عجیب خاصیت ہے اور برگ انگور اور تلسی کی پتی ایسی ہی ہوتی ہے اور مہندی گل سرخ اور سعد اور سنبل الطیب اور اذخر اور ان میں قرنفل کا اضافہ کر کے خواہ جدا جدا استعمال کرین **فصل بال اوگنے کی دوا** جتنے مخدرات باردہ ہین وہ سب بالون کی روئیدگی کو منع کرتی ہین مثلا افیون ابتدا کرین کہ پہلی بال کو اوکھیڑ ڈالین بعد ازان افیون اور سرکہ اور شوکران طلا کرین یا شوکران تنہا اور اگر سرکہ مین جوش دیکر طلا کرین بہت اچھا ہو اور جرم اوس مینڈک کا جو سایہ مین سڑے ہوئے پانی سے برآمد ہووے بھی بالخاصیت شعر سے ہے کہ اوسی جرم کو پیس کر لعاب اسپغول یا عصارہ بیخ [illegible] اور بکری یہی تدبیر کرین۔ بعضون نے کہا ہے کہ جس روغن مین عظایہ کو پختہ کرنے سے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ پھٹ گئی بھی مانع ہے اسیطرح جس روغن مین سانپ کو پکایا ہو وہ بھی یہی اثر کرتا ہو اور یہ بھی کہتے ہین کہ اس روغن سے خال سیاہ یعنی اگر بال نہ اوگے ہون تو اوگا دیتا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ قیموئیا اور سپیدہ رصاص ہموزن اور بیضہ کی نصف جزو کر پیسین۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ خون مینڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا روئیدگی موکو مانع ہے کہتے ہین کا خون اور اوسکا دماغ اور جگر بھی مانع ہے۔ اور ان اجزا سے ایک دوا بھی مرکب کی ہو کہا ہو کہ مینڈک کو جو نیستان کے پانی کی ہو لیکر خشک کرین اور سوکھا ہوا گوشت اوسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھایا ہوا ہو اور بوم اور سوتی والی روغن سوختہ سب اجزا ہموزن پانی مین گوندہ کر بعد اوکھیڑنے بالونکو عانہ یعنی کالے بالونکا مقام اور بغل پر لگاتے روغن مناسب کے ساتھ لبتوت بال اوکھیڑتا ہے **فصل تجعید الشعر کے بیان مین** یعنی جو دوائین بالون کو ہین مثلا میتھی کا آٹا اور اوسکا روغن اور سدر ابیض اور مرداسنگ سب کو یکجا کرین یا بعض کے استعمال [illegible] ان دواؤن سے سر پر تھوپین۔ کبھی ان ادویہ مین زرنیخ بھی پڑتا ہے اور روغن اوسکا بھی شریک کیا جاتا ہے اور کبھی [illegible] ہوتی ہے نورہ چونکہ بالون کو سوختہ کر دیتا ہے اور تھوڑا سا جلاتا ہو اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ مین شمار کیا گیا ہے خصوصا اگر چونہ کے ہمراہ بقدر دو ثلث وزن کی سدر ملا کر پانی سے گوندھین۔ اسی طرح [illegible] انگشت کہ اوسکا [illegible] خوب طرح سے بالون کو گھونگر والے بناتا ہے دوسرا النسخہ مازو اور کتیرا انکس اور سنگ ابر یعنی سوختہ چاندی کا میل اور برگ سدر یا حب السرو [illegible] یعنی سر ملنے والی مٹی اور [illegible] ایک جزو آب [illegible] سپیدہ نصف جزو آب [illegible] سے گوندہ کر استعمال کرین کہ یہ [illegible] اور سیاہی بھی پیدا کرتا ہے **فصل بالون کے سوختہ** [illegible] اسکا علاج وہی ہے جو بالون کی [illegible] علاج مین [illegible] **فصل الشقوق شعر کے بیان مین** [illegible]

[illegible] **فصل [illegible] ادویہ کے بیان مین** جو بالون کو باریک کرتی ہین [illegible]

[illegible] **فصل [illegible] اور سپیدی کا بیان** [illegible]

[illegible]

فصل بیان مین اون چیزون کی جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین جن چیزون سے کہ بالونمین سپیدی دیر مین آتی ہے اونکی دو قسمین ہین ایک وہ تدبیرات ہین جو اسباب اوسکے ہین کہ ہٹاتین اور شیب کو روکین یعنے مادہ شعر مین خامی اونکا اثر نہ ہو بلکہ اوس سے پہلے جو چیزین بدنمین پیدا ہوتی ہین اونمین اثر کرین اور دوسری وہ اشیا ہین جنکا اثر مادہ شعر مین پہونچے اور اوسکی ماہیت کو روکے پہلی تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ خلط بلغمی کا وقتاً فوقتاً استفراغ ہوتا رہے خصوصاً بذریعہ قے کرنے کے جو کھانا کھانے کے بعد کرین اور حقنہ یعنے احتقان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کیا کرین اور پھر حقنہ کو ساخت دیکر اعادہ احتقان ہو اگر سکے اوسکے بعد اون معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جاے جو شبیہ ہین کہ جنکو ہم بیان کرتے ہین اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذا کا اہتمام رہے کہ جید الکیموس ہین اور با اعتدال سے جیسے خون محمود پیدا ہوتا ہے اقسام قلیہ و مطنجن اور کباب یعنے اقسام کباب یا جو گوشت دم پخت کیا جاتا ہے اور مشویات یعنے کباب سیخ کا اور شوربا دار گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور دہی مین پکی ہوئی روٹی جسکو ثرید کہتے ہین نہ کھائین اور اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہے کہ غذا اوسیقدر تناول کرین جو پوری ہضم ہو جاے کہ یہ اصل تدبیر ہے اسلیے کہ جب ہضم مین فساد ہوتا ہے خون بھی خراب اور خام پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ جس شخص کا مزاج بحدی مرطوب ہو وہ ابازیر حارہ کا جیسے رائی اور فلفل اور توابل اور کوامیخ جو خاص قسم کا گوشت ہے اور تیتر خصوصاً نہار منہ اور جسقدر ہمراہ خردل کے تناول کرین اور تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کرین اور فواکہ اور ترکاری جنمین ترطیب ہو اور دودھ اور مچھلی اور ہریسہ جو غذای خاص ہے ایضاً عصیدہ سے پرہیز کرین اور پانی بکثرت پینے سے اسی طرح عصیدہ بکثرت پینے سے اور بالون کے اوکھڑنے سے اور مسکر سے زیادہ مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن گل اور روغن یاسمین یا روغن النبی سے احتراز کرین اور آب شیرین سے زیادہ نہائین اگر زیادہ نہائینگے بالونمین ایسی خشکی آئیگی کہ پھٹ جائینگے اور بہت جلد تر یہ عیب پیدا ہوگا علاوہ بران یہ بھی ہے کہ بالونکا دھونا قوت کا اونکی حافظ ہے پس اگر نہانے کا خوگر ہو تو تخم حنظل اور کلونجی اور بورہ اور تلخہ گاو سے بالونکو دھویا کرین معاجین اور عقاقیر جو مادہ بلغمی کو قطع کردین اور پیری بدیر آنے دین مثلاً ایک ہلیلہ کابلی کا روز آہستہ آہستہ چبانا اسطرح کہ ہر روز ایک ٹکڑ کو لیکر چبایا جاے اور نگلتا جاے مترجم بعض مجربین ہند سے معلوم ہوا ہے کہ ہر روز ایک ٹکڑ بڑھانی چاہیے چالیس روز تک اور پھر اوسیطرح کم کرتا جاے اور مکرر اسیطرح بڑھانے گھٹانے سے سپیدی بالون کی دور ہو جاتی ہے اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ طریقہ آزمودہ ہے میرے گمان مین اگر تدبیرات مذکورہ بالا جو شیخ نے لکھی ہین اونکی بھی رعایت کرے تو غالباً ضرور مفید ہوتی ہین اگر ہلیلہ کابلی کو اوسطرح ہر روز استعمال کرے سیاہی بالونکی بلکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھیگا اسیطرح جو اطریفل چھوٹی اور بڑی ہڑون سے بنائی جائین اور وہ معجون جو خبث الحدید سے اور اوس سے بہتر وہ معجون جو سرو کی شرکت سے طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طریقہ سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیلہ سیاہ و آملہ ایک جزو عسل بلادر جو اوسی بلادر سے نکالا ہوا ہو اسکو روغن زرد مین ملاکر شہد سے معجون طیار کرین اور یہ معجون بہت قوی ہے لازم ہے کہ تھوڑا تھوڑا اسکا استعمال کرین ایسا نہ ہو کوئی اثر بد پیدا کرے انقردیا نامی معجون بھی قوی ہے اور مثرودیطوس بھی قوی ہے تریاق بھی قوی ہے گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اوسکی پڑجاے حافظ شباب اور قوت کا ہے صفت معجون معتدل جید کی ہلیلہ سیاہ ہریک دار فلفل آملہ کبھی دار فلفل کی جگہہ خبث الحدید ڈالتے ہین اور شہد سے قوام درست کرین اطریفل ایک اور دوا جید اور مجرب ہے زنجبیل اور ہلیلہ کابلی دار فلفل ہموزن ملاکر ہمارا خاص نسخہ ہلیلہ کابلی اور بیس درہم

خبث الحدید چار درہم خار لقیون پانچ درہم زنجبیل قرنفل دار فلفل ہر ایک تین درہم شہد میں معجون کر کے استعمال کریں ۔ واجب ہے کہ ان دواؤں کو پوری سال بھر تک استعمال کریں ۔ جو شخص بخواہش سیاہی بالوں کی ان دواؤں کو استعمال کرے اوسے چاہیے کہ صبح کو دوا کھاوے اور دوپہر کے بعد غذا کا استعمال کرے

فصل بیان میں لطوخات مانع پیری کے

جتنے ادہان جات مقوی ہیں اور جتنی سیال اور تر چیزیں مشابہ طبیعت روغنہای گرم کے ہیں وہ بھی حافظ مزاج بالوں کی ہیں کہ بالوں کو حرارت غریزی پر نگاہ رکھتی ہیں اور جو غذا بالوں کی جڑ میں ہے بھیجتی ہیں بشرط استعمال روغنہای مذکورہ اور سیالات وغیرہ کو فاسد نہیں ہونے پاتی ہے مثلاً قطران کو اگر طلا کرے چار گھنٹے کے بعد حمام کریں اور یہ علاج اوس شخص کا ہے جسکے سر میں برودت ہو اسیطرح زفت رطب جو رقیق ہو اسیطرح روغن قسط اگرچہ بھی قوی ہے اور روغن بان اور روغن شونیز ان سب سے زیادہ قوی ہے زیادہ روغن جو تخم حنظل اور رائی کے تیل سے بنایا جاوے اور جید قوی یہ ہے کہ روغن خردل اور روغن شونیز اسیطرح بنایا جاوے کہ پہلے روغن خردل میں کلونجی کو جوش دیں بعد اوسکے تخم حنظل کوٹا تخم حنظل کے ہمراہ زیت جو زیتون بری سے نچوڑا گیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ [illegible] رہی سپیدی بالوں کو منع کریگا ۔ روغن جید زیت الانفاق تین اقساط سنبل ڈیڑھ اوقیہ اظفار الطیب نصف اوقیہ تفاح اذخر نصف اوقیہ [illegible] مناسب میں [illegible] پانی میں بقدر [illegible] اونکا [illegible] پانی [illegible] زیت میں [illegible] کہ سارا پانی جل جاوے اور [illegible] کی مقدار [illegible] کم ہو [illegible] اوسکے ایک اوقیہ [illegible] میں [illegible] اور اس طلا شدہ میں اسکو ملاتے ہیں اور استعمال کریں ۔ روغن جید روغن بنفشہ [illegible] روغن آس اور روغن [illegible] سب برابر [illegible] اور [illegible] جدا کریں اور [illegible] سنبل شونیز قرنفل تخم حنظل اور قسط [illegible] اذخر قصب الذریرہ ہر واحد اجزا برابر [illegible] سو درہم [illegible] حنظل [illegible] اگر [illegible] بقدر چار رطل کے [illegible] جب آدھا پانی جل جاوے اوسپر روغن والیں اور پکاویں تاکہ سب پانی جل جاوے اور روغن باقی رہ جاوے بعد ان [illegible] استعمال کریں لطوخ جید [illegible] کہ [illegible] سپیدی بالوں کی [illegible] دور کر دیتا ہے ۔ [illegible] سنبل [illegible] پوست [illegible] خشک کیا ہو [illegible] شقائق النعمان خشک [illegible] روغن [illegible] سیاہ ان سب [illegible] کر کے [illegible] بار [illegible] خشک [illegible] ہمراہ [illegible] سیاہ [illegible] ہر واحد دس جز [illegible] برگ آس [illegible] الآس ہر واحد [illegible] رطل زیت [illegible] بھگو رکھیں [illegible] ان [illegible] استعمال [illegible] ۔ [illegible] کیا ہے [illegible] سیاہ بالوں کا [illegible] استعمال کریں کہ اس [illegible] سپیدی [illegible] سیاہ بال [illegible] پیدا ہوتے ہیں [illegible] قوت کی رطوبت [illegible] واجب ہے کہ [illegible] استعمال کریں [illegible]

فصل بیان میں خضابات کا

[illegible] روغن [illegible] معلوم ہوا ہے کہ یہ روغن از قسم خضابات ہیں اور [illegible] معلوم ہوا ہے کہ [illegible] زیادہ قوت ہے [illegible] غالب ہو جاوے اور [illegible] کہ بالوں میں [illegible] حائل اور مانع [illegible] کہ سر [illegible] بالوں تک [illegible] بالوں [illegible] اگر [illegible] ایسی [illegible]

قوت اونمین ہو یا کوئی اثر خاص اونمین ایسا ہو کہ باوجود دہنیت کے بھی اونکا اثر نرکے۔ اور اس بات کی توقع دور اسپہ یا اونپہ وقت ہو کئی گروہ اشیا قوی الصبغ ہون کہ اونکا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک اسرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی دوائین اگر یکر کسی روغن مین پکائی جائین اور بہ توسط ادویہ بدرقہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ اونکا اثر بالاندراق اوس روغن مین آجائے شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی بات ہی جو ایک گروہ آدمیون کا گواہی دیتا ہے اور میری مشاہدہ مین بھی آیا ہے اور جن کو اعتماد ہے لوگ کہتے ہین کہ ایک عرق یعنی رگ شاخہا ہی جو بہت اگر اول ربیع مین قطع کرکے ایک شیشہ مین روغن بھرا ہو اسمین مین اسکو ڈالدین اور سب کو زمین مین دفن کردین تا اسکا شیشہ مین خشک ہو جاوے بعد ازان خود لیوین اوسی کو لیوین اور ادہی قدر کہ پھر اوسی شیشہ مین بہت سا عرق اوسکا پیدا اور بڑا ہو آجاوے اور اسی سے خضاب ہو جائیگا۔ اگر ایسے خضابات کو روغن اکثر مسود ہوتے ہین تو فقط تکرار عمل سے قوت ادویہ قویہ یعنی سے موثر ہوتے ہین۔ جملہ اقسام ادویہ جو بالون کو رنگین کرتی ہین اونکی تین ہی قسمین ہین ایک تو وہ دوا جو بالون کو سیاہ کرتی ہے دوسری وہ جو اشقر رنگ پیدا کرین تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے۔ اور ہم پہلے سیاہ رنگ پیدا کرنے والی ادویہ کو بیان کرتے ہین

فصل بیان مین سیاہ کنندہ دواؤن کے

مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دوائین ہین جنکی نکوئی پر تمام آدمیون کا اتفاق ہے اور اثر انکا بحسب استعداد و مزاج کے مختلف ہوتا ہے کسیکے بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہین اور کسیکے کم پہلے تو مہندی کا استر لگاتے ہین اور بعد ازان جب مہندی کا رنگ آجاوے اوسکو دہو کر وسمہ لگاتے ہین اور دونون استر اور وسمہ کے لیے ایک مدت زمانہ مناسب مقرر کرتے ہین یعنی جنکے بال تھوڑی دیر مین مہندی اور وسمہ کا رنگ قبول کرتے ہین اوسی زمانہ تک لگا رکھتے ہین مگر جتنا زیادہ دیر تک رکھینگے اوتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہے اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونون کو ملا کر ساتھ ہی لگا لیتے ہین اور بعضون کو یہی پسند ہے کہ فقط حنا سے اپنے بال اشقر یعنی سرخ زردی مائل کر لیتے ہین اور بعضون کو فقط وسمہ کا ملا ہوا دودی رنگ بھاتا ہے وہ اسی پر اکتفا کرتا ہے۔ ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اوسمین تلطیس زیادہ ہوتی ہے اور شدت بہت سی ہوتی ہے۔ اور وسمہ کرمانی دیر تک ملاتا ہو اور پھر بھی قلت کو ساتھ مگر اوسکا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالون کو ہوتا ہے اور اوسمین تلطیس نہین ہوتی ہے۔ جسکو منظور ہو کہ وسمہ کی تلطیس جاتی رہے اور سیاہی مشابہ ہووے سیاہ رنگ کے پیدا ہو اور خوشترت بھی او رہے حنائی حنا کی جاتی رہے حنا پر وسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگاوے کہ اس ترکیب سے تلطیس جاتی رہے گی اور رنگ سیاہ مثل بالون کے پیدا ہوگا مگر اوسکو یہ ہے کہ دوبارہ حنا اگر لگاوے تو تھوڑی دیر تک لگاوے اور جلد اوسکو دہو ڈالے۔ بعض آدمی حنا اور وسمہ کو آب سماق یا آب انار یا دوسرے قوت کے ساتھ لگاتے ہین اور کبھی پانچون کو یکجا کرکے استعمال کرتے ہین یا حنا اور وسمہ ہمراہ آب مصل یعنی بہت کھٹا پانی دہی کا اور آب پوست جوز کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور یہ سب اجزا اسمین حنا اور وسمہ کے ہین اور بعض آدمی حنا اور وسمہ جوشاندہ اور ہرا کا پانی پہلے اوسے آگ پر خواہ دہوپ مین اتنا گرم کرتے ہین کہ صوف کو سیاہ کردے اور پھر اوسکے بعد اسی پانی مین حنا اور وسمہ کو پیس کر لگاتے ہین اور یہ ترکیب بھی جید ہے۔ اگر خضاب مین سیاہ لونگ شریک کردی جاوے سیاہی بھی بڑہ جاتی ہے اور خضاب کا اثر دیر تک پہونچتی نہین دیتی۔ اور قسم کا خضاب جسکو اکثر لوگ لگاتے ہین کہ خضاب نکرے سے اوسکا اثر کہتے وہ یہ ہے کہ کچھ مازو روغن زیت مین چرب کرکے جلاتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ اوسکو کسی ایسی ظرف مین سوختہ کرین جسپر گل حکمت ہو اور انتہا جلانے کی یہ ہے کہ مازو سیاہ ہو جاوے اور اوسمین سوختگی آجاوے زیادہ اوسکے جلانے مین مبالغہ نکرین بیس درہم تو مازو لیوین اور دس درہم روسختج اور دو درہم

پھٹکری اور ملح اندرانی ایکدرہم ان سبکو ملاکر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ کریگا اور سیاہی اسکی پایدار بھی ہوگی اس خضاب پر کا
نسخہ یہ ہے صفت ایک رطل مازو کو بہت سی چربی کرکے بریان کرین اسقدر کہ مازو ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے اور روسختج اور پھٹکری اور کتیرا ہریک
پندرہ درہم ملح سات درہم ان سبکو خوب باریک پیسین اور گرم پانی ملاکر لگائین اور تین گھنٹے تک لگائے رہین اور کبھی اسمین حنا
اور وسمہ بھی ملا دیتے ہین وہ نسخہ جو ابعد اسکے مشہور ہے وہ یہی ہے جو کہ مرداسنج اور چونہ سے طین ماکول اور طین چوذی اور طین قیمولیا یا
کولی مٹی کیونکہ یہ ہو بہا سے ہین یعنے جو مٹی سر پر لگائی جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے ملاکر خضاب طیار کرین
اور برگ چقندر کے ہمراہ جوش دیتے ہین اس نسخہ مین ساری عمدگی یہی ہے کہ مرداسنگ خوب پیسا جاوے اور اگر مرداسنگ کو اوس پانی مین
پیسین جسمین کہ حنا اور وسمہ ملکر جوش دیا گیا ہے یا دھوپ مین رکھا گیا ہے تو بہت خوب ہوگا مگر اوس پانی کو چھ گھنٹے تک رہنے دین
اور اوسکی رطوبت کی حفاظت کرین ایضاً حنا اور وسمہ مرداسنج جو مثل سرمہ کے باریک پیسا ہوا ہو اور مازوی بریان اور روسختج اور پھٹکری
اور مٹی اور کتیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کرین سوا اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہین جنکو مین نے بعض کتب
مین دیکھا ہے اونمین وہ چند نسخے جسے دل میرا قبول کرتا ہے اور یقین اونکے موثر ہونے کا ہے لکھتا ہون صفت خضاب جید حنا او
وسمہ و جوز و روسختج اور شب اور ملح اندرانی اور مازوی بریان اور خبث الحدید ہموزن ان سبکو سرکہ مین پیسین اور چھوڑ دین تا آنکہ سرخ ہوجاے
اوسکے بعد استعمال کرین۔ اور ایک دوا اسی طرح کی مذکور ہوئی ہے نسخہ اوسکا یہ ہے خبث الحدید سرکہ شراب مین لیا ہوا اسقدر
سرکہ کی اتنی کہ چار اونگل خبث الحدید سے اوپر ہو خوب سا پیس کر یہان تک جوش دین کہ سرکہ جل جاوے بمقدار نصف کی اوسکے بعد دو ہفتہ
اوسمین خبث الحدید کو رہنے دین تا آنکہ سب اوسی مین مل جاوے اور برابر خبث الحدید کے ہلیلہ سیاہ لیکر اور پھر بھی سرکہ ڈالین بعد ہفتے ہلیلہ
کے اوسکے بعد سرکہ مین ہلیلہ کو جوش دین اسقدر کہ مثل خلوق کے قوام اوسکا غلیظ ہوجاوے پھر تخم فاروق بروزن ہو ایک قسم کی
دوا ہے خوشبودار ہے جو مرکب چند ادویہ سے ہے کہ مسکے بنائی جاتی ہے بعد ازان روغن مناسب کی اوسمین اتنا ملائین کہ اوسکے اوپر تک
بھر جاوے اور پھر پکائین کہ قوام اوسکا مثل غالیہ کے ہوجاوے اور اگر جی چاہے تو اب دوبارہ گل حکمت کرکے کسی ظرف مین پکائین ــ
یہ دوا بہت عجیب ہے کہ رنگ سیاہ کرتی ہے تو سبب اسکا قوت جوہر آہن کی ہے ایضاً کہتے ہین چاندی کا میل سرکہ مین پکایا ہوا اگر بالکل
خوب جوش دیا جاوے بالون کی سیاہ کرنے والی ادویہ مین داخل ہے اور مجھے پسندیدہ یون ہے کہ بدلے سرکہ کے حماض نارنج خواہ حماض اترج ہو
اور بعض طبخ کرنے سے کہ اوسمین کو حماض مذکور مین مدت تک بھگو رکھین کہتے ہین اگر کسی قمقمہ یعنے ظرف مین شاخ شقائق النعمان اور
دو ساق شبت یعنی سویہ کی اور سکہ اور شبت کی بمقدار اسقدر کہ ایک رطل شقائق کے ہمراہ دوا اور دونون سے [illegible]
مین دفن کردین سب اجزا منحل ہوکر خضاب طیار ہوگا کہتے ہین سراج اگر تازہ ہو کا درخت مثل خوشہ پیدا ہونے کے ہمراہ نصف
اوسکے شب ملاکر سرکہ مین گاڑ دین کسی شیشہ کے ظرف مین سب کا سب سیاہ پانی خواہ لطوخ مسود ہوگا کہتے ہین اگر کیدری تازہ
جو اکثر سیب و چقندر مین لگا ہوا ہو اوسکو سوراخ کرکے جو کچھ اندر اوسکے مغز اور تخم وغیرہ ہین نکالڈالین اور پھر اوسمین نمک
اور قدر خبث الحدید اور وہی چھلکے جو کدو سے جدا کیے تھے اندر اوسکے اوپر گل حکمت کرکے چھوڑ دین ساری اجزا پانی ہوکر خضاب
سیاہ بنجاوینگے اور سیاہی اور بہادر طیار ہوگی ــ کہتے ہین کہ اگر برگ کبر کو پیسکر کسی دودھ مین خصوصاً دودھ تو نکے
دودھ مین جوش دین تا اسکا ثلث باقی رہ جاوے اور رات کو سر پر لگاتے دین بہت عمدہ خضاب ہے

ہوگا اور میری رای مین یہ ہے کہ یہ دوا فاقد سواد ہو وہ ہوگی خضاب نہو گی۔ جالینوس نے شہادت اثر خضاب مندرجہ ذیل کی دی ہے کہتا ہے کہ وہ گلی جو مثل خوشہ کے درخت جوز مین ہوتی ہے اوسکو لیکر زیت کے ساتھ پیس ڈالو اور تھوڑا سا قفر یطیس یعنی جوز سیاہ ڈالکر طلا کرین اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر اسکے ہمراہ بکری کی مینگنی ملائین بہت جید ہوگا۔ کہتے ہین اسیطرح پوست بیخ اوجاکوس جو ایک قسم کا بید کا درخت ہے زیت کے ہمراہ پیس کر لگائین تو بالونکو سیاہ کر دیگا اور میری رای یہ ہے کہ اگر غرب یعنی اوجا [illegible] صباغ بھی ہو تو بدون زیت اوسکا اثر ضعیف کر دیگا اور اگر زیت کے عوض کوئی پانی ڈالا جاوے بہتر ہوگا اور یہ طریقہ میرا قول ہے اور اس خضاب کے بارہ مین [illegible] نامی حکیم نے لکھا ہے کہ برگ شقائق النعمان کو جب زیت مین پیسکر مثل غالیہ کے ہوجاوے لگائین خضاب جید ہوگا اگر اس قول کے کوئی معنی ہین تو کسی نفوذ کی شرکت ضرور ہے جیسے پھٹکری سے۔ اور اسیطرح قول اطبا کہ روغن کو پروردہ کرین پوست جوز کے ساتھ یا روغن کو پکانا آب جوز مین اور اوسپر تھوڑی سی پھٹکری داخل کرنا کہ ان سب دواؤن کو مین ضعیف الاثر پاتا ہون۔ اسیطرح روغن کو آب شقائق النعمان مین اسقدر پکانا کہ سارا پانی جل جاوے اور بقدر روغن رہ جاوے یا جیسے اطبا کہتے ہین کہ روغن کنجد لیکر [illegible] آملہ اوسمین پکائین اور ایک [illegible] نرم نرم کوٹ دین اور دیکھ بھال کر روغن کو لے لین اور ہر [illegible] نصف رطل روغن کیواسطے چہارم حصہ مین [illegible] لیکر پھر نرم نرم جوش دین اسقدر جوش کرین کہ [illegible] پکنے سے اور تیل جلنے سے محفوظ رہے اور ہر وقت اسمین [illegible] روغن [illegible] بہ روغن اثر سیاہ کا اچھی طرح ظاہر کرے – مین کہتا ہون کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کرنیمین زیادہ تر [illegible] اگر [illegible] پھٹکری بھی شریک کیجاوے۔ کہتے ہین اگر روغن بان کو ناریل کے اندر ڈالکر اچھی طرح گل حکمت ہو اوسکو بند کردین اور [illegible] جو روغن پیدا ہوگا اوس سے خضاب ہوجاویگا – اور بہتر یہ ہے کہ اس دوا کو [illegible] مین سمجھنا چاہیئے – کہتے ہین کہ اگر [illegible] پاک کرکے باریک پیسین کہ سرمہ سا ہوجاوے اور روغن کنجد مین تر کرین اور ایک [illegible] سرگین مین دفن کردین خضاب ہوجاویگا اور اس خضاب کو لگانے کے بعد داڑھی کا رنگ اچھا سیاہ ہوگا – یہ خضاب [illegible] اور اتفاق ہے کہ [illegible] کا انڈا خضاب قوی ہے اسیطرح کلاغ کا انڈا – ہمارے زمانہ مین در عہد ریاست ملک شمس الدولہ [illegible] اتفاق ہوا کہ [illegible] پیشہ مین سے ایک پیشہ کی کھال اودھیڑی گئی اور ایک [illegible] والا اوسکے پہلو مین غافل پڑا سوتا تھا اوسکی داڑھی سے [illegible] مقام پر وہ کھال جا پڑی اور داڑھی کا وہ مقام سیاہ اور خضاب ہوگیا۔ فصل غالیہ کے بیان مین۔ اس غالیہ کی لوگون سے بہت [illegible] کی ہے کہتے ہین کہ پچاس درہم آملہ اور ڈیڑھ رطل آب سرو تازہ کا پانی [illegible] چار رطل آب [illegible] مین جوش دین کہ نصف جل جاوے اوسکے بعد اوتار لین اور پچاس درہم [illegible] اور [illegible] اور [illegible] عدد [illegible] اور دس درہم زاج سرخ اور پچاس درہم صمغ ہو اوسمین ڈالا جاوے اور پکایا جاوے تا قوام غلیظ کیا جاوے اور [illegible] اور مشک سے خوشبو کرین لیپ چڑھا دین جس مقام پر سفید ہو اسقدر کہ بالون سے ہو اور [illegible] آسکے۔ کہتے ہین کہ [illegible] دس درہم [illegible] ہمراہ اسکے اور [illegible] ملا کر اسکو [illegible] تاکہ سیاہ ہوجاوے [illegible] جوش دین اور مشک سے خوشبو کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو سوختہ اور باقلا کے چھلکے [illegible] خضاب مین [illegible] داخل ہین اسیطرح پوست جوز [illegible] اور یہ خضابی کا بیان بحث ادویہ مفردہ مین کیا ہے۔ اصول اور امہات ادویہ خضابی [illegible] اور خردل اور [illegible] اور آملہ [illegible] اور شقائق [illegible] سوختہ اور [illegible] پوست باقلا کی

قنطوریون اور اونکا پانی اور اقاقیا علیہ یعنے بیجی چقندر تخم چقندر اور آس اور حب الآس اور انار اور انگور سیاہ اور سرکہ کی سب قسمین اور برادہ ہای اجساد سے بھی **فصل ان ادویہ کے بیان مین جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرین** کہتے ہین کہ نصف نیطل جو تازہ اور تر ہو اوسکا پوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے آگ روشن کرین تو سرخ رنگ کا خضاب پیدا کریگا۔ اسیطرح چوک آہن اور بار النارنج بھی خضاب سنہری ہے اور اوسکی وسمہ لگایا جاتا ہے جیسا کہ پہلے حنا کو لگاتے ہین اور وسمہ خضاب کی ساتھ ہموزن اوسکے ہمراہ اور تھوڑی سی اوتر سیاہ حنا کو طبیخ کندس مین گوندہ کر خضاب لگاتے ہین کہتے ہین کہ پھٹکری اور اسفرک اور زعفران یا مرسکے ہمراہ شورہ ایک شبانہ روز رکھہ چھوڑ دین اور کبھی چند روز تک اسی طرح رہنے دیتے ہین اور اگر اس دوا کو مکرر طلا کرین اسطرح کہ ترمس کو سرکہ مین شراب سے گوندہ کر اس دوا کو ملاتے ہین۔ ایضاً ترمس مسحوق دس درہم مرداسنج درہم ربع الدابقین یعنے شورہ اور نوشادر دو درہم ... سے گھلا یا ہوا اور جلایا ہوا تین درہم آب خاکستر شاخہای انگور بقدر کفایت مجموع قوی سماق دو اوقیہ مازو تین اوقیہ آذریون زرد دو اوقیہ پرسیاوشان دو اوقیہ اور روغن افسنتین ایک اوقیہ ترمس قشر بالبس دو کف دست بھر سبکو باریک کوٹ کر دس رطل پانی مین چند روز تر کرین بعد ازان نیمگرم سر پر ضماد کرین کہتے ہین کہ جوشاندہ سعد اور کندس کا پانی جبکہ خوب اسطرح جوش دیا گیا ہو اشقر رنگ پیدا کرتا ہے کہتے ہین کہ دردی شراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن ... اور خر سے ملا کر بھی ہو سکتا ہے **فصل ان خضابات کے بیان مین** یعنے جو دوائین بالون کو سپید کردین لیکن خطاطیف اور ازانجملہ سندین اور اسیطرح یعنے مونگ ازانجملہ ... سپید ازانجملہ مولی کے چھلکے اور ناخنہ گاو اور بخار کبریت اور نقاح کبر اور نقاح زیتون جدا جدا یا سب کو ملا کر جو چھا ہمراہ سرکہ اور اس سے زیادہ اثر اسکا ہے کہ گندھک سے اسکو دھوان دیوین ایضاً تخم راسن اور مولی کے چھلکے سوکھے ہوئے اور پھٹکری کو پیسین یکجا کرکے نصف وزن ہمراہ دوا کے ہموزن کرکے طبیخ حولی ملادین ایضاً برگ نسرین اور قشر خشخاش اور نقاح اور اگر ان دونون کے عوض ... ڈالین زیادہ قوی ہوگی اور خضاب لطیف ہوگا اور اگر اسمین کافور اور گلاب شریک ہو تو نہایت عمدہ ہو جائیگا کبھی بالونکو گوندہ کر گندھک ... سے کہ اونکی دھونی دیتے ہین اور رات بھر ... اسیطرح کرتے ہین **فصل تدارک احوال جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہین** اکثر اقسام خضاب کے دماغ مین برودت پیدا کرتے ہین اور مفسد ہین دماغ کے اور اوسکو ایسی حالت مین کر دیتے ہین کہ استعداد نوازل کی دماغ مین بڑھ جاتی ہے اور سکتہ کو عارض ہونے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اسیطرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔ ان ضررون کا علاج ان ادویہ سے ہے جو خضاب مین داخل کی جاتی ہین کیا جاتا ہے یا بعد خضاب کے کوئی خوشبو ... اور لونگ وغیرہ لگائی جائے۔ کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ کر شل کنگھی کے ہو جاتا ہے اور ... اور بہت ... جاتی ہے اسکا تدارک اسطرح کرتے ہین کہ خضاب مین ایسی اشیا داخل کرین جو کہ ... اور بالون مین ... صورت پیدا کر خضاب ایسے بال جو خود ... اور ... پیدا ہوگا ... کبھی خضاب کو یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ جاتے ہین اور داڑھی چھوٹی ہو جاتی ہے اور بال الٹ جاتے ہین اسکا تدارک یہ ہے خضاب کو روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر سے کیا جائے کبھی خضاب لگانے سے جلد مین بھی سیاہی آجاتی ہے عوام الناس جلد کو آب و بلیلہ اور بیسن وغیرہ سے دھوتے ہین حالانکہ روغن کم ہے زیادہ تر اس سیاہی کی دور کرنیوالی کوئی چیز نہین ہے کبھی ابتدا خضاب کے نزول

عارض ہوتا ہے اور نصول سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ بال جیسے کہ پہلے سے رہتے ہیں بہتر یہ دوا جو ایسے وقت مستعمل ہیں یہ ہے کہ اوسی خضاب سے بقدر ایک چوتھائی لین اور خشک کرین خصوصاً اوس خضاب میں جسمیں توتیا اور قلیمیا کی شرکت ہو ہے پس اس سوکھے ہوئے خضاب کو جس جگہ رنگت نہیں آئی ہو یا قریب ہے کہ اب جاتی رہے ایک لکڑی مثل مسواک کے لین اور اوسے ترکرکے اوسکے کنارہ پر اوسی خضاب سے جو پستہ اور منقود ہو گیا ہے تھوڑا تھوڑا اوٹھا کر اونہیں مقامات پر لگاتے جائین جہان بدرنگ نظر آئے۔ ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان یا روغن لاذن اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں جب یہ اوبان اثر کرتے ہیں نصول جاتا رہتا ہے اور خضاب پختہ ہو جاتا ہے

فصل خزاز کے بیان میں بھوسی اور ابرہ کو خزاز کہتے ہین کیفیت خزاز کا ذکر ہمراہ ذکر بالون کے چونکہ مناسب ہے اسلیے ہم بھی کہتے ہین کہ خزاز وہ ابرہ یعنی بھوسی ہے جو سر میں پیدا ہوتی ہے اور یہ ایک خاص قسم کا تقشر یعنی پوست ہے کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہے اور خاص کر یہ فساد سطح اعلی میں جلد سر کی پیدا ہوتا ہے اور بدترین اقسام اسکی وہ ہے کہ آخر کو نوبت بہ تقرح اور زخم کی پہونچاتی ہے اور بمناسبت شعر یعنی مقامات روئیدگی میں بالون کے اسکا ضرر پہونچتا ہے یہ فساد کبھی مادہ حاد لذاع سے ہے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونون کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی ایک سوء مزاج سر میں ایسا ہوتا ہے کہ جو مادہ صالحہ سر میں پہونچتا ہے اوسی کو فاسد کر دیتا ہے۔ کبھی محض خشکی اور یبوست ہوتی ہے اور تمام بدن کا مزاج درست اور جید ہوتا ہے اور کبھی بشرکت بدن بھی خزاز پیدا ہوتا ہے علاج خزاز خفیف کا علاج تو فقط خفیف ہی دھو ہو جاتا ہے اور سر کے خزاز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو قسم اس سے زیادہ شدید ہے اوسکے ازالہ میں ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اوسکے ترطیب اور تبدیل کرنا۔ ایک قسم خزاز کی اس سے زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہے کہ نوبت تقرح کی آتی ہے اوسکے علاج میں واجب ہے کہ تنقیہ فصد اور اسہال سے اگر اسکی حاجت ہو کرین اور اسکا بھی لحاظ کرنا بغرض تنقیہ کے ضرور ہے کہ سبب اسی خزاز کا امتلاء بدن ہو یا دوسرے بعد ازان جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کرین اوسکے بعد روغن سے ترطیب کرین

فصل ادویہ ملینہ خزاز کی کہ جنمیں لذع بالکل نہو جو خزاز قریب العہد اور جدید ہو اور ضعیف بھی اوسکے دفع کے واسطے فقط آب چقندر اور میتھی کے پانی سے دھونا کافی ہے اور جب بطیخ اور بیسن چنے کا یا آرد عدس اور باقلا اور تخم خطمی زیت میں پکا کر اور لعاب بیدانہ اور خطمی اور کتیرا اور طین خوزی اور قیمولیا خصوصاً عصارہ چقندر ان سب کا استعمال ایک گھنٹہ کرکے عصارہ برگ بید سر پر ڈالین کہ نہایت نافع ہے اور تمر ہندی اور کرفس اور عصارہ کرفس اور طبیخ آزاد درخت اور برگ شہدانج اور برگ کنجد اور یہ دوائین کبھی خزاز قوی پر لگائی جاتی ہیں یا انکے لطیف ہیں اور بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور بیسن چنے کا برگ کنجد سائیدہ کے ہمراہ اوسکو آب چقندر میں تھوڑے سرکہ کے ہمراہ پیسکر لگائے ہیں ایضاً تخم کدو مقشر اور خطمی سرکہ میں ملا کر ملا کرین۔ یا سر پر ... کنارہ ہای ... پیسکر مثل غبار کے باریک ہو جائے مثل خطمی کے استعمال کرین یا خطمی کو زیت میں پروردہ کرکے یا کندر کو شراب میں محلول کرکے زیت ملا کر دو تک برابر استعمال کرین۔ ایک دوا لطیف اور سہل الحصول یہ ہے کہ سر کو آب برگ بید سے دھوئین اسلیے کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ اور مجرب ہے اور واجب ہے کہ جس دوا سے سر کو دھوئین اوسکے بعد شب کو تیل ضرور سر میں لگائین جیسے روغن گل یا روغن بنفشہ

فصل خزاز قوی کی ادویہ کا بیان بورق اور کبریت ادویہ لازمہ کا دو تخم حنظل اور دردی شراب اور رائی اور

سوہنجنہ اور آبگینہ سوختہ اور خربق اور ثافسیا وغیرہ کو سرکہ کے دھونے مین استعمال کرین ایضاً تھوہر لیا کو لیکر پانچ گاو ملائین اور استعمال کرین اور دو گھنٹی تک چھوڑ دین یا حب البان اور آرد باقلی برابر وزن مین لیکر پانی مین جوش دین اور سر کو اس سے دھوئین ایضاً زردی شراب ایک رطل اور صابون ایک اوقیہ بورہ چار درہمی سب کو یکجا کرکے سر مین لگا دین اور آب چقندر اور چنے کے بیسن سے دھو ڈالین اور اسکے بعد روغن آس کو طلا کرین۔ کبھی سر مین گای کا اوجھہ پیسکر طلا کرتے ہین وہ بھی نافع ہوتا ہے پھر ایک شب آرام دیکر دوبارہ تیسری شب کو بھی دوا لگاتے ہین اور زیادہ شتر کی پیشاب سے اسکو دھوتے ہین خصوصاً اوہ شتر اعرابی کا پیشاب زیادہ نافع ہے پسا ہوا آبگینہ دربارہ ازالۂ خزاز ردی کی قوی دوا ہے۔ اسیطرح وہ دوا جسمین قلقند اور سوہنجن پڑتا ہے۔ یا کف بورہ کا اور قلقند برابر لیکر سر پر طلا کرین اور قبل طلا کرنے کے سر کو سنڈوا ڈالین اور کبھی ان دونون کو زیت کو ہمراہ جمع کردیتے ہین۔ یا سوہنجن کو زیت مین ملا کر ملتے ہین ایضاً کبریت اور قلقند اور بورہ ہموزن لیکر لاذن شریک کرین اور روغن مصطگی مین گھلا کر سر مین ڈالین اور کبھی اسمین خربق بھی ملاتے ہین

فصل ایک دوا کے بیان مین ہے جسکو بعض جدید اطبا نے دعوی کرکے لکھا ہے کہ اوسنے تجربہ کیا اور عمدہ برآمد ہوئی نسخہ زردفانی تازہ نصف جزو بط کی چربی ایک جزو روغن خیری ایک جزو چہارم جزو لاذن دو جزو پہلے سر کو صابون اور آب گرم سے دھوئین اوسکے بعد سوکھے ہوئے کپڑے سے خوب ملین کہ سرخ ہوجائے بعد ازان اونہین اجزاء مذکورہ کو یکشبانہ روز لگا رہنے دین پھر بعد دھو ڈالین

دوسرا مقالہ جلد کے احوال کا بیان بنظر لون اور رنگ کے

فصل بیان مین لون و اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین سیاہی رنگ مین دھوپ اور سردی اور یبس شدید اور کم نہانے اور نمکین اشیاء کھانے اور خون مین سوداویت بڑھجانے سے پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہے

فصل رنگ کو زرد کرنے والے اسباب امراض اور ہموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع یعنی درد کے اقسام اور [illegible] شدید کا صدمہ بدن پر اور ٹھہرا ہوا بستہ پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے ماکولات مین اجوائن کی خورش اور بکثرت اوسکو سونگھنا بلکہ بقول بعض اوسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہوجاتی ہے سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو زرد کرتی ہے زیرہ کو بطور مشروبات یا بطور لطوخ کے لگانا سرکہ ملاکر جس جگہ زیرہ کا انبار لگا ہو وہان دیر تک بیٹھنا سرکہ اور مٹی زیادہ کھانا کہ رگون مین سدہ ڈالتی اور اسی وجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہنچ پاتا ہے بلکہ کسی قدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک پہنچے اور زردی پیدا کرے

فصل اون اشیا کے بیان مین جو رنگ کو اچھا کردیتی ہین اور وہ خوبی بوجہ براقیت اور سرخی اور جلا کرنے کی پیدا کرتی ہین۔ جاننا چاہیے کہ جب خون اور روح متحرک ہوکر جلد تک آتا ہے اوسی سے جلد مین رونق اور صفائی اور چمک پیدا ہوتی ہے اور ان اوصاف کی ضد مین وہ شی ہوتی ہے جسمین جلا اور خفیف کی قوت ہو جیسے بورہ [illegible] کہ جلا [illegible] جلد باریک تر ہوجاتی ہے اور جسقدر مردار جلد ہوتی ہے اسی جلا کرنے والی شے کے سبب بلطافت چھل چھل کر الگ ہوجاتی ہے اور جلد ہو کر اوتر جاتی ہے اسیطرح چھلجاتی ہے اگر ایسا جلد ہوتا محسوس نہین ہوتا ہے خصوصاً [illegible] تجلی مین رنگ بھی ہو۔ یہ خون وغیرہ جو جسم کے اندر سے جلد کی طرف آکر یہ آثار محمودہ پیدا کرتا ہے اسمین احتیاج اسکی بھی ہے کہ بسبب کسی پوشش اور لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوای خارجی سے جلد مستور بھی ہو۔ جو چیزین خون کو حرکت دیکر جلد تک پہنچاتی ہین اونکا یہ فعل تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہین اسلیے کہ خون جدید اور رقیق ہے جسکی کثرت

پیدا ہوگا اور منتشر ہوگا تب ہی ہر جگہ پہونچیگا دوسرا فعل محرکات خون کا یہ ہے کہ خون کو کدورت سے پاکیزہ کردیں تیسرے یہ کہ اوسی خون کو منتشر کردیں اور حرکت دیں کہ اوسے پھیلا دیں اور خارج بدن کیطرف خون کے آنیکی جو راہیں اور مجاری ہیں اون مساموں تک پہونچا دیں کہ اون مجاری کو وسیع اور کشادہ کردیں چوتھے یہ فعل کہ خون کو بحرکت قسری اندر سے باہر کیطرف کھینچ لیجائیں۔ رنگ کی خوبی پیدا کرنیوالی اشیا بطریق اول یعنی رقت خون صالح کے ذریعہ سے یہ چیزیں ہیں جیسے کہ نخود کا استعمال کرنا یا بیضہ نیمبرشت اور ماءاللحم اور شراب ریحانی یا انجیر کی خورش کہ یہ سب چیزیں خون ایسا ہی رقیق پیدا کرتی ہیں جو جلد تک کھنچ کر آجاتا ہے اور اسی سبب سے رنگ کو بھی اچھا کردیتا ہے مصنف نے اور بعض نسخوں میں بقول لطافت وارد ہے اوسوقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سے فربہی پیدا ہوتی ہے یعنی خون صالح کے آنے سے ہیں اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ نقاہت کے بگڑ گیا ہو اور روکھا پن آگیا ہو اور اسکو خواہش ہو کہ اوسکا وہی اصلی رنگ پھر پیدا ہوجاوے لازم ہے کہ انگور خشک کو ہمراہ بسر یعنی کچھ خرما کے کھانا شروع کرے یہ دونوں میوہ خون لطیف کو زیادہ کرتی ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھاتی ہیں۔ اعادہ لون اصلی کے واسطے یہ بھی مجرب ہے کہ چند روز نہار منہ شراب اور دودھ پیا کرے خون کو صاف کرکے جو اشیا رنگ کو خوب کردیتی ہیں اونکی مثال جیسے اطریفل صغیر اور یہ کام ہے کہ ہمیشہ مستعمل ہو اور ہلیلہ کابلی کا مربا سے بھی قوی تر ہے۔ جو اشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہیں اور پھیلاتی ہیں جیسے حلتیت اور فلفل اور سعد اور زنجبیل جب طعام میں ڈالی جائیں یا جیسے زعفران مگر زعفران سے خون میں رنگت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے خصوصاً سکنجبین میں مصنف نے چند لفظوں میں احتمال رکھے ہیں سیح یعنی جسکا جسم بعد ضعف فربہ ہوجاوے ایک یہ کہ یعنی وہ شخص جو سیح کی بیماری سے لاغر ہوگیا ہو اور رنگ اوسکے جسم کا بدرنگ ہوگیا ہو اور تیسرا احتمال قوی یہ ہے کہ سکنجبین ہو یعنی زعفران سکنجبین میں ڈالکر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے اور یہ مفردہ میں مذکور ہے سکنجبین میں مقدار شربت زعفران کی ایک درہم تک ہے اور زرد فالوزن دو درہم اور زعفران نصف درہم ہمراہ سکنجبین کے استعمال کریں الوج نامی ایک نبات دوسری طرح لون لانے میں قوت تیزی یعنی بیروج الصنم ایک درہم سے دو درہم تک جب سویق جو کے ہمراہ مستعمل ہو خون کو نشیب سے اوپر کی طرف کھینچ لاتی ہے اور سویق سے تعدیل کی ضرورت اسلیے ہے تاکہ غلیان شدید اور اشتعال پیدا نہ کرے۔ بقول بعض جیسے بصل اور اسکا اور بصل اور کرنب خاص کر کاہو اور ہمیشہ کرنب اور لہسن کا استعمال۔ افعال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور افزائش کریں خوش عیش اور دلخوش رہنا اور غیظ و غضب اور جدال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی لڑنا ایضاً سرور اور طرب اور مطالعہ روبرو رکھنا اور ان افعال اور اعمال کا جو مانوس ہوں جیسے خوش آواز کے گانے کو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور وضع کے ہوں اونکی صحبت میں ظریف اور سخن فہم لوگوں کی صحبت میں رہنا یا تیراندازی کی جست مارا اور تیروں کے ہدفوں کا اندازہ مخصوص کرنی خواہ کھیل دوسروں کی دیکھکر دلخوش ہونا اور انکے علاوہ ایسے افعال اور حرکات جو اشتعال حرارت غریزی کے باعث ہوں جنکا باب ریاضات میں مذکور ہوچکا ہے جو اشیا کہ خارج سے اثر تحسین لون کا پیدا کرتی ہیں وہی اشیا ہیں جو کہ جذب کرکے خون کو اندر سے باہر لائیں اور جلا بھی کریں تلطیخات اور غسولات جو آرد باقلی مقشر اور آرد جو اور آرد کرسنہ اور ترمس اور آرد گندم خصوصاً جبکہ گیہوں سرکہ میں بھگو کر سکھا لیے جائیں سیوس کا آٹا اور چاول کا آٹا اور عنبری سلاوں اور اسپغول اور بورہ ارمنی اور مصطگی اور روغن مصطگی اور پوست بیضہ اور سیب کا مغز اور شیشہ اور سفیداج برادہ عاج اور پرانی کتیرا اور بھی اس بارہ میں قوی ہے۔ بادام شیریں اور بادام تلخ اور تخم خیار اور تخم خربزہ اور تخم کدو اور تخم

بہت سے لوگ جنکی اولاد جنکی چہرے صاف ہون بالون وغیرہ سے اونکو نشاستہ اور کتیرا اور سپیدہ ملا کر ہر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہے عصارہ قثاء بری اور زردچ عصفر یعنی کسم کا زرد پانی اور دودھ کہ یا گرم جسوقت کہ دوشیدہ ہوتے ہین اوسی گرمی سے اور جوشاندہ غلاف اور عجاجیل جسمین وہ مہرا ہو جاتا ہے اور جوشاندہ گوشت صدف کا اور سپیدہ بیضہ اور جوشاندہ تنبیہی اور اکلیل الملک مغسول جمید باقلای مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب مغز تخم خربوزہ نخود نشاستہ اس سے غسول یا اوبٹنا طلا کرین نسخہ جمید آرد باقلا آرد جو ہر واحد دو جزو بین ایک جزو عدس مقشر کتیرا نشاستہ ہر واحد نصف جزو زعفران اتنی کہ رنگ آجائے شب کو طلا کرین اور صبحدم دہو ڈالین اور بواسیر کے واسطے جوشاندہ پوست خربوزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ اختیار کرین **دوسرا نسخہ** بادام شیرین کتیرا صمغ عربی آرد باقلا غری السمک جملہ اجزا ہم وزن لین اور غری السمک کو بقدر کفایت پگہلا کر جملہ ادویہ اوسمین آمیختہ کرکے طلا کرین **دوسرا نسخہ** آرد باقلا اور جو اور نخود اور سمنہ یعنی شاہدانہ بری سپیدہ بیضہ مین ملا کر طلا کرین — ملبوس جو بصل الزیر ہے اور بصل اور لوبیا اور ابوا ایسی ہمراہ شہد کے جالی ہین قوی ہین اور اشق اور روغن بابونہ اور صمغ تازہ بشدت مجلی ہین اور کرات زرنیخ فضلہ اور بیخ نرگس بھی **نسخہ دوسرا** زردچ عصفر یعنی کسم کا زرد رنگ یہانتک پختہ کرین کہ غلیظ ہو جاوے اور اوس غلیظ القوام سے اوقیہ لیکر بمثل قوام طلا کی ان ادویہ کو گوندہین پنجال کنجشک تیق ترمس ہیبن مغز تخم خربوزہ بزر البنج مقشر اور خوب سائیدہ کرکے طلا کرین **نسخہ دوسرا** کتیرا زاج شامی جو بمثل غبار کے پسا ہوا ہو زعفران ترمس لب حب القطن ہر واحد سے ایک مثقال روغن بادام ملا کر طلا کرین اگر تمام شب چہرہ پر طلا فردل سپید اور زرنیخ سپید اور زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد کے دودھ کے ساتھ کرین اور صبحکو منہ دھوئین چہرہ خوب سرخ ہو جائیگا — یہ سخت اور بقوت مجلی ادویہ اوسی چہرہ مہرہ کو نافع ہوتے ہین جو کہ ابتداء جذام مین بدرنگ ہوگیا ہو اور تلکہ اور بثور اوس مین ایسے ہون کہ پھول گیا ہو اور دانہ دانہ سے ابھر آئے ہون اور کبھی جسوقت اوسپر لگایا جاویگا ان سبکو دور کردیگا — بروقت حاجت روغن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہین اور کف بورہ کا استعمال ایسی جگہہ جرم بورہ سے بہتر ہے **ایضا** ایک رطل صابون اوسی کے برابر اشق تین رطل پانی مین حل کرین گھلا کر بعد ازان اوسمین سات سات اوقیہ کندر اور مصطگی اور نطرون ملا کر سبکو پیسین شیشہ کی کٹورا وغیرہ مین جب خوب پس جاوے تب رات کو استعمال کرین **ایضا** مٹر کا آٹا اور چنے کا بیسن اور آرد باقلی اور آرد جو اور ترمس اور ایرسا بیخ نرگس سب اجزا ہم وزن صمغ عربی بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سبکو پیسکر قرص بنا لین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو دوا کلف اور برش اور آثار بثری وغیرہ اور کبودت خون کو مفید ہو اوسکا نفع تحسین لون مین بھی اقوی ہے اور اوس دوا کی تھوڑی سی بیان کافی ہے **فصل بیان مین حفظ جلد کی دھوپ اور ہوا اور سردی سے** جس شخص کو ان امور سے گزند پہونچا ہو اور جلد وغیرہ پر کسی قسم کی خرابی آگئی ہو واجب ہے کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا موم روغن کا طلا کرے یا سپیدہ صاف پانی مین بھگو کر دوسرے اوسکا رقیق اور صاف لیکے سپیدہ بیضہ مین ڈالکر منہ پر ملے **فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کرنا** سیاہ نشان اور چہائین کو تو فقط مرداسنگ سپید شدہ اگر کسی چیز کے ساتھ طلا کیا جاوے دور کر دیتا ہے — یا لباب خبز ملا کر مرداسنگ کا لگانا اوسکو دور کر دیتا ہے اسی طرح سیاہ مرچ مین جو تیجر نکلتا ہے اور وہ شہد سے پیدا ہوتا وہ بھی نافع ہے اور نخود لی نفع کرتا ہے اگر طلا کیا جاوے — وہ ترکاری جسکو فلفل الماء کہتے ہین اور اسطرح برگ

اور کندر اور ببول اور فوتنج تازہ و تر ہمراہ زرنیخ کے یہ سب مثل آب کشنیز اور کرفس کے ہیں اگر اوس نشان پر چونہ اور نطرون سرخ ہمراہ سرکہ کہنہ کے لگائیں نشان مذکور جاتا رہتا ہے اگر سبز رنگ کا ہو اسیطرح کندر اور نطرون کا لگانا بھی مفید ہے ایلوہ کے لگانے سے وہ نشان جو بادنجان کے رنگ کا بھی ہو گیا ہو مٹ جاتا ہے اور افسنتین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اسیطرح علک البطم اور لاذن بھی اور دوا یہ کہ اوس نشان پر چند روز لگی رہنے دیں ۔ اور مرہم داخلیون بھی جید ہے طلا جید اسی کے واسطے بادام تلخ مقشر ایکدرہم صدف سوختہ صرف ابیض ہر ایک دو درہم ماش مقشر نصف درہم نخود سپید مقشر دو درہم کرسنہ ترمس نصف نصف درہم زبد البحر ایکدرہم نہایت پرانی ہڈیاں خشک شدہ ایکدرہم انزروت ایکدرہم آب جو اور شکر ملا کر طلا کریں آب زوج کی ساتھ الیضاً اینٹ یا اوس مٹی کے برتن پر جو لونا جم جاتا ہے اوسکو طلا کریں اور کبھی روغن جوز کے ہمراہ الیضاً نطرون اشق مرکب زیت زرد ہموزن لیکر سرکہ میں طلا طیار کریں تاکہ قوت ادویہ کی ٹوٹ جاوے اور تیزی کم ہو جاوے اور زخم نہ ڈالدے ۔ اسیطرح قیمولیا اور بیخال کبوتر و صابون اور کندر برابر وزن لیکر سرکہ میں ملا کر طلا کریں الیضاً بارہ سنگھا سوختہ کرکے جب سپید ہو جاوے کندر اور آرد ترمس آرد کرسنہ آرد باقلا سب ہموزن نوشادر بادام تلخ بقدر ثلث حصہ ادویہ مذکورہ کے ہمراہ ایک انمیں سے کثیرا صمغ عربی ربع وزن الیضاً پہلے علک البطم سے ضماد کریں بعد ازاں نطرون اور چونہ خاکستر انگور کی بیل سکو شہد کے ساتھ جمع کرکے طلا کریں یہ دوا نمش کو اور زخموں کے نشان کو بھی مفید ہے ۔ کبھی حفظ جلد میں پچھنوں کی بھی حاجت ہوتی ہے

فصل چیچک کی داغوں اور زخموں کے نشان کا بیان

جتنی قوی ادویہ اوپر کی فصلوں میں مذکور ہو چکیں وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو قروح سبب سے پڑجاتے ہیں مفید ہیں اور بیشتر آثار قروح کیواسطے ادویہ مجربہ بالخصوص کا بھی استعمال ہوتا ہے ۔ گدھے کی چربی یا عصارہ اصل القصب جو تازہ ہو تھوڑا سا شہد ملا کر یا حبق یعنی پودینہ اور نمک شور شہد آمیختہ کرکے ۔ فاشرا کو اگر زیت میں پختہ کرکے جب غلیظ ہو جاوے استعمال کریں اور یہ مجرب ہے ۔ اسیطرح یہ ضماد بھی مجرب ہے صفت اریسا اور قسط اور مرتک مغسول بارہ سنگھا جلایا ہوا اور اشق کوٹ کر استعمال کریں نمش اور کلف پر بھی موثر ہے الیضاً اونٹ خواہ اور کسی جانور کی مینگنی جو کہنہ ہو کر سپید ہو گئی ہو اور استخوان بوسیدہ ہر واحد دس جز بیخ قصب جو خشک ہو گئی ہو بیس جز کورا برتن مٹی کا دس جز نشاستہ دس جز ترمس پانچ جزو روغن تخم خربوزہ روغن ارز مقشر ہر واحد دس جز زبیب دس جز حب البان پندرہ جز آب شعیر میں گوندہ کر طیار کریں اور اگر اوسمیں قسط اور مر اور زراوند ہر واحد دس دس جز بڑھالیں نہایت عمدہ ہوگی ۔ ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ اس مقام سے بیشتر بھی دوسری جگہہ بیان کر دی ہیں

فصل خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا بیان

خون مردہ اسی سبب سے کسی جگہہ جم کر رہ جاتا ہے کہ یا تو کسی رگ کا رگہای لیفی سے منہ کھل گیا یا کسی ضربہ وغیرہ سے وہ رگ شگافتہ ہو گئی پس خون اوپر والی جلد کے نیچے بستہ ہو کر رہ گیا ایسی جگہہ کہ اوسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک پہونچتی ہے ۔ جو خون مردہ مائل بہ حمرت ہو اوسے نمش کہتے ہیں اور سیاہ رنگ کو برش اور کبھی یعنی جو خون منتشر ہوا سا معلوم ہو اوسکا نام کلف ہے جسکو ہندی میں جھائیں کہتے ہیں ۔ اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہیں ۔ اکثر اوقات میں صاحب نمش کے [illegible] جاتی ہیں اسلیے کہ اوسکے مزاج پر سوداویت غالب ہوتی ہے ۔ ان سب امراض مذکورہ کے علاج میں بہت جلدی کرنی چاہیے اور قبل سیاہ ہونے اور بستہ ہو جانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہے اسلیے کہ بعد بستگی اور سیاہ ہو جانے کے پھر علاج

پرشواری ہوتا ہے۔ خون مردہ اور برش کو تو ایک منقاش یعنی آلہ سے پکڑ کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیے مگر ایسی احتیاط کرنی
لازم ہے کہ زخم نہ ہونے پائے۔ پھر اگر اوس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہے بہ نرمی اوسے نکال لینا چاہیے اور اگر بستہ نہ ہو
تو اوسے بہ نرمی بہا دینا چاہیے بعد ازان علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو۔ خود سے پیدا ہوئے نمش اور برش
کا علاج اسی طریقے سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا بھی استعمال کرین تاکہ کوئی
کی موضع سے پھر دوبارہ خون نہ برآمد ہو۔ علاوہ بران جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہون اونکے ہمراہ بھی شرکت ادویہ قابضہ کی رہے
ایسا نہ ہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہین وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کرین خصوصاً ابتدائے کلف کے علاج مین
اس امر کا لحاظ کرنا بہت ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزاوار نہین ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو بشدت لذع پیدا کرتی
ہین اور جو کلف مزمن اور کہنہ ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اوسکے علاج کرنے مین اس امر کا جو اوپر بیان ہوا خوف
نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے علاج مین دوائے محلل و دوائے لذاع کا استعمال دونون طرح کی دوائین ضرور ہے کہ ملتی جائین یا اودکھا سے
جائین اور پے در پے یہی طریقہ جاری رہے۔ کلف مزمن اور کہنہ فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اوسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی
مزمن نہین ہے۔ کبھی ابتدائی زمانہ مین خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اوس پانی سے نطول
کیا جاوے خصوصاً اگر اوس پانی مین قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہم نے پہلے نطول وغیرہ سے تکمید لگا دیے ہین۔ کبھی شیاف مرار و شیاف وردی
بھی اگر نکہ طلا کیا جاوے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کی یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو دھو ڈالین اوسکے بعد دن بھر مین
دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کرین۔ سب سے بہتر جو اس مرض مین مستعمل ہوتی ہین دو وزن دوائین ہین اگر آب حلبہ کے ساتھ
مستعمل ہون۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اوسمین داخل ہوتی ہین سب ضعیف العمل ہین زرنیخ سرکہ مین بھگو
ہوا انجیر بشیر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اسی طرح نطرون جیسا بیان کیا ہوا۔ اور پتچال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کرین شہد ملا کر
۔ ایضاً پہلے موضع کلف کو نطرون سے دھو ڈالین بعد ازان صمغ لطیم کا ضماد کرین اور چھ روز بندھا رہنے دین بعد اوسکے دھو ڈالین
اور سوئیان چبھوئین تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت برآمد ہو بعد ازان خون کو پونچھ ڈالین اور چھ روز تک یونہین چھوڑ دین بعد ازان
نمک سے مالش کرین اور آدھی گھنٹی تک بہنے دین بعد ازان اس دوا کو اوسپر پانچ روز تک رکھین کہ سارا خون نکل جائیگا وہ دوا یہ
ہے کندر نطرون چونہ موم شہد پہلے موم کو گھلائین شہد کے ساتھ اور پھر جملہ اجزا کو تاکہ ضماد کرین اور دن بھر مین تین چار خواہ پانچ مرتبہ
استعمال کرین اور موضع مالوف پر لگی رہنے دین پس نشان خون مردہ کو دور کر دیگی اور جو داغ گودنا گودوانے سے رہ جاتے ہین جیسے ہندوستان
کے ہندو مین رسم ہے پڑ جاتے ہین اونکو بھی دوا دور کر دیگی۔ ادویہ مفردہ مین سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کندش ہمراہ لباب تخم
اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم ترب انجیر کا دودھ آب جیر تلخہ گاو کے ہمراہ اور کثیرا و بیرگ بیروج کہ نمش میں ملی جاوے اور دیگر ایسا پیدا
ہفتہ بھر اور مرزنجوش بھی نطوخ جید ہے خون مردہ کے واسطے اور جملہ ادویہ ایسی جنمین قوت جلا کی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمد ہین کہ اونکا ذکر اوپر
گزشتہ مین ہو چکا ایضاً قردمانا اور مر اور شافیا اور عاقل الرجل یعنی بلبوس جسے نانخہ پیاز کہتے ہین ہمراہ شہد کے اور بیخ لوف جسم
جالینوس اور دیگر اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ جونکین یعنی جونک مشمر اور مچھلی اچھی اچکنا اور ہموار خوب بار بکب چسپا کر رات بھر یا ستر
باندھا جاوے اور پھر اوسی کو دوبارہ باندھین ایضاً ماشیرا یا خاشیرا ستین اور تخم یعنی لاسے آب انگور اور حب البان اور یاسمین

یاسمین تازہ اور برادہ دندان فیل اور عصفر ہمراہ سرکہ کے اور دونوں قسم کے خربق اور دار چینی ۔ حماض اترج بھی اسکے لیے مفید ہے ۔ ایضاً لسکبیہ جسکو خندقوقی کہتے ہیں و بیخال کبوتر اور بیخال گنجشک اور بیخال باز بھی مفید ہے ایضاً فلفل ایک جزء اور جوینہ دو جزء زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد ہر واحد دو جزء شہد میں گوندھ کر کسی کوزہ میں اوٹھا رکھیں بوقت حاجت پہلے مقام خون بستہ کو نشتروں سے دھو ڈالیں پھر پانچ کا ضماد پانچ روز تک کریں بعد ازان اوسی مقام کو سوئیوں سے گودیں اور بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پوچھیں اور پھر اوسپر نمک چھڑکیں اور دوای مذکور جو کوزہ میں رکھی ہوئی ہے اوسپر لگا کر پانچ روز تک صبر کریں اور اسیطرح مکرر استعمال کرتے ہیں کہ نشان خون مردہ کا اور نشان وشم یعنی گودنا کا دور ہو جائیگا ۔ ایضاً بورق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنالیں اور سرکہ ملاکر ضماد کریں اور صابون سے دھوئیں یا کندر خشک کو خوب پیسکر تھوڑی سی زعفران ملاکر استعمال کریں ایضاً طین قریطی اور حب القطن کو آب صابون میں پیسکر طلا کریں کہ نمش اور کلف اور آبلوں کے نشان ان سب کو دور کرتا ہے اسیطرح ذرنبت کو جلاکر ۔ اور اسیطرح دقیق کرسنہ اور دقیق ترمس اجزا ہموزن لیکر طلا کریں ۔ خفیف ادویہ جو کلف اور نمش اور جمیع آثار کو دور کر دیتے ہیں جیسے لعاب بیدانہ ہمراہ زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ ۔ کلف کی دور کرنیوالی دوا تخم ترب اور خردل کو دس انجیروں میں جو سرکہ میں بھگویا گیا ہو گوندھ کر ضماد کریں یا جو دوا کہ خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زرنیخ اسقدر ہو کہ تھوڑا سا داغ کرے اور زخم ڈالے اور آثار کو دور کردے ایضاً قسط اور دارچینی کسوم کی زرد پانی میں جسکو چہو کہتے ہیں ملاکر طلا کریں ایضاً تراب زیبق اور تخم خربزہ اور ثعلب اور بادام تلخ کو استعمال کریں ایضاً زرد پانی میں کسوم کے مقل اور تخم جرجیر کو ملاکر طلا کریں ایضاً بصل الزعفران اور بصل نرجس ایضاً مقل کو سرکہ میں پیسکر لگائیں اور جب ان ادویہ کی تیزی سے کچھ پیدا ہو چھوڑ دیں اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائیں ایضاً تخم جرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپیدہ ہر واحد ایک جزء اور تھوڑی سی زعفران اور ریچھ کی پلیدی اور کتی کے فضلہ کو مع آرد باقلا اور آرد جو اور آرد حلبہ دو جزء اور روغن بادام شیریں اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو ۔ دوا خالیون صفۃ اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کہنہ میں پکاکر جب گاڑھا ہو جاوے رائی کا لعاب اور تیتھی کا لعاب ہموزن ایک ایک اوقیہ مقل اور مر ہر واحد پانچ پانچ درہم یہ دوائیں پیسکر پھر لعابات کو ملائیں اوسکے بعد سب کو خوب پیسیں بعد ازان زیت مذکور ملاکر دیا جلیوں طیار کریں قرص جید بادریوں چار درہم سپیدہ رائی دس درہم اشق مقل ہر واحد دو درہم انکو پانی میں گھولیں کہ قرص بنجای دوای ایجاد حکیم سماشر نامی کی جید ہے سنگ سپید جسکو تخم نیلوفر اور تخم ملکو بدھی کہتے ہیں دو درہم بورہ ایک درہم تخم ترب استخوان ابوسیدہ حب البان حجر فلفل ترمس تخم خربزہ قسط بادام تلخ ہر اس ہی قرص طیار کریں اور استعمال کریں ۔ یہ دوا ایسی کامل ہے کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل میں لکھا جاتا ہے نسخہ دو درہم پارہ کشتہ کریں خردل میں اور تین درہم بادام تلخ پیستے پیستے اتنا باریک ہو جاوے کہ اوسکا اثر باقی نہ رہے اور کل سیاہ ہو جاوے بعد ازان ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا ہوا ملائیں اور ملاکریں بورہ ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کریں ایضاً سداب کوہی اور زوفا ہر واحد ایک جزء رطین قیمولیا جو سبز ہوتی ہیں خر زکندر ایک جزء بورہ دو جزء صمغ البطم ڈھائی جزء موم سات اجزا اسیطرح موم اور صمغ کو روغن بادام سے پگھلائیں اور تینوں قیمولیا کو آب گرم سے محلول کریں اور سب اجزا یکجا اونمیں تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کریں مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائیں کہ زخم ڈالدیگی ۔ اطبا نے کہا ہے کہ چہرہ کی چھائیں کو فصد رگ ارنبہ کھولنی بھی دور کردیتی ہے لیکن اس فصد سے سرخی چہرہ کی سعفہ کی ایسی ہو جاتی ہے فصل ۔ وشم

اور اوسکی دوا کا بیان وشم گوندنا گودانے سے جو داغ پڑتے ہین اوسے کہتے ہین وشم کے داغ کی دور کرنیوالی دوائین تو ہمنے باب نمش مین بیان کر دی ہین اور تبشیر فقط نطرون سے دھونا اور اوسکے بعد علک البطم ایک ہفتہ اوپر لگانے سے بھی یہ داغ چھپ جاتی ہین بشرطیکہ خوب زور سے باندھی جای اور نمک سے مالش کیجای اور پھر علک البطم کو دوبارہ اوسی طرح لگائین تا اینکہ داغ سب چھوٹ جائین اور اوسکے ہمراہ سیاہی وشم کی بھی دور ہوجای گی۔ اگر یہ ترکیبین موثر نہون پھر سوای اسکے کچھ چارہ نہین کہ سوئی سے اوس جگہ کی جلد کو مشبک کرین اور پلادر سے زخم ڈالین اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ کے نکلنے دین **فصل بادشنام اور حمرہ مفرطہ کا بیان** بادشنام اوس قبیح سرخی کو کہتے ہین جو ابتدای جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر آجاتی ہے یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہے خصوصًا جاڑون مین یا اور سردی کے زمانہ مین اور کبھی ایسی سرخی یعنے بادشنام کے ہمراہ قروح بھی ہوتے ہین اور سبب اس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخار دموی کثیر المقدار بوجہ برودت کے متحقق ہو کر نکلنے نہین پاتا ہے اور سرخی پیدا کرتا ہے علاج اوسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زلو چسپان کرانے کے بعد ازان پھر وہ تدبیر کرنی جو کہ واسطے ابتداے جذام کی جاتی ہے اور اوسکا بیان اس سے پہلے ہوچکا ہے **فصل بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کی** فرق بہق اور سپید داغ مین یعنے جو برص حقیقی ہو یہ ہے کہ دونون بہق کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد مین ہوتی ہے اگرچہ کسی قدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہے سبب عام ان جملہ اقسام مین یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہے کہ تمام بدن مین ہر ایک جگہ کا رنگ اوسی غذا مین پیدا کرتی ہے جو اوس جگہ پہونچتی ہے اوس قوت مین ضعف آجاتا ہے اسیوجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہمرنگ جلد کے نہین کر سکتی اگرچہ بہق والے بدن مین یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہے اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہے کہ اوس مادہ کو سطح جلد پر پھینک دیتی ہے اور برص کا مادہ غلیظ لزج ہوتا ہے اور قوت دافعہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بباعث باطن مین رہ جاتا ہے کہ پھر جو غذا وہان پہونچتی ہے اوسکو فاسد کرکے اپنی طرف پھیر لاتا ہے پس التصاق کی زیادتی ہوتی ہے اور تغیر لون مین مشابہت پیدا کرتی ہے اگرچہ کیسی اچھی غذا کیون نہ اوس جگہ پہونچے جسطرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہے کہ مادہ فاسد کی بھی اصلاح کر دیتا ہے اور موافق اپنے کر لیتا ہے بعض درختون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ اگر ایک جگہ بوئے جاتے ہین اور وہان سمیت ہو بوجہ تبدیل مغرس یعنے جای لگانے درخت کی اونکی سمیت دور ہوجاتی ہے ایسی کہ قابل کھانے کے اونکے پھل پھول پتیان وغیرہ ہوجاتی ہین اور برعکس اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ اونکو لاکر لگائین تا اول میوہ دار درخت زہریلے ہوجاتی ہین چنانچہ جالینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک درخت جو بنام شیخ فارس مین ایسا مشہور تھا کہ اوسکے پھل زہریلے تھے جب اوسکو مصر مین لاکر لگایا تو وہان کی سمیت جاتی رہی اور قابل کھانے کے ہوگئے یا جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کو بسبب خلاف بلاد اور امصار کے بدل جاتی ہین ایسا ہی کیا بعید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بسبب انتقال کرنے کے بطرف اعضای مختلفۃ المزاج کے (عام ہے اس سے کہ وہ مزاج صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو) مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہوجائین اسلیے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہے جو کل بسیط یعنے کرہ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہوگیا اور اسکے سبب برص ہوجاتا ہے اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اصداف کے سپید اور ڈھیلا ہوجای پس جو مادہ اوس عضو تک پہونچے مزاج عضو اوس مادہ کو

لبخ

اپنے مزاج بلغمی کی طرف پھیر دی اور رنگ اوسکا سپید کر دی (اگرچہ کیسا ہی مادہ صالح کیون نہ آیا ہو) دونون بہق یعنے بہق اسود اور بہق ابیض مین یہ تفرقہ ہی کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہی اور ابیض کا خام بلغمی ۔ لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہین اوسکی نسبت برص ابیض کی طرف ایسی نہین ہے جیسے بہق ابیض کو بہق اسود کیطرف ہی ۔ بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہے یہ بات اسوجہ سے ہے کہ برص اسود وہ قوبای متقشر ہے (جیسے کھنبہ ہندی مین بھنبسا داد کہتے ہین) اور وہ داد ایک قسم کا شگافتہ ہونا جلد کا ہی کہ با اینہمہ خشونت شدید بھی اوسمین ہوتی ہے اور اوسکے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اوترا کرتے ہین جیسے فلوس ماہی کو بدن پر ہوتی ہین اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد مین سما جاتی ہے اور مقامات قریبہ سے اوس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لی جاتی ہے اور وہ تشرب مادہ اولے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اوس مادہ کی سرایت موضع مخصوص مین ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تغیر لون ہی مین اوسکا اثر نہین ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہین ۔ یہ برص اسود مقدمات جذام سے ہے اور باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اوسپر طرہ یہ ہے کہ بعد مزمن ہونے کے پھر ازالہ اسکا نہین ہوتا ۔ اسیطرح بہق ابیض جو مزمن ہو کر وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہی اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی پچھنون کے لگانے کے مقامات پر بھی ظاہر ہوجاتا ہی اور ان مقامات پر اوسکے نمودار ہونیکا سبب اکثر یہی ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ جوشش وقت قریب جلد کے آتی ہے اور حجام اوسے بخوبی چوس کر نکال نہین ڈالتا یا اینکہ جلد مجروح چونکہ اپنے افعال مین ضعیف ہوجاتی ہی لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہین کرسکتی علامات بہق اسود کی شناخت کچھ امر اہم نہین ہے دشواری اگر ہے تو اسی مین ہے کہ وضح یعنے ابہق ابیض اور برص ردی مین تفرقہ کیا ہے اوسکو اچھی طرح پہچاننا چاہیے ۔ منجملہ اور امور فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونون مین یہ بھی ہے کہ بہق ابیض جس جگہہ ہوتا ہے وہان پر بال اپنے اصلی رنگ پر اوگتے ہین اگر سیاہ بال اوس جگہہ کے ہونے چاہیین سیاہ اور اشقر ہون تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہین اور برص ردی پر کے بال بھی سپید اوگتے ہین ایضاً برص ردی مین جلد نہایت نرم اور پاکیزہ بہ نسبت تمام بدن کے ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضح بہق بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے ۔ ایضاً سوئی چبھونے سے وضح مین خون برامد ہوتا ہے اور برص ردی مین بجای خون کی دوسری چیز یعنے رطوبت مائیہ برامد ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی اچھی نہین ہوتی ایضاً ۔ جو سپید داغ ملنے سے سرخی پیدا کری اوسکے زوال کی امید کرنی اولے ہی کہ شاید وہ بہق ہے اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہے ۔ بہق اسود اور برص اسود مین فرق یہی ہی کہ تقشر اور تفلس و تحرق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص اسود مین ہوتا ہی بہق اسود مین نہین ہوتا ۔ پھر یہ بھی ہی کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہی بعض قسم تو اوسکی با خشونت ہوتی ہے اور بعض قسم املس اور چکنی ہوتی ہے ۔ مگر چکنا ہونا دونون ابیض کا برص ہو خواہ بہق برا ہے اور چکنا ہونا برص اسود اور بہق اسود دونون کی اچھی بات ہی اسلیے کہ چکناپن دلیل بہق کی ہی اسود مین بعض اقسام برص اسود کے لون مین بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب بہ لون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے ۔ جو برص اسقدر گہرا ہے کہ نہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے یا پھیلنا اوسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اوسکے زوال کی امید نہین ہوتی ۔ اسیطرح جو برص کہ ساعت بساعت بڑھتا جاوے اسلیے کہ اوسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اوس تک پہونچتا ہے اپنی طرف اوسکو پھیر لاتا ہے اسی جہت سے وہ ردی ہے ۔ **فصل علاج مین بہق اسود کے** ۔ ابتداے علاج کی فصد سے کرنی چاہیے اگر خون مین

کثرت ہو اور استفراغ خلط محرق سوداوی کا طبیخ افتیمون اور غاریقون ہلیلہ سیاہ بسفایج اسطوخودوس زبیب اور انجیر کے ساتھ اور اذخر قنبیل اور ادویہ بھی ہیں حجر ارمنی اور لاجورد اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ میں داخل کیجائیں بہت بہتر ہوگا ۔ خربق اسود اور ایارج لوغاذیا اور ایارج روفس وغیرہ بھی منجملہ استفراغات رقیقہ کے ہیں ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے کہ ہر روز بوزن ایکدرہم کے افتیمون ایک قدح ماء الجبن کے ہمراہ پینا چاہیے کہ باسانی تنقیہ کردیگا ۔ کبھی اچھی اچھی غذا اونکا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہے جنکا کیموس جید ہے اور حمام اور اطریفل افتیمونی کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہے سفوف جو بہق اسود اور برص اسود دونوں کو نافع ہے ۔ ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہر واحد ایکجز برگ [illegible] جزو ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسیقدر استعمال کریں اور جب بدن میں گرمی زیادہ معلوم ہو چند روز چھوڑدیں پھر دوبارہ استعمال کریں ۔ واجب ہے کہ زیادہ تر توجہ اونکی طلاء کی اصلاح میں رہے اگر کسی قسم کا فساد اوسمیں آگیا ہو یا جذب سودا اس سبب سے بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہو سکا اور اسکے بعد طلاہای فاشرہ جنمیں قوت جلا کی بخوبی ہو لگائی جائیں اور ایسی طلا ہوں جو خون منبع کو کھینچکر مقام ماؤف تک پہونچائیں اور جب طلا کے لگانے سے چھید چھیدا جاے اور دانہ دانہ سے پڑجائیں چند روز صبر کریں تاآنکہ جلد اور کھال اودھڑ کے گرپڑے پھر دوا کو دوبارہ لگائیں اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو اور [illegible] دوا لگانی مناسب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائیں بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اوتار ڈالیں تاایکدہ سکون ہوجاے پھر اعادہ کریں ۔ اور یہ چاہیے کہ ناخنیا اور فلفل اور خردل اور حرف اور آبلہ کرنے والے [illegible] کو دودھ اور شیطرج اور جوزمل اور تخم ترب پوست بیخ کبر اور طلا کیلئے لٹومری کی بھی بہق میں نافع ہے اور برص کو بھی اسواسطے کہ خون کو لٹومری خوب جذب کرتی ہے اور بوسیدہ ہڈیوں کے واسطے اور پرانی گٹھلی جو دیوار میں چنی جاے وہ بھی مفید ہے اور جملہ ادویہ جالیہ جو باب قلع آثار میں لکھی گئیں جو سیاہ کہ بہق میں اونسے طلا کیجاتی ہے جیسے آب قثاء بری اور طبیخ حنظل صفت طلاء جید تخم ترب کندش کے ہمراہ کوٹکر بہق اسود پر حمام میں طلا کریں ایضاً تخم ترب تخم خردل انجیر مطبوخ کے ہمراہ گوندھکر جو سرکہ میں پکائی جاے صفت طلای جید شونیز اور شیطرج فارسی ہر واحد دس جزو شب یمانی تین جزو زاج اور [illegible] ہر واحد دو درہم تخم حرمل بریان کیا ہوا پانچ درہم سرکہ کہنہ ملاکر طلا کریں پھر اگر کوئی شدت اور ایذا پیدا ہو عورتوں کی دودھ سے تدارک اوسکا کریں جملہ اقسام طلا کے جو قوی ہیں اور باب برص میں مذکور ہوچکے اور نمش وغیرہ میں بکار آتے ہیں وہ سب بہق اسود کو بھی نافع ہیں

فصل بائیس علاج وضح اور برص

کے واجب ہے کہ ان دونوں امراض میں فصد سے احتیاط کریں جب تک کوئی ضرورت شدید نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب کریں ہاں گاہے ماہے نہار منہ حمام کرنا کچھ مضر نہیں ہے اور شراب سے بھی اجتناب کریں فقط خالص شراب کی اجازت ہے ۔ حمام میں بیٹھکر پسینہ نکالنا البتہ ایسی مریض کو مفید ہے جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط بلغمی سے ہوچکا ہو اور قے کا بھی استعمال کیا جاتا ہے بعد ازاں ادویہ مخرجہ بلغم کو استعمال کریں اگر تنقیہ سے بدن پاک نہ ہوا ہو اوسکے بعد مدرات اور مسہلات جیسے ایارج کبار [illegible] ایارج شحم حنظل خواہ ایسے حبوب جنکی تاثیر مشابہ انہیں ادویہ کے ہو ۔ ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہے جسمیں افتیمون اور بسفایج اور زبیب اور بلح کی شرکت ہوتی ہے ۔ حب النیل میں اخراج خلط بلغمی اور برص پیدا کرنے والی [illegible] خاصیت ہے [illegible] مسہلات ان لوگونکو موافق ہیں اونمیں سے ایارج فیقرا اور شحم حنظل سے مرکب ہو یا کیا اسطرح اونکی ترکیب ہو صفت [illegible] شاخہای [illegible] لسان مصطکی اسارون زعفران ساذج ہندی [illegible] شحم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم [illegible]

ایکدرہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی کے آب گرم یا ما کے مسہلات ہوا فقہ سوداء نکے واسطے یہ بھی ہے ہلیلہ کابلی ہر واحد ایکجز زبیب تین جزو اور سب جزو کو اس ترکیب مین ایک اوقیہ سمجھنا چاہیے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کرین مقدار شربت تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہے۔ اور مجھکو پسند یہ ہے کہ اسی دواء مرکب مین زنجبیل ایک اوقیہ بھی اضافہ کیجاے معاجین اطریفلیہ اور ہماری نسخہ کے مطابق جو اسی ان اوزان سے استعمال کرین نسخہ ہلیلہ سیاہ کندر سپید ہر واحد ایکجز زنجبیل ربع جزو شیرہ زبیب سے معجون بناوین اور ہر روز بقدر ایک بندق کو استعمال کرین ایضاً ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہموزن زوفرا ڈیڑھ جزو ہر روز تین درہم استعمال کرین اور جب تپ پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑ دین ایضاً ج دارفلفل ہلیلہ کابلی مصطگی کندر شونیز حب النغار بالسویہ لیکر شہد سے معجون کرین اور ایکدرہم استعمال کرین۔ کتاب خصارات مین ایک دوا اسطرح لکھی ہے باریک غبار جو چھاننے سے خوب پھٹکی ہوئے گیہون کے ستو سے اڑتا ہے اور اگر دوبارہ بریان کرنے کی بغرض اسی غبار کی ضرورت ہو پھر سے برشتہ کرین اس باریک غبار کو تناول کرکے اوسکے اوپر نصف اوقیہ مری بابلی کا استعمال کرین اور پیاس کو ضبط کرین دوپہر دن چڑھے تک۔ زوفرا اور اسکے تخم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرنا اس مرض مین خاصیت عجیب رکھتا ہے۔ عصارہ اطراف انگور تر بھی ہر روز ایک قدح روز پینے سے برص کے داغون کی جگہہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور داغ کی زیادتی کو روک دیتا ہے۔ تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی نافع ہے۔ اقراص فاشرا بھی نافع ہین وہ معجون جو اثر مین درمیان اطریفل اور ادویہ مسہلہ کے ہین اونکی ترکیب اس طرح ہے۔

ترکیب تخم زوفرا دو جزو ہلیلہ ایکجزو نصف جزو صبر ربع جزو شہد سے معجون کرین اور مقدار شربت تین درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال اسکا چلا جاوے۔ بعض لوگ اسمین سج اور افتیمون کو ملا دیتے ہین۔ ایضاً کاکلانج دو درہم ہلیلہ سیاہ ایکدرہم افتیمون دو دانگ پوری سال بھر اسکو استعمال کرین۔ اسی کے قائمقام ایک دوا ہے مگر بہ نسبت اسکے قوی تر ہے اور اوسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال بھر پینے کے لائق وہ بھی ہے جسکی یہ ترکیب ہے نسخہ وج چھ درہم ہلیلہ کابلی اور بسفائج ہر ایک دس درہم عاقرقرحا دس درہم عسل صعتر مین معجون کرین اور ایکمثقال سے دو مثقال تک تناول کرین ازین قبیل ایک دوا کندری کی بھی ہے نسخہ بزر خرفہ ثمن کیلجہ یعنے قریب ۵/۸ اسیر تبریزی اسکے زوفرا صبر سقوطری ہر واحد تین درہم ڈیڑھ رطل شہد مین ڈالکر قوام درست کرین اور قبل غذا اسکے بقدر حاجت تناول کرین سوپ کے ہمراہ اوسکے اوپر تین جرعہ مری کو پی لین اور سر کی حفاظت پوست وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کرین اور بعد ازان غذا اسفیدباج کو اختیار کرین۔ ہمیشہ نوشادر یا اور شادریطوس ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال کرنا مثلاً قریب نصف درہم کے بھی جائز ہے یا اس سے بھی کم۔ ایک گروہ کو اس بیماری مین یون نفع ہوا کہ داغون کو برص کے دغوا دیا اور اچھے ہو گئے مگر یہ تدبیر تھوڑی سی مقدار مین چل سکتی ہے۔ اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہو چکا ہو اور مزاج بدن کا معتدل ہو گیا ہو اور پھر دوا کا استعمال اوسوقت ترک کرنا چاہیے اسلیئے کہ ایسے وقت کا استعمال بیشتر کبھی آفت کو مدد کرتا ہے اور کم سے کم آفت یہ ہوتی ہے کہ نزف الدم عارض ہوتا ہے جو سبب کمی روح کا ہے اور خون اور روح دونون کی زیادتی علاج برص مین درکار ہے لہذا ایسے وقت نقاء بدن اور اعتدال مزاج مین فقط ادویہ خارجیہ از قسم طلا اور ضمادات ہی پر اقتصار کرنا چاہیے۔ اور غذا میں مبرود اسفیدباج تجویز کیجاے جسمین لزوجت ہو اور نمکینی ہو۔ ترکاریان اور ہریسہ وغیرہ جو گوشت شتر کی آمیزش سے پکائے جاتے ہین اور نیز بھی پرہیز کرنا لازم ہے۔ وضح اور برص کی ادویہ موضعیہ مین اونکی درجات مختلف ہین اوسکی وجہ تو یہ ہے کہ اونمین جابجا شدت

اور جذب خون بالشدت کرین اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی پہونچائین اوسکے بعد دوسرا درجہ یہ ہے کہ متفرح اور متقشر جلد ہون ادویہ وضعیہ مین ایسی بھی دوائین ہین کہ فقط رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہین جنکو ہندوستان مین خضاب برص بولتے ہین اور پسندیدہ تر یہی ہے کہ ادویہ موضعیہ بعد دلک اور مالش کے مستعمل ہون اور اتنی مالش ہو کہ جلد مین سرخی آجاوے اور ریاش برگ انجیر سے اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آجاوے اور بعض مقامات مین سوئیان چبونے کے بعد دوا لگانی چاہیے سے تاثیر ادویہ پر بھی معین ہے کہ دھوپ مین بیٹھ کر دوا لگائی جاوے جو از قسم ملطوخات کی ہو سب سے بہتر ادویہ برص وہی ہے جو قرحہ ڈالنے خواہ نقطے نقطے ہو جلد مین اوٹھا دیتا کہ مادہ بہ کر نکل جاوے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگاتے رہین ۔ اور کبھی وہی دوا جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی دیر تک نہین لگائی جاتی ہے بلکہ اوسپر سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور چھوڑ ڈالی گئی اور پھر بعد آرام اور سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے ۔ ادویہ برص باعتبار اول یعنی جلا اور جذب کی رو سے وہی ادویہ ہین جو قوی ہون جیسے دونون خربق اور چیتا اور زرنیخ اور کندس اور موبیزج اور بیخ فاشرا اور جبلیانا اور اسہل اور بیخ دم الاخوین اور بیخ خنثی اور زبد البحر اور حلتیت و بیخ کبر حرمل تخم ترب بیخ قثاء الحمار تخم جرجیر فوہ فاقلیا ذراریح اور فلفل زنگار کبریت قطران بہنال کبوتر ملبوس قسط زراوند سقفالن یعنی آڑ ناخنیا مین اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہے اور گندھک سرکہ مین پیسے درپے طلا کرنا اور بصل الفار بھی سے مجربات سے نوشادر اور روغن بیضہ کی طلا بھی جید ہے اور بیخ لوف عجیب النفع ہے اور بیخ نیلوفر وضح کے واسطے اور دم اسود صالح یعنی کالا سانپ جو کینچلی چھاڑ چکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ انجیر خشک شدہ ورق دفلی اور راسن اور برگ راسن اور اشنہ غار سے ہاو یعنی مرزہ دوائین جیسے بیخ اور بوریج قرطم یعنی کسوم کا ادر روپانی آب قثاء بری آب ملبوس اور آب حنظل خاص کر کے اور آب مرزنجوش خصوصا اوس حرق بچھو کے نشان پر ہو گیا ہو اور عصارہ راسن اور سانپ کے گوشت کا شوربا ۔ اطلیہ جیدہ سے تریاق اور بتخر ودیطوس اور بوہا یا آفتاب دشتی کے ہمراہ ۔ ایضاً ۔ شیطرج کوٹ کر اور شیطرج رائی کو لگا کبھی یہی دونون کافی ہو جاتی ہین مگر اثر جب ہو کہ سپیدی درمیان ہین دونون جلدون کی ہو اور گوشت تک نہ پہونچی ہو ۔ ادہان جیدہ مین سے روغن آس کہ اوسمین شیطرج سوختہ لگائین اور ذکر بعد راج کو ملائین ۔ اطلیہ جیدہ مین سے ذراریح سرکہ مین پیسکر طلا کرین یا شاہترہ تر و تازہ یا خشک شاہترہ سانپ کے شکم مین بھرین اگر پہلے سانپ کو ذبح کر کے اوسکے پیٹ کی آلایش دور کر دین اور پھر ڈیڑھ سے اوسے ٹانگ دین اور سانپ کو برشتہ کرین تا اینکہ پھول جاوے بعد اوسکے اوس شاہترہ کو نکال لین اور برص پر ضماد کرین بہت جلد شفا ہو گی ۔ نسخہ مجربہ ۔ برگ تازہ کبر کو زیت مین جوش دین تا کہ پکے خشک ہو جاوین پھر زیت کو صاف کرین اور موم صاف کیا ہوا بقدر مناسب اوسمین ملائین بعد ازاں زرد گندھک اوسپر چھڑکین کہ مثل مرہم کے ہو جاوے اور دھوپ مین طلا کرین طلا ہی شہد کی ۔ قسط اور شیطرج اور ہڑتال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ مین پیسکر ایک ہفتہ رکھ چھوڑین کہ پینا اسکا تانبے کے ظرف مین لازم ہے اور بعد ازاں کہ مزاج پک جاوے داغون پر لگا کر دھوپ مین کھڑے ہو لنا بہق اور ابتدائی برص کو بھی دور کرتی ہے ۔ سجی اور چونہ برابر شیرخوارہ مین بھگوئین اور سات روز تک تازہ پیشاب اوسمین ڈالا کرین پھر اوسکو پختہ کرین جب مثل شہد کے ہو جاوے طلا کرین تا اینکہ قرحہ پڑ جاوے بعد ازاں نفت اور موم قطران اور پوست جوز سوختہ اور روغن بیضہ کبوتر اور روغن حنا ملا کر پختہ کرین تا کہ سب ایک دوسرے سے مل جائین بعد ازاں طلا کرین تا اینکہ رنگت بدن مثل اصلی رنگ کے ہو جاوے ۔ اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ مین جو نہایت سخت ہو اس دوا کو لگا کر لگاتے رہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ

[illegible]

مادہ کا لینے مریض کے پہلے ایسی دوا ضعیف سے بتدریج کرنا چاہیے جو خلط رقیق کو نکالے — ایارج الاصول منضج بھی ہے اور ادویہ مختلفہ کے باہم آمیزش خوب کر دیتا ہے — آخر کے مسہلات میں حب منتن کا استعمال کریں اور پھر ایارج الاصول دو ہفتہ تک پلائیں اور خون بڑھانے کی تدبیر لحوم حارہ سے کریں جیسے طائروں کے گوشت اور صبر سے اور جو چیزیں غلیان اور جوش خون میں پیدا کرنے والی ہیں اور نفسے ترشی کے جملہ اقسام ترک کرا دینا چاہیے اور مرق یعنے چکنے شوربے وغیرہ سے (سوای زیرباج کے اور وہ کبھی کبھی) پرہیز کریں پانی سے زیادہ اس مرض میں کوئی چیز مضر نہیں ہے پس چاہیے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کریں — واجب ہے کہ ہر وقت مقام برص کو کھر کھرے کپڑے سے ملا کریں تاکہ خون اوسی جگہ جذب ہو کر آیا کرے — حمام میں جانا بھی مبروص کو مضر ہے — غذای غلیظ اور فواکہ تر و تازہ اور خشک بھی اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے — جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح پر آجاتی کسی سبب سے وہ چنداں معیوب نہیں یعنے برص نہیں ہے اسی طرح جو سپیدی گرد پچھنے کے داغوں کی آتی ہے وہ بھی **صفت** طلای کثیر الاخلاط کی جو معتصم کے واسطے بنایا گیا تھا خون مار سیاہ جسکو سالخ کہتے ہیں تین اوقیہ خون زاغ جو ابقع ہو یعنے چت کبرا ہو یا ابلق یعنے سیاہ یا خون الغث کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ درشان اور فاختہ کا اور سنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن ایک اوقیہ ہو اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور انفط اور عسل بلادر ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کرکے خشک کر کر رکھہ چھوڑیں — اور تازہ اندرائن کا پھل اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن دس رطل کے لیکر کسی لگن میں پکائیں اور پکانے کے وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ اور دار فلفل زنجبیل کلونجی جند بیدستر عاقرقرحا کندش افسنتین فلفل ملیحہ باذروج بیخ فنا برانجمار خربق سیاہ جاوشیر دار الیمن جب دو ثلث پانی جل جاوے اوسکو چھان ڈالیں اور خون اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر پکائیں تا اینکہ رطوبت اسکی خشک ہو جاوے بعد ازاں آب حنظل تر اور آب راسن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور کسی قدر شراب کہنہ ان پانیوں پر چھڑک کر کہ جملہ بوزن آٹھہ رطل کے ہوں اوس پر حلتیت منتن اور محروث اور اشترغار اور دونوں قسم ہڑتال کی زرد اور سیاہ اور زنگار اور کبریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ اوقیہ ملا کر ان آبہای مذکور میں جوش دیں تا اینکہ چہارم پانی باقی رہے بعد ازاں اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اون ادویہ اور خونہای مذکورہ بالا میں ملایا کریں کہ یہ سارا پانی جذب ہو جاوے اور پانی ڈالتے جائیں اور سختی بھی جائیں کہ پیسنے کے ذریعہ سے جلد رطوبت خشک ہو گی بعد ازاں اس دوا کو حمام میں جا کر طلا کریں — میں کہتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک سہل الوصول جو تاثیر میں اس سے قوی تر ہو استعمال کیجاوے اور طبیب کو وہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیے **طلای جید** جو سابا نامی طبیب کی طرف منسوب ہے شونیز خربق شقاقل بیخ کبر ہر واحد ایک جزء شیطرج حضض دو دو جزء زرنیخ ہر واحد نصف جزء دھوپ میں ٹھہر کر طلا کریں **طلای خفیف** جید جو دافع برص ہے کہ شقایق اور ہزار دستان کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں **ایضاً** فوۃ الصبغ اور زبد البحر اور تخم ترب کندش سرکہ شراب میں پیسکر استعمال کریں **ایضاً** شبہ یعنے پھول جو ایک مرکب دھات ہے اوسکا برادہ اور خربق سیاہ اور صفر یعنے پیتل جلایا ہوا اور زراریح ہر واحد ایک درہم پہلے قطران کو سرکہ میں گھولیں اور لگائیں بعد ازاں ادویہ مذکورہ کو اوسی مقام پر چھڑکیں **ایضاً** یہ دوا منسوب ہے ارپاسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرنیخ سرخ حلتیت شیطرج زنگار زراریح پیسکر سرکہ ملا کر قرص طیار کریں اور سب رکھا رکھیں اور بروقت حاجت پھر سرکہ میں پیسکر طلا کریں اور اسکے بعد خمیر کو اوس پر خوب سا لگاویں

الیضاً کتاب لزینہ قریطن حکیم سے ایک دوا منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے نسخہ فرفیون ابیض اور اسود فاشرا لیقیہ بیخ اذریون کبریت زرد زاج زنگار برادہ آہن زبد البحر کو باریک کر کے سرکہ اسقدر سحق کرین کہ مثل خلوق کے گاڑھا ہو جاوے اور شیشہ کے ظرف مین اوسکو رکھین اور دھوپ مین بٹھ کر پہلے بدن کی خوب مالش کرین بعد ازان یہ دوا لگائین **دوسرا نسخہ** جو حکیم ہرمل کیطرف منسوب ہے کبریت اور فرفیون اور زرنیخ ہر واحد درہم بلادر دو درہم عاقرقرحا شیطرج ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملا کر طلا کرین **الیضاً** کندس تافسیا اذریون مجیٹھ شیطرج زرنیخ عاقرقرحا سونٹھ ان سب کو خون مار سیاہ مین جو کیچل جھاڑ چکا ہو ملا کر قرص طیار کرین اور بروقت ضرورت مجیٹھ کو خوب جوش دیکر اوسکے پانی مین ملا کر حمام مین استعمال کرین **الیضاً** مجیٹھ شیطرج ہر واحد پانچ درہم تخم ترب دس درہم کندس آٹھ درہم سرکہ ملا کر بعد حمام کرنے کے طلا کرین **صفت دواء بلقی** برگ اذریون اور تخم اذریون مقشر اور خربق سیاہ اور فلفل اتنے سرکہ مین جوش دین کہ دوا اوسمین ڈوبی ہوئی رہے تا اینکہ مہرا ہو جاوے پھر اوسمین زاج اور ذراریح اور برادہ آہن اور نطرون اور زبد البحر ڈالکر پکاتے رہین تا اینکہ جوش آجاوے اوسکے بعد طلا کرین اور پے درپے لگاتے رہین دھونہ ڈالین جہانتک دھونے کا تحمل ہوسکے اور یہ دوا آثار کو بھی دور کرتی ہے طلا اسکے جیسا عسل بلادر سات درہم عاقرقرحا تافسیا ہر ایک تین درہم فرفیون چار درہم شیطرج فارسی دو درہم دودھ ملا کر طلا کرین ہمارے **مجربہ کی دوا** یہ ہے کہ عسل بلادر اور کمیلہ برگ حماما ذراریح شیطرج تخم ترب تخم خردل مجیٹھ حنا وسمہ زاج جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ ملا کر استعمال کرین جو لذعات اور زخم پیدا ہون اونکا علاج بعلاج قروح کرین اور بعد اچھے ہونے زخم کے پھر یہی دوا لگائین تا اینکہ برص زائل ہو جاوے بحقنہ کے مقام کا برص اور داغ سپید آب پیاز دشتی اور آب برگ بنجوش اور مجیٹھ اور شیطرج کو آب تقم ملا کر طلا کرنے سے دور ہو جاتا ہے **اصباغ** اور رنگ سے جو برص پر طلا کیے جاتے ہین کہ جسمین ہم رنگ جلد کے ہو جاوے اونکے اوزان اور مقدار کی صاف صاف تعین کر دینی ممکن نہین ہے اسلیے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہین اور اسی سبب سے قبول کرنے مین دوا ہی صبغ کی کمی اور بیشی دوا کی حاجت ہوتی ہے بلکہ ادویہ صبغ کرا استعمال سے تو نہین بیان کر دینی چاہیین کہ اونہین کو اولٹ پلٹ کر کیا کرین ازانجملہ شورہ اور مردار سنگ اور شراب اور مغرہ یعنی سرخ مٹی اور مجیٹھ اور رشنبیقیہ کو مرکب کر کے طلا کرین یہ صبغ ہمارا مجرب ہے پوست جوز اور سکی برابر وزن مین حنا اور حنا کے ہموزن وسمہ **الیضاً** چونہ اور ہرتال اور شیطرج ہر ایک سے ایک جز مجیٹھ دو جز آب پیاز ملا کر استعمال کرین اور مقدار مناسب وہی ہے جیسی قابلیت جلد کو ہو **صبغ احمر** زاج قلقند یعنی سبز پھٹکری مازو سب کو پیسکر سرکہ سیاہ ملا کر پہلے دھوپ مین مقام برص کی مالش کرین اوسکے بعد اس رنگ کو لگائین اور چند بار طلا کرین یہ رنگ ہیرا ہے **صبغ احمر** قرط شیح مرداسنگ چونا مازو سرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملا کر طلا کرین **الیضاً** شیطرج سیاہ خبث الحدید زاج الاساکفہ زنگار مجیٹھ پوست انار سرکہ شراب مین اسقدر پیسین کہ سیاہ ہو جاوے اور مرات کثیرہ طلا کرین یا قیرات دیدیکر پہلے لگائین اور پھر استعمال ہو قوت کرین اور پھر لگائین **غذا مبروص** کی بریان کی ہوئی چیزین اور قلایا اور مطجنات اور کبابات اور انکے ہم مثل جو نمکین ہین اور اناز کی گھر کیتی ملیا ہوئی ہین اور فقط شراب بیچاہی پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعا ترک کر دینا یا تھوڑا سا پانی پیا اور پکایا ہوا پانی شراب ملا کر استعمال کرنا **علاج برص اسود** کا وہی علاج جو بہق اسود کا ہے لیکن برص اسود مین ترطیب بدن کی حاجت زیادہ ہے اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہیے اور اسکے بعد بہق اسود کی ادویہ مین سے جو زیادہ تر قوت حار رکھتی اوسکا پکانا چاہیے اور کبھی الیسا مریض جماع سے نفع پاتا ہے حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض مین شدت ہو جاوے تو علاج

مرض جذام کا کرنا چاہیے

مقالہ تیسرا اون امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین

فصل سعفہ کے بیان مین اور شرنیج البلخیہ۔ اور بلخ کا بیان

سعفہ منجملہ بثور قرحیہ کے ہے ۔ عادت اطبا کی اکثر کتب مین یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب زینت مین لکھتے ہین ۔ سعفہ کی ابتدا بثور سے ہے یعنے سخت پھنسیون سے ہوتی ہے جو پوشیدہ اور چند مقامات بدن پر متفرق ہوتے ہین بعد ازان اون پھنسیون مین قرحہ پڑتا ہے خشکریشہ اور پپڑی کے ہمراہ اور رنگ اس پر سرخی ہوتا ہے اور صدید اور ریم بھی اون قروح سے نکلتی ہے اوسوقت اسکا نام شرنیج اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے ۔ کبھی داد سے اسکی ابتدا ہوتی ہے یعنے داد ہوکر سعفہ کے بثور بن جاتے ہین ۔ اور بیشتر سر مین اس مرض کا بڑا زور ہوتا ہے اور زوال بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے ۔ سبب مورث مرض سعفہ کا ایک رطوبت ردی کا جوش آنا اور اکال ہو خون مین ملجانا اور اخلاط غلیظہ ردیہ کا بھی اسیطرح پس مادہ غلیظ تو محتبس ہو کر ورم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ یا ناپدید ہو جاتا ہے ۔ خشک سعفہ کا سبب اخلاط سوداوی جو کثیر ہوا در اوسمین رطوبت حریف اور تیز ملجائے اور بعد ملنے کے جلد کیطرف اوسے طبیعت دفع کردے اسی سبب سے جلد مین فساد آجاتا ہے اور سڑنے کی نوبت پہونچے ۔ بلخیہ ایک قسم سعفہ ردیہ کی ہے اور بلخ وہ قروح سوداوی ہین کہ ساق مین یا اون کے مادہ دوالی سے بعینہ پیدا ہوتے ہین اور بلخ کا علاج بھی قریب بہ علاج دوالی کے ہے علاج سعفہ کا علاج اور داد کا قریب قریب ہے اور عنقریب ہم اوسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر اتنا اب بھی ہم کہتے ہین کہ سعفہ یا بلخ کے علاج مین خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہے طبیخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اوسمین صبر اور سقمونیا بھی داخل کرین اور اوس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دوا سے کرین جو فقط بقایاے مواد کو خارج کردے اور ترطیب بھی پیدا کرے جیسے ماء الجبن اور شیر اشتر مجموعہ دونو سے بقدر ایک رطل کے لین اور دونون ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد سے ہر ایک تین درہم اور افتیمون ۵ درہم نمک نفطی دو دانگ اسکے بعد اسی پر اقتصار کرین کہ تیس درہم ماء الجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون روزانہ استعمال کرین اگر طبیعت متحمل ہو اور بافراط اسہال نہ ہو ورنہ جسقدر برداشت ہوسکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کرین خصوصاً چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزون سے بھی پرہیز کرین اور فقط پھیکی بے مزہ چیزون پر اقتصار کرین جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اوس خلط مین لذع نہین ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہاے مناسبہ کی فصد بشرط حاجت کراتے یا خاص اوس رگ کی فصد جس سے عضو ماؤف کو مادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام لحیہ ہے مرض سعفہ مین اور یہ رگ سر مین واقع ہے یا وہ رگ جو کہ جلد مین سر کے واقع ہے یا وہ رگ جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگین بالاے سر ملتی ہین اور حجامت بھی مفید ہے اگرچہ سر پر لگائی جائین اور اگر یہ مرض اعضاے سافلہ مین ہو اوسوقت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا حجامت ہوچکے اوسوقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہان تک کہ خون نکل آئے اور ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اوس سے برامد ہو اوسکے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً بعد خون برامد ہونے کے اگر نمک کی مالش کرین تو زیادہ نافع ہے ۔ سعفہ خشک کو حمام کرنا متواتر اور پے درپے بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ مکث کرین اور دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین اور عضو ماؤف کو جھکا کر بخار آب گرم پہونچانا یا بخار آب نیم گرم ان مین چند مرتبہ پہونچانا اور مالش ادہان اور شحوم اور ترطیب بذریعہ غذا کے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہین مواد سعفہ مین حاجت استفراغ اخلاط سوداوی کی خصوصاً ایسی دواؤن کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کرین اور جذب کرنے کے بذریعہ اسہال دفع کرین اور بعد ان ادویہ کے ماء الجبن کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بر ایک قول کے نہ تو چسپان کرنے مین قریب بموضع ماؤف کے کچھ مضائقہ نہین ہے

پھر اسکے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اوسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون رگہای قریبہ سے مرض سعفہ میں فصد کر لینے سے برآمد ہو جیسے اگر سعفہ سر میں ہوا اور پس گوش کی رگون کی فصد کا خون لیکر تمام سعفہ پر طلا کرین یہی خون اوسکے علاج میں بکار آمد ہے اوسکے بعد آب چقندر اور زاج سے دھو ڈالین ۔ ادویہ موضعیہ سعفہ رطب کے واسطے اگر ابھی مرض کی ابتدا ہی ہو یا بدن رطب اور رزہ نرم ہو ہاں جو لحم اور شحم سے مرکب ہین ایسی جگہ تو حنا اور وسمہ اور مازو کی سوختہ اور [illegible] ایسی کو استعمال کرین کہ یہ مجرب ہے یا مثل ایسی دواؤن کے جو قوابض مجففہ سے بنائی جاتی ہین جیسے پوست انار سرکہ شراب میں ملا کر روغن گل اور کبھی ادویہ میں مرداسنج بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کندر [illegible] درجہ کو سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور شنان سے بہتر کہ اچھا ہو جاتا ہے کہ بعد مالش کے سوکھ کر خود ہی گرتا ہے اسی درجہ ابتدا کی ادویہ میں توتیا اور قلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملا کر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور روغن گل ۔ یا مرتک اور چرک فضہ اور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل ملا کر استعمال کرین اسیطرح بیخ سوسن آسمانگونی اور جعدہ [illegible] اور کور تلوک یعنی خرنوب یا کرنب اور حب البان ساییدہ ۔ ایضاً ۔ عدس اور بعرہ ہمراہ سرکہ کے ۔ ایضاً بادام تلخ اور بازو کی دونوں پیسکر طلا کرین سرکہ ملا کر بلکہ پہلے اس دوا کو دھوپ میں رکھکر قوام درست کرلین ۔ اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو [illegible] کے ہمراہ پیسکر رکھیں اور اسی کا سعوط کرین تاکہ جو رطوبت سرطان سے برآمد ہو اوسکا سعوط کرین ۔ جو سعفہ مزمن ہو یا بدن میں خشونت اور درشتی پیدا ہو اوسکے علاج میں حاجت قلقطار اور قلقند اور شونیز اور زاج حبر اور نمک اور کبریت اور زراب زیبق اور عروق صباغین کی ہوتی ہے اور ذوالقرانیس ہمراہ توبال نحاس اور دخان تنور کے اور نمک بھی قوابض محللہ سے ہے ایضاً مثل مرداسنج اور اسفیداج کی بھی موثر ہے ۔ حرف یابس بھی مجففات قویہ سے ہے ۔ بتیال کہتا ہے تحلیل قوی ہے کہ جلا اور تخفیف پیدا کرتا ہے اسیطرح سرگین ریچھ کا اور فضلہ زوانہ پرند کا جو ایک طائر معروف ہے خصوصاً جو چاول کھا کر فضلہ کرے ۔ مرہم عروق کا ان لوگون کے واسطے نافع دوا ہے کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے ۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفرا اور حنا اور زراوند پوست انار اور مرداسنگ اضافہ کرکے طیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کے باب میں مذکور ہوگی صفت دوای جید کی قلیمیا کبریت سبز فاکستر کہ [illegible] کو شحم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ میں طیار کرین ۔ کشنیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریان اور حنا سرکہ اور روغن گل میں ایضاً خاکستر چوب انگور اور زراوند مدحرج گلنار اور مازو [illegible] سرکہ اور روغن کے ساتھ صفت دوای جید سعفہ کو [illegible] دھو کر توبال نحاس اور [illegible] بوزن دو درہم کے تراب کندر بحسب [illegible] ہر واحد [illegible] زراوند قلقطار انگور کی راکھ [illegible] ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل بقدر حاجت فصل ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی اگر مزمن اور کہنہ ہو تو استعمال دوای [illegible] کا محتاج ہوگا اوسکے بعد [illegible] گوشت [illegible] بشری پیدا ہو لہذا ان مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کے ساتھ اور سرکہ اور زیت اور [illegible] سعفہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا ۔ ترطیب بدن کی غذا اور نطولات اور حقنہ [illegible] کرنی بھی نافع ہے صفت دوای جید جو سعفہ خشک و تر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد [illegible] سنگ [illegible] سرکہ [illegible] ہر واحد تین مثقال عروق صفر [illegible] ہر واحد نصف مثقال دواؤن کو خوب پیسکر روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائیں اسطرح کہ پیستے جائیں اور ملاتے جائیں اوسکے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سعفہ پر لگائیں اور [illegible]

اور قوبا اور تمر الشعر اور داء الثعلب اور خزاز اور باجیہ جو سعفہ ردی کی قسم زبون ہے ان سب پر لگانے سے فائدہ مند ہے بتجربہ ہمارا یہ دوا وہی ہے جسکا بیان مکرر ابواب گذشتہ میں ہوا ہے متن بیشتر سبب سعفہ کا یہ ہی ہوتا ہے کہ مثلا کوئی مچھر زہریلا کاٹے اور اوسکا علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہوچکا ہماری خاص تجربہ کی دوا جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے۔ زراوند اور زنگار اشق مقل خردل زاج سب اجزا ہموزن لیکر چنبیلی کے روغن اور اوسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کریں

فصل قوبا کے بیان میں

قوبا داد کو کہتے ہیں قوبا اور سعفہ میں چنداں فرق نہیں ہے ہاں ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونوں میں ہے خصوصاً سعفہ یابسہ میں اور داد میں بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سعفہ یابسہ وہی قوبائی خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہے اور زیادہ آکال اور دور تک اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب سوزش بھی قریب سبب سعفہ کے ہے اسلیے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت جسمیں حدت زیادہ ہے کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہے جو سوداوی ہو اور اوس خلط کا غلط مادہ جرب سے زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے جسمیں یہ مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو۔ بعض قسم قوبا کی تر اور دموی بھی ہوتی ہے کہ بروقت چھیلنے کھجانے سے معلوم ہوتا کہ ایک تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم داد کی اسلم ہے اور بعض قسم اسکی یابس اور بلغم شور کی استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ بلغم احتراق کی وجہ سے مستحیل بسودا ہوجاتا ہے۔ اور بعض قسم قوبا کی متقشر ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے چھلکا اوڑتے ہیں اور یہ تقشیر بسبب شدت یبوست اور زیادہ غائر ہوئی مادہ کی ہوتی ہے ایسا داد مثل برص اسود کی ہے اور جیسے خشکریشہ اور بعض قسم اسکی متقشر نہیں ہوتی بعض قسم داد کی ساعی اور خبیث اور بدبو ہوتی ہے کہ تمام بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی کہ ایک جگہہ سے دوسری جگہ نہیں دوڑتی۔ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور مزمن کہنہ بھی لیکن اکثر داد زیادہ ردی ہے۔ اور یہ مرض داد کا فصل خریف کیطرف منسوب ہے کہ اوسمیں زیادہ ہوتا ہے قوبا کا علاج قوبا کے علاج میں دراصل ایسی ادویہ کی حاجت ہے جسمیں قوت تحلیل اور تلطیف کے ہمراہ تسکین اور ترطیب کی جمع ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بسبب مادہ غلیظ کے کم وبیش ہوتی ہے اور تسکین اور ترطیب بسبب مادہ رقیقہ کی کرنی چاہیے اور جسقدر غلبہ کسی مادہ کا ان دونوں مادوں سے ہوتا ہے اوتنا ہی اوسکی تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے۔ جونک لگانی داد کے مرض میں ایک اچھی دوا ہے۔ تنقیہ سودا اور جو امور تنقیہ کے تابع ہیں ان سب میں حاجت ماہر طبیب اور مقدار ہوتی ہے جسکی تعیین مشاہدہ مریض خاص پر موقوف ہے۔ تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا میں اوسی قدر ہے جتنی سعفہ میں ہوتی ہے۔ اسیطرح حمام کرانا ایک اعلیٰ معالجہ قوبا کے واسطے ہے۔ کبھی ہوائی خشک کو چھوڑکر تبدیل مکان کرنا ہوائی رطب کی طرف بھی مفید ہوتا ہے۔ ایک قوم کی تجربہ یہ ہے کہ جملہ اقسام داد کی حدوث کی روکنے کے واسطے اور جو حادث ہوچکا ہو اوسکے اچھا کرنے کے واسطے استعمال لک مغسول کا جو طلاء صبر کے دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے۔ جب قوبا تمام بدن میں پھیل جاوے اور بکثرت ہوجاوے پھر اوسکا علاج وہی ہے جو کہ جذام کا علاج ہے معالجات موضعیہ جدید اور متوسط داد کے واسطے ادویہ مفردہ میں سے حماض اترج کافی ہے اور تھوہر یا داد کو بھی کافی ہے۔ اور صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلو بخارا سرکہ لگاکر اور عسل لبنی سرکہ ملاکر نہایت درجہ مفید ہے۔ مارکیشیا پینے اوس چشمہ کا پانی جہاں گندھک وغیرہ ہونے کا گمان ہو اور آب شور اور زبد البحر اور لعاب یا سرشیر کا اون کا اور ایسے آدمی کا تھوک جو روزہ دار ہو یا ادن کو فائدہ ہے ہو اور ایسے ہی شخص کے دانتوں سے جو خون برآمد ہوتا ہے اوسکے بھی بھونے چھلکے پستے تخم خربوزہ اور بیخ اشراس روغن بادام تلخ بھی جید ہے برگ کبر اور

سکبینج کو سرکہ مین ملا کر کہ یہ ایک قسم کو داد کی نافع ہے اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے ۔ اقاقیا اور سماق اور روغن نخود کو ملا کر ضماد
کی ہر ایک بدن کی داد کیواسطے وہ بدن باقوۃ یا ضعیف ہو اور عروق صفر بھی مفید ہے ۔ ابتدا ہی قوبا پر ہمیشہ اور ہر دم آب گرم ڈالکر روغن بنفشہ
سے مالش کرین اور ہمیشہ یہی کرتے ہین ۔ ماء الشعیر کا طلا کرنا بھی قوبا کی ابتدا کو دور کر دیتا ہے خصوصاً ہمراہ جوز مانج کے اور سعد رطبہ کو بھی
نافع ہے اور لعاب اسپغول یا عصارہ اسپغول تازہ اور آب خرفہ تازہ اور صمغ اجاص لڑکون کے داد کو مفید ہے دوای حمید صمغ لوز اور
بخوری جلوز اور میعہ ہموزن اجزا کو سرکہ ملا کر طلا کرین ایضاً نجار یعنے بڑہئی جس سریش سے لکڑی جوڑتے ہین اوسکو اور کندر اور کبریت اور سرکہ
یکجا کر کے خوب سا بیدہ کرین اور استعمال کرین ۔ جو داد مزمن اور کہنہ ہو جای اور قسم ردی سے ہو اوسمین ادویہ قوی تر کی ضرورت ہے جیسے
عصارہ حماض اترج جسکا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو یا روغن نخود کا یا چاولون کا تیل خواہ گیہون کا یہ روغن خصوصاً یا روغن صمغ
لوز تلخ کا اور کبریت اور پتھر کی سنگی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور زفت یہ دونون عجیب المنفع ہین اسیطرح ہمیشہ داد پر اسپند کا
طلا کرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جنکا ذکر باب سعفہ مین ہو چکا ہے اور ینجنکشت اور کبر اور اشق اور خربق اور حب البان کا
تاثیر خاصہ اور خصوصاً اگر اسکی تدبیر طلی بنالین یہ روغن خردل مین اور سکبینج اور اشق ہمراہ سرکہ کے اور غیر ملنا اور کندش اور جو اسکی [illegible] اور
کندش اور خردل اور حرف تخم جرجیر عسل بلادر لعابات مفید ہے ہر کیفیت قرمانا کو لیکر پیسین اور روغن نخود اور رائکہ لسن کی اور [illegible]
اور کبریت کو صمغ بلیلج اور حب البان سرکہ کے ہمراہ لگائین یہ دوا قوی ہے اور قوبای متقشر کو بھی نافع ہے دوسرا نسخہ کندر اور زراج اور
کبریت اور صبر ہر واحد ایکدرہم صمغ عربی دو درہم سرکہ ملا کر طلا کرین ایضاً بورہ ارمنی نصف مثقال روغن نخود تین درہم حماض اترج
قفر الیہود دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑھ درہم خربق سیاہ ڈیڑھ درہم زاج سوختہ ڈیڑھ درہم اسی کا طلا طیار کرین ایضاً سکبینج
سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور زراج اور مرداسنگ اور کندر اور شب اور کبریت اور صبر کو روغن [illegible] انسان مین گوندہ کر طلا کرین دوای حب البان
دس جز اور کبریت اصفر سکبینج یا ایک جز خوب پیسکر طلا کرین کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی اسمین داخل کر کے طلا کرتے ہین ایضاً کبریت اور
دقاق کندر اور اشق سرکہ مین گھول کر ایضاً فضلہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہین اور کبریت زرد سب اجزا برابر
سرکہ اور زیت مین آمیختہ کر کے طلا کرین **فصل شور لبنیہ کا بیان** کبھی ناک اور رخسارون پر سپید دانے ایسے برآمد ہوتے
ہین جیسے دودھ کے قطرات یا بوندین ٹپک کر جم گئی ہون ایسی دانون کا سبب ایک مادہ صدیدیہ ہوتا ہے کہ جلد کے سطح کیطرف
بخارات بدن سے دفع ہو کر آتا ہے ان بثور کا علاج اوسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تجفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور نصف اوسکے
ابرسا ان دونون کا لطوخ بنالین یا اسی کو ہمراہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ کے **فصل جرب اور حکہ کا بیان**
(خارشت) کھجلی کو جرب کہتے ہین اور خشک کو حکہ جس مادہ سے جرب کی پیدایش ہے یا تو وہ مادہ دموی ہے جو ایسی صفرا سے مل گیا ہے
جسکا استحالہ قریب ہے کہ سودا کیطرف ہو جای خواہ تھوڑا اوسمین سے مستحیل بطرف سودا ہو چکا ہے ۔ یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہو
کہ اوسمین بلغم شور بورقی کی آمیزش ہے پہلی قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بہ غلظت
بھی وہی مادہ ہوتا ہے اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہے ۔ اکثر اس مرض کی
پیدایش نمکین اور تیز اور تلخ چیزون کے کھانے سے اور توابل حارہ کے استعمال سے یا ازین قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے ۔
جو قسم جرب کو بدن مین پھیلی ہوئی اور رطب ہو وہ بھی جرب رطب مین داخل ہے ۔ اور خارش زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار

کر دور سے دکھائی دیوے اور جس آبلہ کے سر سے پر تیزی اور سوزش بہ نسبت اور چھالوں کے زیادہ ہو اوسکی خلط زیادہ حاد اور تیز سمجھنی چاہیے — جو دانے پتلے اور چوڑے ہوں اور اون میں حدت اور بیقراری نہ پیدا ہو اونکے خلط میں حدت کمتر ہوتی ہے — جو اسباب پیدایش مادہ جرب کے ہیں وہی اسباب تولد مادہ حکہ کے بھی ہیں مگر جرب کو اسباب قوی تر ہوتے ہیں کہ قریب قریب اسباب تولد قمل اور سعفہ اور شرا اور قوبا کے ہوتے ہیں اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہے — جرب اور حکہ میں فرق یہ ہے کہ حکہ میں دانے اور بثور اکثر اوقات نہیں ہوتے جیسے کہ جرب میں اسلیے کہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہے اور اسمیں عفونت اور تثبیت کی طرف میلان بہت کم ہے اور اوسمیں سکون بمقام خاص میں اور قرار لینا ایک موضع خاص میں ایسا ہوتا ہے جو اوس ایک ہی جگہ جس کر دیتا ہے سبب کہ طبیعت اوسی طرف جلد کے دفع کرتی ہے اور مسامات بند ہوں اور تنظیف یعنی صفائی جلد میں یا مادہ مدفوعہ نہ ہو — یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا آخر میں اکثر امراض کی خارش ہو جاتی ہے خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ — یا بسبب غذا ہای غلیظ اور ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے کہ ایسی غذا سے کیموس ردی تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہے — یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے — حکہ کبھی محض چھلکا اور پوست اوتر جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ کہ اجلد وغیرہ پر باقی نہیں رہتا — سن شیخوخت میں جو حکہ عارض ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے پس اوسکا اچھا ہونا یہی ہے کہ بطور دورہ کے کبھی نمایان ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جرب تقشر اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف میں زیادہ پیدا ہوتی ہیں — اور خلاصہ مقال یہ ہے کہ مادہ حکہ کا دونو جلد کے درمیان میں مجتمع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندر بدن میں بھی کسیقدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہے — جملہ اقسام کی تغیر سے حکہ پیدا ہوتا ہے — جرب کی پیدایش زیادہ تر اونگلیوں کی گائی میں ہوتی ہے یا درمیان دو اونگلیوں کے اسلیے کہ وہاں کی جلد ضعیف ہے — جرب عظیم اور فاحش کی دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہجاتے ہیں اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ اور قوبا کے ہوتے ہیں جملہ اقسام کے روغن ان لوگوں کو مضر ہیں اور سکنجبین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اوسکے خوف تہیج اسہال کا نہ ہو — علاج جرب کا علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اوسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط حاد محترق کا استفراغ کیا جاوے دواء مناسب سے اور بلغم شور بھی خارج کر دیا جاوے بعد ازان اصلاح غذا اور تدبیر رطب کی فکر اوسی طریقہ سے کرے جو معلوم ہو چکی ہے دیگر ابواب میں اور استعمال ایسی چیزونکا کریں جو رقیق اور بیرہ پھیکی ہوں اور سبزیات اونکو مفید ہیں خوف نہ ہو جیسے تر لبلاب اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال رہے اور جماع کو بالکل ترک کریں اسلیے کہ جماع مواد کو بطرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہے اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہے ایک شخص عفیف جماع کرنے سے طرف جلد کے آتی ہے کہ اوسکی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب سے یہ پیدا ہوتی ہے — اور یہی سبب ہے کہ ہم بروقت غسل جنابت کے بدن ملنے کا حکم دیتے ہیں — مستفرغات جیدہ میں سے کہ اقسام جرب کو مفید ہوں ایک یہ بھی ہے کہ طبیخ افتیمون بلیلہ زرد اور شاہترہ اور سنا اور بسفایج افسنتین ملاکر اور اسمیں گلسرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کریں اور کبھی اسمیں مامیران کو بھی شریک کیا جاتی ہے — ایضاً حب صنوبر اور سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید بلیلہ زرد اور زبیب ہر واحد بیس درہم تین رطل پانی میں جوش دیں کہ ثلث باقی رہے بعد ازان صاف کریں کہ ایک سے دو ثلث کی اندازا سے ہو تا بندہ کی کی ماہیت سے دو ثلث رطل لے کر اوسمیں خیار شنبر بیس درہم خوب بھگوویں جب اچھی طرح بھیگ جاوے چھان کر اکیس درہم غاریقون ملاکر

استعمال

استعمال کریں حب جید اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے۔ ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم صبر سقوطری سات درہم سقمونیا پانچ درہم آب شاہترہ میں دواؤں کو سفوف کرکے گوندھا کریں اور سوکھائیں اور تین مرتبہ اسی طرح کریں اور ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالیں کہ مثل خشو کے نم ہوجائے یعنی تیسری بار کو اسقدر رہنے دیں کہ قوام میں حب بستہ کرنے کی لیاقت آجائے اور گولیاں بنالیں دوائے قوی حب ہرمس کی ہلیلہ زرد اور ہلیلہ اور آملہ اور بسفایج کابلی مقشر ہر واحد ایکدرہم تربد دو درہم [illegible] میں گوندھکر قرص تیار کریں مقدار شربت پوری مسہل کی دس درہم سے پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے اور کبھی اسمیں سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے۔ کبھی جرب ودی مرض سے نجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ پانچ پے درپے تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کریں پھر ایک روز درمیان ناغہ کرکے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دیکر پانچ روز متواتر پینے کے بعد چھوڑ دے بعد متواتر تین روز استعمال کریں یا اور طرح سے فاصلہ اور ناغہ دے دیکر استعمال کرے جسطرح مشاہدہ تحمل کرنے کا ہو اور اگر مسہل اس دوا کے استعمال سے حاجت ہو اوسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کریں یہ تدبیر بدرجہ نافع ہے اور جرب کی بیخ کنی اسی سے ہوجاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبر آب کاسنی میں بھگو کر اور تھوڑا سا آب مازریون بھی شریک کرلے اگر اسکے ملانے سے کوئی مانع نہو مقدار صبر کی ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے اگر اس دوا کی مداومت کا متحمل نہو تو ترک کردے نقوعات اجاصیہ بھی اس مرض کو نافع ہیں ایضاً رب ہلیلہ زرد جو اوسکے مطبوخ کی مائیت دھوپ میں سکھاکے طیار ہو اس رب سے واسطے جرب رطب کی پانچ درہم سے دس درہم تک ہمراہ سکنجبین کے استعمال کریں اور یہ دوا جرب صفراوی اور جرب رطب دونوں کو واسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ رب جملہ مسہلات جنکا بیان ہے اسیطرح لیا جاوے اور بعض مسہلات کو بعض سے مرکب کرکے بھی ہوسکتا ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کر اونکے ربوب اور حبوب طیار کرتے ہیں۔ ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے بھی عمدہ ہے اگر روزانہ استعمال کیا جاوے جسطرح اور ابواب میں اوسکا طریقہ مذکور ہوچکا اوسیطرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ اور عصیر شاہترہ کے چند روز پے درپے استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہے ادویہ منقیہ جو ہر فرق تنقیہ کرتی ہیں اور اونکے قائمقام یہ دوا بھی ہے کہ حب صبر کو سقمونیا اور زعفران ملاکر ہر ایک مقدار شربت بوزن پانچ حمصہ کے اختیار کریں اور نسخہ یہ ہے ہلیلہ زرد صبر سقوطری ہر واحد ایکدرہم کثیرا اور ورد ہر واحد ایکدرہم زعفران تین درہم ایضاً وہ دوائے قوی جو اوپر مذکور ہوچکی ہے جسمیں بسفایج داخل ہیں اوسکو ایک روز خواہ دو دن بمقدار دو درہم سے تین درہم تک استعمال کریں۔ ایک گروہ نے کہا ہے حب تنقیہ پے درپے ہونے سے کچھ بھی کمی نہو اور مرض بدستور باقی رہے پس اولی یہ ہے کہ تخفیف کریں اور غذا میں چنے کا ستو اور شکر سفید ہمراہ مریض کو پلایا کریں ورنہ جرب بکثرت بڑھ جاویگی۔ کہتے ہیں کہ صاحب یالیس اور حکہ شقیقہ کو بھی دفع کرتا ہے کہ تین روز شیرج بمقدار ایک سو بیس درہم اور نصف وزن اوسکے سکنجبین وغیرہ ملا کر پلائی جاوے اور بعض اطبا اسکو دواؤں میں عناب کو بھی ملاتے ہیں اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہاں اتنا ضرور ہے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا ہوتا ہے۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہیں جیسے فضہ اور مرداسنج اور صندل اور عروق صفر سرکہ میں گوندہ کر اور روغن گل ملاکر طلا کریں اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سکتر یہ نسخہ جید ہے گل ارمنی اور کافور زعفران ہر واحد نصف درہم سرکہ ملاکر آب پیاز ہمراہ روغن گل عام دوائے تخفیف کے واسطے اور جو خارش کسی قدر قوی ہو اوسکے واسطے تخم رازیانہ سرکہ اور روغن گل میں پیسکر استعمال کریں حمام میں بیٹھکر ایضاً آب انار ترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ ہے یا

[illegible]

جسمین قوت تسخین بھی ہو یعنی اندر کہ چھلکے اور مغز وغیرہ کا بھی پانی نچوڑا جائے۔ اسیطرح آرد عدس اور کبریت کی مینگنی اور سرکہ ملا کر دھوپ مین رکھین تا اینکہ خوب گرم ہوجائے اوسکے بعد طلا کرین۔ معجون جو اس مرض مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب قوبا کو اور اصحاب سعفہ اور بعض کے لائق ہین یہی مراد اون معاجین سے ہے جو نرم ہون اور قوی نہون جیسے اطریفل صغیر ہمراہ شاہترہ کے ایضاً مثل اس معجون کے کہ اوس مین شاہترہ و ہر واحد دو درہم بلیلہ زرد چار درہم مشمش منقیٰ و چقندر جمیع ادویہ کے۔ ادویہ مفردہ واسطے جرب کے وہی ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسمین قوت جلا اور تقویت جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے ماء الملوکیہ اور بارحاضر اور چقندر اور جیسے بھوسی اور بھی گیہون کی آرد کی جیسے سپید کہتے ہین اور آرد عدس مقشر ایضاً اقاقیا ہمراہ سرکہ کے اور حب البطیخ اور جوف البطیخ مسلم جیسا کہ ہوتا ہے اور نشاستہ کسوم کا اور عصارہ کرفس طبیخ جلا آب پوست خشخاش کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل قوی ہو جیسے شحم حنظل اور بیخ کبر لاسیما طلاء نعناع ملا کر اور ریتا کے ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور اسیطرح قلقند اور قلقدیس وغیرہ اقسام پھٹکری کے اور فلی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہے اور شاہترہ سرکہ جسمین فلی بھگو کر بعد ازان شیرج کو اوسمین پکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے۔ کبھی ادویہ حادہ مین روغن گل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کردے اور افراط حدت کو منع کرے۔ پوست انار بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہے۔ مجربات سے تخم جرجیر کا روغن نکالکر پہلے جرب کو خوب سا کھجلائین اور سمت دھوپ مین بیٹھ کر اس روغن کی مالش کرین اور کسی حلقی ہونی کھٹی کو قریب بار بار جائین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے۔ دوائے جید مرداسنگ اور زاج جیسا ہموزن لیکر باریک سائیدہ کرین سرکہ تیز مین اور کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پوری ایک مہینہ تک اسی حال نداوہ مین رطوبت کے ذریعہ سے تری کا فعل ہو پہنچائین بعد اوسکے طلا کرین اسی دوا کو کہ بذریعہ شبہ سپیدہ اور بوجہ حال نداوہ کہ گرچہ بھی اسمین کم ہو جیسا اصول کیمیا مین ثابت ہوا ہے کہ اشیای حادہ بعد محلول ہونے بحال نداوہ اپنی حدت پر باقی نہین رہتی ہے۔ کندش اور زیبق مقتول اور زبد فضہ اور زرباوند اور کبریت اور فتیل دراہمی و مس سوختہ اور صدف اور نوشادر اور تلخ منثور اور تخم حرمل اور اشق اور زنگار اور اشنان گا ذران اور پلیدی سگ اسیطرح اور فضلات حیوانات جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہوچکے اور قنار المحارس اضخا پوست چوب انگور سوختہ کی کہ موضع جرب چھڑکین اور پہلے اوس جگہ سرکہ مل چکے ہون اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملین اور پھر چادر باندھ رکھا اور سرکہ اسی طرح ملین تا آنکہ راکھ وغیرہ ملنے نپائے پھر جائے۔ کبھی قیروطا سرکہ اور علک الانباط کا استعمال اس جرب مین کافی ہوتا ہے۔ مرکبات جیدہ مین سے ہے زیبق مقتول برگ کبر اقلیمیای فضہ مرداسنگ کو سرکہ اور روغن گل مین ملا کر طلا کرین شب کو اور دوا لگا کر سورہین صبح کو حمام مین جا کر بدن کو دھو دین سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم مین ملا کر بعد ازان آب سرد سے دھوئین اوسکے بعد روغن کی مالش کرین دوا سکے سہل الوصول مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ مین ایک ہفتہ دھوپ مین بھگوائین اور بروقت حاجت کے طلا کرین ایضاً گندھک سیماب او سپیدہ آملہ بیر البیخ اور قسط سب اجزا ہموزن ایضاً کندش ایک جزو پھٹکری کی مینگنی تین جزو سرکہ ملا کر طلا کرین جیسے ادویہ قویہ جو محللہ اور خشک اور کھال اوڑھنے والی ہین استعمال کیجائین اونکے بعد روغنہای معروفہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے روغن سعد اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کے علاج مین ماوہ جرب جسمین رطوبت کم نکلتی ہے۔ جرب رطب مین ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جسمین قوت تخفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی مین وہ دوا ہو کہ تشنگی پیدا کرے۔ جس دوا مین

سیماب پڑتا ہے جیسے المقدد اور اوسکو اطراف معدہ اور اعضاء کے جن پر ہو دور لگانا چاہیے - حکہ یابسہ کا علاج تنقیہ و استفراغ کی اگر تنقیہ کی حاجت بھی ہو اونکیصین اور یہ سے کرنا چاہیے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہیں مثلاً گائے کے دہی کا توڑ جو خوب ترش ہو یا گرم پانی سے نہانا اور ہمیر وخات دهنیه کا استعمال کرنا از قسم ادہان بارد خصوصاً اگر ادن ادہان میں عصارہ کرفس بھی داخل کیا جاوے - جرب یابس اور حکہ یابسہ کا علاج قریب قریب ہی ہے - نیم اور سنگ ادویہ میں سے خشخاش سرکہ میں پیس پیسکر استعمال کرنا ہے ایضاً برگ سوسن ایضاً صبر کو آب کاسنی میں اور نشاستہ بھی ان ادویہ میں پڑتا ہے اور آب کرفس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہے اس مرض کی - ادویہ قویہ میں ایک قیروطی ہے جسمیں افیون داخل ہو بدن میں لگائی جاتی ہے اور خارش میں اوسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہے - ادویہ قویہ میں سے یہ ترکیب ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا کہ مرکب کرکے اوسمیں نوشادر اضافہ کرکے سرکہ ملاکر طلا کریں خصوصاً خصیوں پر ایضاً بیٹ بکری بریان اور قطران اور یہ دوا اوس کھجلی کو بھی نافع ہے جو اندرون سرین و شرمگاہ کو اوٹھتی ہے بطور شیاف کے لینی چاہیے - بثور کا علاج جنکہ مین جو خاص اونکو عارض ہوتی ہے اس دوا سے نفع بین ہوتا ہے کہ دردی شراب کو تازہ سوسنکے ہمراہ لگاتے ہیں - استحمامات اور نہانے کے پانیوں سے جو ادویہ دافع حکہ اور جرب کو مستعمل ہیں جیسے آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اوسی طرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا - غذا واسطے مرضائی جرب اور حکہ کی ایسی تجویز کرنی چاہیے جسمیں ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور جانبہما مائل برطوبت اور برودت ہو اور لحوم معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور اصحاب حکہ قشفیہ کو استعمال روغنہائے چرب کا کھانے میں استعمال ضرور کرنا چاہیے جیسے روغن بادام اور روغن پستہ و چلغوزہ وغیرہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حجامت ساقین کی جرب ماتش کو نافع ہے

فصل حصف کی بیان مین

کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر بسبب کم نہانے کے یا نہاتے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگوں کے بدن میں ایسی بے احتیاطی کرنے سے بثور اور دانے شوکیہ یعنی خاردار پیدا ہوتے ہیں گویا وہ بثور ایسے مواد سے پیدا ہوتے ہیں جو کسل اور تعب پیدا نہیں بسبب اپنے ثقل کے پیدا کرسکتے ہوں اور وہ مادہ ایسا سریع اور خفیف جلد زائل ہونے والا تھا کہ اگر تھوڑا سا عرق ابر ہوتا دفع ہو جاتا اسلیے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور اب چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تعرق نہیں ہوتی لہذا وہ مادہ سطح جلد میں محتبس ہو کر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بثور ایسے ہیں کہ اثقال اور گرانی کا اثر سے جو پسینہ بطور رشح کے نکلنا چاہیے سے - اور کبھی اس بے غذائی سے بثور ظاہر نہیں ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد میں ہو جاتی ہے علاج اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے اگر کثرت ہو بذریعہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو شخص خوگر ایسے بثور یا خشونت کا نہیں وہ جو سے ہو وہ احتیاطاً استفراغ اخلاط عادۃ کیا کرے حصف کی پروا اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہے اور اگر پیدا ہو گیا ہے تو زائل کر دیتا ہے بعد ازاں سرد پانی سے نہانا - اور حمام میں بدن کی مالش تربوز کی مغز اور مسور کے آرد سے بعد خوب پسینہ آ جانے کے بعد اور سکنجبین سکری کی مالش بھی نافع ہے ایضاً مغز تربوز اور آرد مسور اور آرد باقلا - صندل بھی حصف کو روکتا ہے کہ کھجلی بھی اوٹھتی ہے صندل لگانے سے اور اگر ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کھجلی نہ اوٹھے گی - مہندی لگانی اگر اسکا رنگ ناگوار نہ ہو بھی نافع ہے اور کھانے پینے میں ایسی چیزیں جو مشابہ آب انار اور حماض اور عدس اور الوی بخارا کے ہیں ہی کو بدن اختیار کرنا چاہیے - استعمال کل ایسی اشیا کا جو پسینہ اور عرق کو مانع ہوں جیسے طبیخ آس اور گل سرخ اور آب گشنیز - لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص کا حیلہ ہو اگر گرم پانی بھی اسکو نافع ہے کبھی حیلہ ایسے پانی جسمین اشیاء قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہیں - حرکت اور رفتار کو

یعنی استحمام سے حکہ اور جرب ہوتا ہے

ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات جہان پسینا زیادہ نکلتا ہی وہان نہ جانا اور جس مقامات مین ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہان ٹھہرنا یا ہوادار پنکھے کچھ اگر ہوا مین راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہے اور آب سرد سے نہانا۔ ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور تلخ کو خاصیت عظیم اس مرض مین ہے اگر ملا جاے خصوصاً کتیرا اور صمغ ملاکر۔ ایضاً وہ مسوحات جنمین مخیطہ اور مرداسنج اور خبث الحدید اور توتیا خاص کر سرکہ اور خاکستر برگ آس اور دبیرہ آس۔ اور ورق غار جو تازہ ہو اور سداب اور دقاق کندر۔ کبھی غبیرا پینے نشرہ ماہی بھی حصف کو نافع ہوتا ہی یا انمین گھول کر۔ اور شبت حصف قوی مین استعمال عوسج اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اگر حصف کی وجہ سے قرحہ پڑجاے تو اسکا علاج عروق صفر اور مازو اور گل ارمنی اور اسپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملاکر اور مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہے۔ کبھی یہ قروح مقدار مین بڑے بڑے اور گہرے ہوجاتے ہین اور فساد اور ردائت انکی زیادہ ہوتی ہی اونکا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہی اور اگر یہ قروح مستحکم ہوکر بڑھ جاوین پھر اسکا علاج وہی ہے جو سعفہ کا علاج ہے

فصل نبات اللیل کا بیان اندھیریان جس شخص کے بدن کی کھال کھردری مدت تک رہی ہو اور انسداد مسامات ہو اور ہضم اوسکا جید ہو ایسے شخص کو رات کو وقت یا سرد اوقات مین ایک قسم کی کھجلی اور خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتے ہین جنکو نبات لیل اور ہندی اندھیریان کہتے ہین سبب اسکا احتباس اور رک جانا اوس مادہ کا ہوتا ہے جسکو متحلل ہوجانا چاہیے اور احتباس دراصل بوجہ ضیق اور تنگی مسام کے ہوتا ہے جسکی اعانت شدت اور سختی برودت کی کرتی ہے کہ تخفیف پیدا کرے اور کبھی کو بند اور مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کردیتی ہے۔ خصوصاً ایسے وقت کی سردی جسوقت ہضم غذا وغیرہ بکثرت ہونے کا زمانہ ہو اور اس سوء ہضم اور کثرت احتباس مادہ کی تابع کثرت بخارات و ہواے ساکنہ جو اکثر ٹھنڈی چلتی ہے ہو جاتی ہے اور اسیوجہ سے اس مرض کا نام نبات اللیل رکھا گیا ہے اسلیے کہ اکثر عروض اس مرض کا شب کو ہوتا ہے۔ خاص حالات سے اس مرض کو یہ بھی ہی کہ ابتدا مین تو کھجاتے وقت بہت اچھا اور خوش آیند معلوم ہوتا ہی اور بعد کھجا ڈالنے کے ہر مقام پر دانے کے درد ہوتا ہے علاج توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہے کہ حمام کرین اور تمریخات مشہورہ جو تفتیح مسامات کرتے ہین اونکا استعمال کرین اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگہاے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کرڈالین جیسے باب حکہ مین ابھی مذکور ہوچکا ہی اور اگر تنقیہ عروق کی حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا نہ کرین۔ ادویہ موضعیہ مین صبر کہنہ اجود ہی اون سب دواؤنمین جنکو اس مرض سے خصوصیت ہے خصوصاً اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کرین اور ملین۔ اسیطرح صبر آرد عدس کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ ملاکر۔ آب کرفس تر اور دیہ مین بھی اس مرض کو مناسب ہے۔ تنہا اور سرکہ بھی اس مرض کو مفید دوا ہی اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی

فصل ثآلیل کے بیان مین مسون کو ثآلیل کہتے ہین یہ مسماری بھی ہوتے ہین یعنے چھوٹی چھوٹی کیلین یا انمین گرہی ہوتی ہین اور عقدے مزمنہ یعنے پیچ دار اور جھکے ہوے کبھی کبھی ہوتے ہین سبب فاعلی جو موروث اس مرض کا ہے اور جو اول امر مین اسکی پیدائش کا فاعل ہے وہ تو یہی ہے کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زیادہ اس مرض کا خلط سوداوی ہی جو کبھی نہایت خشک بلغم سے مستحیل بسودا ہوتا ہی جسوقت ایسا بلغم خون مین بکثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہے بسبب احتقان اور اکثر کا اور نیز دوسرے اسباب تعفن کے وہ خون سوختہ اور بے درست پیدا کرکے مستحیل بسودا ہو جاتا ہے خصوصاً چھوٹی چھوٹی رگون کا خون کہ بوجہ قلت مقدار کے خون متعفن نہین ہوتا ہے اور ایسا ہی خون مین رگہاے کو گرم کرکے قریب جلد اسباب خارجی ایسے ہوتے ہین جنمین

مجفف زیادہ ہوتی ہے کہ خون کو تا اینکہ متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ مائل بہ یبوست کر دیتے ہین لہذا عفونت جو لازمہ رطوبت ہے پیدا نہین ہونے پاتی خصوصاً جبکہ خون اپنی اصلی جوہر اور ذاتی حالت مین زیادہ حار نہ ہو۔ کبھی ایک مسّہ بڑا سا پیدا ہوتا ہے اور یہی بڑا ثولول سبب استحالہ کا اوس بخار کی طرف اپنے مادہ کے ہوتا ہے اور اپنی شکل کی طرف اوس غذا کو مستحیل کر لیتا ہے جو بذریعہ بخار کے اوس عضو مین آتی ہے جہان وہ ثولول پیدا ہوا ہے پس اس غذا ہی استحالہ شدہ مین یبس اور برودت پیدا ہوتی ہے اور اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا ثآلیل بھی بکثرت پیدا ہوتی ہین جب وہ بڑا مسّہ اوکھیڑ کر پھینک دیا جاوے یا کسی اور تدبیر سے فنا کر دیا جاے وہ چھوٹے چھوٹے مسے خود بخود گر پڑتے ہین۔ جو بڑے بڑے مسے ہون اور اونکے سرے اور نوکین جیسے کیلون اور میخون کے سرے ہوتے ہین ایسی ہون اور جڑین اونکی باریک اور پتلی ہون اون مسون کا نام مسامیر ہے اور جو مسے طولانی اور پیچیدہ ہون یا کسی طرف جھکے ہوے ہون اونکا نام قرون ہے۔ بعض قسم ثآلیل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوتی ہے اگرچہ واجب ہے کہ ایسے مسے کو دیگر اقسام سے متمیز کر لین اور جب اوسکا مادہ اور ریم وغیرہ شگافتہ ہوکر برامد ہو چاہیے کہ اور زیادہ شگاف دیکر اوسے نکال ڈالین اور باقی نہ رہنے دین علاج بہت توجہ کرنا تقلیل خون کی طرف بذریعہ فصد اور استفراغ سودا کے یہ تو امر لابدی اور ضروری ہے اگر مرض مین زیادتی ہو اور اعتدال سے بہت گذر جاے اسیطرح تدبیر تولید کیموس جید کی یا اور تدابیر جوکہ بیان ہو چکین۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین تلخی او قبض ہو اور سبک علاج خفیف ثآلیل کے واسطے جیسے مالش مسون کی روغن پستہ سے ہمیشہ کرنی یا تلطیخ حنظلہ جو صاف کرکے تین روز تک ٹھہر جانے کی غرض سے چھوڑ دیا جاے اور آب کراث نبطی ہمراہ سماق اور روغن بان کے ایضاً بورق الکبر او جوز السرو اور زیتون خام اور جوز ماتج بھی جید ہے اور تازہ برگ آس ثولول خفیف اور قوی دونون کے واسطے اور جوز تر کے چھلکے اور انجیر خشک اور خرنوب بالیکہ اسکو رگڑا ابتدا بھی کم ہوتی ہے بڑے ثولول مین لگانے کے لائق ہے اور قوی کے واسطے اور چھلکے پوست ریشہ ہاے غرب کی اور اوکی راکھ سرکہ شراب کے ہمراہ۔ ادویہ جید بالخاصیت النافع مین سے یہ بھی ہے کہ حرمل اور حنا کو باریک کرین اور منخل مین چھان کر آب سرکہ کے ہمراہ استعمال کرین بطور ضماد۔ قوی ثآلیل کے واسطے چونہ اور ہڑتال اور سجی سے طلا طیار کرین خصوصاً اگر سیماب کشتہ اور علی الخصوص خاکستر بید اور زیت اور نمک آب پیاز کے ہمراہ اور بلبوس کو سپند کے فضلہ کے ساتھ ایضاً فراسیج ہمراہ زیت کے ایضاً عسل بلادر مسّہ کے اوکھیڑ ڈالنے مین قوی علاج ہے اور شیر تیوع یعنی درخت شیر دار مثلی جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ کا اگر بکرات وسیر لگایا جاے وہ بھی گرا دیتا ہے سبز و سپید یعنی پانی درخت انگور سے بطور آنسو کے ٹپکتا ہے اور کبیکج بہت اچھی طرح اسکو گرا دیتا ہے۔ کلونجی کو پیشاب مین پیسکر لگا وین عجیب الاثر ہے اور تلوزمغ بھی اسیطرح۔ اور حلتیت اور مرہم حاد جس سے دبیلات شگافتہ ہوجاتے ہین اور وہ مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہے ترکیب معتدل پوست جوز تر اور زنجار اور چونہ جو زندہ ہو ہر واحد کوٹکر چھان ڈالین اور سب برکھین ایضاً زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پنجدرم تخم حنظل چھ درم نوشادر چار درم سجی اور ہڑتال ہر واحد آٹھ درم نانخواہ چھ درم اشنان فارسی سات درم کوٹکر آب صابون کی ہمراہ او سیر طلا کرین۔ منجملہ معالجات ثآلیل کے یہ بھی ہے کہ اوسے موچنہ وغیرہ سے اوکھاڑ ڈالین کبھی پر [illegible] چونگی یا چاقو یا اور وہ شے کہ باریک باریک ثل ایسے کہ مسہ و رنگ کی مقدار اونمین سما جاے مگر یہ دشواری کہ پھر از خود اوسکا نکل آنا دشوار ہو اور باندھ

اون ثولیون کی تیز اور شکل اونکی موہنہ کی بطور قطاع دائرہ کے ہو یعنے پورا دائرہ نہ ہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اوسکے اندر ہلین اور لپیٹ کر جڑ کے پاس سے اوسے دبائین کہ وہان سے کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہجاے۔ یا موچنے اور سنسی سے مسے کو کھینچین کہ اوسکی جڑ کہنچ آئے بعدہ کسی آلہ حادہ اور تیز کو اوسکی جڑ مین گڑو دین اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد اوسپر روغن زرد لگادین۔ ایضاً جب کوئی دواے حاد اوسپر لگائی جاے بعد اوسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کرے تو اوسکے بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کرین اوسکے بعد اوسی دوا کو لگائین تا اینکہ مسہ کٹ کر گر جاے کبھی اس ترکیب سے بھی مسہ کو کاٹتے ہین کہ پہلے اوسکے گرد پیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدید سے جدا کردیتے ہین اور وہ آلہ مثقب یعنے گہرا ہوتا ہے جیسے گولا بنانے کی برکہانی جو نجارون کے پاس ہوتی ہے خواہ اوسی طرح کا رندام اور اوسکے بعد اوسی مسہ پر دواے حاد لگاتے ہین۔ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ استرہ سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا اگر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ گھٹنے نپانے بعد ازان مقام مقطوع کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جانا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسہ سے باقی رہگیا تھا خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا **فصل قرون کے بیان مین** قرن سینگہ کو کہتے ہین اور یہان مراد اون فزونیون سے ہے جو اطراف پر مفاصل کے ایک شے مثل ناخون کے کثیف اور سخت بڑہ جاتی ہے کثرت عمل و محنت مشقت کرنے سے جیسے ورزش کرنیوالون کے ہو اور وہ کبھی گٹھہ پڑجانا بولتے ہین علاج اونکا یہ ہے کہ جسقدر اونمین سے مردار ہوجاے کہ چھلکی لینے خواہ کھینچنے سے کچھ اوسمین ایذا نہو اوسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اوسپر وہی تیز اور سخت دوائین جو مسون کے گرانے مین مذکور ہوچکین استعمال کرین تا اینکہ وہ سب گر جاے بعد اوسکے روغن زرد لگائین **فصل شقوق کے بیان مین** جلد کا پھٹ جانا اور ہونٹھون کا اور اطراف بدن کا ان سبکا سبب یبس و خشکی جلد کی ہے اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی بحرارت اخلاط کسی مادہ حاد کو جو مجفف ہے اور تیز بھی ہے بطرف موضع خاص کے پھینکتی ہے اور کبھی حرارت شدید کی وجہ سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہوای گرم جیسی لو ان ایسی چلتی ہے کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہے کبھی سخت برودت جس سے تکثیف پیدا ہو اوسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہے ہوا سے اوس زمین مین خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین پر سایہ درخت اور گیاہ کھلی ہوئی ہو یا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہونچنے سے روکنیوالی اوسے بند کردیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموماً بسبب آبہای قابضہ کے اور وہ پانی جنمین قوت شب اور پھٹکری کی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہاتے اور برخلاف اوسکے بالضد ایسے پانی کے اثر مین وہ پانی ہین جسمین قوت کبریتی ہو یا وہ پانی جسمین قوت قیر یعنے رال کی ہو۔ ہمنے ہمدان کے پانی کا اور قریات متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشاپور خواست کے پانی سے اس خاصیت مین اچھی طرح تجربہ کرکے دریافت کیا ہے **علاج** عموماً شقوق کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی خلط ردی ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر یبس مزاج اسکا باعث ہو تو ترطیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور ادہان مرطبہ کا اکثر استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کنجد بقشر ایک اوقیہ تک ہر روز آب بکو شیر کے ہمراہ یا نقیع زبیب شیرین کو چند روز پے در پے اسیطرح سرطانات نہری کو پانی اور شلغم کے ساتھ اور ہمیشہ [illegible] کرنی چاہیے اور اگر شقوق بسبب برودت کے عارض ہوا ہو اوسکے لیے اقاقیا بہت مفید ہے ایضاً طبیخ شلغم اور خود شلغم اور برگ چقندر اور اوسی کا جوشاندہ خصوصاً اقروطی جو برگ چقندر اور معروف چربیون سے طیار ہوتی ہے یا مخ حیوانات چربی سے بنائے جائین اور

اون

نفث رطب یا قیطران اونمین اخل ہو اور اگر تشقق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہے قیروطی ہای بارد و رطب جو عصارات باردہ رطبہ سے بنا کر جاتین اونکا استعمال کرین اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہے اور حمام نیم گرم پانی سے کرنا **ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج** سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانے کا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد مین گھس جاے اور ہونٹھ کو خشک کردے کہ تری اوسکی زائل رہے یا برودت زائد ہو یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کے سبب سے تشقق ہونٹھون مین پیدا ہو جیسا اوپر بیان ہوا پہلے ایسی تدبیر چاہیے مانع تشقق جو یہ ہے کہ قبل از آنکہ خشکی زائد ہو ہونٹھ مین پیدا ہو اور بسبب تشقق اسباب مذکورہ مین سے اپنا اثر ظاہر کرے ۔ قیروطی اور شحوم اور مخ اور روغن گل ہمراہ روغنہای تر و تازہ کے استعمال کرین اور یہ ادویہ مذکورہ اگر بعد تشقق کے استعمال کرین تب بھی اکثر زوال تشقق ہو جاتا ہے ۔ پوستہای سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ یانی کے اندر کا باریک چھلکہ خواہ لہسن اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی اونکے تشقق کو روک دیتا ہے ۔ جب تشقق پیدا ہو جاے اوسکے لیے دوای جید یہ ہی اروی شراب کو بریان کرکے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد لگائین یا مازوی خام کو باریک پیسکر جب مثل غبار کے ہو جاے صمغ البطم کو آگ پر گھلا کر سحیق مذکور کو ملائین اور استعمال کرین ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھاہا روئی کا تیل مین ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھون کی ترتید کو مانع اور بہت مفید ہے اگر ترتید ہو گئے ہون **پاؤن کا پھٹ جانا** کبھی بسبب تجرد رویہ کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب یبس اور خشکی اور نشف جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ تقبض اور وقات پاؤن پھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اوسکا تحمل دشوار ہوتا ہے **علاج** اگر ممکن ہو تو پاؤن کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کرین کہ آب گرم مین پاؤن کو رکھین اور تمریخ ادہان اور چربیون کی کرتے رہین خصوصاً روغن بیدانجیر اور روغن اکارع اور روغن جیسے بدرجہ غایت مفید ہے چربیون گاے اور بھیڑ کی چربی اور حرام مغز جسمین تھوڑا سا موم ملایا جاے کہ یہ بھی نافع ہے ۔ اور الیہ یعنے چکتی کے مقام کے گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے سے جو شے ٹپکتی ہے وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے ۔ مہندی بھی خصوصاً جو تازہ ہو حرمل کے پانی مین پیسکر اور شیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہے اگر یہ ادویہ مفید نہون اور ادویہ مغریہ ملانے کی جنمین قوت نفوذ کی زیادہ ہے حاجت پڑے جیسے کہ بعد استحمام کے اسیطرح معالجہ کرتے ہین تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پاؤن آب گرم مین رکھتے ہین پس ایسی دواؤن مین کتیرا جو خوب کوٹ پیسکر باریک ہو جا عجیب النفع ہے ایضاً موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور میعہ سائلہ سب کو پکا کر کے ملغمہ کرے کہ یہ بھی عجیب دوا ہے ایضاً قیطران ہمراہ طحینین یعنے پیسی ہوئی سمسم کے زیادہ مفید ہے اور کندر سائیدہ ہمراہ روغنہای مناسبہ کے اور شحوم مذکورہ نافع ہے ایضاً سرطان سوختہ روغن زیت کے ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہے کہ ہاتھون کے پھٹ جانے مین یہ دوا بہت جلد مفید ہوتی ہے ایضاً پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت مین پختہ کرین اور علک البطم اوسمین گھول دین اور ہاتھون کے پھٹ جانے مین استعمال کرین ایضاً بیدانجیر کا مغز تھوڑے سے پانی مین پیسکر ضماد کرین اور بیدانجیر کا تیل بھی تشقاق کو جسمین جو متقرح ہو اوسکے لیے نافع ہے ایضاً مرداسنگ اور موم اور زیت اور شہد برابر وزن لیکر قیروطی کے قوام مین لائین یا سرطان نہری کو شیرج کے ساتھ پختہ کرین ایضاً اور روغن زیت کا اور بط کی چربی اور علک البطم ہماری تجربہ بہت عمدہ یہ دوا ہے کتیرے کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اور اوسکے نصف وزن بیخ بسفایج اور کہربا اور کندر کی

بھی بلسین اور حلالت البطم کو ہموزن کتیرے کے لین اور سب کو روغن بید انجیر کے ساتھ ملا کر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پاشنہ پا کی تدہین کا خوگر ہو اوسے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہونچیگی **مترجم کی مجرب دوا** پاؤن کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جوکوب کر کے پانی مین جوش دین جب خوب اوسکا اثر پانی مین آجاوے اوسی پانی مین پاؤن کو ڈبووین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالباً دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہو جائیگی مین نے گوالیار کے مقام پر انگریزون کے پاؤن کا جو سیجی اور چوسنے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج کیا اور مفید ہوا **فصل ہاتھوں کے پھٹ جانے کا بیان** علاج اسکا بھی مثل اوس شقوق پا کے ہے جو خشکیت دوا سے ہو یعنی سخت دوا سے علاج ہاتھوں کے پھٹ جانے مین نکرنا چاہیے **انگلیون کی گھائیون کا پھٹ جانا** اسکا بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیخ بسفائج کو مثل غبار کے پیسکر ضماد کرین **فصل تقرح قطاۃ** یعنی پیٹھ لگ جانا اور زخمی ہونے کا علاج ۔ قطاۃ اور ریڑ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چت لیٹنے سے اور خصوصاً لمبی بیماری کے سرخ ہو جاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے ۔ لازم ہے کہ جس وقت سے سرخ ہونا قطاۃ کا شروع ہوا اوسی وقت سے چت لیٹنا ترک کردین اور روادع کا استعمال شروع ہو جاوے ۔ اگر مریض کی ایسی حالت ہو جاوے اوسکے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور لکڑیان یعنی شاخہاے بید کو جدا کر لین ورنہ وہ خود چبھین گی یا پاجامہ کو بچھائین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ زخم نہ پڑے اور جب قرحہ پڑ جاے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین **رائحہ منکرہ کا علاج** بری بو جلد اور مغابن جیسے بیخ ران بازو بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور جسکا ترشح اخلاط اوسکے معین ہوتے ہین یعنی جس حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے اسیطرح غسل جنابت اور غسل حیض کو ترک کرنے سے خواہ بے غسل کرنا جب کہ بو پھیل چکے اور مچھلی کا اکثر کھانا یا اون چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریفہ یا لحم یعنی تیز مواد کو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہین ۔ بجز یعنی گندہ دہنی کی بو بھی بدبو کا علاج تو امراض فم مین مذکور ہو چکا **جلد کی بدبو کا علاج** جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوتی ہو پہلے بذریعہ استفراغ مادہ اوس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین کہ جید الہضم ہو بنظر اپنی کیفیت کے اور بنظر مقدار اور کمیت کے یعنی غذاے جید الکیفیت مقدار مناسب پر اختیار کرین اور حمام مین جا کر خوب نظافت اور ازالہ چرک کی تدبیر کرین خواہ اور جس جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو ۔ نہار منھ ایسی چیزون کا استعمال کرین جو عرق اور پسینہ بہاتی ہین جیسے سلیخہ اور قلنجہ یعنی پل برنگ الیفاً کرفس اور حشیشہ اور بلیون ۔ جو چیز ادرار بول کرتی ہے خون کی عفونت بھی دور کرتی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنےٰ ہے جیسے ہلیون تا بدبو جلد کو تقتیح مشمش یعنی خوبانی کا جو خوشبودار ہو اور خود مشمش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین بدن پر آب آس اور جس پانی مین شب یمانی اور سیبوس اور طبیخ بام اور فنع اور فودنج اور مرزنجوش کا بھی برگ بید ملا ہو اسیطرح آس کا جو پسا ہوا ہو خصوصاً صندل کی تمریخ اور سعد اور فقاح اذخر قصب الذریرہ اور سرو اور گل سرخ

خاص کرکے اور مرزنجوش اور شاہسفرم اور شوکۂ برگ اترج اور پوست اترج اور اسکی چھلکا اور برگ بہ اور برگ سوسن بھی نافع ہے **ایضاً** اقراص ورد ہمراہ سک کی **ایضاً** مناسب ہیں اور مسامات کو بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مرداسنگ اور توتیا برگ سوسن بھیگا ہی وغیرہ اور مرمکی اور صبر اور روغن آس اور ورد وغیرہ کی **فصل بیان مین صنان کی** اور صنان کا علاج بھی اسی فصل مین مذکور ہوتا ہی

صنان وہ بدبو ہے جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگون نے خیال کیا ہے کہ صنان لقیہ سے اوسی منی کے پیدا ہوتا ہے جس سے اس آدمی کی خلقت ہوئی ہے اسطرح کہ وہ لقیہ زیر بغل کی طرف آگیا اور جلد مین نفوذ کرگیا اور یہ رای قابل اعتماد کے نہین ہے البتہ صنان کی پیدائش مناسب اور اولی یہ ہے کہ اوس مادہ سے منسوب کیجاے جو انسان مین مستحیل بہ منی ہوتا ہے وہی مادہ متحرک ہو کر صنان بن جاتا ہے ـ علاج صنان کا بعد تنقیہ کے بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو یہ ہے کہ توتیا اور مرداسنگ مربی سے کرین اور اقلیمیا مغلوبہ اور خاکستر آس سے اور جس پانی مین پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ مین صندل ملا دیتے ہین اور کافور بھی مخلوط کرتے ہین **قرص جید** صندل اور سلیخہ اور سک اور سنبل اور شب اور مُر اور ساذج اور گلسرخ ہر واحد ایکجزو توتیا اور مرداسنگ سفید کیا ہوا ہر واحد تین جزو کافور نصف جزو گلاب کی ذریعہ سے قرص طیار کرین اور بعد خشک کرنے کے استعمال کرین **ایضاً** اخر ورسک اور سنبل اور سعد اور مُر اور شب ہر واحد سے دس جزو لیکر قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور بطور نطوخ کے استعمال کرین

فصل صفت ایک ذرور کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہو جاے اور گرم مزاجون کے واسطے نافع ہے سعد اور ساذج فقاح اذخر میوہ شامیہ جو یمنی زبان کا مشہور ہے ہر واحد دس درمی گلسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد بیس درمی سعد اور فقاح اذخر اور ساذج کو شراب ریحانی مین ترکرین اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرلین اور پیسین پھر اوسپر گلسرخ اور اطراف آس کو ڈالکر پیسین اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالین اور باقی ادویہ کو ملائین اور سایہ مین خشک کرین پھر سوکھانے کے بعد پیسکر تمام بدن پر چھڑک دین اور بعد نہانے کے پہلے پسینا بدن کا خوب پونچھ ڈالین بعد ازان یہ دوا استعمال کرین **ایضاً** کہ عرق بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والون کے مناسب ہے سنبل الطیب قرنفل حماما شاخہای سلیخہ ہر واحد تین درمی قسط اظفار سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو درمی شاخہای مرزنجوش سنبل سوریہ ہر واحد چار درمی یمنی زبان کی اسکو شراب مین حل کرکے باقی ادویہ کو آب تمام مین پیسکر اوسیطرح استعمال کرین جو مذکور ہوچکا **اور دوا** ہے جو پسینہ کی بدبو کو دور کرتی ہے دارچینی سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ (یعنی وہ گل مختوم جسپر بحیرہ کی مہرین لگی ہون اور اوسکو طین قبلیس بھی کہتے ہین) چرک اسرب سپیدہ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ شیح سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران گلسرخ خشک ہر واحد نصف اوقیہ خشک دوائین آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی سے محلول کرکے آمیختہ کرو

فصل بول اور براز کی بوی بد کا بیان اور ریح کی عفونت کا بیان ہے اور اوسکا علاج ان تینون چیزون مین بوی بد عفونت اخلاط سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ بدبو انمین پیدا کرین جیسے اشترغار اور لہسن اور جرجیر اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور بیضہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہے مگر [illegible] اس اثر کو دور کرتی ہے اسیطرح ایسی چیزون کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کے دفع کرتی ہین جیسے [illegible] کہ پسینا اور پیشاب کو بدبو کرتی ہے اور براز کی بوے بد کو دفع کرتی ہے اور شراب عمدہ براز کی بدبو کو دور کرتی ہے **فصل بیان مین**

پیشاب کی بدبو کے براز کی بدبو کے جو اسباب ہین وہی بول کی بدبو کے بھی ہین ایضاً مدرات جیسے بلیون وغیرہ کہ رائحہ بدن کو خوشبو کرتے ہین اور بول کو بدبو کرتے ہین قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور اوسکا علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ مین بیان ہوچکا

فصل قمل و صبیان کے بیان مین

جو مادہ رطب السیال ہے کہ خاص اوسی مین کسی قدر حرارت ہے یا اوسکے ہمراہ کسی اور شئے مین حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہے کبھی تو بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہوجاتا ہے اور محسوس نہین ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین وہ بھی مادہ ہے جو پسینا ہوکر بہ جاتا ہے اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو متحلل ہوکر وسخ اور چرک ہوجاتا ہے اور اسکے بعد وہ مادہ ہے جو اعلائے طبقات مین محتبس ہوجاتا ہے کہ اوس سے خزاز اور حصف وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اوسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو اندرون جلد کے محتبس ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہے داء الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہے اور اگر اوسمین رداءت کمتر ہے اور قوت صدید اور ریم بن جانے کی اوسمین نہین ہے اور نہ اوسمین بسرعت عفونت زائد ہو سکتی ہے اور صلاحیت اوسمین قبول حیات کی بھی ہے تب عطا کنندہ حیات کی موہبت سے اوسمین فیضان حیات ہوتا ہے ایسے ہی مادہ سے قمل یعنے سپید جون پیدا ہوکر رینگتی پھرتی ہین اور قمل بلکہ یہ مادہ خارج ہوجاتا ہے اور کبھی ایسے مادہ سے قمل بڑے بڑے جانور چپٹے چپٹے یا گول گول پیدا ہوتے ہین جنکو صیبان کہتے ہین ۔ کبھی قمل کے تولد پر غذا ہاے جید الکیموس بھی معین ہوتی ہین جو رقیق ہون اور ظاہر بدن کی طرف متحرک ہون جیسے انجیر اور کبھی اوسپر اعانت اون حرکات سے بھی ہوتی ہے جو خارج بدن کیطرف غذا کو لانے والی ہین خصوصاً اگر اوس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہے جیسے حرکت جماع کی کبھی صفائی بدن کا میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور مفتح مسامات کا استعمال کرنا کہ جلد مین نفخ پیدا کرے اور مواد محتبسہ اندرون جلد کو حرکت دے کر مستحیل کردے یا ایسی نسیم کو جو مانع استحالہ مواد ہے جلد کے اندر داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ متعفنہ کا استحالہ نہونے پائے الغرض یہ سب اشیا حدوث قمل مین معین ہوتے ہین ۔ کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ صاحب بدن لاغر اور زرد اندام ہوجاتا ہے اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہوجاتا ہے علاج قمل جو بکثرت پیدا ہون کہ اونکی نسل منقطع نہو اور بڑھتی ہی چلے جائین اونکا علاج پہلے تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہے خصوصاً فصد کراکے اور تدبیر کی اصلاح اور اون چیزون کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہین چنانچہ اوپر مذکور بھی ہوچکا بعد ازان ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استحمام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے بہت نافع ہے ۔ اگر پہلے آب شور سے نہاے اوسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہے ۔ کپڑے بدل بدل کر پہننا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور ہین کبھی شرب دوا بھی قمل کو قتل کرتی ہے جیسے افسنتین کو طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا ۔ ادویہ موضعیہ ایسی درکار ہین جو مجفف اور محلل اور جذاب ہون خارج بدن کیطرف پھر اگر قمل بکثرت ہون اور بڑی ہی اذیت دیتے ہون اوسوقت مسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی ترکیب کرنی لازم ہے منجملہ ادویہ موضعیہ کے سماق ہمراہ زیت اور حماض ۔ کہ ایضاً برگ حماض بھی اور اوسی کی بیخ یا شبت ہمراہ زیت کے یا برگ ریحان یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ بزرکتان یا قصب الذریرہ اور دارچینی اور روغن قرطم یعنے کڑھ نافع ہے اور نانخواہ

مسہل ہے اور روغن ترب عجیب الاثر ہے پوست سلیخہ اور زراوند عاقرقرحا اور خطمی کی جڑ اور بنامم او جعدہ اور انیسون اور شکوطرامشیع تخم الجزر اور سرنجاسف قردمانا ترتیب حسب ذیل ضماف یا مثلاً تین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک درہم نشاستہ ہموزن سب اور ویسے سب کو یکجا کر کے طلا کرین دھونی کی ادویہ مین طبیخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہے اور طبیخ سماق اور طبیخ طرفا اور طبیخ فودنج جبلی اور طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر سے مرارات یعنی تلخ چیزین جسوقت غسولات مین پڑین نہایت عمدہ ہین بخورات مین تبخیر کندش اور مویزج کی ہڑتال کے ساتھ اور خصوصاً سماک کے ہمراہ اور گندھک منجملہ قوی دواؤن کے یہ دوا ہے مویزج اور زرنیخ سرخ اور بورہ ان سبکو سرکہ اور زیت مین پیسکر سر پر طلا کرین اور خربق سپید اور بورہ یا برگ دفلی ہمراہ زیت کے یا برگ حنظل۔ رائی اور کندش و دانکا پیسکر تھوڑا سا سرکہ اسپر ڈالین اور پارہ اسی مرکب مین پیس یا پیسکر کشتہ کرڈالین یہ دوا قوی الاثر ہے اسطرح وہ دوا جو مرکب ہو گندھک اور ہڑتال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے ہے ایضاً کندش زرنیخ سرخ زراوند طویل قطران تلخہ گاو اتنا کہ جسمین یہ دوا مخلوط ہو جاوے یہ طلا بھی قوی ہے ایضاً قطران حنظل یا اور ہڑتال اور روغن سوسن ایضاً مویزج اور برگ دفلی اور شب یمانی ایضاً حمام مین ضماف یا مثلاً ایک جزو بورہ نصف جزو قسط ایک جزو نشاستہ ہموزن سب اجزا کو اور بعد خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کرین سرکہ ملاکر یہ ساری ادویہ جو مذکور ہوئی ہین انکا لگانا بعد تبخیر اور دھونی لینے مثل کندش اور مویزج کے بہت عمدہ ہے خصوصاً جب غسولات کی ابتدا اوسی قسم کی ہو جو مذکور ہو چکے ہین

چوتھا مقالہ اون احوال کے بیان مین جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہین اور اسی مقالہ پر کتاب الزینۃ کا خاتمہ ہے

فصل ہزال یعنی لاغری کے دور کرنے کا بیان (۱) لاغری بدن مین بوجہ نہونے اوس مادہ فربہی کے ہوتی ہے جو غذا سے پیدا ہوتا ہے (۲) یا کثرت استعمال غذاے ملطف سے جس سے خون کثیر بدن مین پیدا ہی نہین ہوتا لاغری ہو جاتی ہے (۳) یا فقط تدبیر غذاے پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا نہو لاغری پیدا ہوتی ہے مترجم اس فقرہ مین دو احتمال ہین ایک تو ظاہر تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا النسخہ (علی ما عداہ) کا ہے وہ بظاہر درست نہین ہوتا ہے اور بے ربط ہے مگر شاید اوس سے مراد یہ ہو کہ جس تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اوسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کرین کہ خون جید پیدا نہو (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے جو غذا مین تصرف کرتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف متصرفہ مین یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ مین ضعف پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کر سکے اور اکثر فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے (۵) یا بسبب سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ٹھہر جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہو گئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کی جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت بالکل چھوڑ دینے سے جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہے بلکہ ایسی طبائع مین جذب غذاے معتدل بھی نہین ہوتا ہے (۶) یا سبب لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن مین پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اوس سے بغض اور نفرت ہے یعنی اوسے قبول کر کے تغذیہ بدن نہین کرتی ہے چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جاذبہ کو بہ نسبت خون [illegible] اپنے طبعی کے (۷) یا لاغری کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھ کر مزاحمت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب ہوتا ہے اور قوت کبد مین وہن اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہے (۸) یا دیدان یعنی کیڑے اندرون

مقالہ چہارم از کتاب الزینۃ

بدن مین پڑکے جریان غذا سے اعضا کو روکتے ہین اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات مین یا اخلاط کی رداءت سے پیدا ہوتی ہے یا اینکہ مسامات تہ بہ تہ لپٹ اور منطبق ہو جاتے ہین اسلیے کہ برودت یا حرارت نے جو کہ وہ اگر مسامات کے کسی خلط وغیرہ مین ٹھہری ہوئی ہے اوسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کر دیا ہے لہذا یبس و خشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اوسنے مسامات کو بند کر دیا ہے اور غذا کو پہونچنے کی راہ اونھین باقی رہی ہو یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کے اپنی اپنی علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہے یا تنگی مسامات مین کسی بندش سے مٹی وغیرہ کے پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بند ہی رہے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہو سکے۔ خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہین اونکے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہین (۱۰) یا کثرت تحلل کیوجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے یعنی جسقدر غذا بطرف اعضا کے پہونچتی ہے بوجہ ریاضات سریعہ کے فوراً متحلل ہو جاتی ہے اور عضو مطلوب التغذیہ مین ٹھہر نہین سکتی جیسے ہموم اور غموم یعنی رنج اور افکار مین اور امراض محللہ مین غذا کا تحلل اسیطرح ہوتا ہے۔ جو بدن ایسے ہین کہ بہت جلد لاغر ہو جاتے ہین اون ابدان مین فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہو سکتا ہے اور جو ابدان دیر مین لاغر ہوتے ہین اونمین فربہی کا عود کرنا دشوار ہے اونکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بغرض ابقاء قوت اور مدارات ضعف کی ہو سکتی ہے کہ اگر غذاء کثیر کا استعمال ہو تحمل کر سکین اور ہضم ہو جاے جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہے اور تمدید یعنی کھچاو اور تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسی ہی بدن مین ہے جسکی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اوسکی تدبیر منجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جنسے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جسکے سبب سے گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر متحمل نہین ہو سکتا ہے اور صدمات یعنی ٹکرانا اور ٹھوکرین اجسام کی زیادہ کھائی اس سے بھی حفاظت کرنی مانع لاغری ہے۔ انفعالات نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے۔ ایسی تدبیر کرنی جس غذا کے اعضا محتبس ہو جاوے اور نفوذ اعضا مین نکر سکے اور محتبس ہو کر غذا سے مذکور متعفن ہو جاے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور ہے۔ فربہی مین بہت سے مضار ہین کہ اونہین مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہین ہے جیسے کہ درمیان لاغری اور فربہی کی حالت اعتدال مین عمدگی ہوتی ہے پس جب تک فربہی سے کوئی ضرر پیدا نہو اوسے ناپسند کرنا نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ حیات حیوانی رطوبت مین ہے جو فربہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ حد افراط تک فربہی نہ پہونچنے پاوے گو ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلیے کہ فربہی مین آفت اور ضرر دفعۃً اچانک پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ مقام پر مفصل مذکور ہوگا۔ جب بدن مین خشکی اور ہوا مین یبوست پیدا ہو جاے اوسوقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے علاج واجب ہو کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کرین اور دریافت کرین کہ اسباب ہشتگانہ مذکورہ بالا مین سے کونسا امر باعث لاغری کا ہوا ہے اور بعد ادراک سبب کے علاج اوسی کا کرین اور ازالہ سبب مین کوشش کرین (۱) مثلا اگر غذا ایسی مستعمل ہو جس سے خون غلیظ اور قوی پیدا نہین ہوتا ہے تو ایسی غذا تجویز کرنی لازم ہے جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا ہم

انقصان نکرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہے اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہے کہ وہ متحلل ہو جاتا ہے اور جزو بدن نہیں ہوتا ہے (۳) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ میں کسل اور سستی آگئی ہے اوسی قوت کی تحریک اور تقویت کرنی چاہیے اور اوس سوء مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع میں ہو پھر اوسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سوتے سے اوٹھکر بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو بیدار کرتی ہے۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ اور اعضا کی طرف غذا جانے کو روکیں اور عضو لاغر کی طرف اوسی غذا کو لائیں اور جذب کریں اور یہ بات اوسوقت کرنی چاہیے جب دونوں اعضا کے جانبین مختلف ہوں مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایاں موٹا ہو اوسوقت ضرور ہے کہ موٹے ہاتھ میں نیچے کی طرف سے پٹی باندھیں مگر بندش پٹی کی ایسی نہو جو ایذا دے بلکہ اسی قدر کہ مسامات میں تنگی پیدا کرکے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جاویگی اور قوت جاذبہ کو مالش سے متنبہ کریں خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور مالش ایسی آسانی سے کریں جو درد اور ایذا پیدا نہ کرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور میں گرمی آجاے ترک کریں اور پھر جب گرمی مٹ جاے مالش کریں اگر منافذ کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو تفتیح مسامات کریں۔ اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہے جیسا کہ عنوان میں بیان ہوا ہے اور اسی سبب سے انسداد مسامات ہوا ہے اوسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب اور اسخان کے لازم ہے جو بذریعہ تسخینات ماکولہ یا مشروبہ کے پیدا ہوتی ہے اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کریں اگر بوجہ برودت تنگی مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات میں تنگی بوجہ حرارت کی ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہوں۔ بہتر ہے طریق تسخین اوس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نہ کرتا ہو یہ ہے کہ پہلے اوس عضو کی مالش کریں بعد ازاں اوسپر محمر یعنی سرخی پیدا کرنے والی شے رکھیں (۴) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کریں (۵) اور اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کریں اور سارے دیدان نکالڈالیں اونھیں ادویہ سے جو باب دیدان میں مذکور ہو چکی ہیں اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاونوں پر سولانا اور سایہ میں ٹھہرانا اور نشاط یعنی دلخوش کن امور سے ہر وقت دوچار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈی مشروبات پلانا چاہیے کہ یہ جملہ تدابیر حد سے مقوی قواء طبعیہ ہیں کہ تصرف طبعی کو تغذیہ میں اور دفع فضول میں پیدا کرتی ہیں اور یہی ہر مبدا اسباب فربہی کا ہے۔ شراب غلیظ بھی شیریں اور طعام جید الکیموس جو قوی اور مقوی قوت جاذبہ ہو کہ منہضم ہو جانے سے موجب فربہی بدن ہے جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہوا کہ اوسمیں قوت لحمی محتبس ہو جاتی ہے اور گوشت سخت پیدا کرتی ہے۔ اور پکایا ہوا گوشت تو لحم مترہل یعنی ڈھیلا اور منتفش یعنی پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہے جو پلپلا ہوتا ہے۔ بط کا گوشت مسمن بدن ہے اسیطرح گوشت چوزۂ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہے اسیطرح لبوب ہمراہ شکر کے۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے مگر نہانے والے کے جگر میں سدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھاکر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنی پتھری کا ایسے لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ باریک رگ اور دقیق خلقت کے ہیں اور اوپر طعام کے حمام کے خوگر ہوں اونکو مرض سدد اور حصاۃ میں مبتلا ہونے کی اولویت ہے لیکن سب آدمی

بعد غذا کے حمام کرنا موجب فربہی

یہ حکم ضرر کا عام نہین ہے۔ یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کرین لازم ہے کہ مفتحات سدہ جگر جو معروف اور مشہور ہے اونکو فوراً استعمال کرین اور قبل از طعام کبڈ ہمراہ سرکہ اور شہد کے استعمال کرین اور سکنجبین بزوری بھی استعمال کرتے رہین تاانیکہ ثقل مذکور زائل ہوجاوے۔ عمدہ وقت حمام کا وہی ہے جو ہضم اول طعام کے وقت ہو کہ غذا منحدر ہوچکی ہو۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہے کہ اکل طعام حمام سے نکلکر بالفصل اسباب فربہی سے ہے۔ کیا خوب تدبیر فربہی کی اکثر آدمیون کے واسطے حمام کرنا ہے خصوصاً اون لوگون کے واسطے جو لاغری مین مثل حالت ذبول کے پڑے ہون۔

واجب ہے کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنے جس وقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہوچکی سوائے چند اشیائے غذا کے کہ اونکے ہضم استحمام مضر ہے۔ محرورین کے واسطے دوغ جو ٹھیٹھے دہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن شے ہے۔ منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا پٹی کی بندش سے اوس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب مین ہے (چنانچہ ابتدائے صفحہ ماقبل مین مذکور ہوچکا اور پٹی کی بندش نیچے عضو کی کرنی چاہیے اگر سوئے عضو فربہ ہو یا اوسکی فربہی مطلوب ہو مثلاً ساعد اگر مہزول ہو اور کف دست لاغری سے بچا ہوا ہے اوسوقت بندش پٹی کی رسغ پر کرنی چاہیے۔ یا عضد تو لاغر ہے اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہین اوس وقت بندش پٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کی طرف چاہیے۔ مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بریاضت ہین۔

ریاضت کی وہی قسم فربہی پیدا کرتی ہے جو نرم اور بطی ہو یعنے دیر مین کیجاے اور معتدل حد اعتدال پر ہو اور دلک سریع کی جو پارچہ یا خشونت سے کیا جاے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی مین معتدل ہو اور اوسکے بعد ریاضت باعتدال واقع کرے اور اوسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی مین کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہوجاے اور مالش کی حد اسیقدر ہے کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجاے۔ پھر تھوڑا اٹھہر کر بدن کو پونچھ اور دلک یابس یعنے سوکھی مالش کرا کر بعد اسکے لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے۔ تبدیل آب وہوا کی تدبیر فربہی مین واجب اور اہم ہے اسلیے کہ اکثر آب وہوا کی خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے۔ مسمنات مین سے چند لطوخات ایسے ہین جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کی مالش وغیرہ سے لگائے جاتے ہین۔ جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا روغن جو زفت کو سیلان مین لاے استعمال کرین کہ لتھڑ جاے اور کبھی تنہا زفت کو آگ مین گرم کرکے جب پگھل جاے استعمال کرتے ہین کہ چمٹ جاے اور جب منجمد اور بستہ ہوجاتا ہے چھوڑا لیتے ہین کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اوسی عضو کی طرف جس پر یہ لگایا جاے اور غذا کو اوسی عضو مین بند کردیتی ہے۔ اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر برودت بسبب ضعف کے عارض ہو اوسے دور کرتی ہے یا انسداد مسام کی سبب برودت عارض ہوئی ہو اوسے بھی زائل کرتی ہے اور لزوجت اور خشونت پیدا کرتی ہے اور اسقدر یبوست مسامات ہوجاتی ہے گویا کہ مستحیل ہوگئی جز و عضو کیطرف کہ اوس سے جدا نہین ہوتی۔ جب گرمیون کی فصل مین اسکا استعمال کرین تو واجب ہے کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائین اور جاڑون مین دو مرتبہ۔ اور جس فصل مین زفت کا لطوخ کرین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اوسکی چسپیدگی عضو مین بسرعت ہوتی ہے یا دیر مین اور عضو مذکور مین سرخی اور دیگر آثار مین سرعت اور بطوء کا خیال کرین۔ اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت ظاہر ہو پھر اوسکے چھوڑانے مین دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اوسے چھوڑا لینا لازم ہے بلکہ بہتر تو اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ گرما گرم

اوپر اسکو لگایا اور اودھر جب سرد ہو گئی چھوڑا لیا۔ کبھی زفت کو لگانے سے پہلے دلک سریع اور خفیف جو بصلابت ہو نافع ہوتا ہے اور دلک کرنے کے بعد ازان طلاء زفت کرتے ہین ۔ یا عضو لاغر کو پہلے بید کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اوسمین گرہ یا شاخین نہون بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصاً اوسمین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ لگائین کہ عضو مہزول سرخ ہوجاوے اور پھول جاوے اوسکے بعد زفت کو لگائین اسلیے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہے جو خلاف مقصود ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگاوین جس وقت منجمد ہوجاوے اور سرد ہو دفعۃً چھوڑا لینا چاہیے ۔ اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسمین کسیقدر لنبع بھی ہو ڈالا جاوے بعد اوسکے زفت کا لطوخ کرین ۔ اطبا ہی کبریتی اور قفری یعنے پانی زمین ہاے کیاہ کو یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائین جذب غذا اطراف بدن کیطرف کرتے ہین جالینوس کہتا ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کر دیا کہ وہ لڑکا سمین الاوراک یعنی فربہ سرین ہوگیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اوسنے کیا تھا ۔ جسکو بوے زفت ناگوار ہو چاہیے کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہونچاوے یا عضو خاص پر ۔ بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا وہی ہے جس وقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جاوے کہ اوسوقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہے کہ قوت جاذبہ خون کو بہت جلد جذب کرے ۔ اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر پیدا نہ کرے گھبرانا اور ناامید ہو کر تدبیر سے دست بردار ہونا نہ چاہیے بلکہ واجب ہے کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہاے سخت سے دلک اور مالش کرتا رہے اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اوسکے بعد ہاتھ سے مالش کرے اوسکے بعد زفت کا لطوخ لگاوے کبھی سواے مالش کے اور ذریعہ سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ ادویہ محمرہ جیسے عاقرقرحا اور کبریت اور ثافسیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کیجاتی ہے ۔ اعضاے بدنی مین سے بعض عضو ایسے بھی ہین جنکے ذبول کرنے مین غذاے معتاد سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے اسلیے کہ اونمین حصہ غذا جو پہونچتا ہے زیادہ تحلیل پایا جاتا ہے اور فربہی آنے مین مادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہین خصوصاً کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے اب لازم ہے کہ ہم ادویہ تناول اور حقنہاے مناسبہ کو بیان کرین ۔ کھانے پینے کی دواؤن سے غرض یہ ہے کہ ہضم غذا معین ہون اور جس غذا کا معدہ مین کچھ امعا مین تھوڑی دیر توقف ہا سکے غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگون کی راہ سے جگر تک ہو اور یہ اثر مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب وہ مدرات اثناے طعام مین خواہ بعد طعام کے مستعمل ہون تھوڑی دیر بعد بعد ازان اوس غذا کو لبتہ کرنا عضو مہزول مین درکار ہے اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویہ خاصہ وہ معتدل مزاجون کے واسطے بہت بہتر اشیا مین ترشیب جید بادام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور ریشہ اور شہد اسیخ اور حب صنوبر کبار شہد مین ملا کر گولیان برابر جوز کے بناوین اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دس جوزات تک استعمال کرین اور اوسکے اوپر شراب پیوین یہ دوا فربہ بھی کرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہے اور مقوی باہ بھی ہے ایضاً ایک مکوک آرد سمید اور پانچ اوقیہ عنزروت کو گاے کے مکھن مین ملائین جو تازہ ہو اور پھر اسکے قرص بنالین اور صبح شام کھایا کرین ۔ یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر پیسلین پھر اوسکی نصف وزن قند سپید

ہموزن سکے ہر ایک صبح کو اور بروقت سونے کے خوب سا کھایا کرین تین درہم تک ترتیب جو منسوب ہے حکیم کندی کی طرف چہار درم کیلچہ یا رالجم بیدانجیر مقشر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسین اور دو رطل شیر دوشیدہ تازہ اوسپر ڈالین جتنا زیادہ آٹا اوسمین گوندھ سکے گوندھین اور پھر اوسکے قرص برابر یعنے ٹکیان بنالین کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ اوقیہ کا ہو اوسکے بعد پختہ کرین اور سوکھا ڈالین ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کرین ترتیب جید جو لاغری منی کی خورش اور سدہ ہائے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار یعنے مرض پیلیہ سے پیدا ہوا اوسکے واسطے یہ نسخہ ہے۔ زبیب جید لیکر اوسمین بقدر چہار چند وزن کے پانی ڈالین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جلجاوے اور ہر قفیز پر زبیب کے دو رطل خبث الحدید اور ایک کف اجواین اور ایک کف دست برابر شکر اور ایک کف دست صعتر ڈالین جب دو روز یا تین روز خوب تر ہے نہار بقدر ایک رطل کے پی لین اور تین گھنٹہ کے بعد روٹی ہمراہ کامخ کبر اور کراث کے تناول کرین اور نبیذ قوی اوسکے اوپر بقدر ایک رطل کے استعمال کرین پھر جب سات گھنٹہ گذر جائین گوشت فربہ کا استعمال کرین اور اوسپر تین رطل نبیذ پیوے تناول کرین کہ یہ ترکیب قوی فراخون مین تاثیر عجیب کی ہے اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہے ایضاً کبر اور تخم خشخاش ہر چہار چند درم اوسمین اور کبر اور کبر یا اور زرنباد اور مغاث ہر واحد ساڑھے تین درہم سبکو کوٹ کر شکر مین جوش دین اور اوسمین آرد سمید اضافہ کرین اور ہر روز تین درہم تک تناول کرین اور ہمراہ اوسکے روغن زرد مین دودھ اور شکر ڈالکر حسو پختہ کرین اور اوپر اوسکے تناول کے استحمام خفیف بھی کیا چاہیے ایضاً مغاث پچاس درہم خرنوب بیس درہم کبر چالیس درہم زرنباد بیس درہم چہارمین اور سوم حصہ مجموع کے خبز سمید اور سپید رز یعنے ثلث مجموع کی لوز مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سپید پانی اضافہ کرکے ہر روز بقدر بیس درم بھیڑ کے دودھ مین اور شیرہ انگور کہ دونوکا وزن ایک رطل کا ہو حسو بناکر استعمال کرین اور یہ فربہی آور کی تفصیل مین منتخب بھی لبوب ہین اور روٹیان دوائی ہوئی اور کندر اور کسیلا خصوصاً ہمراہ سویق کے اور کسیلا چاہا وہ نفع لیتین کہ سویق کے نفخ کو دور کرتا ہے اور جب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہے مگر معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہے اور مغاث اور زرنباد اور بہمنین اور جملہ ادویہ جو محرک منی ہون جیسے بلبوس اور کرسنہ اور لوبیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہے گویا باہ اور فربہی پیدا کرتی ہے شہد بھی پکا کر خشک کرین اور کوٹکر ہمراہ سویق کے استعمال کرین اور گرم مزاج کو بہت مفید ہے [illegible] واسطے محرورین کے دوغ رائب حلو یعنے میٹھے دہی کا وہ دہی جو اچھی طرح لبستہ نہ ہوا ہو اور نہ اوسمین ترشی پیدا ہوئی ہو کہ اس کی صورت ہوئی ہو بلکہ ابھی اوسکا لبستہ ہونا شروع ہی تھا اور وہ صفت اوسپر آرہی تھی اوسیوقت اوسکی چھاچھ یعنے مٹھا بنالین تاکہ بوجہ سبکی کے سریع النفوذ ہو ایسے مٹھے کو معمول بقدر نصف رطل کے پی جاوے اور تین گھنٹہ صبر کرے تاکہ یہ مٹھا خوب ہضم ہو جاوے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ٹالتا رہے اور رات کو چوزہ یا فربہ مرغ کی غذا اوسمین اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق ابیض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت غذا استحمام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور صافی بقدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے نکل کر غذا [illegible] تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے [illegible] نخود کو لیکر دودھ مین تر کرے ایک شبانہ روز تک اور پھر [illegible] اور شبانہ روز سے زیادہ بھگونے کو اسیطرح دودھ مین پروردہ کرین یہ بھی جائز ہے اوسکے بعد

بادام مقشر سپید اور تخم خشخاش مقشر اور گندم اور جو جسکا چھلکا دور کیا ہو ہر واحد دس درہم اور بادام مذکور پچاس درہم سبکو جوکوٹ کر لیں پھر روزانہ اسمین سے بیس درہم لیکر تازہ یا روغن مناسب یا گھی مین بھونین اور سیول کے پانی مین بعدازان آبزن مین استحمام کرین اسقدر کہ متحمل ہو الضا روغن حلیب ایک رطل پانی مین نیم آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جلجاوے اوسمین ایک وقیہ قند ملاکر اور ایک وقیہ روغن زرد اضافہ کرکے اور روغن کنجد اسیقدر ڈالکر پھر جوش دین اور بطور حسو کے بناکر تناول کرین الضا آرد نخود اور باقلی اور جو اور چاول سبکو ہموزن لیکر مثل مقشر خشخاش سپید سوکھا مقشر ہر واحد بقدر نصف وزن ہر ایک اجزای مذکورہ کے گندم کوفتہ کنجد مقشر نصف جز شکر دو حصہ طیار کرین بھیڑ کے دودھ مین اور صبح کو تناول کرین الضا بھنگ کو پہلے پانی مین شبانہ روز تر کرین بعدازان پانی مین جوشیدہ کرین اوسکے بعد پانی اوسکا بقوت تمام نچوڑ ڈالین اور سایہ مین سوکھائین اور بعد خشک ہونے کے ایک روٹی مین بھرکر تنور مین کسی اینٹ پر رکھکر پکائین تا جب روٹی سرخ ہوجاوے گویا کہ گدر ہوجاوے دواے مذکور کو روٹی سے نکالکر پیسین اور اسمین سے دو مثقال اوس قنیت سے جسے روٹی مین اشنوشتہ کرین جو خشخاش اور کنجد سے طیار کی ہے اور صبح شام تین کف اسمین سے تناول کرین **دوای عجیب** بھنگ کو پانی مین بھگو ویسا ہی تر کرکے دھو ڈالین اور سایہ مین خشک کرین اور مسکہ اوپر اوسکے چپڑ دین اور اسقدر بریان کرین کہ پیسنے کے قابل ہوجاوے پھر خوب پیسنے کے چار وزن اوسکے لوز مقشر اور اوسیقدر جوز اور ہموزن شکر ملائین اور ہر وقت سونے کے پانچ درہم تناول کرین۔ یہی چیز لین اور لاغر آدمی انکو کالبج وعنب الثعلب اور [illegible] کا ہوا اور توت اور گوشت تیہو یہ سب شامل کرنی ہی اور انکے لیے ہین۔ اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہوگئے ہین اونکو علاج مرطب کی (جنکا بیان مرض دق مین ہم کرچکے ہین) حاجت ہوگی **ازین قبیل یہ دوا سرد مزاج والون کے واسطے ہے** ۔ خربق سپید تودری کا بیج تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بورہ حب صنوبر ہر واحد تین درہم حب سمنہ چار درہم شونیز بجان بزرالبنج جاقرقرحا خولنجان بہمن سپید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم نخود ابیض ایک مکول پہلے نخود کو دودھ مین بھگوئین کہ پھول جاوے بعدازان سایہ مین خشک کرین پھر بریان کرین اور مثل سویق کے پیسین اور سب اجزا کو یکجا کرین اور آٹھ مغز یعنی روغن گاو اوسپر ڈالین اور دس چمچہ صبح اور اسیقدر شام کو تناول کرین اور اوسپر دودھ پیا کرین **دوسرا نسخہ معروف** ہے حرف ابیض آرد نخود آرد باقلا نخود ہر واحد ایک جز کسیلا دو جز زیرہ کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جز سبکو پیس کر تنور مین مثل روٹی کے پکائین اور خشک کرین اور ہموزن اوسکے خبز سپید اضافہ کرین اور ہر روز مثل ستو کے ہمراہ دودھ کے استعمال کرین یا کسی شوربای روغن دار مین ڈال کر قبل از طعام کے استعمال کرین **شراب الحصین** کے واسطے کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ مین کہ جسمین ترشی نہو ڈالین اور تین قدح اوسکی تناول کرین صبح اور شام یعنی رات کو سوتے وقت اور ہر درم ایک قدح پیا کرین اور اوسکو بعد سویق کا استعمال کرنا چاہیے۔ لیکن ہریسہ سویق مین ڈالکر زیادہ نافع ہے کہ ایسے لوگون کی ترطیب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے مگر اوسمین حرارت زیادہ ہے۔ ازین قبیل جو لوگ خشکی اور یبوست کیوجہ سے لاغر ہوگئے ہین اونکا علاج مرطبات معلومہ اور تدبیر مذکور سے کرنا چاہیے اور اسکے بعد وہ تدابیر جو مجھوڑی ہین کے واسطے مذکور ہوئی ہے اور جن لوگونکو ہمراہ اوسکے برودت بھی ہو لازم ہے کہ دق ہرم یعنی دق شیخوخت کا علاج کیا جاوے حقنہ جو بکار آمد ہین وہی ہین جو گردہ کو فربہی دین جیسے بھیڑ وغیرہ کا دودھ خصوصا اگر اوسمین تھوڑا اسا گندہ بیروزہ شہریار اور حقنہ ہای مرکب اصلی اثر کے باعث

مقام پر مذکور ہو چکے مگر ایک نسخہ کو یہاں بھی لکھتا ہون حقنہ فربہ بکرے کی سری لیکر خوب صاف کرین اور اوسکے بعد خوب کوٹ ڈالین اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اوسپر اضافہ کرین بعد ازان گندم اور ارز اور نخود اوبلے ہوئے ہر ایک چہارم رطل اسطرح لین کہ پہلے ان حبوب کو پانی مین خوب ملائین اور اس ہریسہ کو مع پانی کے اور اجزا پر ڈالین اور پھر سبکو پکائین تنور مین تاانکہ خوب گل جاسے اور سری بھی گل جاسے اور سبکو چھانین اور شوربا ہی روغن دار تین اوقیہ اور سم دو اوقیہ رقیق لوز اور آرد جو تین سیر واحد ایک وقیہ بڑھا کر احتقان کرین اور فوراً اوسی حالت سے سورہین

فصل تسمین عضو عضو کی

جداگانہ ہر ایک عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ مثلاً ہاتھ پاؤن ہونٹھ اور ناک اور قضیب وغیرہ کا ۔ ہر عضو کی فربہی ممکن وہی ہے جو دلک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی چیز ایسی نہین ہے جو خاص ایک عضو سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عموماً کریگی ۔ البتہ عضو خاص ۔ کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو خاص اوس عضو کیطرف جذب کرین اور اوسی عضو مین ٹھیرا دین اور غذا کو بطرف طبع عضو ہذا کے پھیر دین کہ مناسبت پیدا ہو جاوے ۔ اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا دلک محمر باخشونت سے پھر اور یہ محمرہ پھر دلک محمر پھر دلک قوی کرنے سے اور اسکے بعد آب فاتر کی ریزش اور اسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہے ۔ بعض لوگ علق بری کو جو کہ مہاسے سرخ مین قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہین اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے ۔ مادہ کا عضو مطلوب کیطرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہے کہ اور عضو کیطرف جانے کی راہ بند کیجاوے اور اسی عضو کیطرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنے جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہے اوسی جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دیجاوے اور دوسری طرف کی بند کیجاوے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہو چکے ہین بعض اعضا کو اعمال حدید یعنے لوہے کے آلات سے اعمال جیند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات مین اسکا بیان ہو چکا ہے ۔ اطبانے کہا ہے کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہون لازم ہے کہ وسط کو تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ مین ہے اور سخت ہو گیا ہو اوسے کاٹ ڈالین پس ہونٹھ بڑھ جایگا اور تقلص یعنے سمٹاین اوسکا جاتا رہیگا ۔

فصل فربہی کے عیوب کا بیان

حد سے زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیون قیدی کے ہے کہ حرکت اور نہضت یعنی برخاست اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہے عروق مین ایسی تنگی پیدا کرتی ہے کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہے اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح کی حرارت غریزی روح کی قریب بجھنے اور منطفی ہونے کی ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ فربہ آدمیون مین نسیم ہوا بسبب پہونچنے نہین پاتی کہ اوسکے مزاجون مین فساد آجاتا ہے (اور ہمیشہ خواہ اکثر اونکی نسبت بھی خوف رہتا ہے کہ خون اونکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف برآمد ہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ اونکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اسقدر خون دفعۃً اوس سے نکلتا ہے کہ اونکو قتل کرتا ہے اور اثناء روانگی مین آکے خون مہلک کے خواہ اوس سے کسقدر پہلے ضیق النفس اور خفقان اونھین عارض ہوتا ہے پس ایسی حالت مین انکا تدارک بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے ۔ ایسے ہی فربہ آدمی خالص زبون حالی اونکی بھی ہے کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہین ۔ اور جو فربہ کہ حد بالغ فربہی کو پہونچ گئے اونھین موت جلد تر آتی ہے خصوصاً اگر ابتدا سے سن مین فربہ ہوئے ہین کہ اونکی رگین بہت باریک

اور تنگ ہو جاتی ہیں اور وہی لوگ معرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کی بھی ہوتے ہیں ذرب یعنی اسہال کا مرض اونکو بسبب رطوبت کے عارض ہوتا ہے اور وہی لوگ اکثر سوء تنفس اور غشی اور حمیات ردیہ میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ بھوک اور پیاس پر بالکل انھیں صبر نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ منافذ روح میں اونکے تنگی ہوتی ہے اور برودت مزاج پر غالب ہو اور خون میں کمی ہے اور بلغم کی کثرت ہے ۔ کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر پہونچیگا لگیہ کہ بارد مزاج ہو جاویگا اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہیں اور قوت جماع اونمیں کم تر ہوتی ہے اور منی بھی اونمیں کم پیدا ہوتی ہے یہی حال فربہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نہیں ہوتی ہیں اور اگر کبھی حاملہ بھی ہو جاتی ہیں تو اسقاط جنین کر دیتی ہیں اور شہوت بھی اونمیں ضعیف تر ہوتی ہے ۔ ایسے ہی فربہ زن و مرد اگر اونکا علاج کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جاوے اثر دوا کا رگون میں ہو کر اونکے اعضا تک غالبا نہیں پہونچنے پاتا ہے مگر بہت قلیل اثر کہ جسکا پہونچنا اور نہ پہونچنا برابر ہے اور جب مریض ہوتے ہیں جلد اچھے نہیں ہوتے اسلیے کہ جنکی قوت اونکی ضعیف ہو فصد کھولنی اونکی دشوار ہے مسہل دینے میں اونکے خطرہ ہے کہ بیشتر ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہے اور بعد تحریک کے اون اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہیں کہ تنگی اور تری عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سے مسہل سے اونکی تلف جان کی نوبت پہونچتی ہے پھر اگر دوائی مسہل نے کسیقدر تحلل بھی کیا سوائے ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہوگا اسلیے کہ حار غریزی اونکا بوجہ تنگی منافذ کے ضعیف ہے ۔ اور ہمنے بیان کیا ہے کہ فاضل اور عمدہ حالت میں وہی ہے جو لاغری اور فربہی میں معتدل ہو خصوصا سن پیری میں اگرچہ کد اور تکلیف وہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کے مانع ہوتی ہے مگر اوسکو ہمراہ جو دلایل رطوبت کے ہوتے ہیں اوسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے

فصل لاغر کرنے کی تدبیر

فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلا غذا میں کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی کے حمام اور ریاضت شدیدہ کرنا ۔ اور بھوک لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمین تغذیہ بدن کم ہو یا از قسم غذاء خشک اور تیز اور شور نمکین مثل عدس اور کوامخ یا وہ غذائین جو کہ سرکہ ملا کر طیار ہوتی ہیں روٹی اونکو خبز خشکار اور کشکینہ دینی ممکن ہو اور لازم ہے کہ توابل حارہ اونکی غذائین بر وقت پکانے کے زیادہ ڈالی جائین ۔ اون لوگون کی تقلیل غذا بسبب زیادہ چرب اور روغن دار کھانے سے بھی ہو سکے علاوہ اون اوصاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ زیادہ روغن دار غذا سے بہت جلد آدمی سیر ہو جاتا ہے خصوصا یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہے اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام اونکا ایک ہی مرتبہ ہو یعنی بدفعات نہ دیا جاوے اور اگر کوئی مادہ مجتمع معلوم ہو اوسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضات خفیفہ اور روغن سے بدن اونکے متخلخل اور ڈھیلے کرنے چاہیئن کپڑے خشونت دار اور کھر کھرے اسیطرح فرش خواب بھی خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کے بدلے آب گرم کا استعمال اور ہوائے سرد کی جگہ ہوائے گرم کثیف مسامات کی فکر ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسامات بند ہو جائین اور بدن متکثف ہو کے ہمیشہ سمٹ کر فشردہ ہو آمادہ ہو پس قبول غذا نہ ہو سکے گا اور تحلل معتدل سے اونکے بدن کو روکنا چاہیے کہ یہی تحلل مقدمہ انجذاب ہے غذا وغیرہ کا بلکہ اگر قصد کیا ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلل زیادہ ہو کہ جسقدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہے اوس سے زیادہ تحلل پیدا ہوگا ۔ اور استفراغات اور قئے غیر معتدل کا التزام رہے اسلیے قے جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہے ہان زیادہ قے کرنے سے لاغری

پیدا ہوتی ہے۔ جو مزاج سوء فربہی کا کسی بدن میں ہے اگر وہ مزاج بارد ہو تو اوسکا ازالہ تسخین سے کرنا چاہیے اور
اگر حرارت معتدلہ سوء فربہی کی ہو تو اوسکا ازالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کیطرف کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر غذا کا اندازہ حد فربہی
کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہے اور برودت ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور بہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے
ہوتی ہے اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہین۔ واجب ہے کہ اوسپر تحمل ریاضات سخت اور درشت کا اور
استفراغات کا کرایا جاوے اسلیے کہ یہ دونون تدبیرین اخلاط مین تین طرح کے اثر کرتی ہین اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنے مین گویا
معین ہے (۱) اثر یہ ہے کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انعقاد بستگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی
معرض تحلیل مین آجاتی ہے (۲) اثر یہ ہے کہ ادرار پیدا کرکے اخلاط کو بذریعہ عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر یہ ہے
کہ خون مین ایسی حدت پیدا ہوتی ہے کہ اوس خون کو قوت جاذبہ نا پسند کرتی ہے اور جذب بدن نہین ہوتا ہے اور ادویہ
ملطفہ اکثر اوقات وہی دوائین جو اوجاع مفاصل مین بکار آمد ہین تجویز کیجاتی ہین اور وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت
رکھتی ہین۔ مگر وہ ادویہ معتدلہ ہونی چاہیں کہ جب مختلط بہ غذا ہو جاتی ہین غذا کو ہمراہ لیکر عروق کیطرف توجہ کرین اور توجہ ہوا
کی رواقیح عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کیطرف تک نکل سکین۔ ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہون تو البتہ جلد پیدا و غذا اکثر
اور اسوقت اونکا فعل اولی ترجیح ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہان مناسب ہین جو اخلاط سے متمیز رہین اور جذب اخلاط
کرین سوای جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہین اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے مین درکار ہین عروق سے
صادر ہون۔ بعض ادویہ ادرار حیض بھی کرتی ہین اور بقوت مدر حیض ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرتی ہین بعض
عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے حبطیانا اور تخم سداب زراوند دحرج فطراسالیون جعدہ سنبل مین بھی قوت لاغر کرنے
کی ہے جو الطف قوت کہ پاک۔ اور لک مغسول مین قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہے اسیطرح تخم کرفس۔ اور زراج بھی
لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے مگر اوسکے استعمال مین خطرہ ہے مرزنجوش بھی شربۃ ہو لاغری پیدا کرنے مین مترجم
ایک نبات ہندی جو بنام جیٹ چٹہ مشہور ہے اور کہین کہین انجھا جھاڑا بھی کہتے ہین اوسکی بالیان جو کپڑون مین لپٹ
جاتی ہین اوسکے اندر مغز نکلتا ہے جیسے چاول اوسکی کھیر دودھ مین پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہے کہ ہفتون
چلہ کشی کیے لیتے ہین اور جوع کلبی مین مجرب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا یادگار مترجم سے درج
ترجمہ ہوتی ہے الحق مرکبات ادویہ ملطفہ دوا سے مرکب زراوند دحرج ایکدرہم فنطوریون دقیق دو دانگ درہم
سے کم حبطیانا رومی جعدہ فطراسالیون ملح الانامی ہر واحد نیم درہم سب ادویہ ایک خوراک ہے دوا سے قوی بیخ
قثاء الحمار بیخ خطمی بیخ جاوشیر ان سب کو بوزن ایکدرہم لیکر استعمال کرین ایضاً تخم نانخواہ تخم سداب کمون ہموزن سنبہ
پودینہ مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جزو لک مغسول ایک جزو مقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال کے۔ ادویہ ملطفہ پر
سے سرکہ اور مری کی نہار استعمال کرین مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہو اور جسکے زخم مین کسی طرح کی ایذا ہو اوسے لازم ہے
کہ سرکہ سے پرہیز کرے۔ نہار اور بکثرت شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو
بخارات سے بھر دیتی ہے اگر بمقدار کثیر ہو اور جب بخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اوسکے بعد مستعمل ہوگا

اوسکو قبول نکرینگے۔ اسی طرح ادویہ ملینہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھیر دیتی ہین اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل ہون قوت جاذبہ کسلمند ہوجاتی ہے اور عروق کو خو گری ہوجاتی ہی کہ جو غذا وغیرہ اونمین ہے اوسے حرکت سے اوسے خالی کردیتی ہین اور بطرف امعا کے وہ غذا چلی جاتی ہے۔ اور اگر ادویہ ملینہ کو ہمراہ ادویہ مدرہ بھی شامل ہون پھر تو عروق کی طرف کوئی شے نہ جاسکے۔ تدبیث ادویہ ملینہ کی ہوجاتی۔ منجملہ ادویہ مضعفہ یعنے لاغری اور نحافت پیدا کنندہ کے تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ ملح الافاعی کے یہی اثر پیدا کرتا ہے۔ دواء کرکم اور معجون فلافلی اور سنجرینیا اور انقردیا اور دودلک اور آثاناسیا اور امروسیا اطریفل صغیر طلا کرنا و زادون کا ان لوگون کے واسطے ایسی چیزون کا لازم ہے جو مبرد ہون اور مخدر ہون قوت جاذبہ کی اور اونمین ادویہ مین کسیقدر سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بنج۔ اوس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کرین جیسے ادھان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہے استعمال کرنی چاہیں۔ واجب ہی کہ استحمام ادن لوگون کا نہار قبل از غذا کے ہو اور ہوائی استحمام ہوائی نہو اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل اسکی پایدار ہو نہ اینکہ فقط جذب پر اکتفا کرے اوس استحمام سے تحلیل نہو سکے اور پھر بعد حمام کے فوراً اغتذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روک کر بعد استحمام سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اوسکے بعد استفراغ یعنے قے کرانی چاہیے اوسکے بعد غذاء سبک یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک اور مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہے **فصل تہزیل اعضاء جزئیہ** جیسے پستان اور خصیہ اور ہاتھ پاؤن وغیرہ اس مرض مین بھی اونہین احوال اور شروط کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو تہزیل مطلق کے باب مین مذکور ہوچکے اور اعانت بعینات مخصوصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین ورتبرید خواہ پٹی باندھنی اون راہون پر جدھر سے غذا اوس عضو کی طرف آتی ہے اور رباطات کی بندش اور بروقت رباطات کو اونہین مسالک پر رکھنا کہ اوس عضو پر اور غذا کو بطرف مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا منجملہ اطلیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان کو بزرگی سے مانع ہون یہ دوا ہے قسنج و اسکا قیمولیا سپیدہ قلعی کو عصیر بنج مین آمیختہ کرکے روغن آس اضافہ کرین اور بطور مروخات کے استعمال رہے۔ یا ہمیشہ طلا کرتے رہین برادہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہین سرکہ یا عصارہ بنج ملا کر اسیطرح بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہے ایضاً طین حر اور بارزو دونون کو پیس کر ایک وزن شہد ملا کر طلا کرین اوسکے بعد آب سرد سے دھو ڈالین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہے کہ زیرہ کو پیسکر سرکہ ملا کر ضماد کرین اور خوب سخت بندش کرین اور تین دن سرکہ مین کپڑا بھگو بھگو کر اوسپر رکھا کرین اور بعد تین روز کے بفصل سوس ابیض ضماد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور مہینہ مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہین **فصل بیان مین داحس کے** (ہماری زبان مین لسہری داحس کو کہتے ہین) داحس ورم گرم ہے بطور خراج کے ناخن کی جڑ مین پیدا ہوتا ہے اور بڑی صعوبت پیدا کرتا ہے اور درد شدید اوسمین ہوتا ہے اور ایذا دہندہ ہوتا ہے کبھی قرحہ بھی پڑجاتا ہے اور سڑ جانے کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی داحس متقرح سے مدہ رقیق بدبو کی ریزش ہوتی ہے اوسوقت اونگلی کے گرجانے کا خطرہ ہوتا ہے اور شدت ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے مگر تلطیف غذا اور تبرید غذا کی ضرور ہے علاج مین داحس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہے جو اور اقسام اورام کا ہے یعنے رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزید اور انحطاط کی جیساکہ ابواب اورام مین مذکور ہوچکا یہان بھی کرنی ضرور ہے ادویہ موضعیہ ابتدا مین واجب ہے کہ اونگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کرین

جالینوس نے تصریح کی ہے کہ یہ تدبیر شدید النفع ہے او بشکایت داخس ابتدا مین بہت انفع ہے خصوصاً ہمراہ نخالہ یعنی سبوس کے یا ہمراہ سویق جو کی اور مرہم کافوری جو کافور کی شرکت سے طیار کیا جاتا ہے وہ بھی نافع ہے افیون لعاب اسپغول مین جو سرکہ مین نکالا گیا ہے وہ بھی زیادہ نافع ہو جاتا ہو کوٹنا ضماد کرنا بھی رادع اس ورم کا ہے اسیطرح حضض ہمراہ چرک گوش کے ضماد کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا رکتا ہے تنہا حضض جید النفع ہے اور اسی طرح سماق اور برادۂ عاج اور اقاقیا جسکو چاہین ہمراہ سکنجبین کے ضماد کرین اسی طرح مازو شہد مین ملا کر یہ بھی استحکام مرض کو مانع ہے اور ہمیشہ آب سرد مین اوسکو ڈبوے رہین اور تسکین درد کے واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہے اور لعاب اسپغول ایسے وقت مین بھی نافع ہے یا مازو اور پوست انار ترش توبال نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب عنب الثعلب مین یا جالا مین گوندھکر ضماد کرین اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اوسمین لگنے نہ پاوے۔ زاج سوختہ اور کندر سائیدہ تنہا یا اوسکے ساتھ کوئی اور شے اور حب الآس رب عنب الثعلب مین پختہ کرکے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم گھٹ جاتا ہے دوائے مزیل داخس صبر اور گلنار اور کندر اور مازو شہد ملا کر استعمال کرین یہ کچھ واجب نہین ہے کہ مبردات ادویہ پر اختصار کرین اسلیے کہ ادویہ بارد جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائینگی ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ کو تھکا کر ایک ہی جگہ ٹہرا دینگی اسی سبب سے درد مین شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت مین جو حرارت ظاہری داخس مین پائی جاتی ہے اوسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے اگرچہ اوسکی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تخفیف کی تدبیر کرنی چاہیے بیشتر روغن گرم مین ڈبو کر تھوڑی دیر صبر کرنا اور بتکرار اسی طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہے۔ زمانہ وسط یعنے تزید مین کندر پیسکر داخس پر رکھنا چاہیے یا زنگار لاسیہ کا اور کلونجی یہ بھی ایسی ہی ہے ایضاً لعابات ملینہ اور چربیان اسی طرح قرصہائے انزروت اور موساسس اور چرک گوش جید علاج ہے قبل جمع ہونے مادہ کے۔ اور جب پختگی ورم داخس کی شروع ہو جاوے پھر اوسپر تخم مرو اور بزرقطونا دودھ ملا کر رکھنا چاہیے۔ اور قریب انتہا کے اور جب کہ مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک کو جلا کر زیت مین گوندھکر ضماد کرین اس سے درد مین تسکین پیدا ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہو جاوے اوسوقت چاک کر دینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے تاکہ جسقدر آلایش اوسمین ہے خارج ہو جاوے اور بروقت اخراج کے ایسی چیزون کا ضماد کرین جو قوابض ہین جیسے عدس اور گلنار اور گلسرخ یا سویق نبق یعنے بیر کا ستو اور سویق تفاح اور سویق زعرور۔ اور دقیق ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسمین مفید ہے اور جب متقرح ہو جاوے پس صبر کا استعمال بہتر ہے ادویہ سے اسیطرح کندر ہمراہ زرنیخ کے اور مرہم زنگار مرہم سپیدہ ملا کر اور انزروت کے کپڑے مین جو شراب سے تر کیا ہوا ہو واجب ہے کہ اسوقت گوشت ناخن سے ہر طرف سے چھوڑایا کرین اور جو گوشت ناخون چھوڑ دیا کرے اوسکو کاٹ ڈالا کرین مرہم جید جسکو فولس نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ او کندر ایک ایک جزو زنگار نصف جزو شہد مین ملا کر مرہم طیار کرین ایضاً مرہم اسی صفت کا پوست انار ترش اور مازو توبال نحاس زنگار شہد ملا کر داخس پر لگادین اور خوب بند کرین پانی اور تیل سے بچائین مرہم جید زاج سوختہ کندر ہر واحد ایکجزو زنگار نصف جزو ماء العسل ملا کر مرہم طیار کرین اور داخس پر رکھین اور بیشتر جب تاکل اور ٹہرنا داخس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال قلندلقیون کا بھی ہوتا ہے جو زرنیخ اور زنگار اور چونہ سے مرکب ہوتا ہے کہ یہ دوا قرحہ داخس کو سوکھا دیگی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہوگی جسوقت داخس متقرح ہے مادہ بہنے لگے پس داغ دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری انگلی کو سڑا دیگی۔ شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی داخس کے مرض کا بیان کر چکے تھے

ف دوبارہ بیان ذکر کردیا ہے **فصل** داؤالظفار اور شگافتگی ناخون کے بیان مین اور تقشر اظفار اور جرب اظفار کے بیان مین یہ امراض ناخون کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہین۔ جو قسم ناخن کی شگافتہ ہو شکل ایسی ہے کہ اجزا زیادہ جدا ہونے کی نوبت پہونچے اور گوشت ناخون سے اوسکو لگاؤ پیدا ہوجاوے اور چھبنے کی ایذا ہونے لگے اوسکو داؤالظفار کہتے ہین اور علاج اس قسم کا کہ تنقیہ بدن کی اسمین ضرورت ہے خلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہو اور ادویہ موضعیہ بعد تنقیہ کی یہ ہین کہ اشراس پیخ خنثی کو نمک خمیر کے ساتھ ورد شراب ملا کر ضماد کرین یا بصل الفار کو بریان کرکے خصوصا روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کرکے خوب استواری سے بندش کرین اور حرف اور نمک خوب کوٹکر لگانا بھی نفع ہوتا ہے اور قوبا ناخن کی کٹ جاتی ہین اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہین اور اشراس اور نمک اور دُرد شراب اور یہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہین اسیطرح مصطگی ہمراہ ملح جریش کے مفید ہے **فصل** تشنج اور تعقف اور تجذم جو اظفار کو عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہین خلط سوداوی کے سبب سے اور اوسکے عروض سے ناخن پلٹ بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قاطع لینے اوکھیڑنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس جب اوگنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پایداری کا ارادہ ہوتا ہے ارادہ پورا ہونے نہین پاتا اور بار بار چھونے اور چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسقدر ناخن جم کر نکلتا ہے بعد اوکھڑ جانے کے وہ بدکیفیت ہوتا ہے اور اسی طرح ایسی بے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخون بدقطع اور بدنما ہوجاتا ہے اسلئے کہ جو غذا حصہ مین ناخون کے آتی ہے اسباب مذکورہ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبعی اوسکا ہونے نہین پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ مین متراکم اور بستہ ہوجاتی ہے اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہے جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہے اکثر معالجہ منقوس اور مستغدن کا چربی سے سات دن کیا جاتا ہے بعد اوسکے ناخون کو شیشہ کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہین اور اکثر کسی سقطہ اور گر پڑنے کی چوٹ سے ناخن گر جاتا ہے اور درد شدید پیدا ہوکر تپ پیدا کرتا ہے **علاج** اوس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو پہلے ضرور ہے کہ استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاوے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہوگئے ہوون جب بھی تنقیہ تام کرنا ضرور ہے اسیطرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے۔ جو شخص شیلخ کو پیا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اوسکو ناخن برابر ہوجاوینگے۔ اور اگر خلط سودا نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کردیا ہے اوسوقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہین بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کرکے اوسکی پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چونہ ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسقدر چاہو تراش ڈالو اور خوب صورت اوسکی بنالو۔ اسیطرح ضماد کرنا ثفل فقاع کا کہ یہ بھی ناخن کو ہموار کردینے کے واسطے بذریعہ چھری وغیرہ کی عمدہ ذریعہ ہے اسیطرح اگر برداشت اور تحمل ہاتھ کو ہوسکے موم کو گرم کرکے خوب گرمی اوسکی ناخن پر پہونچنے دین اور جب نرمی آجاوے ناخن کو درست کرین۔ صمغ بیرو کا ضماد جید ہے تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے۔ بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن پر باندھا جاوے وہ بھی تلیین کردیگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو تو مکرر سہ کرر لگاتے رہین تا انکہ ناخن نرم ہو کر آمادہ ہمواری کی اور درستی ہوجاوے **فصل** حیلہ ناخن اوکھیڑنے کی یعنے جو ناخن اپنی صورت اور رنگ مین بدنما ہوجاوے اور سب طرح کے عیوب

اوراسکے نسخے کو شیخ نے فصل [illegible] مین ذکر کیا ہے *

اوسمین پیدا ہون اوسی اوکھیڑین تاکہ اوسکے عوض اچھا درست ناخن جم جاوے۔ صمغ سرو لیکہ جو ناخن کہ خراب ہے اور درد بھی دیتا ہے کرتا ہے اوسمین چند روز اسکا ضماد کرین تاکہ نرم ہوجاوے پھر کنگھی کی دندانہ سی اوسکی جڑ کو اوبھارین کہ اوس سے خون کثیر ہوگا اوسکے بعد لہسن کوٹ کر ایک شبانہ روز اوسپر باندھین پھر رات دن مین دو مرتبہ تازہ لہسن کی بندش کرین کہ اسی طرح وہ گرجاویگا۔ ہمیشہ [illegible] خشک کی تضمید بھی اگر ناخن کو تھوڑی سی تار بیر سے آ وہ ستو بلکہ دیتی ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ جاوشیر بھی اضافہ کرین یا گرنب چربی کے ساتھ اگر پیسکر ضماد کرین۔ قوی ادویہ ناخن کے اوکھیڑنے والی کنبیج یعنی لومڑی ہے ایضاً دقیق بلوط اور ثافسیا اور زرنیخ اور رازیانج سب کو سرکہ مین ملا کر استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد کھولا کرین ایضاً زرنیخان یعنی سرخ اور زرد ہرتال اور زرد گندھک اور علک البطم سرکہ ملا کر ضماد وطلا کرین اور ساتوین روز اس لیپ کو کھولنا چاہیے

فصل مراعات اور نگہداشت اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھیڑنے کے جما ہے۔ واجب ہی ایسی تدبیر کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخون پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا بھی اوسکو نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نپاوے اور اسیطرح کسی چیز سے چھو نجاوے اور اوسکو اسیحال پر چھوڑکر بھول جاوین کہ گویا کوئی چیز ابھی پیدا ہوئی نہین بہت مناسب و مفید ایسے ناخن کیواسطے یہ تدبیر ہے کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کرین جسمین چھوٹے چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اوسکو ناخن پر رکھین بالکل ہوا کو بند نہ کردے پھر اگر ہوا کے پہونچنے کو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت کے منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اوس ٹوپی کو چھپا دین اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہے کہ کنارہ ناخن کی طرف سے دبی ہو اونگلی سے نہ ملے اور دیگر مقامات سے اور انگلی سے اسکا ملنا کچھ مضر نہین ہے ایسی درست ٹوپی کو اوس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اوسکو حال ہی ایک وقت کا بالکل بیخبر ہو جاوین کہ اسی زمانہ مین عمدہ اور خوبصورت ناخون جم کر طیار ہوگا

فصل ناخن کے برص کا بیان اور اوسکا علاج۔ جوز السرو کو خوب کوٹ کر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملا کر ضماد کرین یہ دوا برص کو ناخن کو دور کر دیگی اسیطرح تخم لقان ہمراہ حرف کو اسیطرح نیز دی سوختہ ہرتال سرخ اور رانج سنفت تازہ اس مرض مین عجیب النفع ہی خصوصاً ہمراہ زرنیخ احمر کے یا ہمراہ جوز السرو کے اور عظم السمک بھی عجیب ہے اور بڑا اثر کرتی ہے اور بیخ حماض بھی سرکہ سی طلا کیجاتی ہی

فصل زردی جو ناخن پر آجاتی ہی بازرد اور مشکیری اور بط کی چربی طلا کرین خواہ ملح کا وملا کر استعمال کرین یا جو جو پیس کر سرکہ ملا کر طلا کرین

فصل رضی اظفار کوفتہ ہوجانا ناخن کا پہلے برگ آس اور برگ انار کو سکدہ یعنی جو نرم ہو اسپر طلا کرین بعد ازان طلیات کا استعمال کرین پھر اگر بعد انتشار پیدا ہو گیا ہے یا چھوڑ اوس ناخون تک پہونچا ہے اوسمین انتشار در آیا ہو لیکن ابھی ناخن منتشر ہونے کی نوبت نہ پہونچی ہو اوسکا علاج مشہور مشہورہ اور قیر وطلیات سی کرنا چاہئے

فصل خون مردہ ناخون کے نیچے کسی صدمہ کو چٹکی وغیرہ سی اگر خون مردہ زیر ناخن رہ جاتا ہی اوسکا علاج دقیق کو زفت ملا کر ضماد کرنا ہی اگر اس سے آرام نہو بلکہ دستکاری کی حاجت ہو لازم ہی کہ آہستگی سے ناخن کو چاک کرین اور چاک اوسی جانب ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کرین تاکہ وہ خون نکل جاوے اگر اس چاک کرنے سے ناخن اوکھڑنے کی نوبت پہونچے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی جلد زیرین سے خوب ملا دینا چاہیے مگر نرمی اور آہستگی کے ساتھ تاکہ اچھی نگہداشت ہو اور ورم نہ پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوسے دیکھنا چاہیے اور اگر اوسمین ریم پڑ گئی ہو ناخن کو ہلا کر یا چاک کرکے نرمی سے ریم کو بھی نکالدین اور بدستور پھر اوسی درست کر دین گوبا ہر خود بن ہم چاک کرنا گوشت تک پہونچے ورنہ بڑی شدید ایذا ایسی ہوگی کہ اس سے زیادہ ایذا ہوگی بلکہ جو بچھی و درد و اسکی پیچھے یا ایک جھلی ناخن مین ہوتی ہی اوسیقدر شگاف دینا چاہیے اور بجگہ مرہم روغن لیپ بعد ازان اوپر لگانا چاہیے اور آخر علاج مرہم باسلیقون ہی فقط الحمد للہ [illegible]

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین خلف الصدق مترجم +

لائق حمد و ثنا ذات پاک اوس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق سے ہے کہ جسنے قانون مکونات ما فی السموات والارض کو لفظ کن سے بنایا اور ہیژدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود میں لایا — کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ و عناصر متضادہ کے ساتھ کیسے حسن اعتدال سے باہم امتزاج و ربط و اتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کنہ سے فہم رساے عقلای جہان و فلاسفہ زمان کی ششدر و حیران ہے ہر چند اپنے اپنے زمانے میں ہر ایک دانا و کامل بقراط و افلاطون و جالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا و فکر آسمان پیما سے علم تشریحات و کشوف اسرار الہیات میں بڑی بڑی موشگافیاں کین دقتین اوٹھائین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے اونکا چراغ عقل گل ہوا اعتراف عجز زبان پر آیا یہ ہے جس جگہ انبیا و رسل علیہم الصلوۃ والسلام معترف عجز و قصور ہوں وما ادراک کو الف قدرت قادر قدیر سے معذور چہ جاے انسان ضعیف البنیان بہر حال (ع) خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست + ہزار ہزار صلوۃ بعید و سلام بعید د کہ وہ ذات تقدس صفات حکیم حاذق و معالج امراض روحی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جسکے ادنے خدام و نسخہ نویس مطب فیضان صحبت بابرکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور میں لائے — صدہا مردہ دل صداے قم باذن اللہ سے جلائے اور تحیہ و درود و سلام اوس حضرت کے آل عظام و اصحاب کرام پر پیہم ہو کہ جنہوں نے ترویج قانون ایمانی و اجراے احکامات ربانی میں کمال جد و جہد کی اور جان و مال وقف راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلوں سے زنگ تبلیغ و زنگ کفر و شرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بے غائلہ غرض و عوض بمجواے فرمان واجب الاذعان کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنہَونَ عَنِ المُنکَرِ کے ہدایت کیا جس سے ہزارہا علیلان اسقام ضلالت و مریضان آلام غوایت نے شفاے کلی پائی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین — اما بعد ماہران فن طبابت و کاملان علم و حذاقت و شایقان علوم فنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہے محتاج دلیل نہیں جملہ علوم سے دو علم کی محتاج کل عالم ہیں ایک علم ادیان دوسرا علم ابدان پس بقول صاحب دانش و فرہنگ علم ابدان مقدم ہے علم ادیان پر اس دلیل سے کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہے جب تک کہ صحت نہوگی عبادت بھی بحضور دل و جمعیت خاطر ادا نہیں ہو سکتی — اس صورت میں علم ابدان یعنے علم طب کا ہر فرد بشر ذی ہوش صاحب خرد پر لابدی ہے کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر و عزت حاصل ہوتی ہے ہر چند اس مطبع میں عنایت ایزدی سے بہت سی کتابیں طب کی زبان عربی و فارسی و اردو ہر اسم یا ترجمہ ہو کر چھپی ہیں کہ جس سے ہر ایک کم استعداد و کم سواد نے بھی فائدہ اوٹھایا ہے یہ ایک نیک نتیجہ بلند حوصلگی و حسن نیتی مالک مطبع ہے ہمیشہ سے ہمت اوسکی مصروف اشاعت علوم و فنون رہی ہے و فائدہ رسانی عام خلائق مد نظر ہے چنانچہ بالفعل جلد چہارم **قانون شیخ الرئیس حکیم بو علی بن سینا** کہ باتفاق حکما و اطباے زمانہ کی بہت معتبر اور مستند ہے اور فن طب میں اعلی درجہ کی کتاب ہے ترجمہ ہوا ہے چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان و اردو خوان اوسکے منافع مضامین سے بے نصیب تھا لہذا اس کتاب نایاب کا بجانب مطبع اردوے سلیس میں فاضل کامل طبیب حاذق مولوی سید غلام حسنین صاحب نے نہایت عمدگی و خوش بیانی و فصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر و نایاب یعنے قانون شیخ الرئیس کی پانچ جلدیں ہیں جلد اول کلیات میں جسکا ترجمہ مولوی صاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا میں سابق طبع ہوا ہے جلد ثانی مفردات میں

جلد ثالث معالجات مین جلد رابع حمیات مین جلد خامس قرابادینیات و مرکبات مین جلد سوم معالجات کا ایک ثلث کا تہ ہو بعد فراغ و اتمام ترجمہ یہہ جلد سوم بھی چھپکر ملاحظۂ شائقین مین گذریگا جلد چہارم یعنے کتاب ہذا مشتمل ہے سات فن پر اول مین اسی فصلین ہین فصل پہلی مین پانچ مقالے ہین۔ فن دوسرا [illegible] یعنی پیشین گوئی و شناخت احوال امراض اور احکام مین اس فن مین دو مقالے ہین۔ فن تیسرا اورام و بثور کے بیان مین اور اس فن مین تین مقالے ہین۔ فن چوتھا تفرق و اتصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین فن پانچوان جبر و کسر کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین فن چھٹا سموم کے بیان مین اور اسمین پانچ مقالے ہین۔ فن ساتوان کتاب الزینت اسمین مجملی بیان زینت کا ہے اور اس فن مین چار ہین اور ہر ایک فن کے مقالون مین متعدد فصلین ہین جنمین ہر ایک مرض کا بیان بشرح و بسط تمام مذکور ہے بامعان نظر اگر غور کیا جاوے تو واضح ہوتا ہے کہ کیسے اعلی درجہ کی کتاب ہے جسکے فہم و ادراک سے فہوم و عقول حکماے متقدمین و علماء ماہرین عاجز و قاصر رہی اور اسکے مطالب دقیقہ و مقاصد زکیہ کو اونکے اذہان عالیہ نہ پہونچ سکے چہ جاے اطباے درجۂ اوسط و ادنے جنکو مہارت فہم زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر اخذ آثار کرسکین ظاہر ہے کہ تصنیف و تالیف کتب ہر علم و فن سے افادۂ عام و اظہار کمال ملحوظ و مدنظر ہوتا ہے جسقدر دقائق مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ مین منطوی کرے کہ ہر ایک کے اذہان صافیہ اوسکے فہم معانی مین قاصر ہون اوسیقدر اوس شخص کے علم و فضل کا شہرہ ہوکر [illegible] زبان مشہور آفاق ہوتا ہے فی زماننا اوسقدر زمانہ ہوا فوق ضروریات خورد و نوش سے فراغت کہ حصول علم و ہنر کی طرف کما ینبغی توجہ ہو نہ وہ مایہ و سامان باعث استحصال نہ وہ ذوق و شوق و رجحان طبیعت نہ عمر کفایت کرتی ہے کہ نتیجہ و ثمرہ اوسکا حاصل ہو جس مقصود اصلی و علت غائی اون اساتذہ و علما و فضلا کی اور نام و نشان اونکا بالکل صفحۂ عالم سے اوٹھا جاتا تھا لہذا اکثر اسے عاقل و دانا کامل ہر علم و فن کے اسپر متفق ہوے کہ حسب رواج زمانہ و بول چال وقت و فہم و عقل طالبان زبان عربی سے فارسی مین اور فارسی سے اردو مین ترجمہ ہونا اولے اور انسب ہے بنا برین علی ہذا ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ و انتخاب ہونا شروع ہوا ہر ایک ادنی و اعلی کو بھی شوق دامنگیر ہوا اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو فہم مطالب بعمدہ طور سے ہوتا بنا برآن وہ عوام و خواہش خاص و عام بصرف کثیر و سعی بلیغ ہر ایک کتاب کا اختصار و انتخاب و ترجمہ ہوکر طبع ہوا و اشاعت علوم سے مصنفین کا نام زندہ جاوید ہوا بالفعل یہ کتاب نایاب بکمال حسن و صفائی و لطافت زیبائی و اہتمام مہتممان و کارگزار کی عرقریزی سے لکھنؤ محلہ حضرت گنج مطبع نامی گرامی مشہور نزدیک و دور **منشی نول کشور** مین بصحت لائق و فائق **سید محمد علی** صاحب خلف الرشید حضرت مترجم کا [illegible] روشن و واضح ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۹ء مطابق ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۶ ہجری چھپکر آراستہ ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ پسندیدہ و مقبول عالم ہو بمنہ و کرمہ

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

آنذون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد چہارم حمیات

ترجمہ قانون شیخ بوعلی سینا

بزبان اردو مترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتاے مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری سابق مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مطبوع جہان ہوئی

اطلاع اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کو لیے موجود ہے یہ فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھپائی خانہ سے مل سکتی ہے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین کتب طب اردو فارسی و عربی و لغت درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب طب اردو

تشریح الاسباب معروف بہ مظہر العلوم مع نقشہ پیچ ملکی مصنفہ حکیم قاضی الٰہی بخش

رسالہ زبدۃ المفردات - ر نظم بارق مولفہ حکیم سید علی حسین متخلص بہ بلیغ -

زبدۃ الحکمت فصول اربع مین روزمرہ چیزون کے استعمال کا بیان ہے مولفہ سید حکیم قمر علی زیب تہرا

سفید الاجسام - مع فوائد عجیبہ ہر قسم امراض کے نسخے مولفہ سید فضل علی نیٹیو ڈاکٹر -

علاج الغربا - اسکی کوڑیان کی دو اشرفی کام کرتی ہی مترجمہ حکیم غلام امام -

ترجمہ طب اکبر - یہ ترجمہ تمام خوبی سے ہوا ہر ایک مطالب دقیق کو صاف محاورہ زبان اردو مین لکھا ہے نام تاریخی اسکا مظاہر العلاج ہے مترجمہ حکیم محمد حسین -

قانون عشرت - عموماً ہر قسم تپ کا علاج و خصوصاً تپ دق و تپ مزمن کا مصنفہ حکیم عشرت حسین -

تحفۃ الاطبا - اسم بامسمی ہے مولفہ حکیم سید مشرف حسین خیرآبادی -

قرابادین شفائی - اردو مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان مرادآبادی -

قرابادین ذکائی - فارسی مصنفہ حکیم ذکاء اللہ خان اردو مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی -

انیس الاطباء - تالیف حکیم مولوی محمد صادق علی

مجربات اکبری - اردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ مترجمہ حکیم واحد علی موہانی -

طب نبوی - جسکا ہر نسخہ مریضون کے لیے اکسیر اعظم ہے انتخاب احادیث نبوی سے مولفہ مرزا نواب اکبر قدر

رموز الحکمت - اون علامتون کا بیان جس سے ابتدائی مرض سے آل تک بآسانی معلوم ہوتا ہے اور اوسکے دفع کی تدبیر مولفہ حکیم رجب علی -

معالجات احسانی - دلائل تشخیص ہر انواع اور اسکا علاج مولفہ حکیم احسان علی -

علاج الامراض - اردو طب کی مستند کتاب مترجمہ حکیم ہادی حسین خان -

رسالہ قارورہ - شناخت رنگ و قوام و رائحہ بول مین عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام حسنی -

مرکبات احسانی - بطور قرابادین ہر مرض کی تشخیص مع ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی -

اکسیر القلوب - ترجمہ اردو مفرح القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے مترجمہ حکیم محمد نور کریم -

عجالہ مسیحی - معالجہ امراض وبائی و سوداوی صفراوی مؤلفہ حکیم سید محمد علی -

کیمیائے عناصری - ترجمہ قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم -

تشریح الاجسام - علاج اقسام پھوڑا پھنسی مع نقشہ سید افضل علی ڈاکٹر -

مجمع البحرین - یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری مین ہم قالب ہے اس عنوان کی کتاب اب تک تالیف نہین ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ نے تالیف کیا

ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی - کلیات و معالجات طب مین اعلی درجہ کی کتاب جو زبان فارسی مین تصنیف حکیم اسماعیل بن الحسن محمد احمد الحسینی جرجانی تھی اوسکا ترجمہ اردو مین جناب مستطاب حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی نے بہت سلیس اردو عام فہم مین فرمایا تین جلدین ہین -

۱ - حصہ اول و دوم و سوم و چہارم یکجائی

۲ - جلد پنجم و ششم و ہفتم یکجائی -

۳ - جلد ہشتم و نہم و دہم یکجائی -

تریاق مسموم - نسخے جمع اقسام سانپون کے علاج مین مع اونکی شکلین اور تصاویر اور مقام پیدائش کے مولفہ حکیم محمد حبیب الدین احمد -

ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس - بوعلی سینا کے جلد اول کلیات فن طب مین مترجمہ مولوی حکیم علاء حسین

شفاء الامراض - مخصوص ہر ہر عضو کے امراض کا علاج مؤلفہ حکیم محمد نور کریم -

فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	کتاب چہارم حمیات اسمین سات فن ہین۔	۲۱	فصل ۲۵ حمی ورمی کا بیان اور علامات۔	۴۷	سبات جو عارض ہو اوسکی تدبیر۔
//	فن اول مین پانچ مقالے ہین۔	۲۲	فصل ۲۶ حمی یوم قشفیہ کا بیان۔	//	تدبیر ہیجان صفرا کی۔
//	مقالہ پہلا فن پہلا مشتمل ہے ۳۱ فصل پر۔	//	فصل ۲۷ حمی حریہ کا بیان اور علامات۔	//	درد شکم کے رفع کی تدبیر۔
//	فصل اول عام حمیات کا بیان۔	۲۳	فصل ۲۸ حمی استحصافیہ جو سردی سے ہوتی ہے	//	خشونت زبان کے رفع کرنیکی تدبیر۔
۴	فصل دوم اوقات اربعہ حمیات کا بیان۔	//	فصل ۲۹ حمی استحصافیہ جو قابض پانی سے ہوتی ہے	۴۸	چھینکیں پے در پے آویں اوسکی تدبیر۔
۶	فصل ۳ بیان اوقات مرض کا بیان۔	۲۴	فصل ۳۰ حمی یوم شرابیہ کا بیان۔	//	درد سر اگر محموم کو عارض ہو اوسکی تدبیر۔
۸	فصل ۴ بیان حمیات یومیہ بطریق کلیہ۔	//	فصل ۳۱ حمی یوم غذائیہ کا بیان۔	۴۹	کھانسی جو محموم کو عارض ہو اوسکی تدبیر۔
۹	فصل ۵ بیان علامات خاص حمیات یوم کا جو اور	//	مقالہ دوسرا فن پہلا کتاب چہارم سے اسمین بیان	//	بطلان شہوت طعام محموم کی۔
	حمیات سے انکو جدا کرین۔		حمیات عفونت سے کہ حمیات دموی اور صفراوی پر	//	بولیموس جو محموم کو عارض ہو۔
۱۰	فصل ۶ بیان انتقال حمی یوم کا۔		ختم کلام کیا جائیگا۔	//	سیاہی زبان جو محموم کو عارض ہو۔
۱۱	فصل ۷ معالجہ بطور عام حمیات یومیہ کا۔	//	بحث حمیات عفونت کی عام طور پر۔	۵۰	شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو۔
۱۲	فصل ۸ بیان اصناف حمیات یومیہ کا۔	۲۸	بیان علامات حمیات عفونت کا عام طور پر۔	//	غشی جو محموم کو عارض ہو۔
//	فصل ۹ بیان حمی یوم غمی کا۔	۲۹	علامات حمی لازمہ کا بیان۔	//	ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو۔
۱۳	فصل ۱۰ بیان حمی یوم ہمیہ کا۔	//	چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان۔	//	شدت کرب جو محموم کو عارض ہو۔
//	فصل ۱۱ بیان حمی یوم فکریہ کا۔	۳۰	اعراض حمیات کی دلائل کا بیان۔	//	دشواری نوالا اوتارنے کی جو محموم کو عارض ہو۔
//	فصل ۱۲ بیان حمی یوم غضبیہ کا۔	۳۱	نافض اور برد اور قشعریرہ اور کسر کا بیان۔	//	برد اطراف جو محموم کو عارض ہو۔
۱۴	فصل ۱۳ بیان حمی یوم سہریہ کا۔	۳۲	عام طور کا معالجہ حمیات عفونت کا۔	//	بیان عام حمی صفراوی کا۔
//	فصل ۱۴ بیان حمی یوم نومی و راحتی کا۔	۳۸	محمومین کے غذا دینے کا بیان۔	۵۱	غب مطلق کا بیان اور اوسکو [illegible]
//	فصل ۱۵ حمی یوم فرحیہ کا بیان۔	۴۱	بیان قانون آب جو اور سکنجبین پلانے کا۔	۵۲	فرق میان غب خالص اور غیر خالص کے۔
//	فصل ۱۶ حمی یوم فزعیہ کا بیان۔	۴۲	معالجہ حمیات حادہ کا۔	//	غب لازم کا بیان۔
۱۵	فصل ۱۷ حمی یوم تعبی کا بیان۔	۴۴	جو اعراض حمیات حادہ مین دشواری لاتی ہین	۵۳	غب خالص کا علاج۔
//	فصل ۱۸ حمی یوم استفراغی کا بیان۔		اونکا بیان۔	۵۵	غب غیر خالص کا علاج۔
۱۶	فصل ۱۹ حمی یوم دشمیہ کا بیان۔	//	لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر۔	۵۶	حمی محرقہ جسکا نام قاوسوس ہے۔
//	فصل ۲۰ حمی یوم غشیہ کا بیان۔	۴۵	تدبیر افراط عرق کی حمیات مین۔	۵۸	علاج تپ محرقہ کا۔
//	فصل ۲۱ حمی یوم جوعیہ کا بیان۔	۴۶	رعاف زائد کی تدبیر۔	//	حمی دموی کا بیان۔
//	فصل ۲۲ حمی یوم عطشیہ کا بیان۔	//	تدبیر قے مفرط کی جو حمیات مین عارض ہو۔	۶۳	حمی بلغمیہ کا بیان۔
۱۷	فصل ۲۳ حمی سددیہ کا بیان اور علامات۔	۴۷	اسہال مفرط کی تدبیر۔	//	علامات بلغمیہ دائرہ کے۔
۱۹	فصل ۲۴ حمی یخمی امتلائی کا بیان۔	//	پیاس کی تدبیر۔	۶۵	علامات بلغمی لازم کے۔

صفحہ	مضمون
۶۵	چند حمیات جو اکثر از قسم بلغمی تپ کے معدود ہین۔
رر	حمی برودت اندرونی اور گرمی جسم ظاہر ہین۔
۶۶	جس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر سردی ہو۔
۶۷	تپ جسمین اندر باہر دونون جگہہ گرمی سردی ہو۔
رر	حمی غشی خلطی کا بیان۔
۶۸	حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا بیان۔
رر	بیان حمی لیلی و نہاری اقسام بلغمی کا اور علاج تپ بلغمی کا
۶۹	نسخہ دوای تربد کا۔
۷۱	قرص جو تپ کہنہ مزمن ہو اور شدت لرزہ کو مستعمل الحتا
۷۲	زیادتی قے کا تدارک۔
رر	تدارک اسہال مفرط کا۔
۷۳	علاج حمی بلغمیہ لازم کا۔
۷۴	علاج انقیالوس اور لیفوریا کا۔
	علاج حمی غشیہ خلطیہ کا۔
	علاج حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا۔
	تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی۔
	ربع دائرہ کا بیان۔
	بیان ان نسخجات مسہلہ کا جنکی حاجت بعد نضج ہوتی ہے
	حب خفیف نافع و مجرب ہے اگر پانچ و تین ایک تپ بہ استعمال
	تغذیہ اصحاب ربع اور علاج ربع لازمہ کا۔
	حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوارہ بھی کہتے ہین
	علاج مضاعفہ حمیات اقسام مذکورہ کا۔
	حمی دق کا علاج۔
	علامات دق کے۔
	علامات ذبول کے۔ اور علاج۔
	ادویہ مبردہ کا بیان۔
	بیان ادویہ کا جنسے مدقوق کو فراخی ترطیب پیدا ہو
	تغذیہ اصحاب دق۔

صفحہ	مضمون
۹۲	تدارک احوال تابع دق کا بیان۔
رر	دق شیخوخت کا بیان۔
۹۳	علاج دق شیخوخت کا۔
رر	حمیات وبا کا بیان۔
۹۴	علامات حمی وبائی۔
۹۵	علامات وبائی کا بیان۔
رر	علاج حمی وبائی کا۔
۹۶	طریقہ احتراز کا وبا سے۔
۹۷	چیچک کا بیان۔
۹۹	علامات ظہور جدری کے۔
۱۰۲	بیان حفاظت و رعایت کا جدری و حصبہ سے۔
۱۰۳	طریقہ دفع نشانات جدری کا۔
رر	حمیات ورمی کا بیان۔
۱۰۴	ذکر علامات و احکام حمیات اورام کا۔
۱۰۵	ذکر علاج حمیات ورمیہ کا۔
رر	حمیات مرکبہ کا بیان۔
۱۰۷	ذکر شطر الغب کا۔
رر	علامات شطر الغب کے۔
۱۰۹	شطر الغب کے علاج کا بیان۔
۱۱۰	فرق دوسرا پیشین بینی اور پیشین گوئی شناخت ادوار و ادوار کے اور احکام بحران کے بیان۔
۱۱۱	مقالہ پہلا بحران کا بیان طرق استدلال۔
۱۱۴	قول کلی علامات بحران کے ذکر مین۔
۱۱۷	علامات حرکت مادہ کی ادہر کیطرف بحران مین۔
۱۱۸	تفصیل علامات تحریک کی بحرانات فوقانیہ سے
رر	حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص
۱۱۹	علامات میل مادہ کے سینے کی طرف۔
رر	علامات میلان مادہ کی اعضا بول کی طرف۔
۱۲۰	علامات میلان مادہ طرف براز کے۔

صفحہ	مضمون
۱۲۰	علامات اوس بحران کی جو بطریق رحم ہو۔
رر	علامات بحران بذریعہ کھل جانے رگ مقعد کے۔
رر	علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو۔
۱۲۱	علامات انتقال کی بطرف اسافل جسم کے۔
رر	علامات انتقال اعلے کی طرف۔
رر	علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف۔
رر	علامات بحران خارجی کے۔
۱۲۲	بیان احکام خراجات کا۔
۱۲۳	علامات وقوع تشنج کے۔
رر	علامات واقع ہونے لرزے کے۔
رر	علامات دلالت بحران جید۔
رر	علامات دلالت بحران ردی۔
۱۲۴	احکام اون علامات کے جو دلالت بحران ردی پر کرتے ہین۔
رر	علامات نضج و احکام علامات نضج۔
رر	احکام علامات بسبیل اطلاق۔
رر	ذکر علامات جیدہ کا۔
۱۲۵	احکام علامات ردیہ کے۔
رر	ذکر علامات ردیہ کا۔
رر	ذکر اون علامات کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہین۔
۱۲۶	علامات ردی جو باعتبار درد سر کے ماخوذ ہین۔
۱۲۷	علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہین۔
رر	علامات ردیہ جو آنکھ مین پائے جائین۔
۱۲۸	علامات جو ناک سے متعلق ہین۔
رر	علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہین۔
رر	علامات جو دانتوں کے اعتبار سے ماخوذ ہین۔
رر	علامات جو زبان اور منہ وغیرہ سے ماخوذ ہین۔
۱۲۹	علامات ماخوذہ بحالات حلق و مری و قصبہ۔
رر	علامات فم معدہ۔
رر	علامات ماخوذہ اعضای تنفس۔

صفحہ	مضمون
۱۲۹	علامات جو رنگون کی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہین
〃	علامات ردیہ استرخای بدن اور بری طرح لیٹنے کے
۱۳۰	علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین —
〃	علامات جو جلد سے ماخوذ ہین —
〃	علامات ماخوذۂ شکم ونواحی شراسیف —
۱۳۱	علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین —
〃	علامات ردیہ جو قضیب اور خصیتین کی حال سے معلوم ہوتی ہین
〃	دریافت علامات بواسطہ رحم —
〃	علامات اطراف بدن —
〃	علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین —
〃	علامات جو ہاتھونکے کامون سے دریافت ہون —
۱۳۲	علامات باعتبار درد —
〃	علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین
〃	علامات بحالات عقل —
〃	علامات بحرکات مریض —
〃	علامات ماخوذۂ جمائی وانگڑائی —
〃	علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھائی دین
〃	علامات ماخوذۂ بھوک و پیاس —
۱۳۳	ذکر اون احکام کا جو یرقانی استدلال پر محمول ہین
〃	علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین —
〃	علامات جو پھوڑون پھنسیون سے ماخوذ ہین —
۱۳۴	علامات جو لرزہ سے ماخوذ ہین —
〃	حکم استفراغ کا —
〃	احکام پسینہ کے —
〃	بیان وجہ زیادتی عرق کا —
〃	بیان اعضا کا جنمین عرق زیادہ اور جنمین کم آتا ہے
〃	بیان اوقات کا جنمین عرق زیادہ برآمد ہو یا کم —
۱۳۵	ذکر اون ایام کا جنمین عرق زیادہ یا کم برآمد ہو
〃	وغیرہ استدلال کے بذریعہ عرق کے —

صفحہ	مضمون
۱۳۵	علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہین —
۱۳۶	علامات ماخوذۂ نبض —
〃	احکام نکسیر پھوٹنے کے —
۱۳۷	دلائل ماخوذۂ رعاف —
〃	دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین —
〃	احکام براز کے —
〃	علامات ماخوذۂ براز
۱۳۸	احکام متعلقہ قے —
〃	علامات ماخوذۂ قے —
〃	بیان احکام متعلقہ بول —
〃	علامات مبنی قلت وکثرت بول —
۱۳۹	علامات ماخوذۂ رقت بول —
〃	علامات ماخوذۂ بول کدر وغلیظ القوام —
〃	علامات ماخوذۂ رنگ بول —
〃	علامات سیاہی بول بوقت حمیات —
۱۴۰	علامات ماخوذۂ حمرت بول بامراض حادہ —
۱۴۱	علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین —
〃	علامات احوال باجتماع چند دلائل لون و قوام وغیرہ
۱۴۲	علامات ردیہ ماخوذۂ مخرج بول —
〃	علامات ردیہ جو بول مین پائے جاتے ہین —
〃	علامات ردیہ اجناس مختلفہ —
۱۴۴	علامات طول مرض کے —
〃	علامات اسکی کہ مرض بذریعہ بحران منتہی ہوگا یا بطریق تحلیل
۱۴۵	احکام نکس کے —
〃	علامات نکس کے —
〃	اسباب موت کے —
۱۴۶	اقسام موت بوقوع حمیات و علامات کیفیت موت مریض
۱۴۷	علامات موت بغیر بحران کے —
〃	بیان ان حالات کا جو ضعیفون اور ناقہہ لوگونکو لاحق ہون

صفحہ	مضمون
۱۴۸	تدبیر ضعیف لوگون کے واسطے —
۱۴۹	غذا ناقہ کی —
۱۵۰	حرکات امراض کا بیان —
〃	مقالۂ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دوری بحران کی ابتداء مرض مین اور اول حساب بحران کا
〃	سبب ایام بحران اور اوسکے دورون کا —
۱۵۵	مناسبات ایام بحران کے —
۱۵۶	ایام بحران واقع فی الوسط کا بیان —
〃	قوت و ضعف ایام واقع فی الوسط —
۱۵۷	بیان ایام نیک و بد بترتیب بحران خواہ ایام انذار
〃	بیان اون دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول لیئے بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران
〃	ایام انذار کا بیان —
۱۵۸	معرفت ایام بحران بروقت اشکال کے —
۱۵۹	بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے —
۱۶۰	فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین — اور اسمین تین مقالے ہین —
〃	مقالہ پہلا اورام حارہ اور فاسدہ کا بیان —
〃	بیان اورام اور بثور کا —
۱۶۱	فلغمونی کا بیان اور علاج
۱۶۲	حمرہ کا بیان —
۱۶۵	نملہ جاورسیہ کا بیان —
〃	علاج نملہ کا —
۱۶۶	علاج جاورسیہ نملہ کے اقسام مین —
〃	حمرہ اور نار فارسی کا بیان —
۱۶۷	علاج نار فارسی اور حمرہ کا —
۱۶۸	نفاطات اور نفاخات کا بیان اور علاج —
۱۶۹	دوامی مرکب کا بیان —
〃	دوامی مجرب قدما و اطبای متاخرین —

صفحہ	مضمون
۱۶	شری کا بیان۔
رر	علاج شری کا۔
۱۷	اکلہ و فساد عضو و فرق میان غنغرانا و سقافلوس کی
ر	معالجات۔
۱۷	طواعین کا بیان۔
۱۷	طواعین کا علاج۔
ر	فصل اول اورام کے بیان میں جو غدد میں پیدا ہوں
۱۷۱	خراجات حارّہ کا بیان۔
۱۷	دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر۔
ر	دلائل تقیح و علامات نضج۔
ر	احکام مدّہ کے۔
	باطنی پھوڑے کے دلائل۔
۱	دلائل تقیح خراج باطنی کے۔
	دلائل جو قریب پھوٹنے پھوڑے اندرونی کے پیدا ہوتے ہیں
	ظاہر کے پھوڑوں کا علاج۔
۱	تدبیر نضج پیدا کرنا اور جلد انفجار کا ظاہری پھوڑوں میں
	تدبیر ظاہری پھوڑوں کی بعد نضج کے۔
	پھوڑوں کی شگافتہ کرنے والی دوا۔
	اندرونی پھوڑوں کی تدبیر۔
	دامیل کا بیان اور علاج۔
	توثہ کا بیان اور علاج۔
	مقالہ تیسرا۔ اورام باردہ کا بیان۔
	ورم رخو بلغمی کا بیان اور علاج۔
	سلع کا بیان اور علاج۔
	غدد کا بیان اور علاج۔
	ثبور غددیہ کا بیان اور علاج۔
	فوخیلا کا بیان اور علاج۔
	خنازیر کا بیان۔ اور علاج۔
	اورام صلبہ کا بیان اور علاج۔

صفحہ	مضمون
۱۹۱	صلابت مفاصل کا بیان۔
رر	مسامیر کا بیان۔
رر	سرطان کا بیان۔
۱۹۲	سرطان کا علاج۔
۱۹۳	تدبیر اسہال کی۔
رر	بیان ادویہ موضعیہ کا۔
۱۹۴	اورام ریحی و نفاخات عضل کا بیان و علاج۔
۱۹۵	عرق مدنی کا بیان اور علاج۔
۱۹۶	مقالہ تیسرا جذام کے بیان میں۔
رر	ماہیت جذام اور اوسکے سبب کا بیان۔
۱۹۹	جذام کا علاج۔
۲۰۳	ادویہ مرکب جو مجذوم کو نافع ہیں۔
۲۰۴	صفت معجون سلاجہ ہندی از قسم بزرجلی۔
رر	صفت احراق فولاد کی۔
۲۰۵	صفت سلاجہ جعفری۔
رر	صفت دوا کی جو نافع ہے جذام کو۔
رر	صفت طلا کی واسطے جذام کے۔
رر	غذا مجذومین کی۔
۲۰۶	فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان علاوہ جبر کے
	اور اسمین چار مقالے ہیں۔
رر	مقالہ پہلا۔ جراحات اور زخموں کا بیان۔
رر	بیان عام تفرق اتصال کا۔
رر	مجمل بیان جراحات کا۔
۲۰۷	بیان عام جراحات لحمیہ کا۔
۲۰۹	ادویہ منبت لحم و ادویہ خاتمہ و اکالہ کا بیان۔
۲۱۰	زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنے کے واسطے
رر	تدبیر اون زخموں کی جنمیں ورم اور درد ہو
رر	جراحات احشا ظاہری و باطنی کی تدبیر کلی کا بیان
۲۱۴	کیفیت جراحات کو بندش کی۔

صفحہ	مضمون
۲۱۶	ادویہ ملحمہ خراج کی۔
رر	ادویہ مدملہ جراحت وغیرہ کی۔
۲۱۷	مرہم کتان۔
۲۱۸	صفت مرہم جو مشائخ کو مفید ہے۔
رر	ادویہ منبت لحم خراج و قروح۔
۲۱۹	جراحت سحاج کا بیان۔
۲۲۰	مقالہ دوسرا شدخ اور رض اور فسخ اور دا
	سقطہ و صدمہ و نزف الدم کا بیان
رر	فسخ اور ہتک کا بیان اور علاج۔
۲۲۲	پتھر لگنے اور دیوار گرنے کا صدمہ۔
۲۲۳	صفت دوای مرکب مسمی اقراص۔
رر	صدمہ اور ضربہ جو شکم اور احشا میں پہونچے۔
۲۲۴	حال اوس شخص کا جو کوٹھے اور زینہ سے مارا جاوے۔
رر	وثی کا بیان۔
رر	مونڈھے وغیرہ کی رگ کٹ گئے کا بیان۔
۲۲۵	ذبح اور خزق اور کانٹے کا گڑنا خواہ پیکان اور
	ہڈی کی طرح چبھنا۔
۲۲۶	زہر میں بجھائے ہوئے تیروں کی تدبیر۔
۲۲۸	ادویہ جاذبہ و ادویہ جو اندمال کریں۔
رر	قانون علاج آگ سے جلنے کا۔
رر	ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول۔
۲۲۹	ادویہ حرقیہ موافق غرض دوم۔
رر	دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا۔
رر	پانی سے جل جانا۔
رر	نزف الدم اور حبس دم کا بیان۔
۲۳۱	قانون علاج نزف الدم کا۔
۲۳۵	بیان ادویہ بسیطہ و مرکبہ القوی حابس نفث الدم۔
۲۳۶	مقالہ تیسرا۔ قروح کے بیان میں۔
رر	بیان عام قروح کا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضامین
۲۳۸	علامات موت سریع مع الفصل الاول۔	۲۶۳	فن پانچوان جبر کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین	۲۸۴	تعصیب مجبور کا بیان۔
۲۴۰	قانون علاج قروح کا۔	//	مقالہ پہلا۔ خلع کا بیان۔	۲۸۵	رباطات اور زوائد کا بیان۔
۲۴۴	علاج قروح صدیدیہ کا۔	//	بیان عام خلع کا۔	۲۸۶	بندش کی کیفیت کی تفسیر وتفصیل۔
۲۴۵	علاج قروح وسخہ کا۔	۲۶۴	علامات خلع تام مع علامات میل۔	۲۸۸	کیفیت بندش کا بیان۔
//	علاج قروح غائرہ وکہوف ومخابی کا۔	//	مفصل کا طول زیادہ ہو جانا بدون خلع کے۔	۲۸۹	تفصیل کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اوسکی۔
۲۴۶	قروح کے کیڑون کا علاج۔	//	علاج میل اور خلع کا۔	۲۹۰	کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر۔
//	قروح مین گوشت پیدا کرنیکی تدبیر۔	۲۶۵	علاج طول مفصل کا۔	۲۹۱	کسر مختم کا بیان۔
۲۴۷	دوائے جدید جمیع قروح کی۔	۲۶۶	جبڑی کا اوتر جانا۔	//	کسر کیواسطے کون کونسے طلا وغیرہ مفید ہین۔
//	علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ کا۔	//	چنبر گردن کا اوتر جانا۔	//	طلاء مانع ورم اور دفع خارش۔
//	علاج قروح متعفنہ ردی کا۔	۲۶۷	منکب کا اوتر جانا۔	۲۹۲	بیان طلاؤن کا جو رشید مین صلابت پیدا کرتی ہین
۲	علاج قروح عسیرۃ الاندمال قروح جرونیہ۔	۲۶۸	علامت عضد کے اوتر جانے کی۔	//	بیان تدبیر تعدیل رشید کا مع صفت مرہم جدید
	دوائے جدید وصنعت مرہم ذہبی۔	۲۶۹	شانے کا اوتر جانا۔	۲۹۳	بیان ایسی چیزون کا جو استرخا پیدا کرین۔
۲۵۱	علاج [illegible] جلد دنکا جو سپید ہو گئی ہون	//	چہوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوتر جانا اور علاج۔	//	استعمال آب گرم اور روغن کا۔
۲۵۲	جراحات پر گوشت زائد کا بیان۔	۲۷۰	مرفق کا اوتر جانا اور علاج۔	//	مجبور کے تغذیہ کا بیان اور تنقیہ کا۔
۲۵۳	تدبیر قروح جو بعد اندمال کے پھول جاتی ہین۔	//	مفصل رسغ کا اوتر جانا۔	۲۹۴	صفت غذای موافق جسکا استعمال بوقت التحام کیا جاوے
۲۵۴	بعد قروح اچھے ہو چکنے کے جو نشانات باقی ہون۔	۲۷۱	اونگلیون کا اوتر جانا اور اوسکی علامات۔	//	مقالہ تیسرا۔ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان مین۔
//	مقالہ چوتھا۔ پٹھے اور ہڈیون کا تفرق اتصال۔	//	انفکاک رسغ کی ہڈیون کا۔	//	بیان عام قحف کے ٹوٹ جانے کا۔
//	فصل بیان جراحات واجسام عصبانی وتفرق اتصال کا	//	مہرہ گردن کا اوتر جانا اور ٹل جانا۔	۳۰۰	لحی کا ٹوٹ جانا۔
۲۵۵	قانون علاج تفرق اتصال عصب کا۔	۲۷۳	عصعص کے اوتر جانے کا بیان۔	۳۰۲	چنبر گردن کا ٹوٹ جانا۔
۲۵۸	ادویہ خراج عصب قروح عصب کے۔	۲۷۴	ورک کا اوتر جانا۔ مع علامات وعلاج۔	۳۰۳	کتف کا ٹوٹ جانا۔
۲۵۹	اورام عصبی بحالت جراحت۔	۲۷۷	خلع رکبہ کا بیان — وعلاج۔	۳۰۴	استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا۔
//	پٹھے کا کوفتہ او پیچ جانا اور بیکار ہونا۔	//	رضفہ کا خلع اور یہی زانو کا ڈہبہ ہے۔	//	پسلیون کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۰	حکم عصب فاسد کا۔	//	پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اوتر جانا۔	۳۰۵	بوجہ کسر جو حوادث پیدا ہوتے ہین۔
//	عصب کا سخت ہونا اور بیحس ہو جانا۔	۲۷۸	قدم کی ہڈیون کا اوتر جانا۔	//	عضد کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۱	ریح شوکہ وفساد استخوان کا بیان۔	//	مقالہ دوسرا۔ قواعد کلیہ کسر کے یعنی ٹوٹ جانے انفتا کا بیان۔	۳۰۶	ساعد کا ٹوٹ جانا۔
//	علامات فساد استخوان کے۔	//	بیان عام ٹوٹ جانے کسر کا۔	۳۰۷	رسغ کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۲	صفت نشتر عظم فاسد کی۔	۲۷۹	احکام انجبار اور ضد انجبار کے۔	//	انگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا۔
//	ہڈی کی اکہڑی ہوئی پوست جو قروح متعفنہ مین نکلتی ہے	۲۸۰	قواعد کلیہ جبر اور رباط کے۔	//	چوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا۔
//	ہڈی کا ٹوٹ جانا۔			۳۰۸	ران کا ٹوٹ جانا۔

فحہ	مضمون
۳۰	فلکہ کا ٹوٹ جانا۔
ر	ساق کا ٹوٹ جانا۔
ر	کعب کا ٹوٹ جانا۔
ر	پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا۔
۳	پاؤن کی انگلیون کا ٹوٹ جانا۔
	فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم مشروبہ کا بیان اور اس فن مین پانچ مقالے ہین۔
	مقالہ پہلا۔ سموم مشروبہ کا علاج۔
	بیان عام سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج انھین سموم کا عام طریقہ سے۔
	بیان عام سموم مشروبہ کا۔
	استدلال اقسام سموم پر۔
	علامات ردی کا بیان۔
	قانون علاج زہر خوردہ کا۔
	نسخہ تریاق طین مختوم کا۔
	ادویہ مشترکہ تمام سموم کے واسطے۔
	مجملاً بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا۔
	بیان مرتک و برادہ رصاص اسفیداج کا۔
	بیان جیوہ و شنگرف و سنکھیا و برادہ آہن و خبث الحدید و ہڑتال و چونے کا مع علاج۔
	بیان آب صابون و زاج و شب کا مع علاج۔
	بیان مجمل سموم نباتیہ کا اور علاج۔
	بیان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہین۔
	مجمل بیان ادویہ سمیہ باردہ از قسم نباتات۔
	مقالہ دوسرا۔ سموم حیوانی کا بیان۔
	جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہین۔
	قسم دوسری جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے۔
	جنس دوسری سموم حیوانیہ کی۔
	جنس تیسری از قسم حیوانات کے۔

صفحہ	مضمون
۳۳۱	مقالہ تیسرا۔ تدبیر عام نہش یعنی کاٹنے سے جانورونکے جو زہر پیدا ہوتا ہے۔
ر	ابتدا مین قول نہوش کے بیان مین۔
۳۳۳	ادویہ مشترکہ بعد کاٹنے حیوانات کے۔
۳۳۴	طلاؤن کا بیان۔
ر	ایسی طلاؤنکا بیان جنکے بدن مین لگانے سے ہوام پاس نہ آسکین۔
۳۳۵	طرد ہوام بالکلیہ کا بیان۔
۳۳۶	درندہ جانورون کی ہلاک کرنیوالی چیزین۔
ر	سانپ کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر۔
ر	بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے۔
ر	کھٹملون کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	پشہ اور مچھر کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	جوؤن کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا۔
ر	چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر۔
۳۳۷	مکھی کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	کنکھجورے کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	دیمک کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	سوس کے نکالنے کی تدبیر۔
ر	اقسام سانپ کے۔
۳۳۹	باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان۔
ر	علامات عامہ اکثر سانپ کے کاٹنے کی۔
ر	حربان کا بیان۔
ر	علامات کاٹنے اوس سانپ کی جسکا نام خرطاف ہے اور یہ سانپ صم کی قسم مین ہے۔
ر	علامات اوس سانپ کے کاٹنے کی جسکا نام [illegible]

صفحہ	مضمون
	اور یہ بھی سجاگر کی قسم مین ہے۔
۳۳۹	نزاقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان۔
۳۴۰	مقرنہ کا بیان اور علاج۔
ر	بیان اوس سانپ کا جسکا نام اودلیس اور کدوسوزروس ہے۔
۳۴۱	آذریس کا بیان۔
ر	بیان عام لسع افاعی اور اوسکے احکام کا۔
ر	علاج مارگزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے۔
۳۴۲	بیان تمام مشروبات مفردہ کا جو سانپ کے کاٹنے مین لوگون نے لکھے ہین۔
ر	ضمادات جو اوپر سے لگائے جائین۔
ر	بیان اون سانپون کا جو کل مسامات سے خون جاری کر دیتے ہین جیسے [illegible]
۳۴۳	[illegible] کا بیان اور علاج۔
۳۴۴	[illegible] سانپ کہتے ہین۔
ر	بیان اوس سانپ کا جسکا نام [illegible]
ر	حیہ رقشا جسکے رنگ مختلف ہون۔
ر	حیہ مارسطالیس کا بیان۔
۳۴۵	فیخذیوس کا بیان۔
ر	[illegible] کا بیان۔
ر	افعی [illegible] کا بیان۔
ر	اون سانپون کا بیان جو بوجہ عداوت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے۔
ر	تنین و [illegible] کا بیان۔
۳۴۶	دریائی اژدہے کے کاٹنے کا بیان۔
ر	[illegible] وغیرہ کا بیان۔
ر	مقالہ چوتھا۔ آدمی اور چوپایوں کے کاٹنے کا بیان اور علاج۔
ر	بیان عام کاٹنے کے علاج کا۔

صفحہ	مضمون
۳۴۷	آدمی کو آدمی کا کاٹنا اوسکا بیان اور علاج ۔
″	پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہ ہوا اور بھیڑیئے کا کاٹنا ۔
″	دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفت کا بیان
۳۴۸	باقیماندہ حیوانات دیوانہ شدہ کا بیان ۔
″	احوال جو دیوانہ کتے کے کاٹنے سے ہون ۔
۳۴۹	عجائب احوال ۔
″	فرق دیوانے کتے کے کاٹنے اور بادسے صحیح سکے کاٹنے مین ۔
۳۵۱	صفت مسہل جدید ۔ مع نسخہ دیگر ۔
۳۵۲	ادویہ مشروبہ ۔
	ادویہ مرکبہ ۔
	نسخہ دوا ذراریح کا ۔
	نسخہ مختصر دوا ذراریح کا ۔
۳۵۴	معالجات جہت جذب سمیت و تنقیہ زخم ۔
″	پانی پلانے کا طریقہ تجارب
″	چیتا اور باڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور اونکے پنجونکے زخمون کا علاج ۔
″	تمساح کے کاٹنے کا بیان ۔
″	بندر کے کاٹنے کا علاج ۔
۳۵۵	بلی کے کاٹنے کا علاج ۔
″	نیولے کے کاٹنے کا علاج ۔
″	سوغالی کے کاٹنے کا علاج ۔
″	مقالہ پانچوان ۔ حشرات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان ۔
۳۵۶	لسع حشرات کا بیان ۔
″	اصناف عقرب کے ۔
″	اعراض بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا پیدا ہوتے ہین ۔
۳۵۷	تریاقات جدید مجرب ۔
۳۵۸	مشروبات والاطلیہ واضمدہ کا بیان ۔

صفحہ	مضمون
۳۵۹	فصل بیان مین عقرب جرارہ کے ۔
″	بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا ۔
۳۶۰	رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین
۳۶۲	تمام اقسام مشروبات کے ۔
″	لیشب کا بیان اور علاج ۔
″	عنکبوت کا بیان اور علاج ۔
۳۶۳	دو حیوان غیر معلوم اور چار جزون کا حیوان ۔
″	سوعرشیا کا بیان ۔
″	قملۃ النسر کا بیان ۔
″	طبوع اور حرز الطین کا بیان ۔
″	زنابیر کا بیان اور علاج ۔
۳۶۴	فصل ۔ بیان مین نحل کے کاٹنے کے ۔
″	فصل ۔ اون زہر والی جیونٹی کے بیان مین ۔
″	فصل ۔ سام ابرص وعظایہ کا بیان ۔
″	فصل ۔ اربعہ اور اربعون کا بیان ۔
۳۶۵	فصل ۔ سالاسندرا کے کاٹنے کا بیان ۔
″	فصل ۔ سولوقندریون بری و بحری کا بیان
″	فصل ۔ دریائی بچھو کا بیان ۔
″	فصل ۔ مینڈک دریائی کا بیان ۔
″	فصل ۔ جملہ دریائی ہوام کا بیان ۔
″	فن ساتوان ۔ کتاب الزینت ۔
″	مجمل بیان زینت کا اور اسمین چار مقالے ہین
″	مقالہ پہلا ۔ شعر یعنے بالون کا بیان ۔
″	فصل اول ۔ ماہیت شعر کا بیان ۔
۳۶۶	فصل دوم ۔ حالات شعر کا بیان ۔
۳۶۷	فصل سوم ۔ بیان ادویہ حافظ شعر ۔
۳۶۸	فصل چہارم ۔ ادویہ موافق شعر ابرو ۔
۳۶۹	فصل پنجم ۔ بالون کی دراز کرنے والی ادویہ
″	فصل نبات موی توئی کا بیان ۔

صفحہ	مضمون
۳۷۰	قرلیطن کا نسخہ ۔
۳۷۱	ادویہ حواجب کے واسطے ۔
″	فصل بیان مین داء الثعلب اور الحیہ حفظ کے واسطے
۳۷۴	فصل بال تراشنے والی ادویہ کا بیان ۔
″	فصل علاج جو شخص چونے سے جل گیا ہو ۔
۳۷۵	فصل نورہ کی بو کھونے کی تدبیر ۔
″	فصل بالون کی اڑنے کی روکنے والی دوا ۔
″	فصل مجعدات شعر کا بیان یعنی گھونگروالے بال بنانے کی ادویہ ۔
″	فصل ۔ بالون کی سرخ ہونیکے بیان مین ۔
″	فصل تشقیق شعر کا بیان ۔
″	فصل باریک کرنیوالی بالون کی ادویہ ۔
″	فصل جوانی اور پیری کا بیان ۔
۳۷۶	فصل بیان اون چیزون کا جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین ۔
″	صفت معجون معتدل جدید کی ۔
۳۷۷	فصل بیان لطوخات مانع پیری ۔
	فصل خضابات کا بیان ۔
۳۷۸	فصل بالون کی سیاہ کرنیوالی ادویہ کا بیان
۳۷۹	صفت خضاب جدید ۔
۳۸۰	فصل غالیہ کے بیان مین ۔
۳۸۱	فصل اون ادویہ کا بیان جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرتی ہین ۔
″	فصل مبیضات کا بیان ۔
″	فصل تدارک احوال جدید جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہین ۔
۳۸۲	فصل قمل کے بیان مین ۔
″	فصل ادویہ مانعہ تولد قمل ۔
″	فصل قتل قمل کی ادویہ کا بیان ۔

صفحہ	مضمون
۳۸۴	فصل۔ دوا مستخرجہ اطباء جدید۔
؍؍	مقالہ دوسرا۔ احوال جلد بنظر رنگ۔
؍؍	فصل۔ بیان مین اون اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین۔
؍؍	فصل۔ رنگ کو زرد کرنے والے اسباب۔
؍؍	فصل۔ اون اشیا کا بیان جو رنگ کو اچھا کرتی ہین۔
۳۸۵	فصل۔ بیان حفظ جلد کا دھوپ اور ہوا و تبرید سے
؍؍	فصل۔ آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کر دینا۔
۳۸۶	فصل۔ چیچک کے داغون اور زخمون کے نشان
؍؍	فصل۔ خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا بیان۔
۳۸۹	فصل۔ وشم اور اوسکی دوا کا بیان۔
؍؍	فصل۔ دشنام وجمرہ مفرطہ کا بیان۔
؍؍	فصل۔ بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کے۔
۳۹۰	فصل۔ علاج بہق اسود کا۔
۳۹۱	فصل۔ علاج وضح اور برص کا۔
۳۹۵	رنگ جو برص پر طلا کیے جاتے ہین۔
؍؍	غذا مبروص کی۔
؍؍	علاج برص اسود کا۔
۳۹۶	مقالہ تیسرا۔ اون امراض اور عوارض کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین۔
؍؍	فصل۔ سعفہ کے بیان مین۔
۳۹۷	فصل۔ ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی۔
۳۹۸	فصل۔ قوبا کا بیان۔
؍؍	قوبا کا علاج۔
؍؍	معالجات موضعیہ۔
۳۹۹	فصل۔ بثور لبنیہ کا بیان۔
؍؍	فصل۔ جرب اور حکہ کا بیان۔
۴۰۰	علاج جرب کا۔
۴۰۱	دوائے قوی جرب مزمن کی۔
۴۰۳	فصل۔ حصف کا بیان۔
۴۰۴	فصل۔ بنات اللیل کا بیان۔
؍؍	فصل۔ ثآلیل کا بیان۔
۴۰۶	فصل۔ تقرن کا بیان۔
؍؍	فصل۔ تشقق کا بیان۔
۴۰۷	ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج۔
؍؍	پاؤن کو پھٹ جانے کا علاج۔
۴۰۸	فصل۔ ہاتھونکو پھٹ جانے کا علاج۔
؍؍	اونگلیونکی گھائیونکو پھٹ جانے کا علاج۔
؍؍	فصل۔ تفرح قطاۃ۔
؍؍	رائحہ منکرہ کا علاج۔
؍؍	جلد کی بدبو کا علاج۔
۴۰۹	فصل۔ بیان مین صنان کے۔
؍؍	فصل۔ صفت ایک ذرور کی جسکی استعمال سے بدن خوشبو ہو جاوے۔
؍؍	فصل۔ بول وبراز کی بوی بد کا بیان۔
۴۱۰	پیشاب کی بدبو کا بیان۔
؍؍	فصل۔ قمل وصیبان کا بیان۔
۴۱۱	مقالہ چوتھا۔ امراض متعلق بدن واطراف بدن کا بیان۔
؍؍	فصل۔ لاغری دور کرنے کا بیان۔
۴۱۸	فصل۔ تسمین عضو عضو کی۔
؍؍	فصل۔ فربہی کے عیوب کا بیان۔
۴۱۹	فصل۔ لاغر کرنیکی تدبیر۔
۴۲۱	فصل۔ تہزیل اعضاے جزئیہ۔
؍؍	فصل۔ داخس کا بیان اور علاج۔
۴۲۲	دوائے مزیل داخس۔
۴۲۳	فصل۔ آفات اظفار اور [illegible] کے بیان مین۔
؍؍	فصل۔ تشنج وتعفن اظفار کا بیان اور علاج۔
؍؍	فصل۔ چھیلے ناخن اوکھڑنے [illegible]
۴۲۴	فصل۔ مراعات اور نگہداشت اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھڑنے کے جما ہے۔
؍؍	فصل۔ ناخن کے برص کا بیان اور علاج۔
؍؍	فصل۔ زردی جو ناخن پر آ جاتی ہے۔
؍؍	فصل۔ رضی اظفار کا بیان۔
؍؍	فصل۔ خون مردہ زیر ناخن کا علاج۔
؍؍	اختتام کتاب ہذا۔
۴۲۵ و ۴۲۶	خاتمۃ الطبع۔

ترجمہ اردو امرت ساگر۔ بیدک مین انتخاب کتاب ہے جس مین زائد اسکے جس نسخے کو آزمایا مجرب پایا مترجمہ پنڈت پیارے لال ملازم مطبع۔

مجموعہ میزان الطب۔ اردو رسالہ بحران وغیرہ مفصلۂ ذیل اردو

١۔ میزان الطب اردو ٢۔ رسالہ بحران
٣۔ طب عزیزی ٤۔ رسالہ دلائل النبض
٥۔ رسالہ دلائل البول ترجمہ حکیم مولوی صادق علی۔

مختص بہ علاج بہائم وطیور

علاج المواشی۔ عمدہ معالجات بہائم وطیور کو رسالہ ڈاکٹر جی ایچ ڈی ہیلین صاحب کا ترجمہ مترجمہ مولوی [illegible]

علاج احسانی۔ موسومہ بہ دوا البہائم والطیور یعنی علاج بہائم وطیور [illegible] نسخے اور [illegible] مصنفہ حکیم احسان علی وکیل

زینت الخیل۔ مع تصاویر اشکال اقسام اسپ اور انکے امراض کا علاج وشناخت حسن وقبح گھوڑے [illegible] مولفہ منشی محمد مہدی۔

ایضاً۔ رنگین مع تصاویر۔

فرسنامہ۔ معالجہ اسپ مین مولفہ سعادت یار خان رنگین دہلوی۔

لغت
مختص بہ مفردات طب

مخزن الادویہ۔ اردو جس مین ہر ایک دوا کی ماہیت طبیعت۔ مضر۔ مصلح۔ بدل۔ قدر شربت۔ افعال وخواص کمال بسط وشرح سے لکھے ہین مع رسالہ تعداد ادویہ مترجمہ حکیم محمد نور کریم دو جلدین مین۔

مجموعہ میزان الادویہ۔ الفاظ الادویہ فرہنگ نصیریہ۔ مخزن الادویہ۔ یہ مجموعہ تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم نور الدین شیرازی وحکیم تالیف محمد حکیم احمد علی عظیم آبادی ہے۔

ضروری الطب۔ مولفہ حکیم مہتاب رائے جلد اول مین نام دوا اور اسکے مفرد مصلح کا بیان ہے

مقالات احسانی۔ مفردات کا بیان مصنفہ حکیم احسان علی وکیل۔

طب فارسی

اکسیر اعظم۔ چار جلد مین جامع کلیات ومعالجات طب ہے مولفہ حکیم محمد اعظم خان المخاطب بہ حکیم ناظم جہان [illegible]

[illegible]

خلاصۃ التجارب۔ [illegible] مدونہ حکیم بہاء الدولہ [illegible]

ایضاً۔ مطبوعہ جدید

مجربات اکبری محشی تصنیف حکیم محمد اکبر خان معروف بہ حکیم ارزانی۔

تکشیف الحکمت۔ مصنفہ حکیم سلیم الدین خان

کفایہ منصوری۔ مع رسالہ چوب چینی مشہور کتاب معالجہ وتشریح مین مصنفہ حکیم منصور بن محمد بن یوسف۔

ضیاء الابصار۔ مصنفہ حکیم محمود خان۔

مجربات رضائی۔ معالجہ امراض ضعف باہ ومثانہ مین مولفہ حکیم سید رضا حسین۔

دستور العلاج۔ مصنفہ حکیم سلطان علی خراسانی

میزان الطب محشی مشہور کتاب طب کی ہے مع رسائل ذیل تصانیف مختلف۔

١۔ میزان الطب محشی مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی
٢۔ رسالہ دلائل النبض۔
٣۔ رسالہ دلائل البول۔
٤۔ رسالہ بحران مع جدول ایام بحران

انیس الاطبا۔ مصنفہ مولوی محمد صادق علی

طب اکبر۔ بڑی سندی کتاب طب مین تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی۔

مطب علوی خان۔ نسخہ نادر وممتحن کا مجموعہ از حکیم علوی خان۔

مفرح القلوب۔ مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی۔

مجالہ نافعہ۔ مصنفہ حکیم محمد شریف خان

ام العلاج۔ غریب رسالہ ہے حاوی تراکیب [illegible] محمد دولت نور الدین محمد جہانگیر [illegible] حکیم امان اللہ فیروز جنگ

طب یوسفی۔ مع [illegible] رسائل ذیل۔

١۔ رسالہ نبض۔
٢۔ قارورہ۔
٣۔ رسالہ ستہ ضروریہ۔
٤۔ رسالہ مقطعات یوسفی۔
٥۔ رسالہ ماکول ومشروب۔
٦۔ قصیدہ۔ در حفظ صحت۔
٧۔ رسالہ تجربۃ النساء۔

زاد غریب۔ غربا اور مسافرین کے لیے نادر نسخے تدابیر معالجہ ہر موسم کی رعایت سے کوڑی کی دوا لاکھون کا فائدہ بخشتی ہے مصنفہ حکیم صادق علیخان

قرابادین قادری۔ تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی۔

علاج الابدان۔ رسالہ غریب المفاد جسمین علاج الامراض انسانی کا خود انسان مین موجود بسند نقل کتب طبیہ ثابت کیا ہے مولفہ حکیم عبد الحق

کنز الاسرار۔ معالجات اسرار طب کا مبدا ر ظہور ہے تصنیف حکیم ہادی حسن مرادآبادی

بہج الحذاقت۔ تصنیف حکیم قدرت احمد

رسالہ جُنۃ الواقیہ لسہام الامراض الوبائیہ خاص امراض وبائی کا علاج اور اوسکے اسباب علامات کا بیان تصنیف حکیم سید افضل علی المخاطب بہ شفاء الدولہ۔

رموز الحکمت۔ مصنفہ مولوی رجب علی مدرس اول فارسی کا۔

علاج الامراض۔ مولفہ حکیم محمد شریف خان مع رسائل ستہ ضروریہ وغیرہ۔

رسالہ اراۃ سواء الطریق لطالب المنہج التحقیق تحقیقات طب کا بطور مباحثہ ڈاکٹری ویونانی لکھا ہے

رسالہ دافع المینہ ونافع البریہ فی احکام التنفیہ اصحاب التخمۃ والہیضہ تنقیحات تخمہ بدہضمی ہیضہ کا بیان ہے اور اوسکا علاج ہے۔

لغات مفردات طب فارسی

مخزن الادویہ مع تحفۃ المومنین کہ جسمین ہر دوا کی ماہیت طبیعت مضرات مصلحات بدل قدر شربت افعال وخواص شرح لکھے اور اوسکے ساتھ تحفۃ المومنین حاشیہ پر بالاستیعاب تمام و کمال بعنوان پسندیدہ چھپی ہے تصنیف حکیم سید محمد حسین علوی۔

ناصر المعالجین۔ یہ ملخص ہے مخزن الادویہ کا جلد اول ہے نام ہر دوا کا اردو فارسی وعربی شرح ماہیت وطبیعت وافعال وخواص ایسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ لکھے ہین کہ اطبا کو ایسی کتاب سفر حضر مین ساتھ رکھنے کے لیے لائق ہے مولفہ حکیم ناصر علی غیاثپوری۔

مفردات ناصری۔ بصفت بالا اور مزید علیہ یہ ہے کہ اسمین ایک تکملہ بڑھایا ہے مصنفہ افضل

اختیارات بدیعی۔ مفردات طبیہ اور مرکبات مین بڑی معتبر کتاب ہے۔

۱۔ مقالہ مین مفردات ادویہ کا بیان مع اوسکی ماہیت طبیعت افعال خواص اور اوسکی [illegible]

۲۔ مقالہ مین مرکبات طبیہ کے ماہیات نسخہ مصنفہ حکیم علی بن الحسین الانصاری

معدن الشفاء سکندر شاہی مہمات الطب یونانی وبیدک ہے ہر دوا مفرد کی ماہیت طبیعت مضر ومصلح وبدل مقدار شربت افعال وخواص بہ تطبیق بیدک لکھے ہین وجن دواؤنکا نام عربی فارسی مین تہا وہ خاص ہندی زبان مین لکھا ہے یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم بہوہ خان نے تالیف کی۔

میزان الادویہ۔ والفاظ الادویہ فرہنگ تفسیریہ مخزن الادویہ از تصنیفات حکیم نور الدین محمد عبد اللہ شیرازی حکیم تابع محمد [illegible]

طب عربی

نفیسی کی شرح موجز شرح حامل المتن مصنفہ نفیس بن جمال الدین المتطبب درسی معتبر کتاب طب کی ہے۔

اقسرائی۔ شرح موجز کی کہ خود تصنیف شیخ الرئیس بوعلی سینا ہے یہ مشہور درسی ہے اعلے درجہ کے ذی استعداد بہت مفید وکارآمد ہے۔

کامل الصناعۃ۔ مقالہ اول ودوم از تصنیف علی بن العباس مشہور ومعروف فن طب کی ہے۔

موجز۔ ملخص قانون طب مصنفہ علاء الدین علی بن الحزم القرشی مشہور کتاب متن متین فن طب مین ہے

قانونچہ۔ مع رسالہ قبریہ از تصنیفات حسین [illegible] اسماء [illegible] مین [illegible]

شرح اسباب۔ اسباب فن طب مین اعلے درجہ کی کتاب ہے حکماء حذاقت پیشہ فطانت اندیشہ کی درس مین مستند ومعتمد مصنفہ افلاطون زمان ارسطوی دوران نفیس وفرا جدان ثانی شیخ بوعلی سینا حکیم نفیس بن ہے قوت واستعداد وطریقہ علاج وتشخیص مین طبیبون کو مدد دیتی ہے معالجات مین ونافع کتاب دو جلدون مین تمام ہے ہر جز علیحدہ علیحدہ عمدگی وصفائی سے منقول نسخہ قدیم زمانہ شاہی سے طبع ہوئی

CALL No. { ٦١٠
ا۲ق ش
ACC. No. ۸۲۰۱۴

AUTHOR ابن سینا

TITLE قانون ا لشیخ بعض مقالاتہ (مع حسینی —
(مصر مطبع —

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :—

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.